بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قَدۡ جَآءَکُمۡ مِّنَ اللّٰہِ نُوۡرٌ وَّ کِتٰبٌ مُّبِیۡنٌ ۙ

بے شک تمھارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور بالکل واضح روشن کتاب آ چکی ہے

(المائدہ۔15)

رفیع الشان

تنویر القرآن

ترجمہ و مفہوم اور جستہ جستہ ضروری فٹ نوٹس

(جلد دوم)

مترجم

خاکسار محمد صدیق خاں، بی۔اے

صدیق پبلشنگ ہاؤس

۴۔بی۔ابدالی سٹریٹ، شیراز پارک، اتحاد کالونی

علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور

Marfat.com

قَالَ اَلَمْ

(١٦)

Marfat.com

297.15
ص 53 ت

۱۱۶۲۲۶
بعد ۲ کر ۲

صدیق خان محمد

Marfat.com

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿۷۵﴾

اس (مرد بزرگ) نے کہا: ''کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کر سکو گے؟'' (18/75)

قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍۢ بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِيْ ۚ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا ﴿۷۶﴾

حضرت موسیٰؑ نے کہا کہ اگر اسکے بعد میں آپ سے کسی چیز کے بارے میں کچھ دریافت کروں تو آپ مجھے اپنے ساتھ نہ رکھئے گا۔ آپ میری طرف سے کوئی عذر نہ ہوگا۔ (18/76)

فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَيَاۤ اَهْلَ قَرْيَةِ ِۨ اسْتَطْعَمَاۤ اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ ؕ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا ﴿۷۷﴾

پھر وہ دونوں آگے چل پڑے یہاں تک کہ وہ ایک بستی میں پہنچے۔ انہوں نے اہل بستی سے کھانا مانگا۔ لیکن (بستی والوں نے) ضیافت دینے سے انکار کر دیا۔ وہاں انہوں نے دیکھا کہ ایک بوسیدہ دیوار ہے جو گرا ہی چاہتی ہے تو اس (اللہ کے بندہ نے) اس کی از سر نو مرمت کر دی۔ پھر حضرت موسیٰ بول اٹھے کہ اگر آپ مطالبہ کرتے تو (بستی والوں سے) معاوضہ لے سکتے تھے۔ (18/77)

قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ ۚ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿۷۸﴾

اب کے اس (اللہ کے بندہ نے) حضرت موسیٰ سے کہا: بس میرا اور آپ کا ساتھ ختم ہو گیا البتہ آپ کو ان واقعات کی حقیقت بتائے دیتا ہوں۔ جنہیں دیکھ کر آپ صبر و ضبط نہ کر سکے تھے۔ (18/78)

Marfat.com

اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا وَكَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا ﴿۷۹﴾

جہاں تک کشتی کا معاملہ ہے وہ چند غریب آدمیوں کی کشتی تھی جو بیچارے دریا میں محنت مزدوری کر کے (اپنی گزراوقات کرتے تھے) میں نے چاہا کہ اسے عیب دار کردوں کیونکہ وہ جس طرف بڑھ رہے تھے وہاں ایک ظالم بادشاہ جس کسی کی اچھی کشتی پاتا زبردستی ضبط کر لیتا تھا (میں نے چاہا کہ انکی کشتی میں ایک عیب نکال دوں تا کہ عیبی دیکھ کر چھوڑ جائے) (18/79)

وَاَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَآ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ﴿۸۰﴾

اور باقی رہا اس لڑکے کا معاملہ تو اس کے والدین بڑے نیک اور مومن تھے ہمیں اندیشہ لاحق ہوا کہ وہ لڑکا بڑا ہو کر حد سے زیادہ سرکشی اور کفر اختیار کر کے انہیں اذیت پہنچائیگا۔ (18/80)

فَاَرَدْنَآ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّاَقْرَبَ رُحْمًا ﴿۸۱﴾

لہٰذا ہم نے چاہا کہ انکا پروردگار اس لڑکے کے بدلے ایسا لڑکا عطا کر دیگا جو عمدہ صلاحیتوں کا مالک ہوگا اور محبت نرم دل اور صلہ رحمی کرنے میں اس سے بڑھ کر ہوگا۔ (18/81)

وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ۖ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ ۚ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿۸۲﴾ ع ۱۰/۱۲/۱

اور (رہا اس دیوار کا معاملہ، تو وہ یوں ہے) کہ وہ دو یتیم لڑکوں کی ہے جو اس شہر میں رہتے ہیں۔ اس دیوار کے نیچے انکے لئے ایک خزانہ مدفون ہے۔ اور انکا باپ ایک نیک اور صاحب کردار شخص تھا اسلئے آپ کے رب نے چاہا تھا کہ جب یہ دونوں لڑکے بالغ ہو جائیں گے تو اپنا دفینہ نکال لیں گے اور یوں انکے رب کی طرف سے ان کیلئے سامان رحمت بن جائے گا۔

ہاں یاد رکھیں! میں نے جو کچھ کیا ہے اپنے اختیار سے نہیں کیا اللہ تعالیٰ کے حکم سے کیا ہے یہ ہے اصل حقیقت ان باتوں کی جن پر تم صبر نہ کر سکے۔ (18/82)

Marfat.com

(تمام واقعات جو حضرت موسیٰ کو اس اللہ کے بندہ کے ساتھ سفر میں پیش آئے ان کو علامہ اقبال دو اشعار میں یوں بند فرماتے ہیں۔ حضرت خضر سے خطاب ہے جس کا نام غلط العام ہو چکا ہے

کشتیِ مسکین و جانِ پاک دیوار یتیم علم موسیٰ بھی ہے تیرے سامنے حیرت فروش

چھوڑ کر وادیاں رہتا ہے تو صحرا نورد زندگی تیری ہے روز و شب و فردا و دوش

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ ۭ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ۝۸۳

اے رسول! لوگ آپ سے ذوالقرنین (سائرس یا کیخسرو) کے احوال زندگی کے بارے میں دریافت کرتے ہیں۔ ان سے کہو! کہ میں تمہیں اس کا بھی (مختصر حال قرآن کریم سے) پڑھ کر بیان کرتا ہوں (I shall récite to you a remembrance of him)

(18/83)

اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِي الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ۝۸۴

ہم نے (اللہ تعالیٰ نے) اسے زمین میں حکمرانی عطا کی تھی اور اسے ہر طرح کے وسائل و اسباب بھی عطا کئے تھے۔ (18/84)

فَاَتْبَعَ سَبَبًا ۝۸۵

پھر اس نے (پہلے مغرب کی جانب ایک مہم کا) سروسامان کیا۔ (18/85)

حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ۭ قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِمَّآ اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّآ اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا ۝۸۶

یہاں تک کہ وہ پچھم کی طرف (لیڈیا کی جانب) گیا۔ چلتے چلتے وہ غروب آفتاب کی حد تک جا پہنچا۔ وہاں اس نے سورج کو سیاہ کیچڑ یعنی دلدل میں ڈوبتے دیکھا (وہ غالباً بحیرہ اسود کا کنارہ تھا وہاں حد نگاہ پانی ہی پانی تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سورج پانی میں ڈوب رہا ہے) اس کے قریب ایک قوم سے واسطہ پڑا (جس نے مزاحمت کی اور بالآخر مغلوب ہوئی) تو ہم نے کہا کہ اے ذوالقرنین اب یہ لوگ تمہارے اختیار میں ہیں۔ تمہاری مرضی پر موقوف ہے۔ تم چاہو تو انہیں سزا دو چاہو تو حسن سلوک سے پیش آؤ۔ پہلا راستہ عدل کا ہے دوسرا احسان کا۔ (18/86)

Marfat.com

قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا ﴿۸۷﴾

(ذوالقرنین نے) جواب دیا: ''(ہم ناانصافی کرنے والے نہیں) ان میں سے جو ظلم و سرکشی اختیار کریگا ہم اسے ضرور سزا دینگے۔ پھر وہ اپنے پروردگار کی طرف پلٹائے جائینگے (یعنی اس کے حضور پیش ہونگے) تو وہ (اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق) اسے اس سے بھی زیادہ عذاب میں مبتلا کریگا۔ (18/87)

وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ ۨ الْحُسْنٰى ۚ وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا ﴿۸۸﴾

اور جو ان میں سے ایمان بالیقین لائے گا اور نیک عمل بجا لائیگا۔ اس کے لئے خوشگوار جزا ہوگی اور ہم اسے ایسی ہی باتوں کا حکم دینگے جن میں اس کے لئے آسانی اور راحت وسہولت ہوگی۔ (18/88)

ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۸۹﴾

اس کے بعد پھر اس نے ایک اور مہم کی تیاری کی اور پورب کی طرف چل نکلا۔ (18/89)

حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ﴿۹۰﴾

یہاں تک کہ طلوع آفتاب کی آخری حد تک جا پہنچا (یعنی بلخ کی جانب) وہاں اس نے سورج کو ایک قوم پر نکلتے دیکھا۔ جس کے لئے ہم نے دھوپ سے بچاؤ کیلئے کوئی اوٹ نہیں بنائی تھی۔ (گویا کھلے میدان میں خانہ بدوشی کی زندگی بسر کرتی تھی) (18/90)

كَذٰلِكَ ۭ وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ﴿۹۱﴾

ان کی حالت بڑی ہی (ناگفتہ بہ) تھی۔ مگر ذوالقرنین کے پاس جو ساز وسامان تھا اس کا ہمیں علم تھا (اس لئے وہ قوم مقابلہ کرنے کے لئے بے بس تھی) (18/91)

ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۹۲﴾

پھر اس نے تیسری مہم کی ٹھان لی اور اسکے لئے روانہ ہوا۔ (18/92)

Marfat.com

حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ﴿۹۳﴾

یہ مہم (کاکیشیا کی جانب تھی) حتّیٰ کہ چلتے چلتے وہ دو پہاڑوں کے درہ میں پہنچ گیا جس کے دونوں طرف پہاڑوں کی اونچی اونچی دیواریں تھیں۔ وہاں اس نے دیکھا کہ ایک ایسی قوم آباد ہے جو اس کی کوئی بات نہیں سمجھ پاتی۔(18/93)

قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰٓى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ﴿۹۴﴾

بہرحال اس قوم کے (نمائندوں سے کسی ترجمان کی وساطت سے) درخواست گذاری: ''کہ اے ذوالقرنین! یاجوج وماجوج کے وحشی قبائل اس سرزمین میں (لوٹ مار کرکے) بڑی تباہی مچاتے ہیں (انہوں نے ہمارا جینا حرام کررکھا ہے ہم انکا مقابلہ نہیں کرسکتے) اگر آپ ہمارے اور انکے درمیان (اس درہ کو بند کرنے کیلئے) ایک (ناقابل عبور) دیوار بنادیں تو ہم آپ کیلئے خراج ادا کیا کرینگے۔(18/94)

قَالَ مَا مَكَّنِّىْ فِيْهِ رَبِّىْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِىْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ﴿۹۵﴾

ذوالقرنین نے جواب دیا: ''کہ جو کچھ میرے پروردگار نے مجھے عطا کررکھا ہے وہ کافی ہے (مجھے تمہارے خراج کی ضرورت نہیں، ظلم کی روک تھام کے لئے میں اپنا فریضہ سمجھتے ہوئے یہ کام سر انجام دونگا) ہاں البتہ تم محنت مزدوری میں میری مدد کردو تو میں تمہارے اور ان کے درمیان کافی اونچی سد بنادیتا ہو۔(18/95)

اٰتُوْنِىْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ ۭ حَتّٰٓى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوْنِىْٓ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ﴿۹۶﴾

اس کے بعد اس نے حکم دیا: ''کہ مجھے لوہے کی بڑی بڑی سلیں/ چادریں لاکر دو۔ چنانچہ جب تمام ساز وسامان مہیا ہوگیا تو اس نے دونوں پہاڑوں کے درمیان دیوار اٹھا کر ان کے برابر کردی اور پھر حکم دیا: ''کہ اب بھٹیاں سلگاؤ اور انہیں دھونکو۔ اس طرح جب وہ لوہا شعلہ زن آگ

Marfat.com

کی طرح سرخ ہوگیا تو پھر حکم دیا کہ اب میرے پاس پگھلا ہوا تانبا لاؤ کہ اس پر انڈیل دیں۔ (18/96)

فَمَا اسْطَاعُوْٓا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ﴿٩٧﴾

اس طرح وہ دیوار اس قدر مضبوط و بلند (ناقابل تسخیر) بنادی گئی کہ (یاجوج وماجوج) کے قبائل نہ تو اس کو سر کر سکتے تھے اور نہ اس میں نقب لگا سکتے تھے۔ (18/97)

قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ ۚ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا ﴿٩٨﴾

اب ذوالقرنین نے (تکمیل کار کے بعد) کہا: ''کہ یہ کارنامہ میرے پروردگار کی رحمت اور فضل وکرم سے پایۂ تکمیل کو پہنچا ہے مگر جب میرے پروردگار کے وعدے کا مقررہ وقت آئیگا تو وہ اسے منہدم کر کے ریزہ ریزہ کر دیگا یقیناً میرے رب کا وعدہ برحق ہے (جو پورا ہو کر رہتا ہے)۔ (18/98)

وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ﴿٩٩﴾

(ذوالقرنین نے ٹھیک کہا تھا کہ میرے رب کے مقررہ وعدے کے وقت ریزہ ریزہ ہو جائیگی) جبکہ قومیں سمندر کے تلاطم انگیز موجوں کی طرح ایک دوسرے پر چڑھ دوڑیں گی۔ تو تصادم کے نتیجہ میں (اس قسم کی رکاوٹیں حائل نہیں ہوسکیں گی اور سب ہلاک اور فنا ہو جائیگی) پھر صور پھونکا جائیگا اور ہم سب بنی نوع انسان کو جمع کرینگے۔ (18/99)

وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضًا ﴿١٠٠﴾

بعد ازاں روز قیامت جہنم کو کافروں کے سامنے لایا جائیگا۔ (18/100)

ع ١١ ١٩ ٢ الَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا ﴿١٠١﴾

وہی کافر ہیں جنکی آنکھوں پر ہمارے قوانین واحکام کی طرف سے پردے پڑے ہوئے تھے اور ان میں حقیقت کو سننے کی تاب نہ تھی۔ (18/101)

اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِيْٓ اَوْلِيَآءَ ۭ اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ﴿١٠٢﴾

Marfat.com

کیا یہ کافر لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ مجھے چھوڑ کر وہ میرے بندوں کو اپنے کارساز بنالیں گے؟ ایسے کافروں، مشرکوں کیلئے ہم نے دعوت کیلئے جہنم تیار کر رکھی ہے۔(18/102)

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ﴿١٠٣﴾

اے میرے پیغمبر! (ان باطل نظام زندگی والوں سے کہہ دو) کہ کیا ہم بتائیں کہ وہ کون ہیں جو اپنی سعی و عمل میں نامراد اور سخت نقصان اٹھانے والے ہیں؟ (18/103)

الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا ﴿١٠٤﴾

یہ وہ لوگ ہیں جنکی ساری کوششیں دنیا کی طبعی زندگی کی مفاد پرستیوں میں ضائع ہوگئیں لیکن پھر بھی وہ سمجھتے رہے ہیں کہ اچھے تخلیقی امور سرانجام دیتے رہے ہیں۔(18/104)

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا ﴿١٠٥﴾

یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے پروردگار کے قوانین واحکام اور تعلیمات کو تسلیم بالیقین نہ کرتے تھے اور اس بات کا یقین ہی نہیں رکھتے تھے کہ انہوں نے اسکے (قانون مکافات عمل) کا سامنا کرنا ہے ان کی تمام تگ وتاز زندگی رائیگاں جائیگی۔ حتیٰ کے ظہور نتائج کے وقت انکے سارے اعمال ضائع ہوجائینگے کیونکہ روز قیامت انکو درخور اعتنا نہ سمجھا جائیگا انکے اعمال کا وزن کرنے کے لئے میزان ہی کھڑی نہیں کرتے (سیدھا واصل جہنم کردیا جائیگا)(18/105)

ذَٰلِكَ جَزَاؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوا وَاتَّخَذُوا آيَاتِي وَرُسُلِي هُزُوًا ﴿١٠٦﴾

یہ سزائے جہنم انکو ملے گی جو ہمارے قوانین واحکام کا انکار کرتے رہے تھے اور انکے پیش کرنے والے رسولوں کی ہنسی اڑایا کرتے تھے۔(18/106)

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿١٠٧﴾

انکے برعکس جو لوگ ہمارے قوانین واحکام کی صداقت پر ایمان رکھتے ہیں اور عدل واحسان اور فلاح وسعادت کے کام سرانجام دیتے ہیں انکی مہمانداری کیلئے باغات فردوس ہونگے (18/107)

Marfat.com

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ﴿۱۰۸﴾

وہ اس میں ہمیشہ بڑے اطمینان سے رہینگے اور کبھی بھی تغیر پذیر نہ ہونگے۔(18/108)

قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴿۱۰۹﴾

اے میرے پیغمبر! اس حقیقت عظمیٰ کا اعلان کردو کہ اگر میرے پروردگار (کے تخلیقی کارناموں) کی باتیں قلمبند کرنے کے لئے دنیا کے سمندر روشنائی بن جائیں (اور زمین کے تمام درخت قلمیں بن جائیں 31/27) اور سمندر کا پانی بھی ختم ہوجائے لیکن میرے پروردگار کی ربوبیت کی حدود فراموش تفاصیل ختم نہ ہونگی اور اگر اتنے ہی سمندروں کا اور اضافہ ہوجائے اور وہ بھی ختم ہوجائیں تو پھر بھی مکتفی نہ ہونگے۔(18/109)

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ﴿۱۱۰﴾ ع ۱۲ ۹ ۳

اے رسول! یہ بھی اعلان کردو: ''کہ میں اس کے سوا کچھ بھی نہیں ہوں کہ تمہارے جیسا ایک انسان ہوں مگر میری طرف وحی کی جاتی ہے (اسی کے میں تابع ہوں) لیکن تمہارے لئے صاحب اقتدار و اختیار صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات گرامی ہے۔ لہٰذا جو کوئی اپنے رب کی ملاقات کا امیدوار ہے اس کے لئے لازم ہے کہ نیک اعمال بجالائے اور اپنے رب کی عبادت کرے اور کسی دوسری ہستی کو ہرگز شریک و سہیم نہ بنائے (غیر اللہ کی بندگی نہ کرے)(18/110)

سُوْرَةُ مَرْيَمَ مَكِّيَّةٌ — اٰيَاتُهَا ۹۸ رُكُوْعَاتُهَا ۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كٓهٰيٰعٓصٓ ﴿۱﴾ ق ج

کاف۔ ہا۔ یا۔ عین۔ صاد۔ (اللہ الکریم، الہادی، الحی، العلیم، البصیر کا ارشاد پاک ہے) (19/1)

Marfat.com

ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ۖ ﴿٢﴾
اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ﴿٣﴾

اے میرے پیغمبر! اس سورۃ میں ذکر پاک ہے اس رحمت کا جو تیرے رب نے اپنے بندے حضرت ذکریاؑ پر کی تھی جبکہ اس نے اپنے رب کو چپکے سے پکارا تھا۔ (19/2-3)

قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ﴿٤﴾

اس نے فریاد کی: ''کہ اے میرے پروردگار! میں بڑھاپے کی وجہ میری ہڈیاں کمزور ضعیف ہوگئی ہیں اور میرا سر سفیدی سے بھڑک اٹھا ہے۔ پروردگارا! ایسا کبھی نہیں ہوا کہ میں نے تجھے پکارا ہو اور مدعا سے نامراد رہا ہوں۔ (مجھے امید ہے کہ میرے بڑھاپے کی دعا شرف قبولیت سے نوازی جائیگی)۔ (19/4)

وَاِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَآءِيْ وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ﴿٥﴾

اب میرے مرنے کے بعد اپنے بھائی بندوں سے (دینی اقدار وراثت میں خیانت) کا خوف وخطر لاحق ہے۔ نیز میری اہلیہ بھی بانجھ ہے۔ تو اپنے فضل وکرم اور عنایت خاص سے مجھے وارث عطا فرما۔ (19/5)

يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ ۖ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ﴿٦﴾

جو میرا وارث بھی ہو اور آل حضرت یعقوبؑ کی (برکات ونعما) کا بھی۔ اور اے پروردگار! اس کو پسندیدہ، محبوب ومقبول انسان بنانا تاکہ تیرے قوانین واحکام اور تعلیمات کے مطابق زندگی بسر کرنے والا ہو تاکہ تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی رہے۔ (19/6)

يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ِۨاسْمُهٗ يَحْيٰى ۙ لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ﴿٧﴾

اے زکریا! تیری (دعا کو شرف قبولیت بخشا گیا) ہم تجھے ایک بیٹے کی بشارت دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہوگا ہم نے پیشتر ازیں کسی کو اس نام سے موسوم نہیں کیا ہے۔ (19/7)

قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا ﴿٨﴾

حضرت زکریا نے متعجب ہو کر عرض کیا: ''پروردگار! میرے ہاں بیٹا کیسے پیدا ہوگا، میری اہلیہ تو بانجھ ہے اور میں بڑھاپے کی انتہا تک پہنچ چکا ہوں۔ (19/8)

Marfat.com

قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْـًٔا ۝٩

فرشتے نے جواب دیا: تیرے معاملہ میں ایسا ہی ہوگا، تیرے پروردگار کا ارشاد پاک ہے کہ ایسا کرنا میرے لئے سہل اور آسان بات ہے (ذرا غور کرو) میں پہلے تمہاری تخلیق بھی تو کر چکا ہوں، جبکہ تو کوئی قابل ذکر چیز نہ تھا۔ (19/9) 21/90

قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ۭ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ۝١٠

(حضرت زکریا نے) عرض کیا: ''پروردگار! اس بارے میں میرے لئے کوئی نشانی مقرر فرما دیجئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہوا: ''تیرے لئے نشانی یہ ہے کہ تو متواتر تین شب و روز لوگوں سے بات چیت نہ کرنا۔ 3/41'' (19/10)

فَخَرَجَ عَلٰي قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ۝١١

وہ قربان گاہ سے نکل کر اپنی قوم یا لوگوں کے سامنے آیا۔ اور اشارے سے انکو ہدایت فرمائی کہ صبح شام اللہ تعالیٰ کی تقدیس و تنزیہ کی صدا بلند کرتے رہو۔ (19/11)

يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ۭ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ۝١٢ۙ

(چنانچہ خوشخبری کے مطابق حضرت یحییٰ کی پیدائش ہوئی اور اسے ابتدائے شباب میں حکم الٰہی ہوا) کہ اے یحییٰ! اس کتاب (توریت) کو مضبوطی سے تھام لو (یعنی اسی کی تعلیمات کے مطابق عمل درآمد کرنا) ہم نے اسے اوائل عمر ہی میں نبوت و حکمت عطا کر دی تھی (تاکہ وہ معاملات کے فیصلے عمدگی سے کرتا رہے)۔ (19/12)

وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ۭ وَكَانَ تَقِيًّا ۝١٣ۙ

ساتھ ہی ہم نے اپنے فضل و کرم سے پاکیزگی اور درد آشنا دل عطا کیا تھا۔ وہ قوانین الٰہی کی حفاظت و نگہداشت کرنے والا تھا۔ (19/13) (God fearing)

وَّبَرًّۢا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ۝١٤

علاوہ ازیں وہ اپنے والدین کا خدمت گزار اور نہایت حسن سلوک سے پیش آنے والا تھا۔ سخت گیر اور نافرمان نہیں تھا۔ (19/14)

Marfat.com

وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ﴿١٥﴾

اس پر سلامتی ہو جس دن وہ پیدا ہوا، جس دن وہ مرا (فوت ہوا) اور جس دن دوبارہ زندہ اٹھایا جائے گا۔ (19/15)

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ﴿١٦﴾

اے رسول! تم اس کتاب (القرآن) میں لوگوں سے حضرت مریم کا قصہ یا سرگذشت مریم بیان کرو۔ جب وہ اپنے گھر کے لوگوں سے الگ تھلگ ہو کر مشرقی جانب خلوت نشیں ہوگئی تھی۔ (19/16)

فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ۖ فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ﴿١٧﴾

جب وہ ان سے پردہ نشیں ہو چکی تھی۔ تو ہم نے اپنی روح (یعنی روح القدس) کو اس کے پاس بھیجا جو اس کے سامنے مکمل متوازن انسان کی شکل وصورت میں نمودار ہوا۔ (19/17)

قَالَتْ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ﴿١٨﴾

حضرت مریم اس کو دیکھ کر سہم گئی۔ فوراً بول اٹھیں: ''اگر تو کوئی بھلا اور متقی انسان ہے تو میں تجھ سے اللہ رحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں۔ (19/18)

قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ۖ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ﴿١٩﴾

فرشتہ نے کہا: ''میں تیرے پروردگار کا فرستادہ ہوں اور اس لئے بھیجا گیا ہوں (خوشخبری دینے آیا ہوں) کہ وہ (اللہ) تجھے ایک سعادتمند، باصلاحیت ومہذب اور اطہر لڑکا عطا کرے گا۔ (19/19)

قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا ﴿٢٠﴾

حضرت مریم بولی: ''میرے کیسے لڑکا ہوگا جبکہ مجھے کسی انسان نے چھوا تک نہیں اور نہ میں کوئی بدکار عورت ہوں۔ (19/20)

Marfat.com

الربع الرابع

قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجْعَلَهٗۤ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا ﴿٢١﴾

فرشتے نے جواب دیا: ''خصوصاً تیرے معاملہ میں ایسا ہوکر رہے گا، 3/46,3/40 تیرے پروردگار کا ارشاد پاک ہے کہ ایسا کرنا میرے لئے نہایت آسان ہے۔ نیز اس لئے بھی کہ ہم اسے بنی نوع انسان کیلئے ایک بصیرت افروز نشانی اور اپنی طرف سے رحمت بنانا چاہتے ہیں۔ اور یہ ایک طے شدہ فیصلہ ہے (قارئین توجہ فرمائیں حضرت مسیح کی شخصیت کی پوری کی پوری تاریخ ان دو لفظوں میں سمٹی ہوئی ہے، اٰیَة للناس و رحمة منا) (19/21)

فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ﴿٢٢﴾

حضرت مریم کو اس بچے کا حمل ٹھہر گیا تو وہ اسے لئے ہوئے دور دراز (ناصرہ کے) مقام پر چلی گئی۔ (یعنی یوروشلم سے بیت الحم علاقہ ناصرہ میں جو اسکی جائے پیدائش تھی)۔ (19/22)

فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ ۚ قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ﴿٢٣﴾

وضع حمل کے وقت دردزہ کی (شدت سے بیقرار ہوکر) وہ ایک کھجور کے درخت کے تنے تک پہنچ گئی۔ (وہ اس حالت میں) چلا اٹھی: ''کاش میں اس سے پہلے ہی مرکھپ گئی اور بھولی بسری ہوگئی ہوتی (تاکہ بچے کی ولادت کی بدنامی اور لوگوں کے طعن و تشنیع کا احساس تک نہ ہوتا) (19/23)

فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَاۤ اَلَّا تَحْزَنِيْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ﴿٢٤﴾

(اس کرب و یاس کے عالم میں اس مقام کے) نشیب کی جانب سے فرشتے نے مریم کو بآواز بلند کہا: ''گھبراؤ نہیں، تمہارے پروردگار نے تیرے نشیب سے پانی کی ایک نہر جاری کردی ہے۔ (19/24)

Marfat.com

وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ﴿۲۵﴾

تو ذرا اس کھجور کے درخت کے تنے کو زور سے ہلا تو تیرے اوپر تر و تازہ کھجوریں ٹپک پڑیں گی۔(19/25)

فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا ۚ فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِيْٓ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ﴿۲۶﴾ ۚ

پس تازہ کھجوریں کھا اور ندی کا ٹھنڈا پانی پی اور (بچے کو دیکھ کر) آنکھیں ٹھنڈی کر۔ پھر اگر کوئی آدمی تجھے نظر آئے اور (پوچھ گچھ کرنے لگے) تو اسے اشارہ سے کہہ دینا کہ میں نے رب رحمٰن کے لئے چپ رہنے کی منت مان رکھی ہے۔ لہٰذا آج میں کسی انسان سے بات چیت نہیں کرونگی۔(19/26)

فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ۭ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْـــًٔا فَرِيًّا ﴿۲۷﴾

پھر وہ بچے کو گود میں لئے اپنی قوم کے پاس آئی، لوگ (دیکھتے ہی) بول اٹھے کہ اے مریم! تم نے ایک انوکھی حرکت کر دکھائی ہے۔(19/27)

يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ﴿۲۸﴾ ۖ

اے ہارون کی بہن! نہ تو تمہارا باپ بدکار تھا اور نہ ہی تمہاری ماں کوئی بدچلن عورت تھی۔ (حضرت ہارون سے نسبت اس لئے دی گئی ہے کہ لاوی قبیلہ کا نبی تھا اور حضرت مریم بھی لاوی قبیلہ سے تھیں)(19/28)

فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ۭ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ﴿۲۹﴾

(جواب میں حضرت مریم نے) بچے کی طرف اشارہ کیا (کہ اس سے دریافت کرلیں یہ تمہیں بتلا دیگا کہ حقیقت حال کیا ہے) وہ کہنے لگے: ''بھلا ہم اس سے کیا دریافت کریں جو ابھی گود میں پڑا دودھ پیتا بچہ ہے''۔(19/29)

Marfat.com

قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ ؕ اٰتٰنِیَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا ۙ﴿۳۰﴾

فوراً بچہ بول اٹھا: ''میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب (انجیل) دی ہے اور منصب نبوت پر سرفراز فرمایا ہے۔(19/30)

وَّجَعَلَنِیْ مُبٰرَكًا اَیْنَ مَا كُنْتُ ۪ وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَیًّا ۪﴿۳۱﴾

اس نے مجھے (زندگی کے ہر گوشے میں) بابرکت بنایا ہے۔ میں جہاں بھی رہوں، مجھے تاکیداً حکم دیا گیا ہے کہ جب تک میں زندہ رہوں (تمہاری خودساختہ شریعت کی جگہ) صلوٰۃ اور زکوٰۃ کا صحیح نظام قائم کروں (اور دوسروں کو ایسا کرنے کا حکم دیتا رہوں)۔(19/31)

وَّبَرًّۢا بِوَالِدَتِیْ وَلَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا ﴿۳۲﴾

علاوہ ازیں اس نے مجھے اپنی والدہ کے ساتھ حسن سلوک اور احسان کرنے والا بنایا ہے۔ (معاذ اللہ) مجھے جبار اور شقی نہیں بنایا ہے۔(19/32)

نوٹ نمبر 1: حضرت عیسیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ میں والدین کا فرماں بردار ہوں بلکہ صرف والدہ کا حق ادا کرنے والا فرمایا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس کا باپ کوئی نہ تھا۔ معجزانہ پیدائش تھی۔ دیگر انجیل میں ہے کہ حضرت مسیح اپنی والدہ کا گستاخ اور نافرمان تھا۔ (متی باب 12 آیات 47 تا 50) اسلئے قرآن کریم نے حضرت عیسیٰ مسیح اور انکی والدہ سے ہر قسم کے الزامات کی تردید کی ہے

وَالسَّلٰمُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَیَوْمَ اَمُوْتُ وَیَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا ﴿۳۳﴾

میری پیدائش بھی سلامتی کی مظہر ہے اور بوقت مرگ بھی مجھ پر سلامتی ہوگی اور اس وقت بھی جبکہ میں دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جاؤنگا۔ 19/15 (19/33)

ذٰلِكَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ ۚ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِیْ فِیْهِ یَمْتَرُوْنَ ﴿۳۴﴾

یہ ہے عیسیٰ ابن مریم کی (ولادت کی روداد) جو بالکل سچی ہے جس میں یہ لوگ شک کرتے ہیں (کہ ایک گروہ، یہود، اگر تفریط کی طرف، اس کی پیدائش کو قابل اعتراض ٹھہرا رہا ہے تو دوسرا گروہ، عیسائی افراد کی طرف اسے اللہ کا بیٹا قرار دے رہے ہیں)۔(19/34)

Marfat.com

مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ يَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۳۵﴾

یہ اللہ تعالیٰ کے شایان شان نہیں کہ وہ کسی کو اپنا بیٹا بنائے (اور اس کا ہاتھ بٹائے) وہ بہت بلند ہے ان باتوں سے (اس کے اختیار و قوت کا یہ عالم ہے) کہ جب وہ کسی امر کا فیصلہ کرتا ہے تو حکم دیتا ہے کہ ہو جا تو شروع ہو جاتا ہے۔ (19/35) 3/59,2/118,3/47,36/82,40/48

وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۳۶﴾

(ہر نبی کی طرح حضرت مسیح کی دعوت یہ تھی) کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی میرا بھی پروردگار ہے اور تمہارا بھی پروردگار ہے۔ پس اسی کی عبادت کرو۔ یہی ہے زندگی کی صحیح سیدھی اور متوازن راہ۔ (19/36)

فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۳۷﴾

(حضرت عیسیٰ کی تبلیغ تو یہ تھی) لیکن اسکی وفات کے بعد (اس کے متبعین میں سے) مختلف فرقوں میں بٹ کر آپس میں اختلاف کرنے لگے جو اب تک جاری اور ساری ہے، لہٰذا جن لوگوں نے حقیقت سے (انکار کیا ہے، انکی حالت پر صد افسوس ہے۔ انکی اس دن کیا حالت ہوگی جب حقیقت حال مشہود ہو کر سامنے آ جائیگی۔ وہ دن انکے لئے بڑا ہی سخت ہوگا۔ (19/37)

اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ ۙ يَوْمَ يَاْتُوْنَنَا لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ الْيَوْمَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۸﴾

جس دن وہ ہمارے حضور حاضر ہونگے تو اپنے کانوں سے سب کچھ سن رہے ہونگے اور آنکھوں سے سب کچھ دیکھ رہے ہونگے۔ مگر آج یہ ظالم (مشرک و کاذب) لوگ کھلی گمراہی میں مبتلا ہیں۔ (19/38)

وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ ۘ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۹﴾

وقف لازم

اے پیغمبر! انہیں اس (آنے والے قیامت کے) دن سے خبردار کر دے جو انتہائی ندامت اور پشیمانی کا دن ہوگا جب کہ کل امور کا فیصلہ کر دیا جائیگا۔ اس وقت تو یہ غفلت میں پڑے ہوئے

Marfat.com

ہیں اور اس واقعیت کو تسلیم بالیقین کرنے والے نہیں۔ (19/39)(21/1)

ع ٢ ٢٥ ٥ إِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْأَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَإِلَيْنَا يُرْجَعُونَ ﴿٤٠﴾

ہم ہی (بالآخر) زمین کے وارث ہیں اور اس میں بسنے والوں کے بھی۔ تمام امور ہمارے قانون کے مطابق کما حقہ تکمیل کو پہنچ رہے ہیں۔ انجام کار سب کو لوٹ کر ہماری طرف آنا ہے۔ (19/40)

وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِبْرَاهِيمَ ۚ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا ﴿٤١﴾

اور اے رسول! اس کتاب (قرآن مجید) میں حضرت ابراہیم کی سرگذشت بیان کرو، سچائی کا مجسمہ اور اللہ تعالیٰ کا (برگزیدہ) نبی تھا۔ (19/41)

نوٹ نمبر 2: لفظ صدیق کے معنے ہیں بہت ہی سچا۔ جس نے کبھی جھوٹ نہ بولا ہو۔ اس لئے از روئے سند الٰہی حضرت ابراہیمؑ نے بھی کبھی جھوٹ نہیں بولا تھا۔ یہ بات مصدقہ ہوگئی ہے کہ وہ حدیث غلط ہے جس میں تین دفعہ جھوٹ بولنا حضرت ابراہیمؑ کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ مندرج صدر آیت مقدسہ میں حضرت ابراہیمؑ کے متعلق جو ایک ہی بات جو اس کی عصمت کے خلاف بیان کی جاتی ہے اس کی تردید ہے۔ لہٰذا توہین رسالت کا چارج اس کے خلاف لگنا چاہیے۔ جس نے یہ حدیث گھڑ کر کتب اسلامی میں شامل کی ہے

إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِي عَنكَ شَيْئًا ﴿٤٢﴾

یہ اس وقت کا ذکر ہے جب اس نے اپنے باپ آزر سے کہا تھا: ''کہ اے میرے ابا جان! آپ کیوں ایسی چیزوں (یعنی اصنام) کی پرستش کرتے ہیں جو نہ تو سنتے ہیں، نہ دیکھتے ہیں نہ آپکے کسی کام آسکتے ہیں۔ (19/42)

يَا أَبَتِ إِنِّي قَدْ جَاءَنِي مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِي أَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ﴿٤٣﴾

اے ابا جان! (میں سچ کہتا ہوں رب رحمٰن کی طرف سے) علم کی جو روشنی مجھے ملی ہے آپ اس سے محروم ہیں لہٰذا آپ میری اتباع کریں تو میں آپ کو راہ راست دکھا دونگا۔ (19/43)

Marfat.com

يَاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ﴿۴۴﴾

اے ابا جان! آپ شیطان کی عبادت نہ کریں کیونکہ شیطان تو رب رحمٰن کا نافرمان اور باغی ہے (19/44)

يَاَبَتِ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ﴿۴۵﴾

اے ابا جان! میں ڈرتا ہوں مبادہ کہ (شرک کی پاداش میں) رب رحمٰن کے (قوانین مکافات عمل کے مطابق) آپ مبتلائے عذاب ہو جائیں گے اور شیطان کے دوست و رفیق بن کر رہ جائیں گے (بت پرست رحمانیت کا منکر ہے۔ اللہ تعالیٰ سے بعد اور دوری سب سے بڑے عذاب کا باعث ہے) (19/45)

قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا ﴿۴۶﴾

اس کے باپ (آزر) نے جواب دیا: ''اے ابراہیم کیا تو میرے معبودوں سے پھر گیا ہے؟ (کیا تو اپنے آبائی مذہب مسلک سے برگشتہ ہو گیا ہے؟) اگر تو باز نہ آیا تو میں تمہیں سنگسار کر دونگا (اگر تو اپنی خیر چاہتا ہے) تو مدت دراز تک میرے سامنے سے دور ہو جا۔ (19/46)

قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ ۚ سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا ﴿۴۷﴾

حضرت ابراہیم نے (اس سخت کلامی کا جواب نہایت نرمی سے دیا) کہا: ''کہ اللہ تعالیٰ آپ کو سلامتی میں رکھے۔ میں اپنے پروردگار سے آپ کے لئے مغفرت کی دعا مانگوں گا 14/41,19/114, 60/4, بلاشبہ وہ مجھ پر بڑا ہی مہربان ہے۔ (19/47)

وَاَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَاَدْعُوْا رَبِّيْ ۖ عَسٰٓى اَلَّآ اَكُوْنَ بِدُعَآءِ رَبِّيْ شَقِيًّا ﴿۴۸﴾

میں آپ لوگوں سے اور ان ہستیوں سے بھی جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو کنارہ کشی کرتا ہوں میں تو صرف اپنے رب ہی کو پکارتا رہونگا امید ہے کہ میں اپنے رب کو پکار کر محروم نہ رہوں گا۔ (19/48)

Marfat.com

فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ ۙ وَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ﴿۴۹﴾

پس حضرت ابراہیم ان لوگوں سے اور جنکی وہ اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کرتے تھے کنارا کش ہوگئے تو ہم نے انکو اسحاق اور یعقوب جیسی (بابرکت اولاد دی) اور ہر ایک کو شرف نبوت سے سرفراز کیا۔(19/49)

وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ﴿۵۰﴾ ع ۳ ۱۰ ۲

نیز ہم نے اپنے ہاں سے (اپنے قانون فضل ورحمت سے) انہیں زندگی کی تمام نعمتیں عطا کیں اور انکی زبانوں سے ایسی صدائیں بلند کرائیں جو صداقتوں اور رفعتوں کی علمبردار تھیں (اور انکو رفیع الشان شہرت عطا کی)(19/50)

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوْسٰۤى ۫ اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿۵۱﴾

اور اے رسول! اس کتاب (قرآن مجید) میں حضرت موسیٰ کی سرگذشت بیان کرو۔ بلاشبہ وہ اللہ تعالیٰ کا مخلص (توحید الٰہی کو ہر طرح سے پاک رکھنے والا) تھا اور رسول و نبیؑ تھا۔ (اصطلاح شرعی میں ہر ایک رسول نبی ہے اور ہر نبی رسول ہے)(19/51)

وَنَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ﴿۵۲﴾

ہم نے اسے کوہ طور کی دائیں (بابرکت) جانب سے پکارا اور اسے رازدارانہ کلام کیلئے (ایک بلند مقام پر) اپنا مقرب بنایا۔(19/52)

وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَاۤ اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا ﴿۵۳﴾

اور ہم نے اپنی خاص رحمت وعنایت سے اسکی (رفاقت ومعاونت کیلئے) اس کے بھائی ہارون کو بھی نبی بنایا۔(19/53)

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ۫ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿۵۴﴾ ع

اسی طرح اے رسول! الکتاب (قرآن کریم) میں حضرت اسمٰعیل کا قصہ بیان کرو۔ وہ

Marfat.com

بلاشبہ قول واقرار کا سچا ہمارا رسول اور نبیؑ تھا۔ (حضرت اسمٰعیلؑ قبیلہ جرہم کی طرف مکہ معظّمہ میں مبعوث ہوئے تھے بائیبل میں انکی رسالت کا کوئی ذکر نہیں ہے)۔(19/54)

وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ﴿٥٥﴾

اور وہ اپنے عزیز واقارب کو صلوٰۃ قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے کی تلقین وتاکید کیا کرتا تھا اور اپنے رب کے نزدیک ایک پسندیدہ ومحبوب ومقبول انسان تھا۔(19/55)

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ إِدْرِيْسَ إِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿٥٦﴾ وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ﴿٥٧﴾

اور اس کتاب (قرآن حکیم) میں حضرت ادریسؑ کا بھی ذکر کرو۔ وہ بالطبع نہایت راستباز انسان اور ایک نبی تھا۔ ہم نے اسے رفیع الشان اور بلند مرتبہ عطا کیا تھا۔ (19/56-57)

نوٹ نمبر 3: حضرت ادریسؑ وہی نبی ہیں جنکا ذکر بائیبل میں حنوک کے نام سے کیا گیا ہے۔ بائیبل کے مطابق حضرت ادریسؑ (حنوک) حضرت نوح کے پردادا تھے۔ حنوک بن یارد، متوسع بن حنوک، لمک بن متوسع اور نوح بن لمک۔ بائیبل میں یہ لکھا ہے کہ حنوک خدا کے ساتھ ساتھ چلتا رہا تھا اور غائب ہوگیا تھا کیونکہ خدا نے اسے اٹھالیا (باب 5 آیت 24) اس سے مراد رفیع الشان اور بلند مرتبہ تک پہنچانا ہے جیسا کہ ہم نے ترجمہ میں بیان کیا ہے۔ اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ اس اللہ تعالیٰ نے زندہ آسمان پر اٹھالیا تھا۔ جیسا کہ ہمارے بعض مفسرین نے لکھ دیا ہے کہ حضرت ادریس زندہ آسمان پر اٹھالئے گئے تھے اور چوتھے یا چھٹے آسمان پر ہیں۔ بعض نے یہ بھی لکھا ہے کہ انہیں فرشتہ چوتھے آسمان پر لے گیا تھا وہاں پر ملک الموت نے اسکی جان قبض کرلی تھی۔ ان باتوں کی کوئی سند قرآن کریم میں نہیں ہے۔

اس سورۃ میں جو ترتیب انبیاء علیہ السلام کی بیان فرمائی گئی ہے، تاریخی نہیں ہے بلکہ ایک خاص وجہ ہے وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کو یہ بتانا مقصود ہے کہ سلسلہ انبیاء کی بنیاد حضرت نوحؑ یا حضرت ابراہیمؑ

Marfat.com

سے نہیں رکھی گئی بلکہ جب سے انسان شعور میں آیا ہے تب سے انبیاء اکرام مبعوث ہوتے چلے آئے ہیں اور حضرت محمد رسول اللہؐ پر آ کر سلسلہ نبوت ختم ہوا ہے۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ وَّمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْرَآءِيْلَ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا ؕ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ﴿۵۸﴾ السجدة

یہ سب حضرات (جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے) زمرہ انبیاء میں شامل ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے (اپنے قانون فضل و رحمت) سے نعمتوں سے نوازہ تھا۔ یہ سب کے سب نسل آدم اور انکی نسل سے ہیں جنہیں ہم نے حضرت نوح کے ساتھ کشتی میں سوار کرایا تھا۔ اور ابراہیم و اسرائیل (یعنی حضرت یعقوب) کی نسل سے تھے۔ انہیں ہم فوز و فلاح کی راہنمائی عطا کی تھی اور منصب نبوت کے لئے منتخب کر لیا تھا انکی کیفیت یہ تھی کہ جب انکے سامنے رب رحمٰن کی آیات سنائی جاتی تھیں تو سر بسجود ہو کر گریہ زاری کرنے لگتے تھے۔ (19/58)

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿۵۹﴾

پھر انکے بعد ناخلف جانشین ہوئے جنہوں نے صلوٰۃ کو ضائع کر دیا اور خواہشات نفس کی اتباع کرنے لگ گئے۔ عنقریب وہ (اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل کے مطابق) سرکشی کی پاداش میں خمیازہ سے دوچار ہونگے۔ (عیسائیوں نے عبادات کو کفارہ کے خلاف سمجھ کر ترک کر دیا اور مسلمانوں نے شفاعت کے تصور میں صلوٰۃ کو ضائع کر دیا)۔ (19/59)

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ﴿۶۰﴾

البتہ جو لوگ توبہ کر کے رجوع کر لیں۔ ایمان بالیقین لے آئیں، نیک اور عدل و احسان کے کام کریں تو وہی لوگ (اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل کے مطابق) جنت الفردوس میں داخل ہونگے اور ان سے قطعاً کوئی ناانصافی نہ ہوگی۔ (19/60)

۱۱۹۲۲۶
Marfat.com

جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِیْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَیْبِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِیًّا ﴿۶۱﴾

ان کے لئے جنتیں جاودانی ہیں جس کا وعدہ رب رحمٰن نے اپنے (مخلص) بندوں سے کیا ہے جو انکے سمع و بصری مشاہدے سے مخفی ہے اس کا وعدہ ایسا یقینی ہے کہ اس کے وقوع پذیر ہونے یا آنے میں کسی قسم کے شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔ (19/61)

لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا ؕ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِیْهَا بُكْرَةً وَّعَشِیًّا ﴿۶۲﴾

وہاں پر کسی قسم کی کوئی ناشائستہ بات یا کسی قسم کی ہنگامہ آرائی نہیں ہوگی جو سنیں گے امن سلامتی ہی کی صدائیں ہونگی 56/25,25/75,88/11,14/23 (مراد ہے کہ ہر اقسام کی آفات سے سلامتی ہوگی) وہاں پر صبح وشام ہر ایک کو سامان رزق متواتر مہیا ہوتا رہے گا۔ (19/62)

تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِیْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِیًّا ﴿۶۳﴾

یہ وہ جنت جس کا وارث ہم اپنے بندوں میں سے ان کو بنائیں گے جو ہمارے قوانین و احکام کی نگہداشت کرتے ہوئے زندگی گزارتے رہے ہونگے۔ (19/63)

وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ ۚ لَهٗ مَا بَیْنَ اَیْدِیْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَیْنَ ذٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِیًّا ﴿۶۴﴾ ۚ

پھر فرشتے کہتے ہیں اے رسول! ہم آپ کے پروردگار کے حکم کے بغیر نازل نہیں ہوتے، جو کچھ ہمارے سامنے ہے، جو کچھ ہمارے پیچھے ہے اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اسی کی ملک واختیار میں ہے آپ کا رب (کسی شے کو) بھولنے والا نہیں ہے۔ (19/64)

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ ؕ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِیًّا ﴿۶۵﴾ ع ۴/۱۵/۷

وہ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ اس کے درمیان میں ہے سب کا رب ہے۔ پس اے رسول! اسی کی عبادت کرو۔ (یعنی اسی کے قوانین واحکام کی تکمیل میں) صبر واستقلال سے زندگی بسر کرتے رہو۔ کیا تیرے علم میں کوئی دوسرا بھی اسکی نظیر یا ہم پلہ بھی ہے؟ (ہرگز نہیں ہے) (19/65)

Marfat.com

وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا ﴿٦٦﴾

انسان کی (تفاقل شعاری کو دیکھئے!) کہتا ہے کہ جب میں مرکھپ جاؤں گا تو کیا دوبارہ زندہ کر کے نکالا جاؤں گا (یا قبر سے اٹھایا جاؤ نگا)؟ (19/66) 23/82,23/35,37/53 ,300/39,27/67,50/3

اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْـًٔا ﴿٦٧﴾

(بڑے افسوس کی بات ہے) کہ کیا اس انسان کو یہ بات یاد نہیں رہتی کہ ہم اسے پہلے بھی پیدا کر چکے ہیں جبکہ یہ کوئی شے نہ تھا؟ (19/67) ,76/1

فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴿٦٨﴾

پس اے رسول! تیرا پروردگار شاہد ہے کہ ہم ان کو اور ساتھ ہی شیاطین (شیاطین الانس) سب کو ضرور اکٹھا کرینگے پھر سب کو ذلت وخواری کے جہنم کے گرد حاضر ہونے کا حکم دینگے اور گھٹنوں کے بل اس میں گرادیں گے۔ (19/68)

ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ﴿٦٩﴾

پھر ہر ایک گروہ میں سے ان افراد کو اور (سرغنوں کو چن چن) کر الگ کرلیں گے جو رب رحمٰن کے (قانون) کی حدود شکنی میں اور سرکشی میں زیادہ متشدد تھے۔ (19/69)

ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ هُمْ اَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا ﴿٧٠﴾

اور پھر یقیناً ہم ایسے لوگوں کو خوب جانتے ہیں جو عذاب جہنم کے زیادہ مستحق ہیں (الصفٰت (19/70)(37/163)

وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ﴿٧١﴾

اور (یاد رکھیں) تم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جو وارد (جہنم) نہ ہوگا ایسا ہونا تمہارے پروردگار کے (قانون مکافات عمل کی رو سے) طے شدہ فیصلہ ہے۔ (19/71)(21/101)

نوٹ نمبر 4: و ان منکم الاّ واردھا کا خطاب تمام نوع انسانی سے نہیں، بلکہ ان

Marfat.com

منکرین حق سے ہے جن کا ذکر پہلے چلا آ رہا ہے اور جن کی نسبت گذشتہ آیت نمبر 70 میں فرمان الٰہی ہے: ''الذین ھم اولیٰ بھا صلیا'' اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ اس کے قانون مکافات عمل کے مطابق کس نے دوزخ میں داخل ہونا ہے۔

ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا ﴿٧٢﴾

وہاں ہم متقیوں کو اس (عذاب جہنم سے) بچالیں گے (وہ اس سے اتنی دور رہیں گے کہ اس کی آواز تک بھی انکے کانوں میں نہیں پڑے گی (21/101)) جو ظالم لوگ اللہ تعالیٰ کے قوانین کی حدود شکنی اور سرکشی میں متشدد ہیں انکو گھٹنوں کے بل گھرے ہوئے چھوڑ دینگے (یعنی دنیا و آخرت میں ذلت وخواری کی زندگی بسر کریں گے)۔ (19/72)

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَيُّ الْفَرِيقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَّأَحْسَنُ نَدِيًّا ﴿٧٣﴾

اور (دیکھو) جب انکو ہماری واضح اور روشن آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کافر اہل ایمان سے پوچھتے ہیں کہ اچھا بتاؤ، ہم دونوں فریقوں میں کونسا فریق بلحاظ قدر و منزلت بہتر مقام پر ہے اور کس کی محفل آراستہ پیراستہ اور اجتماع میں زیادہ بہتر ہے اس سے سمجھ لو کہ کون صحیح راستے پر ہے اور کون غلط)

(محفل کفار سے مراد سرداران مکہ کی وہ محفلیں ہیں جو دارلندہ میں منعقد ہوتی تھیں اور جن میں اہم مشورے اور فیصلے ہوتے تھے) (19/73)

وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ هُمْ أَحْسَنُ أَثَاثًا وَّرِئْيًا ﴿٧٤﴾

(کیا یہ اتنا بھی نہیں سوچتے کہ) اس سے پہلے ہم اپنے (قانون مجازات کے مطابق کتنی ہی امتیں ہلاک کر چکے ہیں جو ان سے کہیں بہتر شان وشوکت اور کثیر اثاثہ رکھتی تھیں۔ (19/74)

قُلْ مَن كَانَ فِي الضَّلَالَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ حَتّٰىٰ إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ إِمَّا الْعَذَابَ وَإِمَّا السَّاعَةَ ۚ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّأَضْعَفُ جُندًا ﴿٧٥﴾

Marfat.com

اے رسول! انہیں بتادو: ''کہ جولوگ گمراہی میں بھٹکتے رہتے ہیں، رب رحمٰن انہیں اپنے (قانون تعجیل وامہال کی رو سے) مہلت دیتا رہتا ہے۔ یہاں تک وہ چیز اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا تھا۔ یعنی عذاب دینا یا قیامت کی گھڑی، پھر وہ جان لیں گے کون تھا وہ جس کا مقام سب سے زیادہ بدتر تھا اور جس کا جتھا سب سے زیادہ کمزور تھا۔ (19/75)

وَيَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًى ؕ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا ﴿٧٦﴾

اس کے برعکس جولوگ راہ راست اختیار کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنے قانون ہدایت کے مطابق ان پر فلاح سعادت کی راہیں کشادہ کئے چلا جاتا ہے اور تمہارے پروردگار کے حضور باقی رہ جانے والی نیکیاں ہی ہیں جو جزا اور انجام کے لحاظ سے بہترین بدلہ ہیں۔ (19/76)

اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا ﴿٧٧﴾

اے مخاطب! کیا تم نے اس شخص کی حالت پر غور کیا ہے جس نے ہمارے قوانین واحکام ماننے سے انکار کیا اور کہتا ہے کہ مجھے مال ودولت بھی فراوانی سے ملتا رہے گا اور اولاد بھی؟ (19/77)

اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿٧٨﴾

(اس سے پوچھو) کہ کیا اسے اس باب میں کہیں سے غیب کا علم حاصل ہو گیا ہے یا اس نے رب رحمٰن سے کوئی عہد وپیمان باندھ رکھا ہے۔ (19/78)

كَلَّا ؕ سَنَكْتُبُ مَا يَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ﴿٧٩﴾

ہرگز نہیں وہ جو کچھ کہتا ہے ہم اس کی ہر ایک بات کو ساتھ ہی ساتھ لکھتے جاتے ہیں اور اس کے لئے مہلت عذاب کو لمبا کئے جاتے ہیں۔ (19/79)

وَّنَرِثُهٗ مَا يَقُوْلُ وَيَاْتِيْنَا فَرْدًا ﴿٨٠﴾

اور جو باتیں وہ کرتا ہے ان کے وارث ہم ہی ہونگے وہ تنہا ہمارے حضور حاضر ہوگا (19/80)

Marfat.com

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا ﴿٨١﴾

اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور ہستیوں کو بھی صاحب اقتدار و اختیار تسلیم کر رکھا ہے

تا کہ انکے لئے عزت وقوت کا موجب بنیں۔(19/81)

كَلَّا ؕ سَيَكْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ﴿٨٢﴾ ع ١٧ ٨

لیکن ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا! بلکہ (روز قیامت) وہ (معبودان باطلہ) انکی عبادت پرستش اور اطاعت گزاری کا صاف انکار کر دینگے اور (انکے موجب تقویت ہونے کی بجائے) الٹے انکے مخالف ہو جائینگے (بلکہ بے تعلقی کا اظہار کرینگے (28/63)(19/82)

اَلَمْ تَرَ اَنَّاۤ اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا ﴿٨٣﴾

اے پیغمبر! کیا تم نے غور نہیں کیا کہ ہم نے ان منکرین حق پر شیاطین چھوڑ رکھے ہیں (یعنی کفار کے بڑے بڑے سردار جو توحید و رسالت کی تکذیب و مخالفت پر) انکو مسلسل اکساتے رہتے ہیں۔ (19/83)

فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ﴿٨٤﴾ ج

(ان کی ہلاکت و تباہی کے فیصلہ میں جو دیر ہو رہی ہے) تو تم اس باب میں عجلت و تعجیل سے کام نہ لو ہم تو خود ان کے دنوں کا شمار کر رہے ہیں (عنقریب مقررہ وقت کا ظہور ہونے والا ہے) (19/84)

يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ﴿٨٥﴾

ایک دن ہم اپنے (قانون فضل و کرم کے مطابق) متقی لوگوں کو رب رحمٰن کے حضور معزز مہمانوں کی طرح تعظیم و تکریم کے ساتھ جمع کرینگے۔(19/85)

وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿٨٦﴾

اس کے برعکس، ہم مجرموں کو پیاس سے بدحال جانوروں کو جس طرح گھاٹ کی طرف ہانک کر لے جایا جاتا ہے، کی طرح ہانک کر جہنم کی طرف لے جائیں گے۔(19/86)

Marfat.com

وقف لازم

لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿۸۷﴾

اس روز شفاعت کرنا کرانا کسی کے اختیار میں نہ ہوگا سوائے اس کے کہ جس کسی نے رب رحمٰن سے عہد و پیمان باندھ لیا ہوگا۔ (قرآن حکیم سے یہ ثابت نہیں ہے کہ کسی بشر نے رب رحمٰن سے شفاعت کرنے کا عہد لیا ہو)۔ 2/255,78/38,10/3(19/87)

وَ قَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ﴿۸۸﴾ ط

(پھر عیسائیوں کے ظلم و جہالت پر غور کرو) جو کہتے ہیں کہ رب رحمٰن نے کسی کو اپنا بیٹا بنالیا ہے۔ (19/88)(18/4)

لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْـًٔا اِدًّا ﴿۸۹﴾ لا

یقیناً تم نے بڑا خطرناک اور حقیقت سوز عقیدہ گھڑلیا ہے۔ (19/89)

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ﴿۹۰﴾ لا

(اس مشرکانہ افترا پردازی پر) قریب ہے کہ آسمان پھٹ پڑیں اور زمین کا سینہ شق ہو جائے اور پہاڑ جنبش میں آ کر ریزہ ریزہ ہو کر گر پڑیں۔ (19/90)

اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ﴿۹۱﴾ ج

(ان عیسائیوں کا دعویٰ ہے) کہ رحمٰن کا بیٹا ہے (الامان، والحفیظ) (19/91)

وَمَا يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ﴿۹۲﴾ ط

مگر یہ بات ہرگز اللہ تعالیٰ کے شایان شان نہیں کہ وہ کسی کو اپنا بیٹا بنائے۔ (19/92)

اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ﴿۹۳﴾ ط

(کیا اس کو بیٹا بنانے کی ضرورت ہے؟) جبکہ رب رحمٰن کے اقتدار کے آگے کائنات کی ہر چیز اسی لئے ہے کہ اسکی بندگی و اطاعت میں سر جھکائے حاضر ہو (مخلوق کا کمال ہی اس کی عبدیت میں ہے)۔ (19/93)

Marfat.com

لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ﴿٩٤﴾

اس محیط بیکراں (اللہ) کے اقتدار نے ہر چیز کو گھیرے میں لے رکھا ہے (کوئی چیز اسکے محیط بیکراں سے باہر نہیں رہ سکتی) اور اس کے قانون مکافات نے ایک ایک کو شمار کر رکھا ہے۔ (19/94)

علامہ اقبال نے غالباً اسی آیت سے تخیل پایا ہے۔

؎ لوح بھی تو، قلم بھی تو، تیرا وجود الکتاب — گنبد آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب

عالم آب وخاک میں تیرے ظہور سے فروغ — ذرۂ ریگ کو دیا تو نے طلوع آفتاب!

وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ﴿٩٥﴾

چنانچہ اعمال کے ظہور ونتائج کے وقت سب اسکے سامنے تن تنہا آئینگے (جیسا کہ 19/80 میں کہا جا چکا ہے) (19/95)

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ﴿٩٦﴾

اے رسول! جو لوگ ہمارے قوانین کی صداقت پر ایمان بالیقین لاتے ہیں اور اس کے مطابق عمل پیرا ہوتے ہیں (یعنی عدل واحسان اور اصلاح وفلاح کے کام کرتے ہیں) رب رحمٰن انکی محبت لوگوں کے دلوں میں ڈال دیتے ہیں (گویا محبوب خلائق ہو جائینگے تو لوگ فوج در فوج انکی طرف کھچے چلے آئیں گے (3/110)(19/96)

فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا ﴿٩٧﴾

ہم نے اس قران مجید کو تمہاری زبان (عربی) میں بڑا آسان کر دیا ہے تا کہ آپ اس کے ذریعے متقی لوگوں کو انکے حسن عمل کے خوشگوار نتائج کی بشارت دی جائے اور پرلے درجے کے جھگڑالو اور ضدی لوگوں کو متنبہ کر دو۔ (19/97)

وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ ؕ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ﴿٩٨﴾ ع

Marfat.com

اس سے پہلے ہم اپنے (قانون مکافات عمل کے مطابق) کتنی ہی قوموں کو ہلاک وتباہ و برباد کر چکے ہیں۔ کیا آج تم کو کسی کا نام ونشان دکھائی دیتا ہے یا انکی بھنک بھی تمہیں سنائی دیتی ہے؟ (19/98)

سورۃ مریم پر تفصیلی مباحث:

قرآن کریم نے حضرت مسیحؑ کے ظہور کا ذکر زیادہ تفصیل کے ساتھ دو جگہ کیا ہے۔ یہاں سورۃ مریم اور سورۃ العمران کی آیات نمبر 35 تا 63 میں۔ یہاں ذکر حضرت ذکریاؑ کی دعا اور حضرت یحییٰؑ کی پیدائش کے بیان سے شروع ہوتا ہے۔ اور اناجیل اربعہ میں سینٹ لوقا کی انجیل ٹھیک ٹھیک اسی طرح تذکرہ شروع کرتی ہے۔ لیکن سورۃ العمران میں یہ تذکرہ اس سے پیشتر کے ایک واقع سے شروع ہوتا ہے۔ یعنی حضرت مریم کی پیدائش اور ہیکل میں پرورش پانے کے واقع سے مگر اس بارے میں چاروں اناجیل خاموش ہیں۔

انیسویں صدی میں متروک اناجیل کا جو نسخہ وٹیگان کے کتب خانہ سے برآمد ہوا اس نے حضرت مریم کی پیدائش کا یہ مقصود ٹکڑا بھی اسی طرح مہیا کر دیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ کم از کم چوتھی صدی عیسوی کے اوائل تک سرگذشت کا یہ ٹکڑا بھی اسی طرح الحامی یقین کیا جاتا تھا۔

متروک اناجیل سے مراد اکیس[21] اناجیل میں جو پہلی صدی سے لیکر چوتھی صدی کے اوائل تک عیسائیوں میں رائج تھیں لیکن 325ء میں عیسائی پادریوں کی کونسل نے چار اناجیل منتخب کر لیں، باقی متروک سمجھی گئیں۔ یہ انتخاب کسی علمی بنیاد پر نہیں کیا گیا تھا بلکہ ایک طرح کی فال دیکھی گئی اور اس کا اشارہ فیصلہ کن تھا۔

ان حقائق کی روشنی میں معلوم ہوتا ہے کہ ہماری احادیث کی طرح جو تیسری صدی ہجری یا اسکے بعد لکھی گئیں تھیں۔ انکی تعداد چھ لاکھ پچاس ہزار تھی جنکی بعد میں چھانٹی کی گئی اور مکررات نکال کر اب رائج الوقت تقریباً چار ہزار کے لگ بھگ ہیں۔ یہی حال اناجیل اربعہ کا معلوم ہوتا ہے۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایک انجیل کا ذکر فرمایا ہے مگر یہ چار کدھر سے آ گئیں؟ بہر حال بین المذاہب کی بحث وتمحیص میں عیسائی علما تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت مسیحؑ کے شاگردوں نے جو رسولوں کے نام سے موسوم کئے جاتے ہیں لکھی ہیں۔ وہ یقین رکھتے ہیں کہ اناجیل کے تمام کلمات الفاظ وحی نہیں ہیں جو حضرت مسیحؑ پر نازل ہوئے مگر انکے مفہوم بالکل درست ہیں یہی انکا ایمان وعقیدہ ہے۔

قرآن کریم کا جب ظہور ہوا تو حضرت مسیحؑ کے بارے میں عیسائیوں کے عام عقائد یہ تھے۔

(۱) بغیر باپ کے پیدائش

(۲) مصلوب ہونے کے بعد زندہ ہوکر آسمان پر چلے جانا

(۳) الوہیت مسیحؑ اور اقانیم ثلاثہ

(۴) کفارہ، اور یہ اعتقاد کہ نجات کی راہ عمل پر موقوف نہیں بلکہ حضرت مسیحؑ کے کفارہ پر ایمان ہے

قرآن کریم نے حضرت مسیحؑ کے قتل وصلیب کے واقع کی قطعی تردید فرمائی ہے اور کہا ہے ''ماقتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم'' کہ وہ نہ قتل ہوئے اور نہ مصلوب ہوئے بلکہ یہ معاملہ لوگوں پر مشتبہ کر دیا تھا۔ اسکے ساتھ اگر سمجھنے کیلئے آیت نمبر 4/158, 5/157 (النساء) کے نیچے جو فٹ نوٹ نمبر 2 دیا گیا ہے اس کو ایک نظر دیکھ لیا جائے۔ تو معاملہ زیادہ صاف ہو جائیگا۔

الوہیت اور ابنیت کو بھی رد کیا اور کہا: ''ایسا کہنا صریحاً کفر ہے۔ نیز کفارہ کا بھی رد کیا گیا اور جا بجا تاکید کی گئی ہے کہ نجات کی بنیاد ایمان باللہ اور عمل صالح پر ہے نہ کہ حضرت مسیحؑ کے کفارہ پر اعتقاد، ان حقائق کے پیش نظر سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر بغیر باپ کے پیدائش کا عقیدہ بھی انہی عقائد کی طرح باطل تھا تو کیا لازم نہ تھا کہ قرآن اسی صراحت کے ساتھ اس کا رد کر دیتا، جس طرح دوسرے عقائد کا رد کیا ہے؟ سورۃ العمران اور سورۃ مریم میں جو کچھ بیان ہوا ہے اگر اس پر غور کیا جائے تو یہ حقیقت عیاں ہوتی ہے کہ تذکرہ ایک ہی خارق عقل پیدائش کا ہو رہا ہے جو بغیر باپ کے تسلیم کر لی گئی ہے۔ تو

Marfat.com

بغیر کسی تامل کے تسلیم بالیقین کر لینا پڑتا ہے کہ بیان کی صاف روح یہی ہے کیونکہ قرآن مجید اس عام اعتقاد کا منکر نہیں ہے۔

پھر یہ حقیقت پیش نظر رہے کہ حضرت مسیح کی پیدائش کا معاملہ یہودیوں اور عیسائیوں میں بالکل مختلف ہے۔ یہودی اس کی پیدائش کو ناجائز تعلق کا نتیجہ قرار دیتے ہیں۔ اس کے برعکس عیسائی نہ صرف جائز بلکہ ایک اللہ تعالیٰ کا معجزہ تصور کرتے ہیں۔ قرآن کا فرض منصبی تھا کہ بحیثیت ثالث کے دونوں میں فیصلہ کر دے۔ چنانچہ اس نے حضرت مریم کی پاکدامنی کا اعلان کر دیا۔ ''واذ قالت الملئکة یمریم ان اللہ اصطفك و طهرك و اصطفك علی نساء العلمین (3/42) اور بدیں وجہ کہ انہوں نے کفر کیا، اور حضرت مریم پر انتہائی گھناؤنا بہتان باندھا اور پیدائش مسیحؑ کی سرگذشت ٹھیک ٹھیک اس طرح بیان کر دی جس طرح انجیل میں بیان کی گئی ہے۔ حضرت مریم نے فرشتہ سے کہا، ایسا کیسے ممکن ہے جبکہ میں کسی مرد سے واقف نہیں اس نے کہا: ایسا ہی ہوگا، روح القدس تجھ پر نازل ہوگی اور خدا کی قدرت تجھ کو اپنے سایہ میں لے لیگی۔ (لوقا کی انجیل باب 1 آیات 35-34) اب اگر یہودیوں کی طرح عیسائیوں کا اعتقاد بھی قرآن کے نزدیک غلط تھا تو کیا ضروری نہ تھا کہ جس طرح اس نے یہودیوں کے الزام کا رد کیا، اسی طرح عیسائیوں کے غلو کا بھی صاف صاف رد کر دیتا۔ لیکن اس کے رد میں ایک حرف بھی نہیں کہتا۔ بلکہ پیدائش کی جس روئداد سے عیسائیوں نے یہ اعتقاد پیدا کیا تھا، حرف بحرف انجیل ہی کی طرح بیان کر دیا۔

یہودیوں اور عیسائیوں کا اختلاف و نزاع صرف اسی باب میں نہیں ہوا بلکہ حضرت مسیح کی ساری باتوں میں ہوا۔ دونوں نے افراط و تفریط کی انتہائی جہتیں اختیار کر رکھی تھیں۔ یہودی انکار میں اتنے دور نکل گئے کہ انہیں شعبدہ آفرینی سمجھ لیا۔ عیسائی اعتقاد میں اس قدر دور نکل گئے کہ انہیں اللہ کا بیٹا بنا لیا۔ قرآن دونوں کی تردید کرتا ہے اور کہتا ہے دونوں افراط و تفریط میں کھوئے گئے ہیں، پھر اگر پیدائش کا معاملہ بھی ایسا ہی تھا تو کیا ضرور نہ تھا کہ جس طرح دونوں کی تردید کی اور صاف

Marfat.com

صرف کہ دیتا کہ دونوں حقیقت سے محروم ہیں۔ اسی طرح پیدائش کے بارے میں بھی یکساں طور پر دونوں کی تردید کر دیتا اور صاف صاف بیان کر دیتا کہ دونوں محروم ہیں؟

لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن نے ایسا نہیں کیا وہ صرف ایک لفظ کہہ کر کہ یوسف نجار مسیح کا باپ تھا تو سارا جھگڑا طے کر دیتا۔ مگر اس نے نہیں کیا بلکہ اس کی طرف اشارہ تک بھی نہیں کرتا۔ اس بحث واحتجاج کا اسلوب ہر جگہ دکھائی دیتا ہے جیسے اسے غیر معمولی پیدائش کے معاملہ سے تو کوئی انکار نہیں لیکن صرف یہ کہتا ہے کہ کیسے لازم ہو گیا ایک اللہ کا بندہ، خدا یا خدا کا بیٹا ہو جائے؟

جو لوگ قرآن کو غیر معمولی پیدائش کا منکر ثابت کرنا چاہتے ہیں انہوں نے اپنی تمام تر توجہات کی بنیاد اس مقدمہ پر رکھی ہے کہ رخصتی سے پہلے یوسف نجار اور مریم میں زوجیت کا تعلق قائم ہو گیا تھا۔ اگرچہ یہ شریعت موسوی کے خلاف نہ تھا لیکن وقت کے رواج کے خلاف ضرور تھا۔ اسی لئے لوگوں پر بچہ کی پیدائش مشکوک گزری۔ وہ اسے ناجائز حمل کا نتیجہ قرار دینے لگے مگر یہ ایک ظنی بنیاد تھی جس کے لئے تاریخی قرائن کی کوئی سند موجود نہیں۔ لہٰذا قرآن کو اس بارے میں منکر قرار دینا، شرح و تفسیر کا ایک ایسا اقدام ہے جس پر کسی طرح ایک دیانت دار اور غیر جانب دار شارح کا ضمیر مطمئن نہیں ہو سکتا۔

سُوْرَةُ طٰهٰ مَكِّيَّةٌ

اٰیاتھا ۱۳۵ رکوعاتھا ۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

طٰهٰ ①

طٰہٰ۔ حروف مقطعات میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ پیغمبر کو پکار کر فرمایا اے مرد کامل۔ (20/1)

مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ②

ہم نے تجھ پر قرآن اس لئے نازل نہیں کیا کہ تم پر زندگی بار گراں بن جائے (اور سعادتوں سے محروم ہو کر مشقت میں پڑ جائے)۔ (20/2)

Marfat.com

اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ۙ﴿٣﴾

یہ تو صرف اس لئے نازل ہوا ہے کہ بدعملی کے نتائج سے ڈرنے والوں کیلئے یاد دہانی ہے (مگر جو ڈرنے والے نہیں وہ کبھی ان صداقتوں کو قابل اعتنا نہ سمجھیں گے)۔ (20/3)

تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَ السَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ؕ﴿٤﴾

یہ (قرآن) اس ہستی کی طرف سے نازل ہوا ہے جس نے کائنات کی پستیوں اور بلند ترین پہنایوں کو پیدا کیا ہے۔ (20/4)

اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۝﴿٥﴾

اس رحمٰن و رحیم کی طرف سے ہے جس کے قبضہ قدرت میں کائنات کا پورا پورا کنٹرول ہے۔ (20/5)

لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ۝﴿٦﴾

جو کچھ پستیوں اور بلندیوں میں ہے اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اور جو کچھ تحت الثرای (نیچے نم دار مٹی میں ہے) سب کچھ اس کا ہے (اور اسی کے لئے ہے) (20/6)

وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفَى ۝﴿٧﴾

اور تم کوئی بات بلند آواز سے کہو یا چپکے سے وہ تمہارے ہر بھید، بلکہ اس سے بھی مخفی باتوں کو جانتا ہے۔ (20/7)

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۝﴿٨﴾

وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی بھی صاحب اقتدار نہیں ہے۔ وہی کل صفات حسنہ کا مالک ہے۔ (20/8)

وَهَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ۝﴿٩﴾

اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّيْۤ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْۤ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ۝﴿١٠﴾

اے رسول! کیا تم نے حضرت موسیٰ کی سرگذشت نہیں پہنچی؟ اس نے دور سے آگ دیکھی تو

وقف لازم

Marfat.com

اس نے اپنے اہل خانہ سے کہا ذرا تم یہاں ٹھہرو میں جاتا ہوں ممکن ہے میں وہاں سے کوئی انگارہ لے آؤں یا پھر آگ کی روشنی میں اپنا راستہ معلوم کرلوں یا کوئی دلیل راہ مل جائے۔(20/9-10)

فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ يٰمُوْسٰٓى ۝

چنانچہ جب وہ (آگ) کے قریب پہنچا تو اسے ایک آواز آئی کہ اے موسیٰ! (20/11)

اِنِّيْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ۚ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝

یقیناً میں ہوں تمہارا پروردگار! اپنے جوتے اتار دو کہ تم طویٰ کی مقدس وادی میں ہو۔ (20/12)

وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰٓى ۝

کیونکہ میں نے تجھے ایک مقصد عظیم کے لئے منتخب کرلیا ہے۔لہٰذا جو وحی تجھے کی جاتی ہے اسے غور سے سنو۔(20/13)

اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ ۙ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ ۝

یقیناً میں ہی تیرا اللہ ہوں میرے سوا کائنات میں کسی کا اقتدار واختیار نہیں لہٰذا میری محکومیت وبندگی اختیار کر۔اور میرے قانون واحکام کی یاددہانی کیلئے نظام صلوٰۃ قائم کرنا ہوگی۔ (20/14)

اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ اُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا تَسْعٰى ۝

(بلاشبہ قیامت کی گھڑی آنی ہے) ہم چاہتے ہیں کہ اس فیصلہ کن گھڑی کو مخفی رکھیں تاکہ دین کے نظام میں ہر فرد کو اسکی محنت کا ماحصل مل سکے (اور سلب ونہب کا موجودہ فرعونی نظام وقانون الٹ کر رکھ دیا جائے)۔(20/15)

فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ۝

لہٰذا جو اس نظام دین کے نظام کو نہیں مانتا اور اپنی خواہشات کی اتباع کر رہا ہے، تمہیں اس نظام کے مطابق عمل کرنے سے روکنے نہ پائے تاکہ اس کے ساتھ تو بھی ہلاکت میں نہ پڑ جائے۔(20/16)

Marfat.com

وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى ﴿۱۷﴾

اور (صدائے غیبی نے پوچھا) اے موسیٰ! تیرے داہنے ہاتھ میں کیا ہے؟۔ (20/17)

قَالَ هِيَ عَصَايَ ۚ أَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَأَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ وَلِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ أُخْرٰى ﴿۱۸﴾

(اس صدائے غیبی یا وحی الٰہی کے جواب میں) حضرت موسیٰؑ نے جواب دیا یہ میری لاٹھی ہے میں اس پر ٹھیک لگاتا ہوں اور اس سے اپنی بھیڑوں بکریوں کے لئے درختوں سے پتے جھاڑتا ہوں اور اس سے میں بہت سی دیگر حاجات وضروریات پوری کرتا ہوں۔ (سوال صرف ایک پوچھا گیا مگر جواب کی طوالت ''ہمکلامی'' دوست کی لذت کیلئے تھی۔ جس کی غائیت ذیل کے مصرعے میں بیان کی گئی ہے)۔ (20/18)

من از ذوق حضوری طول دادم داستانے را!

قَالَ أَلْقِهَا يٰمُوْسٰى ﴿۱۹﴾

(تعمیلِ حکم الٰہی پر) اے موسیٰ! اسے نیچے (زمین پر) ڈال یا پھینک دے۔ (20/19)

فَأَلْقٰهَا فَإِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى ﴿۲۰﴾

(تعمیل حکم الٰہی پر) اس نے اسے نیچے زمین پر ڈال دیا۔ فوراً سانپ بن گیا اور دوڑنے لگا۔ (20/20)

قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ ۖ سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْأُوْلٰى ﴿۲۱﴾

پھر ارشاد الٰہی ہوا۔ اسے پکڑ لو، ڈرو مت ہم اسے اسکی پہلی حالت میں کئے دیتے ہیں یا لوٹا دیں گے۔ (Dont fear we shall bring it back to its first stak)

(20/21)

وَاضْمُمْ يَدَكَ إِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوْءٍ ۖ آيَةً أُخْرٰى ﴿۲۲﴾

اور پھر ارشاد ہوا۔ اپنا ہاتھ اپنی بغل میں دباؤ۔ نکالو گے تو بے عیب چمکتا ہوا نکلے گا یہ تیرے لئے دوسری نشانی ہے۔ (20/22)

Marfat.com

لِنُرِيَكَ مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰى ﴿٢٣﴾

(یہ دونوں نشانیاں تمہیں اس لئے دی گئی ہیں) کہ آئندہ تجھے اپنی قدرت کی عظیم نشانیاں دکھائیں 79/20 (کہ کس طرح انقلاب عظیم رونما ہوتا ہے)۔(20/23)

اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿٢٤﴾

اب تم فرعونِ مصر کی طرف جاؤ۔ وہ ہمارے قانون سے ظلم و استبداد اور سرکشی میں حد سے زیادہ تجاوز کر گیا ہے۔ (20/24)

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ﴿٢٥﴾

وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ﴿٢٦﴾

(جب حضرت موسیٰؑ نے دیکھا کہ وہ مقصد عظیم کے لئے منتخب ہو گیا ہے) تو اس نے اپنے پروردگار سے دعا مانگی کہ اے پروردگار! (مہم کٹھن ہے) اس کے لئے تو میرے سینے میں وسعت اور کشادگی پیدا کر دے اور فرائض کی راہ میں جو دشواریاں حائل ہیں انہیں میرے لئے آسان فرما دے۔(20/25-26)

وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ﴿٢٧﴾

يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ﴿٢٨﴾

نیز میری زبان کی گرہ کھول کر مجھے فصیح البیان کر دے (تاکہ میں تیرے پیغامات کو بطریق احسن فریق مخالف تک پہنچا سکوں) اور لوگ میری باتیں واضح طور پر سمجھ سکیں۔(20/27-28)

وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ ﴿٢٩﴾

هٰرُوْنَ اَخِي ﴿٣٠﴾

چونکہ مہم بہت کٹھن ہے) لہٰذا میرے اہل خانہ میں سے میرے بھائی ہارون کو میرا مشیر مقرر فرما دے (تاکہ وہ میرا بوجھ بٹانے والا ہو۔) (20/29-30)

Marfat.com

اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِیْ ۙ﴿۳۱﴾
وَ اَشْرِكْهُ فِیْٓ اَمْرِیْ ۙ﴿۳۲﴾

اس کی معیت و معاونت سے میری قوت مستحکم کردے اور اس کام یا مہم میں میرا شریک بنادے۔ (20/31-32)

كَیْ نُسَبِّحَكَ كَثِیْرًا ۙ﴿۳۳﴾
وَّ نَذْكُرَكَ كَثِیْرًا ؕ﴿۳۴﴾

تاکہ ہم دونوں ملکر تیرے تفویض کردہ پروگرام کی تکمیل میں سرگرم عمل ہوجائیں اور تیرا بکثرت ذکر کریں۔ یعنی تیرے قانون اور نظام کو غالب کرنے کے لئے بہتر سے بہتر قدم اٹھا سکیں۔ (20/33-34)

اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِیْرًا ﴿۳۵﴾

یقیناً تو ہم پر نظیر التفات رکھنے والا ہے اور ہم دونوں کے حالات سے باخبر ہے (خوب جانتا ہے کہ ہم دونوں مل کر کس طرح اس مہم کو سر کرینگے)۔ (20/35)

قَالَ قَدْ اُوْتِیْتَ سُؤْلَكَ یٰمُوْسٰی ﴿۳۶﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہوا: ''اے موسیٰ تمہاری تمام درخواستیں مستجاب ہوگئی ہیں (اب تو اپنے فرائض کی ادائیگی میں مستعد ہوجا یا کمر بستہ ہوجا) (20/36)

وَ لَقَدْ مَنَنَّا عَلَیْكَ مَرَّةً اُخْرٰٓی ۙ﴿۳۷﴾

(استجاب درخواست پر حضرت موسیٰؑ کا سر نیاز اظہار تشکر کے لئے خم ہوگیا) بارگاہ الٰہی سے ارشاد ہوا بلاشبہ۔ اے موسیٰ (ہم نے یہ احسان پہلی دفعہ ہی نہیں کیا) بلکہ ایک دفعہ پہلے بھی احسان کر چکے ہیں۔ (20/37)

اِذْ اَوْحَیْنَآ اِلٰٓی اُمِّكَ مَا یُوْحٰٓی ۙ﴿۳۸﴾

(یاد کرو وہ وقت) جب ہم نے تمہاری والدہ ماجدہ کو وحی سے اشارہ کیا تھا۔ جس طرح کہ بذریعہ وحی کیا جاتا ہے۔ (20/38)

Marfat.com

اَنِ اقْذِفِيْهِ فِي التَّابُوْتِ فَاقْذِفِيْهِ فِي الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّيْ وَعَدُوٌّ لَّهٗ ؕ وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ ۚ وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ ﴿۳۹﴾

وقف لازم

کہ اس بچے کو صندوق میں ڈال دے پھر صندوق کو دریا میں بہا دے۔ دریا کی لہریں اسے کنارے پر پھینک یا لگا دیں گی۔ تو اس کو میرا دشمن اور اس بچے کا دشمن اٹھائے گا (اس طرح اے موسیٰ! تو فرعون کے محل میں جا پہنچا) اور ہم نے (اپنے قانون انعام و فضل کے مطابق) تمہیں ایسا بنا دیا کہ سب لوگ تم سے محبت کرنے لگے تا کہ میری نظر التفات میں پرورش اور تعلیم و تربیت حاصل کر سکو۔ (20/39)

اِذْ تَمْشِيْٓ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ يَّكْفُلُهٗ ؕ فَرَجَعْنٰكَ اِلٰٓى اُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ؕ وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا ۫ فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ ۙ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰى قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى ﴿۴۰﴾

(پھر اہل فرعون کو رضاعت کا مسئلہ درپیش تھا) ایسا ہوا کہ تمہاری ہمشیرہ چلتے چلتے دیکھتی ہوئی (شاہی محل) تک جا پہنچی۔ وہ کہنے لگی: ''کیا میں تمہیں اس دایہ کا پتا بتاؤں جو اس بچے کی بہترین پرورش کرے۔ (تو اسکی بات تسلیم کر لی گئی) اس طرح ہم نے تمہیں تمہاری ماں کی گود میں واپس پہنچا دیا تا کہ (تمہیں پا کر) اسکی آنکھیں ٹھنڈی رہیں (تسکین قلب حاصل ہو) غم نہ کھائے۔ یاد کرو (جب جوان ہو کر) تم نے ایک شخص (قبطی) کو ہلاک کر دیا تھا۔ لیکن ہم نے تمہیں (حکومت فرعون کی دستبرد سے) نجات دی اور تمہیں مختلف آزمائشوں سے گزارا۔ چنانچہ تم کئی برس تک مدین کے لوگوں میں رہے اور اے موسیٰ! تم منصب رسالت پر کھڑا ہونے کے اہل ہو گئے (یعنی تم میں منصب رسالت پر فائز ہونے کی صلاحیت پیدا ہو گئی) (20/40)

وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِيْ ﴿۴۱﴾

لہٰذا (ہم نے تمہیں آزمائشوں سے گزار کر) تمہاری تربیت خاص پروگرام کے مطابق کی گئی ہے۔ (20/41)

Marfat.com

اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰيٰتِيْ وَلَا تَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْ ﴿۴۲﴾

بس اب تم اور تمہارا بھائی دونوں ہمارے قوانین واحکام لے کر فرعون کی طرف جاؤ۔ اور دیکھنا: ''کہیں اس کشمکش حیات میں میری یاد سے ذرا بھی غافل نہ ہونا (ضابطہ حیات کو آگے بڑھانے میں ذرا بھی کوتاہی نہ کرنا)(20/42)

اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۴۳﴾

اچھا! اب تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ، کیوں کہ وہ سرکشی اور ظلم واستبداد میں حدِ اعتدال سے زیادہ آگے بڑھ چکا ہے۔(20/43)

فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ﴿۴۴﴾

لیکن تم دونوں ہی اس سے نرمی سے بات چیت کرنا۔ ممکن ہے کہ وہ اس طرح نصیحت پکڑے اور ظلم وتعدی کے عواقب سے ڈر جائے۔(20/44)

قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ﴿۴۵﴾

حکم الٰہی سن کر دونوں نے عرض پیش کی: ''اے ہمارے پروردگار! ہمیں اندیشہ ہے کہ فرعون ہماری مخالفت میں سرکشی سے پیش نہ آئے۔(20/45)

قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى ﴿۴۶﴾

ارشاد الٰہی ہوا: ''ڈرو نہیں، میں تمہارے ساتھ ہوں میں سب کچھ سنتا اور جانتا ہوں (وہ تمہارا بال بیکا نہیں کر سکے گا)(20/46)

فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ؕ قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ ؕ وَالسَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ﴿۴۷﴾

تم (بلا خوف وخطر) اس کے پاس جاؤ اور کہو: کہ ہم تیرے پروردگار کے بھیجے ہوئے پیغام لیکر آئے ہیں کہ بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیج دو۔ اور انہیں اس قدر اذیتیں نہ دو۔ ہم تیرے پاس تیرے پروردگار کی واضح نشانی لے کر آئے ہیں۔ اور سلامتی ہوگی اس پر جو ہدایت کی راہ اختیار کرے گا۔(20/47)

Marfat.com

اِنَّا قَدْ اُوْحِیَ اِلَیْنَآ اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰی مَنْ کَذَّبَ وَتَوَلّٰی ﴿۴۸﴾

(اور ساتھ ہی یہ بھی کہا) دیکھو! ہمیں وحی ہوئی ہے کہ وہ لوگ ضرور عذاب میں مبتلا ہونگے جو احکام الٰہی کو جھٹلائینگے اور روگردانی کرینگے۔(20/48)

قَالَ فَمَنْ رَّبُّکُمَا یٰمُوْسٰی ﴿۴۹﴾

(چنانچہ جب اللہ کا پیغام لے کر پہنچے) تو فرعون نے کہا: ''اے موسیٰ! پہلے یہ تو بتاؤ تمہارا رب کون ہے؟'' (جس کی طرف سے یہ پیغام لائے ہو)(20/49)

قَالَ رَبُّنَا الَّذِیْٓ اَعْطٰی کُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰی ﴿۵۰﴾

حضرت موسیٰ نے کہا: ''ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو خلقت عطا فرمائی اور پھر اس پر راہ عمل کھول دی۔ (یعنی منزل مقصود تک پہنچنے کی راہ دکھائی ہے)(20/50)

قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰی ﴿۵۱﴾

پھر فرعون نے حضرت موسیٰ سے دریافت کیا: ''ہمارے مقدمین کا کیا حال ہے (جنہیں ہدایت نہیں ملی تھی)(20/51)

قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ فِیْ کِتٰبٍ ۚ لَا یَضِلُّ رَبِّیْ وَلَا یَنْسَی ﴿۵۲﴾

حضرت موسیٰ نے جواب دیا: ''اس کا علم میرے رب کے پاس ایک نوشتہ میں محفوظ ہے (لہٰذا ان کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے نوشتہ کے مطابق ہوگا) وہ نہ کسی کے متعلق غلطی کرتا نہ بھولتا ہے۔(20/52)

الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّ سَلَکَ لَکُمْ فِیْهَا سُبُلًا وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؕ فَاَخْرَجْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰی ﴿۵۳﴾

وہی اللہ تعالیٰ جس نے (تمہاری استراحت ونشوونما کیلئے) زمین کو گہوارہ بنایا اور اس میں تمہاری (نقل وحرکت) کے لئے راستے بنائے۔ نیز وہی تمہارے لئے بلندیوں سے پانی (مینہ) برساتا ہے۔ پھر اس کی آب پاشی سے تمہارے لئے انواع واقسام کی نباتات کے جوڑے پیدا کرتا

Marfat.com

ہے (ہر چیز اپنا ایک زوج رکھتی ہے جس سے اثر قبول کر کے بقائے حیات میں معاون ہوتی ہے) (20/53)

كُلُوْا وَارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ﴿۵۴﴾ ع ۲ ۲۰ ۱۱

تاکہ تم خود بھی کھاؤ اور اپنے مویشیوں کو بھی چارہ کھلاؤ، چراؤ۔ اس تمام نظام فطرت میں اہل عقل بصیرت کیلئے حقیقت کبرا کی بڑی بڑی نشانیاں ہیں۔ (20/54)

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ﴿۵۵﴾

اے بنی نوع انسان تم سب کو اس زمین میں سے (اپنی سنت تخلیقی کے مطابق) پیدا کیا ہے اور اسی میں تمہیں لٹایا جائیگا۔ پھر اسی سے ہم دوسری دفعہ زندہ کر کے اٹھائینگے (انسان کی پہلی بھی اور دوسری پیدائش بھی اسی زمین سے ہوگی۔ جس سے پیدا ہوئے اور اسی میں لوٹائینگے) (20/55)

وَلَقَدْ اَرَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاَبٰى ﴿۵۶﴾

اور ہم نے فرعون کو اپنی ساری اعجازی نشانیاں دکھائیں یعنی تمام دلائل وضاحت سے پیش کئے (کہ وہ کس قدر صداقت پر مبنی ہیں) لیکن اس نے ان کی تکذیب کی اور انہیں ماننے سے انکار کر دیا۔ (20/56)

قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يٰمُوْسٰى ﴿۵۷﴾

(بلکہ فرعون نے) کہا: ''اے موسیٰ! کیا تو اس لئے ہمارے پاس آیا ہے کہ اپنے جادو کے ذریعہ ہمیں ہماری سرزمین سے نکال باہر کرے؟ (20/57)

فَلَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَلَاۤ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ﴿۵۸﴾

(اگر یہی بات ہے) تو ہم تمہاری سحر طرازیوں کا جواب سحر طرازیوں سے دیں گے۔ بس اب تو ہمارے اور اپنے درمیان مقابلہ کے لئے ایک دن اور جگہ کا تعین کر لے۔ اس کی خلاف ورزی نہ ہم کریں گے نہ تم کرو گے ہمارے اور تمہارے درمیان مقابلہ برابری کی سطح پر ہوگا۔ (20/58)

Marfat.com

قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ وَاَنْ يُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ﴿۵۹﴾

(حضرت موسیٰؑ نے) کہا: ''مقابلہ کیلئے تمہارے جشن کا دن مقرر ہوا۔ سب لوگ بعد از طلوع آفتاب ضرور جمع ہو جائیں۔(20/59)

فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ﴿۶۰﴾

پھر فرعون (دربار سے اٹھ کر) چلا گیا۔ اور اپنی تمام تر تدابیر کو ایک جگہ جمع کیا اور مقررہ وقت پر مقابلہ کے لئے آ گیا۔(20/60)

قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ﴿۶۱﴾

حضرت موسیٰؑ نے جادوگروں اور مذہبی پیشوا و مشائخ سے ناصحانہ خطاب کیا کہ بدبختو! اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھوٹ و افترا مت کرو۔ ورنہ وہ ایسی سزا دیگا کہ تمہاری جڑ کٹ کر رہ جائے گی اور تمہیں آہستہ آہستہ مٹا دیگا۔(20/61)

فَتَنَازَعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى ﴿۶۲﴾

(حضرت موسیٰؑ کی تقریر موثر ثابت ہوئی) جس کے نتیجہ میں جادوگروں اور پیشوا و مشائخ کے اپنے لائحہ عمل کے متعلق اختلاف رائے پیدا ہو گیا۔ لیکن انہو نے اپنی مشورت کو مخفی رکھا (کیونکہ حضرت موسیٰؑ کی دعا، رب شرح لی صدری 20/25-26-27-28 رائیگاں نہ جا سکتی تھی)(20/62)

قَالُوْٓا اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ﴿۶۳﴾

بالآخر درباری بول اٹھے، یہ دونوں بھائی یقیناً جادوگر ہیں، ان دونوں کا منصوبہ یہ ہے کہ اپنے جادو کے زور سے تمہیں تمہاری سرزمین سے نکال باہر کریں اور تمہارے مثالی نظام زندگی کا خاتمہ کر دیں۔(20/63)

Marfat.com

فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ۚ وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى ﴿٦٤﴾

لہٰذا اے مشائخ اور جادوگرو! تمام تدابیر اور آنچروں کو جمع کرلو اور متحد ہوکر مقابلہ میں آجاؤ کیونکہ آج جو غالب آ گیا وہی کامیاب و بامراد ہوگا۔ (20/64)

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ﴿٦٥﴾

جادوگروں نے کہا: ''اے موسیٰؑ تم عصا پھینکو گے یا پہل ہم کریں؟ (20/65)

قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ﴿٦٦﴾

حضرت موسیٰؑ نے فرمایا: ''پہلے تم پھینکو آناً فاناً انکی رسیاں اور انکی لاٹھیاں انکے جادو کے زور سے حضرت موسیٰؑ کو دوڑتی ہوئی دکھائی دیں۔ (20/66)

فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ﴿٦٧﴾

پس حضرت موسیٰ اپنے دل میں دہشت زدہ ہوگیا۔ (20/67)

قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ﴿٦٨﴾

ہم نے کہا: ''ڈرو مت اے موسیٰ! یقیناً تم ہی غالب آنے والے ہو۔ (20/68)

وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ۭ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ۭ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى ﴿٦٩﴾

لہٰذا عصا جو تمہارے داہنے ہاتھ میں ہے اسے پھینکو! انہوں نے جو سحر کاریاں کی ہیں انہیں نگل جائیگا۔ جو کچھ یہ بنالائے ہیں یہ تو جادوگری کا فریب ہے اور جادوگر کبھی کامیاب نہیں ہوسکتا خواہ وہ کسی ڈھنگ سے بھی آئے۔ (20/69)

فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى ﴿٧٠﴾

چنانچہ وہی ہوا جو اللہ نے فرمایا تھا تمام جادوگر حق الیقین کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور سربسجود ہوگئے۔ اور پکار اٹھے کہ ہم ہارون اور موسیٰ کے رب پر ایمان لے آئے ہیں۔ (20/70)

Marfat.com

قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ؕ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ ۫ وَلَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَاۤ اَشَدُّ عَذَابًا وَّاَبْقٰى ﴿۷۱﴾

(فرعون شکست خوردہ ہوکر) برافروختہ ہوگیا اور شعبدہ گروں سے مخاطب ہوکر کہا: ''تمہاری اس قدر جسارت کہ میرے اذن کے بغیر ہی تم رب موسیٰ وہارون پر ایمان لے آئے ہو؟ یقیناً وہ تمہارا گرو یا استاد ہے جس نے تمہیں سحر انگیزیاں سکھائی ہیں (یہ جو کچھ بھی ہوا تمہاری ملی بھگت تھی) دیکھو! ابھی میں تمہارے ہاتھ پاؤں الٹے سیدھے کٹواتا ہوں (اور گرفتار کرکے) تمہیں کھجور کے تنوں پر لٹکا کر پھانسی دی جائیگی۔ پھر تمہیں پتہ چل جائیگا کہ (ہم دونوں میں سے) کس کی تعزیر نسبتاً زیادہ اذیت ناک اور زیادہ دیرپا ہے۔ (20/71)

قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالَّذِيْ فَطَرَنَا فَاقْضِ مَاۤ اَنْتَ قَاضٍ ؕ اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۷۲﴾ ؕ

(جادوگروں نے بڑے تحمل اور اطمینان سے فرعون کا حکم سنا) اور کہا: ''جو حقائق اور دلائل و براہین ہم پر منکشف ہوچکے ہیں (انکی روشنی میں) ہم ان پر اپنی باطل پرستی کو ترجیح دے سکتے ہیں اور نہ ہی ہم اللہ تعالیٰ سے روگردانی کرسکتے ہیں جس نے ہمیں پیدا کیا ہے۔ نہ تمہارا حکم مان سکتے ہیں۔ آپ نے جو فیصلہ کیا ہے کرگزرو، تم تو صرف اس دینوی زندگی میں اپنا حکم چلا سکتے ہو۔ (اس سے زیادہ تمہارے اختیار میں کچھ نہیں یعنی آخرت کی زندگی پر تیرا کوئی اختیار نہیں)۔ (20/72)

؎ جب اس انگارۂ خاکی میں ہوتا ہے یقین پیدا تو کر لیتا ہے یہ بال و پر روح الامیں پیدا!

اِنَّاۤ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا وَمَاۤ اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿۷۳﴾

ہم تو اپنے رب پر ایمان لاچکے ہیں (اس سے ہماری دعا ہے) کہ ہماری سابقہ خطائیں معاف فرمائے خصوصاً جادوگری کی خطائیں جس پر تم نے ہمیں مجبور کیا تھا۔ ہمارے لئے تو صرف اللہ

Marfat.com

تعالیٰ ہی بہتر ہے۔اور وہی باقی رہنے والا ہے۔ (20/73)

نشان مرد مومن بتو گویم چو مرگ آید تبسم برلب اوست!

اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ؕ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ﴿۷۴﴾

بلاشبہ جو شخص اپنے رب کے حضور مجرم کی حیثیت سے حاضر ہوگا وہ جہنم میں جائیگا نہ اس میں مرے گا نہ زندہ رہے گا۔ (20/74) 87/13,14/17

وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ﴿۷۵﴾

اس کے برعکس جو کوئی اس کے حضور مومن بن کر حاضر ہوگا اور اس کے عمل بھی نیک وصالح ہونگے تو اس کے اعلیٰ سے اعلیٰ درجات ہونگے۔ (20/75)

جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰى ﴿۷۶﴾ ع ۳ ۲۲ ۱۲

(انکی سکینت کے لئے) باغات جاودانی ہونگے۔جن کے دامن میں چشمے، نہریں رواں دواں ہونگی اور جنکی شادابیوں میں کبھی بھی کمی نہ ہوگی وہاں وہ ہمیشہ رہینگے یہ صلہ انکو ملے گا جنہوں نے اپنی ذات کی نشوونما کی اور عیب سے پاک رہے۔ (20/76)

وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى ۙ اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا ۙ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰى ﴿۷۷﴾

اور پھر دیکھو! بلاشبہ ہم نے حضرت موسیٰؑ کی طرف وحی بھیجی تھی کہ (آپ) میرے بندوں کو رات و رات (مصر) سے نکال کر لیجا۔اور انہیں سمندر کے خشک راستے پر جلد لے جا۔اس طرح تمہیں نہ تو تعاقب کرنے والوں کا خدشہ ہوگا اور نہ غرق ہونے کا خوف، (20/77) 26/52-63 44/22-23-24

فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ ﴿۷۸﴾

(جب حضرت موسیٰؑ اپنی قوم کو ساتھ لے کر مصر سے نکل گیا) تو فرعون نے اپنے لاؤلشکر کے ساتھ اس کا تعاقب کیا لیکن سمندر کے پانی کا ریلا ان پر چھا گیا اور انہیں غرق کر دیا۔ (20/78)

Marfat.com

وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰى ﴿٧٩﴾

اس طرح فرعون نے اپنی قوم کو (غلط نظام زندگی دے کر) گمراہ کر دیا تھا۔ مگر راہ راست نہ دکھائی (حالانکہ حضرت موسیٰؑ نے راہ راست واضح طور پر پیش کر دی تھی) (20/79)

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَوٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ﴿٨٠﴾

اے بنی اسرائیل! ہم نے تمہیں تمہارے (دشمن کی غلامی) سے نجات دی تھی اور تم سے کوہ طور کی دائیں جانب بابرکت میقات پر ملاقات کا تمہارے ساتھ عہد کیا 7/142,2/51 اور تم پر من وسلویٰ نازل کیا۔ (2/57 البقر) (20/80)

كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ ۚ وَمَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى ﴿٨١﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہوا کہ ہم سے جو ماکولات (Edible) تمہیں عطا کی جا رہی ہیں ان میں سے حلال و پاکیزہ چیزیں کھاؤ مگر اس باب میں حدود شکنی مت کرو۔ ورنہ (میرے قانون مجازات کی رو سے) تم پر ہلاکت انگیز عذاب ٹوٹ پڑے گا۔ اور یاد رکھو! جس پر بھی میرا قہر ٹوٹ پڑا وہ ہلاک و برباد ہو گیا (اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہی اسفل میں گر جانا ہے اور موجب ہلاکت ہے) (20/81)

وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ﴿٨٢﴾

البتہ یقیناً جو بھی توبہ کرتا ہے اور ایمان بالیقین لاتا ہے اور عمل صالح بجالاتا ہے اور ہدایت کی راہ پر ہو تو اسے میں اپنی حفاظت میں لینے والا ہوں۔ (20/82)

وَمَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى ﴿٨٣﴾

(اور اس واقعیت کو بھی یاد کرو جب حضرت موسیٰ کو کوہ طور پر بلایا گیا تھا) تو ہم نے کہا کہ اے موسیٰؑ تو اپنی قوم کو چھوڑ کر یہاں عجلت میں کیوں چلا آیا؟ (20/83)

Marfat.com

نوٹ نمبر 1: معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰؑ قوم کو حضرت ہارون کی راہنمائی میں چھوڑ کر اشتیاق دید میں جلد ہی جائے میقات پر پہنچ گئے وہاں پر جو حالات پیش آئے وہ تمام سورۃ اعراف کی آیات نمبر 140 تا 150 میں بیان فرمائے جا چکے ہیں۔

قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰٓى اَثَرِىْ وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ﴿۸۴﴾

حضرت موسیٰؑ نے عرض پیش کی: ''چونکہ قوم میرے نقش قدم کی ٹھیک پیروی کر رہی ہے (یہ جان کر کہ میری عارضی عدم حاضری سے کوئی حرج نہیں ہوگا) لہٰذا اے میرے پروردگار! میں نے تیری طرف آنے میں عجلت سے کام لیا تا کہ تیری خوشنودی حاصل کر سکوں۔ (20/84)

قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِىُّ ﴿۸۵﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہوا: ''(تمہاری اس عجلت کا نتیجہ یہ نکلا) کہ ہم نے تیری قوم کے افراد کو تمہارے پیچھے آزمائش میں ڈال دیا لیکن سامری نے انہیں راہ راست سے بھٹکا دیا۔ (20/85)

نوٹ نمبر 2: سامری ایک سمیری قوم کا آدمی تھا۔ حضرت موسیٰ کے ساتھ مصر سے نکلا تھا اور وہ منافق تھا سمیری چونکہ گائے کی پرستش کرتے تھے۔ اسلئے اس نے حضرت موسیٰ کی عدم موجودگی میں ایک سنہری بچھڑا بنا کر بنی اسرائیل کو بھٹکا کر اس بچھڑے کی پرستش کرائی۔

فَرَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۚ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ۭ اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِىْ ﴿۸۶﴾

(حضرت موسیٰ نے جب یہ سنا) تو غیظ و غضب میں بھرا ہوا اور تاسف کرتا ہوا اپنی قوم کی طرف آیا اور ان سے مخاطب ہو کر کہا: ''اے برادران قوم تم نے (یہ کیا گل کھلا دیئے ہیں) کیا تمہارے پروردگار نے ایک احسن وعدہ نہیں کیا تھا پھر کیا اس عہد کی مدت مدید ہو چکی تھی؟ (جس سے تم اپنے اللہ سے مایوس ہو چکے تھے اور اس کی جگہ نیا معبود تراش لیا تھا؟) یا تم نے دیدہ دانستہ ارادہ کر لیا ہے کہ تمہارے پروردگار کا غضب نازل ہو کر رہے۔ اس لئے تم نے میرے وعدے کی خلاف ورزی کی؟ (20/86)

Marfat.com

قَالُوْا مَآ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَلٰكِنَّا حُمِّلْنَآ اَوْزَارًا مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا فَكَذٰلِكَ اَلْقَى السَّامِرِيُّ ﴿٨٧﴾

انہوں نے جواب دیا: ''کہ ہم نے آپ سے وعدہ خلافی کچھ اپنے اختیار سے نہیں کی ہے۔ بلکہ ہوا یوں ہے کہ ہم (قبطی) قوم کے زیورات کا بوجھ اٹھائے ہوئے تھے (جو ہم پر مفت کا بوجھ بن رہے تھے) چنانچہ ہم نے اس بارگراں کو اتار کر پھینک دیا جیسا کہ سامری نے تجویز کیا تھا (خوئے بدرا بہانہ بسیار)(20/87)

فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ فَقَالُوْا هٰذَآ اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ مُوْسٰى ۙ فَنَسِيَ ﴿٨٨﴾

پھر سامری نے (ان زیورات کو گلا کر) ایک گوسالہ کی مورت ڈھالکر نکال لایا۔ جس کے جسد میں سے بچھڑے کی سی آواز نکلتی تھی۔ یہ دیکھ کر (فریب خوردہ) بنی اسرائیل نے کہنا شروع کر دیا یہ تمہارا معبود ہے اور حضرت موسیٰؑ کا بھی معبود ہے لیکن سامری اس بات کو بھول گیا تھا کہ اس بات کے نتائج کیا ہونگے۔ (20/88)

اَفَلَا يَرَوْنَ اَلَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا ۙ وَّلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ﴿٨٩﴾ ع ١٣ ١٣

(مگر ان کے عذرات لغو تھے) کیا انہوں نے غور و فکر نہیں کیا تھا کہ وہ گوسالہ انکی کسی بات کا جواب تو دیتا نہیں اور نہ انہیں کسی قسم کا نقصان پہنچانے کا اختیار رکھتا ہے اور نہ نفع پہنچانے کا؟ (20/89)

وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ يٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِيْ وَاَطِيْعُوْٓا اَمْرِيْ ﴿٩٠﴾

اور بلاشبہ حضرت ہارون نے ان سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ اے برادران قوم اس سے تم صرف آزمائش میں ڈالے گئے ہو۔ تمہارا رب بہت محبت و شفقت اور رحم کرنے والا ہے۔ لہٰذا میری پیروی کرو اور میرے حکم کی فرمانبرداری کرو۔ (20/90)

قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى ﴿٩١﴾

انہوں نے جواب دیا: ''ہم تو اس کی پرستش میں جم کر لگے رہینگے جب تک کہ حضرت موسیٰ ہماری طرف لوٹ کر نہ آئے۔ (20/91)

Marfat.com

قَالَ يٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا ﴿٩٢﴾
اَلَّا تَتَّبِعَنِ ؕ اَفَعَصَيْتَ اَمْرِيْ ﴿٩٣﴾

چنانچہ (جب حضرت موسیٰ واپس آئے) تو اس نے پوچھا: ''اے ہارون جب تم نے انہیں راہ راست سے بھٹکتے دیکھا تھا تو پھر کونسا امر تھا جس نے انہیں روکنے سے تم کو مانع رکھا؟ کیا تم نے میرے حکم کی دیدہ دانستہ نافرمانی کی؟ (20/92-93)

قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِيْ وَلَا بِرَاْسِيْ ۚ اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ
بَيْنَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِيْ ﴿٩٤﴾

(حضرت ہارون نے اپنی صفائی پیش کرتے ہوئے) حضرت موسیٰ کو جواب دیا: ''اے میرے ماں جائے بھائی میری داڑھی اور سر کے بال نہ نوچ (مجھے ہدف ملامت نہ بنا 7/150 اعراف) میں نے انہیں سختی سے اسلئے منع نہیں کیا کہ مجھے ڈر تھا کہ تو واپس آ کر یہ نہ کہے کہ تو نے قوم میں تفرقہ ڈال دیا ہے اور میرے فرمان کی نگہداشت نہ کی''۔ 7/150 (20/94)

نوٹ نمبر 3: (آیت نمبر 7/150) کے بیان سے قران کریم نے حضرت ہارون کے بچھڑا بنانے کی شرکت کی تردید کردی ہے اور یوں توریت کے اس بیان کو بالکل غلط ٹھہرایا ہے کہ بچھڑا ہارون ہی نے بنایا تھا۔ حضرت ہارون اس وقت صرف اس لئے خاموش رہے کہ انہیں خدشہ لاحق تھا کہ اگر قوم کو سختی سے روکا گیا تو لوگ اسے قتل کر دینگے اور خانہ جنگی برپا ہو جائیگی کیونکہ قوم میں دونوں بھائیوں کے دشمنوں کی ایک تعداد موجود تھی۔

(۲) دیگر اسے یہ بھی ڈر تھا کہ حضرت موسیٰ آ کر اسے کہے گا کہ تو نے قوم میں تفرقہ ڈال دیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک نبیؑ نے عارضی شرک تو برداشت کر لیا مگر فرقہ بازی کو برداشت نہ کیا تھا۔ قرآن ہی کا فرمان ہے کہ اے رسول! جو لوگ ایمان لانے کے بعد فرقہ فرقہ ہو گئے تیرا ان سے کوئی واسطہ نہیں (6/159 انعام) جن سے رسول کا واسطہ نہیں پھر وہ کون ہو سکتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ کا یہ بھی فرمان ہے کہ فرقوں میں نہ بٹ جانا کیونکہ فرقہ پرستی شرک ہے (42/13-14 الشعرا)

Marfat.com

قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يٰسَامِرِيُّ ﴿۹۵﴾

(حضرت ہارون کی جواب طلبی کے بعد) اب حضرت موسیٰؑ نے (سامری سے) پوچھا:

''اے سامری بتا تیرا کیا مسئلہ ہے تو نے ایسا کیوں کیا تھا؟(20/95)

قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَ كَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِيْ نَفْسِيْ ﴿۹۶﴾

(سامری نے جواب دیا) میں نے (اللہ تعالیٰ) کے رسول کے کلام میں وہ چیز دیکھی تھی جو اوروں نے نہ دیکھی تھی پس میں نے اللہ تعالیٰ کے رسول کے نقش قدم پر چل کر کچھ حاصل کیا یعنی اللہ کے رسول کی تھوڑی دیر پیروی کرتا رہا پھر میں نے اسے چھوڑ دیا کیونکہ ایسا ہی میرے دل نے مجھے (یہ کام) اچھا کر دکھایا۔(20/96)

نوٹ نمبر 4: سامری سمیرا قوم کا ایک آدمی تھا جس کا آبائی مذہب گاؤ پرستی تھا۔ جب حضرت موسیٰ نے کوہ طور سے واپسی پر اس سے پوچھا کہ تو نے اللہ کے دین حق سے کیوں روگردانی کی، تو اس نے جواب دیا کہ میں نے اللہ کے رسول یعنی آپ کی کچھ دیر تک پیروی کی تھی پھر چھوڑ دی کیونکہ جو کمزوری میں نے دیکھی تھی وہ دوسرے افراد نہ دیکھ سکے لہٰذا میرے دل بے اختیار نے مجبور کر دیا کہ میں ایک معبود بناؤں کیونکہ میرا آبائی طریقہ عبادت یہی تھا۔ چونکہ مصری لوگ گوسالہ پرست تھے انکے دیوتا حورس کا چہرہ گائے جیسا تھا اس وجہ سے میرے دل میں بھی گائے کی پرستش کروٹیں لیتی رہتی تھی جس وجہ سے میں نے بچھڑا بنایا جس سے بچھڑے کی سی آواز نکلتی تھی۔ یہ ماجرہ سن کر حضرت موسیٰ نے اسے اپنی جماعت سے خارج کر دیا۔ اور سب لوگوں کو حکم دیا کہ کوئی اس سے اپنا تعلق نہ رکھے یعنی معاشرتی بائیکاٹ کر دیا۔ اور حضرت موسیٰؑ کی بددُعا سے اسے برص کی مرض لاحق ہوگئی۔ جس کی بنا پر اسے اچھوت سمجھا جانے لگا کیونکہ بنی اسرائیل کی شریعت میں برص کی مرض ناپاک سمجھی جاتی تھی اور مریض کو لعنتی کہا جاتا تھا۔

Marfat.com

ان تمام حقائق کے باوجود روایات کو بنیاد بنا کر درج صدر آیت کے یوں معنے کئے جاتے ہیں کہ میں نے رسول یعنی حضرت جبریل کے گھوڑے کے پاؤں کے نیچے سے مٹھی بھر مٹی اٹھائی اور بچھڑے کے جسد پر ڈالی تو جیتے جاگتے بچھڑے سے گائے کی سی آواز نکلنے لگی۔ عقل یہ سمجھنے سے قاصر ہے کہ اس عجیب کہانی کا ماٰخذ کیا ہے؟

اولاً: یہاں جبریل کا ذکر تک نہیں پھر جبریل کا گھوڑا درمیان میں کہاں سے آ گیا۔

ثانیاً: مٹی کا بھی کوئی ذکر نہیں، اگر اثر کے معنی گھوڑے کے پاؤں کی مٹی ہے تو بے معنی ہیں کیونکہ نقش قدم کے معنی میں پیچھے چلنا یا پیروی کرنا ہے۔

ثالثاً: یہ کس قدر عجیب بات ہے کہ سامری کو منافق بھی کہا جاتا تھا مگر اسے ایسی قوت کا مالک بنا دیا جاتا ہے کہ جبریل اور اس کا گھوڑا اللہ کے نبیؑ ہارون اور دیگر مخلص مومنین کو تو نظر نہ آئے لیکن منافق سامری کو نظر آ گئے کیا اسے سامری کا معجزہ سمجھا جائے؟

قَالَ فَاذْهَبْ فَإِنَّ لَكَ فِي الْحَيٰوةِ أَنْ تَقُولَ لَا مِسَاسَ ۖ وَإِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهُ ۚ وَانْظُرْ إِلَىٰ إِلٰهِكَ الَّذِي ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا ۖ لَّنُحَرِّقَنَّهُ ثُمَّ لَنَنسِفَنَّهُ فِي الْيَمِّ نَسْفًا ﴿٩٧﴾

حضرت موسیٰؑ نے سامری سے کہا: ''یہاں سے دفعہ ہو جا (تیرے جرم آزری) کی سزا دنیا میں یہ ہے کہ تجھ سے (تمام معاشرتی تعلقات منقطع کر لئے ہیں) تو یہ کہنے پر مجبور ہو جائیگا (کہ میں اچھوت ہوں) مجھے نہ چھونا (اللہ تعالیٰ کے قانون مجازات کے مطابق آخرت میں تیرے لئے) معاخذہ کا وقت مقرر ہے جو کسی طرح نہ ٹلے گا (اپنے گھڑے ہوئے) معبود کا حشر دیکھ جس کی تو اس قدر جم کر پرستش کیا کرتا تھا۔ ہم اسے جلا کر راکھ بنا کر دریا میں بہا دینگے۔ (20/97)

إِنَّمَا إِلٰهُكُمُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿٩٨﴾

یقیناً تیرا الٰہ (معبود) صرف اللہ تعالیٰ ہے اس کے سوا کوئی بھی اور صاحب اختیار و اقتدار نہیں ہے جس کا علم کل اشیاء کو محیط ہے۔ (20/98)

Marfat.com

كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَقَدْ اٰتَيْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا ذِكْرًا ﴿۹۹﴾

اے رسول! اس طرح ہم گذری ہوئی سرگذشتوں میں سے بعض آپ سے بیان کرتے ہیں (علاوہ ازیں) ہم نے (اپنے قانون فضل وکرم کے مطابق) تجھے ایک ایسا ضابطہ حیات عطا کیا ہے جس سے گذشتہ اقوام کے عروج وزوال کی داستانیں واضح ہوجاتی ہیں۔(20/99)

مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وِزْرًا ﴿۱۰۰﴾

جو بھی کوئی شخص اس ضابطہ حیات سے روگردانی کریگا قیامت کے روز (اللہ تعالیٰ کے قانون مجازات کے مطابق) اپنی غلط روش زندگی (کے جرم کا) کا بوجھ خود اٹھائے گا (کوئی دوسرا نہیں اٹھا سکے گا)۔(20/100)

خٰلِدِيْنَ فِيْهِ ۭ وَسَاۗءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِمْلًا ﴿۱۰۱﴾

وہ اس عذاب میں ہمیشہ کیلئے رہیگا اور یہ بارگراں روز قیامت اس کے لئے بڑا ہی اذیت ناک ہوگا۔(20/101)

يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ۭ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَىِٕذٍ زُرْقًا ﴿۱۰۲﴾

اس روز جبکہ نرسنگھا پھونکا جائیگا تو ہم مجرموں کو جمع کرینگے تو (انکی آنکھیں مارے خوف کے) بے نور ہوجائینگی یعنی اندھے ہوجائینگے۔(20/102) 20/124-125

يَّتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ﴿۱۰۳﴾

وہ (اپنے اللہ کے غلبہ واقتدار سے ڈرتے ہوئے) آپس میں چپکے چپکے ایک دوسرے سے پوچھ رہے ہونگے کہ ہم صرف ہفتہ عشرہ ہی دنیا میں ٹھہرے ہوں گے۔(20/103)

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ اِذْ يَقُوْلُ اَمْثَلُهُمْ طَرِيْقَةً اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا يَوْمًا ﴿۱۰۴﴾ ع ۱۵/۱۴

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”یہ سب کچھ ہمارے علم میں ہے جو بھی وہ باتیں کررہے ہونگے ان میں سے جو زیادہ سوجھ بوجھ والا ہوگا، کہے گا، کہ ہم ایک یوم سے زیادہ مدت نہیں رہے ہونگے۔ (20/104)

Marfat.com

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا ﴿۱۰۵﴾
فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ﴿۱۰۶﴾
لَّا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّلَآ اَمْتًا ﴿۱۰۷﴾ 81/3,78/20,77/10,56/6,8/47

اے رسول! آپ سے پہاڑوں کے بارے میں استفسار کرتے ہیں (کہ قیامت کے روز ان کا کیا حال ہوگا؟) انہیں بتادو کہ میرا پروردگار انہیں اکھیڑ کر ریزہ ریزہ کر کے اڑا دیگا۔ بالکل ہموار اور چٹیل میدان بنا دیگا۔ نہ کسی قسم کی ٹیڑ پاؤ گے اور نہ اونچ نیچ۔ (20/105-6-7)

يَوْمَئِذٍ يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ ۚ وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا ﴿۱۰۸﴾

اس روز سب لوگ پکارنے والے کے پیچھے ہونگے اور اسکی تقلید سے انحراف کی کسی کی مجال نہ ہوگی اور رب رحمان کے (جلال و جمال) کے آگے سب کی آوازیں خوف کے مارے دب کر رہ جائینگی۔ اس سناٹے میں قدموں کی آہٹ کے سوا کوئی آواز سنائی نہ دیگی۔ (20/108)

يَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَهٗ قَوْلًا ﴿۱۰۹﴾

اس روز شفاعت یا سفارش کسی کیلئے بھی نفع بخش نہ ہوگی۔ سوائے اس کے جسے رب رحمان کی اجازت ہوگی اور اس کی بات پسند فرماوے۔ (20/109) 78/38,16/3,2/255,19/87

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا ﴿۱۱۰﴾

اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو انہوں نے آگے بھیجا ہے۔ اور جو (دنیا) میں اپنے پیچھے چھوڑا ہے مگر وہ اپنے علم سے اس کا احاطہ نہیں کر سکتے۔ 2/255 (20/110)

وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ۭ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ﴿۱۱۱﴾

اس حی القیوم کے آگے ذلیل خوار ہو کر سرنگوں ہونگے۔ جس کسی نے بھی ظلم و زیادتی کا بوجھ اٹھایا وہ ناکام و نامراد ہوگا۔ (20/111)

Marfat.com

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا ﴿۱۱۲﴾

اس کے برعکس، جو شخص (حق وصداقت کو تسلیم کر کے) فلاح و بہبود اور توازن بدوش کام بجالائیگا اور ساتھ ہی مومن بھی ہو، اس کو نہ کسی ظالم کے ظلم کا خوف ہوگا اور نہ کسی قسم کی حق تلفی کرنے والے کی سلب ونہب کا اندیشہ۔(20/112)

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّصَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ﴿۱۱۳﴾

یہ ہے وہ مقصد عظیم جس کی خاطر ہم نے قران کریم کو فصیح عربی زبان میں واضح انداز میں نازل کیا۔ اور اس میں پھیر پھیر کر مختلف اسالیب میں غلط روش زندگی کے نتائج وعواقب کو بیان فرمایا ہے تاکہ لوگ کج روی سے بچیں اور عبرت حاصل کریں تو قرآن ان کے لئے عظمت وشرف کا مقام پیدا کرے گا۔ (20/113)

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ۡ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ﴿۱۱۴﴾

پس بلند تر ہے اللہ شاہنشاہ حقیقی۔ تو اے رسول! جب تک قرآن کریم کی وحی تجھ پر پوری طرح نازل نہ ہوجائے۔ 75/16 آپ اس میں جلدی نہ کریں۔ تیری پکار، دعا تو صرف یہ ہونی چاہیے کہ اے میرے پروردگار! میرے علم میں اضافہ فرما۔(20/114)

وَلَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ﴿۱۱۵﴾ ع ۶ ۱۱ ۱۵

اور یہ واقعہ ہے کہ بہت پہلے ہم نے آدم/ انسان سے عہد لیا تھا (کہ وحی کی راہ نمائی کو نہ بھولنا) لیکن وہ بھول گیا۔ دراصل ہم نے اس میں پختگی نہ پائی۔2/38,2/35 (یہی انسان کا زیادہ کمزور پہلو ہے۔ کمزوری ایمان بالیقین سے رفع ہوسکتی ہے)(20/115)

Marfat.com

وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى ﴿۱۱۶﴾

یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا تھا کہ آدم کے سامنے جھک جاؤ۔ یعنی اسکی علمی فضیلت کو تسلیم کرلو، تو سب کے سب جھک گئے لیکن ابلیس نے اس کے سامنے سر تسلیم خم کرنے سے انکار کردیا۔ 38/73-74,7/11,2/34,15/30-31 (20/116)

فَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَ لِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ﴿۱۱۷﴾

ہم نے انسان کو بتادیا تھا کہ ابلیس تیرا اور تیری رفیقہ حیات کا دشمن ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ تمہیں اس جنت الفردوس سے نکلوادے (تو پھر زندگی کی ضروریات کے حصول کیلئے) سخت مشقت میں پڑ جاؤ گے۔ (20/117)

اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَ لَا تَعْرٰى ﴿۱۱۸﴾

وَ اَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَ لَا تَضْحٰى ﴿۱۱۹﴾

(اس گلزار میں خودرو ثمرات اور گھنے جنگلات کے سبب) تمہیں نہ بھوک ستاتی ہے اور نہ تم بے سایہ ہو، نہ ننگے ہو، نہ پیاس کی شدت (کیونکہ وہاں نہریں رواں دواں ہیں) اور نہ سورج کی تپش کا احساس (کیونکہ گھنے درختوں کا سایہ ہے۔) گویا کہ تمہارے لئے کھانے کو خوراک، پینے کو پانی، پہننے کو کپڑا، اور رہنے کو سایہ سب کچھ بلا محنت و مشقت موجود ہے)۔ (20/118-119)

فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰٓاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَ مُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ﴿۱۲۰﴾

لیکن بعد ازاں انسان کے سرکش انفرادی جذبات یعنی شیطان نے اسکے دل میں خود غرضی کے خیالات کو ابھارا اور کہا کہ اے انسان کیا میں تجھے ایسی انفرادی مفاد پرستی کا شعور دوں جو حیات جاوید کا مظہر ہو اور ایسی حکومت کی نشان دہی کروں اور کبھی زوال وانحطاط پذیر نہ ہو؟ 7/20 (20/120)

مندرج صدر آیت کی مطابقت میں علامہ اقبال فرماتے ہیں

Marfat.com

؎ عقل خود بیں غافل از بہبودِ غیر سود خود نہ بیند سودِ غیر

وحیٔ حق بیننده سود ہمہ در نگاہش سود و بہبود ہمہ!

فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۚ وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ﴿۱۲۱﴾

پس دونوں نے ممنوعہ (مشاجرت) کا پھل کھالیا۔ یعنی مشاجرت وافتراق کا شکار ہوگئے جس سے انکے وہ اعمال واقوال اور (Evil Inclinations) رغبت ورجحانات آشکارا ہوگئے جنکی اصلیت ظاہر ہونے پر ندامت انفعال، شرمندگی وپشیمانی محسوس ہوئی اور وہ جنتی معاشرہ کے ذرائع اسباب، سماجی حیثیت کے ذریعے انکی پے در پے پردا پوشی کرنے لگے۔ یوں انسان نے اپنے پروردگار کی حکم عدولی کی اور وہ دھوکا کھا بیٹھا۔ 7/22 (20/121)

ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى ﴿۱۲۲﴾

پھر اس نے توبہ کی۔ اور اس کے پروردگار نے ہدایت وحی کے لئے برگزیدہ کردیا اور اسے رجوع برحمت فرمایا اور وحی کی راہنمائی عطا فرمائی۔ 2/37-38 (20/122)

قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى ۙ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى ﴿۱۲۳﴾

(بعد ازاں) اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ تم دونوں اور، سب اس مقام وحیثیّت بشری سے نیچے گر گئے ہو اور تم ایک دوسرے کے دشمن بن گئے ہو۔ 2/23 اب تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آیا کرے گی۔ لہٰذا جو اس ہدایت وحی پر زندگی بسر کریگا۔ وہ گمراہ نہ ہوگا (2/38) اور نہ اسے جانکاہ مشقت اٹھانا پڑیگی۔ (20/123)

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ﴿۱۲۴﴾

(اس کے ساتھ ہی یہ حقیقت بھی واضح کردی گئی تھی) کہ جو کوئی میرے قوانین واحکام سے اعراض برتے گا تو اس کے نتیجہ میں اس پر عرصہ حیات تنگ کردیا جائیگا۔ اور قیامت کے روز اسے

Marfat.com

اندھا اٹھائینگے (اس کی غلط روش زندگی کا انجام اس دنیا میں بھی ہوگا اور بعد کی زندگی کا بھی (17/72 بنی اسرائیل، 20/102 طٰہٰ) (صرف روٹی کی خاطر جینا اور وحی الٰہی سے غافل رہنا کوئی زندگی نہیں ہے)۔(20/124)

قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ﴿۱۲۵﴾

وہ (حیرت) سے عرض کریگا: ''اے میرے پروردگار! تو نے مجھے اندھا کیوں اٹھایا ہے حالانکہ میں (دنیا) میں بینا تھا؟(20/125)

قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ﴿۱۲۶﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے: ''اس لئے کہ تیرے پاس ہمارے قوانین واحکام کی راہنمائی پہنچی تھی مگر تو نے اسے نظر انداز کئے رکھا۔اب اسی طرح تجھے نظر انداز کیا جاتا ہے۔(20/126)

وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ۭ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى ﴿۱۲۷﴾

جو کوئی بھی اپنے پروردگار کے قوانین واحکام کو تسلیم بالیقین نہیں کرتا۔ ہم (اپنے قانون مجازات کے مطابق) ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں (یعنی دنیا میں معیشت کی تنگی و بربادی) اور آخرت کی زندگی میں اس سے بھی زیادہ دیرپا عذاب جانکاہ ہوگا۔ (20/127)

اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ﴿۱۲۸﴾ ع ۷ ۱۳ ۶

اے رسول! کیا ان (مشرکین) پر یہ حقیقت واضح نہیں ہوئی کہ ہم پیشتر ازیں کتنی اقوام عالم کو (اسی قانون مکافاتِ عمل کی رو سے) ہلاک وتباہ و برباد کر چکے ہیں (جنہوں نے ہمارے قوانین و احکام سے سرکشی کی تھی) اور جن کی بستیوں میں اب یہ چلتے پھرتے ہیں۔یقیناً (ان تاریخی شواہد میں) ان لوگوں کے لئے عبرت آموز و بصیرت افروز دلائل و براہین ہیں جو عقل سلیم سے کام لیتے ہیں۔ (20/128)

Marfat.com

وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّى ﴿۱۲۹﴾

(حقیقت یہ ہے) کہ اگر تیرے پروردگار کے قانون تعجیل وامہال کے مطابق ظہور نتائج کا وقت مقرر نہ کیا ہوتا تو ان پر ضرور عذاب مسلط ہو کر رہتا۔ (20/129)

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ﴿۱۳۰﴾

لہٰذا اے نبی! یہ (مشرکین) لوگ جو باتیں بناتے ہیں (تو ان سے دل برداشتہ نہ ہو) بلکہ انہیں صبر واستقامت سے برداشت کرتا رہ۔ اور اپنے مقصد حیات میں ضبط وتحمل سے ثابت قدم رہو۔ اور طلوع آفتاب سے پہلے اور غروب آفتاب سے پہلے اپنے پروردگار کی حمد وثناء میں سرگرم عمل رہ۔ نیز رات کی گھڑیوں میں اور دن کے کناروں میں بھی اسکی تقدیس وتنزیہ کرتے رہو تا کہ تو راضی اور مطمئن اور خوش رہے۔ (20/130) (3/103, 2/45)

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿۱۳۱﴾

اور جو کچھ ہم ان لوگوں کے مختلف طبقات کو دینوی زندگی کی آرائش وآسائش کا سامان عطا کر رکھا ہے۔ انہیں بنگاہ رشک نہ دیکھا جائے (15/88) اس سے صرف انہیں آزمائش میں ڈالا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ تمہارے پروردگار کی عطا فرمائی ہوئی روزی بہتر بھی اور پائیدار بھی ہے۔ (20/131)

وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ؕ لَا نَسْـَٔلُكَ رِزْقًا ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ﴿۱۳۲﴾

اور دیکھئے! اپنے گھر والوں کو نظام صلوٰۃ قائم کرنے کا حکم دیتے رہو۔ اور خود بھی اس پر قائم دائم ہو جاؤ۔ ہم تم سے روزی کے خواستگار نہیں (بلکہ تم خود ہمارے محتاج وسائل ہو) اور ہم خود تمہیں روزی دینے والے ہیں۔ آخر کار اچھا انجام تقویٰ کے لئے ہے۔ (20/132)

Marfat.com

وَقَالُوْا لَوْلَا يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿۱۳۳﴾

اوران مخالفین کا یہ مطالبہ ہے کہ رسول اپنے رب کی طرف سے کوئی نشانی (معجزہ) کیوں نہیں لائے۔ اسکے جواب میں ان سے پوچھو کہ علم و برہان کی کونسی محکم دلیل جو انبیاء سابقہ کے صحیفوں میں آئی تھی اور قرآن میں نہیں آئی ہے۔ (3/48) (20/133)

وَلَوْ اَنَّآ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى ﴿۱۳۴﴾

اگر ہم اس (قرآن کریم کے نزول سے) پہلے ہی کفر کی پاداش میں (اپنے قانون مجازات کے مطابق) عذاب دیکر ہلاک کر دیتے تو یہ ضرور شکوہ کرتے کہ اے پروردگار! تو نے ہمارے پاس (اپنا) رسول کیوں نہ بھیجا کہ ہم ذلیل وخوار ہونے سے پہلے ہی تیرے قوانین واحکام کے مطابق زندگی گذارتے؟ 5/19 (20/134)

قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى ﴿۱۳۵﴾ ع ۸ ۷ ۱۷

اے پیغمبر! انہیں بتادو: ''کہ ہم اور تم سب (نتائج اعمال کے ظہور کے) منتظر ہیں۔ لہٰذا ابھی انتظار کرو۔ تمہیں عنقریب معلوم ہو جائیگا کہ کون لوگ ہیں جو ہدایت یافتہ اور اعتدال کی راہ چلنے والے ہیں (6/135 انعام) (20/135)

Marfat.com

اِقْتَرَبَ

(۱۷)

Marfat.com

Marfat.com

سُوْرَةُ الْأَنْبِيَآءِ مَكِّيَّةٌ

اٰیاتھا ۱۱۲ رکوعاتھا ۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ۙ﴿۱﴾

(ارشاد الٰہی ہوا ہے) کہ یہ لوگ جو کچھ کرتے ہیں ان کے محاسبہ اعمال کا وقت قریب آ لگا ہے۔ لیکن وہ خواب غفلت میں مدہوش (اللہ تعالیٰ کے قوانین واحکام سے) روگردانی کئے ہوئے غلط روش زندگی اپنائے ہوئے ہیں۔ (21/1)

نوٹ نمبر 1: سورۃ الانبیاء کی ابتدا اور اس کا اختتام اعلان کر رہے ہیں کہ محاسبہ کا وقت قریب آ لگا ہے اور فیصلہ کن معاملہ ظہور پذیر ہونے والا ہے کیونکہ تھوڑے عرصہ کے بعد فتح مکہ کا واقعہ پیش آنے والا ہے اور دعوت حق کے فتح و اقبال مندی اور دشمنان حق کے خسران کے ادبار کا دور شروع ہونے والا ہے کیونکہ اہل عرب کے اعمال اس قابل ہو چکے تھے کہ اسی دنیا میں انکو سزا دی جائے اور رسول کا آنا اتمام حجت پوری ہو۔

مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ ۙ﴿۲﴾

جب بھی انکے رب کی طرف سے کوئی نئی تازہ یاددہانی (Fresh Reminder) آتی ہے تو وہ اس پر سنجیدگی سے سُن کر غور نہیں کرتے بلکہ بیہودہ مشاغل میں زندگی گزار رہے ہوتے ہیں۔ (21/2)

لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاَسَرُّوا النَّجْوَى ۖ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ هَلْ هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۚ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ﴿۳﴾

اس وقت انکے دل و دماغ یکسر غافل ہیں۔ ان میں جو زیادہ ظالم ہیں وہ چھپ چھپ کر آپس میں سرگوشیاں کرتے ہیں (اور وہ پیغمبر اعظم کی آواز کو دبانا چاہتے ہیں) کہتے پھرتے ہیں کہ یہ تو ہماری ہی

Marfat.com

طرح کا ایک انسان ہے۔ پھر کیا تم دیدہ دانستہ اسکی سحر بیانی میں پھنس جاؤ گے۔ (21/3)

قٰلَ رَبِّیْ یَعْلَمُ الْقَوْلَ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝۴

اے رسولؐ! انہیں بتا دیجئے! ''کہ میرا رب تو زمین و آسمان کی پوشیدہ اور ظاہرہ سب باتوں کو جانتا ہے کیونکہ وہ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے''۔ (21/4)

بَلْ قَالُوْۤا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ۚ فَلْیَاْتِنَا بِاٰیَةٍ كَمَاۤ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ۝۵

بلکہ یہ (ظالم) لوگ یہاں تک کہتے ہیں: ''کہ یہ (قرآن) تو رسولؐ کے اپنے پراگندہ خواب و خیالات کا (مجموعہ) ہے'' جو اسے خواب میں وحی الٰہی بن کر دکھائی دیتے ہیں۔ اور یہ دیدہ دانستہ افترا پردازیاں کرتا ہے۔ اور اللہ کی طرف منسوب کر دیتا ہے۔ یہ (نبیؐ) تو مبالغہ آمیز تخیلات و تصورات کو بیان کرنے والا شاعر ہے (جو اپنے ہی خیالات و وجدان کو اللہ کی وحی بتاتا ہے) اگر یہ فی الواقعہ اللہ کا رسول ہے تو پھر گذشتہ رسولوں کی طرح یہ بھی کوئی معجزہ لا کر دکھائے۔ (21/5)

مَاۤ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْیَةٍ اَهْلَكْنٰهَا ۚ اَفَهُمْ یُؤْمِنُوْنَ ۝۶

ان لوگوں سے پہلے (ہم اپنے قانونِ مجازات کے مطابق) متعدد اقوام عالم کو ہلاک کر چکے ہیں (نیست و نابود کر چکے ہیں) انہوں نے بھی اپنے اپنے انبیاء سے معجزے دکھانے کا مطالبہ کیا تھا جو پورا بھی کر دیا گیا تھا مگر وہ ایمان نہیں لائے تھے تو پھر کیا یہ معجزہ دیکھ کر ایمان لے آئینگے؟ (یہ پھر بھی نہیں لائیں گے) (21/6)

وَمَاۤ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْۤ اِلَیْهِمْ فَسْـَٔلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۷

اے رسول! انہیں بتا دیجئے: ''ہم نے پیشتر ازیں جس قدر بھی پیغمبر بھیجے تھے وہ آدمی ہی تھے جن کی طرف ہم وحی بھیجا کرتے تھے چنانچہ اگر تم اس تاریخی واقعیت کا علم نہیں رکھتے تو ان لوگوں سے دریافت کر لو جنہیں اس سے پہلے کتاب دی گئی تھی۔ (21/7), 12/109, 16/43

Marfat.com

وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ ۝

نیز ہم نے انکے تن بدن ایسے نہیں بنائے تھے کہ وہ کھاتے پیتے نہ ہوں اور نہ وہ دنیا میں زندگی جاوید کے حامل تھے۔ (یعنی موت سے مستثنیٰ تھے) (21/8)

ثُمَّ صَدَقْنٰهُمُ الْوَعْدَ فَاَنْجَيْنٰهُمْ وَمَنْ نَّشَآءُ وَاَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِيْنَ ۝

پھر دیکھو! ان کے ساتھ جو ہم نے وعدے کئے تھے انہیں سچا کر دکھایا (ان میں سے جو اپنے رسولوں کے فرمودات پر ایمان لے آئے) انہیں ہم نے اپنے قانون مشیت کے مطابق ہلاکت سے بچالیا اور جنہوں نے سرکشی اختیار کی انہیں ہم نے (اپنے قانون مجازات کے مطابق) ہلاک کر دیا (نیست و نابود کر کے رکھ دیا)۔ (21/9)

لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ ع

بلاشبہ (اے بنی نوع انسان) ہم نے تمہاری طرف یہ ضابطہ حیات (القرآن) نازل کیا جس میں تمہارا ہی تذکرہ ہے (جس میں تمہارے شرف و عظمت کا راز پوشیدہ ہے) پھر تم عقل و فکر سے کام کیوں نہیں لیتے ہو؟ (21/10)

وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَّاَنْشَاْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ۝

(دنیا کی تاریخ کا ورق الٹ کر دیکھیں) کتنی ہی بستیاں تھیں جنہیں ہم نے ذلیل و خوار کر کے تباہ و برباد کر کے رکھ دیا۔ جنہوں نے ظلم و ستم پر کمر باندھ رکھی تھی (یعنی جو دوسروں کے حقوق غصب و سلب کرنے اور تکذیب حق کرنے والے تھے) پھر اس کے بعد ہم (اپنے قانون استبدال و استخلاف کے مطابق) انکی جگہ دوسری قوم کو اٹھا کھڑا کیا یعنی عرصہ حیات میں لے آئے۔ (21/11)

فَلَمَّآ اَحَسُّوْا بَاْسَنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ ۝

چنانچہ جب (ان ظالموں کے) اپنے غلط اعمال کے نتائج محسوس ہونے لگے (یعنی ہمارے قانون کی رو سے سخت مصائب میں گرفتار ہونے لگے) تو راہ فرار اختیار کرنے لگے۔ (66/20, 7/182) (21/12)

Marfat.com

لَا تَرْكُضُوْا وَارْجِعُوْٓا اِلٰى مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ وَمَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْـَٔلُوْنَ ۝۱۳

(بہرکیف جب ہمارے قانون مکافات عمل نے انہیں للکارا اور کہا) ''اب بھاگو نہیں، لوٹو، اپنے انہی عیش وعشرت والے گھروں کی طرف جنکے اندر تم لذت شہوات میں بدمست تھے''۔ ممکن ہے کہ تم سے عذاب آنے کا سبب پوچھا جائے۔ (102/8)(21/13)

قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝۱۴

(جب عذاب آتے دیکھا تو) پکار اٹھے: ''ہائے افسوس ہم واقعی ظالم تھے (کمزوروں کے استحصال کرنے پر نادم ومتاسف ہونے لگے) (21/14)۔

فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ۝۱۵

چنانچہ وہ چلاتے رہے کہ وہ اپنے کئے پر متاسف ہیں، مگر ہمارے قانون مکافات عمل نے انہیں کٹے ہوئے کھیت کی طرح کر دیا، (جس میں نشوونما کی صلاحیت باقی نہ رہے) یا پھر بجھا ہوا آگ کا شعلہ جس میں سے زندگی کی حرارت ہی ختم ہو کر رہ جائے۔ 21/15)(36/29

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ۝۱۶

یاد رکھئے گا! ہم نے اس کارگہہ کائنات کو محض کھیل تماشہ کے طور پر پیدا نہیں کیا (بلکہ اس کا ایک عظیم مقصد ہے وہ یہ کہ کسی کا کوئی عمل وفعل بلا نتیجہ نہ رہنے پائے, 45/22, 53/31 (11/7) (21/16)

لَوْ اَرَدْنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ ۖ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝۱۷

بفرض محال، اگر ہمارا ارادہ ہوتا کہ سلسلہ کائنات یونہی کھیل تماشے کے طور پر بلا مقصد رہے۔ تو ہم اسے ایسا ہی بنا دیتے بشرطیکہ ہم ایسا کرنے والے ہوتے تو۔ (21/17)

بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ۭ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ۝۱۸

ارشاد باری تعالیٰ ہوا: ''بلکہ اے ظالم و بے رحم لوگو! یہاں تعمیری اور تخریبی قوتوں میں کشمکش کا عالم ہے) تخلیق بالحق کی تعمیری قوتیں باطل کی تخریبی قوتوں پر ضرب کاری لگا کر ان کا سر کچل دیتی ہیں

Marfat.com

اور باطل شکست کھا کر بھاگ نکلتا ہے (نتیجتاً نابود ہو جاتا ہے) اور تمہارے لئے تباہی ہے ان باتوں کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ کے تصوّر میں تم کرتے ہو۔ (21/18)

وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ۚ﴿۱۹﴾

یاد رکھئے گا: ''آسمانوں اور زمین یعنی کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں جو کچھ ہے اسی اللہ تعالیٰ کے لئے ہے (وہ سب اس کے متعین کردہ پروگرام کی تکمیل کے لئے سرگرم عمل ہے) کائنات کی کوئی قوت اپنے آپ کو بڑا سمجھ کر اس کے قوانین و احکام کی سرتابی اختیار نہیں کر سکتی۔ اور نہ ہی کبھی اپنے فرائض کو سرانجام دینے سے تھکتی ہے۔ 66/6 (21/19)

يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ﴿۲۰﴾

وہ سب شب و روز اللہ کی تقدیس و تمجید اور تنزیہ کرتی رہتی ہے یعنی اسکے مقرر کردہ پروگرام تعمیل و تکمیل کو پہنچانے کیلئے سرگرم عمل رہتی ہیں اور کبھی بھی سستی نہیں کرتیں۔ (21/20)

اَمِ اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ﴿۲۱﴾

(اس حقیقت کو سب لوگ تسلیم کرتے ہیں کہ کائنات کو اللہ تعالیٰ ہی نے پیدا کیا, 39/38 23/84-85, 29/60-62, 31/25 اور اسی کے مطابق سرگرم عمل ہے) لیکن عملاً اسے ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ یہ اپنی حیات ارضی کیلئے اور معبود تراشتے ہیں جو بے جان یعنی مردوں کو زندہ کرتے ہوں (کیا ان معبودوں میں سے کوئی ایسا معبود بھی ہے جو غیر ذی حیات میں زندگی پیدا کر سکے۔ اگر اللہ کے سوا کوئی ایسی طاقت نہیں تو پھر یہ لوگ ان کو اپنا معبود کس لئے بناتے ہیں؟) (21/21)

لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۲۲﴾

اے جاہل مشرکو! عقل کے ناخن لو: ''اگر کائنات میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور الٰہ بھی ہوتے تو

Marfat.com

کائنات کا سارا نظام بگڑ کر درہم برہم ہو جاتا۔ (لہٰذا وہی اللہ تعالیٰ کی ذات بے ہمتا ہے جو کائنات کے نظام ربوبیت کا مرکزی کنٹرول اپنے اختیار میں رکھے ہوئے ہے) اس کا تخت فرماں روائی ان تصورات و روایات سے بہت بلند، پاک اور منزہ ہے جو اس سے یہ لوگ منسوب کرتے ہیں۔ 16/53 (43/84،39/67)(21/22)

لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْـَٔلُوْنَ ﴿۲۳﴾

(اس کے اقتدار و اختیار کا یہ عالم ہے) کہ جو کچھ وہ کرتا ہے (اس کیلئے) کسی کے سامنے جواب دہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ خود لوگ اپنے (افعال کیلئے اس کے سامنے) جواب دہ ہیں۔ (21/23)

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۴﴾

کیا (اس قدر واضح دلائل کے باوجود) ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور ارباب اقتدار و اختیار تجویز کر رکھے ہیں۔ اے رسول! انہیں کہہ دیجئے: ''کہ تم اپنے مسلک کی تائید و تصدیق میں کوئی قاطع دلیل یا سند پیش کر کے دکھاؤ (23/117) یہ تو (توحید والوہیت اور ربوبیت کی) یاددہانی ہے جو میرے عہد کے لوگوں کے لئے بھی ہے اور یہ یاددہانی میرے عہد کے پہلے لوگوں کے لئے بھی تھی۔ لیکن اکثر لوگ اس حقیقت کا علم و یقین نہیں رکھتے۔ اسی لئے اسے ماننے سے اعراض برتتے ہیں۔ (21/24)

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ﴿۲۵﴾

اے رسول! ہم نے تجھ سے پہلے کوئی رسول ایسا نہیں بھیجا جس کی طرف وحی نہ کی گئی ہو کہ کائنات میں اقتدار و اختیار صرف اللہ تعالیٰ واحدہ لاشریک کا ہے۔ لہٰذا فقط اسکے قوانین و احکام کی محکومی و غلامی اختیار کرو (2/136, 51/56) (اس آیت کریمہ میں زبردست دلیل توحید ہے)۔ (21/25)

Marfat.com

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ۙ﴿۲۶﴾

(یہ جاہل وظالم لوگ) یہ کہتے ہیں کہ رب رحمٰن بھی اولاد رکھتے ہیں مگر وہ بلند و بالا اور پاک و منزہ ہے اور ارفع و بے نیاز ہے اس قسم کی حاجت سے بلکہ انبیاء تو اس کے معزز اور اطاعت گذار بندے ہیں (یہود و نصاریٰ کے عقیدہ ولدیت حضرت عزیز اور حضرت مسیح کی تردید فرمائی ہے اور اس آیت کریمہ میں حضرات انبیاء کے مقام بلند کا ذکر اور مقام عظمت ہے (21/73)(21/26)

لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۷﴾

(انکی بندگی واطاعت گذاری کا یہ عالم ہے) کہ وہ کسی بات میں ہرگز رب رحمٰن پر سبقت نہیں کرتے اور اس کے فرمان واجب الاذعان کے مطابق عمل بجالاتے ہیں۔ (21/27) 18/4 19/35,19/88, یا پیش قدمی)

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ﴿۲۸﴾

جو کچھ ان کی سامنے آنا ہے اور جو کچھ وہ پیچھے چھوڑ کر آئے ہیں (یعنی ماضی اور مستقبل) کے اعمال کے عواقب سب کچھ اس کے علم میں ہیں۔ انکی کوئی مجال نہیں کہ وہ کسی کو اپنی سفارش سے بخشوا سکیں مگر جس کسی سے اللہ تعالیٰ پسند فرمائے۔ اور وہ تو خود ہی اس کی ہیبت سے ڈرتے رہتے ہیں۔ (21/28)

وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۹﴾ ع ۲ ۱۹ ۲

بفرض محال، ان میں سے کسی نے یہ کہہ دیا ہو کہ میں بھی اللہ کی سوا معبود ہوں تو ہم (اپنے قانون مجازات ومعدلت کے مطابق) اسے جہنم کی سزا دینگے اسی طرح جس طرح ظالموں کو سزا دی جاتی ہے۔ (21/29)

اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ؕ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ؕ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۰﴾

Marfat.com

(یہ نظام کائنات اللہ تعالیٰ کا پیدا کردہ ہے اور اسی کے قوانین کے مطابق سرگرم عمل ہے) کیا جو لوگ اللہ تعالیٰ کے قوانین واحکام کو تسلیم بالیقین کرنے سے انکار کرتے ہیں، غور بالحق نہیں کرتے کہ ابتدائی ادوار میں سماوی وارضی کرے ایک دوسرے باہم ملے ہوئے تھے؟ پھر ہم نے انہیں اپنے نظام رتق وفتق سے الگ الگ کر دیا (79/30) اور اس طرح تمام کرے اپنے اپنے مدار میں تیرنے لگے (36/40) بعد ازاں ہم نے پانی سے زندگی کی نمو کی۔ تمام جاندار چیزوں کو پانی کے امتزاج سے پیدا کیا گیا (24/45) کیا اس کے بعد بھی یہ لوگ اس طبیعیائی حقیقت کو تسلیم بالیقین نہیں کرتے؟ (21/30)

نوٹ نمبر 2: قرآن کریم کی علمی صداقتوں کا علم نزول قرآن کے وقت دنیا کو نہ تھا۔ آسمان وزمین کے ہیولیٰ سے مراد سب چیزیں ایک غیر ممیّز صورت میں باہم ملی ہوئی تھیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نظام رتق وفتق سے الگ الگ کر کے ایک دوسرے سے ممیّز کر دیا اب وہ سب اپنے اپنے مدار (Orbit) میں تیر رہے ہیں اور اس کی طرف آگے کل فی فلک یسبحون O (21/33) میں اشارہ بھی کیا ہے۔

(۲) پانی سے ہر چیز کا زندہ ہونا یہ بھی ایک عظیم صداقت ہے۔ جس کا اعتراف سائنس نے آج کیا ہے، لیکن اللہ تبارک تعالیٰ نے اس صداقت کا علم ایک عربی امی کی زبان سے آج سے چودہ سو سال پیشتر دنیا والوں کو دے دیا تھا۔ (کہ جہاں پانی ہے وہاں زندگی ہے)

وَجَعَلْنَا فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَنْ تَمِيدَ بِهِمْ وَجَعَلْنَا فِيهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ ﴿٣١﴾

ہم نے زمین میں استحکام وثبات کیلئے (بڑے بڑے) پہاڑ بنا دیئے تا کہ ادھر ادھر جھک نہ جائے اور اپنے محور کے گرد گھومتی رہے۔ نیز اس میں کشادہ راستے بھی بنا دیئے تا کہ لوگ (منزل مقصود تک پہنچنے کیلئے) اپنا راستہ معلوم کر سکیں (16/15) (31/10)۔(21/31)

Marfat.com

وَجَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ۚ وَّهُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿۳۲﴾

اور ہم نے آسمان کو محفوظ چھت بنادیا۔ (یعنی لامتناہی وسعتوں والی فضا پیدا کردی ہے جہاں نظر رک جاتی ہے) ان سب (نشانیوں) کے باوجود (یہ عقل کے مارے) اس کی اعجازی نشانیوں کی طرف (دیدۂ عبرت نگاہ سے دیکھنے) سے اعراض برتتے ہیں۔ (گریز کرتے ہیں۔ ان عام فہم معمولی باتوں پر غور وفکر نہیں کرتے)۔(21/32)

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿۳۳﴾

وہی مالک کون ومکاں ہے جس نے زمین کی گردش سے رات اور دن کے یکے بعد دیگرے آنے کا سلسلہ قائم کیا۔ سورج اور چاند بنائے ان میں سے ہر ایک اپنے اپنے مدار (Orbit) میں تیزی سے تیر رہا ہے یا سرگرم عمل ہے۔(21/33)

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ۭ اَفَاْىِٕنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ﴿۳۴﴾

اے رسولؐ! ان پر واضح کردو: ''کہ رسول بھی عام انسانوں جیسے ہوتے ہیں۔ (مگر تابع وحی الٰہی کے ہوتے ہیں اسی طرح کھاتے پیتے ہیں اور اپنے اپنے وقت پر وفات پاجاتے ہیں) تجھ سے پہلے بھی ہم نے کوئی انسان ایسا نہیں بنایا جس کو زندگی جاوید عطا کی گئی ہو۔ نہ ہی تم نے ہمیشہ زندہ رہنا ہے۔ پھر جب تیرے لئے بھی ایک دن مرنا ہی ہے تو پھر یہ کون سے ہمیشہ زندہ رہنے والے ہیں؟ (اس آیت کریمہ میں یہ حقیقت کو سمجھنے کے لئے کافی ہے کہ ادریس والیاس اور خضر ومسیح بھی زندہ نہیں ہیں)۔(21/34)

كُلُّ نَفْسٍ ذَاۗىِٕقَةُ الْمَوْتِ ۭ وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ۭ وَاِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۳۵﴾

(اس فانی دنیا میں 55/26-27) ہر ذی حیات کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ 29/57,3/185 ہم تمہیں زندگی کی اچھی بری حالتوں میں آزمائش میں ڈالتے ہیں، تاکہ تمہارے لئے (ہم نے آزمائش عمل میں ڈالنے کے لئے خیر وشر کی آزمائشیں پیدا کر رکھی ہیں کہ ان آزمائشوں سے کون اور کس طرح عہدہ برا

Marfat.com

ہوتا ہے؟) بالآ خرتم سب نے ہماری طرف لوٹنا ہے۔(21/35)

وَاِذَا رَاٰكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِيْ يَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ ۚ وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۶﴾

اے رسول! جب کفار تجھے دیکھتے ہیں، تو بس تمسخر اڑانے لگتے ہیں کہ یہی ہے نا وہ شخص جو تمہارے معبودوں کی فضیحت کرتا رہتا ہے۔ حالانکہ وہ خود رحمٰن کے ذکر اور صفات سننے سے اجتناب کرتے ہیں۔(21/36)

خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ ؕ سَاُوْرِيْكُمْ اٰيٰتِيْ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿۳۷﴾

(اے باطل کے پرستارو!) یہ درست ہے، کہ انسان فطرۃً عجلت پسند پیدا ہوا ہے۔ (17/11) مگر پھر بھی تم جلدی نہ مچاؤ! میں تمہیں عنقریب اپنی نشانیاں دکھاؤنگا۔10/51(21/37)

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۸﴾

(ہم جانتے ہیں یہ باطل پرست کافر لوگوں کی حماقت کو) کہ یہ مومنوں سے بار بار کہتے ہیں کہ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو، تو بتاؤ کہ یہ وعید عذاب کب پوری ہوگی (جس کے بارے میں تم دھمکیاں دیتے رہتے ہو)۔(21/38)

لَوْ يَعْلَمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا حِيْنَ لَا يَكُفُّوْنَ عَنْ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۳۹﴾

کاش! ان منکرین حق کو اس وقت کا علم ہوتا جبکہ یہ نہ اپنے چہرے جہنم کی آگ سے بچا سکیں گے اور نہ پیٹھیں۔ اور نہ ہی کوئی انکی مدد کو پہنچ سکے گا۔(21/39)

بَلْ تَاْتِيْهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۴۰﴾

(یہ کسی غلط فہمی میں مبتلا نہ رہیں) عذاب وانقلاب کی گھڑی ان پر اچانک آ جائیگی اور انہیں مبہوت کر دیگی۔ نہ تو انہیں قدرت ہوگی کہ اسے ٹال سکیں اور نہ ہی انہیں اسکی مہلت دی جائیگی (کہ اس کی زد سے بچ کر نکل جائیں)(21/40)

Marfat.com

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا مِنْهُمْ مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿٤١﴾ ع ۳ ۱۲ ۲

اے رسول! تجھ سے پہلے بھی رسولوں کے ساتھ تمسخر ہوتا رہا ہے جس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ جس بات کی وہ لوگ ہنسی مذاق اڑاتے تھے (یعنی ظہور نتائج کی) تو اسی نے ان کو اپنے گھیرے میں لے لیا۔ 6/5 (21/41)

قُلْ مَنْ يَكْلَؤُكُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمَٰنِ ۗ بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُعْرِضُونَ ﴿٤٢﴾

پھر ان سے پوچھو! دن ہو یا رات کون ہے جو رب رحمٰن کے قانون مکافات عمل کی گرفت سے بچانے کے لئے تمہاری حفاظت کر سکے؟ بلکہ یہ اپنے پروردگار کے قانون مکافات سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔ (21/42)

أَمْ لَهُمْ آلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِنْ دُونِنَا ۚ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَ أَنْفُسِهِمْ وَلَا هُمْ مِنَّا يُصْحَبُونَ ﴿٤٣﴾

کیا فی الواقعی کوئی ایسی صاحب اختیار ہستی بھی ہے جو ہمارے قانون مکافات کی گرفت سے انہیں بچا سکے؟ جنہیں یہ اپنا معبود سمجھ رہے ہیں کیا وہ بچا سکیں گے؟ خود ان کی اپنی تو یہ حالت ہے کہ وہ اپنی مدد آپ کرنے کی استطاعت بھی نہیں رکھتے اور نہ انہیں ہماری طرف سے تحفظ مل سکے گا۔ (21/43)

بَلْ مَتَّعْنَا هَٰؤُلَاءِ وَآبَاءَهُمْ حَتَّىٰ طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۗ أَفَلَا يَرَوْنَ أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا ۚ أَفَهُمُ الْغَالِبُونَ ﴿٤٤﴾

بلکہ (حقیقت یہ ہے) کہ ہم نے ان کو اور ان کے آباؤ اجداد کو بہت زیادہ سروسامان زندگی عطا کر رکھا تھا۔ یہاں تک کہ اسی حالت میں ایک عرصہ دراز گذر گیا (جس وجہ سے غفلت شعاری اور لاپرواہی انکے رگ وریشے میں رچ چکی تھی) مگر کیا یہ لوگ غور سے نہیں دیکھتے کہ ہم زمین کو چاروں اطراف سے ان پر تنگ کئے جا رہے ہیں؟ کیا وہ (پھر بھی اس زعم باطل میں مبتلا ہیں کہ وہ مومنوں پر) غالب آجائیں گے؟ 13/41 (21/44)

Marfat.com

قُلْ اِنَّمَآ اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْيِ ۚ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ اِذَا مَا يُنْذَرُوْنَ ﴿۴۵﴾

اے پیغمبر! اس حقیقت کو ان پر واضح کر دو کہ (اے لوگو!) میں وحی و تنزیل کے ذریعے تمہیں انتباہ کر رہا ہوں، مگر (یاد رکھئے) ''جو بہرے پتھر ہو چکے ہوں انہیں کتنا ہی خبردار کیا جائے وہ کبھی کان دھرنے کے نہیں''۔ (21/45)

وَلَئِنْ مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۴۶﴾

اور اگر (ان کی سیات کی پاداش میں) تیرے رب جلیل (کے قانون مجازات کے مطابق) عذاب کی ذرا سی لپٹ بھی لگ جائے تو وہ ضرور چلا اٹھیں گے کہ ہائے، ہماری شامت اعمال ہم واقعی ظالم تھے۔ (21/46)

وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا ۭ وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ۭ وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ﴿۴۷﴾

روز قیامت یعنی روز حساب ہم (اپنے قانون معدلت کے مطابق) بنی نوع انسان کی حسنات وسیات کا موازنہ عدل وانصاف کے ساتھ کرینگے۔ کسی کی ذرا بھی حق تلفی نہ ہوگی، اگر کسی کی نیکی اور بدی رائی کے دانہ برابر بھی ہوگی تو ہم اسے حساب میں لے آئینگے۔ ہم محاسبہ کرنے کے لئے کافی ہیں (99/7-8)۔ (21/47)

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَضِيَاۗءً وَّذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۸﴾

اور (یہ بھی واقعہ ہے) کہ ہم نے حضرت موسیٰ اور ہارون کو ایسا ضابطہ حیات عطا کیا تھا۔ جو حق و باطل کو نکھار کر الگ الگ کر کے رکھ دے۔ جو ضیاء افروز اور متقیوں کے لئے یاد دہانی تھی (فرقان، ضیاء اور ذکر سب توریت کے صفات ہیں)۔ (21/48)

الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَهُمْ مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُوْنَ ﴿۴۹﴾

(ان متقیوں کیلئے) جو اپنے پروردگار کو دیکھے بغیر (ایمان لاتے ہیں) ڈرتے رہتے ہیں اور اپنے محاسبے کی گھڑی سے بھی خائف رہتے ہیں۔ (21/49)

Marfat.com

وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ ؕ اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۵۰﴾

اوراب یہ بابرکت قرآن کریم ہماری طرف سے نازل کردہ ضابطہ حیات ہے اور تمہاری زندگی کی خوشگواریوں اور کامرانیوں کا ضامن ہے۔ کیا پھر بھی تم (اس کے قوانین واحکام) کو تسلیم بالیقین کرنے سے انکار کرے جاؤ گے؟(21/50)

وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ﴿۵۱﴾ ج

اور (حضرت موسیٰ اور ہارون سے بھی) پہلے ہم نے حضرت ابراہیم کو اس کے منصب کی شایان شان اور غیر معمولی استعداد کے مطابق حکمت وبصیرت عطا فرمائی اور ہم اس کی صلاحیتوں سے خوب واقف تھے۔(21/51)

اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ﴿۵۲﴾

پھر جب اس نے اپنے باپ اور قوم کے لوگوں سے دریافت کیا تھا کہ ان مورتیوں اور مجسموں کی حقیقت کیا ہے؟ جن کی پوجا پاٹ کیلئے تم جم کر بیٹھ گئے ہو۔(21/52)

قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ ﴿۵۳﴾

انہوں نے جواب دیا: ''ہمیں تو صرف اتنا پتہ ہے کہ ہم نے اپنے آباؤ اجداد کو انکی عبادت کرتے دیکھا ہے'' (یہی ہے اندھی تقلید جسے ہمارے علماء کرام اور عوام نے اپنا شعار زندگی بنا رکھا ہے اور شخصیت پرستی اور قبور پرستی کرنا سعادت سمجھتے ہیں)۔(21/53)

قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۵۴﴾

(انکا جواب سن کر) حضرت ابراہیم نے کہا: ''تم بھی صریح گمراہی میں ہو اور تمہارے آباؤ اجداد بھی صریح گمراہی میں تھے'' (جو اپنے ہاتھوں سے مورتیاں یا صنم گھڑ کر انکی پوجا پاٹ کرتے تھے کس قدر عقل سے بعید اور انسانیت سے گری ہوئی بات ہے)۔ (21/54)

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ﴿۵۵﴾

(باطل پرستوں نے متعجب ہو کر حضرت ابراہیم سے پوچھا) کیا تو ہم سے سچ مچ کہہ رہا ہے یا یونہی مذاق کرتا ہے؟(21/55)

Marfat.com

قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ الَّذِیْ فَطَرَهُنَّ ۪ وَاَنَا عَلٰی ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ ﴿۵۶﴾

(حضرت ابراہیمؑ نے) کہا: ''میں تم سے مذاق نہیں کر رہا ہوں بلکہ سچ کہتا ہوں کہ تمہارا رب اور جو وہ زمین و آسمان کا رب ہے، جس نے اپنے قانون تخلیق کے مطابق سب کچھ ابتدأ پیدا کیا ہے اور میں اس واقعیت کا گواہ ہوں۔ (21/56)

وَ تَاللّٰهِ لَاَكِیْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِیْنَ ﴿۵۷﴾

(حضرت ابراہیمؑ نے اپنے دل میں کہا) اللہ شاہد ہے! جب تم یہاں سے چلے جاؤ گے تو میں تمہارے معبودوں کو ٹھکانے لگانے کی تدبیر کرونگا۔ (21/57)

فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِیْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَیْهِ یَرْجِعُوْنَ ﴿۵۸﴾

چنانچہ (تنہائی میں موقعہ پا کر حضرت ابراہیمؑ) نے سب بتوں کو پاش پاش کر دیا۔ مگر صرف سب سے بڑے بت کو چھوڑ دیا۔ تا کہ شاید وہ اس کی طرف رجوع کریں۔ (رجوع کرنے سے مراد بڑا بت ہے کہ وہ سب سے بڑا ہونے کے باوجود کچھ مدد نہیں کر سکتا ہے تو اس سے عبرت حاصل کرلیں۔) (21/58)

قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۵۹﴾

جب وہ لوگ اگلے روز معبد میں آئے تو اپنے معبودان (باطل) کا حشر دیکھ کر کہنے لگے ہمارے اصنام کے ساتھ کس نے یہ حرکت کی ہے؟ جس نے بھی کی ہے وہ بڑا ہی ظالم ہے (اور قابل تعزیر ہے)۔ (21/59)

قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًی یَّذْكُرُهُمْ یُقَالُ لَهٗۤ اِبْرٰهِیْمُ ﴿۶۰﴾

چند لوگوں نے کہا: ''ہم نے ایک نوجوان کو ان کے بارے میں ذکر کرتے ہوئے سنا ہے۔ اسے ابراہیم کہتے ہیں''۔ (21/60)

قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰۤی اَعْیُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَشْهَدُوْنَ ﴿۶۱﴾

Marfat.com

(پجاریوں، پرہتوں نے) کہا: ''کہ (ابراہیم کو) یہاں لوگوں کے مجمع کے سامنے پکڑ کر لاؤ تا کہ لوگ انکے خلاف (عینی) شہادت پیش کریں۔ (21/61)

قَالُوْٓا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ﴿٦٢﴾

(چنانچہ حضرت ابراہیم سے پجاریوں پرہتوں نے) پوچھا: ''اے ابراہیم کیا تو نے ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ حرکت کی ہے؟'' (21/62)

قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ ۖ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْـَٔلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ﴿٦٣﴾

اس نے جواب دیا: ''یہ سب کچھ انکے بڑے بت نے کیا ہے (جسکے کندھے پر کلہاڑا ہے) اگر یہ (پتھر) کے اصنام بول سکتے ہیں تو ان سے پوچھئے'' (21/63)

نوٹ نمبر 3: صحیح بخاری اور صحیح مسلم احادیث میں روایت ہے کہ حضرت ابراہیم نے (معاذ اللہ) تین جھوٹ بولے تھے۔ وہ یہ کہ (۱) ایک جو اوپر آیت میں درج ہے۔ (۲) میری طبیعت ناساز ہے (37/89 صافات)۔ (۳) بیوی کو بہن کہا (توریت پیدائش باب 12/14) یہ تینوں باتیں واقعیت کی بنا پر حجتیّں پیش کی گئیں تھیں۔ لہٰذا روایت صریحاً من گھڑت ہے اور حقیقت حالات کے بالکل خلاف ہے۔ کیونکہ انبیاء کبھی جھوٹ نہیں بولتے۔ اس روایت میں حضرت ابراہیم جیسے جلیل القدر اور امام الانبیاء کی کردار کشی کی گئی ہے۔ دیگر قرآن کریم کی بھی تکذیب ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ واذکر فی الکتب ابراھیم انه کان صدیقاً نبیاًO (19/41 مریم) لہٰذا حضرت ابراہیم یقیناً قولاً وفعلاً نہایت ہی سچے نبی تھے۔ دیگر تفصیل کیلئے حاشیہ نمبر 60 تفہیم القران حصہ سوئم صفحہ 167, 168 دیکھ لیں۔

فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٦٤﴾

(حضرت ابراہیم کی بصیرت افروز دلیل سن کر مشرکین) نے اپنے اپنے ضمیر کی طرف رجوع کیا تو (دل ہی دل میں) کہنے لگے سچ تو یہ ہے تم خود ہی ظالم ہو۔ (21/64)

Marfat.com

ثُمَّ نُكِسُوا عَلٰى رُءُوسِهِمْ ۚ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُونَ ﴿٦٥﴾

(فکر ونظر کی بلندیوں پر پہنچنے کے بعد قائل ہوگئے) تو احساس خجالت سے انہوں نے اپنے سر جھکا لئے (مگر پھر انکی مت ماری گئی ضد اور جہالت انکے ذہنوں پر چھا گئی) اور بولے کہ تو جانتا ہے یہ بت بول نہیں سکتے۔(21/65)

قَالَ أَفَتَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يَضُرُّكُمْ ﴿٦٦﴾ ط

(انکی بات سن کر حضرت ابراہیمؑ نے بصیرت افروز انداز میں جواب دیا) کیا پھر تم اللہ کے علاوہ ان چیزوں کی پرستش کررہے ہو جو تمہیں کسی قسم کا نفع پہنچانے کی قدرت رکھتے ہیں نہ نقصان۔ (21/66)

أُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ ط أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٦٧﴾

تف ہے، تم پر اور تمہارے ان معبودوں پر جن کی تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ پوجا کرتے ہو۔ کیا تم عقل وفکر سے کام نہیں لیتے ہو۔(21/67)

قَالُوا حَرِّقُوهُ وَانْصُرُوٓا اٰلِهَتَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِينَ ﴿٦٨﴾

(تب ان مشرکین نے) کہا: ''جلا ڈالو اس کو اور حمایت کرو اپنے معبودوں کی اگر تم نے کچھ کرنا ہے۔(21/68)

قُلْنَا يٰنَارُ كُونِي بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى إِبْرٰهِيمَ ﴿٦٩﴾ لا

(جب انہوں نے کارروائی پاکر آگ کے الاؤ میں پھینک دیا) تو اللہ تعالیٰ نے (اپنے قانون انعام وفضل کے مطابق) حکم صادر فرمایا، اے آگ! حضرت ابراہیمؑ پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہوجا تو (وہ ٹھنڈی اور سلامتی والی ہوگئی)۔(21/69)

نوٹ نمبر 4: حضرت ابراہیمؑ کے آگ میں ڈالے جانے میں مفسرین نے عجیب و غریب روایات اور کہانیاں گھڑ ڈالی ہیں۔ مثلاً چالیس ایام تک لکڑیوں کا اکٹھا کرنا پھر الاؤ لگانا۔ پھر

Marfat.com

کفار کو سمجھ نہ آنا کہ کیسے آگ میں پھینکا جائے۔ شیطان نے آکر گوپیا کی ترغیب بتانا۔ پھر آگ میں پھینک دینے کے بعد حضرت ابراہیمؑ کا چالیس ایام تک آگ میں ہی رہنا وغیرہ۔ مگر عقل سلیم کا تقاضہ یہ ہے کہ اسی قصہ کو صحیح سمجھا جائے جس کا اللہ نے درج صدر آیت کریمہ میں ذکر فرمایا ہے کہ آپ کو آگ کے الاؤ میں ڈال دیا گیا تو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مُطابق آگ ٹھنڈی اور سلامتی والی ہوگئی۔ یہ حقیقت ہمیشہ پیش نظر رہنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کے ساتھ ہوتا ہے اور انکا محافظ ہوتا ہے۔ لہٰذا حضرت ابراہیمؑ سے حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔ جیسے کہ اللہ تبارک تعالیٰ نے حضرت نوحؑ کو طوفان سے بچایا، حضرت موسیٰؑ کو ظالم دشمن سے اور سمندر کی لہروں سے، حضرت عیسیٰؑ کو صلیب سے اور حضرت محمد صلعم کو قتل ہونے سے حالانکہ دشمنوں نے آپ کے گھر کا محاصرہ کر رکھا تھا۔ اور غار ثور تک بھی پہنچ چکے تھے اسی طرح امام الانبیاء حضرت ابراہیمؑ کو بھی آگ سے بچالیا وہی قادر مطلق ہے۔

وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ۝۷۰

(مشرکین مکارانا چالوں سے حضرت ابراہیم کا کام تمام کرنا چاہتے تھے) مگر اللہ تعالیٰ نے (اپنے قانون مشیت وحکمت تدبیری کے مطابق) انکو ناکام ونامراد بنادیا (37/98, 29/24) (21/70)

وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ۝۷۱

(بعدازاں انکے بھتیجے حضرت لوط کو دشمنوں سے) نجات دلا کر اس سرزمین کی طرف بھیج دیا جسے ہم نے اقوام عالم کیلئے بڑا ہی بابرکت بنادیا تھا (29/24) (برکت والی زمین سے مراد سرزمین شام ہے جس طرف حضرت ابراہیم اور حضرت لوط ہجرت کر کے گئے تھے) (21/71)

وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ ؕ وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ۝۷۲

(نیز حضرت ابراہیم کو ہم نے فرزند ارجمند) حضرت اسحاق اور پوتا حضرت یعقوب عطا کئے اور انکو صالح اور عمدہ صلاحیتوں کا حامل بنایا۔ (21/72)

Marfat.com

وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَ اِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَ كَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ﴿۷۳﴾

علاوہ ازیں ہم نے انہیں لوگوں کا پیشوا بنایا اور وہ ہمارے قوانین واحکام کے مطابق لوگوں کو زندگی کی راہ راست دکھاتے تھے۔ اور ہم نے ان کو بذریعہ وحی وتنزیل احکام دیئے تھے جنکی تعمیل میں وہ اقامت صلوٰۃ اور ایتائے زکوٰۃ کا نظام قائم کرتے تھے۔ وہ سب ہمارے قوانین واحکام کے مطابق فرائض کی اطاعت کرتے تھے۔ (21/73)

وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ﴿۷۴﴾

(حضرت ابراہیم کے ساتھ حضرت لوط نے بھی ہجرت کی تھی) اور ہم نے اپنے (قانون انعام اکرام کے مطابق) حضرت لوط کو بھی حکمت اور علم عطا کیا تھا۔ دیگر ہم نے اسے اس بستی (یعنی سدوم کی بستی کے ظالم لوگوں سے) بچالیا۔ جو گھناؤنی بدفعلیاں کرتے تھے۔ بلاشبہ وہ بدکار لوگ حد سے تجاوز کرنے والے تھے۔ (21/74)

وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۷۵﴾ ع ۵

اور اسے ہم نے اپنی رحمت میں داخل فرمایا اور وہ بھی صالحین میں سے تھا۔ (21/75)

وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَ اَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۷۶﴾

پیشتر ازیں حضرت نوح نے فریاد کی تھی، تو ہم نے (اپنے قانون فوز وفلاح کے مطابق) اس کی دعا قبول فرمائی اور اس کو اور اسکے اہل یعنی پیروکاروں کو کرب عظیم سے بچالیا تھا۔ (21/76)

وَ نَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۷۷﴾

اور ہم نے اسے اس قوم کے لوگوں سے بچالیا جو ہماری آیات کی تکذیب کرتے تھے وہ بڑے بدکار لوگ تھے لہٰذا، ہم نے اُن سب کو غرق کر دیا۔ (2/77)

Marfat.com

وَ دَاوٗدَ وَ سُلَیْمٰنَ اِذْ یَحْكُمٰنِ فِی الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِیْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ وَ كُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِیْنَ ﴿۷۸﴾

اور حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ کا واقعہ بھی یاد کرو، جب وہ دونوں ایک کھیت کے قضیئے کا فیصلہ کر رہے تھے جس میں لوگوں کی بکریاں رات کے وقت منتشر ہو کر چر گئی تھیں۔ ہم ان کے فیصلے کا مشاہدہ کر رہے تھے۔ (21/78)

فَفَهَّمْنٰهَا سُلَیْمٰنَ ۚ وَ كُلًّا اٰتَیْنَا حُكْمًا وَّ عِلْمًا ۪ وَّ سَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ یُسَبِّحْنَ وَ الطَّیْرَ ؕ وَ كُنَّا فٰعِلِیْنَ ﴿۷۹﴾

ہم نے اس لمحے حضرت سلیمان کو (بذریعہ وحی) فیصلہ سمجھا دیا تھا اور ان سب کو ہم نے حکمت و دانائی اور ادراک حقیقت کی صلاحیت سے نوازہ تھا۔ اور ہم نے ابطال و بہادر قوم کے افراد اور تیز رفتار گھوڑوں کو حضرت داؤد کے زیر فرمان کر دیا تھا (27/16, 34/10) وہ اپنے فرائض میں ہمہ تن سرگرم عمل رہتے تھے اور ہم نے ہی انہیں بڑی عظمت عطا فرمائی تھی۔ (21/79)

وَ عَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ﴿۸۰﴾

اور ہم نے اسے زرہ سازی کا علم یا فن سکھایا تاکہ تم اسے پہن کر لڑائی میں دشمن کے ہتھیاروں سے محفوظ رہ سکے۔ لیکن پھر بھی یہ کیا وجہ ہے؟ تم اس کے شکر گزار نہ ہوئے۔ (21/80)

وَ لِسُلَیْمٰنَ الرِّیْحَ عَاصِفَةً تَجْرِیْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِیْ بٰرَكْنَا فِیْهَا ؕ وَ كُنَّا بِكُلِّ شَیْءٍ عٰلِمِیْنَ ﴿۸۱﴾

جہاں تک حضرت سلیمانؑ کا تعلق ہے، ہم نے تند و تیز ہواؤں کو اس کے لئے مسخر کر دیا تھا وہ اس کے حکم کے مطابق اس سرزمین (یعنی شام) کی طرف چلتی تھیں۔ جس میں ہم نے بکثرت برکات اور نعمتیں ودیعت کر رکھی تھیں۔ گویا (ہوائے موافق بادبانوں وغیرہ کے استعمال سے دور تک کا سامان لے کر ملک شام میں آتے تھے) ہم ہر چیز کا علم رکھنے والے ہیں۔ (21/81)

Marfat.com

وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَ يَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ۙ﴿۸۲﴾

اور ہم نے بڑے بڑے سرکش لوگوں کو اس کے تابع فرمان بنا دیا تھا۔ وہ اس کیلئے (سمندر) میں غوطہ خوری کرتے (اور بہت سی قیمتی اشیاء موتی وغیرہ نکالتے تھے) علاوہ ازیں اور بھی بہت سے کام کرتے تھے۔ اور ہم انکے نگران تھے (کہ وہ بغاوت اور سرکشی نہ کرنے پائیں) (21/82)

وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۚ﴿۸۳﴾

اے رسول! حضرت ایوب کا معاملہ بھی پیش نظر رکھو: ''جب اس نے اپنے پروردگار سے استدعا کی تھی کہ (اے اللہ) میں سخت مشکلات اور مصائب میں مبتلا ہوں اور تجھ سے بڑھ کر سامان رحمت و ربوبیت عطا کرنے والا اور کوئی نہیں (38/49 ص) (21/83)

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ ۫ وَاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَ ذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿۸۴﴾

چنانچہ ہم نے اس کی پکار سن لی اور اسکی کی تکلیف رفع کر دی (یعنی جن احکام و قوانین کی راہنمائی ہماری کتاب وحی سے ملی اس کے مطابق عمل پیرا ہونے سے اس کو تکلیف سے نجات ملی گئی) اور اس کے اہل و عیال اور پیروکار اس کے پاس آئے اور بہت سے دیگر لوگ بھی اس کے پیروکار ہو گئے۔ حضرت ایوب نے اپنی تکلیف رفع ہونے کے بعد ایک مقام کی طرف ہجرت کر لینے کے بعد اپنے تمام ساتھیوں کو اپنے پاس بلا لیا۔ انکی طاقت بحال ہو گئی۔ یہ ہماری طرف سے رحمت تھی۔ یہی اطاعت و محکومی اختیار کرنے والوں کے لئے سامان موعظمت و راہنمائی ہے عبادت گذاروں کے لئے یاددہانی ہے۔ (21/84)

(اوپر درج کی گئی آیات نمبر 21/83-84 کے مفہوم کا مندرج ذیل شعر بھی آئینہ دار ہے۔

؎ دردِ دل را بتو گویم کہ خداوندے رحیمی یا نگویم کہ تو خود واقف اسرار ضمیری (سعدیؒ)

Marfat.com

مطلب: میں اپنا درد دل تجھ سے کہتا ہوں کہ تو میرا رحم وکرم کرنے والا پروردگار ہے۔ اگر میں تجھے اپنا حال دل نہ بھی سناؤں تو کوئی فرق نہیں پڑتا، کیونکہ تو میرے دل کے بھیدوں کو خوب جاننے والا ہے۔

(اسی طرح کے انبیاء) حضرت اسمعیل، ادریس (کتاب توریت کے مطابق حضرت ادریس، حضرت نوح کے پردادا یعنی نوح بن لمک بن متوسح بن حنوک اسی کا نام ادریس ہے) اور حضرت ذی الکفل یعنی حضرت حزقیل تھے۔ وہ سب اپنے اپنے وقت میں نامساعد احوال میں ثابت قدم رہنے والے تھے۔

وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ۖ﴿۸۵﴾

(حضرت ایوب کے بعد ایسے انبیاء کا بھی ذکر فرمایا جنہوں نے صبر واستحکام میں کمال دکھایا۔ ان سب کے سرتاج حضرت اسمٰعیل ہیں جنہوں نے سن بلوغت سے پیشتر اپنی گردن چھری کے آگے پیش کردی اور حزقی ایل بھی صبر واستقلال کے نمونہ تھے۔ (21/85)

وَاَدْخَلْنٰهُمْ فِىْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۶﴾

چنانچہ ہم نے (اپنے قانون انعام وفضل کے مطابق) انہیں اپنی رحمت میں داخل کرلیا۔ یہ سب حضرات صالحین کے زمرے میں شامل ہیں۔ (21/86)

وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۚ﴿۸۷﴾

اسی طرح کا ذوالنون کا بھی معاملہ ہے۔ وہ اپنی قوم کے کفر وشرک پر مصر رہنے پر ان سے خفا ہوکر (اذن الٰہی) کے بغیر چلا گیا۔ اس نے گمان کرلیا تھا کہ ہم اس قوم کو راہ راست پر لانے کی قدرت نہیں رکھتے (چنانچہ اسے سمندر میں جب ایک مچھلی نے نگل لیا۔ تو پھر اس نے مشکلات وظلمات میں سے (اللہ تعالیٰ کو) پکارا: ''اے مالک جہاں! تیرے سوا کوئی بھی صاحب اختیار واقتدار نہیں ہے

Marfat.com

جو مجھے مشکلات سے نجات دے۔ تیری ذات گرامی بلند تر اور پاک ہے۔ بلاشبہ میں خود ہی ظلم کرنے والوں میں سے تھا۔ (21/87)

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَ نَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَ كَذٰلِكَ نُـْۨجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۸۸

چنانچہ ہم نے اسکی دعا قبول فرمائی اور اسے رنج وغم سے نجات دی۔ ہم ان لوگوں کو غم وحزن سے نجات دیتے ہیں جو ہمارے قوانین واحکام کی صداقت پر یقین رکھتے ہیں۔ (21/88)

وَ زَكَرِيَّآ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ۝۸۹ۚ

ایسے ہی حضرت ذکریا کا بھی معاملہ ہے جب اس نے اپنے پروردگار سے استدعا کی تھی کہ اے میرے رب! مجھے اس دنیا میں (بغیر وارث) کے تنہا نہ چھوڑ، بلاشبہ تو وارثوں میں بہترین وارث ہے۔ (21/89)

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۪ وَ وَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَ اَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَ يَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّ رَهَبًا ؕ وَ كَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ۝۹۰

پس ہم نے اس کی دعا قبول فرمائی اور اسے حضرت یحییٰ بیٹا عطا کیا (چونکہ اس کی اہلیہ بانجھ تھی 19/8) اس کی ہم نے اصلاح فرمائی تھی۔ یہ تمام انبیاء بنی نوع انسان کی بھلائی کے کاموں میں سرگرم عمل رہتے تھے (اور ہمارے فضل وکرم سے) امید لگائے ہوئے (ہمارے جاہ وجلال سے) خوف کھاتے ہوئے، دعائیں مانگتے تھے اور ہمارے آگے عجز ونیاز سے جھکے رہتے تھے (21/90)

وَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَ جَعَلْنٰهَا وَ ابْنَهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝۹۱

(اور پھر اس عفت مآب خاتون کا معاملہ بھی یاد کرو) جس نے اپنی عفت وعصمت کی حفاظت کی تھی اور ہم نے اس کے رحم میں اپنی روح میں سے اپنے جوہر صفات حسنہ کا ایک شمہ ڈال دیا اور اسے اسکے بیٹے کو اہل عالم کیلئے اپنے اعجاز قدرت کا بصیرت افروز نشان بنا دیا تھا۔ (21/91)

Marfat.com

إِنَّ هٰذِهٖٓ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّأَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ﴿۹۲﴾

اے رسول! ان تمام انبیاء کی امت فی الحقیقت ایک ہی امت تھی (یعنی سب کا دین ایک ہی دین توحید تھا) اور میں تم سب کا رب ہوں۔ اسلئے صرف میری ہی عبادت کرو۔ (اس میں کسی اور کو شریک مت کرو 23/52)(21/92)

وَتَقَطَّعُوْٓا أَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ ۖ كُلٌّ إِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ ﴿۹۳﴾ ع ۶ ۱۸ ۶

(حق تو یہ ہے کہ سب لوگوں کو امت واحدہ بن کر رہنا چاہیے تھا) مگر انہوں نے باہمی اختلافات سے اس وحدت کو پارہ پارہ کر دیا۔ یاد رکھئے! تم سب نے بالآخر مرکر حضور لوٹنا ہے (پھر انہیں پتہ چلے گا کہ فرقہ پرستی شرک اور ناقابل معافی ظلم عظیم ہے)(21/93)

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ وَإِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ﴿۹۴﴾

دراصل جس شخص نے اکتساب حسنات کیا اور مومن بھی ہوا۔ تو اس کی کوشش رائیگاں نہیں جائیگی یعنی پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ اسلئے کہ ہمارا قانون مکافات عمل ہر ایک کی سعی وعمل کو محفوظ رکھے ہوئے ہے۔(21/94)

وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ أَهْلَكْنٰهَآ أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۹۵﴾

(لہٰذا یہ حقیقت ہمیشہ پیش نظر رہنی چاہیے) کہ ہم اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق جس بستی کو ہم نیست ونابود کر دیتے ہیں اسکی بازآفرینی ناممکن ہے (17/58)۔(21/95)

حَتّٰٓى إِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ﴿۹۶﴾

ایک وقت آئیگا کہ یاجوج وماجوج کی مظہر سرکش قوتیں بلند مقامات سے نکل کر تیزی سے آجائینگی (اور کمزور قوتوں پر چھا جائینگی)18/94(21/96)

نوٹ نمبر 5: علامہ اقبال نے بھی اس صورت حال کو ایک شعر کی صورت میں پیش فرمایا ہے۔

Marfat.com

؎ کھل گئے یاجوج ماجوج کے لشکر تمام چشم مسلم دیکھ لے تفسیر حرف ینسلون

قرآن کریم نے کہا ہے کہ جو اقوام قعر مذلت میں گر جائینگی انکے دوبارہ ابھرنے کی کوئی صورت نہیں ہوگی (21/95) بجز اسکے کہ جب دنیا کی ایسی قومیں جن میں اپنے ملک سے نکل کر دوسرے کمزور ممالک پر چھا جانے کی صلاحیت ہوگی تو ان پسماندہ اقوام کے ممالک میں پہنچیں گی تاکہ وہاں اپنی استعماریت قائم کریں۔ توانکے اس تصادم سے ان کمزور اقوام کی قوتیں بیدار ہو جائینگی اور انہیں دوبارہ زندگی حاصل ہو جائیگی۔ ہمارا دور زمانہ اس حقیقت پر شاہد ہے کہ اقوام یورپ کسی طرح کمزور اقوام بالخصوص مسلمان ممالک میں پہنچیں تاکہ ان کا خون چوس لیا جائے۔ لیکن آہستہ آہستہ یہ کمزور اقوام انہی سے سبق سیکھ کر انکے مقابلہ میں اٹھ کھڑی ہوئیں اور اس طرح دوبارہ سے متمتع ہوگئیں۔ اس حقیقت کو علامہ اقبال نے درج ذیل شعر میں بند فرمایا ہے۔

؎ مسلمان کو مسلماں کر دیا طوفان مغرب نے طلاطم ہائے دریا ہی سے ہے گوہر کی سیرابی!

وَ اقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِیَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یٰوَیْلَنَا قَدْ كُنَّا فِیْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا ظٰلِمِیْنَ ﴿۹۷﴾

جب قانون مکافات کا وعدہ قریب آجائیگا، اس لمحے ہمارے قانون کی صداقت (Absolute Values) سے انکار کرنے والوں کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائینگی۔ کہیں گے کہ ہائے ہماری بدبختی اس انجام و مآل سے غفلت میں پڑے رہے۔ حالانکہ ہم ہی ظالم قانون شکن تھے۔ (21/97)

اِنَّكُمْ وَ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ؕ اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ﴿۹۸﴾

(مشرکو!) بلاشبہ تم اللہ کے علاوہ جنکی عبادت کرتے ہو جہنم کا ایندھن بنو گے تم سب وہاں داخل ہونے والے ہو۔ (21/98)

Marfat.com

لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَآءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا ؕ وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۹۹

اگر واقعی یہ معبودان حقیقی ہوتے تو کبھی بھی جہنم میں نہ داخل ہوتے۔لیکن اب سب کو وہاں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہنا ہے۔ (21/99)

لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّهُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ ۝۱۰۰

وہاں انہیں چیخنا چلانا ہوگا وہاں انہیں کوئی اور آواز نہ سنائی دیگی۔ (21/100)

اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى ۙ اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ۝۱۰۱

لیکن جن لوگوں کیلئے ہم نے پہلے ہی بھلائی کا حکم دے چکے ہونگے تو وہ اس (دوزخ) سے دور رکھے جائینگے۔ (21/101)

لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا ۚ وَهُمْ فِيْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ۝۱۰۲

بلکہ وہ وہاں ہلکی سی آواز بھی نہ سنیں گے اور جنت میں انہیں ہمیشہ مرغوب اشیاء ملتی رہیں گی۔ (21/102)

لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝۱۰۳

انہیں قیامت کی سب سے بڑی وحشت بھی کبیدہ خاطر نہیں کر سکے گی بلکہ ملائکہ انکی پذیرائی کرینگے اور (کہیں گے) یہ وہ دن ہے جسکی نوید تمہیں دنیا میں دی گئی تھی۔ (21/103)

يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ؕ كَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ؕ وَعْدًا عَلَيْنَا ؕ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝۱۰۴

جس دن ہم آسمانوں کو اس طرح لپیٹ دینگے جس طرح تحریروں کا طومار لپیٹ دیا جاتا ہے۔ پھر جس طرح پہلے ہم نے (دنیا کی) تخلیق کی ابتدا کی تھی۔اسی طرح اس کا اعادہ کیا جائیگا۔ یہ وعدہ ہم نے اپنے اوپر لازم کر رکھا ہے۔ ہم ہی ایسا عظیم کارنامہ سرانجام دینے والے ہیں۔(21/104)

Marfat.com

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ ﴿١٠٥﴾

دیکھو! الذّکر پہلی کتب سماوی کے بعد زبور میں ہم نے لکھ دیا تھا کہ بلاشبہ زمین ہمارے صالح بندوں کی میراث ہے (دیکھئے زبور باب 37 آیات 9,10,11, 18) (21/105)

اس آیت مقدسہ کا مفہوم علامہ اقبال نے بھی کچھ اس طرح پیش کیا ہے۔

؎ عالم ہے فقط مومن جانباز کی میراث مومن نہیں جو وہ صاحب لولاک نہیں ہے۔

یہ اس لئے کہ مومن کی برابری دنیا میں کوئی نہیں کر سکتا یہ تو سب سے بلند و بالا ہے۔

؎ مومن بالائے ہر بالا ترے غیرت او برنتابد ہمسرے!

إِنَّ فِي هَٰذَا لَبَلَاغًا لِّقَوْمٍ عَابِدِينَ ﴿١٠٦﴾

یقیناً اس میں عبادت گزار لوگوں کے لئے پیغام ہے۔(21/106)

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ﴿١٠٧﴾

اے رسول! یہ حقیقت ہے کہ ہم نے تم کو ہر زمان و مکان کے افراد نسل انسانی کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔(21/107)

قُلْ إِنَّمَا يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ فَهَلْ أَنتُم مُّسْلِمُونَ ﴿١٠٨﴾

(اب لوگوں میں اعلان فرما دیجئے) کہ مجھے بذریعہ وحی و تنزیل حکم دیا گیا ہے۔ کہ تمہارا معبود صرف اللہ یکتا ہے۔ تو کیا پھر تم اس کے بندگان تسلیم و رضا نہیں بنو گے؟(21/108)

فَإِن تَوَلَّوْا فَقُلْ آذَنتُكُمْ عَلَىٰ سَوَاءٍ ۖ وَإِنْ أَدْرِي أَقَرِيبٌ أَم بَعِيدٌ مَّا تُوعَدُونَ ﴿١٠٩﴾

اگر یہ پھر بھی روگردانی کریں تو علی الاعلان کہہ دیں: ''میں نے تمہیں (کفر و شرک کے نتائج سے) صاف طور پر متنبہ کر دیا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ ان نتائج کے ظہور کا وقت جس کی وعید تمہیں دی گئی ہے قریب آ گیا ہے یا دور ہے۔(21/109)

Marfat.com

إِنَّهُ يَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُونَ ﴿۱۱۰﴾

اللہ تعالیٰ (چونکہ عالم الغیب ہے) لہٰذا اونچی آواز کا بھی علم رکھتا ہے اور انکا بھی جو تم اپنے دلوں میں چھپاتے ہو۔(21/110)

وَإِنْ أَدْرِي لَعَلَّهُ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ ﴿۱۱۱﴾

لیکن میں نہیں جانتا کہ (یہ مہلت) تمہارے لئے باعث آزمائش ہے یا ایک خاص مدت کیلئے سامان زیست سے مستفید ہونے کیلئے ہے۔(21/111)

قُلْ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ۗ وَرَبُّنَا الرَّحْمَٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ ﴿۱۱۲﴾ ع ۷ ۹ ۷

(رسول اللہ نے) استدعا کرتے ہوئے فرمایا: ''کہ اے میرے رب! (کفار اور ہمارے درمیان) حق کے ساتھ فیصلہ فرما دیجئے، بعد ازاں آپ نے فرمایا کہ ہمارا رب رحمٰن وہ ہے جس سے ہم استعانت و پذیرائی طلب کرتے ہیں ان باتوں کے خلاف جو اللہ تعالیٰ کے تصور میں یہ لوگ کرتے ہیں۔ (Is to be sought against that you discribe)(21/112)

النصف

اٰیاتھا ۷۸ سُوْرَةُ الْحَجِّ مَدَنِيَّةٌ رُكُوعَاتُهَا ۱۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ ۚ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ ﴿۱﴾

اے بنی نوع انسان! اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو اور اس کے قانون مکافات عمل سے ڈرتے رہو۔ یقین کیجئے! آنے والی گھڑی (قیامت) کا زلزلہ بڑا ہی ہولناک ہوگا۔ (22/1)

يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَىٰ وَمَا هُم بِسُكَارَىٰ وَلَٰكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ ﴿۲﴾

Marfat.com

اس روز (دہشت اور وحشت کا یہ عالم ہوگا) کہ تم دیکھو گے کہ دودھ پلانے والی ماؤں کو دودھ پیتے بچے کا ہوش تک نہ رہے گا۔ یہاں تک کہ ہر حاملہ عورت کا حمل ساقط ہو جائے گا۔ تمام لوگ یوں دکھائی دینگے جیسے نشے میں مدہوش ہوں، مگر وہ مدہوش نہیں ہونگے بلکہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کی شدت کا نتیجہ ہوگا۔ (22/2)

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ۙ

بعض لوگ ایسے ہیں جو علم کے بغیر اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کے بارے میں بحث و مباحثہ کرتے ہیں اور ہر سرکش شیطان کی پیروی کرنے لگتا ہے (اور خیر سے عاری ہو جاتا ہے) (22/3)

كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَيَهْدِيْهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝

بہر حال یہ حتمی طور پر لکھ دیا گیا ہے کہ جو شخص ہمارے قانون واحکام کی اتباع کی بجائے اس (یعنی شیطان) کو رفیق بنائے گا وہ ضرور اسے راہ راست سے بھٹکا دیگا اور اسے عذاب جہنم کے راستہ پر لے چلے گا۔ (22/4)

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ۭ وَنُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ مَا نَشَاۗءُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْـــًٔا ۭ وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاۗءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَاَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ۝

اے افراد نسل انسانی! اگر تمہیں زندگی بعد از موت کے بارے میں کوئی اضطراب وشک ہے تو تمہیں جان لینا چاہیے کہ ہم نے مٹی سے تمہاری تخلیق کی، 71/38,37/11,33/14,23/12,4/1,71/17 پھر طویل مراحل کے بعد نطفے سے، پھر خون کے لوتھڑے سے، 75/38,96/2,40/67 پھر گوشت کی بوٹی سے، پھر متشکل اور غیر متشکل گوشت کے ایک لوتھڑے میں تبدیل کرنے سے، اس

Marfat.com

سے مقصود یہ ہے کہ تم پر واضح کرنا ہے کہ تمہاری تخلیق ارتقائی مرحلہ وار ہوئی ہے۔ پھر ایک مدت معینہ تک جنین کی صورت میں رحم مادر میں رکھا جاتا ہے۔ پھر اپنے قانون تخلیقی سنت کے مطابق بچے کی صورت میں باہر نکالتے ہیں، پھر رفتہ رفتہ اپنی جوانی کی حالت میں پہنچ جاتے ہو (16/70) تم میں سے بعض جوانی کے عالم میں انتقال کر جاتے ہیں۔ لیکن بعض بڑھاپے کی نکمی عمر تک پہنچ جاتے ہیں (اور نسیان کی وجہ سے) اپنی معلومات اور یادداشتیں بھول جاتے ہو (کھو بیٹھے ہو) تم یہ بھی دیکھتے ہو کہ زمین خشک اور مردہ پڑی ہوتی ہے پھر جب ہم اوپر سے بارش برساتے ہیں تو وہ لہلہانے لگتی ہے اور نشو ونما پانے لگتی ہے۔ اس طرح (مردہ زمین سے) خوش نما اور مسرت انگیز ونظر افروز نباتات اگنے لگتی ہے۔ (22/5)

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّهٗ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَاَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۙ﴿۶﴾

یہ سب کچھ اسلئے ہے کہ اللہ کی ہستی ایک حقیقت ثابتہ ہے اور وہ بلاشبہ مردہ چیزوں کو زندگی عطا کرتی ہے کیونکہ وہ قادر مطلق ہے (اسے ہر چیز پر پورا پورا کنٹرول ہے) (22/6)

وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ﴿۷﴾

قیامت کی گھڑی کا وارد ہونا یقینی امر ہے جس میں کسی شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو روز قیامت دوبارہ زندہ کریگا جو قبروں میں پڑے ہیں۔ (22/7)

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۙ﴿۸﴾

بنی نوع انسان میں سے ایسے (جاہل مطلق) لوگ بھی ہیں جو علم وہدایت اور روشنی بخشنے والی کتاب کے بغیر اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کے بارے میں بحث ومباحثہ کرتے ہیں۔ 22/3 (22/8)

ثَانِيَ عِطْفِهٖ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ لَهٗ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّنُذِيْقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۹﴾

تکبر ونخوت کی ہوا بھری ہونے کی وجہ سے حق سے پہلو تہی کرتے ہیں تاکہ لوگوں کو اللہ کی راہ راست سے بھٹکا دیں۔ (چنانچہ اس جرم کی پاداش میں) ہمارے قانون مکافات عمل کے مطابق

Marfat.com

انکے لئے اس دنیا میں ذلّت و رسوائی ہے اور روز قیامت ہم انہیں جلا دینے والے عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔ (22/9)

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۱۰﴾

اے سرکش انسان! (تجھے بتادیا جائیگا) کہ یہ سب کچھ تو نے خود اپنے لئے آگے بھیجا تھا۔ اللہ تعالیٰ اپنے قانون معدلت وانصاف کے مطابق اپنے بندوں پر کبھی ظلم نہیں کیا کرتا۔ (22/10)

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ ۚ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ ِۨاطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ ِۨانْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ۚ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۱﴾

ان افراد نسل انسانی میں ایسا شخص بھی ہے جو احکام الٰہی کے معاملہ میں ایک کنارے پر کھڑا رہتا ہے اگر دنیاوی منفعت حاصل ہوگئی تو اس اللہ کے نظام سے مطمئن ہوگیا۔ لیکن اگر اس پر کوئی ابتلا آتی ہے تو الٹے پھر کر کفر کی حالت میں لوٹ جاتا ہے (نتیجۃً) اس کے ہاتھ سے دنیا بھی گئی اور آخرت بھی گئی یہی منہ بولتا خسارہ ہے۔ (22/11)

يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهٗ وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿۱۲﴾

پھر وہ لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر حاجت روائی اور استمداد کیلئے دوسری ہستیوں کو پکارنے لگتا ہے جو اس کو نقصان پہنچانے کی قدرت رکھتے ہیں نہ فائدہ۔ یہی تو پرلے درجہ کی گمراہی ہے۔ (22/12)

يَدْعُوْا لَمَنْ ضَرُّهٗٓ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ۭ لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ ﴿۱۳﴾

پھر وہ ایسی ہستیوں کو پکارتا ہے جس سے نفع پہنچنا تو درکنار البتہ نقصان پہنچنا قریب تر ہوتا ہے۔ کس قدر برا ہے اس کا کارساز و کارگزار اور کتنا برا ہے اس کا رفیق۔ (22/13)

اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿۱۴﴾

Marfat.com

(اس کے برعکس) جولوگ ایمان بالیقین لائے اور نیک عمل بجالائے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ انکو اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق ایسے باغات میں داخل فرمائے گا جنکے درمیان نہریں رواں دواں ہونگی۔ تحقیق اللہ تعالیٰ اپنے قانون مشیت وحکمت کے مطابق اپنے امور سرانجام دیتا ہے۔ (85/16,22/18,22/14)

مَنْ كَانَ يَظُنُّ اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ ﴿۱۵﴾

اگر کوئی (قنوطی Pessimist) یہ خیال کرلیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے حالت زار میں دنیا وآخرت میں ان کی مدد کرنے والا نہیں تو (اسکے لئے زندگی کی کوئی راہ باقی نہیں رہی) اسے چاہیے ایک رسا چھت سے لٹکا کر اس میں گردن ڈال کر (اپنا رشتہ حیات) منقطع کرلے۔ تو پھر دیکھے کہ اسکی تدبیر نے اس کا غصہ زائل کردیا ہے یا نہیں؟ (22/15)

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يُّرِيْدُ ﴿۱۶﴾

کس قدر روشن اور واضح انداز بیان سے ہم نے قرآن کریم کو نازل فرمایا ہے۔ دراصل اللہ تعالیٰ اپنے قانون مشیت وحکمت کے مطابق اسی کو راہ ہدایت دکھاتا ہے جس میں ہدایت پانے کی صلاحیت واہلیت اور خواہش ہوتی ہے (یہ اسکی سنت حسنہ ہے) (22/16)

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـُٔوْنَ وَالنَّصٰرٰى وَالْمَجُوْسَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا ۖ اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۱۷﴾

یقیناً جو لوگ ایمان بالیقین لائے (مسلمان) جو یہودی ہوئے، جو صابی ہوئے، جو انصاریٰ ہیں جو مجوسی ہیں اور وہ جو مشرک ہیں۔ روز قیامت ان سب کے درمیان اللہ تعالیٰ فیصلہ کردیگا (پھر انکے اعمال کی حقیقت سامنے آجائیگی) اللہ تعالیٰ ہر شے کا شاہد ہے (اس کی نگاہوں سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے) (11/121, 16/136) (22/17)

Marfat.com

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ؕ وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ؕ وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ۩ ﴿١٨﴾

اے بنی نوع انسان! کیا تو نہیں دیکھتا کہ اللہ تعالیٰ کے حضور تمام مخلوق جو کائنات میں موجود ہے سربسجود ہے۔ جیسے سورج، چاند، ستارے، پہاڑ، درخت اور تمام اقسام کی ذی حیات اور اکثر افراد نسل انسانی بھی، جو بندگان تسلیم ورضا ہیں، اسکا اتباع کرتے ہیں۔ اور اکثر جو انسان خلاف ورزی کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے قانون مجازات کے مطابق عذاب کے مستحق بنتے ہیں؟ غور سے سنو! اللہ تعالیٰ جسے ذلیل وخوار کردے اسے کوئی بھی معزز نہیں بنا سکتا۔ اللہ تعالیٰ وہی کچھ کرتا ہے جو اس کی حکمت ومشیت کے مطابق ہوتا ہے۔ 85/16,22/14 (22/18)

هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ ۫ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ ؕ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ﴿١٩﴾ ۚ

(ویسے تو دنیا میں مذاہب کئی ایک ہیں) لیکن درحقیقت دنیا میں دو مخالف فریق ہیں جو اپنے رب کی ذات صفات کے بارے میں جھگڑتے ہیں ان میں سے ایک وہ جنہوں نے کفر کی راہ اختیار کی، ان کے لئے آگ کا لباس قطع کردیا گیا ہے۔ اور انکے سروں پر کھولتا ہوا پانی انڈیلا جائیگا۔(22/19)

يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ ؕ ﴿٢٠﴾

جس سے انکی کھالیں ہی نہیں بلکہ پیٹ کے اندر کے حصے تک گلا دیئے جائینگے (یعنی انکے ظاہر وباطن کے سخت حصوں تک پگھلا دیا جائیگا) (22/20)

وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ ﴿٢١﴾

علاوہ ازیں انکی سرکوبی کے لئے آہنی گرز (Rod of Iron) ہونگے۔ (22/21)

Marfat.com

كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا ۚ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۲۲﴾ ع ۲ ۱۲

وہ جب بھی جہنم کی عقوبت سے بچ نکلنے کی کوشش کرینگے تو انہیں اس میں واپس لوٹا دیا جائیگا (اور کہا جائیگا) عذاب سوزاں کا مزہ چکھو۔ (22/22)

اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۭ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿۲۳﴾

اس کے برعکس جو لوگ ایمان بالیقین لائے اور نیک عمل بجالائے تو انکو اللہ تعالیٰ ایسے سدا بہار باغات میں داخل فرمائے گا، جس کے دامن میں نہریں رواں دواں ہونگی (انکو وہاں آگ کے پہناوے کی جگہ) سونے کے کنگن اور موتیوں کے ہار پہنائے جائینگے 76/21,35/33,18/31 اور انکی ریشمی لباس سے تزئین کی جائیگی۔ (22/23)

وَهُدُوْٓا اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ ۚ وَهُدُوْٓا اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِيْدِ ﴿۲۴﴾

نیز انہیں سب سے زیادہ پاکیزہ کلام (قرآن مجید) کی ہدایت پر لگایا گیا تھا۔ یعنی قرآن کریم کے اسرار و رموز و مفاہیم اور اعجازات سکھائے گئے تھے اور قابل ستائش راہ پر چلایا گیا تھا (22/24) (22/33, 35/33)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَاۗءَۨ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ ۭ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍۢ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۵﴾ ع ۳ ۱۰

جن لوگوں نے کفر کی روش اختیار کی اور لوگوں کو راہ راست پر چلنے اور مسجد حرام میں جانے سے روکا جس میں ہم نے عبادت کا کل نسلِ انسانی کو مساوی حق عطا کیا ہے۔ خواہ وہ مقامی باشندے ہوں یا باہر سے آئے ہوئے لوگ اور جو کوئی اس میں ظلم و زیادتی کے ساتھ ناانصافی کا ارادہ کریگا، ہم اسے دردناک عذاب کا مزہ چکھائینگے۔ (22/25)

Marfat.com

وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْـًٔا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۲۶﴾

یاد کرو جب ہم نے اپنے قانون مشیت کے مطابق حضرت ابراہیم کیلئے خانہ کعبہ کی جگہ کا تعین کیا تھا (اس حکم کے ساتھ) کہ کسی کو میرے ساتھ شریک نہ ٹھہرانا۔ اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں، قیام، رکوع و سجود کرنے والوں کیلئے پاک و صاف ستھرا رکھنا۔ (3/197, 2/197, 2/125) (22/26)

وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ﴿۲۷﴾

اور ساتھ ہی حکم صادر کیا تھا کہ تمام بنی نوع انسان کو حج کی دعوت دو کہ وہ دنیا کے دور دراز مقامات سے مسافتیں طے کرتے ہوئے یا پیادہ یا پتلی دبلی سواریوں پر تمہاری طرف چلے آئیں۔ (22/27)

لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ ﴿۲۸﴾

تاکہ وہ یہاں آ کر اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں کہ یہ نظام بنی نوع انسان کی منفعت کیلئے کیا کچھ کر رہا ہے اور مقررہ ایام میں ہم نے جو مویشی انہیں دے رکھے ہیں انہیں اللہ کا نام لے کر ذبح کرو۔ اور انکا گوشت خود بھی کھاؤ اور تنگ دست محتاجوں کو بھی کھلاؤ۔ (22/28)

ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿۲۹﴾

بعد ازاں نہا دھو کر اپنی کثافتیں دور کریں اور اپنی نذریں پوری کریں اور اس قدیم گھر کا طواف کریں۔ 2/158 (22/29)

ذٰلِكَ ۗ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۗ وَاُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ﴿۳۰﴾

Marfat.com

(یہ تھا تعمیر کعبہ کا اصل مقصد) چنانچہ جو شخص اللہ کے مقدس مقامات کا احترام کرتا ہے تو یہ اس کے لئے اس کے رب کے قانون انعام وفضل کے مطابق حسنات ہیں اور جو تمہارے لئے مویشی جانور (بہیمات) حلال ہیں ماسوائے انکے جنکی وضاحت کردی گئی ہے 2/173(5/3) اے افراد نسل انسانی! بتوں کی پرستش کی غلاظت سے بچو نیز دروغ بیانی سے اجتناب کرو۔ (22/30)

(ان میں پرندے درندے شامل نہیں ہیں)

حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ﴿۳۱﴾

(نیز غور طلب امر ہے) سب کے سب حنیف بن جاؤ۔ یعنی ہر غیر اللہ سے منہ موڑ کر اللہ تعالیٰ کے قوانین واحکام کے تابع ہو جاؤ۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو (یاد رکھو!) جو کوئی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسری ہستی کو شریک وسہیم ٹھہراتا ہے اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جو آسمان کی بلندیوں سے زمین کی پستیوں پر آ گرا تو کوئی (خونخوار) پرندہ اسے اچک لے جائے یا ہوا کا تیز طوفانی جھونکا (ٹارنیڈو) اسے اٹھا کر دور دراز مقام پر پھینک دے (توحید سے انسان کا بلند مقام ہے مگر جب شرک کرتا ہے تو ثم رددنہ اسفل سافلین O وہ ذلت کی پست ترین سطح کی طرف لوٹ جاتا ہے 95/5)(22/31)

ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ﴿۳۲﴾

(یہ ہے اصل معاملہ جسے سمجھ لینا ضروری ہے) جو لوگ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ شعائر اللہ یعنی مناسک حج، اعمال وعلامات کے احترام کرے تو یہ فی الحقیقت دلوں کی پرہیز گاری کی بات ہے۔

(شعائر اللہ سے مراد تمام وہ امور ہیں جنکا انسان شرعاً مقلد ہے) (22/32)

لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَآ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿۳۳﴾ ع ۴ ۱۱

(تم ان ہدی کے جانوروں سے) ایک خاص مقررہ مدت تک منفعت حاصل کر سکتے ہو۔

لیکن انکی قربانی کا اصل مقام حدود حرم شریف یعنی خانہ کعبہ کے پاس ہے۔ (22/33)

Marfat.com

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ؕ فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗۤ اَسْلِمُوْا ؕ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ۙ﴿۳۴﴾

ہم نے ہر امت کے لئے قربانی کی ایک جگہ یا رسم قائم کی تھی تا کہ ہم نے انہیں جو مویشی عطا کر رکھے ہیں انہیں اللہ کا نام لے کر ذبح کریں۔ تمہارا معبود صرف ایک ہی معبود ہے۔ لہٰذا اس کے بندے تسلیم و رضا بن کر رہو چنانچہ خوشخبری ہے ان لوگوں کے لئے جو عجز و انکساری سے اللہ تعالیٰ کے قوانین و احکام کے آگے سر تسلیم خم کر لیتے ہیں۔ اور بندگانِ تسلیم و رضا کو اچھے ثمرات کی بشارت دے دیجئے۔ (22/34)

الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَاۤ اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِى الصَّلٰوةِ ۙ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳۵﴾

جن لوگوں کا حال یہ ہو کہ جب انکے سامنے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل خوف سے لرز جاتے ہیں جو مصیبت بھی ان پر وارد ہو تو صبر و استقامت سے کام لیتے ہیں نظام صلوٰۃ قائم کرتے ہیں اور جو رزق ہم نے انہیں دیا ہے۔ اس میں سے (اللہ کی راہ میں) میں خرچ کرتے ہیں 2/3 (گویا انکی خواہشات سفلی اعتدال پر آجاتی ہیں) (22/35)

وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ۖ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۳۶﴾

اور قربانی کے اونٹوں کو ہم نے تمہارے لئے شعائر اللہ (نشانیاں) قرار دیا ہے ان میں تمہارے لئے دینوی اور اخروی فوائد ہیں پس انہیں صف میں کھڑا کر کے اللہ تعالیٰ کا نام لیکر ذبح کرو۔ پھر جب وہ پہلو کے بل گر پڑیں تو ان کا گوشت خود بھی کھاؤ اور قناعت کرنے والوں کو بھی کھلاؤ اور انکو بھی جو محتاج مانگنے پر مجبور ہیں اسی خاطر ہم نے انہیں تمہارے لئے مسخر کر دیا ہے تا کہ تم ہماری نعمتوں کا شکر بجالاؤ۔ (22/36)

Marfat.com

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ؕ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۷﴾

(یاد رکھئے گا) اللہ تعالیٰ تک ان قربانیوں کا نہ تو گوشت پہنچتا ہے اور نہ خون۔ اس کے حضور جو کچھ پہنچ سکتا ہے وہ صرف تمہارا تقویٰ ہے (یعنی اللہ کے قوانین کی نگہداشت) ان جانوروں کو اس مقصد کیلئے تمہارے لئے مسخر کر دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہنمائی پر اسکے شکر گزار بنو۔ اس کی کبریائی کا آوازہ بلند کرو۔ اور نیکوکاروں کے لئے قبولیت حق کی خوشخبری ہے۔ (22/37)

ع ۵ ۱۲ الثلثة

اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ﴿۳۸﴾ ع

جو لوگ ایمان بالیقین لائے ہیں یقیناً اللہ تعالیٰ (دشمنوں کے مقابلہ میں) انکی مدافعت کرتا ہے بلاشبہ اللہ تعالیٰ امانت میں خیانت کرنے والوں اور کفران نعمت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ (22/38)

اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ۙ﴿۳۹﴾

جن (مسلمانوں) کے خلاف ظالموں نے جنگ کر رکھی ہے (اس کے جواب میں مسلمانوں کو بھی) جنگ کی رخصت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر سراسر ظلم ہو رہا ہے اور اللہ تعالیٰ انکی مدد کرنے پر قدرت رکھتا ہے۔ (22/39)

الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ؕ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ؕ وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۴۰﴾

یہ مظلوم وہ لوگ ہیں جنہیں انکے گھروں سے ناحق نکال دیا گیا۔ اور دیکھو! انکا جرم اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ وہ کہتے تھے کہ ہمارا رب اللہ ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعہ دفع دور نہ کرتا رہتا۔ تو یقیناً راہبوں، درویشوں کی خانقاہیں، نصاریٰ کے گرجے، یہودیوں کے ہیکل اور مسلمانوں کی مساجد جن میں اکثر اوقات اللہ کا نام لیا جاتا ہے کبھی کی منہدم ہو چکی ہوتیں۔ یاد رکھو! جو

Marfat.com

لوگ دین حق کے استحکام کے لئے جان و مال سے تعاون کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے قانون معدلت کے مطابق ضرور انکی مدد کرتا ہے۔ یقیناً وہ بڑی قوت والا اور غلبہ رکھنے والا ہے۔ (22/40)

اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۴۱﴾

یہ وہ لوگ ہیں جنہیں ہم زمین میں اقتدار و اختیار عطا کریں، تو وہ ضرور نظام صلوٰۃ ایتائے زکوٰۃ قائم کرینگے وہ معروف (نیکی) کا حکم دینگے اور منکر (بدی) سے منع کرینگے۔ یاد رکھو! تمام امور کے فیصلہ کا اختیار اللہ تعالیٰ کو ہے۔ (22/41) ,9/71,7/157,3/110

وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّثَمُوْدُ ﴿۴۲﴾

اے رسول! اگر یہ لوگ تجھے جھٹلاتے ہیں، (تو یہ کوئی نئی بات نہیں) تم سے پہلے حضرت نوح کی قوم، عاد و ثمود کی اقوام اپنے اپنے انبیاء کو جھٹلا چکی ہیں۔ (22/42)

وَقَوْمُ اِبْرٰهِيْمَ وَقَوْمُ لُوْطٍ ﴿۴۳﴾

نیز قوم ابراہیم اور قوم لوط بھی (انہیں جھٹلا چکی ہیں) (22/43)

وَّاَصْحٰبُ مَدْيَنَ ۚ وَكُذِّبَ مُوْسٰى فَاَمْلَيْتُ لِلْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۚ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۴۴﴾

اسی طرح اہل مدین یعنی قوم حضرت شعیب اور حضرت موسیٰ کی تکذیب بھی ہو چکی ہے۔ ان سرکشی کرنے والوں کو ہم نے (اپنے قانون امہال کے مطابق) مہلت دی تھی۔ لیکن جب وہ سرکشی سے باز نہ آئے تو ہمارے (قانون مکافات عمل) نے انہیں اپنی گرفت میں لے لیا (پھر تاریخ کے اوراق سے پوچھو) کہ ان کے اس انکار و سرکشی کا کیا نتیجہ برآمد ہوا؟ (22/44)

فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ ﴿۴۵﴾

(تاریخ ہی یہ بتائیگی) کہ کتنی ہی بستیاں تھیں جنکے رہنے والوں کو ہمارے (قانون مکافات عمل) نے اپنی گرفت میں لے کر نیست و نابود کر دیا۔ کیونکہ انہوں نے ظلم و استبداد کی روش اختیار

Marfat.com

کر رکھی تھی۔ (وہ کمزور اور ناتواں لوگوں کے حقوق غصب کرتے تھے) وہ ایسی اجڑیں کہ انکی سر بکف عمارتیں اوندھی ہو کر گری پڑی تھیں۔ انکے کنویں ویران ہو گئے اور انکے اونچے اونچے مستحکم قلعے کھنڈرات بن کر رہ گئے۔ (22/45)

أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَتَكُونَ لَهُمْ قُلُوبٌ يَعْقِلُونَ بِهَا أَوْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا ۖ فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَٰكِن تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ ﴿٤٦﴾

کیا ان لوگوں نے اس سرزمین میں سیاحت بالحق نہیں کی کہ (انکے عبرت ناک مناظر کے مشاہدات سے) انکے دلوں میں عقل وفکر سے کام لینے کی صلاحیت کانوں میں سننے کی استطاعت پیدا ہوتی؟ انکی آنکھیں اندھی نہ ہوتی تھیں بلکہ دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں میں ہیں۔ (22/46) 7/179,10/42-43,2/171

وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ وَلَن يُخْلِفَ اللَّهُ وَعْدَهُ ۚ وَإِنَّ يَوْمًا عِندَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ ﴿٤٧﴾

اے میرے پیغمبر! (چہ جائیکہ یہ لوگ عقل وبصیرت سے کام لیتے الٹا تقاضہ کرتے ہیں) کہ جس عذاب کی انہیں دھمکی دی جاتی ہے وہ جلدی کیوں نازل نہیں ہوتا (انہیں بتا دو) کہ اللہ تبارک تعالیٰ ہرگز اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا (وہ عذاب ضرور آ کر رہے گا) مگر تیرے رب کے نزدیک ایک یوم تمہاری گنتی کے حساب سے ایک ہزار سال کے برابر ہوا کرتا ہے۔ (22/47) 32/5

وَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ أَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ أَخَذْتُهَا ۖ وَإِلَيَّ الْمَصِيرُ ﴿٤٨﴾ ع ۶ ۱۰ ۱۳

(لہٰذا انہیں واضح کر دو) کہ کتنی ہی آبادیوں کو ہم نے اپنے قانون امہال کے مطابق اصلاح کیلئے مہلت دی تھی۔ مگر وہ ظلم واستبداد کی علامت بنی رہیں تھیں۔ پھر جب وہ لوگ اپنی روش سے باز نہ آئے تو ہم نے اپنے قانون مجازات کے مطابق اپنی گرفت میں لے لیا۔ 22/44-45

آخر الامر انہیں ہمارے ہی پاس لوٹ کر آنا ہے۔ (22/48)

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٤٩﴾ ع

اے میرے رسول! ان سے کہہ دو: ''کہ اے بنی نوع انسان! میں (تمہارے رب کی طرف سے) اس کے مکافات عمل سے کھلے کھلے الفاظ میں متنبہ کرنے والا ہوں۔ (22/49)

Marfat.com

فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۵۰﴾

سو جولوگ اللہ تعالیٰ کے قوانین کی صداقت پر ایمان بالیقین لاتے ہیں اور نیک اعمال بجا لاتے ہیں وہ ہر بربادی اور تباہی سے محفوظ رہیں گے۔ اور عزت کی روزی بھی ملے گی۔ (22/50)

وَالَّذِيْنَ سَعَوْا فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۵۱﴾

جولوگ ہماری آیات کی مخالفت کرتے ہیں اپنی دانست میں ان قوانین کو ناکام بنانے والے ہیں۔ تو وہی لوگ اہل جہنم ہیں جہاں انکی نشو ونما رک جائیگی (یعنی انکے لئے ہر طرح کی کامیابیوں اور سعادتوں کی محرومی ہوگی)۔ (22/51)

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ ۚ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۲﴾

اے رسول! ہم نے تجھ سے پہلے جس رسول اور نبی کو بھیجا اس کے ساتھ یہی ہوا کہ (اسکے چلے جانے کے بعد) شیطان سرشت لوگ اس کی کتاب میں جسکی وہ تلاوت کرتا تھا۔ یعنی اسکی پیش کردہ تعلیم میں اپنی خواہشات وآرزوؤں کی آمیزش کردیتے تھے۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ پھر ایک رسول یا نبی بھیج دیتا۔ جوانکی غیر اللہ آمیزش کو مٹا دیتا۔ اور انہی آیات کو پھر سے محکم کردیتا۔ اللہ تعالیٰ صاحب حکمت اور ہر بات کا علم رکھنے والا ہے (اسی ردوبدل کی وجہ سے جب قرآن کریم نازل فرمایا تو اس کی حفاظت کی ذمہ داری خود اللہ تعالیٰ نے لی۔ لہٰذا یہ قرآن کریم کا اعجاز ہے کہ اس میں زیر زبر کا ردوبدل نہیں ہوسکتا 15/9) کیونکہ وہ علیم وحکیم ہے۔ (22/52)

لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۵۳﴾

اس میں ایک بڑی مصلحت یہ رہی ہے کہ شیطان (شیطان سرشت انسان) کی وسوسہ اندازی یا آمیزش انکی آزمائش کا ذریعہ بن جائے۔ جنکے دل روگی ہیں اور جن کے دل سخت ہیں بلاشبہ یہ ظالم لوگ عداوت وعناد میں بہت دور نکل گئے ہیں۔ (22/53)

Marfat.com

وَّ لِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۴﴾

دیگر اس میں یہ مصلحت بھی ہے کہ جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے وہ جان جائیں کہ یہ معاملہ تیرے پروردگار کی طرف سے ایک حقیقت ثانیہ ہے۔ اس طرح اس پر ایمان بالیقین لے آئیں اور انکے دلوں میں عجز و نیاز پیدا ہو جائے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ایمان لانے والوں کو سعادت اور کامرانی کی راہ راست کی طرف رہنمائی کرنے والا ہے۔ (22/54)

وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً اَوْ يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ ﴿۵۵﴾

اور جو لوگ کافر ہیں وہ قرآنِ حکیم کے من جانب اللہ ہونے کے بارے میں شک و شبہ میں ہی مبتلا رہتے ہیں یہاں تک کہ فیصلہ کن گھڑی اچانک ان پر آوارد ہوگی یا نیست و نابود کر دینے والے دن کا عذاب نازل ہو جائے گا۔ (22/55)

اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۵۶﴾

روز قیامت فرمانروائی صرف اللہ تعالیٰ کی ہوگی اور وہ کل بنی نوع انسان کے عقائد کے درمیان حق و باطل کا فیصلہ کر دیگا پھر جو لوگ ایمان لائے ہونگے اور اچھے عمل کیے ہونگے انکے لئے نعمت بھرے باغات ہونگے۔ (22/56) (گویا انہیں زندگی کی خوشحالیاں اور شادابیاں نصیب ہونگی)

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۵۷﴾ ع ۷ ۹ ۱۴

لیکن جن لوگوں نے ہمارے قوانین و احکام کی تکذیب کی انہیں اللہ تعالیٰ کے قانون مجازات کے مطابق ذلّت آمیز عذاب دیا جائیگا۔ (22/57)

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۵۸﴾

Marfat.com

اور جن لوگوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی پھر قتل ہو گئے یا مر گئے اللہ تعالیٰ انکو بہترین رزق دیگا یقیناً اللہ تعالیٰ ہی بہترین رزق دینے والا ہے۔(22/58)

لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴿۵۹﴾

اللہ تعالیٰ انہیں انکی پسندیدہ جگہ میں داخل فرمائیگا۔ یہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا ہے اور نہایت تحمل اور بردباری سے ہر بات کو اس کے انجام تک پہنچانے والا ہے۔ (22/59)

ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ﴿۶۰﴾

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے قانون معدلت کے مطابق جس شخص کو جس قدر ایذا پہنچائی گئی ہوگی تو اس ستمگر کو اسی قدر اذیت دینے کی اجازت ہے۔ اگر ظالم مزید تغیان وزیادتی پر اتر آئے تو اللہ تعالیٰ مظلوم کی ضرور مدد فرمائیگا۔ اللہ تعالیٰ درگزر کرنے اور تحفظ دینے والا ہے۔(22/60)

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۶۱﴾

اللہ تعالیٰ کا قانون طبعی ہے کہ وہ رات کو روز روشن میں داخل کر دیتا ہے اور روز روشن کو رات کی تاریکی میں داخل کر دیتا ہے۔ وہ سب کچھ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔(22/61)

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿۶۲﴾

یہ سب کچھ اس لئے ہے کہ حق صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات گرامی ہے یعنی معبود حقیقی ہے۔ اس کے علاوہ لوگ جن ہستیوں کو پکارتے ہیں وہ سب باطل ہیں (یعنی معبودان باطلہ ہیں) اللہ تعالیٰ ہی عالی مرتبت عظمتوں کا مالک ہے۔(22/62)

Marfat.com

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿۶۳﴾

اے بنی نوع انسان! کیا تو نے اس حقیقت کبریٰ پر غور نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ ہی فضا سے پانی برساتا ہے تو اس سے خشک زمین سرسبز وشاداب ہو جاتی ہے۔ درحقیقت وہ خفیف اور دقیق امور تک سے واقف ہے۔ (22/63)

لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۶۴﴾ ع ۸ ۵

کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں جو کچھ بھی ہے سب اسی کے پروگرام کی تکمیل کے لئے سرگرم عمل ہے۔ وہ بے نیاز و بے احتیاج ہے کائنات کی ہر چیز اسکی حمد وستائش کرتی ہے۔ (22/64)

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ؕ وَيُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۶۵﴾

اے مخاطب! کیا تم غور وفکر نہیں کرتے ہو کہ جو کچھ بھی زمین میں ہے تمہارے قبضہ اختیار میں کر دیا ہے (تاکہ تم ان سے استفادہ حاصل کرو) نیز کشتیاں اور بحری جہاز بھی قانون طبعی کے مطابق دریاؤں اور سمندروں میں رواں دواں رہتے ہیں 45/12 (جن سے تجارت کر کے نفع کماتے ہو) نیز وہی اجرام فلکی کو تھامے ہوئے ہے تاکہ وہ زمین پر نہ گریں۔ مگر ایسا اسکے اذن سے ہو سکتا ہے دراصل اللہ تعالیٰ ہی انسان پر بڑا رافت ورحیم ہے۔ (2/123) (22/65)

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَحْيَاكُمْ ۫ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ ﴿۶۶﴾

وہی اللہ تعالیٰ ہے جس نے تمہیں زندگی عطا فرمائی (جو نعمت عظمیٰ ہے) پھر وہی تمہیں موت دیگا۔ بالآخر وہی تمہیں زندہ کر دیگا۔ درحقیقت انسان بڑا ہی ناشکرا ہے۔ (22/66)

Marfat.com

لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ ؕ اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۶۷﴾

ہم نے ہر ایک امت کیلئے طریق عبادت مقرر کیا ہے۔ جس پر انہیں عمل پیرا ہونا تھا۔ سو یہ لوگ اس امر میں آپ سے جھگڑا نہ کریں (2/177)۔ بہر حال تم لوگوں کو اپنے رب کے نظام ربوبیت کی طرف آنے کی دعوت دیتے رہو۔ کیونکہ تم منزل مقصود کی راہ راست پر ہو۔ (22/67)

وَاِنْ جَادَلُوْكَ فَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۶۸﴾

باوجود اس کے اگر وہ تجھ سے بحث ونزع کریں، تو ان سے کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ کا قانون مکافات عمل خوب جانتا ہے جو تم کر رہے ہو۔ (22/68)

اَللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۶۹﴾

اللہ تعالیٰ روز قیامت ان تمام امور کا فیصلہ کریگا جس کے بارے تم اختلاف کرتے ہو۔ (22/69)

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ فِيْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۷۰﴾

اے بنی نوع انسان! کیا تم نہیں جانتے کہ کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں جو کچھ بھی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے جو کچھ بھی کائنات میں ہے اسکی کتاب میں محفوظ ہے ایسا کرنا اس کے لئے بہت آسان ہے۔ (22/70)

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّمَا لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ﴿۷۱﴾

پھر دیکھو! یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے علاوہ ان ہستیوں یا قوتوں کی پرستش کرتے ہیں جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے کوئی سند نازل نہیں فرمائی۔ اور نہ ہی انکی حقیقت حال سے یہ خود ہی واقف ہیں۔ ظہور نتائج کے وقت ان مشرکین کا کوئی حامی وناصر نہ ہوگا۔ (22/71)

Marfat.com

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ؕ يَكَادُوْنَ يَسْطُوْنَ بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ؕ قُلْ اَفَاُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ اَلنَّارُ ؕ وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۷۲﴾ ع ۸ ۹ ۱۶

اے رسول! (ان لوگوں کی حالت یہ ہے) کہ جب انکے سامنے ہمارے قوانین واحکام اور تعلیمات پڑھ کر سنائے جاتے ہیں۔ تو انکے دل میں نفرت اور سرکشی کے جذبات شدت اختیار کر جاتے ہیں۔ جنکے آثار انکے چہروں پر نمایاں ہو جاتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ عنقریب ان پر ٹوٹ پڑینگے جو انکے سامنے ہمارے قوانین واحکام اور تعلیمات پڑھ کر پیش کرتے ہیں۔ ان سے کہہ دو کہ کیا میں تمہیں اس سے بدتر اذیت ناک صورت حال کی خبر دوں؟ یہ وہ نار جہنم ہے جسکی وعید اللہ تعالیٰ نے کافروں کو دے رکھی ہے وہ کس قدر برا مقام ہے۔ (22/72)

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ؕ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ؕ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ﴿۷۳﴾

(اے باطل کی عبودیت اختیار کرنے والے انسانو!) تمہیں ایک مثال کے ذریعے یہ حقیقت سمجھائی جاتی ہے۔ اسے کان کھول کر سن لو! تم جن ہستیوں یا قوتوں کو اللہ تعالیٰ کے سوا صاحب اقتدار واختیار مان کر پکارتے ہو۔ (انکی بے بسی کا تو یہ عالم ہے) کہ انہوں نے ایک مکھی، مچھر جیسی شے بھی تخلیق نہیں کی ہے۔ اگر یہ سب مل کر کوشش بھی کرنا چاہیں تو تب بھی اسے پیدا نہیں کر سکیں گے۔ اور پھر اگر مکھی ان سے کچھ چھین کر لے جائے تو ان میں اتنی قدرت بھی نہیں کہ اس سے واپس لے سکیں۔ معبودوں سے مانگنے والے اور خود معبود کتنے بے بس ہیں (22/73)

مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۷۴﴾

حقیقت یہ ہے کہ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی صحیح قدر ومنزلت پہچانی ہی نہیں، جیسی پہچاننے کا حق ہے بلاشبہ اللہ تعالیٰ بڑا زور آور اور صاحب سطوت وصولت ہے۔ (22/74)

اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۷۵﴾ ج

(اللہ تعالیٰ کی سنت حسنہ ہے) کہ وہ ملائکہ میں سے رسول یا پیامبر چن لیتا ہے اور اس طرح انسانوں سے بھی کیونکہ وہ سب کچھ سننے اور دیکھنے والا ہے۔ (22/75)

Marfat.com

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۷۶﴾

اللہ تعالیٰ تمام بنی نوع انسان کے حال اور مستقبل تک جانتا ہے اور کل علامات و معاملات کے فیصلے کے لئے اس کے حضور پیش کئے جائینگے۔(22/76)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۷۷﴾ السجدة

اے ایمان لانے والے لوگو! اپنے رب کے حضور رکوع و سجود کر کے اسکی عبادت کرو اور نیک عمل بجالاؤ تا کہ تم فلاح پاؤ۔(22/77)

وَجَاهِدُوْا فِى اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِى الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ؕ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ؕ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ۬ مِنْ قَبْلُ وَفِىْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۚۖ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿۷۸﴾ ع ۱۰/۶/۱۷

اور اللہ تعالیٰ کے نظام کے قیام و بقا کے لئے کوشش ناتمام کرو۔ جیسا کہ کوشش کرنے کا حق ہے۔ اس لئے کہ اس کام کیلئے اس نے تمہیں منتخب کیا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ اپنے نظام حیات کے معاملے میں تم پر بار گراں نہیں ڈالنا چاہتا۔ یہ وہی نظام حیات ہے جسے تمہارے جدامجد حضرت ابراہیم نے قائم کیا تھا 10/105,3/95,2/135,6/161 اللہ تعالیٰ نے پہلی کتب اور قرآن حکیم میں بھی تمہارا نام مسلمان رکھا ہے تا کہ تمہارے اعمال کے نگران تمہارے رسول ہوں اور تم تمام بنی نوع انسان کے اعمال کی نگرانی کرو۔ لہٰذا تم نظام صلوٰۃ قائم کرو۔ اور بنی نوع انسان کی نشو ونما کے لئے نظام زکوٰۃ بھی قائم کرو تا کہ اللہ تبارک تعالیٰ کے نازل کردہ ضابطہ قوانین (القرآن) کو مضبوطی سے تھام رکھو۔ وہی تمہارا مولیٰ اور کارساز و نگران ہے۔ وہ بہت اچھا کارساز و مددگار ہے (اسکے قوانین کی محکمیت پر پورا پورا بھروسہ کرو۔ یہ زندگی کی خوشحالیوں اور کامرانیوں کا عملی پروگرام ہے)۔(22/78)

Marfat.com

قَدْ اَفْلَحَ

(١٨)

Marfat.com

Marfat.com

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ مَكِّيَّةٌ

اٰیَاتُهَا ۱۱۸ رُكُوْعَاتُهَا ۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ﴿۱﴾

یقیناً مومن فلاح یافتہ ہیں (وہ دنیا و آخرت میں خوشگوار اور کامیاب زندگی بسر کریں گے) (23/1)

الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۙ﴿۲﴾

جو اپنی صلوٰۃ میں پیکر عجز و نیاز بنے رہتے ہیں (مومن کیلئے صلوٰۃ میں خشوع خضوع اسکی روحانی زندگی کا زینۂ حیات ہے)۔ (23/2)

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۙ﴿۳﴾

مومن وہ لوگ ہیں جو ناشائستہ بات سننے اور دیکھنے سے اعراض برتتے ہیں یعنی جب کبھی ایسی جگہ سے ان کا گذر ہو جہاں لغو باتیں یا لغو کام ہو رہے ہوں وہاں سے کترا کر گزر جاتے ہیں۔25/72 (الفرقان) (23/3)

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۙ﴿۴﴾

اور وہ لوگ نظام زکوٰۃ کے قیام کے معاملے میں سرگرم عمل رہتے ہیں۔92/18 (23/4)

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ﴿۵﴾

اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۚ﴿۶﴾

فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۚ﴿۷﴾

مومن وہ لوگ ہیں جو اپنے جنسی اعضا کی حفاظت کرتے ہیں یعنی اپنی عصمت و عفت کو محفوظ رکھتے ہیں مگر اپنی بیویوں اور منکوحہ کنیزوں سے علاقہ رکھنے میں کوئی ملامت نہیں اور نہ مورد

Marfat.com

الزام ہیں اور جو کوئی انکے علاوہ دوسری عورتوں سے رغبت والتفات چاہیں تو وہی حدود شکنی اور بے حیائی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ (23/5-6-7) ,70/29

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۙ﴿۸﴾

نیز مومن وہ لوگ ہیں جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد و پیمان کی پاسداری رکھتے ہیں (23/8) 70/32

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۘ﴿۹﴾ وقف لازم

مومن لوگوں کی یہ بھی صفت ہے کہ وہ اپنی صلوٰۃ یعنی معاشرتی نظام کی حفاظت کرنے والے ہوتے ہیں، صلوٰۃ کے تمام فرائض اور تقاضے پورے کرتے ہیں (وہی حقیقی مصلحین ہیں)

(23/9) 70/30,2/238

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۙ﴿۱۰﴾

الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۱﴾

یہی وہ لوگ ہیں جو زمین کی کامرانیوں، خوشگواریوں اور سعادتوں کے حقیقی وارث ہونگے اور یہ وہی لوگ ہیں جنہیں وسیع وفراخ اور سرسبز وشاداب باغات اس دنیا میں بھی اور اخروی زندگی میں بھی ورثے میں ملیں گے اور ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ (23/10-11) (43/73 الزخرف)

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۚ﴿۱۲﴾

ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۖ﴿۱۳﴾

ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۗ ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ؕ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ؕ﴿۱۴﴾

دیکھو! یقیناً ہم نے انسان کی تخلیق کی ابتدا نمدار مٹی سے کی پھر اس کو ایک مضبوط اور محفوظ جگہ میں نطفہ بنا کر رکھا، پھر نطفے کو علقہ (خون کا لوتھڑا) بنایا۔ پھر علقہ سے مضغہ بنایا (یعنی جنین میں تبدیل کیا) پھر اس میں ہڈیوں کا ڈھانچا ابھارا، پھر گوشت کی تہہ چڑھائی پھر خلقاً آخر کی شکل وصورت میں پیدا کیا۔ اللہ تعالیٰ بڑا ہی متبرک اور برکت دینے والا احسن الخالقین ہے (23/12-13-14)

Marfat.com

ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ﴿۱۵﴾

بعد ازاں تم سب کو بالآخر مرنا ہے (کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا قانون طبعی ہے جو غیر متبدل ہے اور اس سے کوئی متنفس مستثنیٰ نہیں ہے)۔(23/15)

ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ﴿۱۶﴾

پھر مرنے کے بعد آخر الامر تم سب روز قیامت زندہ کر کے اٹھائے جاؤ گے۔ (23/16)

نوٹ نمبر 1: اس ارشاد پاک کا مقصد انسان میں اس اصل عظیم کا یقین پیدا کرنا ہے کہ انسان کی نشاۃ ثانیہ صرف روز قیامت ہوگی دیگر اس کا مقصد ان تمام باطل اور قرآن حکیم کی نقیض روایات اور عقائد کا بطلان کرنا ہے۔ جن کی رو سے منکر اور نکیر فرشتے مردے کو قبر میں دوبارہ زندہ کرتے ہیں اور اس سے سوال و جواب کرتے ہیں۔ اسرأ کی شب معراج تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) میں رسول کریمؐ کی امامت میں صلوٰۃ ادا کی تھی یا دنیا میں جہاں بھی محفل میلاد منعقد ہوتی ہے چاہے ایک وقت میں سینکڑوں، ہزاروں مجالس میلاد منعقد ہو رہی ہوں وہاں رسول اکرمؐ بنفس نفیس تشریف فرما ہوتے ہیں۔ دیگر اکثر نعت خوانی میں بھی کہا جاتا ہے۔

سنا ہے آپ عاشقوں کے گھر میں تشریف لاتے ہیں
ہمارے بھی گھر چراغاں ہو جائے یارسول اللہ ﷺ!

وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ ۖ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ ﴿۱۷﴾

(اے بنی نوع انسان) غور و فکر سے کام لو، یقیناً ہم نے تمہارے اوپر فضا کی پہنائیوں میں متعدد اجرام فلکی تخلیق کر دیئے ہیں جو مختلف طبقات میں اپنے اپنے راستے پر گردش کر رہے ہیں اور ہم اپنی تخلیقات سے ہرگز غافل نہیں۔(23/17)

وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِى الْاَرْضِ ۖ وَاِنَّا عَلٰى ذَهَابٍۭ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۱۸﴾

اور ہم بلندیوں یعنی بادلوں سے ایک موزوں مقدار میں بارش برساتے ہیں پھر اسے زمین میں جمع کیے رکھتے ہیں (تاکہ اپنی ضروریات کے مطابق بعد میں بھی استعمال میں لاتے رہو) حالانکہ

Marfat.com

ہم قدرت کاملہ رکھتے ہیں کہ اس پانی کو زائل کر دیں۔(23/18)

وقف لازم

فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ ۙ لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۙ﴿۱۹﴾

چنانچہ اس باران رحمت سے ہم نے تمہارے لئے نخلستان (کھجوروں کے باغات) اور تاکستان (انگور کے باغات) پروان چڑھائے ہیں جن میں کثرت سے پھل پیدا ہوتے ہیں جنہیں تم مزے سے کھاتے ہو۔(23/19)

وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ ﴿۲۰﴾

اس باران رحمت سے ہم نے زیتون کے درخت بھی اگائے ہیں جو کوہ سینا کی وادیوں میں بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ جس سے روغن نکلتا ہے اور کھانے والوں کے لئے خوش ذائقہ کھانا تیار ہوتا ہے۔(23/20)

وَاِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۭ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۙ﴿۲۱﴾

(بڑا ہی قابل غور امر ہے) کہ ہم نے تمہارے لئے چارپایوں میں عبرت آمیز نشانی ہے کہ ہم نے ان کے پیٹوں میں سے تمہیں مشروبات یعنی دودھ پلاتے ہیں اور ان میں تمہارے لئے اور بھی کثیر فوائد ہیں۔ نیز ان میں سے بعض کا تم گوشت بھی کھاتے ہو۔(23/21)

ع ۱ ۲۲ ۱ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾

اور تم (خشکی میں) ان پر سواری کرتے ہو اور بحر و دریا میں کشتیوں پر سفر کرتے ہو(23/22)

(آیت نمبر 12 تا 22 میں مثالی انسانوں یعنی مومنوں اور رب کریم کی معجزاتی تخلیقات کے ذکر کے بعد اب بدترین مخلوق کا بیان شروع ہوتا ہے)

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۲۳﴾

Marfat.com

اور یقیناً ہم نے حضرت نوحؑ کو رسول بنا کر اس کی قوم کی طرف بھیجا اس نے اپنی قوم کے لوگوں کو دعوت دی کہ تم اللہ تعالیٰ کی بندگی اور محکومیت اختیار کرو یعنی اسکے قوانین واحکام کی اتباع کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے سو تم اس کے قوانین کی نگہداشت کرنے کیلئے تیار ہو یا نہیں؟ (23/23)

فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً ۚ مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ۚ﴿۲۴﴾

(حضرت نوحؑ کی دعوت توحید سن کر) اس کی قوم کے اکابر اور سرداران نے جو دعوت توحید سے منکر تھے لوگوں سے کہنے لگے کہ یہ شخص اس کے سوا کچھ نہیں ہے سوائے اس کے کہ تمہاری ہی طرح کا ایک بشر ہے۔ مگر یہ تم پر فوقیت اور بڑائی حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے کوئی پیغام بھیجنا ہوتا تو کوئی فرشتہ بھیجتا (یہ بڑی عجیب وغریب باتیں سناتا ہے) ہم نے اپنے آباؤ اجداد سے تو ایسی کوئی بات نہیں سنی ہے۔ (23/24)

اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۲۵﴾

یہ تو ایک ایسا شخص ہے جسے جنون ہو گیا ہے تم کچھ مدت کے لئے انتظار کرو پھر دیکھو کہ اس کا انجام کیا ہوتا ہے؟ (23/25)

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿۲۶﴾

(حضرت نوحؑ نے انہیں بہتیرا سمجھانے کی کوشش کی مگر بے سود۔) بالآخر تنگ آ کر اس نے اپنے پروردگار سے دعا مانگی کہ اے میرے پروردگار! میری مدد فرما کیونکہ انہوں نے تو مجھے جھٹلا دیا ہے (کچھ سننے والے نہیں) (23/26)

فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا فَاِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ فَاسْلُكْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ ۚ وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۷﴾

Marfat.com

اس پر ہم نے حضرت نوحؑ کی طرف اپنی وحی بھیجی کہ ہماری نگرانی میں ہماری وحی کے مطابق ایک کشتی بناؤ پھر 11/37 جب ہمارا حکم نافذ ہونے کا موقع آئے یعنی وادیٔ تنور سے چشمے پھوٹ پڑے (سیلاب امڈ آئے) تو کشتی میں ہر (ضرورت کے) جانور کے نر اور مادہ دو دو جوڑا اور اپنے اہل وعیال (پیروکاروں) کو بھی سوار کرلو (بجز ان اہل وعیال کے) جن کے متعلق ہمارا فیصلہ صادر ہو چکا ہے۔ مگر ظالموں کے معاملہ میں ہم سے مطالبہ نہ کرنا کیونکہ وہ سب غرق ہونیوالے ہیں۔ (23/27)

فَاِذَا اسْتَوَيْتَ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ نَجّٰىنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۸﴾

اور جب تم اپنے رفقاء کے ساتھ کشتی میں جم کر بیٹھ جاؤ تو تمہاری زبان سے یہ صدا اٹھنی چاہیے کہ (اے اللہ) ہر طرح کی حمد وستائش اور شکر کا مستحق صرف تو ہی ہے جس نے ہمیں ظالم قوم کے پنجہ استبداد سے نجات دلائی۔ (23/28)

وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ﴿۲۹﴾

بعد ازاں تمہاری دعا یہ ہونی چاہیے کہ اے پروردگار! ہمیں زمین پر ایسی جگہ اتارنا جہاں اترنا ہمارے لئے باعث خیر وبرکت ہو۔ تو ہی سب سے بہتر اتارنے والا ہے۔ (23/29)

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ وَّاِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِيْنَ ﴿۳۰﴾

بلاشبہ قوم نوحؑ کے واقعہ میں اہل نظر کیلئے عبرتناک نشانیاں ہیں۔ اسی طرح ہم سابقہ اقوام کی سرگذشتوں کو ظاہر کرتے رہتے ہیں۔ (23/30)

ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ﴿۳۱﴾

پھر حضرت نوحؑ کے بعد ہم نے اپنے قانون استبداد واستخلاف کے مطابق ایک اور دور کی قوم کو اٹھایا۔ (23/31)

فَاَرْسَلْنَا فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۲﴾ ع ۲ ۱۰ ۲

پس ہم نے ان میں انہیں میں سے اپنا رسول بھیجا جس نے انہیں (وہی دعوت دی) کہ اللہ

Marfat.com

تعالیٰ کی بندگی اور محکومیت اختیار کرو ہر قسم کا اقتدار صرف اسی کو حاصل ہے (کیا تم انکار و بدعملی کے نتائج سے) ڈرتے نہیں ہو؟ (23/32)

وَ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ وَ اَتْرَفْنٰهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ﴿۳۳﴾

یہ دعوت حق سن کر اس قوم کے سردار اکابر جو اللہ تعالیٰ کے قوانین پر ایمان لانے سے منکر اور اللہ کے حضور پیش ہونے کو جھٹلاتے تھے (یعنی اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل کے قائل نہ تھے) نیز جنہیں ہم نے دینوی زندگی کی تمام خوشحالیاں اور فراوانیاں عطا کر رکھی تھیں۔ لوگوں سے کہنے لگے کہ اسکے سوا اسکی کوئی حیثیت نہیں کہ تمہارے جیسا ایک بشر ہے جو کچھ تم کھاتے ہو وہ بھی وہی کھاتا ہے۔ جو کچھ تم پیتے ہو وہی کچھ وہ بھی پیتا ہے (لہٰذا تم سے کسی قدر ممتاز حیثیت نہیں رکھتا ہے)۔ (23/33)

وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۳۴﴾

اگر تم نے اپنے ہی جیسے انسان کی اطاعت کر لی تو تباہ و برباد ہو جاؤ گے۔ (23/34)

اَيَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَ كُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ﴿۳۵﴾ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۶﴾

کیا وہ تمہیں یہ وعید دیتا ہے کہ جب تم مر جاؤ گے تو خاک اور ہڈیوں کا ڈھیر رہ جاؤ گے تو تم پھر دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے جاؤ گے۔ یہ کس قدر بعید از قیاس ہے یعنی ان ہونی بات ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔ (23/35-36) (23/82, 17/49, 27/67)

اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿۳۷﴾

اس کے علاوہ کچھ نہیں ہے کہ ہماری زندگی صرف اس دنیا کی زندگی ہے۔ یہیں ہم نے مرنا اور جینا ہے مگر ہم دوبارہ ہرگز زندہ نہیں اٹھائے جائیں گے۔ (23/37)

Marfat.com

اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلُۨ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا وَّمَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِیْنَ ﴿۳۸﴾

یہ ایک مفتری آدمی ہے جو اللہ کے نام پر بہتان باندھتا ہے۔ لہٰذا ہم اس پر کبھی ایمان نہیں لائیں گے۔ (23/38)

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِیْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿۳۹﴾

اب پھر اس رسول نے فریاد کی: ''کہ اے میرے پروردگار! میری مدد فرما کیونکہ انہوں نے مجھے جھٹلا دیا ہے''۔ (23/39)

قَالَ عَمَّا قَلِیْلٍ لَّیُصْبِحُنَّ نٰدِمِیْنَ ﴿۴۰﴾

اللہ تعالیٰ نے قبولیت دعا کے بعد فرمایا: ''عنقریب یہ اپنے کئے پر پچھتائینگے۔ (23/40)

فَاَخَذَتْهُمُ الصَّیْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً ۚ فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۴۱﴾

پس (ہمارے قانون حق و معدلت کے مطابق) ایک ہولناک آواز نے انہیں آلیا۔ اس طرح ہم نے (اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق) انہیں خس و خاشاک کی طرح نیست و نابود کر کے رکھ دیا (13/17) لعنت ہے اس قوم پر جو ظلم کرنے والی ہے۔ (23/41)

ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا اٰخَرِیْنَ ﴿۴۲﴾ ط

مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا یَسْتَاْخِرُوْنَ ﴿۴۳﴾ ط

پھر انکے بعد ہم نے قوموں کے اور بہت سے ادوار پیدا کئے۔ کوئی بھی ہم مشرب قوم (ہمارے قانون امہال کے مطابق) اپنے مقررہ وقت مرگ سے آگے یا پیچھے نہیں جاسکتی۔ (23/42-43)

ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا ؕ كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِیْثَ ۚ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۴﴾

بعد ازاں ہم نے (اپنے قانون استخلاف کے مطابق) سلسلہ وار اپنے رسول بھیجتے رہے لیکن جب کسی قوم میں اس کا رسول آیا تو معاً اس کی پیش کردہ تعلیم کو جھٹلا دیا گیا۔ چنانچہ ہم بھی ایک کے بعد

Marfat.com

دوسری قوموں کو ہلاک کرتے رہے، اور انکی ہستیوں کو افسانے بنادیا (اس حقیقت کی تاریخ زندہ شہادت ہے) کہ جو لوگ ہمارے قوانین کی صداقت پر ایمان بالیقین نہیں رکھتے۔ وہ زندگی کی خوشگواریوں اور کامرانیوں سے محروم رہ جاتے ہیں۔ (23/44)

ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى وَ اَخَاهُ هٰرُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴿۴۵﴾
اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاسْتَكْبَرُوْا وَ كَانُوْا قَوْمًا عَالِيْنَ ۚ﴿۴۶﴾

پھر ہم نے حضرت موسیٰ اور اسکے بھائی ہارون کو اپنی روشن نشانیاں اور محکم دلائل و براہین دے کر فرعون اور اسکے اعیان کے پاس بھیجا مگر وہ تھے ہی متکبر اور سرکش لوگ۔ (23/45-46)

فَقَالُوْۤا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ ۚ﴿۴۷﴾

چنانچہ وہ آپس میں کہنے لگے: ''کیا ہم اپنے ہی جیسے دو انسانوں پر ایمان لے آئیں جبکہ انکی قوم ہماری ہی غلام و محکوم ہے۔ (23/47)

فَكَذَّبُوْهُمَا فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ ﴿۴۸﴾

لہٰذا انہوں نے دونوں بھائیوں کی تکذیب کی؟ پس (ہمارے قانون مجازات کے مطابق وہ ہلاک کردیئے گئے (حقیقت ہے) کہ جو قوم بھی زندگی کے صحیح اصولوں سے انحراف کریگی وہ تباہ و برباد ہوکر رہے گی۔ (23/48)

وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾

اور ہم نے حضرت موسیٰ کو ضابطہ حیات کتاب توریت دی تھی تاکہ وہ لوگ (خصوصاً) بنی اسرائیل اس ہدایت نامہ کے مطابق زندگی بسر کرکے تباہی سے بچ جائیں۔ (23/49)

وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗۤ اٰيَةً وَّاٰوَيْنٰهُمَاۤ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ ﴿۵۰﴾ ع ۱۸/۳

اور ہم نے ابن مریم حضرت عیسیٰ اور اس کی والدہ کو ایک نشانی بنایا۔ اور (اپنے قانون فوز و فلاح کے مطابق) انہیں ایک بلند جگہ پر پناہ دی جو ہموار اور قابل سکونت، سرسبز و شاداب جس میں نہریں اور چشمے رواں دواں تھے۔ (23/50)

Marfat.com

يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۭ اِنِّىْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝۵۱

اے ہر زمان ومکاں کی اقوام کے رسولو! پاکیزہ اور خوشگوار ماکولات ومشروبات کھاؤ پیو اور فلاح بہبود اور توازن بدوش اعمال بجالاؤ۔ ہمارا قانون مکافات عمل تمہارے تمام اعمال سے باخبر ہے۔(23/51)

وَاِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ۝۵۲

اور تمہاری امت (دین توحید کے لحاظ سے) ایک ہی امت ہے اور میں تمہارا رب ہوں میرے قوانین واحکام کی نگہداشت کرتے رہو۔(23/52)

فَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا ۭ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝۵۳

لیکن ان لوگوں نے (عصبیت کی بنیاد پر) اپنے دین کو اپنے درمیان فرقوں میں تقسیم کرلیا چنانچہ ہر فرقے کے جو کچھ پاس ہے اسی پر خوش اور قانع ہے(30/32)۔ (23/53)

فَذَرْهُمْ فِيْ غَمْرَتِهِمْ حَتّٰى حِيْنٍ ۝۵۴

بہرحال اے پیغمبر! ان (کافروں) کو کچھ مدت غفلت میں مدہوش پڑا رہنے دو۔ (جب ہمارے قانون مجازات کے شکنجے میں آجائینگے تو پھر انکی آنکھیں کھلیں گی)(23/54)

اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ ۝۵۵ۙ

کیا یہ اس زعم باطل میں مبتلا ہیں کہ ہم (انکے کفر سے خوش ہیں) اسلئے انہیں مال ومنال اور بیٹے دے کر انکی مدد کررہے ہیں۔(23/55)

نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرٰتِ ۭ بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝۵۶

کہ یہ بھلائی پہنچانے میں سرگرمی دکھائیں ''بالکل نہیں'' حقیقت حال یہ ہے کہ انہیں شعور نہیں۔ (23/56)

اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۝۵۷ۙ

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ۝۵۸ۙ

Marfat.com

(برخلاف اسکے) جولوگ اپنے پروردگار کے قانون مجازات سے ڈرتے ہیں اور اپنے پروردگار کے قوانین واحکام کوتسلیم بالیقین کرتے ہیں۔(23/57-58)

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ ۝٥٩

وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ۝٦٠

اور جولوگ کسی اور ہستی کو اپنے پروردگار کا شریک نہیں ٹھہراتے اور جس قدر بن پڑتا ہے وہ لوگ (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں اور پھران کے دل (اللہ کے قانون مجازات کے خوف سے) لرزاں وترساں رہتے ہیں اسلئے کہ انہیں اپنے رب کی طرف لوٹنا ہے۔(23/59-60)

اُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ۝٦١

یہی وہ لوگ ہیں جوزندگی کی خوشگواریوں اور کامرانیوں کے حصول کیلئے گامزن رہتے ہیں اور شاہراہ حیات میں سب سے سبقت لے جاتے ہیں۔(23/61)

وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝٦٢

ہم کسی انسانی ذات پر اسکی بساط ومقدرت سے زیادہ بوجھ یا ذمے داری نہیں ڈالتے نیز ہمارے پاس ایک کتاب ہے (جوکل بنی نوع انسان کے اعمال نامے) ٹھیک ٹھیک بتادینے والی ہے لہٰذا کسی سے ہرگز ناانصافی نہیں ہوگی۔ 45/29(23/62)

بَلْ قُلُوْبُهُمْ فِىْ غَمْرَةٍ مِّنْ هٰذَا وَلَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا عٰمِلُوْنَ ۝٦٣

لیکن ان کے دل ودماغ پر غفلت کا پردہ پڑا ہوا ہے اس وجہ سے ایسے کام کرتے ہیں جو شاہراہ حیات سے بالکل الگ ہوتے ہیں۔(23/63)

حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ بِالْعَذَابِ اِذَا هُمْ يَجْـَٔرُوْنَ ۝٦٤

بالآخر (ہم اپنے قانون مجازات کے مطابق) عیش وعشرت میں غرق (لذّت شہوات میں غرق) طبقہ کوعذاب الحریق میں گرفتار کرلیں گے(23/54) (وہ پھر چیختے چلاتے اللہ تعالیٰ سے مدد کے لئے فریاد کریں گے۔16/53(23/64)

Marfat.com

لَا تَجْـَٔرُوا الْيَوْمَ ۖ اِنَّكُمْ مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۶۵﴾

ان سے کہہ دیا جائیگا: ''کہ اب چیخ و پکار اور نالہ وفریاد سے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ تمہیں (ہمارے قانون مجازات کے مطابق) ہم سے قطعاً مدد نہیں ملے گی'' (تمہیں اپنے اعمال کے نتائج سے دوچار ہونا پڑیگا)(23/65)

قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ ﴿۶۶﴾

تمہاری کیفیت تو یہ تھی، کہ جب ہمارے قوانین واحکام تمہیں پڑھ کر سنائے جاتے تھے تو تم کان دھرنا گوارہ نہیں کرتے تھے، اور ساتھ ہی انتہائی سرکشی اور تکبر سے الٹے ایڑیوں کے بل پھر جاتے تھے۔ (23/66)

مُسْتَكْبِرِيْنَ ۖ بِهٖ سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ ﴿۶۷﴾

تم اپنی کبر ونخوت کے نشے میں سرشار ہمارے قوانین واحکام کی تحقیر کرتے تھے اور اپنی راتوں کی محفلوں میں تم مل کر بدگوئی (بکواس) کیا کرتے تھے۔(23/67)

اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ اَمْ جَآءَهُمْ مَّا لَمْ يَاْتِ اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۶۸﴾

کیا ان لوگوں نے کبھی اس کلام (قران حکیم) پر غور نہیں کیا یا انکے سامنے کوئی ایسی عجیب بات آ گئی ہے جو انکے سابقہ بزرگوں کے سامنے نہیں آئی تھی۔ (10/16)۔(23/68)

اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۶۹﴾

یا یہ اپنے رسول کو پہچان نہ سکے اس لئے منکر ہو گئے؟ (23/69)

اَمْ يَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ ۭ بَلْ جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ وَاَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿۷۰﴾

یا یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ کو جنون ہو گیا ہے ایسا ہرگز نہیں بلکہ وہ تو توحید کی سچائی لیکر آئے ہیں لیکن ان میں سے اکثریت اس سچائی سے متنفر رہے ہیں۔(23/70)

Marfat.com

وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۷۱﴾

اور اگر حق لوگوں کی خواہشات وجذبات کے تابع ہوتا تو کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں کوئی شے بھی اپنے مقام پر قائم نہ رہتی۔ ہر طرف فساد اور فسق وفجور برپا ہو جاتا اور نظام کائنات درہم برہم ہو جاتا۔ ہم نے (اپنے قانون انعام وکرام کے مطابق) جو کتاب عطا کی ہے (قرآن کریم، کتاب الانسان ہے) جس میں انکی اپنی بڑائی، عظمت، شرف ومجد، سرفرازی اور سربلندی کا ذکر ہے (لیکن ان لوگوں کی جہالت کا یہ عالم ہے) کہ یہ اپنے ہی ذکر سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔ 43/44,21/10,7/176,(23/71)

اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ۚ وَّهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۷۲﴾

اے پیغمبر! کیا تم (اپنی تبلیغ کے عوض) ان سے کوئی معاوضہ طلب کر رہے ہو۔ تمہارے لئے تمہارے رب کا دیا ہوا صلہ ہی بہتر ہے اور وہی بہترین رزق دینے والا ہے۔ (23/72)

وَاِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۷۳﴾

وَاِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ ﴿۷۴﴾

بلاشبہ تو (انہیں بلا مزد ومعاوضہ) زندگی کی سیدھی اور متوازن راہ کی طرف دعوت دیتا ہے لیکن جو لوگ روز آخرت یعنی نشاۃ ثانیہ پر یقین نہیں رکھتے وہ یقیناً راہ راست سے بھٹکے ہوئے ہیں۔ (23/73-74)

وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۷۵﴾

اور اگر ہم ان پر رحم کریں اور جس تکلیف میں آجکل مبتلا ہیں، اسے دور کر دیں تو یہ اپنی حد سے بڑھی ہوئی سرکشی میں راہ راست کھو کر حیران وپریشان پھرتے رہینگے۔ (23/75)

وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿۷۶﴾

پھر جب ہم نے (اپنے قانون ابتلا کے مطابق) انہیں عذاب میں مبتلا کیا تو وہ (انابت کی

Marfat.com

بجائے) اپنے رب کے حضور جھکے نہ کبھی عجز وانکساری اختیار کرنے والے تھے۔(23/76)

حَتّٰۤى اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ اِذَا هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ۝۷۷ ع ۴ ۲۷ ۴

پھر جب ہم (اپنے قانون مجازات کے مطابق) ان پر عذاب شدید کا دروازہ کھول دینگے تو وہ یکسر مایوس ہو جائینگے۔ (23/77)

وَهُوَ الَّذِيْۤ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝۷۸

وہی اللہ تعالیٰ ہے جس نے تمہارے کان، آنکھیں، اور دل و دماغ کی صلاحیتیں عطا کیں ایسے بہت ہی کم ہیں جو شکر گزار ہوں۔ (23/78),67/23,16/78,32/9

وَهُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝۷۹

وہی اللہ ہے جس نے (اے بنی نوع انسان) تمہیں اس کرۂ زمین میں پیدا کر کے پھیلا دیا پھر اسی کے حضور تم سب کو جمع ہونا ہے۔ (4/1) (23/79) ,67/24

وَهُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۸۰

وہی اللہ تمہیں زندگی عطا کرتا ہے اور موت بھی دیتا ہے اور رات کو دن میں اور دن کو رات میں بدلتا رہتا ہے کیا پھر بھی تم عقل وفکر سے کام نہیں لوگے؟ (23/80)

بَلْ قَالُوْا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ ۝۸۱

لیکن انہوں نے ویسا ہی جواب دیا جو انکے مقدمین دیا کرتے تھے۔ (23/81)

قَالُوْۤا ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝۸۲

انہوں نے (استفہامیہ انداز میں کہا) کیا جب ہم مر کھپ کر مٹی اور ہڈیاں بن کر رہ جائینگے تو دوبارہ زندہ اٹھائے جائینگے؟ (23/82),27/67,50/3,37/16,17/49

لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا هٰذَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝۸۳

جو وعید اب ہمیں دی جاتی ہے ایسی ہی پیشتر ازیں ہمارے آباؤ اجداد کو بھی دی جاتی رہی ہیں۔ یہ بجز این نیست کہ افسانہائے پارینہ ہیں۔ (23/83)

Marfat.com

قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۴﴾

اے رسول! ان سے پوچھو کہ ''اگر تمہیں یہ علم ہے تو بتاؤ کرہ ارض اور تمام مخلوقات جو اس میں ہیں کس کی خاطر برسرِ عمل ہے؟ (23/84)

سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۵﴾

تو فوراً جواب دیں گے: ''سب اللہ تعالیٰ کی ملکیت میں ہیں، ان سے پوچھو: (یہ جاننے کے باوجود) کیا تم سبق حاصل نہیں کرو گے''؟ (23/85)

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿۸۶﴾

یہ بھی ان سے دریافت کرو: ''کہ متعدد اجرام فلکی (Several orbits) اور عظیم تخت فرمانروائی کا مالک کون ہے؟ (23/86)

سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۸۷﴾

تو وہ فوراً جواب دیں گے: ''یہ سب کچھ اللہ کے قبضہ قدرت میں ہیں، تو ان سے پوچھو: پھر تم (انکار و بدعملی کے نتائج سے) ڈرتے کیوں نہیں ہو''؟ (23/87)

قُلْ مَنْۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۸﴾

ان سے یہ بھی پوچھو: ''اگر (حقیقت حال کو) تم جانتے ہو تو بتاؤ تمام کائنات کا اقتدار و اختیار کس کے قبضہ قدرت میں ہے''؟ وہی سب کو پناہ دینے والا ہے اور کوئی نہیں جو اس کے اوپر پناہ دینے والا ہو۔ (23/88)

سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ﴿۸۹﴾

تو بلا تامل تسلیم کرلیں گے یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے لئے ہے (29/65) تو ان سے پوچھو: (اگر اس حقیقت کو جانتے ہو) تو پھر کہاں سے دھوکہ کھا رہے ہو؟ (23/89) (دراصل ہم انکے پاس ضابطہ قوانین لے آئے ہیں جو سراسر حق صداقت پر مبنی ہے (یاد رکھو اس قسم کا اقرار کچھ معنی نہیں رکھتا)

Marfat.com

بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۹۰﴾

بلکہ ہم نے انہیں ایسی چیز دی ہے ہو حق پر مبنی ہے مگر زباں سے ہر حقیقت کا اقرار کرنے کے باوجود دل سے نہیں مانتے یہ ہیں ہی جھوٹے۔ (23/90)

مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۢ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۹۱﴾

خبردار! اللہ تعالیٰ نے ہرگز کسی کو اپنی اولاد (بیٹا، بیٹی) نہیں بنایا 18/4,19/88,19/35 اور نہ ہی اس کا ہمسر کوئی اور صاحب اقتدار و اختیار ہستی ہے۔ اگر ایسا ہوتا کہ یہاں ایک سے زیادہ الٰہ ہوتے تو ہر ایک اپنی مخلوق کو لے کر الگ ہو جاتا اور اس طرح وہ ایک دوسرے پر (تسلط یا فوقیت حاصل کرنے کیلئے) چڑھ دوڑتا اور اس طرح (نظام کائنات درہم برہم ہو جاتا) بہرحال جو لوگ اللہ تعالیٰ کے متعلق جس قسم کا تصور رکھتے ہیں وہ اس سے بہت بلند، مبرا اور منزہ ہے (اس کی ذات کے بارے میں ہم کچھ نہیں سمجھ سکتے لیس کمثلہ شیٔ (42/11) یہی تصور تمام مشرکانہ عقائد کا بطلان ہے)۔ (23/91)

عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۹۲﴾ ع ۵

جو کچھ غیب میں ہے اور حاضر ہے وہ سب اس کے علم میں ہے وہ ان تمام باطل قوتوں سے بہت بلند و بالاتر ہے جنہیں یہ مشرکین الوہیت میں اس کا شریک و سہیم ٹھہراتے ہیں۔ (23/92)

قُلْ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ﴿۹۳﴾

رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۴﴾

اے رسول! تیری یہ دعا یا آرزو ہونی چاہیے: ''کہ اے میرے پروردگار! جس آنے والے عذاب کے متعلق انہیں وعید دی جا رہی ہے اگر اسے میری زندگی میں واقع ہونا ہے تو اس وقت ظہور میں آئے جب میں اس ظالم قوم کے درمیان سے نکل جاؤں (تاکہ اس کی لپیٹ میں میری جماعت کے افراد نہ آ جائیں (8/25)(23/93-94)

وَاِنَّا عَلٰٓى اَنْ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۹۵﴾

(اے رسولؐ! آپ مطمئن رہیں) اگرچہ ہم اس پر قادر ہیں کہ جس عذاب و تباہی کا ان سے

Marfat.com

وعدہ کیا جارہا ہے (ہم اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق تجھے محفوظ کر کے) تمہاری زندگی ہی میں واقع کر کے تمہیں دکھا دینگے۔(23/95)

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ السَّیِّئَةَ ؕ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَصِفُوْنَ ﴿۹۶﴾

لہٰذا اے رسول! تم اپنے پروگرام کی تکمیل کے لئے سرگرم عمل رہو۔ اور ان لوگوں کی پیدا کردہ ناہمواریوں کو اپنے حسن عمل سے دور کرتے رہو، جو باتیں تمہاری نسبت یہ کرتے ہیں ان سب کو ہم جانتے ہیں (تم ان باتوں کی قطعاً پرواہ نہ کرو)(23/96)

وَ قُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ ﴿۹۷﴾

تمہاری دعا (ہمارے حضور یہ ہونی چاہیے) کہ اے پروردگار! میں ان شیطان سرشت لوگوں کی عیب جوئی، وسوسہ اندازی میں تیرے دامن میں پناہ لینا چاہتا ہوں۔(23/97)

وَ اَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ ﴿۹۸﴾

نیز اے میرے پروردگار! میں اس سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں۔(23/98)

حَتّٰۤی اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ﴿۹۹﴾
لَعَلِّیْۤ اَعْمَلُ صَالِحًا فِیْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ؕ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا ؕ وَ مِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

(یہ اپنی روش سے باز نہیں آئینگے) یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی ایک کو موت آجائے۔ تو پھر فریاد کریگا کہ: ''اے میرے رب مجھے اسی دنیا میں واپس بھیج دیجئے جسے میں چھوڑ آیا ہوں تا کہ میں فلاح و بہبود اور توازن آفریں عمل بجالاؤں۔ ''ہرگز نہیں''۔ یہ جو باتیں بناتا ہے (دل سے نہیں کرتا) محض زبان سے کرتا ہے (یاد رکھو!) ان (سب مرنے والوں کے) پیچھے عالم برزخ ہے جہاں دوبارہ اٹھائے جانے کے دن تک رہیں گے۔ (23/99-100)

Marfat.com

فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَیْنَهُمْ یَوْمَىِٕذٍ وَّ لَا یَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۱۰۱﴾

پھر جب صور پھونکا جائیگا اور انہیں دوبارہ زندہ کیا جائیگا تو اس روز انکے درمیان رشتے ناطے منقطع ہو جائیں گے اور نہ ہی کوئی ایک دوسرے کا پرسان حال ہوگا۔ (23/101)

فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۲﴾

جن لوگوں کی حسنات کا پلڑا بھاری ہوگا وہی لوگ کامیاب و کامران ہوں گے یعنی جنت الفردوس میں داخل ہوں گے۔(23/102)

وَ مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ فَاُولٰٓىِٕكَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِیْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾

بخلاف اس کے جن کا حسنات کی نسبت سیات کی وجہ سے پلڑا بھاری ہوگا وہی لوگ خسارے میں ہونگے لہٰذا وہ ہمیشہ جہنم میں رہینگے۔(23/103)

تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِیْهَا كٰلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾

آتش جہنم انکے چہروں کو جھلس دیگی اور انکے چہرے مسخ ہو جائیں گے (بدنما ہو جائیں گے)۔(23/104)

اَلَمْ تَكُنْ اٰیٰتِیْ تُتْلٰى عَلَیْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾

پھر رب کریم اہل نار سے پوچھے گا: ''کیا میری آیات یعنی میرے قوانین و احکام اور تعلیمات پڑھ کر تمہیں سنائے نہیں جاتے تھے؟ لیکن تم انکی تکذیب کرتے تھے۔(23/105)

قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَیْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّیْنَ ﴿۱۰۶﴾

یہ سن کر وہ کہیں گے: ''اے ہمارے رب ہماری بدبختی ہم پر غالب آ گئی تھی اور ہم گمراہ قوم میں سے تھے''۔ (23/106)

رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۰۷﴾

Marfat.com

(اب حقیقت ہم پر کھل چکی ہے) لہٰذا اے ہمارے رب! تو ہمیں اس عذاب سے نجات دیدے، اگر ہم نے دوبارہ اعمال سوٴ کا ارتکاب کیا تو ہم واقعی اپنے آپ پر ظلم کرنے والے ہونگے۔ (23/107)

قَالَ اخْسَـُٔوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ﴿۱۰۸﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہوگا: ''اب اس (جہنم) میں ذلت وخواری سے رہو یعنی رہین حرماں و یاس رہو اور مجھ سے کلام مت کرو۔(23/108)

اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾

(تم جانتے نہیں) میرے بندوں میں سے ایک گروہ ایسا تھا جنکی فریاد یہ تھی کہ اے ہمارے رب! ہم تیرے قوانین واحکام کی صداقت پر ایمان بالیقین رکھتے ہیں۔ لہٰذا اب ہمیں اپنی حفاظت میں رکھیو اور ہم پر رحم وکرم فرما۔ تجھ سے بہتر رحم وکرم کرنے والا کوئی نہیں ہے۔(23/109)

فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰٓى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ﴿۱۱۰﴾

لیکن تم نے انہیں ہدف تمسخر بنالیا تھا یہاں تک کہ وہ میری یاد سے یکسر غافل ہوگئے تھے لیکن تم انکی تضحیک کرتے ہی رہے۔(23/110)

اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۱۱۱﴾

مگر آج میں نے انکے صبر وشکیب اور استقامت کا اجر دے دیا ہے۔ وہی لوگ کامیاب و بامراد ہیں (یعنی حسن عمل کے خوشگوار نتائج کی بنا پر جنت الفردوس میں جانے میں کامیاب ہوگئے ہیں)۔(23/111)

قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾

اللہ تعالیٰ ان سے دریافت فرمائیگا: ''بتاؤ تم کتنے برس کرہ ارض یعنی زمین پر رہے تھے؟(23/112)

Marfat.com

قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْـَٔلِ الْعَآدِّيْنَ ﴿۱۱۳﴾

وہ جواب دیں گے: ''ایک دن یا اس کا کوئی حصہ رہے تھے۔ حساب دانوں سے دریافت فرما لیجئے''۔ (23/113)

قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱۴﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہوگا: ''تم واقعی تھوڑا عرصہ رہے تھے۔ کاش تم جانتے ہوتے (23/114)

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾

کیا تم خیال کرتے ہو کہ ہم نے تمہیں عبث تخلیق کیا ہے اور تم ہمارے پاس لوٹنے والے نہیں ہو؟ (23/115)

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ﴿۱۱۶﴾

اللہ تعالیٰ بلند مرتبہ بادشاہ حقیقی ہے۔ اس کے سوا کوئی بھی صاحب اقتدار و اختیار نہیں ہے۔ وہی فرمانروائی کے تخت جلیل کا مالک ہے۔ (23/116)

وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۱۷﴾

یاد رکھو! جو کوئی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسری ہستی کو اپنا معبود پکارے گا جسکی اس کے پاس کوئی دلیل و برہان نہیں تو اس کا حساب کتاب اسکے رب کے پاس ہے ایسے کافر لوگ کبھی بھی فلاح نہیں پا سکیں گے۔ (23/117)

ع ۶ ۲۶ ۶ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ ع

تمہاری یہ دعا ورد زبان ہونی چاہیے: ''کہ اے میرے پروردگار! میری حفاظت فرما، اور مجھ سے رجوع برحمت فرما کیونکہ تو ہی بہترین رحم فرمانے والا ہے۔ (23/118)

Marfat.com

سُوْرَةُ النُّوْرِ مَدَنِيَّةٌ

اٰیاتھا ۶۴ رکوعاتھا ۹

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ①

یہ ایک سورۃ ہے جس کو ہم نے (خصوصی طور پر) نازل فرمایا ہے۔ اسکے قوانین واحکام کو سمجھنے اور انکے مطابق سفر زندگی طے کرنے کو بنی نوع انسان کے لئے ضروری یا فرض قرار دیا ہے 28/85۔ اس میں ہم نے بڑے واضح مدلل اور روشن قوانین واحکام اور ہدایات دی ہیں تا کہ تم یاد رکھو۔ (24/1)

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۖ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ②

(اس سلسلہ میں پہلا حکم یہ ہے کہ) زانیہ عورت اور زانی مرد کو سو سو کوڑوں کی مار مارو (یہ اللہ تعالیٰ کے قانون کا معاملہ ہے) اس میں کسی قسم کی نرمی کی گنجائش نہیں ہے۔ نیز ہر دو کی سزا کے وقت اہل ایمان کی ایک جماعت کو درس عبرت کیلئے اس کا مشاہدہ کرنا چاہیے۔ (24/2)

اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً ۖ وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ③

زانی مرد صرف زانیہ عورت یا مشرکہ عورت سے ہی نکاح کرے اور زانیہ عورت صرف زانی مرد یا مشرک مرد سے نکاح کرے ورنہ مومنین پر تو یہ دونوں فعل ممنوع وحرام ہیں کہ وہ زانی عورت یا زانی مرد سے نکاح کریں۔ (2/221) (24/3)

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ④

Marfat.com

جولوگ پاکدامن عورتوں پر (بدکاری) کی تہمت لگاتے ہیں مگر (اپنے دعویٰ کے ثبوت میں) چار چشم دید گواہ پیش نہ کرسکیں تو ان کو اسی کوڑوں کی سزا دو اور انکی شہادت کبھی بھی قبول نہ کی جائے اور وہ خود ہی فاسق یعنی قانون شکن ہیں۔ (24/4)

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

اس سے مستثنیٰ وہ لوگ ہیں جو (ایسی حرکت) کے بعد توبہ کرلیں اور اپنی اصلاح کرلیں کیونکہ اللہ تعالیٰ تحفظ فراہم کرنے اور رجوع برحمت فرمانے والا ہے۔ (24/5)

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝

اسی طرح جولوگ اپنی بیویوں پر (بدکاری) کی تہمت لگائیں لیکن ان کی اپنی ذات کے سوا انکے پاس کوئی عینی شاہد نہ ہو تو ان میں سے ہر ایک اللہ کی قسم کھا کر چار مرتبہ کہے کہ وہ (اپنے الزام میں) سچا ہے۔ (24/6)

وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝

اور پانچویں بار کہے: ''اس پر اللہ کی لعنت ہو اگر وہ جھوٹا ہو''۔ (24/7)

وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝

اور اسی طرح وہ عورت اپنے آپ کو تعزیر سے بچا سکتی ہے کہ وہ اللہ کی قسم کھا کر چار مرتبہ کہے کہ اس کا شوہر جھوٹا ہے۔ (24/8)

وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝

اور پانچویں بار کہے کہ اس پر اللہ کا غضب ٹوٹ پڑے اگر اس کا شوہر سچ بولنے والوں میں ہے۔ (24/9)

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ۝ ع

ع ۱۰ ۱ ۷

Marfat.com

اے جماعت مومنین! اللہ تعالیٰ کا خاص فضل وکرم اور رحمت ہے (کہ اس نے اپنے قانون میں عفو ودرگزر کی گنجائش رکھ دی ہے) وگرنہ (تمہارا خاندانی نظام تمہیں پیچیدگیوں میں مبتلا کر دیتا) لیکن حقیقت یہ ہے اللہ تعالیٰ بار بار رجوع برحمت کرنے والا اور حد درجہ دانشمند اور نہایت حکمت سے اپنے امور سرانجام دینے والا ہے۔(24/10)

اِنَّ الَّذِیۡنَ جَآءُوۡ بِالۡاِفۡکِ عُصۡبَۃٌ مِّنۡکُمۡ ؕ لَا تَحۡسَبُوۡہُ شَرًّا لَّکُمۡ ؕ بَلۡ ہُوَ خَیۡرٌ لَّکُمۡ ؕ لِکُلِّ امۡرِیًٔ مِّنۡہُمۡ مَّا اکۡتَسَبَ مِنَ الۡاِثۡمِ ۚ وَ الَّذِیۡ تَوَلّٰی کِبۡرَہٗ مِنۡہُمۡ لَہٗ عَذَابٌ عَظِیۡمٌ ﴿۱۱﴾

جن لوگوں نے یہ بہتان طرازی کی تھی وہ تمہیں میں سے ایک ٹولہ ہے۔تم یہ نہ سمجھو کہ یہ واقعہ تمہارے لئے مضرت رساں ہے بلکہ تمہارے لئے (سبق آموزی کے لحاظ سے) بہتر ہے ان میں سے ہر شخص کے لئے وہی ہے جو اس نے گناہ کمایا۔لیکن تم میں سے جس شخص نے بار گناہ اٹھایا ہے (ہمارے قانون مجازات کے لحاظ سے) اس کے لئے بڑا دردناک عذاب ہے۔(24/11)

لَوۡ لَاۤ اِذۡ سَمِعۡتُمُوۡہُ ظَنَّ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ وَ الۡمُؤۡمِنٰتُ بِاَنۡفُسِہِمۡ خَیۡرًا ۙ وَّ قَالُوۡا ہٰذَاۤ اِفۡکٌ مُّبِیۡنٌ ﴿۱۲﴾

(یہ کس قدر شرم وپشیمانگی کی بات ہے کہ) جب تم نے یہ (شرمناک) افواہ سنی تھی تو مومن مردوں اور مومن عورتوں نے اپنے آپ پر نیک گمان کیوں نہ کیا؟ اور کیوں نہ کہا کہ یہ تو صریحاً بہتان ہے؟(24/12)

لَوۡ لَا جَآءُوۡ عَلَیۡہِ بِاَرۡبَعَۃِ شُہَدَآءَ ۚ فَاِذۡ لَمۡ یَاۡتُوۡا بِالشُّہَدَآءِ فَاُولٰٓئِکَ عِنۡدَ اللّٰہِ ہُمُ الۡکٰذِبُوۡنَ ﴿۱۳﴾

ان بہتان طرازوں نے (اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق) چار گواہ کیوں نہ پیش کئے۔ (24/4) اب جب وہ گواہ پیش نہیں کر سکے ہیں تو وہ اللہ کے نزدیک جھوٹوں میں سے ہیں (وہ پاکدامن عورت پر الزام لگانے کی پاداش میں مستحق تعزیر ہیں)(24/13)

Marfat.com

وَلَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيْ مَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۴﴾

اگر تم لوگوں پر دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحم و کرم شامل حال نہ ہوتا تو جس بہتان طرازی میں تم ملوث ہو گئے تھے۔ اس کی پاداش میں تمہیں بڑا دردناک عذاب آلیتا۔ (24/14)

اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ۖ وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ ﴿۱۵﴾

ذرا سوچئے! جب تم اپنی زبانوں سے وہ بات دہرا رہے تھے اور اپنے مونہوں سے ایسی بات کہے جا رہے تھے جس کی حقیقت کا تمہیں علم نہ تھا (17/36) تم اسے معمولی بات خیال کر رہے تھے حالانکہ اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق وہ بہت بڑی بات اور گھناؤنا جرم تھا۔ (24/15)

وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖ سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۶﴾

(پھر دیکھئے) جب تم نے یہ سنا تھا تو تم نے کیوں نہ کہہ دیا کہ ایسی بات منہ سے نکالنا ہمیں زیب نہیں دیتا۔ اے اللہ! صرف تو ہی ہر عیب و نقص سے پاک منزہ ہے۔ معاذ اللہ یہ تو ایک بڑا سنگین بہتان ہے۔ (24/16)

يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷﴾

اللہ تعالیٰ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ اگر تم واقعی مومن ہو تو آئندہ تم کبھی بھی ایسی حرکت نہ کرنا۔ (24/17)

وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۸﴾

وہ اللہ تمہیں اپنے قوانین و احکام صاف صاف بیان فرماتا ہے کیونکہ وہ علیم و حکیم ہے۔ (24/18)

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾

Marfat.com

بلاشبہ جولوگ اہل ایمان کے گروہ میں ہوتے ہوئے فحاشی اور بے حیائی کی باتیں پھیلانا چاہتے ہیں (وہ اللہ کے قانون مجازات کے مطابق) دنیا وآخرت میں دردناک سزا کے مستحق ہیں (اس حقیقت) کو اللہ جانتا ہے مگر تم نہیں جانتے۔ (24/19)

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۰﴾

اگر اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم اور اسکی رحمت تمہارے شامل حال نہ ہوتی 24/14 (تو تم بھی سزاوار عذاب ہوتے) لیکن اللہ تعالیٰ بڑا ہی شفیق مہربان اور رجوع برحمت فرمانے والا ہے۔ (24/20)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ ۭ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۱﴾

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! شیطان (سرکش) کے نقش قدم پر نہ چلو۔ جوکوئی شیطان کی پیروی کریگا تو وہ اسے فحش اور بدی کا حکم دیگا۔ 2/68 اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کا رحم وکرم نہ ہوتا تو تم میں سے کوئی شخص پاک دل و پاک باز نہ ہوسکتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ (اپنے قانون مشیت وحکمت کے مطابق) جس کا چاہتا ہے تزکیہ نفس کردیتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ سب کو سننے والا اور جاننے والا ہے۔ (24/21)

وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْٓا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۡ وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ۭ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۲﴾

تم میں سے جولوگ صاحب فضل وکرم اور مالی کشادگی رکھتے ہیں وہ اس بات کی قسم ہی نہ کھا بیٹھیں کہ اپنے عزیز واقارب محتاجوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو (مالی) امداد نہیں دینگے بلکہ انکی سہو وخطا سے درگزر اور صرف نظر کرنا چاہئے۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری خطائیں معاف فرمادیں؟ اس کی تو یہی صفت ہے کہ وہ تحفظ فراہم کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ (24/22)

Marfat.com

اِنَّ الَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۲۳﴾

بلاشبہ جولوگ پاکدامن مومن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں ان پر دنیا وآخرت دونوں میں لعنت ہے نیز انہیں بڑا ہی کربناک عذاب ہوگا۔(24/23)

یَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَیْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَیْدِیْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾

روز حساب انکی زبانیں اور ہاتھ پاؤں انکے خلاف گواہی دینگے جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔ 36/65 (24/24)

یَوْمَئِذٍ یُّوَفِّیْهِمُ اللّٰهُ دِیْنَهُمُ الْحَقَّ وَیَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ ﴿۲۵﴾

اس روز اللہ تعالیٰ (اپنے مکافات عمل کے مطابق) انکے اعمال کا صلہ انکو پورا پورا دیگا جس کے مستحق ہیں اور جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی حق العباد ہے۔یعنی سچ کو واضح طور پر بیان فرمانے والا ہے۔(24/25)

اَلْخَبِیْثٰتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ وَالْخَبِیْثُوْنَ لِلْخَبِیْثٰتِ ۚ وَالطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَالطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبٰتِ ۚ اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا یَقُوْلُوْنَ ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِیْمٌ ﴿۲۶﴾ ع ۳ ۶ ۹

(ازدواجی زندگی کی کامیابی کے لئے شوہر و بیوی میں ہم آہنگی ضروری ہے) اس بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''خبیث اور بدکردار و بداخلاق عورتوں کے ازواج بھی خبیث مرد ہونے چاہیے۔ اسی طرح خبیث مردوں کی ازواج ان جیسی خبیث عورتیں ہونی چاہیے۔ برعکس اس کے طیب و پاکباز عورتوں کے ازواج پاکباز مرد ہونے چاہیے۔ اور پاکیزہ و پاکباز مردوں کی ازواج پاکدامن عورتیں ہونی چاہیے۔ یہ لوگ (اتہامات وخرافات) سے مبرا اور پاکباز ہیں (خصوصاً اہل بیت) ان (پاکباز) لوگوں کے لئے تحفظ بھی اور باعزت رزق بھی ہے۔(24/26)

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِكُمْ حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰۤی اَهْلِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾

Marfat.com

اے لوگو! جو ایمان بالیقین لائے ہو! اپنے گھروں کے سوا دوسروں کے گھروں میں بلا اجازت ہرگز نہ داخل ہوا کرو۔ اور جب (اجازت مل جائے) تو گھر والوں کو سلام کرو (جسکے معنے ہیں فتنوں اور مصیبتوں سے محفوظ رہو) یہ طرز عمل تمہارے لئے بہتر ہے۔ امید ہے تم اسے یاد رکھو گے۔ (24/27)

فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝۲۸

پھر اگر وہاں کسی کو موجود نہ پاؤ تو اس گھر میں ہرگز داخل نہ ہوا کرو۔ جب تک کہ اجازت حاصل نہ کرلو۔ اگر تمہیں لوٹ جانے کے لئے کہا جائے تو واپس لوٹ جاؤ یہ تمہاری نشو ونما کیلئے زیادہ بہتر اور احسن اخلاق کی دلیل ہے۔ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اسے خوب جانتا ہے۔ (24/28)

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ۝۲۹

اگر تم غیر آباد گھروں میں داخل ہو جاؤ تو کوئی مضائقہ نہیں ہے، جس گھر میں تمہارا ضرورت کا ساز وسامان ہو (وہاں بے روک ٹوک جا سکتے ہو) بہر حال یاد رکھئے! جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپاتے ہو اللہ کو سب کا علم ہے، کیوں کہ عالم الغیب والشہادہ ہے۔ (6/73)(24/29)

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ۭ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝۳۰

اے رسول مومنین کو تاکید کر دیں کہ وہ اپنی نظروں کو (نامحرم صنف جمیلہ کے حسن جمال کو) دیکھنے سے نیچا رکھیں۔ اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔ ایسا فعل انکے حسن اخلاق وکردار کیلئے زیادہ مفید ہے۔ بہر حال جو بھی انکے افعال ہیں اللہ تعالیٰ ان سے مکمل آگاہی رکھتا ہے۔ (24/30)

Marfat.com

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ
اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ
اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ
اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ
اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ
النِّسَآءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ
جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۱﴾

اور اہل ایمان عورتوں کو بھی تاکیداً کہہ دو۔ کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں نیز اپنی عصمتوں کی حفاظت کریں۔ اور اپنی زینت اور آرائش جمال کو نمایاں نہ کریں۔ سوائے اس کے وہ عادتاً چلتے پھرتے ظاہر ہوں۔ یعنی چہرہ، ہاتھ اور پاؤں وغیرہ۔ علاوہ ازیں ان پر لازم ہے کہ اپنے اوڑھنے کی چادریں اپنے سینوں پر ڈال لیا کریں۔ نیز اپنی زینت یعنی آرائش جمال کو نامحرموں کی سامنے ظاہر نہ کریں۔ سوائے محارم کے یعنی اپنے شوہروں یا باپوں کے، یا اپنے بیٹوں کے، یا اپنے شوہروں کے بیٹوں کے (جو دوسری بیگمات سے ہوں) یا اپنے بھائیوں کے، یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں کے، یا اپنی ملنے جلنے والی عورتوں کے، یا اپنی خادماؤں کے یا مردوں میں ایسے خادموں کے جو جنسی خواہشات سے محروم ہو چکے ہوں۔ یا ان لڑکوں کے جو ابھی عورتوں کی جنسیات سے نا آشنا ہوں۔ علاوہ ازیں چلتے وقت اپنے پاؤں زمین پر نہ ماریں کہ چھپے زیورات ظاہر ہوں۔ اے مومنو! تم سب کے سب اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔ (24/31)

وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ
يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۳۲﴾

(اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اے مسلمانوں!) تم میں سے جو مرد و زن جو غیر شادی شدہ (مجرد) ہیں یا رنڈوے اور بیوہ عورتیں ہیں۔ اور تمہارے غلام مرد، جوان میں سے صالح ہوں، اور خادمائیں،

Marfat.com

جوشادی کے قابل ہوں ان سب کے نکاح کردو۔ اگر وہ محتاج ہوں تو اللہ تبارک تعالیٰ (اپنے قانون انعام وفضل کے مطابق) انہیں خوشحال کردے گا (یہ سب کچھ اس کا مقرر کردہ نظام زندگی ہے) جو بڑے وسیع وسائل کا مالک ہے اور ہر ایک کے حالات سے باخبر ہے۔ (24/32)

وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا ۖ وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ ؕ وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۳﴾

اور جو نکاح کی استطاعت نہیں رکھتے انہیں ضبط نفس سے اپنی عفت کو محفوظ رکھنا چاہیے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ (اپنے قانون انعام واکرام کے مطابق) انہیں خوشحال کردے۔ نیز تمہارے مملوک میں سے جو مکاتبت کرنا چاہیں (یعنی معاوضے کے عوض عہد نامہ کرنا چاہیں تو ان سے عہد نامہ آزادی کرلو) بشرطیکہ تمہیں ان میں اپنی بہبود اور روزی کمانے کی اہلیت ودیانت اور راستبازی کے بارے میں علم ویقین رکھتے ہوں۔ اسکے علاوہ جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں مال ودولت دے رکھا ہے اس میں سے کچھ انہیں دے دو۔ نیز اپنی لونڈیوں، کنیزوں کو جو پاکدامن رہنا چاہتی ہیں، دنیا کی عارضی متاع کیلئے قحبہ گری پر مجبور نہ کرو۔ اور جو کوئی مجبور کریگا تو پھر انکی بے بسی کے بعد اللہ تعالیٰ انکے لئے تحفظ فراہم کرنے والا اور رجوع برحمت فرمانے والا ہے۔ (24/33)

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَّمَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۴﴾ ع ۸

ہم نے تمہاری طرف واضح قوانین واحکام نازل کردیئے ہیں۔ تم سے پہلے جو لوگ گزر چکے ہیں ان (کے عروج وزوال) کی تماثیل بیان کردی گئی ہیں جو متقیوں یعنی اہل خشیت کے لئے پندونصائح ہیں۔ (24/34)

Marfat.com

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ؕ يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ۙ﴿٣٥﴾

اللہ تعالیٰ کائنات کی بلندیوں اور پستیوں کو منور اور روشن کرنے والا ہے۔ اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق میں (جو عقب سے بند ہو) ایک چراغ ہے۔ اور وہ چراغ ایک شیشے کے فانوس یا قندیل میں ہے ایک روشن چراغ جیسے ستارۂ صبحگاہی فضائی تاریکیوں میں نور پاش ہو۔ اور وہ چراغ ایک ایسے بابرکت شجر زیتون کے تیل سے روشن ہو جو مشرق و مغرب کی نسبتوں سے بلند و بالا ہو۔ اور ایسا تیل جو کسی خارجی روشنی کا محتاج نہ ہو۔ نور علیٰ نور یعنی تمام کا تمام نور مجسم ہے۔ اللہ تعالیٰ (اپنے قانون مشیت کے مطابق) جسے چاہتا ہے بذریعہ وحی رہنمائی کر دیتا ہے (تاکہ تفکر بالحق کریں) بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔ (24/35) (چراغ سے مراد قرآن حکیم ہے جس کے قوانین کی روشن قندیل آیات منیرہ ہیں) 64/8,5/44,42/50, (5/15 7/157,5/46,5/15-16,4/175

فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ ۙ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۙ﴿٣٦﴾

یہ چراغ یعنی قرآن حکیم ان گھروں میں روشنی بکھیرتا ہے۔ جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حکم صادر فرمایا ہے کہ ان کا نام بلند کیا جائے یعنی تعظیم و تکریم کی جائے اور انکے نام و احکام کو یاد رکھا جائے نیز جن میں وہ لوگ صبح و شام کے اوقات میں تسبیح و تقدیس کرتے رہتے ہیں۔ 92/20 (24/36)

(گھروں سے مراد اہل ایمان اور اصحابہ اکرام کے گھر ہیں)

رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ۙ﴿٣٧﴾

ایسے لوگ جن کو نہ تو تجارت اور نہ خرید و فروخت اللہ تعالیٰ کی یاد سے اور نظام صلوٰۃ و زکوٰۃ کو قائم کرنے سے غافل کرتی ہے۔ لیکن وہ اس روز (قیامت) سے ڈرتے رہتے ہیں جس میں کلیجہ منہ کو آنے لگے گا اور آنکھیں پتھرا جائینگی۔ (24/37)

Marfat.com

لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٣٨﴾

(وہ اس لئے ایسا کرتے ہیں) تاکہ اللہ سبحانہ (اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق) انکے اعمال کا بہترین صلہ دے، بلکہ اپنے قانون انعام واکرام اور زیادہ نوازشات خسروانہ سے نوازے۔ مشیت ایزدی جسے چاہے بے حساب رزق جیسی نعمت غیر مترقبہ سے نوازتا رہے۔ (24/38)

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۭ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْـًٔا وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ؕ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿٣٩﴾

جولوگ اللہ تعالیٰ کے نظام حیات سے انکار کرتے ہیں ان کے اعمال کی مثال ایسی ہے جیسے دشت بے آب میں سراب (یعنی چمکتی ہوئی ریت) جس کو پیاسا دور سے پانی سمجھے یہاں تک کہ جب وہاں پہنچے وہاں پانی ایسی کوئی چیز نہ پائے۔ مگر اللہ تعالیٰ کو موجود پائے اور اللہ اس کا حساب پورا پورا چکادے (یاد رکھئے!) اللہ تعالیٰ حساب چکانے میں بڑا تیز ہے۔ (24/39)

اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ؕ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ؕ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ؕ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ﴿٤٠﴾ ع ٦

یا پھر ان کفار کے اعمال کا حال ان تاریکیوں کی مثل ہے۔ جو طلاطم خیز سمندر کی آغوش میں ہوں۔ جسے لہروں نے ڈھانپ رکھا ہو۔ اور لہروں پر لہریں امنڈ رہی ہوں اور انکے اوپر بادل چھائے ہوئے ہوں اور اوپر تلے گھٹا ٹوپ اندھیرا ہو۔ اگر ایسے میں کوئی اپنا ہاتھ نکالے تو دیکھ نہ پائے۔ یاد رکھو! جس شخص کو وحی الٰہی ہی کی روشنی نصیب نہ ہوا سے اور کہیں سے بھی روشنی نہیں مل سکتی (24/40)

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿٤١﴾

اے بنی نوع انسان! کیا تو نے اس حقیقت پر کبھی غور نہیں کیا کہ کائنات کی بلندیوں اور

Marfat.com

پستیوں میں جو شے بھی ہے اپنے اپنے فرائض سرانجام دینے میں پورے پورے جذب وانہماک سے سرگرم عمل ہے نیز ذرا ان پرندوں کو (دیکھو) کہ وہ کس طرح پر پھیلائے ہوئے (فضا کی پہنائیوں میں ہزاروں میل دور نکل جاتے ہیں اور بغیر کسی نشان راہ کے اپنی اپنی منزل مقصود تک پہنچ جاتے ہیں۔ کائنات کی ہر شے اپنی تسبیح یعنی فرائض منصبی ادا کرنے کے طریقے اور صلوٰۃ زندگی بسر کرنے کے اسالیب اور راہ منزل کو قدرتی طور پر جانتے ہیں (یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے نور وحی کی برکات سے ہیں جو کائنات میں ہر طرف برس رہی ہیں) یاد رکھو! جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کا کلی علم رکھنے والا ہے۔ (24/41)

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۴۲﴾

یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ کل کائنات میں حکمرانی صرف اللہ تعالیٰ کی ہے (بنی نوع انسان کے معاملات کا مرجع ومآل بالآخر اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق ہوتا ہے) کیونکہ سب نے اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ (24/42)

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْۢ بَرَدٍ فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ ؕ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ؕ ﴿۴۳﴾

کیا تو نے دیکھا نہیں کہ اللہ تعالیٰ پہلے بادلوں کو آہستہ آہستہ چلاتا ہے۔ پھر انکے ٹکڑوں کو باہم ملا دیتا ہے۔ جب وہ تہہ بہ تہہ اکٹھے ہو جاتے ہیں تو بارش کے قطرے ٹپکنے لگتے ہیں اور پہاڑوں جیسے اونچے بادلوں میں سے اولے برساتا ہے اور اپنے قانون مشیت وحکمت کے مطابق جس پر چاہتا ہے گرا دیتا ہے اور جیسے چاہتا ہے ان سے بچا لیتا ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے عنقریب بجلی کی چمک اس کی بینائی اچک لے جائیگی۔ (24/43)

يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ﴿۴۴﴾

(پھر ذرا غور کرو کہ) اللہ تعالیٰ اپنے قانون طبعی کے مطابق رات کو دن میں اور دن کو رات میں کس طرح بدلتا رہتا ہے۔ بلاشبہ اس میں اہل بصیرت کیلئے سامان عبرت ہے۔ (24/44)

Marfat.com

وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ ۚ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ۚ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴۵﴾

اللہ تعالیٰ نے کل جاندار اشیاء کو پانی سے تخلیق کیا ہے۔ 21/30 ان میں سے بعض پیٹ کے بل رینگتے ہیں، بعض دو ٹانگوں پر اور بعض چار ٹانگوں پر چلتے ہیں۔ اللہ تبارک تعالیٰ (اپنے قانون مشیت و حکمت کے مطابق) جو چاہتا ہے۔ تخلیق کیے دیتا ہے بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت کاملہ رکھتا ہے۔ (24/45)

لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ ۭ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴۶﴾

بلاشبہ ہم نے (بنی نوع انسان کی رشد و ہدایت کیلئے) واضح قوانین و احکام نازل کیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ (اپنی مشیت و حکمت کے مطابق) جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی رہنمائی کرتا ہے۔ (24/46)

وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۭ وَمَآ اُولٰۗىِٕكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾

بعض (منافق) لوگ ایسے بھی ہیں جو دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں اور اطاعت و فرمانبرداری بھی کرتے ہیں۔ بعد ازاں ان میں سے ایک فریق روگردانی کر جاتا ہے یقیناً وہ لوگ مومن نہیں ہیں۔ (24/47)

وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۸﴾

جب انہیں اللہ اور رسول کے قوانین کی طرف بلایا جاتا ہے کہ انکے درمیان (کسی قضیے کا) فیصلہ کرے تو ان میں سے ایک فریق گریز کی راہ نکال لیتا ہے۔ (24/48)

وَاِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ يَاْتُوْٓا اِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ ﴿۴۹﴾ ط

البتہ اگر وہ معلوم کریں کہ فیصلہ انکے حق میں ہوگا تو رسول اللہ کے پاس بڑے اطاعت گذار بن کر لپکے آجاتے ہیں۔ (24/49)

Marfat.com

أَفِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ أَمِ ارْتَابُوا أَمْ يَخَافُونَ أَن يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُولُهُ ۚ بَلْ أُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿٥٠﴾

ع ١٦ ١٢ الثلثة

کیا انکے دلوں میں (منافقت) کی بیماری ہے یا شک واضطراب میں مبتلا ہیں یا انہیں خوف ہے کہ اللہ اور اس کے رسول انکے ساتھ نا انصافی کریں گے؟ (یعنی فریق مخالف کی طرف مائل ہو جائیں گے؟) دراصل وہ خود اپنے آپ پر ظلم کرنے والے ہیں۔ (24/50)

إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَن يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٥١﴾

لیکن مومنین کا شیوہ یہ ہے کہ جب انہیں اللہ اور اسکے رسول کی طرف بلایا جائے تا کہ انکے درمیان (انکے قضیے کا) فیصلہ کر دیا جائے تو وہ فیصلہ سن کر کہتے ہیں ہم نے فیصلہ سنا اور تسلیم بالیقین کر لیا ہے وہی لوگ فلاح دارین پانے والے ہیں۔ (24/51)

وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشَ اللَّهَ وَيَتَّقْهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ ﴿٥٢﴾

جو لوگ اللہ اور اسکے رسول کی فرمانبرداری کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے قانون مجازات سے ڈرتے ہیں اور اسکے قانون کی نگہداشت کرتے ہیں وہی کامیاب وبامراد ہیں۔ (24/52)

وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِنْ أَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ۖ قُل لَّا تُقْسِمُوا ۖ طَاعَةٌ مَّعْرُوفَةٌ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿٥٣﴾

اور یہ منافق لوگ اللہ کے نام کی قسمیں کھا کر یقین دلاتے ہیں کہ اگر انہیں جنگ وقتال کے لئے حکم فرمادیں تو وہ سر بکف باہر نکل آئیں گے۔ ان سے کہہ دو کہ قسمیں کھانے کی ضرورت نہیں صرف دستور کے مطابق اطاعت مطلوب ہے۔ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے باخبر ہے۔ (24/53)

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ ۖ فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُم مَّا حُمِّلْتُمْ ۖ وَإِن تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا ۚ وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿٥٤﴾

Marfat.com

اے رسول! ان کو تاکیداً کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ کے قوانین واحکام کی اور اس کے رسول کی اطاعت وپیروی کرو۔ اگر تم نے اسکی اطاعت سے روگردانی کی تو وہ صرف اس ذمے داری کا جواب دہ ہے جو ذمہ داری اسے تفویض کی گئی، اور تم پر وہ واجب ہے جو ذمہ داری تمہیں سونپی گئی ہے۔ یاد رکھو! اگر اسکی اطاعت کروگے تو تمہیں زندگی کے صحیح راستے کی رہنمائی مل جائیگی۔ ہمارے رسول پر تو صرف ہمارے (پیغامات) کو صاف صاف پہنچادینے کی ذمے داری ہے۔ (24/54)

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۪ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا ؕ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۵۵﴾

تم میں سے جولوگ ایمان لائے اور فلاح و بہبود کے توازن آفریں کام کرتے ہیں انکے لئے اللہ تعالیٰ نے وعدہ کررکھا ہے کہ انہیں خلیفۃ الارض بنائے گا (یعنی حکومت واقتدار سے نوازے گا (33/27) جیسے کہ اس نے ان کے متقدمین کو حکومت اور اقتدار بخشا تھا (28/6) علاوہ ازیں اس نے ان کے لئے جو نظام حیات پسند فرمایا ہے اسے مضبوطی سے قائم کردیگا۔ نیز انکے خوف وخطر کو امن اور سلامتی کی حالت میں بدل دیگا۔ وہ صرف میری ہی عبادت کریں گے۔ میری ذات صفات میں کسی کو شریک نہیں کریں گے۔ جولوگ میرا وعدہ پورا ہونے کے بعد میرے نظام حیات قولاً فعلاً ماننے سے انکار کرینگے وہی عہد شکن اور نافرمان ہیں۔ (24/55)

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۵۶﴾

(اے مسلمانو!) اقامت صلوٰۃ اور ایتائے زکوٰۃ کا نظام قائم کرو۔ اور رسول اللہ کی پیروی کرو تاکہ تم پر رحم وکرم کیا جائے۔ (24/56)

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۵۷﴾ ع ۷/۱۳

جولوگ اسلامی نظام کی (مخالفت میں لگے ہوئے ہیں) اے رسول! تم یہ ہرگز خیال نہ کرنا کہ یہ کافر ہمیں اس سرزمین میں عاجز کردیں گے (ایسا ممکن نہیں) ان کا ٹھکانہ جہنم ہے جو بڑا ہی برا ٹھکانا ہے۔ (24/57)

Marfat.com

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ؕ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ؕ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ؕ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۸﴾

اے لوگو جو ایمان بالیقین لائے ہو! تمہارے جو مملوک ہیں اور تمہارے بچے جو ابھی سن بلوغت کو نہیں پہنچے انہیں تین اوقات میں اجازت لے کر تمہارے پاس آنا چاہیے۔ صلوٰۃ فجر سے پہلے دیگر دوپہر کے وقت جب (حسب معمول) اپنا لباس اتار دیا کرتے ہو اور تیسرے صلوٰۃ عشاء کے بعد یہ تینوں اوقات ہمارے پردے کے ہیں۔ انکے علاوہ وہ بلا اجازت تمہارے پاس آئیں تو تمہارے لئے کوئی گناہ کی بات نہیں ہے نہ انکے لئے۔ انہیں اکثر تمہارے پاس اور تمہیں ان کے پاس آنا جانا ہوتا ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنے احکام واضح طور پر بیان فرماتا ہے اور (یاد رکھو!) اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ (24/58)

وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۹﴾

اور جب تمہارے بچے سن بلوغت کو پہنچ جائیں تو انکے لئے لازم ہے کہ وہ اجازت لے کر تمہارے پاس آیا کریں جس طرح انکے اسلاف اجازت لے کر آیا کرتے تھے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ اپنے قوانین و احکام کھول کھول کر بیان فرماتا ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا اور کمال درجہ کا دانشمند ہے۔ (24/59)

وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِيْنَةٍ ؕ وَاَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۶۰﴾

اور جہاں تک عمر رسیدہ مستورات کا تعلق ہے۔ جو نکاح کی خواہش نہ رکھتی ہوں اگر وہ اپنی

Marfat.com

چادریں اتار کر رکھ دیں تو کوئی مضائقہ نہیں۔ بشرطیکہ ایسا کرنے کا جذبہ محرکہ زینت کی نمائش نہ ہو۔(33/33) لیکن اگر وہ بھی (چادریں اتارنے میں) احتیاط سے کام لیں تو انکے لئے بہتر ہے (یاد رکھو!) اللہ تعالیٰ ہر بات کو سننے والا اور نیتوں کو جاننے والا ہے۔ (24/60)

لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّ لَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّ لَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَّ لَا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْۢ بُيُوْتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اٰبَآئِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗٓ اَوْ صَدِيْقِكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا ؕ فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۱﴾ ع ۸ ۴

(ہاں البتہ) نہ تو نابینا کے لئے کوئی حرج ہے اور نہ لنگڑے لولے، اپاہج، مفلوج یا بے سہارا کے لئے، اور نہ مریض کیلئے، اور نہ خود تمہارے لئے کوئی حرج ہے کہ تم اپنے گھروں سے کھانا کھاؤ یا پھر (عندالضرورت) اپنے باپ دادا کے گھروں سے یا اپنی ماؤں کے گھروں سے یا اپنے بھائیوں، بہنوں، چچاؤں، یا پھوپھیوں، ماموؤں، خالاؤں، یا اپنے دوستوں کے گھروں سے کھاؤ یا ان گھروں سے جن کی چابیاں تمہارے سپرد کی گئی ہوں تو تم پر کوئی گناہ کی بات نہیں۔ خواہ تم مل جل کر کھاؤ یا جدا جدا لیکن جب کسی گھر میں داخل ہوا کرو تو اہل خانہ کو سلام کہو، جو اللہ کی طرف سے ایک بابرکت اور پاکیزہ دعا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کی گئی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنے قوانین و احکام واضح بالصراحت بیان فرماتا ہے تا کہ تم سمجھ بوجھ سے کام لو۔ (24/61)

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰٓى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۶۲﴾

Marfat.com

درحقیقت مومن وہ ہیں جواللہ تعالیٰ کی (الوہیت وربوبیت) اوراس کے رسول کی رسالت کوتسلیم بالیقین کرتے ہیں اور جب کسی اہم اجتماعی معاملے میں رسول کے ساتھ ہوتے ہیں تواس سے اجازت حاصل کرتے ہیں وہی فی الواقع اللہ اوراسکے رسول پرایمان بالیقین رکھنے والے ہیں۔ پس جب وہ کسی اپنے کام کے لئے اجازت مانگیں توان میں سے جسے تم چاہواجازت دے دیا کرو۔ایسے لوگوں کے حق میں دعائے مغفرت طلب کیا کرو۔ بلاشبہ وہ تحفظ دینے والا اور رجوع برحمت فرمانے والا ہے۔(24/62)

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۳﴾

مسلمانو! تم لوگ رسول اللہ کے بلانے کواس طرح معمولی بلانا نہ سمجھو جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے کو بلاتے ہو۔ یادرکھو! اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے واقف ہے جونظر بچا کرتمہاری مجلس سے بلا اجازت کھسک جاتے ہیں۔ جولوگ اس کے حکم یا فیصلے کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ڈرنا چاہیے کہ (اللہ تعالیٰ کے قانون مجازات کے مطابق) کسی آزمائش میں نہ پڑجائیں یا کسی دردناک عذاب میں مبتلا ہوجائیں۔(24/63)

اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قَدْ يَعْلَمُ مَاۤ اَنْتُمْ عَلَيْهِ ؕ وَيَوْمَ يُرْجَعُوْنَ اِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۶۴﴾ ع ۹ ۱۵ ۳

جو کچھ بھی کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں ہے سب کچھ اللہ کا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ تم کس روش زندگی پر سفر کررہے ہو۔ یادرکھو! جس روز تمام لوگ اس کے حضور لوٹ کر پیش ہونگے وہ ان کے کل اعمال سے آگاہ کردیگا۔ یقین کرو! کہ اللہ ہر شے کا علم رکھنے والا ہے۔(24/64)

Marfat.com

سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ مَكِّيَّةٌ

اٰیَاتُهَا ۷۷ رُكُوْعَاتُهَا ۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرَا ۙ﴿۱﴾

نہایت متبرک نشو ونما دینے اور سعادت عطا کرنے والا اللہ رب العزت ہے جس نے اپنے بندے (محمدؐ رسول اللہ) پر الفرقان نازل فرمایا۔ تاکہ وہ (حق و باطل کے فرق کو واضح کردے) اور تمام اقوام عالم کیلئے بطور نذیر ہو۔ 7/158,21/107 (نذیر کے معنی ہیں غلط روش زندگی کی تباہ کن نتائج سے آگاہ کرنے والا بشیر کا مترادف ہے) (25/1)

الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِیْرًا ﴿۲﴾

وہی اللہ تعالیٰ ہے ساری کائنات کا مالک ہے۔ اس نے کسی کو بیٹا بنایا ہے نہ بیٹی۔ 18/4,19/88,19/35 جس کی فرمانروائی میں کوئی شریک و سہیم نہیں (ساری کائنات کا مختار مطلق ہے) اس نے ہر مادی اور غیر مادی چیز کو تخلیق کیا ہے۔ پھر اسکے امکانات اور صلاحیتوں کے پیمانے مقرر کردیئے ہیں۔ (25/2)

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً لَّا یَخْلُقُوْنَ شَیْـًٔا وَّهُمْ یُخْلَقُوْنَ وَلَا یَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا یَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَیٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا ﴿۳﴾

(مشرکین کے کفر و جہل کا یہ عالم ہے) کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ساتھ دوسری ہستیوں کو بھی اپنے اپنے معبود بنالئے ہیں (جن کی بے بسی کا تو یہ عالم ہے) کہ وہ خود تو کوئی چیز پیدا نہیں کرسکتے بلکہ خود پیدا کئے گئے ہیں۔ جو اپنے کسی سود و زیاں پر بھی قادر نہیں ہیں (16/20-21) اور نہ ہی موت و حیات پر قدرت رکھتے ہیں اور نہ ہی (روز قیامت) حیات نو دے سکتے ہیں۔ (25/3)

Marfat.com

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اِفْكُ ِۨافْتَرٰىهُ وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۚ فَقَدْ جَآءُوْ ظُلْمًا وَّزُوْرًا ۚ ﴿۴﴾

جولوگ قرآن کریم کی صداقت سے انکار کرتے ہیں، وہ ہرزہ سرائی کرتے ہیں، کہ یہ قرآن جھوٹ کا پلندا ہے جسے اس شخص نے خود ہی گھڑ لیا ہے اور کچھ دوسرے لوگوں نے اس کام میں اسکی مدد کی ہے (بڑے تعجب کی بات ہے) کہ یہ لوگ کس طرح جھوٹ اور فریب سے کام لے کر ظلم کر رہے ہیں۔ (25/4)

وَقَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلٰى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۵﴾

نیز ساتھ ہی یہ الزام تراشی بھی کرتے ہیں کہ یہ پرانے لوگوں کے افسانے اور کہانیاں ہیں جن کو اس شخص نے نقل کرالیا ہے جو صبح وشام سنائی جارہی ہیں۔ (25/5)

قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِيْ يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۶﴾

اے رسول! انہیں بطریق احسن سمجھا دیں کہ اسے (قرآن) کو اس اللہ سبحانہ نے نازل فرمایا ہے جو کل کائنات کے رموز واسرار کا جاننے والا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ وہ بڑا ہی تحفظ دینے والا اور رجوع برحمت فرمانے والا ہے۔ (25/6) 25/59

وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ ۭ لَوْلَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِيْرًا ۙ ﴿۷﴾

(ان کا اعتراض یہ بھی ہے) کہ اور کہتے ہیں یہ رسول کیسا ہے جو عام لوگوں کی طرح کھانا کھاتا اور پیتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے (اگر یہ واقعی رسول ہے) تو پھر کیوں نہ اس کے پاس کوئی فرشتہ بھیجا گیا، جو اس کے ساتھ مل کر لوگوں کو انکے اعمال سے متنبہ کرتا؟ (25/7)

اَوْ يُلْقٰٓى اِلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا ۭ وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿۸﴾

Marfat.com

یا پھر اور کچھ نہیں تو اس کے پاس بہت بڑا خزانہ ہوتا یا کوئی (وسیع وعریض) باغ ہوتا تا کہ فراوانی سے کھاتا پیتا اور یہ ظالم (مشرکین) یہ بھی دوسرے لوگوں کو کہتے ہیں کہ تم (ایسے جاہل ہو) کہ ایک سحرزدہ شخص کے پیچھے لگے ہوئے ہو۔ (25/8)

اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ۝۹ ع

اے میرے پیغمبر! تم دیکھتے جاؤ: ''کہ یہ لوگ آپ کے متعلق کیسی کیسی نامعقول اور بے ہودا مثالیں پیش کرتے ہیں''۔ وہ ایسے بھٹک چکے ہیں کہ انہیں کوئی راہ راست سجھائی ہی نہیں دیتی۔ (25/9)

تَبٰرَكَ الَّذِيْٓ اِنْ شَآءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ وَيَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا ۝۱۰

وہ ایسی ذات پاک اور بابرکت ہے جو (اپنے قانونِ مشیت وحکمت کے مطابق) چاہے تو تجھے ان چیزوں سے خوبتر چیزیں عطا کردے جیسے سرسبز وشاداب باغات جن کے نیچے نہریں رواں دواں ہوں اور تیرے لئے بڑے بڑے محلات بنادے۔ (25/10)

بَلْ كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ ۣ وَاَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا ۝۱۱ ج

مگر یہ لوگ (قیامت) کی گھڑی کو جھٹلاتے ہیں اور ہم نے مقررہ گھڑی کو جھٹلانے والوں کے لئے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔ (25/11)

اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيْرًا ۝۱۲

وہ جب دور سے انکو دیکھے گی تو یہ اس کے غضب ناک بھڑکنے کی آواز سنیں گے (25/12)

وَاِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ۝۱۳ ط

پھر جب وہ باہم زنجیروں میں جکڑے ہوئے جہنم کی تنگنائیوں میں ڈالے جائیں گے تو وہ وہاں ہلاکت (موت) کو پکارنے لگیں گے مگر وہاں موت نہ آئے گی (کیونکہ حیات ثانیہ میں موت نہیں آئیگی)۔ (25/13)

Marfat.com

لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُورًا وَّاحِدًا وَّادْعُوا ثُبُورًا كَثِيرًا ﴿۱۴﴾

(اس وقت ان سے کہا جائیگا:) ''آج تم صرف ایک ہلاکت کی استدعا نہ کرو بہت سی ہلاکتوں کی استدعا کرو (مگر موت نہ آئیگی کیونکہ موت صرف ایک بار ہے بار بار نہیں) (25/14)

قُلْ أَذَٰلِكَ خَيْرٌ أَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۚ كَانَتْ لَهُمْ جَزَاءً وَّمَصِيرًا ﴿۱۵﴾

اے میرے پیغمبر! ان سے پوچھئے! ''عذاب جہنم بہتر ہے یا جنت الفردوس کی زندگی جاوداں جس کا وعدہ صرف متقیوں یعنی اللہ سے ڈرنے والوں سے کیا گیا ہے۔ (25/15)

لَهُمْ فِيهَا مَا يَشَاءُونَ خَالِدِينَ ۚ كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْئُولًا ﴿۱۶﴾

انہیں وہاں جو چاہیں گے ملے گا۔ وہاں ہمیشہ ہمیشہ کیلئے رہیں گے جس کا عطا کرنا تمہارے پروردگار کے ذمے ایک واجب الادا وعدہ ہے۔ (25/16) 41/31,43/71

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ فَيَقُولُ أَأَنتُمْ أَضْلَلْتُمْ عِبَادِي هَٰؤُلَاءِ أَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيلَ ﴿۱۷﴾

اے بنی نوع انسان! ایک دن آئیگا جب ان لوگوں کو جو دوسری ہستیوں کو اللہ تعالیٰ کے اقتدار کلی میں شریک کرتے ہیں اور ان کو بھی جن (ہستیوں) کی یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ساتھ عبادت و پرستش کرتے ہیں جمع کیا جائیگا۔ تو انکے معبودوں سے دریافت کیا جائیگا: ''کہ کیا تم نے میرے ان بندوں کو راہ راست سے گمراہ کیا تھا یا یہ خود ہی بھٹک گئے تھے؟ 2/165-67 (25/17)

قَالُوا سُبْحَانَكَ مَا كَانَ يَنبَغِي لَنَا أَن نَّتَّخِذَ مِن دُونِكَ مِنْ أَوْلِيَاءَ وَلَٰكِن مَّتَّعْتَهُمْ وَآبَاءَهُمْ حَتَّىٰ نَسُوا الذِّكْرَ ۚ وَكَانُوا قَوْمًا بُورًا ﴿۱۸﴾

وہ عرض کرینگے: ''پاک بلند و بالا ہے آپ کی ذات، ہم قطعاً اس کے مجاز نہ تھے کہ تیرے سوا کسی اور کو مددگار یا کارساز تسلیم کرتے۔ مگر صورت حال یوں ہے کہ آپ نے ان لوگوں کو اور انکے آباؤ

Marfat.com

اجداد کو زندگی کا سامان اس قدر فراوانی سے عنایت کر رکھا تھا کہ وہ (دولت کے نشے میں بدمست ہوکر) تیرے قوانین واحکام کو فراموش کر بیٹھے تھے اس طرح وہ ہلاکت کے منہ میں جانے والی قوم بن گئے۔(25/18)

فَقَدْ كَذَّبُوكُمْ بِمَا تَقُولُونَ ۙ فَمَا تَسْتَطِيعُونَ صَرْفًا وَّلَا نَصْرًا ۚ وَمَنْ يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيرًا ﴿١٩﴾

(اس پر اللہ وحدہ لاشریک مشرکین سے کہے گا: ''کہ جو کچھ تم کہتے تھے۔اس کی تکذیب تمہارے (معبودوں) نے کردی ہے۔اب تم ہمارے قانون مجازات کو ٹال سکتے ہو، نہ کسی سے مدد ہی طلب کر سکتے ہو۔(اے اولاد نسل انسانی!) یاد رکھو! تم میں سے جو شخص بھی ظلم عظیم یعنی شرک کرے گا ہم اسے اپنے قانون مجازات کے مطابق سخت عذاب کا مزا چکھائیں گے۔(25/19)

وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ ۭ وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ۭ اَتَصْبِرُوْنَ ۚ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا ﴿٢٠﴾ ع

اے رسول! ہم نے تم سے پہلے جتنے بھی رسول بھیجے ہیں۔ وہ سب کے سب بلا استثنیٰ (دوسرے لوگوں کی طرح) کھانا کھاتے اور بازاروں میں چلنے پھرنے والے تھے۔دراصل ہم نے تم لوگوں کو ایک دوسرے کے لئے آزمائش کا ذریعہ بنایا ہے، 37/162,2/7-8 یہ دیکھنے کے لئے کہ آیا تم صبر وحوصلہ مندی سے کام لیتے ہو یا نہیں؟ یاد رکھو! تمہارا پروردگار بڑا ہی باریک بین ہے۔ (25/20)

Marfat.com

Marfat.com

وَقَالَ الَّذِينَ

(١٩)

Marfat.com

Marfat.com

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ نَرٰى رَبَّنَا ؕ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا ﴿۲۱﴾

جولوگ (روز قیامت) ہماری ملاقات پر یقین نہیں رکھتے، کہتے ہیں: ''کیوں ہم پر فرشتے نہیں اترتے؟ یا پھر کیوں اپنے رب کو (اپنی آنکھوں سے) نہیں دیکھتے؟ 2/55 حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھتے ہیں اسی وجہ سے حد سے تجاوز کر گئے یعنی حدود شکنی کی ہے۔ (25/21)

يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَيَقُوْلُوْنَ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿۲۲﴾

جس دن فرشتوں کو دیکھ لیں گے اس دن مجرموں کیلئے کوئی خوشی کی بات نہ ہوگی اور کہیں گے کسی صورت ہمارے درمیان اوٹ حائل ہو جائے۔ (25/22)

وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴿۲۳﴾

پھر ہم انکے کیے دھرے اعمال کی طرف متوجہ ہونگے (انکے اعمال اس قدر بے وزن ہونگے) کہ گرد و غبار کی طرح فضا کی پہنائیوں میں اڑ جائینگے۔ (25/23)

اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّاَحْسَنُ مَقِيْلًا ﴿۲۴﴾

ان کے برعکس، اس دور میں جنتی زندگی بسر کرنے والوں کی رہائش گاہیں، حسین ترین استراحت گاہیں ہونگی، مقامات بھی حسن و خوبی کے آئینہ دار ہونگے۔ (25/24)

وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا ﴿۲۵﴾

جس روز اجرام فلکی آتش بداماں گیسوں کے ذریعے ٹوٹ پھوٹ جائینگے اور پے در پے ملائکہ کا نزول ہوگا۔ (25/25)

Marfat.com

اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ ِالْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ؕ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا ﴿۲۶﴾

اس دور میں حقیقی بادشاہی صرف رب رحمٰن کی ہوگی اور کافروں کیلئے بڑا سخت دن ہوگا۔ (25/26)

وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ﴿۲۷﴾

اس دن ظالم غم وغصہ میں دانتوں سے اپنے ہاتھ کاٹ رہا ہوگا اور نہایت حسرت ویاس سے کہے گا۔ اے کاش! میں بھی وہی راستہ اختیار کرتا جو رسول اللہ نے تجویز فرمایا تھا؟ (25/27)

يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ﴿۲۸﴾

کہے گا ہائے میری شامت اعمال کاش! میں نے فلاں شخص کو دوست نہ بنایا ہوتا! (25/28)

لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ ؕ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ﴿۲۹﴾

اس نے مجھے بہکا کر اللہ کے ذکر سے روگرداں کر دیا تھا جبکہ وہ میرے پاس آچکا تھا اور شیطان تو انسان کو ہمیشہ وقت پر تنہا چھوڑ جاتا ہے۔ (25/29)

وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ﴿۳۰﴾

اور (روز قیامت) رسول اللہ کے حضور شکایت کرینگے، کہ اے میرے پروردگار! میری یہ وہ قوم ہے جس نے قرآن حکیم کو چھوڑ رکھا تھا یا پس پشت ڈال رکھا تھا۔ (25/30)

خوار از مہجوری قرآن شدی شکوہ سنج گردش دوراں شدی!

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا ﴿۳۱﴾

اور اے رسول! جس طرح تمہارے دشمن ہیں اسی طرح ہم نے ہر نبیؑ کے لئے مجرموں میں سے دشمن بنائے تھے (لہٰذا گھبرانے کی کوئی بات نہیں) تمہارے لئے تمہارا رب ہی راہنمائی اور مدد کیلئے کافی ہے۔ (25/31)

Marfat.com

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚ كَذٰلِكَ ۚ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ﴿۳۲﴾

اور کافرین کہتے ہیں کہ اس شخص پر پورا کا پورا قرآن کیوں نہ ایک ہی بار نازل کیا گیا؟ اے رسول! ایسا اس لئے کیا گیا کہ اس کو اچھی طرح ہم تمہارے ذہن نشین کرتے رہیں۔ 73/4 لہٰذا اسکی ترتیب اور تنزیل احسن طریقہ سے کی ہے۔ (25/32)

وَلَا يَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِيْرًا ﴿۳۳﴾

اور (اس میں ایک اور مصلحت بھی ہے) وہ (منکرین حق) جو اعتراض کی بات تمہارے پاس لائیں گے تو ہم اس کا جواب حق وصداقت کے ساتھ تمہارے سامنے لائیں گے جو عمدہ طور پر واضح اور مدلل ہوگا۔ (25/33)

اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ ۙ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿۳۴﴾ ع ۴

(جو لوگ ضد اور تعصب کی بنا پر مخالفت کرتے ہیں) وہی لوگ اوندھے منہ گھسیٹ کر جہنم میں اکھٹے کر کے لائے جائیں گے، انہوں نے جو موقف اختیار کیا ہے وہ انہیں بدترین مقام پر لے جائیگا کیونکہ وہ راہ راست سے بہت دور جا پڑے ہیں۔ (25/34)

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنَا مَعَهٗٓ اَخَاهُ هٰرُوْنَ وَزِيْرًا ﴿۳۵﴾

(اے رسول! ذرا تاریخ کے ورق الٹ کر دیکھئے) بے شک ہم نے حضرت موسیٰؑ کو کتاب یعنی توریت دی تھی (چونکہ اس کے پیش نظر مہم کٹھن تھی) اس لئے اسکے بھائی ہارون کو اس کا مددگار بنا کر اس کے ساتھ کر دیا تھا۔ (25/35)

فَقُلْنَا اذْهَبَآ اِلَى الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۭ فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيْرًا ﴿۳۶﴾

پھر ہم نے دونوں کو حکم دیا کہ اس قوم کی طرف جاؤ جو ہمارے قوانین واحکام کی (کھلے بندوں) تکذیب کرتی ہے (تعمیل حکم میں وہ دونوں اہل فرعون کی طرف گئے مگر وہ راہ راست پر نہ آئے) تو ہم نے (اپنے قانون مجازات کے مطابق) انہیں نیست ونابود کر دیا۔ (25/36)

Marfat.com

وَقَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ وَجَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ اٰيَةً ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۳۷﴾

اور اسی طرح (ان سے پہلے) یہی حال قوم نوحؑ کا ہوا جب انہوں نے منصب نبوت و رسالت کی تکذیب کی تھی تو ہم نے (اپنے قانون مکافات کے مطابق) انہیں غرق کر دیا۔ اور انہیں بنی نوع انسان کیلئے نشان عبرت بنا دیا۔ ظلم کرنے والوں کیلئے ہم نے الم ناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (25/37)

وَّعَادًا وَّثَمُوْدَا۠ وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا ﴿۳۸﴾

اور اسی طرح اقوام عاد و ثمود اور اصحاب الرس (قوم رس نے اپنے نبی کو کنویں میں پھینک دیا تھا) اس کا انجام بھی ایسا ہی ہوا اور دیگر بہت سی اقوام کا بھی جو انکے درمیان ہو گزریں ہیں۔ (25/38)

وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ ۫ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا ﴿۳۹﴾

دراصل ہم نے انہیں متنبہ کرنے کی خاطر (گذشتہ تباہ شدہ اقوام) کی مثالیں بھی بیان کیں مگر (وہ نہ سمجھے) تو پھر ہم نے (اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق) انہیں تہس نہس کر دیا۔ (25/39)(Roined Utterly)

وَلَقَدْ اَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِيْٓ اُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ؕ اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ نُشُوْرًا ﴿۴۰﴾

اور بلاشبہ (اہل حجاز) کا گذر تو اکثر اس بستی پر سے ہوتا رہتا ہے یعنی سدوم کی بستی۔ جس پر (ہمارے قانون مکافات عمل کے مطابق) ہم نے بدترین بارش برسائی تھی۔ کیا وہ اس کے آثار و کھنڈرات کو (دیدۂ عبرت نگاہ سے) نہیں دیکھتے؟ درحقیقت وہ (بعد از موت) نشاۃ ثانیہ پر یقین نہیں رکھتے۔ (25/40)

Marfat.com

وَ اِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ﴿۴۱﴾

اے رسول! یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ جب تجھے دیکھتے ہیں تو تمہارا مذاق اڑانا شروع کر دیتے ہیں (وہ بھی اس انداز سے جس میں استہزا و حقارت کے نشتر پوشیدہ ہوں) اور کہتے ہیں (ذرا دیکھو تو سہی) کہ یہ ہے وہ شخص جسے اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے؟ 21/26 (25/41)

اِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْلَاۤ اَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا ؕ وَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ حِيْنَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿۴۲﴾

اگر ہم اپنے معبودان کی اطاعت، بندگی اور عقیدت پر ثابت قدم نہ رہتے تو عین ممکن تھا کہ یہ شخص ہمیں بہکا کر ان سے برگشتہ کر دیتا (اے نبیؐ ذرا انتظار کرو) عنقریب یہ عذاب کو دیکھ لیں گے تو انہیں جلد ہی معلوم ہو جائیگا، کہ وہ کون ہے جو راہ راست سے بھٹکا ہوا ہے۔ (25/42)

اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ؕ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ﴿۴۳﴾

اے نبیؐ! کبھی تم نے اس شخص کے احوال وظروف پر غور کیا ہے جس نے خواہش نفس کو اپنا معبود بنا رکھا ہو؟ کیا تم اس شخص کو راہ راست پر لانے کے ذمے دار ہو سکتے ہو؟ (25/43)

اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ ؕ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ ۚ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿۴۴﴾ ع ۴

کیا تم خیال کرتے ہو کہ ان کفار میں سے اکثریت تمہاری باتیں سنتیں اور سمجھتے ہیں؟ (ایسا نہیں ہے) یہ تو جانوروں، چوپایوں ایسے ہیں، بلکہ ان سے بھی بڑھ کر آشفتہ سر ہیں۔ (25/44)

اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ۚ ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا ﴿۴۵﴾

(اے بنی نوع انسان!) کیا تم نے اپنے پروردگار کی تخلیقی فعلیت پر غور و فکر کیا ہے کہ وہ کس طرح سائے کو پھیلا دیتا ہے؟ اگر مشیت ایزدی کو منظور ہوتا تو ساکن بنائے رکھتا ہم نے سورج کو تحرک کا سبب بنایا ہے۔ (25/45)

Marfat.com

ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا ﴿۴۶﴾

(پھر جیسے جیسے سورج بلند ہوتا جاتا ہے) ہم اسے سمیٹتے جاتے ہیں۔(25/46)

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا ﴿۴۷﴾

وہی اللہ تعالیٰ ہے جس نے رات کو تمہارے لئے لباس یعنی سامان پردہ داری اور نیند کو موجب استراحت واکرام بنایا ہے اور دن کو تمہاری بیداری اور فعلیت کا ذریعہ بنایا ہے (تاکہ حصول معاش کے لئے پھیل جاؤ)۔(25/47)

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًۢا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۚ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا ﴿۴۸﴾ۙ

اور وہی ہے جو ہواؤں کو اپنی (باراں) رحمت سے پہلے بشارت بنا کر بھیجتا ہے اور پھر وہ بلند بادلوں سے پاک واطہر پانی نازل کرتا ہے یعنی بارش برساتا ہے۔(25/48)

لِّنُحْيِيَ بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا وَّنُسْقِيَهٗ مِمَّا خَلَقْنَآ اَنْعَامًا وَّاَنَاسِيَّ كَثِيْرًا ﴿۴۹﴾

تاکہ ہم مردہ شہر یا علاقے کو اسکے ذریعہ زندہ وشاداب کردیں اور اپنی مخلوق میں سے بہت سے جانوروں، چوپایوں اور انسان کو سیراب کریں۔(25/49)

وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوْا ۖ فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۵۰﴾

اور ہم نے انکے درمیان (قرآنی آیات) مختلف پیراؤں میں بیان کی ہیں تاکہ وہ ہمیں یاد کریں اور نصیحت حاصل کریں مگر بہت سے لوگوں کو انکار کے سوا کچھ منظور نہیں۔(25/50)

وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيْرًا ﴿۵۱﴾ۖ

اگر ہمارے قانون مشیت وحکمت کا تقاضا ہوتا تو ہم ہر شہر، بستی میں انتباہ کرنے والا مبعوث کرتے۔(25/51)

فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا ﴿۵۲﴾

پس اے رسول! کبھی کافروں کا کہا نہ مانو، بلکہ ان کے ساتھ قرآن کے احکام وقوانین کے مطابق جہاد کبیر کرو۔ (یعنی اپنے پورے وسائل اور قوت توانائی، حق الیقین کے ساتھ جہاد کرو۔)

Marfat.com

علامہ اقبال کے فرمان کے مطابق:

؎ یقین محکم عمل پیہم محبت فاتح عالم جہاد زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں

(اسی حقیقت کی طرف اشارہ ہے)۔(25/52)

وَهُوَ الَّذِیْ مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۚ وَجَعَلَ بَیْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿۵۳﴾

وہی ہے اللہ تعالیٰ جس کا تخلیقی اعجاز یہ ہے کہ اس نے دو سمندروں کو ملا کر پہلو بہ پہلو چلا دیا ہے (لیکن اس اختلاط کے باوجود) ایک کا پانی خوشگوار اور میٹھا اور دوسرے کا نمکین اور کڑوا ہے۔ اور دونوں کے درمیان ایک آڑ اور اوٹ حائل کردی ہے جو انہیں ایک دوسرے سے جدا رکھتی ہے۔35/12,55/20 (25/53)

وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ؕ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِیْرًا ﴿۵۴﴾

نیز وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے انسان کی تخلیق پانی کے (ایک حقیر قطرہ) سے کی ہے پھر اس نے نسبی اور صہری دو سلسلے چلائے (یعنی مرد و زن کو ذریعہ بنایا) اے رسول! تیرا رب قدرت کاملہ رکھنے والا ہے۔(25/54)

وَیَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَنْفَعُهُمْ وَلَا یَضُرُّهُمْ ؕ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلٰی رَبِّهٖ ظَهِیْرًا ﴿۵۵﴾

اور پھر بھی (ان مشرکین کے ظلم و جہل کا یہ عالم ہے) کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ساتھ ایسی ہستیوں کی بندگی و پرستش کرتے ہیں جو انہیں نفع پہنچا سکتی ہیں نہ نقصان۔ اور کافر اپنے رب کے مقابلہ میں طاغوتی طاقتوں کا مددگار رہتا ہے۔(25/55)

وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ﴿۵۶﴾

Marfat.com

اے رسول! ہم نے تمہیں خوشگواریوں کی بشارت، اور بدکرداریوں کے نتائج وعواقب سے متنبہ کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔ (25/56)

قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۵۷﴾

ان لوگوں کو صاف صاف بتادو کہ میں تم سے اس تبلیغ کا کوئی اجر نہیں مانگتا۔ میرا اجر تو صرف یہ ہے کہ جو چاہے وہ اپنے رب کا سیدھا راستہ اختیار کرے۔ (42/13, 34/47) (25/57)

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ؕ وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرَا ﴿۵۸﴾ ۚ ع ۸

اور تم صرف اس زندہ بالذات اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھو جو کبھی مرنے والا نہیں اور اسکی حمد وستائش کی (روز و شب) تسبیح کرتے رہو۔ وہ اپنے بندوں کی کوتاہیوں سے باخبر رہنے کیلئے کافی ہے۔ (25/58)

الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۛ اَلرَّحْمٰنُ فَسْـَٔلْ بِهٖ خَبِيْرًا ﴿۵۹﴾

وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے کل کائنات کو اور جو کچھ اس میں ہے چھ ادوار میں تخلیق کیا ہے۔ بعد ازاں اس سلسلہ کائنات کا مرکزی کنٹرول اپنے قبضہ اختیار میں رکھا۔ وہ رحمٰن ہے یعنی سامان رحمت بہم پہنچانے والا ہے اس لئے جو مانگنا ہے اسی سے مانگ کیونکہ وہی ہر چیز سے باخبر ہے۔ (25/59)

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ ۗ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا ﴿۶۰﴾ ع ۵ السجدة

اور جب ان (کافروں سے) کہا جاتا ہے کہ (بتوں کو چھوڑ کر) رحمٰن کو سجدہ کرو تو وہ کہتے ہیں بھلا بتاؤ کہ رحمٰن کیا چیز ہے؟ کیا ہم جانے بوجھے بغیر، محض تیرے کہنے پر اس کے سامنے سر تسلیم خم کردیں؟ (ناممکن ہے) یہ دعوت عبادت انکی نفرت میں مزید اضافہ کرتی ہے۔ (25/60)

Marfat.com

تَبٰرَكَ الَّذِیْ جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِیْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِیْرًا ﴿۶۱﴾

متبرک یا بابرکت ہے وہ ذات گرامی جس نے آسمانی (فضا) میں ستارے یا (بروج) بنائے اور اس میں روشن چراغ (سورج) اور منور چاند بنایا۔ (25/61)

وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ﴿۶۲﴾

وہی اللہ تعالیٰ ہے جس نے دن اور رات کو ایک دوسرے کا جانشین بنایا تاکہ جس کا جی چاہے اللہ تعالیٰ کی (جمالیاتی و آفادی اقدار) پر تفکر بالحق اور تشکر کے ساتھ اس کی نعمتوں سے استفادہ حاصل کرے۔ (25/62)

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ﴿۶۳﴾

جہاں تک رحمٰن کے مخلص بندوں کا تعلق ہے اسکی صفت مشبہ یہ ہے کہ زمین پر انکساری و عاجزی اور نرم روی سے چلتے ہیں (غرور و تکبر نہیں کرتے) اور جب جاہل لوگ انکے منہ آئیں تو سلام کہہ کر آگے نکل جاتے ہیں (گالی کا جواب گالی سے نہیں دیتے) (25/72, 28/55)(25/63)

(خاکساری، عاجزی، غربت، محبت دوستی جنکے یہ افعال ہیں وہی سعادت مند ہیں)

وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًا ﴿۶۴﴾

(انکی صفت یہ بھی ہے) کہ انکی راتیں اپنے رب کے حضور سجود و قیام میں گزرتی ہیں۔ (32/16) (یعنی سوز و ساز آرزومندی میں اور کبھی دست بستہ کھڑے اور کبھی جبیں فرسائی کرتے گزرتی ہیں)۔ (25/64)

وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿۶۵﴾

اور وہ لوگ دعائیں مانگتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں جہنم کے عذاب سے بچائے رکھ اس کا عذاب ایسا ہے جو ہر وقت پیچھے لگا رہے گا (جس سے نجات حاصل کرنا مشکل ہوگا) (25/65)

اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿۶۶﴾

اس میں خواہ عارضی طور پر ٹھہریں یا مستقل قیام کریں بہرحال وہ نہایت ہی بُرا مقام ہے۔ (25/66)

Marfat.com

وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ﴿٦٧﴾

اور وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول اور بیجا اور نہ ہی مناسب خرچ میں بخل و کنجوسی سے کام لیتے ہیں۔ بلکہ ان (دو منتہاؤں) کے درمیان رہ کر اعتدال سے خرچ کرتے ہیں (سنبھل کر چلتے ہیں)۔(25/67)

وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ﴿٦٨﴾

اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور (خود ساختہ آلہ) کو نہیں پکارتے یعنی کسی اور ہستی کی بندگی و محکومی اختیار نہیں کرتے اور کسی متنفس کو قتل نہیں کرتے جس کو اللہ تعالیٰ نے ممنوع قرار دیا ہو۔ مگر اس کے قانون کے مطابق۔ اور نہ ہی زنا (جنسی بدفعلی) کے مرتکب ہوتے ہیں۔ جو کوئی اس گناہ کا مرتکب ہوتا ہے تو وہ معاشرتی زندگی میں کیفر کردار کو پہنچتا ہے۔(25/68)

يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ﴿٦٩﴾

روز قیامت اسے دو چند عذاب دیا جائیگا اور اسی میں ہمیشہ ذلیل و خوار پڑا رہے گا۔ (25/69)

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٧٠﴾

مگر جس نے توبۃ النصوح اور ایمان بالیقین لا کر عمل صالح کیا۔ تو ایسے لوگوں کی برائیاں اللہ تعالیٰ حسنات میں بدل دیگا۔ کیونکہ وہی اپنی حفاظت میں لینے والا اور رحم و کرم کرنے والا ہے۔(25/70)

وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ﴿٧١﴾

اور جو کوئی توبۃ النصوح کر کے حسن عمل کرتا ہے تو وہی درحقیقت رجوع بالیقین کرنے والا ہے۔(25/71)

Marfat.com

وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ﴿۷۲﴾

(صحیح معنوں میں رب رحمٰن کے بندے وہ ہیں) جو کبھی جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور انکا گزر بے ہودہ اور لغو بات پر ہوتا ہے تو شریفانہ انداز سے گزر جاتے ہیں۔ (25/72)

وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا ﴿۷۳﴾

اور جب انہیں انکے رب کی آیات پیش کی جاتی ہیں تو وہ ان پر بہرے اور اندھے ہو کر گر نہیں پڑتے (بلکہ ان پر غور و فکر کرتے ہیں اور عمل کرتے ہیں) (25/73)

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ﴿۷۴﴾

اور انکی اپنے پروردگار کے حضور ہمیشہ یہ دعا ہوتی ہے کہ اے ہمارے رب ہمیں اپنی بیویوں اور اولاد سے قلب و نظر کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقیوں کا پیشوا بنا۔ (25/74)

اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ﴿۷۵﴾

یہ ہیں وہ لوگ جنکو ثابت رہنے کے صلے میں بلند مقامات دیئے جائیں گے اور ادب و تسلیمات اور دعاؤ سلام سے انکی پذیرائی ہوگی۔ ان پر حیات ابدی اور سلامتی کی ارزانی ہوگی (25/75)

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿۷۶﴾

اور وہاں ہمیشہ ہمیشہ کیلئے رہیں گے کیا ہی اچھی ہے جائے رہائش اور قیام۔ (25/76)

قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَاۗؤُكُمْ ۚ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ﴿۷۷﴾ ع ۱۷ ۴

اے رسول! ان لوگوں کو بتلا دو: ''کہ میرا رب تمہاری کوئی پرواہ نہیں کرتا اگر تم اسے نہ بھی پکارو۔ اب چونکہ تم اپنے رب کے نظام حیات کو جھٹلا چکے ہو (اس کی پاداش میں اللہ تعالیٰ کے قانون مجازات کے مطابق) عنقریب تمہیں ایسی سزا دی جائے گی جس سے کبھی چھٹکارا حاصل نہ کر سکو گے۔ (25/77)

Marfat.com

سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ مَكِّيَّةٌ

اٰیَاتُهَا ٢٢٧ رُكُوْعَاتُهَا ١١

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

طٰسٓمٓ ①

طاسین میم۔(26/1)

تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ②

یہ اس ضابطہ حیات کے احکام و ہدایات میں جو ہر بات کو وضاحت سے بیان کرتا ہے۔ (26/2)

لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ③

(اے میرے پیغمبر!) شاید تم اس غم میں اپنے آپ کو ہلاک کرلینگے کہ یہ لوگ ایمان نہیں لاتے؟(18/6) (26/3)

اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ ④

اگر ہم اپنے قانون مشیت کے مطابق آسمان سے کوئی نشانی نازل کردیں تو انکی گردنیں اس کے سامنے جھک جائیں (جو بڑے بڑے سادات واکابر بنے پھرتے ہیں مگر ہم اس طرح مجبور کرکے مومن بنانا نہیں چاہتے) (11/12) (26/4)

وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ ⑤

ان لوگوں کے پاس جو بھی یاددہانی رب رحمٰن کی طرف سے آتی ہے۔ تو یہ اس سے منہ موڑ لیتے ہیں یعنی اسے سننا بھی گوارہ نہیں کرتے۔(21/2) 6/4 (26/5)

فَقَدْ كَذَّبُوْا فَسَيَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ⑥

اب چونکہ یہ حق کو جھٹلا چکے ہیں۔ اب انہیں اسکی حقیقت جلد معلوم ہوجائیگی جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے۔ 6/5 (26/6)

Marfat.com

أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الْأَرْضِ كَمْ أَنْبَتْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيمٍ ⑦

کیا ان لوگوں نے زمین کی طرف غور وفکر سے نہیں دیکھا کہ ہم نے (اپنی تخلیقی فعلیت سے)

ہر قسم کی اشیاء کے حسین وجمیل جوڑے پیدا کئے ہیں (نر ومادہ) (26/7)

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ⑧

یقیناً اس میں (بصیرت افروز) نشانی ہے مگر ان میں سے اکثر لوگ اسے تسلیم بالیقین کرنے

والے نہیں ہیں۔ (26/8)

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ⑨ ع ۱ ۵

اور حقیقت تو یہ ہے کہ تمہارا رب قوت وسطوت اور غلبہ والا اور رجوع برحمت کرنے والا بھی

ہے۔ (26/9)

وَإِذْ نَادَىٰ رَبُّكَ مُوسَىٰ أَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ⑩

اے رسولؐ! داستان بنی اسرائیل شاہد ہے (جسے مختصراً دہرایا جاتا ہے) جب تمہارے نشو ونما دینے والے نے حضرت موسیٰ کو آواز دی تھی اور اسے حکم دیا تھا کہ اس ظالم قوم کی طرف جاؤ جس

نے بڑی سرکشی اختیار کر رکھی ہے۔ (26/10)

قَوْمَ فِرْعَوْنَ ۚ أَلَا يَتَّقُونَ ⑪

یعنی قوم فرعون کی طرف، اور ان سے پوچھو کہ کیا وہ اپنی غلط روش کے تباہ کن نتائج سے نہیں

ڈرتے؟ (26/11)

قَالَ رَبِّ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُكَذِّبُونِ ⑫

حضرت موسیٰ نے عرض پیش کی: ''اے میرے نشو ونما دینے والے مجھے اندیشہ ہے کہ وہ

میری تکذیب کرینگے''۔ (26/12)

وَيَضِيقُ صَدْرِي وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِي فَأَرْسِلْ إِلَىٰ هَارُونَ ⑬

اور (فرعون کے پاس جانے سے) میرا سینہ (خوف سے) تنگ ہوا جاتا ہے (گھبراتا

ہوں) دیگر میں لسان البیاں نہیں ہوں یعنی زبان اچھی طرح نہیں چلتی۔ لہٰذا حضرت ہارون کو بھی

Marfat.com

مبعوث فرما کر میرے ساتھ بھیج دے تا کہ وہ میرا مددگار بنے۔(26/13)

وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْۢبٌ فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ﴿۱۴﴾

علاوہ ازیں وہ لوگ میرے خلاف (ایک قبطی) کے قتل کا الزام بھی عائد کرتے ہیں لہٰذا مجھے

ڈر ہے کہ وہ مجھے قتل کر دینگے۔(26/14)(28/15)

قَالَ كَلَّا ۚ فَاذْهَبَا بِاٰيٰتِنَآ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ﴿۱۵﴾

(اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: ''وہ ایسا ہرگز نہیں کر سکیں گے۔تم دونوں میری اعجازی نشانیاں لے

کر جاؤ۔ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ہم ہر ایک بات کو سننے والے ہیں۔(20/46) (26/15)

فَاْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶﴾ۙ

اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۷﴾ؕ

لہٰذا تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ ہم کو رب العالمین نے پیغام دے کر بھیجا

ہے کہ بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ جانے دو (انہیں غلامی کی زنجیروں سے آزاد کر دو)(20/47)

(26/16-17)

قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِيْنَا وَلِيْدًا وَّلَبِثْتَ فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ﴿۱۸﴾ۙ

(چنانچہ وہ اللہ تعالیٰ کا پیغام لے کر فرعون کے پاس گئے) فرعون نے حضرت موسیٰ سے کہا

کہ (اے موسیٰؑ) کیا ہم نے بچپن میں تمہاری پرورش نہیں کی تھی اور تم نے اپنی عمر کے کئی سال ہمارے

ہاں نہیں گزارے تھے؟(26/18)

وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِيْ فَعَلْتَ وَاَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹﴾

اور بعد ازاں تو وہ کام کر گیا جو کچھ کر گیا تو تو کفران نعمت کرنے والوں میں سے ہے یعنی بڑا

احسان فراموش نکلا ہے (You are one of the ungrateful) (26/19)

قَالَ فَعَلْتُهَآ اِذًا وَّاَنَا مِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۲۰﴾ؕ

حضرت موسیٰؑ نے جواب دیا۔ مجھ سے وہ حرکت نادانستہ سرزد ہوئی تھی۔ میں واقعی

خطا کاروں میں سے تھا۔ (28/15) (26/20) 28/15

Marfat.com

فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِيْ رَبِّيْ حُكْمًا وَّجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۱﴾

لہٰذا میں نے تم سے ڈرتے ہوئے راہ فرار اختیار کی۔ پھر میرے نشو ونما دینے والے نے اپنے قانون فضل و انعام سے مجھے حکمت و دانش سے نوازا اور مجھے اپنے رسولوں میں شامل فرمایا۔ (26/21)

وَ تِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۲۲﴾

اور باقی رہا تیرا وہ احسان جو تو مجھ پر جتا رہا ہے، (کیا) یہی ہے کہ تم نے بنی اسرائیل کو غلامی کے شکنجے میں جکڑ رکھا ہے؟ (26/22)

قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۳﴾

پھر فرعون نے دریافت کیا: ''کہ یہ رب العالمین کیا ہوتا ہے؟'' (26/23)

قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ﴿۲۴﴾

(حضرت موسیٰ نے) جواب دیا: ''کہ رب العالمین وہ ہے جو زمین و آسمان اور جو کچھ اس کے درمیان ہے ان سب مخلوقات کا پروردگار ہے اگر تم یقین کرنے والے ہو''۔ (جو کہ اس کائنات کا خالق و مالک اور فرمانروا ہے) (26/24)

قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗٓ اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ﴿۲۵﴾

اس پر فرعون نے اپنے درباریوں کی (طرف دیکھا) اور کہا: ''کیا تم سنتے ہو کہ یہ شخص کیا کہہ رہا ہے؟''۔ (26/25)

قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَاۗىِٕكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۶﴾

(حضرت موسیٰ نے اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے) کہا: ''کہ وہ تمہارا بھی رب ہے اور تمہارے پہلے آباؤ اجداد کا بھی رب ہے''۔ (26/26)

قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْٓ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ﴿۲۷﴾

(فرعون نے پھر درباریوں سے مخاطب ہو کر) کہا: ''تمہارا یہ رسول جو تم لوگوں کی طرف بھیجا گیا ہے یقیناً پاگل ہے''۔ (26/27)

Marfat.com

قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۖ إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٢٨﴾

(حضرت موسیٰؑ نے اپنے جواب کی وضاحت کرتے ہوئے) کہا: ''کہ وہ مشرق ومغرب اور جو کچھ بھی اس کے درمیان میں ہے۔ان سب کا نشو ونما دینے والا ہے اگر تم عقل وخرد رکھتے ہو (تو یہ بات بآسانی سمجھ میں آسکتی ہے)۔(26/28)

قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ إِلَٰهًا غَيْرِي لَأَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُونِينَ ﴿٢٩﴾

حضرت موسیٰؑ کا جواب سن کر فرعون طیش میں آ گیا، اور اس سے کہنے لگا اگر تم نے میرے سوا کسی اور کو معبود بنایا تو میں تمہیں قیدیوں میں شامل کردونگا۔(26/29)

قَالَ أَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُبِينٍ ﴿٣٠﴾

(اس پر حضرت موسیٰؑ نے فرعون سے) کہا: ''اگر چہ میں حقیقت حال کو واضح کردینے والی چیز تیرے پاس لے آؤں یعنی کوئی اعجازی چیز (تو پھر بھی تم مجھے قید میں ڈال دوگے؟)(26/30)

قَالَ فَأْتِ بِهِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٣١﴾

یہ سن کر فرعون نے کہا: ''لے آ وہ چیز اگر تو سچا ہے''۔(26/31)

فَأَلْقَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُبِينٌ ﴿٣٢﴾

فرعون کی بات سنتے ہی فوراً حضرت موسیٰ نے اپنا عصا زمین میں ڈال دیا تو وہ ایک اژدہا بن کر نمودار ہوا (اسے ایک جگہ حیہ جنس سانپ کیلئے اور دوسری جگہ جآن بھی کہا گیا ہے (26/32) (27/101)

وَنَزَعَ يَدَهُ فَإِذَا هِيَ بَيْضَاءُ لِلنَّاظِرِينَ ﴿٣٣﴾ ع ٢ ٢٤ ٦

پھر اس نے اپنا ہاتھ (بغل سے) نکالا تو سب دیکھنے والوں کے سامنے چمک رہا تھا جس سے سارا ماحول روشن ہوگیا۔(26/33)

قَالَ لِلْمَلَإِ حَوْلَهُ إِنَّ هَٰذَا لَسَاحِرٌ عَلِيمٌ ﴿٣٤﴾

(یہ دیکھ کر) فرعون اپنے گردوپیش کے مصاحب سے کہا، ''یقیناً یہ کوئی بڑا ماہر فن کار جادوگر ہے''۔(26/34)

Marfat.com

يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهٖ ۖ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿۳۵﴾

یہ چاہتا ہے کہ اپنے جادو (شعبدہ بازی) کے زور سے تمہیں تمہارے ملک سے نکال باہر کرے۔ سو اب تم بتاؤ تمہاری اس بارے میں کیا رائے ہے۔ (7/110)(26/35)

قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَابْعَثْ فِى الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿۳۶﴾ۙ

يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ﴿۳۷﴾

(انہوں نے مشورۃً) کہا: ''اسے اور اس کے بھائی کو کچھ ایام کی مہلت دے کر انتظار میں ٹھہرائے رکھیں اور تمام شہروں میں ہرکارے بھیج دیں تاکہ وہ ماہرین سحر کاروں کو تمہارے پاس لے آئیں۔ (26/36-37)

فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۳۸﴾ۙ

چنانچہ ایک مقررہ دن کے مقرر وقت پر (On a set_time and appointed day) اور متعین جگہ پر جادوگر اکٹھے ہو گئے۔ (26/38)

وَّقِيْلَ لِلنَّاسِ هَلْ اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ ﴿۳۹﴾ۙ

اور عوام الناس کو بھی حکم دیا گیا: ''کہ تم بھی اس (جگہ) پر جمع ہو جائیں'' (تاکہ وہ دیکھ لیں کہ لاٹھی کا سانپ بن جانا کوئی عجب بات نہیں، ہمارے جادوگر بھی یہ کمال دکھا سکتے ہیں) (26/39)

لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ اِنْ كَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۴۰﴾

اگر وہ جادوگر غالب آ گئے تو عین ممکن ہے کہ ہم انکی پیروی کریں (وگرنہ ہمارا دین حضرت موسیٰؑ کے معجزات کے اثرات سے خطرے میں ہے)۔ (26/40)

فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ اَئِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۴۱﴾

چنانچہ جب جادوگر میدان میں اترے تو انہوں نے فرعون سے کہا: ''کہ اگر ہم حضرت موسیٰ پر غالب آ گئے تو کیا ہمیں انعام بھی ملے گا؟'' (26/41)

قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ اِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۴۲﴾

(فرعون نے) کہا: ''ہاں، (ضرور ملے گا) اور تم ہمارے خاص مقربین میں بھی شامل کئے جاؤ گے۔ (7/113)(26/42)

Marfat.com

قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿۴۳﴾

(پھر جب فریقین مد مقابل آ گئے) تو حضرت موسیٰ نے کہا: ''پھینکو جو کچھ پھینکنا ہے''۔ (26/43)

فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ اِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۴۴﴾

(چنانچہ جادوگروں نے) اپنی رسیاں اور لاٹھیاں میدان میں ڈال دیں اور کہا: ''فرعون کے جاہ وجلال کے طفیل ہم ضرور غالب آ کر رہیں گے''۔ (26/44)

فَاَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿۴۵﴾

پھر حضرت موسیٰ نے اپنا عصا میدان میں پھینک دیا تو وہ دیکھتے ہی دیکھتے انکے باطل کرشموں کو نگلتا چلا گیا۔ 7/117 (26/45)

فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿۴۶﴾

(چنانچہ حق نکھر کر سامنے آ گیا) تو تمام جادوگر (بے اختیار) رب العزت کے حضور سجدہ ریز ہو گئے۔ 7/120 (26/46)

قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۷﴾

رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۴۸﴾

(انہوں نے کلمہ شہادت پڑھتے ہوئے) کہا: ''ہم تمام جہانوں کے پروردگار پر ایمان لے آئے ہیں جو حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون کا رب ہے۔ (26/47-48)

قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۬ؕ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُوصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۴۹﴾

(یہ منظر دیکھ کر فرعون نے) کہا: ''کیا تم (حضرت موسیٰؑ) پر ایمان لے آئے ہو قبل اسکے کہ میں تمہیں اجازت دیتا؟ یقیناً وہ تمہارا بڑا استاد ہے جس نے تمہیں یہ فن جادوگری سکھایا ہے۔ ابھی تمہیں اس کا انجام معلوم ہو جائیگا۔ میں تمہارے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ دونگا اور تمہیں تختہ دار پر لٹکا دونگا۔ (26/49)

Marfat.com

قَالُوْٓا لَا ضَيْرَ ۚ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ۝۵۰

(انہوں نے فرعون کی دھمکی سن کر) جواب دیا: ''ہمیں کوئی پروانہیں (قطعاً کسی ضرر کی بات نہیں) ہم نے اپنے پروردگار کے حضور لوٹ کر جانا ہے''۔(26/50)

اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰيٰنَآ اَنْ كُنَّآ اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۵۱ ع ۳ ۱۸ ۷

امید واثق ہے کہ ہمارا رب ہماری خطائیں معاف فرمائیگا کیونکہ سب سے پہلے ہم اس پر ایمان لانے والے ہیں (یہی ہمارے لئے سب سے بڑا انعام واکرام ہے جو ہم اپنے رب سے پائینگے)۔(26/51)

وَ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْٓ اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ۝۵۲

پھر ہم نے حضرت موسیٰ کو وحی کی اور کہا: ''کہ میرے بندوں کو رات کی تاریکی میں لے کر نکل جاؤ کیونکہ تمہارا تعاقب کیا جائیگا۔(26/52)

فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ۝۵۳

(فرعون کو بنی اسرائیل کے فرار ہونے کا پتہ چل گیا) جس پر فرعون نے (اپنی فوجیں جمع کرنے کیلئے) تمام شہروں میں اپنے نقیب بھیج دیئے۔(26/53)

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ ۝۵۴

وَ اِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ ۝۵۵

وَ اِنَّا لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ ۝۵۶

(اور اس نے اعلان کر دیا) کہ یہ ایک حقیر وقلیل سی جماعت ہے جنہوں نے ہمیں سخت رنج پہنچایا ہے اور ہم ہر وقت چوکنا رہنے والی جماعت ہیں۔(26/54-56)

فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ۝۵۷

وَّ كُنُوْزٍ وَّ مَقَامٍ كَرِيْمٍ ۝۵۸

بالآخر ہم نے (فرعون اور اس کی قوم کے لوگوں کو) انکے باغوں، چشموں اور خزانوں اور ایوانوں سے باہر نکال لائے۔44/25-26-27 (26/57-58)

Marfat.com

كَذٰلِكَ ؕ وَاَوْرَثْنٰهَا بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۵۹﴾

(دوسری طرف) ہم نے بنی اسرائیل کو ان سب چیزوں کا وارث بنا دیا۔ (26/59)

فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ ﴿۶۰﴾

چنانچہ فرعون کی فوج نے انکا تعاقب کیا اور صبح ہوتے ہی انکو جالیا۔ (26/60)

فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰۤى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ﴿۶۱﴾ ۚ

جب دونوں گروہوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تو حضرت موسیٰ کے ساتھی چیخ اٹھے کہ ہم تعاقب میں پکڑے گئے۔ (26/61)

قَالَ كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ﴿۶۲﴾

(حضرت موسیٰ نے کہا: ''ہرگز نہیں کیونکہ میرا رب میرے ساتھ ہے وہ ضرور میری رہنمائی فرمائیگا (یعنی مجھے نجات کی راہ دکھائے گا)) (26/62)

فَاَوْحَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰۤى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ؕ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ﴿۶۳﴾ ۚ

چنانچہ ہم نے حضرت موسیٰ کو بذریعہ وحی حکم دیا کہ اپنا عصا دریا یا سمندر میں مار (تعمیل حکم پر دریا پھٹ کر دو حصوں) میں بٹ گیا پانی کا ہر ٹکڑا ایک عظیم الشان پہاڑ کی طرح ہوگیا اور خشک راستہ نکل آیا۔ (26/63)

وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ ﴿۶۴﴾ ۚ

پھر ہم دوسرے فریق کو بھی سمندر کے قریب لے آئے۔ (26/64)

وَاَنْجَيْنَا مُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗۤ اَجْمَعِيْنَ ﴿۶۵﴾ ۚ

ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۶۶﴾ ؕ

اور ہم نے حضرت موسیٰ اور اسکے ساتھیوں کو تو بچا لیا مگر فرعون کے گروہ کو غرق آب کر دیا۔ (26/65-66)

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۶۷﴾

Marfat.com

اس واقعہ میں (قریش مکہ کیلئے) ایک نشانی ہے مگر اکثر لوگ اس کو تسلیم بالیقین نہیں کرتے۔ (26/67)

وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿٦٨﴾

اور یقیناً تمہارا رب سطوت تسخیری قوت رکھنے والا ہے اور رجوع برحمت فرمانے والا ہے۔ (26/68)

وَ اتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ اِبْرٰهِيْمَ ﴿٦٩﴾

اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَ قَوْمِهٖ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿٧٠﴾

اور اے رسول! انہیں داستان حضرت ابراہیم بھی سناؤ جبکہ اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے دریافت کیا تھا کہ تم کس کی عبادت کرتے ہو؟ (26/69-70)

قَالُوْا نَعْبُدُ اَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عٰكِفِيْنَ ﴿٧١﴾

انہوں نے جواب دیا: ''ہم بتوں کی پرستش کرتے ہیں اور ہمیشہ انہیں کی وفاداری میں لگے رہیں گے (We remain cleaving to them) (26/71)

قَالَ هَلْ يَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْ تَدْعُوْنَ ﴿٧٢﴾

اس پر (حضرت ابراہیم نے) ان سے پوچھا کہ جب تم ان (بتوں) کو پکارتے ہو تو کیا یہ تمہاری پکار کو سنتے ہیں؟ (26/72)

اَوْ يَنْفَعُوْنَكُمْ اَوْ يَضُرُّوْنَ ﴿٧٣﴾

کیا تمہیں نفع یا نقصان پہنچا سکتے ہیں؟ (26/73)

قَالُوْا بَلْ وَجَدْنَاۤ اٰبَآءَنَا كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴿٧٤﴾

انہوں نے جواب دیا: ''نہیں بلکہ ہم تو اپنے آباؤ اجداد کو ایسا ہی کرتے پایا ہے'' (26/74)

قَالَ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿٧٥﴾

اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ ﴿٧٦﴾

Marfat.com

حضرت ابراہیم نے انہیں کہا: ''تم نے کبھی اس پر غور وفکر بھی کیا کہ تم اور تمہارے اسلاف اور آباؤ اجداد جنکی پرستش کر رہے ہو اس کی حقیقت کیا ہے؟'' (26/75-76)

فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّیْٓ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ﴿۷۷﴾

(بہر حال) میرے یہ اصنام سب کے سب دشمن ہیں بجز رب العالمین کے (کیونکہ تمام جہانوں کی جملہ مخلوقات کا پروردگار ہی اس کا مستحق ہے)۔ (26/77)

الَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَهُوَ یَهْدِیْنِ ۙ﴿۷۸﴾

جس نے مجھے پیدا کیا ہے وہی (زندگی کے ہر موڑ پر) میری رہنمائی فرماتا ہے (26/78)

وَالَّذِیْ هُوَ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِ ۙ﴿۷۹﴾

وہی مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے (میری ہر اقسام کی ضروریات زندگی کا کفیل ہے) (26/79)

وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ ۙ﴿۸۰﴾

اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہ مجھے شفا دیتا ہے۔ (26/80)

وَالَّذِیْ یُمِیْتُنِیْ ثُمَّ یُحْیِیْنِ ۙ﴿۸۱﴾

وہی مجھے موت دیگا اور پھر وہی (یوم یبعثون) کو مجھے زندہ کریگا۔ (26/81)

وَالَّذِیْٓ اَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَ لِیْ خَطِیْٓـَٔتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ ؕ﴿۸۲﴾

اسی سے میری امیدیں وابستہ ہیں کہ روز حساب میری خطائیں معاف فرمائے گا (26/82)

رَبِّ هَبْ لِیْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ۙ﴿۸۳﴾

وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ ۙ﴿۸۴﴾

(پھر حضرت ابراہیم نے دعا مانگی) کہ اے میرے رب! مجھے علم وحکمت عطا فرما اور مجھے صالحین میں شامل فرما اور ایسے اسباب پیدا فرما کہ آنے والی نسلیں میرا ذکر تعریف وتوصیف واحسن الفاظ میں کریں۔ (26/83-84)

Marfat.com

وَاجْعَلْنِیْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِیْمِ ﴿٨٥﴾

نیز مجھے نعمتوں بھری جنت کا وارث بنا۔ (26/85)

وَاغْفِرْ لِاَبِیْٓ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّیْنَ ﴿٨٦﴾

اور میرے باپ کی مغفرت فرما، بے شک وہ گمراہ لوگوں میں سے ہے۔ (14/41, 19/4) (26/86)

وَلَا تُخْزِنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ ﴿٨٧﴾

(اے میرے پروردگار!) مجھے (اپنے قانون انعام وفضل سے) اس دن رسوا نہ ہونے دینا جس روز لوگ زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے۔ (26/87)

یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ﴿٨٨﴾

اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ﴿٨٩﴾

جس روز مال و دولت کچھ فائدہ نہ پہنچا سکے گا اور نہ ہی اولاد، بجز اسکے کہ جو کوئی شخص قلب سلیم لئے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوگا۔ (26/88-89)

وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿٩٠﴾

اس وقت جنت ان لوگوں کے قریب لائی جائینگی جو اللہ تعالیٰ کے قوانین و احکام کی پوری پوری نگہداشت کرتے رہے ہونگے۔ (26/90)

وَبُرِّزَتِ الْجَحِیْمُ لِلْغٰوِیْنَ ﴿٩١﴾

اور گمراہوں کے سامنے جہنم لائی جائیگی (جو اللہ تعالیٰ کے قوانین و احکام سے روگردانی کرتے تھے) (26/91)(80/16, 79/36)

وَقِیْلَ لَهُمْ اَیْنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿٩٢﴾

پھر ان سے پوچھا جائیگا، کہ تمہارے وہ معبود کہاں ہیں، جن کی تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ پرستش و اطاعت کرتے تھے، جس کو مدد کیلئے پکارتے تھے اور دعائیں مانگا کرتے تھے؟ (26/92)

Marfat.com

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ هَلْ يَنْصُرُوْنَكُمْ اَوْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿۹۳﴾

کیا وہ ماسوائے اللہ تعالیٰ کے تمہاری مدد کر سکتے ہیں یا اپنا بچاو بھی کر سکتے ہیں؟ (26/93)

فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ ﴿۹۴﴾

وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ اَجْمَعُوْنَ ﴿۹۵﴾

(پھر خود ساختہ معبود) اور بہکے ہوئے لوگ بمعہ ابلیس کا لاؤ لشکر سب کے سب اوندھے منہ جہنم میں جھونک دیئے جائینگے۔ (26/94-95)

قَالُوْا وَهُمْ فِيْهَا يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۹۶﴾

تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۹۷﴾

(اور وہاں متبعین اور انکے معبودان باطلہ) ایک دوسرے سے جھگڑ رہے ہوں گے اور متبعین کہیں گے اللہ کی قسم! ہم تو صاف گمراہی میں مبتلا تھے۔ (26/96-97)

اِذْ نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۸﴾

کیونکہ ہم تمہیں رب العالمین کے ہم پلہ سمجھتے تھے۔ (26/98)

وَمَآ اَضَلَّنَآ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۹۹﴾

فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ ﴿۱۰۰﴾

ہمیں مجرموں کے سوا کسی نے گمراہ نہیں کیا۔ اب ہمارا کوئی شفیع یا شفاعت کرنے والا نہیں ہے۔ (26/99-100) (41/29, 33/67-68, 7/3)

وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾

اور نہ کوئی غم خوار دوست ہی ہے۔ (26/101)

فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۲﴾

اے کاش! ہم پھر کسی طرح اسی زندگی کی طرف لوٹ جائیں تو ہم سچے مومن بن جائیں۔ (6/28) (26/102)

Marfat.com

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱۰۳﴾

یقیناً اس میں ایک بڑی نشانی ہے لیکن ان میں اکثر لوگ اسے تسلیم بالیقین کرنے والے نہیں۔(26/103)

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۰۴﴾ ع

لیکن حقیقت یہ ہے کہ تمہارا رب صاحب سطوت وقوت ہے اور بار بار رجوع برحمت کرنے والا بھی ہے۔(26/104)

كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ ِالْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۰۵﴾ ج

اسی طرح قوم نوح نے بھی اللہ کے رسولوں کو جھٹلایا۔(26/105)

اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۰۶﴾ ج

(یاد کرو) جب ان کے بھائی بندوں میں سے حضرت نوح نے ان سے کہا: ''کیا تم اللہ تعالیٰ کی (جبروت وجلالت) سے ڈرتے نہیں ہو؟ (71/3,23/23)(26/106)

اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ﴿۱۰۷﴾ لا

میں تمہاری طرف (اللہ کی طرف سے) رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں اور امین ہوں (یعنی اپنے فرائض دیانتداری سے) سرانجام دیتا ہوں۔(26/107)

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوْنِ ﴿۱۰۸﴾ ج

لہٰذا تم اللہ تعالیٰ کے قانون مجازات سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ (26/108)

وَمَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۰۹﴾ ج

میں اس (تبلیغ حق) کا تم سے کوئی اجر نہیں مانگ رہا۔ اس کا اجر تو مجھے رب العالمین دے گا۔ (26/109)

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ﴿۱۱۰﴾ ط

لہٰذا اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔(26/110)

Marfat.com

قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ ﴿١١١﴾

(قوم نوح) نے جواب دیا: ''کیا ہم تم پر ایمان لے آئیں جبکہ تمہارے پیروکار حقیر ورذلیل ہیں؟(11/27) (26/111)

قَالَ وَمَا عِلْمِیْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿١١٢﴾

حضرت نوح نے کہا: ''مجھے کیا معلوم کہ ان کے عمل کیسے ہیں؟ (26/112)

اِنْ حِسَابُهُمْ اِلَّا عَلٰى رَبِّیْ لَوْ تَشْعُرُوْنَ ﴿١١٣﴾

انکا محاسبہ کرنا تو میرے پروردگار کے ذمے ہے اگر تم عقل وشعور سے کام لو (یہ بات آسانی سے سمجھ میں آسکتی ہے)(26/113)

وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿١١٤﴾

میں مومنوں کو حقیر وذلیل سمجھ کر دھتکار کر نکال دینے والا نہیں ہوں (6/52)(26/114)

اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿١١٥﴾

میرا فریضہ تو صرف یہ ہے کہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل سے واضح طور پر متنبہ کردوں۔(26/115)

قَالُوْا لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهِ یٰنُوْحُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمَرْجُوْمِیْنَ ﴿١١٦﴾

(حضرت نوح کی قوم کے سرداروں نے) کہا: ''اگر تم اس روش سے باز نہ آئے تو ہم تمہیں سنگسار کردینگے یا تم سے سماجی اور معاشرتی تعلقات منقطع کرلیں گے۔(26/116)

قَالَ رَبِّ اِنَّ قَوْمِیْ كَذَّبُوْنِ ﴿١١٧﴾

حضرت نوح نے اپنے رب سے فریاد کرتے ہوئے کہا: ''کہ اے میرے پروردگار میری قوم کے لوگوں نے مجھے جھٹلا دیا ہے(71/27) (26/117)

فَافْتَحْ بَیْنِیْ وَبَیْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِیْ وَمَنْ مَّعِیَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿١١٨﴾

لہٰذا اب میرے اور انکے درمیان قطعی فیصلہ کردے اور مجھے اور جو میرے ساتھ جو مومنین ہیں کو ان (لوگوں) کے شر سے نجات فرما۔(26/118)

Marfat.com

فَاَنْجَيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۱۱۹﴾

چنانچہ ہم نے حضرت نوح اور انکے ساتھیوں کو جو بھری کشتی میں سوار تھے بچالیا۔ (11/40)(26/119)

ثُمَّ اَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبٰقِيْنَ ﴿۱۲۰﴾

اور بعدازاں باقی ماندہ لوگوں کو (درقعر دریا) غرق کردیا۔(26/120)

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۱﴾

(اے رسول!) ان تمام واقعات میں عبرت آموز نشانی ہے۔مگر لوگوں میں سے اکثریت ایمان بالیقین نہیں لاتے۔(26/121)

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۲۲﴾ ع ۶ ۱۰

تحقیق تیرا رب صاحب سطوت وقوت والا ہے اور رجوع برحمت فرمانے والا بھی ہے۔(26/122)

كَذَّبَتْ عَادُ ِۨ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۲۳﴾

اسی طرح قوم عاد نے (اللہ کے) رسولوں کی تکذیب کی تھی۔(11/50-60) (26/123) 7/65-72)

اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾

یادکروجبکہ حضرت ہود نے جوانکے بھائی بندوں میں سے تھےان سے کہا: ''کیاتم اللہ تعالیٰ کے قانون مجازات سے ڈرتے نہیں ہو؟(26/124)

اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۲۵﴾

میں تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں اور ایک امانتدار شخص ہوں یعنی اپنے فرائض منصبی بڑی دیانتداری سے سرانجام دیتا ہوں۔(26/125)

Marfat.com

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۲۶﴾

لہٰذا تم اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل سے ڈرتے رہو اور میری اطاعت کرو (26/126)

وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۷﴾

میں تم سے اس تبلیغ حق کا کوئی معاوضہ نہیں مانگتا ہوں، میرا اجر تو رب العالمین کے ذمہ ہے۔(26/127)

اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِيْعٍ اٰيَةً تَعْبَثُوْنَ ﴿۱۲۸﴾

تمہارا یہ کیا طریقہ ہے کہ (اپنے نام ونمود کی خاطر) ہر بلند مقام پر ایک یادگار عمارت بنا دیتے ہو۔ عمارت کا کوئی افادی مقصد ہونا چاہیے (یونہی ایک عظیم الشان عمارت کا مقبرہ بنا دینا جو کسی مصرف میں نہ آ سکے فعل عبث ہے)(26/128)

وَتَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ﴿۱۲۹﴾

اور تم اونچے اونچے قلعے یا محلات تعمیر کرتے ہو جیسے وہاں تم نے ہمیشہ کیلئے رہنا ہے (تمہیں مرنا یاد نہیں)(26/129)

وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ ﴿۱۳۰﴾

جب تم کسی کو گرفت میں لیتے ہو تو جابرانہ انداز سے پکڑتے ہو۔ (کمزوروں کیلئے تمہارے دلوں میں رحم ہے اور نہ ہی انصاف ہے)(26/130)

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۳۱﴾

اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل سے ڈرتے رہو اور میری اطاعت کرو۔(26/131)

وَاتَّقُوا الَّذِيْٓ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾

اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ ﴿۱۳۳﴾

لہٰذا تم اللہ تعالیٰ کے قوانین کی نگہداشت کرو جس نے تمہیں طرح طرح کی نعمتوں سے نوازا

Marfat.com

ہے اور تمہیں اس کا بخوبی علم ہے۔ اس نے تمہیں مویشی اور اولاد عطا فرما کر تمہیں فروغ دیا ہے۔ (26/132-33)

وَجَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۱۳۴﴾

اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۳۵﴾

نیز باغات اور چشمے عطا کئے ہیں (اگر تم کفران نعمت کرو گے) تو مجھے تمہارے بارے میں بڑے سخت دن کے عذاب کا ڈر ہے۔ (26/134-35)

قَالُوْا سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَوَعَظْتَ اَمْ لَمْ تَكُنْ مِّنَ الْوٰعِظِيْنَ ﴿۱۳۶﴾

(اس بصیرت افروز خطاب کا ان پر کوئی اثر نہ ہوا) انہوں نے کہا: ''تم ہمیں نصیحت کرو یا نہ کرو ہمارے لئے یکساں ہے۔ (26/136)

اِنْ هٰذَآ اِلَّا خُلُقُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۳۷﴾

(اللہ تعالیٰ کا قانون مکافات عمل) جس سے تم ہمیں ڈراتے، دھمکاتے ہو یہ سب پرانے زمانے کے قصے کہانیاں ہیں۔ (26/137)

وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۱۳۸﴾

(آپ ہمارا غم نہ کھائیں) ہم پر کوئی عذاب نہیں آئیگا۔ (26/138)

فَكَذَّبُوْهُ فَاَهْلَكْنٰهُمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۹﴾

بالآخر انہوں نے جھٹلا دیا جسکی پاداش میں ہم نے ان سب کو ہلاک کر دیا۔ یقیناً اس میں عبرت آموز نشانی ہے لیکن اکثر لوگ اس کو تسلیم بالیقین نہیں کرتے (46/24 لقمان) (26/139)

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۴۰﴾ ع ۸ ۱۱ ۷

اور حقیقت تو یہ ہے کہ تمہارا رب صاحب سطوت وقوت ہے اور بار بار رجوع برحمت کرنے والا ہے۔ (26/140)

Marfat.com

ع ٧ ٨ ١١

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٤١﴾

اسی طرح قوم ثمود نے بھی اللہ تعالیٰ کے رسولوں کی تکذیب کی۔ (26/141)

اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٤٢﴾

یاد کرو جبکہ انکے بھائی بندوں میں سے حضرت صالح نے ان سے کہا: ''کہ تم اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل سے ڈرتے کیوں نہیں ہو؟ (17/59, 11/62, 15-80-84, 11/61-68) (26/142)

اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٤٣﴾

میں تمہاری طرف (اللہ تعالیٰ) کا رسول ہوں اور اپنے فرائض دیانتداری سے سرانجام دیتا ہوں۔ (26/143)

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوْنِ ﴿١٤٤﴾

لہٰذا اللہ تعالیٰ کے قانون مجازات سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ (26/144)

وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٤٥﴾

میں اس تبلیغ حق کا تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا میرا اجر تو رب العالمین کے ذمے ہے۔ (26/145)

اَتُتْرَكُوْنَ فِيْ مَا هٰهُنَآ اٰمِنِيْنَ ﴿١٤٦﴾

فِيْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ﴿١٤٧﴾

کیا تم اس خوش فہمی میں مبتلا ہو کہ باغات اور چشموں جیسی نعمتیں جو تمہیں عطا کی گئی ہیں کے درمیان اطمینان قلب سے رہنے کے لئے چھوڑ دیئے جاؤ گے؟ (26/146-47)

وَّ زُرُوْعٍ وَّ نَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيْمٌ ﴿١٤٨﴾

ان لہلہاتے کھیتوں اور نخلستان کے درمیان جہاں درختوں پر نرم اور پکے ہوئے خوشے تہ بہ تہ اٹے پڑے ہیں۔ (26/148)

Marfat.com

وَ تَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا فٰرِهِيْنَ ﴿۱۴۹﴾

علاوہ ازیں تم پہاڑوں کو تراش تراش کر بڑے فخر سے ان میں مکانات، قلعہ نما محلات بناتے ہو۔ (26/149) (7/74)

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوْنِ ﴿۱۵۰﴾

اللہ تعالیٰ کے قانون مجازات سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ (26/150)

وَ لَا تُطِيْعُوْٓا اَمْرَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۱۵۱﴾

الَّذِيْنَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَ لَا يُصْلِحُوْنَ ﴿۱۵۲﴾

تم حدود شکن سرداروں اور وڈیروں کی اطاعت نہ کرو جو ملک میں نظام الٰہی میں فسادات برپا اور ناہمواریاں پھیلاتے ہیں اور کبھی اس کی اصلاح نہیں کرتے۔ (26/151-52)

قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿۱۵۳﴾

انہوں نے جواب دیا: ''تم تو سحر زدہ یعنی مبتلائے فریب ہو۔ (26/185) (26/153)

مَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ فَاْتِ بِاٰيَةٍ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۵۴﴾

تم محض ہمارے جیسے ایک عام انسان ہو، اگر تو اپنے دعوے میں سچا ہے تو کوئی اعجازی نشانی لا کر دکھاؤ۔ (26/154)

قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّ لَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۱۵۵﴾

حضرت صالح نے کہا: ''یہ اونٹنی ہے۔ ایک دن (کنویں سے) اس کے پانی پینے کا ہے اور ایک دن تم سب لوگوں کا (اور تمہارے مویشیوں) کے پانی پینے کی باری ہے۔ (26/155)

وَ لَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۵۶﴾

اسے ہرگز کسی قسم کا گزند نہ پہنچانا وگرنہ ایک بڑا ہولناک عذاب تمہیں آلے گا۔ (26/156)

Marfat.com

فَعَقَرُوْهَا فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِيْنَ ﴿١٥٧﴾

لیکن انہوں نے اس کی (اللہ کی نشانی کی) کونچیں کاٹ دیں اور پھر پشیمان ہوئے۔ (26/157)

فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٥٨﴾

آخر الامر ہولناک عذاب نے انہیں آلیا۔ اس واقعہ میں یقیناً عبرت ناک اعجازی نشانی ہے اور ان میں اکثر ایمان بالیقین لانے والے نہیں ہیں۔ (15/83-84, 7/76, 54/31,1165) (26/158)

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٥٩﴾ ع ١٩ ١٢

درحقیقت تیرا رب صاحب سطوت وقوت ہے اور درگزر کرنے والا اور رجوع برحمت کرنے والا ہے۔ (26/159)

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ ِۨ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٦٠﴾

اسی طرح قوم لوط نے بھی (اللہ تعالیٰ کے) رسولوں کی تکذیب کی۔ (26/160)

اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٦١﴾

جب انکے بھائی بندوں میں سے حضرت لوط نے ان سے کہا: ''کیا تم اللہ کے قانون مکافات عمل سے ڈرتے نہیں ہو؟ (26/161)

اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٦٢﴾

میں ایک تمہاری طرف (اللہ کا) امانت دار رسول ہوں۔ (26/162)

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٦٣﴾

لہٰذا اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل سے ڈرتے رہو اور میری اطاعت کرو۔ (26/163)

وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦٤﴾ ؕ

Marfat.com

میں تم سے اس تبلیغ حق کا کوئی اجر نہیں مانگتا، میرا اجر تو رب العالمین کے ذمے ہے۔ (26/164)

اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶۵﴾

اقوام عالم میں صرف تم ہو جو (تسکین خواہشات جنسی کیلئے) مردوں کے پاس آتے ہو۔ (26/165)

وَتَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ ﴿۱۶۶﴾

اور تم اپنی بیویوں کو چھوڑ دیتے ہو جنہیں تمہارے رب نے تمہارے لئے اس مقصد کیلئے پیدا کیا ہے کہ (ان سے افزائش نسل ہو) تم تو بالکل حد سے تجاوز کرنے والے لوگ ہو۔ (26/166) 29/29, 27/54) (15/39,

قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰلُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِيْنَ ﴿۱۶۷﴾

انہوں نے جواب میں کہا: ''اے لوط! اگر تم ایسی باتیں کرنے سے باز نہ آئے تو ہم تمہیں شہر بدر کر دینگے۔ (26/167)

قَالَ اِنِّيْ لِعَمَلِكُمْ مِّنَ الْقَالِيْنَ ؕ ﴿۱۶۸﴾

(پھر حضرت لوط نے) ان سے کہا: ''میں تمہارے اس قبیح فعل سے سخت متنفر ہوں۔ (26/168)

رَبِّ نَجِّنِيْ وَ اَهْلِيْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶۹﴾

پھر اس نے (اللہ تعالیٰ) سے فریاد کی: ''اے میرے پروردگار! مجھے اور میرے گھر والوں کو انکی بدفعلیوں کے (ہولناک) نتائج سے بچالے۔ (66/19)(26/169)

فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۷۰﴾

چنانچہ ہم نے اسے اور اسکے تمام گھر والوں کو بچالیا۔ (26/170)

اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ﴿۱۷۱﴾

بجز ایک بڑھیا کے جو پیچھے رہنے والوں میں تھی۔ (66/10, 11/81)(26/171)

Marfat.com

ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۱۷۲﴾

اور باقی کو ہلاک کر دیا اس طرح کہ ہم نے ان پر مینہ برسایا یا (آتش فشانی کی) کس قدر (پتھروں) کی ہولناک بارش تھی جو ان لوگوں پر برسائی گئی جن کو پہلے سے تنبیہ کر دی گئی تھی۔(26/172-73)

وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۱۷۳﴾

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۴﴾

اس واقعہ میں یقیناً ایک عبرت ناک نشانی ہے مگر ان میں اکثر لوگ ایمان بالیقین لانے والے نہیں۔(26/174)

ع ۹ ۱۶ ۱۳ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۷۵﴾ ع

اے رسول! یقیناً تیرا رب صاحب سطوت وقوت، درگزر کرنے اور بار بار رجوع برحمت فرمانے والا ہے۔(26/175)

كَذَّبَ اَصْحٰبُ لْـَٔيْكَةِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۷۶﴾ ج

ایسے ہی اہل مدائن جو جنگلوں میں رہتے تھے۔انہوں نے (اللہ کے) رسولوں کی تکذیب کی (15/78 میں ایکہ والوں کو قوم شعیب کہا گیا ہے)۔(26/176)

اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ ج

یاد کرو جب حضرت شعیب نے ان سے کہا تھا: ''کیا تم اللہ کے قانون مکافات سے ڈرتے نہیں ہو؟''(26/177)

اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۷۸﴾ لا

میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں اور اپنے فرائض نہایت دیانتداری سے سرانجام دیتا ہو۔(26/178)

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۷۹﴾ ج

لہٰذا تم اللہ تعالیٰ کے قانون مجازات سے ڈرتے رہو اور میری اطاعت کرو۔(26/179)

Marfat.com

وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۰﴾

میں اس تبلیغ حق کا تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا، میرا اجر تو رب العالمین کے ذمہ ہے۔(26/180)

اَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ ﴿۱۸۱﴾ ۚ

وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ﴿۱۸۲﴾ ۚ

پیمانے پورے پورے بھرا کرو (یعنی ہر کسی کو اس کا پورا پورا حق ادا کرو) اور ان لوگوں میں نہ جانا جو لوگوں کو وزن، مقدار کم دیتے ہیں۔ اور ٹھیک ٹھیک ترازو سے تولو۔ (ڈنڈی مت مارو) (26/181-82)

وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۱۸۳﴾ ۚ

اور لوگوں کو چیزیں دینے میں کمی نہ کرو اور ملک میں فساد برپا نہ کرو۔(26/183)

وَاتَّقُوا الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۸۴﴾

- اللہ تعالیٰ کے قانون مجازات سے ڈرتے رہو۔ جس نے تمہیں اور تمہاری پہلی نسلوں کو پیدا کیا۔(26/184)

قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿۱۸۵﴾ ۙ

انہوں نے جواب دیا: ''تم تو محض ایک سحر زدہ آدمی ہو یعنی فریب خوردہ آدمی ہو۔ (26/185)

وَمَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَاِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۱۸۶﴾ ۚ

اور تم محض ہمارے جیسے ایک انسان ہو اور ہم تجھے جھوٹا خیال کرتے ہیں۔(26/186)

فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۸۷﴾

اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو ہم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرا دو۔(26/187)

قَالَ رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۸﴾

حضرت شعیب نے کہا: ''میرا رب تمہاری کرتوتوں سے خوب واقف ہے(17/92)

(26/188)

Marfat.com

فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۸۹﴾

انہوں نے اسے جھٹلا دیا: ''تو کالی گھٹا کے دن کے عذاب نے انہیں آلیا۔ بلاشبہ وہ بڑے بھیانک دن کا عذاب تھا۔(26/189)

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۹۰﴾

اس واقعہ میں یقیناً عبرت ناک نشانی ہے مگر ان میں اکثر لوگ ایمان بالیقین لانے والے نہیں ہیں۔(26/190)

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۹۱﴾ ع ۱۶/۱۴

اے رسول! یقیناً تمہارا رب صاحب سطوت وقوت ہے اور بار بار رجوع برحمت فرمانے والا ہے۔(26/191)

وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ؕ ﴿۱۹۲﴾

(یہ کتاب مبین) رب العالمین کی طرف سے نازل کی گئی ہے۔(26/192)

نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ۙ ﴿۱۹۳﴾

اسے امانت دار روح الامین (حضرت جبریل) لے کر نازل ہوا ہے (16/102, 2/97) (اس کو کوئی مادی طاقت لے کر نازل نہیں ہوئی جس کے اندر تغیر وتبدل کا امکان ہو۔ کم و کاست وہی جو اللہ تعالیٰ نے متواتر نازل فرمائی ہے)(26/193)

عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ۙ ﴿۱۹۴﴾

بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ؕ ﴿۱۹۵﴾

اے رسول! تمہارے قلب اطہر پر فصیح وبلیغ، عربی زبان میں نازل کی گئی تاکہ (عوام الناس کو مشرکانہ عقائد اور اعمال سوٴ کے ہولناک نتائج وعواقب سے پہلے انبیاء کی طرح) متنبہ کرنے والوں میں سے ہو جائیں (16/102, 2/97) (26/194-95)

وَاِنَّهٗ لَفِیْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۹۶﴾

Marfat.com

اور یہی تعلیم و ہدایت کا ذکر اذکار انبیاء سابقہ کے صحیفوں میں آ چکا ہے (جو محفوظ نہ رہ سکے یہاں تک کہ بعض انبیاء کے صحیفے ہی دنیا سے نابود ہو گئے)(26/196)

اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً اَنْ يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۹۷﴾

کیا ان لوگوں کیلئے یہی دلیل کافی نہیں ہے (کہ اس قرآن کی تعلیم کو) بنی اسرائیل کے علما اچھی طرح جانتے ہیں؟ (نزول قرآن کے وقت بھی جانتے تھے اب بھی جانتے ہیں، خواہ یہ ایمان لائیں یا نہ لائیں یہ انکی ہٹ دھرمی ہے)۔ (26/197)

وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰى بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ ﴿۱۹۸﴾

فَقَرَاَهٗ عَلَيْهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۹۹﴾

(انکی ہٹ دھرمی کا تو یہ عالم ہے) کہ اگر ہم اسے کسی عجمی پر نازل کرتے اور وہ اسے پڑھ کر انہیں سنا دیتا تو پھر بھی کبھی ایمان بالیقین نہ لاتے (اور کہہ دیتے کہ اسے اس نے خود گھڑ لیا ہے)۔(26/198-99)

كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۲۰۰﴾

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۲۰۱﴾

اسی طرح ہم نے اس ذکر کو (اپنے قانون مشیت کے مطابق) اسے مجرموں کے دلوں میں داخل کیا ہے۔ (15/12) مگر وہ کبھی بھی ایمان نہ لائینگے تاوقتیکہ عذاب الیم نہ دیکھ لیں (جیسا کہ اقوام سابقہ دیکھ چکی ہیں)۔ (26/200-01)

فَيَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۰۲﴾

(جب انکے اعمال سوٴ کے ظہور نتائج کا وقت آ جائیگا) تو وہ عذاب اچانک آ جائیگا جو ان کے گمان میں بھی نہ ہوگا کہ یہ کدھر سے آ گیا ہے۔ (26/202)

فَيَقُوْلُوْا هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ﴿۲۰۳﴾

اس وقت یہ فریاد کریں گے: ”کہ کیا ہمیں کسی صورت مہلت مل سکتی ہے؟ (جس وقت وقت گذر چکا ہوگا)۔ (26/203)

Marfat.com

اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۲۰۴﴾

تو کیا اس کے باوجود یہ لوگ شور مچاتے ہیں کہ ہم ان پر عذاب جلد نازل کریں؟ (26/204)

اَفَرَءَيْتَ اِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ سِنِيْنَ ﴿۲۰۵﴾

ثُمَّ جَآءَهُمْ مَّا كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿۲۰۶﴾

مَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يُمَتَّعُوْنَ ﴿۲۰۷﴾

کیا تم نے غور کیا؟ اگر ہم انہیں سالہا سال تک بھی مہلت دیدیں تو یہ سامان زیست سے لطف اندوز ہوتے رہیں، پھر اس کے بعد ان پر وہ عذاب آجائے جس کی انہیں وعید دی گئی ہے تو وہ سارے کا سارا سامان تعیش جس سے وہ فوائد حاصل کرتے رہے ہیں ان کے کچھ کام نہ آئیگا۔ (26/205-07)

وَمَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا لَهَا مُنْذِرُوْنَ ﴿۲۰۸﴾

یاد رکھو! ہم نے اپنے قانون تنذیری اور تعجیل وامہال کے مطابق کسی بستی کو ہلاک نہیں کیا۔ جب تک متنبہ کرنے والے موجود نہ تھے (یعنی انبیاء اکرام) (26/208)

ذِكْرٰى ۛ وَمَا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۲۰۹﴾

تا کہ انہیں یاد دہانی کرائیں کہ ہم بلاوجہ کسی پر ظلم کرنے والے نہیں۔ (26/209)

وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ ﴿۲۱۰﴾

اس قرآن کو نازل کرنے میں شیطان کاہن نہیں اترے۔ (26/210)

وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۲۱۱﴾

یہ کام ان کے مناسب حال نہیں ہے اور نہ وہ ایسا کر ہی سکتے ہیں۔ (26/211)

اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ ﴿۲۱۲﴾

وہ تو اس کی سماعت سے دور اور مہجور کر دیئے گئے ہیں (69/41-42) (اس کی دلیل یہ ہے کہ اس کی تعلیم ایسی ہے کہ نہ ہی کاہنوں کے مناسب حال ہے اور نہ ہی ان کی استطاعت میں ہے)۔ (26/212)

Marfat.com

فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ﴿۲۱۳﴾

لہٰذا تم اے مخاطب! اللہ کے ساتھ ساتھ کسی دوسرے (خود ساختہ) معبودوں کو نہ پکارو ورنہ عذاب میں مبتلا ہو جاؤ گے۔(26/213)

وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ﴿۲۱۴﴾

اے پیغمبر! اپنے قریبی عزیز و اقارب کو اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل سے متنبہ کرو (یعنی سنت ابراہیمی کے اتباع میں اس دعوت کا آغاز اپنے رشتہ داروں سے کرو)(26/214)

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۱۵﴾

پھر ان میں سے جو ایمان لے آئے تیرا اتباع کرے تو اسے اپنے دامن حفاظت و سایہ عاطفت میں لے لے۔(15/80)(26/215)

فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۱۶﴾

لیکن اگر وہ تمہاری نافرمانی کریں تو ان سے کہہ دو کہ میں تمہارے اعمال سے بری الذمہ ہوں۔(26/216)

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿۲۱۷﴾

اے رسول! تم توکل پر بیٹھ جاؤ۔ وہ صاحب سطوت وقوت ہے اور بار بار رجوع برحمت فرمانے والا بھی ہے۔(26/217)

الَّذِيْ يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿۲۱۸﴾

وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ ﴿۲۱۹﴾

جب تم صلوٰۃ میں کھڑے ہوتے ہو تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہوتا ہے۔ اور اس وقت بھی جب تم نمازیوں کے درمیان گھوم رہے ہوتے ہو جو اللہ تعالیٰ کے آگے سر تسلیم خم کئے ہوتے ہیں۔ (26/218-19)

اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۲۲۰﴾

بلاشبہ وہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے۔(26/220)

Marfat.com

هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ﴿۲۲۱﴾

لوگو! کیا میں تمہیں بتاؤں، کہ شیاطین کس پر اترتے ہیں؟(26/221)

تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ﴿۲۲۲﴾

وہ جھوٹے اور خطا کار لوگوں پر اترتے ہیں (جو سچائی میں جھوٹ کی آمیزش کر کے حق کو مشتبہ کر دیتے ہیں)۔ (26/222)

يُّلْقُوْنَ السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ﴿۲۲۳﴾

جو سنی سنائی باتوں پر کان دھرتے ہیں اور ان میں سے اکثر جھوٹے ہوتے ہیں (گویا انکا شیاطین کی طرف سخت میلان ہوتا ہے جو صادق القول نہیں ہوتے بلکہ عام معاملات میں بھی جھوٹ بولتے ہیں)۔ (26/223)

وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ﴿۲۲۴﴾

اور رہے شاعر لوگ، انکی پیروی راہ گم گشتہ لوگ کرتے ہیں (جو لوگ شاعروں کے متبع ہوتے ہیں وہ حق سے بہت دور ہوتے ہیں انکو انکی راستبازی سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا)(26/224)

اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ﴿۲۲۵﴾

وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۲۲۶﴾

کیا تم غور نہیں کرتے کہ (شعرا) یونہی ادھر ادھر صحرا نورد یا اور دشت پیمائیاں کرتے پھرتے ہیں اور (انکے قول و فعل میں اور قلب و زبان میں کبھی ہم آہنگی نہیں ہوتی) وہ منہ سے ایسی باتیں کرتے ہیں جس پر وہ خود کبھی عمل نہیں کرتے۔ (26/225-26)

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّانْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا ؕ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْۤا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ﴿۲۲۷﴾ ع ۱۱ ۳۶ ۱۵

ماسوائے ان لوگوں کے جو ایمان بالیقین لاتے ہیں اور نیک عمل بجالاتے ہیں اور کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اور جب ان پر ظلم ہوتا ہے تو انتقام لیتے ہیں اور جو ظالم ہیں عنقریب جان لیں گے کہ کس جگہ لوٹ کر جاتے ہیں۔ (26/227)

Marfat.com

سُوْرَةُ النَّمْلِ مَكِّيَّةٌ

اٰیَاتُهَا ۹۳ رُكُوْعَاتُهَا ۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

طٰسٓ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ۙ ①

طآ سٓ۔ یہ حقائق مستورہ کو ظاہر کر دینے والی روشن اور واضح کتاب (القرآن) کی آیات ہیں۔ (27/1) (15/1)

هُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ ②

یہ اہل ایمان کو راہ راست کی طرف رہنمائی کرنے والی اور اس کے خوشگوار نتائج کا مژدہ سنانے والی (کتاب مبین ہے) (27/2)

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ③

حقیقی مومن وہ ہیں جو نظام صلوٰۃ قائم کرتے اور زکوٰۃ کی فراہمی کا انتظام کرتے ہیں اور آخرت کی زندگی یعنی نشاۃ ثانیہ پر یقین محکم رکھتے ہیں۔ (27/3)

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ؕ ④

اس کے برعکس جو لوگ آخرت کی زندگی پر یقین نہیں رکھتے انہیں اپنے اعمال بڑے خوشنما دکھائی دیتے اور اسی خود فریبی میں بھٹکتے رہتے ہیں (بصیرت کے اندھے ہوتے ہیں) (27/4)

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ⑤

یہی وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کے (قانون مجازات کے مطابق) المناک عذاب دیا جائیگا اور یہی لوگ آخرت میں سب سے زیادہ خسارے میں رہنے والے ہیں۔ (27/5)

وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ⑥

اے رسول! یہ قرآن اس دانا و بینا حکمت والے (اللہ) کی طرف سے تجھ پر (بذریعہ الہام) القاء کیا گیا ہے (وہی ہر شے کی متقضیات سے واقف ہے) (27/6)

Marfat.com

إِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِأَهْلِهِ إِنِّي آنَسْتُ نَارًا ۖ سَآتِيكُم مِّنْهَا بِخَبَرٍ أَوْ آتِيكُم بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ ۝٧

(ان لوگوں کو اس وقت کا قصہ بیان کرو) جبکہ (تیرہ وَ تار شب میں) حضرت موسیٰ نے اپنے گھر والوں کو کہا تھا: ''کہ مجھے آگ سی نظر آئی ہے میں وہاں سے کوئی خبر لاتا ہوں یا راستہ کی رہنمائی حاصل کروں یا کوئی دہکتا ہوا انگارہ لاتا ہوں تا کہ تم تاپ سکو۔ (20/9)(27/7)

فَلَمَّا جَاءَهَا نُودِيَ أَن بُورِكَ مَن فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا ۖ وَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝٨

چنانچہ جب موسیٰ وہاں پہنچے تو اسے آواز سنائی دی کہ یہ مقام جہاں آگ نظر آئی ہے اور جو اس کے ماحول میں ہے بڑی مبارک ہے (اسلئے کہ اس زمین میں اکثر انبیاء پیدا ہوتے رہے ہیں) اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی اس سے پاک ہے کہ وہ کسی مقام میں مقید ہو (28/30) (اس مقام پر آگ نہ تھی بلکہ اللہ کا نور تھا)۔ (27/8)

يَا مُوسَىٰ إِنَّهُ أَنَا اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝٩

(حضرت موسیٰ حیرت میں تھا کہ آواز کدھر سے آئی ہے؟) اس ندائے جلال و جمال نے کہا کہ اے موسیٰ میں ہوں تیرا اللہ جو صاحب سطوت وقوت ہے اور ہر کام دانشمندی سے سرانجام دینے والا ہے۔ (27/9)

وَأَلْقِ عَصَاكَ ۖ فَلَمَّا رَآهَا تَهْتَزُّ كَأَنَّهَا جَانٌّ وَلَّىٰ مُدْبِرًا وَلَمْ يُعَقِّبْ ۖ يَا مُوسَىٰ لَا تَخَفْ ۖ إِنِّي لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُونَ ۝١٠

(حکم باری تعالیٰ ہوا اے موسیٰ) اب تم اپنا عصا پھینک دو۔ (جونہی کہ اس نے اپنا عصا پھینکا) تو اس نے دیکھا کہ چھوٹے سانپ کی طرح بل کھاتا ہوا دوڑ رہا ہے (یہ دیکھ کر حضرت موسیٰ ڈر گئے) اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگنے لگے اور پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا۔ فرمان الٰہی ہوا: اے موسیٰ خوف نہ کھاؤ۔ میرے رسول میرے حضور خوف نہیں کھایا کرتے۔ (27/10)

إِلَّا مَن ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًا بَعْدَ سُوءٍ فَإِنِّي غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝١١

Marfat.com

الا یتہ کہ جس سے کوئی ظلم سرزد ہوا ہو۔ پھر اگر بدی کو نیکی میں بدل دیا ہو تو میں حفاظت میں لینے والا اور رجوع برحمت فرمانے والا ہوں۔ (27/11)

وَاَدْخِلْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ ۫ فِيْ تِسْعِ اٰيٰتٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۱۲﴾

اور ذرا ہاتھ اپنے گریباں میں ڈال۔ جب نکالے گا تو بغیر کسی عیب کے چمکتا ہوا نکلے گا یہ ان نو اعجازی نشانیوں میں سے ایک ہے جو فرعون اور اسکی قوم کے لئے دی گئی ہیں۔ بلاشبہ وہ نافرمان و سرکش قوم ہے۔ (27/12)

فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ اٰيٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۳﴾ ۚ

پھر جب ہماری بصیرت افروز نشانیاں (قوم فرعون) کے پاس آئیں تو وہ کہنے لگے یہ تو صریحاً جادو ہے۔ (27/13)

وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا ؕ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۴﴾ ع

ع ۱ ۱۴ ۱۶

اور انہوں نے محض ظلم و تکبر کی بناء پر ان کا انکار کر دیا۔ حالانکہ ان کے دلوں میں حقیقت کا یقین ہو چکا تھا۔ سو، اے بنی نوع انسان! غور کرو کہ اس مفسد اور سرکش قوم کا کیسا انجام ہوا؟ (27/14)

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ عِلْمًا ۚ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵﴾

(علاوہ ازیں) ہم نے حضرت داؤد سلیمان کو علم عطا کیا۔ انہوں نے کہا: ''حمد و ستائش اور تمام قسم کی تعریف توصیف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ جس نے ہمیں اپنے بہت سے مومن بندوں پر فضیلت و فوقیت عطا کی ہے۔ (27/15)

Marfat.com

وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ۭ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ⑯

اور حضرت سلیمان کو حضرت داؤد کا جانشین بنایا۔ حضرت سلیمان نے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: ''کہ ہمیں گھوڑ سواروں (Cavalry) کو نشو ونما (Maintenance) کا علم دیا گیا ہے۔ (34/10, 21/79) اور دنیا کی ہر چیز عطا کی گئی ہے۔ یہ بڑا واضح فضل و کرم ہے۔ (27/16)

وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ⑰

حضرت سلیمان کے لئے رسالہ اور جن وانس پر مشتمل لشکر تشکیل کئے گئے۔ سو وہ فوجی امور کے ماہر اور نظم وضبط کے پابند تھے۔ (27/17)

حَتّٰٓى اِذَآ اَتَوْا عَلٰي وَادِ النَّمْلِ ۙ قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰٓاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ ۙ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ⑱

حتیٰ کے جب یہ لشکر کسی مہم جوئی کے سلسلہ میں وادیٔ نمل کے قرب وجوار سے گزر رہا تھا۔ تو قبیلہ نمل کی ایک خاتون نے مطلع کرتے ہوئے فرمایا: اے قبیلہ نمل! اپنی محفوظ پناہ گاہوں میں چلے جاؤ کیونکہ حضرت سلیمان اور اس کا لشکر آ رہا ہے، وہ کہیں اس بات سے بے خبر کہ تمہارا تعلق انکے مخالفین سے ہے اس غلط فہمی میں کچل نہ ڈالیں (27/18) (وادیٔ نمل یمن کے مضافات میں واقع ہے جس کا ذکر عرب شعرا کے کلام میں اکثر ملتا ہے)۔

فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰي وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ⑲

اس نملہ قبیلے کی خاتون کی بات سن کر حضرت سلیمان خوشی سے مسکرا دیئے۔ اور اللہ سے دعا مانگی کہ اے میرے رب! میری ذات میں اتنا نظم وضبط پیدا فرما دے کہ میں اس مملکت اور قوت نافذہ جیسی نعمت جو تو نے مجھے اور میرے والد کو عطا فرمائی ہے شکر ادا کروں اور تیرے قوانین کے مطابق

Marfat.com

سرانجام دوں اور اس معاشرے میں ایسا حسن وتوازن پیدا کردوں جو تیرے قوانین واحکام سے ہم آہنگ ہو اور تو مجھے اپنی رحمت خاص سے صالحین کے ضمرے میں داخل فرمادے۔(27/19)

وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَالِيَ لَآ أَرَى الْهُدْهُدَ ۖ أَمْ كَانَ مِنَ الْغَآئِبِينَ ﴿٢٠﴾

پھر ایک دن حضرت سلیمان نے اپنے رسالے کا جائزہ لیا۔ اور بولا، میں (رسالدار) ہدہد کو نہیں دیکھ رہا، وہ کدھر غائب ہوگیا ہے؟(27/20) (ہدہد حضرت سلیمان کے ایک فوجی افسر کا نام تھا جو حضرت داؤد کے زمانہ سے فوج میں ملازم تھا) (توریت سلاطین باب 11 آیت 14)

لَأُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا شَدِيدًا أَوْ لَأَاْذْبَحَنَّهُ أَوْ لَيَأْتِيَنِّي بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿٢١﴾

(اگر ایسا ہوا تو) میں اسے سخت سزا دونگا یا اسے سزائے موت دونگا یا اسے غیر حاضری کی معقول دلیل پیش کرنا ہوگی۔(27/21)

فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيدٍ فَقَالَ أَحَطتُ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهِ وَجِئْتُكَ مِن سَبَإٍ بِنَبَإٍ يَقِينٍ ﴿٢٢﴾

ابھی زیادہ دیر نہ ہونے پائی تھی کہ وہ آ گیا: ''اس نے بتایا کہ میں نے ایسی بات معلوم کی ہے جو آپ کو معلوم نہ تھی میں مملکت سبا کے بارے ایک یقینی خبر آپ کے پاس لایا ہوں۔(27/22)

إِنِّي وَجَدتُّ امْرَأَةً تَمْلِكُهُمْ وَأُوتِيَتْ مِن كُلِّ شَيْءٍ وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ ﴿٢٣﴾

میں نے دیکھا کہ ایک خاتون قوم سبا پر حکمرانی کر رہی ہے۔ اور اسے ہر نوع کا ساز وسامان میسر ہے اور مطلق العنان ہے۔(27/23)

وَجَدتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُونَ لِلشَّمْسِ مِن دُونِ اللَّهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُونَ ﴿٢٤﴾

میں نے اسکی قوم کو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے ہوئے پایا اور شیطان نے (خواہشات نفس) نے ان کے اعمال کو انکے لئے بڑا پسندیدہ خوشنما بنا رکھا ہے۔ اور یوں انہیں صحیح راستے سے روک رکھا ہے لہٰذا وہ راہ ہدایت کی طرف نہیں آ پاتے۔(27/24)

Marfat.com

اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿۲۵﴾

وہ اللہ تعالیٰ کے آگے سجدہ ریز کیوں نہیں ہوتے۔ جو ارض وسما کے پوشیدہ خزانوں کو نکالتا ہے اور جو ان باتوں کو بھی جانتا ہے جنہیں تم چھپاتے ہو یا ظاہر کرتے ہو۔(27/25)

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۶﴾ السجدة

وہ اللہ ہے جس کے سوا اور کوئی بھی صاحب اقتدار و اختیار ہستی نہیں ہے جس کے حکم کا اتباع کیا جائے۔ وہ نشو ونما دینے والی ہستی جس کے پاس تمام کائنات کا عظیم کنٹرول ہے۔(27/26)

قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۲۷﴾

حضرت سلیمان نے کہا: ''ہم ابھی تحقیق کر کے دیکھ لیں گے کہ تو سچ کہتا ہے یا جھوٹ بولنے والوں میں ہے۔(27/27)

اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۸﴾

میرا یہ خط لے جا اسے ان تک پہنچا دے۔ پھر ان سے ذرا ہٹ کر کھڑا ہو کر دیکھنا کہ وہ کیسا ردعمل پیش کرتے ہیں۔(27/28)

قَالَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْٓ اُلْقِيَ اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ﴿۲۹﴾

جب خط پہنچا تو ملکہ سبا نے خط پڑھ کر کہا: ''اے اہل دربار یا سرداران دربار! میرے پاس ایک (Polited Courtous) نامۂ گرامی آیا ہے۔(27/29)

اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۳۰﴾

یہ سلیمان کی جانب سے ہے اور وہ یہ کہ: ''میری مملکت کے نظام کا مقصود بالذات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفت رحیمیت و رحمانیت کا ظہور ہو جائے جس میں انسانیت کی طبیعی زندگی اور انکی ذات کی مضمر صلاحیتوں کی عمومی طور پر مسلسل اور ہنگامی ضرورت کے وقت خدمت اور غلبہ کے ساتھ نشو ونما ہوتی چلی جائے''۔(27/30)

Marfat.com

ع ۲ ۱۷ ۷

اَلَّا تَعْلُوْا عَلَیَّ وَ اْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ ﴿۳۱﴾

میں نے جونظام الٰہی قائم کیا ہے اس سے سرکشی اختیار نہ کرو اور اللہ تعالیٰ کے قوانین واحکام کی مطیع وفرمانبردار ہوکر میرے پاس چلی آؤ۔(27/31)

قَالَتْ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِیْ فِیْۤ اَمْرِیْ ۚ مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ ﴿۳۲﴾

کہنے لگی اے سردارو! مجھے اس معاملے میں جو درپیش ہے مشورہ دو (کہ میں کیا لائحہ عمل اختیار کروں؟) میں کسی اہم معاملے کا فیصلہ نہیں کرتی جب تک تم سب موجود نہ ہو۔(27/32)

قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّ اُولُوْا بَاْسٍ شَدِیْدٍ ۙ وَّ الْاَمْرُ اِلَیْكِ فَانْظُرِیْ مَاذَا تَاْمُرِیْنَ ﴿۳۳﴾

انہوں نے جواب دیا: ''کہ ہم بڑی قوت والے جنگ جو ہیں لیکن فیصلہ کرنا آپ کے ارادہ واختیار میں ہے آپ غور کرلیں کہ آپ اس معاملے میں ہمیں کیا حکم دیتی ہیں۔(27/33)

قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْیَةً اَفْسَدُوْهَا وَ جَعَلُوْۤا اَعِزَّةَ اَهْلِهَاۤ اَذِلَّةً ۚ وَ كَذٰلِكَ یَفْعَلُوْنَ ﴿۳۴﴾

ملکہ کہنے لگی: ''کہ بادشاہ جب کسی بستی میں داخل ہوجاتے ہیں تو اسکے نظام حیات کو درہم برہم کرڈالتے ہیں پھر اس کے ارباب عزت وتکریم کو ذلیل وخوار کردیتے ہیں اور یہ بھی ایسی ہی روش اختیار کرینگے۔(27/34)

وَ اِنِّیْ مُرْسِلَةٌ اِلَیْهِمْ بِهَدِیَّةٍ فَنٰظِرَةٌۢ بِمَ یَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۳۵﴾

میں انکی طرف ایک تحفہ بھیجتی ہوں پھر دیکھتی ہوں کہ ایلچی کیا جواب لے کر واپس آتے ہیں۔(27/35)

فَلَمَّا جَآءَ سُلَیْمٰنَ قَالَ اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ فَمَاۤ اٰتٰىنِۦَ اللّٰهُ خَیْرٌ مِّمَّاۤ اٰتٰىكُمْ ۚ بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِیَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ ﴿۳۶﴾

پھر جب قاصد سلیمان کے پاس پہنچا تو حضرت سلیمان نے کہا: ''کیا تم مال ودولت سے میری مدد کرنا چاہتے ہو؟ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ مجھے عطا فرما رکھا ہے وہ اس سے کہیں بہتر ہے جو اس نے تمہیں دے رکھا ہے۔لیکن تم تو صرف اپنے تحفے پر فخر کرتے ہوگے۔ (27/36)

Marfat.com

اِرْجِعْ اِلَيْهِمْ فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَآ اَذِلَّةً وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿۳۷﴾

اسے انکی طرف واپس لے کر لوٹ جاؤ، ہم انکی طرف لشکر جرار لے کر آ رہے ہیں جسکے مقابلہ کی وہ تاب نہ لاسکیں گے اور ہم انہیں ذلیل وخوار کر کے وہاں سے نکال باہر کریں گے اور یا ذلیل ورسوا ہو کر رہینگے۔ (27/37)

قَالَ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ يَاْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿۳۸﴾

حضرت سلیمان نے اپنے درباریوں سے مخاطب ہو کر کہا: ''اے سردارو! پیشتر ازیں کہ اہل سبا مطیع ومنقاد ہو کر میرے پاس آئے۔ تم میں سے کون ہے جو ملکہ کے تخت جیسا تخت لا کر پیش کرے؟ (27/38)

قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ وَاِنِّيْ عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ ﴿۳۹﴾

(یہ سن کر) ایک قوی ہیکل زور آور جن نے عرض کیا: ''پیشتر اس کے کہ آپ اپنی نشست سے اٹھیں میں اس مہم کو سر کرلوں گا۔ میں اس مہم جوئی کیلئے صاحب قوت اور قابل اعتماد بھی ہوں۔ (27/39)

قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ ۭ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ ۡ لِيَبْلُوَنِيْٓ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ۭ وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ ﴿۴۰﴾

پھر ایک اور شخص جس کی پاس وحی الٰہی کا علم تھا۔ بول اٹھا: ''کہ میں اس کام کو آپکے آنکھ جھپکنے سے بھی پہلے یعنی اس سے بھی کم وقت میں سرانجام دے سکتا ہوں۔ جب حضرت سلیمان نے مال ودولت اپنے سامنے رکھا ہوا دیکھا تو کہنے لگا۔ یہ میرے رب کے فضل وکرم سے ایسا ہوا ہے تا کہ اس سے میری حقیقی سیرت ظاہر ہو جائے کہ میں اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کو انکے صحیح مصرف میں

Marfat.com

لاتا ہوں یا غلط استعمال مین لاتا ہوں کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کو نوع انسانی کی ربوبیت کے لئے کھلا رکھتا ہے تو اس سے اس کی اپنی ذات کی مضمر صلاحیتوں کی ہی نشوونما ہوتی ہے (92/18, 31/12) جو اسے چھپا چھپا کر رکھتا ہے تو اس سے اسکا اپنا ہی نقصان ہوتا ہے۔ میرا رب تو بلاشبہ بے احتیاج اور بغیر کسی ذاتی غرض و غائت کے بلند و باشرف نفع بخشی کا سرچشمہ ہے (27/40) (جس کے پاس وحی الٰہی کا علم تھا وہ حضرت جبریل تھے کیونکہ وہی تمام انبیاء کے پاس وحی لاتے تھے)۔

قَالَ نَكِّرُوا لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ أَتَهْتَدِي أَمْ تَكُونُ مِنَ الَّذِينَ لَا يَهْتَدُونَ ﴿٤١﴾

حضرت سلیمان نے حکم صادر فرمایا: کہ اس کے پایہ تخت کی ہیت بگاڑ کر رکھ دو۔ ہم دیکھیں گے کہ وہ راہ راست پر آجاتی ہے یا نہیں، یا انہی میں سے ہو جاتی ہے جو راہ راست اختیار نہیں کرتے۔ (27/41)

فَلَمَّا جَاءَتْ قِيلَ أَهَكَذَا عَرْشُكِ ۖ قَالَتْ كَأَنَّهُ هُوَ ۚ وَأُوتِينَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِينَ ﴿٤٢﴾

جب ملکہ شکست خوردہ ہو کر حضرت سلیمان کے پاس آئی تو اس سے پوچھا گیا: کہ یہی تھی تیری مملکت کی شوکت و ثروت؟ اس نے جواب دیا: ہاں تھی تو ایسی ہی مگر ہمیں اس سے پہلے ہی آپ کی قوت و سطوت کا علم ہو گیا تھا۔ ہم اب آپکے مطیع اور فرمانبردار ہیں۔ (27/42)

وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَعْبُدُ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۖ إِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كَافِرِينَ ﴿٤٣﴾

اور جن چیزوں کی وہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر پرستش کرتی تھی انہوں نے اسے ایمان لانے سے روک رکھا تھا۔ وہ کافر قوم سے تھیں۔ (27/43)

قِيلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ ۖ فَلَمَّا رَأَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَكَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا ۚ قَالَ إِنَّهُ صَرْحٌ مُمَرَّدٌ مِنْ قَوَارِيرَ ۗ قَالَتْ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي وَأَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمَانَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٤٤﴾

ع ۱۳ ۱۸

Marfat.com

پھر اسے محل میں داخل ہونے کی دعوت دی گئی۔ جب اس نے اسے دیکھا تو اس کے بلوری فرش کو گہرا پانی خیال کیا اور وہ گھبرا گئی۔ اس نے پائنچے اٹھا لئے، یہ دیکھ کر حضرت سلیمان نے بتایا کہ یہ ایک محل ہے جس میں چکنے شیشے کا فرش ہے (یہ سن کر ملکہ پر حقیقت حال کھل گئی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بجائے باطل معبودوں کی پرستش کرتی رہی جو سراسر گمراہی ہے) چنانچہ اعتراف حق کرتی ہوئی بولی: اے میرے رب! میں اپنی ذات پر ظلم ڈھاتی رہی ہوں، اور اب میں سلیمان کی معیت میں اس اللہ کے آگے سر تسلیم خم کرتی ہوں جو کل کائنات کی ربوبیت کا ضامن ہے۔ (27/44)

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ فَرِيْقٰنِ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۵﴾

اور قوم ثمود کی طرف ہم نے انکے بھائی بندوں میں سے حضرت صالح کو رسول بنا کر بھیجا کہ انکو تبلیغ کرے کہ اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک کی محکومیت اختیار کرو (لیکن جب انہوں نے دعوت توحید پیش کی) تو یکا یک دو مخالف فریق بن گئے اور انکے درمیان کش مکش شروع ہوگئی۔ (27/45)

قَالَ يٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ ۚ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۶﴾

حضرت صالح نے فرمایا: اے میری قوم کے لوگو! بھلائی سے پہلے ہی کیوں المناک عذاب کے لئے جلدی مچاتے ہو؟ کیوں نہیں اللہ تعالیٰ سے مغفرت (محفوظ رکھنے) کی دعا طلب کرتے؟ (27/46)

قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَنْ مَّعَكَ ۭ قَالَ طٰۗىِٕرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ﴿۴۷﴾

انہوں نے جواب دیا: ہم نے تجھے اور تیرے رفقاء کو اپنے لئے منحوس اور بدشگونی کا نشان سمجھتے ہیں (36/18-19) حضرت صالح نے جواب دیا کہ تمہاری یہ نحوست اور بدشگونی اللہ تعالیٰ کے (قانون مکافات عمل کے مطابق ہے۔) حقیقت حال یہ ہے کہ تمہاری آزمائش ہو رہی ہے۔ (27/47)

Marfat.com

وَكَانَ فِي الْمَدِينَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ ﴿٤٨﴾

اس بستی میں نو افراد ایسے تھے جو ملک میں فساد کی جڑ تھے۔ لیکن کوئی اصلاح نہیں کرتے تھے۔ (27/48)

قَالُوا تَقَاسَمُوا بِاللَّهِ لَنُبَيِّتَنَّهُ وَأَهْلَهُ ثُمَّ لَنَقُولَنَّ لِوَلِيِّهِ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ أَهْلِهِ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ﴿٤٩﴾

(انہوں نے آپس میں میٹنگ کی) اور ایک دوسرے سے کہا کہ اللہ کی قسم کھاؤ کہ ہم سب مل کر رات کو حضرت صالح اور اس کے اہل وعیال پر شب خون مارینگے۔ اور پھر اس کے ولی (دعویدار) سے کہہ دینگے کہ ہم اس کے اہل وعیال کی ہلاکت کے وقت موجود نہ تھے۔ ہم جو کچھ کہتے ہیں سچ کہتے ہیں۔ (27/49)

وَمَكَرُوا مَكْرًا وَمَكَرْنَا مَكْرًا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٥٠﴾

اور انہوں نے تو ایک چال چلی تھی۔ مگر ایک چال ہم نے بھی چلی جس کی انہیں خبر تک نہ تھی۔ (27/50)

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ أَنَّا دَمَّرْنَاهُمْ وَقَوْمَهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٥١﴾

اب دیکھ لیجئے! انکی چال بازی کا انجام کیا ہوا کہ ہم نے اپنے قانون تدبیری سے انکی پوری قوم کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا یعنی بیخ کنی کر دی۔ (27/51)

فَتِلْكَ بُيُوتُهُمْ خَاوِيَةً بِمَا ظَلَمُوا ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿٥٢﴾

پھر دیکھو! ان کے ظلم یعنی فسق و فجور کی پاداش میں انکے گھر ویران و سنسان پڑے ہیں اس واقع میں اہل علم کیلئے ایک عبرتناک نشانی ہے۔ (27/52)

وَأَنْجَيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ﴿٥٣﴾

اور جو لوگ ایمان بالیقین لائے اور تقویٰ اختیار کیا ہم نے انہیں بچالیا۔ (27/53)

وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ وَأَنْتُمْ تُبْصِرُونَ ﴿٥٤﴾

Marfat.com

ایسی ہی حضرت لوط کی سرگذشت ہے جس نے اپنی قوم سے کہا تھا: کہ تم دیدہ دانستہ اس قدر کھلے بندوں بے حیائی کا ارتکاب کرتے ہو۔ (27/54)

اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿۵۵﴾

کیا تمہاری یہ کیفیت ہے کہ تم عورتوں کو چھوڑ کر جنسی اشتہا کی خاطر مردوں کے پاس جاتے ہو؟ تم کس قدر جاہل قوم ہو؟ (27/55)

فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَخْرِجُوْۤا اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۵۶﴾

مگر اسکی قوم کا جواب اس کے سوا کچھ نہ تھا وہ کہنے لگی: ''کہ نکال دو لوط کو اور اس کے اہل و عیال کو اپنی بستی سے یہ بڑے پاک باز بنتے ہیں''۔ (27/56)

فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۫ قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۵۷﴾

انجام کار، ہم نے حضرت لوط اور اس کے اہل وعیال کو سب کو بچالیا ماسوائے اس کی بیوی کے کیونکہ ہمارے قانون مجازات کے مطابق اس کا مقدر بن چکا تھا کہ وہ پیچھے رہنے والوں میں ہوگی۔ (27/57)

وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۵۸﴾ ع ۴

چنانچہ اس قوم پر کوہ آتش فشاں سے پتھروں کی بارش برسائی گئی کس قدر بری تھی وہ بارش جو ان لوگوں پر برسی۔ حالانکہ انہیں اسکے متعلق پہلے سے ہی متنبہ کردیا گیا تھا (وہ اسی کے مستحق تھے)۔ (27/58)

قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ؕ آٰللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۵۹﴾

اے رسول! کہہ دو: ''تعریف وتوصیف اور ستائش وتشکر وامتنان صرف اللہ تعالیٰ کیلئے اور سلامتی ورحمت اس کے برگزیدہ بندوں پر جنہیں اس نے منتخب کر رکھا ہے۔ پھر ان سے پوچھئے کہ کیا اللہ تعالیٰ بہتر ہے یا وہ خودساختہ معبود جنہیں یہ لوگ اس کا شریک ٹھہراتے ہیں۔ (27/59)

Marfat.com

اَمَّنْ خَلَقَ

(۲۰)

Marfat.com

Marfat.com

آمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَ اَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ؕ ﴿٦٠﴾

(ان سے پوچھو) بھلا وہ کون ہے جس نے اس سلسلہ کائنات کو پیدا کیا ہے۔ جو تمہارے فائدہ کے لئے آسمانوں یعنی بادلوں سے بارش برساتا ہے، پھر اس پانی سے خوشنما باغات اگاتا ہے، تمہارے لئے یہ ممکن نہ تھا کہ (اللہ تعالیٰ کے ان عطیات کے ساتھ) ان درختوں کو اگاتے (اب بتاؤ) کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود بھی ہے؟ (ہرگز نہیں) بلکہ یہ وہ لوگ ہیں جو توازن بدوش راستہ سے ہٹ کر چلے جا رہے ہیں۔ (27/60)

اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَ جَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ ﴿٦١﴾

(پھر ان سے پوچھو) کہ وہ کون ہے جس نے زمین کو (باوجود اس قدر تیز گردش کے) جائے قیام ثبات بنایا اور اسکے اندر نہریں، دریا بنائے اور بلند پہاڑ کھڑے کر دیئے، اور دو سمندروں کے درمیان حد فاصل قائم کر دی ہے (تاکہ ان کا پانی آپس میں نہ مل جائے) (35/12, 25/53) اب بتاؤ وہ کونسی ہستی ہے جس کا اقتدار اس تمام نظام نسق میں شریک ہو؟ (ہرگز نہیں) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی اور الٰہ کیسے ہو سکتا ہے؟ دراصل ان میں اکثریت ان لوگوں کی ہے جو علم و بصیرت سے کام نہیں لیتے۔ (27/61)

Marfat.com

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ يَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ؕ ﴿٦٢﴾

بھلا وہ کون ہے جو کسی کی حالت اضطراری کی دعا کا جواب دیتا ہے (یا قبول کرتا ہے) جب وہ اسکو پکارتا ہے؟ پھر اسکی مصیبت کو دور کرتا ہے اور تمہیں زمین کا وارث بناتا ہے، (پھر تم بتاؤ) کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی اور شریک و سہیم بھی ہے؟ تم بہت ہی کم نصیحت قبول کرتے ہو۔ (27/62)

اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَ مَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ؕ ﴿٦٣﴾

وہ کون ہے جو خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں رہنمائی کرتا ہے اور کون اپنی رحمت کے آگے آگے ہواؤں کو خوشخبری دے کر بھیجتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود بھی ہے؟ اللہ تعالیٰ اس سے بہت بلند و بالا ہے کہ اس کے ساتھ اور ہستیوں کو بھی شریک بنایا جائے۔ (27/63)

اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ؕ ﴿٦٤﴾

پھر ان سے پوچھو: کہ وہ کون ہے جو ہر شے کی تخلیق کی ابتدا کرتا ہے اور اسے گردشیں دے کر مختلف ارتقائی مراحل سے گذارتا ہے، اور کون تمہیں زمین و آسمان سے روزی دیتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے (اگر تمہارا کہنا ہے کہ کوئی دوسرا معبود ہے) تو اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو کوئی روشن دلیل پیش کرو۔ (27/64)

قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَ مَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿٦٥﴾

(ان لوگوں کی جہالت کا یہ عالم ہے کہ زندگی کے کاروبار میں مردوں کو بھی شریک سمجھتے ہیں) اے رسول! انہیں بتا دیجئے! کہ زمین و آسمان میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی نہیں جو غیب کا علم جانتا ہو، اور وہ یہ بھی نہیں جانتے کہ (دوبارہ زندہ کر کے) کب اٹھائے جائینگے۔ (16/20-21)(27/65)

Marfat.com

ع ۸ ۵

بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ ۚ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا ۚ بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ ﴿٦٦﴾

بلکہ آخرت کا علم ہی ان لوگوں سے گم ہوگیا ہے بلکہ یہ اس کے متعلق شک وشبہ میں ہیں۔ان میں بعض ایسے ہیں کہ اس سے آنکھیں بند کئے ہوئے ہیں۔(27/66)

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَآؤُنَآ اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ ﴿٦٧﴾

اور جن لوگوں نے انکار کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ جب ہم اور ہمارے آباؤ اجداد مر کر مٹی ہو جائینگے تو کیا پھر ہم دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے جائینگے؟(27/67) 56/47,50/3,23/82

لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٦٨﴾

یہ وعدہ تو ہمارے ساتھ پہلے ہمارے آباؤ اجداد سے بھی کیا گیا تھا، یہ تو محض پہلے لوگوں کی بیان کردہ کہانیاں ہیں (جن کی کچھ بھی حقیقت نہیں)۔(27/68)

قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٦٩﴾

اے رسولؐ! ان سے کہہ دیجئے: ''کہ دنیا میں چل پھر کر اقوام گذشتہ کی بستیوں کے کھنڈرات کو دیدۂ عبرت نگاہ سے دیکھیں کہ انکا انجام کیا ہوا؟ (27/69)

وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿٧٠﴾

اور اے نبیؐ! آپ ان کے حال پر افسردہ خاطر نہ ہوں (کہ ان کا انجام بھی ویسا ہی ہوگا) اور یہ لوگ جو خفیہ تدابیر کرتے ہیں آپ تنگ دل نہ ہوں۔(27/70)

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٧١﴾

یہ پوچھتے ہیں: اگر آپ سچے ہیں تو وہ وعدہ کب پورا ہوگا۔ (34/29)(27/71)

قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿٧٢﴾

اے رسول! ان کو بتادیجئے: ''کہ جن تباہیوں کے متعلق تم اس قدر جلدی مچا رہے ہو، ممکن ہے کہ ان میں سے بعض تمہارے ساتھ ہی پیچھے آرہی ہوں۔(27/72)

Marfat.com

وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾

درحقیقت تمہارا رب بنی نوع انسان پر نہایت رحم وکرم کرنے والا ہے لیکن ان میں اکثر انسان اس کا شکر بجا نہیں لاتے ہیں۔(27/73)

وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۴﴾

اور یقیناً تیرا رب جانتا ہے جو یہ لوگ سینوں میں چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں۔ (27/74)

وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِى السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۷۵﴾

اور آسمانوں اور زمین میں کوئی بھی راز پوشیدہ نہیں ہے جو کتاب مبین یعنی واضح اور روشن کتاب میں درج نہیں۔(27/75)

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَقُصُّ عَلٰى بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَكْثَرَ الَّذِىْ هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۷۶﴾

بلاشبہ یہ قرآن حکیم بنی اسرائیل کو ان کے مسائل واعتقادات کی حقیقت سے واضح کرتا ہے جس کے بارے میں وہ ایک دوسرے سے اختلاف رکھتے ہیں۔(27/76)

وَاِنَّهٗ لَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۷﴾

اور یقیناً وہ مومنین کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔(27/77)

اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِىْ بَيْنَهُمْ بِحُكْمِهٖ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ﴿۷۸﴾

بلاشبہ تیرا رب ان کے درمیان اپنی حکمت بالغہ سے فیصلہ کردیگا کیونکہ وہ صاحب سطوت و قوت والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔(27/78)

فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ ﴿۷۹﴾

پس اے نبی! اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھو: یقیناً تم واضح طور پر حق پر ہو۔ (27/79)

Marfat.com

اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿۸۰﴾

تم مُردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ ہی بہروں کو سنا سکتے ہو جب وہ پیٹھ پھیر کر جا رہے ہوں۔

(مردوں سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے ضمیر مر چکے ہوں۔ وہ معنوی طور پر زندہ ہوں) (27/80), 30/52

وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِى الْعُمْىِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۱﴾

اور نہ اندھوں کو راستہ بتا کر گمراہی سے بچا سکتے ہو۔ تم صرف انہی کو اپنی بات سنا سکتے ہو جو ہمارے قوانین و احکام کو تسلیم بالیقین کرتے ہیں۔ نیز وہ اہل تسلیم و رضا بھی ہوں۔ (27/81)

وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۸۲﴾ ع ۶ ۶ ۲

جب انکے اعمال کی نتیجہ خیزی کا وقت آن پہنچے گا (27/85) تو ہم سرزمین مملکت کے اندر سے ایسے سرکش و جنگجو نوع کے لوگ پیدا کر کے منظر عام پر لے آئینگے جو انکے ملی وجود کو کچوکے لگا لگا کر زخم خوردہ کر دیں گے کیونکہ یہ ہمارے قوانین و احکام اور تعلیمات کی حقانیت پر یقین نہیں رکھتے تھے۔ (اس آیت کا تعلق مسلمانوں کی حالت بگڑ جانے سے ہے جیسی کہ اب ہو چکی ہے) (27/82)

وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۸۳﴾

اور ذرا تصورات میں لاؤ اس دن کو جب ہم ہر امت میں سے ایک گروہ (جماعت) کو ان میں سے جمع کریں گے جو ہمارے قوانین و احکام اور تعلیمات کی تکذیب کیا کرتے تھے پھر انکی درجہ بندی کی جائیگی۔ (27/83)

حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْ قَالَ اَكَذَّبْتُمْ بِاٰيٰتِىْ وَلَمْ تُحِيْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّاذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾

یہاں تک کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کے حضور پہنچیں گے تو وہ ان سے پوچھے گا، کیا تم نے ہمارے

Marfat.com

قوانین واحکام اور تعلیمات کو علمی احاطہ کئے بغیر ہی جھٹلا دیا تھا؟ اس کے سوا تم اور کیا اعمال سرانجام دیتے رہے تھے؟(27/84)

وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿۸۵﴾

اور جب انکے اعمال کے نتائج انکے سامنے آئینگے (27/82) کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حضور سے سرکشی وتجاوز کرکے اپنی ذات کا نقصان کیا تھا تو پھر وہ آگے سے بول نہیں سکیں گے۔ (27/85)

اَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّيْلَ لِيَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۸۶﴾

کیا تم اس حقیقت ثانیہ پر غور وفکر نہیں کرتے کہ ہم نے رات کو اسلئے بنایا ہے کہ تم سکون و آرام پائیں، اور دن کو روشن بنایا ہے تاکہ اس میں کام کاج اور اپنی معاش کا سامان پیدا کریں۔ بلاشبہ اس میں ان لوگوں کے لئے بصیرت افروز نشانیاں ہیں جو ایمان بالیقین لاتے ہیں۔ (27/86)

وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَكُلٌّ اَتَوْهُ دٰخِرِيْنَ ﴿۸۷﴾

اور جس دن صور پھونکا جائیگا تو جو بھی آسمانوں اور زمین میں ہے سب وحشت زدہ ہوجائینگے، سوائے ان لوگوں کے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے خوف وحراس سے بچانا چاہے گا اور سب کے سب عجز وانکساری سے اس کے حضور حاضر ہونگے۔ (27/87)

وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ؕ صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ؕ اِنَّهٗ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۸۸﴾

(اے بنی نوع انسان) تو پہاڑوں کو دیکھتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اپنے اپنے مقام پر جامد و ساکن ہیں، حالانکہ بادلوں کی طرح چلتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی کاریگری ہے جس نے ہر چیز کو مضبوط

Marfat.com

اور موزوں بنایا اور وہ اس سے بخوبی خبردار ہے جو تم کر رہے ہو۔ (یہ اشارہ ہے کہ حق اس قدر مضبوط چیز ہے کہ پہاڑ بھی اس کے سامنے نہیں ٹھہر سکتے۔ پہاڑوں کو جمے ہوئے نہ سمجھ بلکہ وہ بھی تیزی کے ساتھ چل رہے ہیں کیونکہ زمین کے ساتھ ساتھ وہ بھی گھوم رہے ہیں)۔(27/88)

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ ﴿۸۹﴾

جو شخص حسنات (Good deeds) لے کر ہمارے حضور حاضر ہوگا، اسے اس سے بہتر اجر ملے گا، اور وہ اس روز (قیامت کے دن) انقباض اور وحشت و پریشانی اور اضطراب سے محفوظ و مامون رہے گا۔(27/89)

وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ ؕ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۰﴾

(اس کے برعکس) جو لوگ سیات یعنی (Evil deeds) لے آ کر آئیں گے وہ اوندھے منہ آتش جہنم میں پھینکے جائیں گے (یہ صرف انکی بدکرداری کا بدلہ ہوگا) بتاؤ! کیا تم اس کے سوا کوئی اور چیز بھی پا سکتے ہو؟ (نہیں، جیسا کرو گے ویسا بھرو گے Tit for Tat)(27/90)

اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِيْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَيْءٍ ۫ وَّاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۹۱﴾

(اے رسول! ان سے کہہ دیجئے) مجھے تو صرف یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اس شہر کے رب کی عبادت کروں (قوانین و احکام کے مطابق زندگی بسر کروں) جس کو اس نے مقدس اور واجب التکریم قرار فرمایا ہے۔ وہ ہر چیز کا مالک ہے نیز مجھے یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ میں اہل تسلیم و رضا بندوں میں سے ہو جاؤں۔ (27/91)

وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿۹۲﴾

Marfat.com

(مجھے تو یہ بھی حکم ملا ہے) کہ میں اس ضابطہ حیات یعنی قرآن حکیم کے قوانین واحکام کی پیروی کروں۔ لہٰذا جو کوئی اس سے ہدایت حاصل کریگا، تو وہ اپنے ہی فائدہ کے لئے ہدایت پائیگا، برعکس اسکے اگر کوئی گمراہی اختیار کریگا یا کرتا ہے تو اسے کہہ دو، کہ میں تو صرف نتائج بد سے متنبہ کرنے والا ہوں۔ (27/92)

وَ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ ع ۷ ۱۱ ۳

نیز یہ بھی کہہ دیجئے! کہ ہر طرح کی تعریف وتوصیف اور تشکر وامتنان صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے، وہ عنقریب تمہیں اپنی نشانیاں دکھادیگا۔ پھر تم پہچان لوگے اور تیرا رب لوگوں کے اعمال سے غافل نہیں ہے جو تم کر رہے ہو۔ (27/93)

سُوْرَةُ الْقَصَصِ مَكِّيَّةٌ

اٰیاتھا ۸۸ رکوعاتھا ۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

طٰسٓمٓ ﴿۱﴾

طا۔سین۔میم

ارشاد باری تعالیٰ ہے: کوہ طور، صحرا سینا اور واقعات حضرت موسیٰ شاہد ہیں۔ (28/1)

تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾

یہ اس ضابطہ حیات کے قوانین واحکام ہیں جو نہایت واضح اور روشن ہیں۔ (28/2)

نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَ فِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۳﴾

اے میرے پیغمبر! ہم تمہیں حضرت موسیٰ اور فرعون کے واقعات کی داستان آویزش سناتے ہیں جو حقیقت پر مبنی ہے ان لوگوں کے فائدے کیلئے جو ایمان بالیقین لانے والے ہیں۔ (28/3)

اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَيَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۴﴾

Marfat.com

واقعہ یوں ہے کہ فرعون نے اپنی سرزمین مملکت میں بڑی سرکشی اختیار کر رکھی تھی اور اس نے (اپنی گرفت مضبوط رکھنے کیلئے) مملکت کے باشندوں کو مختلف فرقوں اور گروہوں میں تقسیم کر رکھا تھا۔ ان میں سے ایک گروہ کو کمزور اور ذلیل کر کے غیر موثر بنائے رکھتا تھا۔ ان کے بیٹوں کو قتل کرتا اور مستورات زندہ رکھتا تھا۔ وہ فی الواقع فتنہ وفساد پیدا کرنے والوں میں سے تھا (40/25, 2/49) (یعنی قوم بنی اسرائیل کو حقوق مساوی سے محروم کرے رکھتا تھا اسی فساد کا ارتکاب آج دنیا میں مغربی اقوام کر رہی ہیں کہ وہ مسلم قوم کو کمزور اور بہت سے حقوق سے محروم کر رہی ہیں) (28/4)

وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِى الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ۝۵

چنانچہ ہم (اپنے قانون مشیت وحکمت کے مطابق) چاہتے تھے کہ جن لوگوں کو کمزور اور ذلیل وخوار کر رکھا ہے۔ ان پر احسان کریں اور انہیں اپنی نعمتوں سے نوازا جائے۔ انہیں کو پیشوا بنائیں اور ایک خطہ زمین کا وارث ومالک بنادیں۔ (28/5)

وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِى الْاَرْضِ وَنُرِىَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ۝۶

اور زمین میں انکو اقتدار واختیار بخشیں اور فرعون اور ہامان اور انکے لشکروں کو وہی کچھ دکھائیں جس سے وہ خوف بداماں رہتے تھے۔ (28/6)

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ ۚ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِى الْيَمِّ وَلَا تَخَافِىْ وَلَا تَحْزَنِىْ ۚ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝۷

(چنانچہ ہم نے حضرت موسیٰ کو پیدا کیا) ہم نے اس کی والدہ ماجدہ کو وحی کی کہ بچے کو دودھ پلاتی رہے۔ مگر جب تجھے اس کی بابت کوئی خطرہ محسوس ہو تو اسے دریا میں ڈال دینا، اور نہ کوئی خوف کھانا اور نہ غمگین ہی ہونا (کہ نہ معلوم میرے لخت جگر پر کیا گزرے) ہم اسے تیرے ہی پاس لوٹا دیں گے (وہ صحیح وسلامت رہے گا اور صاحب اقبال ہوگا) یہاں تک ہم اسے اپنے برگزیدہ رسولوں میں شامل فرمائینگے۔ (28/7)

Marfat.com

فَالْتَقَطَهٗٓ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا ؕ اِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خٰطِـِٕيْنَ ۝۸

(چنانچہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق بچے کو دریا میں بہا دیا گیا) اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ اس کے صندوق کو خود فرعون کے گھر والوں نے دریا سے اٹھالیا، تا کہ انجام کار ان کا دشمن اور موجب غم وحزن بن جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ فرعون، ہامان اور انکے لشکر تھے ہی تفاقل شعار اور خطا کار۔ (28/8)

وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّيْ وَلَكَ ؕ لَا تَقْتُلُوْهُ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝۹

(اس تدبیر سے بچہ فرعون کے محل میں پہنچ گیا) جب فرعون کی بیوی نے اسے دیکھا (تو خوبصورت بچہ پیارا لگا اور اسے فرعون کے پاس لایا گیا اور یہ جانتے ہوئے کہ فرعون اس بچے کو قتل کر دیگا) تو اس کی بیوی نے فرعون سے کہا کہ اسے قتل نہ کرنا، یہ میرے اور تیرے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہوگا، ممکن ہے کہ ہمیں فائدہ پہنچائے، یا اسے ہم اپنا بیٹا بنالیں لیکن وہ عواقب ونتائج سے بے خبر تھے۔ (28/9)

وَاَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى فٰرِغًا ؕ اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِيْ بِهٖ لَوْلَآ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۱۰

(حضرت موسیٰ کی ماں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں بچے کو دریا میں بہا تو دیا) لیکن اس کا دل صبر وسکون سے خالی ہوگیا۔ وہ اس قدر مضطرب و بے قرار ہوگئی کہ ہم اسکے دل کو ثبات قرار عطا نہ کرتے تو بعید نہ تھا کہ وہ یہ راز فاش کر دیتی۔ ہم نے اس کے دل کو اسلئے مضبوط کر دیا تھا تا کہ وہ یقین کرنے والوں میں سے ہو جائے۔ (28/10)

وَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّيْهِ ۚ فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝۱۱

پھر اس نے حضرت موسیٰ کی بہن سے کہا: ''کہ تم اس (صندوق) کے پیچھے پیچھے جاؤ چنانچہ وہ اسے دور دور سے دیکھتی رہی اور فرعون کے لوگوں کو خبر تک نہ ہوئی۔ (28/11)

Marfat.com

وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰٓى اَهْلِ بَيْتٍ يَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَهُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ ﴿۱۲﴾

اور ہم نے (اپنے قانون تدبیری سے) بچے کی بہن کے آنے سے پہلے ہی تمام دودھ پلانے والیوں کا دودھ پینے سے روک دیا تھا۔ پس (اسکی بہن آئی) تو اس نے کہا: ''میں تمہیں ایسے گھرانے کا پتہ بتاؤں جو تمہارے لئے اس بچے کی پرورش کریں اور ہر طرح سے اس کے خیر خواہ رہیں۔(28/12)

فَرَدَدْنٰهُ اِلٰٓى اُمِّهٖ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾ ع

(چنانچہ اس حسن تدبیر سے) ہم نے حضرت موسیٰ کو اسکی والدہ ماجدہ کے پاس لوٹا دیا تا کہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور وہ غم نہ کھائے، اور اسے اس کا حق الیقین ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہمیشہ سچا ہوا کرتا ہے، لیکن اکثر لوگ اس حقیقت کو نہیں جانتے۔(28/13)

وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰٓى اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۴﴾

پھر جب حضرت موسیٰ عنفوان شباب کو پہنچ گیا اور ہر اعتبار سے مناسب اور متوازن ہو گیا تو ہم نے اسے علم و دانش سے سرفراز کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم حسن عمل کرنے والوں کو اسی طرح نوازا کرتے ہیں۔(28/14)

وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰي حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلٰنِ ڰ هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ۚ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَي الَّذِيْ مِنْ عَدُوِّهٖ ۙ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ ڮ قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾

ایک روز حضرت موسیٰ شہر میں اس وقت داخل ہوئے جب سب لوگ خواب غفلت میں پڑے تھے اس نے دیکھا کہ دو آدمی آپس میں لڑ رہے ہیں ان میں ایک شخص اسکی اپنی قوم میں سے تھا

Marfat.com

اور دوسرا شخص کا تعلق اسکی دشمن قوم سے تھا۔ اسکی اپنی قوم کے شخص نے دشمن قوم کے شخص یعنی قبطی کے خلاف اپنی مدد کے لئے پکارا۔ چنانچہ حضرت موسیٰ (اسرائیلی کو برحق سمجھتے ہوئے) اس (قبطی) کو ایک گھونسا رسید کیا اور اس کا کام تمام ہوگیا (ہلاک ہوگیا) ایسا ہوتے ہی حضرت موسیٰ نے کہا (اف) یہ تو شیطان کی کارفرمائی ہے۔ وہ انسان کا کھلا دشمن ہے اور گمراہ کرنے والا ہے (یہ قتل عمداً نہیں تھا بلکہ قتل خطا تھا۔ مگر توریت کا بیان اس سے مختلف ہے وہ حضرت موسیٰ کو قتل عمداً کا مجرم ٹھہراتی ہے۔ (خروج باب 2 آیت 12)) (28/15)

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَغَفَرَ لَهٗ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ⑯

پھر حضرت موسیٰؑ نے اللہ تعالیٰ سے استدعا کی: کہ اے میرے پروردگار! میں اپنے آپ پر ظلم کر بیٹھا ہوں میری مغفرت فرما۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسکی مغفرت فرمائی بلاشبہ وہ غفور الرحیم ہے۔ (28/16)

قَالَ رَبِّ بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِیْرًا لِّلْمُجْرِمِیْنَ ⑰

بعدازاں حضرت موسیٰؑ نے عہد کیا: کہ اے میرے رب یہ انعام وکرم جو تو نے مجھ پر کیا ہے میں اب کبھی بھی مجرموں کا مددگار نہیں بنونگا۔ (28/17)

فَاَصْبَحَ فِی الْمَدِیْنَةِ خَآئِفًا یَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِی اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ یَسْتَصْرِخُهٗ ؕ قَالَ لَهٗ مُوْسٰۤی اِنَّكَ لَغَوِیٌّ مُّبِیْنٌ ⑱

دوسرے روز پھر حضرت موسیٰ الصبح خطرے کو بھانپتے ہوئے، ڈرتے ڈرتے شہر میں جارہا تھا۔ کیا دیکھتا ہے کہ وہی شخص جس نے کل مدد کیلئے پکارا تھا۔ پھر اسکی مدد کیلئے پکار رہا ہے۔ حضرت موسیٰ نے کہا بڑا ہی غلط کار آدمی ہے۔ (28/18)

فَلَمَّاۤ اَنْ اَرَادَ اَنْ یَّبْطِشَ بِالَّذِیْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۙ قَالَ یٰمُوْسٰۤی اَتُرِیْدُ اَنْ تَقْتُلَنِیْ كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًۢا بِالْاَمْسِ ۖۗ اِنْ تُرِیْدُ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِی الْاَرْضِ وَمَا تُرِیْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِیْنَ ⑲

Marfat.com

پھر حضرت موسیٰؑ نے اس آدمی کو اپنی گرفت میں لینے کے ارادہ سے حملہ آور ہوا جو دونوں کا دشمن تھا تو اسرائیلی چیخ اٹھا کہ اے موسیٰؑ! کیا تو چاہتا ہے کہ مجھے بھی قتل کر دے جس طرح ایک شخص کو کل تو نے قتل کر دیا تھا۔ تیرا ارادہ تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ تو اس ملک میں سب سے بڑا جبر و استبداد کرنے والا بن جائے۔ مصلح بن کر رہنا نہیں چاہتے ہو۔ (اس واقع میں بھی توریت کا بیان قران کریم سے مختلف ہے توریت میں ہے کہ دوسرے دن کا جھگڑا دو اسرائیلیوں کے مابین تھا)(28/19)

وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى ۚ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنَّ الْمَلَاَ يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِيَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّيْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ ۝۲۰

بعد ازاں ایک آدمی شہر کی پرلی طرف سے دوڑتا ہوا آیا۔ اس نے کہا: ''اے موسیٰ روسا اور امرا میں تیرے قتل کے مشورے ہو رہے ہیں لہٰذا یہاں سے نکل جا میں تیرا خیر خواہ ہوں۔ (28/20)

فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ ۚ قَالَ رَبِّ نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝۲۱ ع

یہ سن کر حضرت موسیٰؑ گردن زدنی کا خطرہ محسوس کرتے ہوئے نکل کھڑے ہوئے۔ اس نے بارگاہ الٰہی میں استدعا کی کہ اے میرے رب! مجھے ان ظالموں سے نجات دے۔ (28/21)

وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يَّهْدِيَنِيْ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۝۲۲

(مصر سے نکل کر) اس نے مدین کا رخ کیا۔ تو اس نے (اپنے دل میں) کہا: امید ہے کہ میرا رب راہ راست کی طرف میری راہنمائی فرمائیگا۔ (28/22)

وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ ۡ وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ ۚ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ۭ قَالَتَا لَا نَسْقِيْ حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَآءُ ۭ وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ۝۲۳

اور پھر جب وہ مدین کے پانی یعنی ایک کنویں پر پہنچا تو اس نے دیکھا کہ لوگوں کا ایک ہجوم اپنے مویشیوں کو پانی پلا رہا ہے اور ان سے الگ ایک طرف دو عورتیں (لڑکیاں) اپنے مویشیوں یا

Marfat.com

بھیڑ بکریوں کو روکے کھڑی ہیں۔ حضرت موسیٰ نے ان سے پوچھا: تمہیں کیا معاملہ درپیش ہے۔ انہوں نے جواب دیا: ہم اس وقت تک اپنی بھیڑ بکریوں کو پانی نہیں پلا سکتیں جب تک یہ چرواہے اپنے مویشی نکال کر نہ لے جائیں (ہماری مجبوری یہ ہے) کہ ہمارا باپ بہت بوڑھا ہے (28/23)

فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّىْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَىَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ﴿۲۴﴾

یہ سن کر حضرت موسیٰؑ نے (چرواہوں کو پیچھے ہٹا کر) انکی بھیڑ بکریوں کو پانی پلا دیا۔ بعد ازاں وہ سائے میں جا بیٹھا اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی کہ اے میرے رب! تو مجھ پر جو خیر و برکت یا نعمت بھی نازل فرمائیگا میں اس کا محتاج ہوں۔ (28/24)

فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِىْ عَلَى اسْتِحْيَآءٍ ۖ قَالَتْ اِنَّ اَبِىْ يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ۭ فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ ۙ قَالَ لَا تَخَفْ ۡ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۵﴾

ابھی کچھ دیر نہ گذری تھی کہ ان دونوں لڑکیوں میں سے ایک شرم و حیا کے ساتھ چلتی ہوئی حضرت موسیٰؑ کے پاس آئی اور کہنے لگی: میرا باپ تجھے بلاتا ہے، تاکہ ہماری بھیڑ بکریوں کو پانی پلانے کے صلہ میں تجھے کچھ اجرت دیوے۔ چنانچہ جب حضرت موسیٰؑ اس کے یعنی حضرت شعیبؑ کے پاس پہنچا۔ اور اپنی سرگذشت سنائی تو حضرت شعیب نے تسلی دی کہ ڈر نہیں، تو نے ظالموں سے نجات حاصل کر لی ہے۔ (28/25)

قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا يٰٓاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ ۡ اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ ﴿۲۶﴾

ان دنوں لڑکیوں میں سے ایک لڑکی نے اپنے باپ سے کہا: ابا جان! آپ اسے اجرت پر ملازم رکھ لیں۔ یہ بہترین کام کرنے والا ملازم ثابت ہوگا کیونکہ یہ طاقتور و توانا اور امین بھی ہے (اس آیت کریمہ میں بڑی لڑکی مسمات صفورا کے آخری کلمات بڑے غور طلب ہیں۔ معتمد علیہ کے لئے کیا کیا جوہر ضروری ہیں۔ صاحب قوت ہوتا کہ اچھا منتظم ہو سکے اور اس کے ساتھ ہی امین و دیانتدار بھی ہو)۔ (28/26)

Marfat.com

قَالَ اِنِّیْٓ اُرِیْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَیَّ هٰتَیْنِ عَلٰٓى اَنْ تَاْجُرَنِیْ ثَمٰنِیَ حِجَجٍ ۚ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ ۚ وَمَآ اُرِیْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَیْكَ ؕ سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۲۷﴾

(پھر لڑکیوں کے باپ حضرت شعیب نے تمام معاملات پر غور کر کے ایک عمدہ صورت نکالی اور) کہا: میں چاہتا ہوں کہ اپنی بیٹیوں میں سے ایک کا نکاح تجھ سے کر دوں، بشرطیکہ تو آٹھ سال تک میری ملازمت کرے پھر اگر دس سال پوری کر دے تو یہ تمہاری طرف سے احسان ہوگا۔ میں تجھ پر کوئی سختی کرنا نہیں چاہتا۔ انشاء اللہ تو مجھے عدل و احسان کرنے والوں میں پائیگا۔ (28/27)

قَالَ ذٰلِكَ بَیْنِیْ وَبَیْنَكَ ؕ اَیَّمَا الْاَجَلَیْنِ قَضَیْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَیَّ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِیْلٌ ﴿۲۸﴾ ع ۲ ۷

(حضرت موسیٰ نے) جواب دیا: کہ یہ معاملہ میرے اور آپ کے درمیان طے پا گیا اگر میں دونوں مدتوں میں سے کوئی ایک پوری کر دوں تو پھر مجھ پر کوئی زیادتی نہیں ہوگی۔ ہمارے اس قول و اقرار اللہ تعالیٰ شاہد ہے۔ (چنانچہ بڑی بیٹی صفورا سے شادی ہوگئی) (28/28)

اگر کوئی شعیب آئے میسر — شبانی سے کلیمی دو قدم ہے۔ (اقبال)

فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَهْلِهٖٓ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا ؕ قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّیْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْٓ اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿۲۹﴾

پس جب حضرت موسیٰ نے مقررہ مدت (مدین میں) پوری کر لی تو اپنے اہل و عیال کو لے کر چل دیا۔ اس نے (کوہ) طور کی جانب آگ دیکھی (20/9-10) تو اپنے اہل و عیال کو کہا۔ یہاں ٹھہرو، میں نے آگ دیکھی ہے، شاید میں وہاں سے کوئی خبر لاؤں یا آگ کا کوئی انگارہ ہی لیتا آؤں تاکہ تم تاپ سکو۔ (28/29)

Marfat.com

فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ يّٰمُوْسٰٓى اِنِّيْٓ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۳۰

جب (حضرت موسیٰ) آگ کے پاس پہنچا تو وادیٔ (کوہ طور) کے دائیں کنارے سے ایک مبارک درخت والے قطعہ زمین سے آواز آئی۔ اے موسیٰ! میں اللہ ہوں رب العالمین۔ (28/30)

وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۭ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَاۗنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ۭ يٰمُوْسٰٓى اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ ڰ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ ۝۳۱

(رب العالمین نے حکم دیا کہ اے موسیٰ) تو اپنا عصا پھینک دے (تعمیل حکم میں حضرت موسیٰ نے عصا پھینک دیا) تو دیکھا کہ وہ سانپ کی طرح بل کھا رہا ہے۔ چنانچہ وہ پیٹھ پھیر کر بھاگا اور اس نے پیچھے مڑ کر نہ دیکھا (پھر آواز آئی) اے موسیٰ! آگے بڑھ اسے پکڑ لے اور خوف نہ کھا۔ بلاشبہ تو امن میں ہے۔ (ہر طرح سے محفوظ ہے) (28/31)

اُسْلُكْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاۗءَ مِنْ غَيْرِ سُوْۗءٍ ۣ وَّاضْمُمْ اِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝۳۲

(پھر حکم ہوا) اب تو اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈال جب اسے نکالے گا تو وہ بے عیب چمکتا ہوا نکلے گا۔ جب بھی تجھے خوف محسوس ہو تو اپنے بازو کو بھینچ لینا۔ یہ دو روشن دلیلیں یا نشانیاں تیرے رب کی طرف سے ہیں۔ ان کے ساتھ فرعون اور اسکے اراکین مملکت کے پاس جاؤ کیونکہ وہ فاسق و فاجر لوگ ہیں۔ (28/32)

قَالَ رَبِّ اِنِّيْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ۝۳۳

(فرمان سن کر حضرت موسیٰ نے) عرض کیا: اے میرے رب! مجھ سے انکا ایک شخص قتل ہو گیا تھا۔ لہٰذا میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے قتل کر دینگے۔ (28/33)

Marfat.com

وَ اَخِیْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّیْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِیَ رِدْاً یُّصَدِّقُنِیْٓ اِنِّیْٓ اَخَافُ اَنْ یُّكَذِّبُوْنِ ﴿۳۴﴾

اور (پھر عرض پیش کی) میرا بھائی ہارون جو مجھ سے زیادہ لسان اور فصیح البیان ہے اسے میرے ساتھ مددگار بنا کر بھیج دے تا کہ وہ میری تصدیق کرے۔ مجھے ڈر ہے کہ وہ میری تکذیب کریں گے۔ (28/34)

قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِیْكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا یَصِلُوْنَ اِلَیْكُمَا ۚ بِاٰیٰتِنَآ ۚ اَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ﴿۳۵﴾

(ارشاد ہوا) ہم تیرے بھائی کے ذریعے تیرا ہاتھ مضبوط کر دیں گے اور تم دونوں کیلئے ایسی قوت وسطوت فراہم کر دینگے کہ وہ تمہارا کچھ بھی نہ بگاڑ سکیں گے۔ سو تم دونوں ہماری اعجازی نشانیاں لے کر جاؤ۔ تم اور وہ لوگ جو تمہاری پیروی کریں گے غالب آئیں گے۔ (28/35)

فَلَمَّا جَآءَهُمْ مُّوْسٰی بِاٰیٰتِنَا بَیِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًی وَّمَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِیْٓ اٰبَآىِٕنَا الْاَوَّلِیْنَ ﴿۳۶﴾

پس جب حضرت موسیٰؑ ہمارے واضح احکام لے کر انکے پاس پہنچا تو وہ کہنے لگے یہ تو ایک خود وضع کردہ جادو یعنی جھوٹ ہے۔ ہم نے اپنے آباؤ اجداد سے کبھی ایسی بات نہیں سنی۔ (28/36)

وَقَالَ مُوْسٰی رَبِّیْٓ اَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ بِالْهُدٰی مِنْ عِنْدِهٖ وَمَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ۭ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾

اس پر حضرت موسیٰ نے جواب دیا: میرا رب اسے خوب جانتا ہے جو اسکی طرف سے لے کر آیا ہے اور جس کا انجام نہایت اچھا ہونے والا ہے۔ یقیناً ظالم لوگ فلاح نہیں پا سکتے۔ (28/37)

وَقَالَ فِرْعَوْنُ یٰٓاَیُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرِیْ ۚ فَاَوْقِدْ لِیْ یٰهَامٰنُ عَلَی الطِّیْنِ فَاجْعَلْ لِّیْ صَرْحًا لَّعَلِّیْٓ اَطَّلِعُ اِلٰٓی اِلٰهِ مُوْسٰی ۙ وَاِنِّیْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ﴿۳۸﴾

Marfat.com

یہ سن کر فرعون نے کہا: ''اے اہل دربار! میں نہیں جانتا ہوں کہ میرے سوا تمہارا کوئی اور معبود ہے۔ اے ہامان! ذرا میرے لئے گیلی مٹی کو آگ دے کر اینٹیں پکوا کر میرے لئے ایک بلند و بالا عمارت بنادو تا کہ میں اس پر چڑھ کر موسیٰ کے معبود کو دیکھ سکوں میں تو اسے جھوٹا سمجھتا ہوں۔ (28/38)

وَ اسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُوْدُهٗ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اِلَيْنَا لَا يُرْجَعُوْنَ ﴿۳۹﴾

واقعہ یہ ہے، اس نے (فرعون نے) اور اس کے لشکر نے ملک میں ناحق تکبر و غرور سے فساد برپا کر رکھا ہے۔ وہ اس زعم میں مبتلا ہیں کہ کبھی لوٹ کر ہمارے پاس نہیں آئینگے۔ (28/39)

فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۰﴾

بالآخر ہم نے اپنے قانون مجازات کے مطابق اسے اور اسکے لشکر کو سمندر میں پھینک دیا۔ لہٰذا غور کرو کہ ظالموں کا کیا انجام ہوا۔ (28/40)

وَجَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۱﴾

ہم نے انہیں ایسے پیشوا بنایا جو دوزخ کی طرف بلاتے تھے اور روز قیامت انکی کوئی مدد نہ کی جائے گی۔ (28/41)

وَاَتْبَعْنٰهُمْ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِيْنَ ﴿۴۲﴾ ع ۴ ۷

ہم نے دنیا میں انکے پیچھے لعنت لگادی اور قیامت کے روز ذلیل و خوار اور قابل نفرین لوگوں میں سے ہونگے۔ (28/42)

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى بَصَآئِرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۳﴾

Marfat.com

ہم نے (اپنے قانون تعجیل وامہال کے مطابق) پہلی نسلوں کو ہلاک کرنے کے بعد حضرت موسیٰ کو کتاب عطا کی جو بنی نوع انسان کے لئے بصیرت افروز تھی نیز وہ (دنیوی اور آخرت کیلئے) ہدایت اور رحمت تھی تا کہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔(28/43)

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ إِذْ قَضَيْنَآ إِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وَمَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۴۴﴾

اے میرے رسول! تم اس وقت (کوہ طور کی) غربی جانب موجود نہیں تھے۔ جب ہم نے حضرت موسیٰ کو فرمان نبوت و شریعت عطا کیا تھا۔ اور نہ ہی تم چشم دید گواہوں میں سے تھے۔ (28/44)

وَلٰكِنَّآ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۚ وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۙ وَلٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ﴿۴۵﴾

بعدازاں ہم بہت سی نسلیں اٹھا چکے ہیں اور ان پر مدت مدید گزر چکی ہے اور نہ تم اہل مدین میں قیام پذیر تھے کہ ان کو ہماری آیات پڑھ کر سناتے بلکہ ہم نے تو تمہیں رسول بنا کر ان (مشرکین مکہ) کی طرف بھیجا ہے (جب ہی تو آپ کو یہ واقعات سناتے ہیں)۔(28/45)

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا وَلٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۶﴾

(اے رسول! اس وقت) تم کوہ طور کے دامن میں موجود نہ تھے۔ جب ہم نے حضرت موسیٰ کو آواز دی تھی۔ لیکن یہ سب کچھ تجھے اللہ تعالیٰ کی رحمت خاص سے ملا ہے تا کہ تو (مشرکین مکہ) کو جن کی طرف اس سے پہلے کوئی رسول نہیں بھیجا گیا تھا (36/6,32/3) تا کہ غلط روش زندگی کے تباہ کن نتائج سے مطلع کر دے جس سے وہ عبرت حاصل کریں۔(28/46)

وَلَوْلَآ اَنْ تُصِيْبَهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَيَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾

ہم نے تمہیں (اس لئے مبعوث فرمایا ہے) کہ اگر ان کے اعمال سوء کی وجہ سے ان پر کوئی

Marfat.com

مصیبت آ جائے تو وہ یہ عذر پیش نہ کریں کہ اے ہمارے رب! تو نے کیوں ہمارے پاس کوئی رسول نہ بھیجا تھا۔ تا کہ ہم تیرے قوانین واحکام اور تعلیمات کے مطابق زندگی بسر کرتے اور مومنین میں شمار ہوتے۔(28/47)

فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْا لَوْلَآ اُوْتِيَ مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى ؕ اَوَلَمْ يَكْفُرُوْا بِمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ۚ قَالُوْا سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا ۫ وَقَالُوْٓا اِنَّا بِكُلٍّ كٰفِرُوْنَ ﴿۴۸﴾

مگر جب ہماری طرف سے انکے پاس حق (ضابطہ حیات) آ گیا، تو کہنے لگے: کہ اس شخص کو کیون اس کی مثل نہیں دیا گیا جو حضرت موسیٰ کو دیا گیا تھا۔ کیا انہوں نے اس کا انکار نہیں کیا تھا، جو حضرت موسیٰ کو دیا گیا تھا۔ پھر کیا انہوں نے انکار نہیں کیا تھا کہ یہ تو دو جادوگر اور فریب کار ہیں جو ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں اور پھر کہنے لگتے ہیں کہ ہم کسی کو بھی نہیں مانتے۔(28/48)

قُلْ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰى مِنْهُمَآ اَتَّبِعْهُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۹﴾

اے میرے پیغمبر! ان سے کہہ دو: ''اگر تم سچے ہو تو اللہ تعالیٰ کے پاس سے کوئی اور کتاب لاؤ جو ان دونوں کتابوں (قرآن اور توریت) سے بڑھ کر ہدایت دینے والی ہو تا کہ اس کی پیروی کروں۔(28/49)

فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ ؕ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۰﴾ ع ۸

اگر وہ تمہارے چیلنج کو قبول نہ کریں، تو تم یقین کرلو، کہ دراصل یہ اپنی خواہشات کی پیروی کرنے والے ہیں اور اس شخص سے بڑھ کر کون گمراہ ہوسکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی ہدایت کے بغیر اپنی خواہشات کی پیروی کرتا ہو۔ اللہ تعالیٰ ایسے ظالموں کو ہرگز ہدایت نہیں دیتا۔(28/50)

وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۱﴾

(یاد رکھنے کی بات ہے) کہ بلاشبہ ہم نے اس کلام کو مربوط اور ہم آہنگ بنایا ہے یعنی تمام کتب الہامی جو نازل کی گئی ہیں ایک دوسری کی مصدق و موید ہیں تا کہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔ (28/51)

Marfat.com

النصف

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ﴿٥٢﴾

جن لوگوں کو ہم نے اس سے (قرآن سے) پہلے اپنی کتاب دی وہ اس کے ساتھ قرآن پر بھی ایمان لاتے ہیں۔ (28/52) (یہ اس وفد کی طرف اشارہ ہے جو تقریباً 20 عیسائی مکہ معظّمہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے، دلائل سن کر ایمان لے آئے تھے)

وَاِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖٓ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَآ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ ﴿٥٣﴾

اور جب ان کو قران پڑھ کر سنایا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں: ہم اس پر ایمان بالیقین لاتے ہیں کیونکہ یہ ہمارے رب کی طرف سے حق ہے (ہم تو اس وحی وتنزیل سے) پہلے ہی اللہ تعالیٰ کے حضور سر تسلیم خم کیے ہوئے ہیں۔ (28/53)

اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿٥٤﴾

یہی وہ لوگ ہیں جنکو صبر واستقامت پر دوچند اجر دیا جائیگا، جو حسن عمل کے ذریعے اعمالِ سوء کے نتائج کو دور کرتے ہیں اور جو ہم نے انہیں رزق عطا کیا ہے اس میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔ (28/54)

وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۡ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۡ لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ ﴿٥٥﴾

اور جب بھی کوئی لغو بات سنتے ہیں تو اس سے منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں: ہمارے لئے ہمارے اعمالِ ہیں اور تمہارے لئے تمہارے اعمال ہیں (جنکو تم نے بھگتنا ہے) تمہیں سلام ہو، ہم جہلا کے زمرے میں شامل ہونا پسند نہیں کرتے۔ (28/55)

اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿٥٦﴾

Marfat.com

(اے میرے پیغمبر!) تم اس شخص کو ہدایت نہیں دے سکتے جسے تم پسند کرتے ہو لیکن اللہ تعالیٰ (اپنے قانون مشیت وحکمت کے مطابق) اسے ہدایت دیتا ہے جو خود ہدایت لینا چاہے۔ وہ ان لوگوں کو خوب جانتا ہے جو ہدایت پانے کی آرزو رکھتے ہیں۔ (یہ اشارہ خصوصاً حضور کے چچا ابوطالب کی طرف ہے جس نے مرتے دم تک اقرار توحید نہیں کیا تھا)۔ (28/56)

وَقَالُوْٓا اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا ؕ اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾

(اور مشرکین مکہ) یہ کہتے ہیں: اگر ہم تمہارے ساتھ ہدایت یعنی قرآن کی پیروی کریں تو اپنی سرزمین سے اچک لئے جائینگے یعنی ہمارے منبر اور گدیاں چھین لی جائینگی۔ لیکن کیا ہم نے انہیں امن والے حرم شریف میں جگہ نہیں دی۔ جس کی طرف ہر اقسام کے ثمرات کھچے آتے ہیں؟ یہ ہماری طرف سے رزق ہے لیکن ان میں اکثر اس حقیقت کا علم الیقین نہیں رکھتے۔ (28/57)

وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍۭ بَطِرَتْ مَعِيْشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِيْلًا ؕ وَكُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿۵۸﴾

(یہ لوگ کیوں عبرت حاصل نہیں کرتے) حالانکہ ہم نے کتنی ہی بستیاں ہیں جو (اپنے قانون مجازات واستبداد کے مطابق) ہلاک کردی ہیں۔ جو اپنی معیشت پر نازاں تھیں۔ یہ دیکھو! انکے مکانات ہیں جو انکے بعد آباد نہیں ہوئے۔ مگر بہت کم۔ اور صرف ہم ہی انکے وارث ہیں۔ (28/58)

وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْٓ اُمِّهَا رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرٰٓى اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۹﴾

(اے نبیؐ! اللہ تعالیٰ کا یہ قانون ہے) کہ تمہارا رب بستیوں کو اس وقت تک ہلاک نہیں کرتا۔ جب تک انکے مرکزی مقامات پر رسول مبعوث نہیں کردیتا۔ جو انکو اسکی آیات یا قوانین و

Marfat.com

احکام پڑھ کر سنائے۔ اے رسول! ہم بستیوں کو ہلاک و برباد نہیں کرتے جب تک کہ انکے باشندے ظالم و سرکش نہ ہوں۔ (28/59)

وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۶۰

اے لوگو! جو کچھ تمہیں دیا گیا ہے وہ محض دنیوی متاع حیات ہے اور اسکی زینت ہے، اور جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ بہتر اور جاودانی ہے کیا تم عقل و فکر سے کام نہیں لیتے ہو؟ (28/60)

اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيْهِ كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ۝۶۱

(ذرا سوچئے!) بھلا اس شخص کا موازنہ جس نے ہم سے اچھا وعدہ کیا ہو اور وہ اس وعدے کے مطابق بہرہ مند بھی ہونے والا ہو۔ کبھی اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جسے ہم نے صرف حیات دنیا کا سروسامان دیا ہو اور پھر وہ روز قیامت ہمارے حضور مجرموں کی طرح پیش کیا جانے والا ہو؟ (28/61)

وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَاۗءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝۶۲

اور یاد رکھو! اس دن کو جس دن (اللہ تعالیٰ) انکو پکارے گا اور پوچھے گا: ''کہاں ہیں وہ تمہارے معبودان باطلہ جنہیں تم نے میرے شریک سمجھ رکھا تھا؟ (28/62)

قَالَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هٰٓؤُلَاۗءِ الَّذِيْنَ اَغْوَيْنَا ۚ اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۚ تَبَرَّاْنَآ اِلَيْكَ ۡ مَا كَانُوْٓا اِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ ۝۶۳

(وہ معبودان باطلہ جن پر اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل کے مطابق سزا واجب ہو چکی ہوگی) کہیں گے: اے ہمارے رب! یہ وہ لوگ ہیں جن کو ہم نے گمراہ کر رکھا تھا۔ گم گشتہ کیا تھا جس طرح ہم خود گمراہ ہوئے تھے ہم ان سے آپ کے سامنے لاتعلق ہونے کا اظہار کرتے ہیں یہ درحقیقت ہماری نہیں بلکہ اپنی (ھوائے نفس کی) پرستش کرتے تھے۔ (28/63)

Marfat.com

وَقِيْلَ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَرَاَوُا الْعَذَابَ ۚ لَوْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَهْتَدُوْنَ ﴿۶۴﴾

پھر ان لوگوں کو کہا جائیگا: کہ بلاؤ اپنے خودساختہ معبودوں کو جس کو تم نے میرا شریک ٹھہرا رکھا ہے۔ چنانچہ وہ انہیں پکاریں گے لیکن وہ انکو کوئی جواب نہ دینگے۔ اور جب وہ (جہنم) کے عذاب کو دیکھیں گے پھر حسرت و یاس کے انداز میں خواہش کرینگے کہ کاش، انہوں نے راہ ہدایت اختیار کی ہوتی۔ (28/64)

وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۶۵﴾

(کیا ان لوگوں نے اس قیامت کے دن کے متعلق سوچا ہے؟) جس دن وہ، یعنی اللہ تعالیٰ انہیں پکارے گا اور پوچھے گا: تم نے میرے رسولوں کی دعوت حق کا کیا جواب دیا تھا؟ 7/6 (28/65) (77/11)

فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْاَنْۢبَآءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۶۶﴾

اس دن حقائق انکی انکھوں سے اوجھل ہو جائینگے یعنی کچھ نہ سوجھے گا اور نہ ہی ایک دوسرے سے پوچھ سکیں گے۔ (28/66)

فَاَمَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ ﴿۶۷﴾

پس جہاں تک توبہ کرنے والے اور ایمان لانے والے کا تعلق ہے اگر وہ حسن عمل بجالاتا ہے تو امید ہے کہ وہ کامیاب و کامران ہونے والوں میں سے ہو جائیگا۔ 2/160,3/89 (28/67)

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ؕ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۸﴾

اے رسول! تیرا رب (اپنے قانون مشیت کے مطابق) جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے منتخب کر لیتا ہے۔ اور اس انتخاب میں ان لوگوں کا کوئی اختیار نہیں۔ اللہ تعالیٰ پاک اور بہت بلند ہے اس شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔ (28/68)

وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۶۹﴾

تیرا رب جانتا ہے جو کچھ یہ دلوں میں چھپاتے ہیں اور جو کچھ یہ ظاہر کرتے ہیں (کیونکہ اس

Marfat.com

کے سامنے تو انسان کے دل و دماغ کا ایک ایک گوشہ کھلا ہے۔ وہ تو اس کے علم و احکامات و جذبات اور ضمیر کو جانتا ہے (تخلیق کرنے والے سے کیا چیز چھپی رہ سکتی ہے)۔ 64/4(28/69)27/94

وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝۷۰

وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس کے علاوہ کوئی بھی صاحب اختیار و اقتدار نہیں ہے۔ دنیا و آخرت میں اسی کے لئے حمد و ستائش ہے۔ فرمانروائی صرف اسی کی ہے (دوسرا کوئی مجاز نہیں) اور اسی کی طرف تم سب نے لوٹ کر جانا ہے۔ (28/70)

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ ؕ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ۝۷۱

اے میرے پیغمبر! ان لوگوں سے پوچھو: ''کیا تم نے کبھی غور کیا ہے اگر اللہ تعالیٰ تم پر قیامت تک دائمی رات طاری کر دے، تو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دوسری صاحب اختیار ہستی ہے جو تمہیں روشنی لا دے۔ کیا تم سنتے نہیں ہو''؟۔ (28/71)

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝۷۲

اسی طرح پھر ان سے پوچھو: ''کیا تم نے کبھی غور کیا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ روز روشن کو تم پر مسلسل لمبا کر دے، تو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور صاحب اختیار ہستی ہے جو تمہارے لئے رات لا سکے، تا کہ تم اس میں آرام و سکون حاصل کر سکو؟ کیا تم عقل سلیم سے اس حقیقت کا ادراک نہیں کرو گے۔ (28/72)

وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۷۳

یہ اس کی رحمت ہے کہ اس نے تمہارے لئے رات اور دن بنائے تا کہ تم رات کو آرام و سکون اور دن کو اس کا فضل تلاش کرو اور شاید اس کا شکر ادا کرو۔ (28/73)

Marfat.com

وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِينَ كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ ﴿٧٤﴾

یاد رکھو! اس دن کو جبکہ وہ انہیں پکارے گا پھر پوچھے گا: ''کہاں ہیں وہ تمہارے معبودان باطلہ جنہیں تم نے میرا شریک ٹھہرا رکھا تھا؟'' 28/62 (28/74)

وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا فَقُلْنَا هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوا أَنَّ الْحَقَّ لِلَّهِ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٧٥﴾ ع ۱۵ ۷ ۱۰

اور پھر ہم ہر امت میں سے ایک گواہ (منتخب) کر کے نکال لائیں گے، پھر (مشرکین سے) کہیں گے اپنی کوئی دلیل پیش کرو، اس وقت حقیقت کھل کر سامنے آ جائیگی کہ سچ بات اللہ تعالیٰ ہی کی ہے، اور جو کچھ وہ افتراء کرتے تھے ان سے جاتا رہے گا۔ (28/75)

إِنَّ قَارُونَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوسَىٰ فَبَغَىٰ عَلَيْهِمْ ۖ وَآتَيْنَاهُ مِنَ الْكُنُوزِ مَا إِنَّ مَفَاتِحَهُ لَتَنُوءُ بِالْعُصْبَةِ أُولِي الْقُوَّةِ إِذْ قَالَ لَهُ قَوْمُهُ لَا تَفْرَحْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِينَ ﴿٧٦﴾

یقیناً قارون حضرت موسیٰ کی قوم سے تھا یعنی قوم اسرائیل سے تھا لیکن وہ ان پر جور و ستم کرتا تھا (انسانی حقوق سلب کرتا تھا) ہم نے اسے اسقدر سونے چاندی کے خزانے عطا کئے تھے، انکی تجوریوں کی چابیاں طاقتور آدمیوں کی جماعت بمشکل اٹھا سکتی تھی۔ چنانچہ (اس کے تکبر و افتخار کو دیکھ کر) اسکی قوم نے اس سے ناصحانہ انداز میں کہا: ''اپنے مال و متاع پر فخر و مباہات نہ کر'' کیونکہ اللہ تعالیٰ فخر و مباہات کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ (28/76)

وَابْتَغِ فِيمَا آتَاكَ اللَّهُ الدَّارَ الْآخِرَةَ ۖ وَلَا تَنْسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا ۖ وَأَحْسِنْ كَمَا أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ ۖ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ ﴿٧٧﴾

اور جو مال و متاع اللہ تعالیٰ نے تمہیں دیا ہے اس کے ذریعے آخرت کے گھر کی فکر کر۔ لیکن دنیوی حسنہ حاصل کرنا بھی نہ بھول جا۔ عوام الناس سے ایسا سلوک و احسان کر جیسا اللہ تعالیٰ نے

Marfat.com

تمہارے ساتھ احسان کیا ہے اور زمین میں فساد برپا نہ کرنا۔ بلاشبہ فساد کرنیوالوں کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔ (28/77) (قارون حضرت موسیٰؑ کی قوم کے ہونے کے باوجود فرعون کا پٹھو بنا ہوا تھا اور حضرت موسیٰ کی دعوت حق کے مقابلہ میں مخالفت کے سرغنوں میں سے ایک تھا)

قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِيْ ؕ اَوَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ مِنَ الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَّاَكْثَرُ جَمْعًا ؕ وَلَا يُسْـَٔلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۷۸﴾

(یہ سن کر قارون نے) کہا: یہ تمام مال ومنال مجھے اپنے اکتساب علم وہنر کی بدولت ملا ہے۔ کیا اسے علم نہ تھا کہ اس سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کتنی ہی نسلوں کو ہلاک کر دیا ہے جو قوت واستبداد میں سے زور آور اور جمعیت میں اس سے کہیں زیادہ تھیں؟ اور مجرموں سے انکے گناہوں کے متعلق پوچھ گچھ نہیں کی جائے گی۔ (28/78)

فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِيْ زِيْنَتِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ قَارُوْنُ ۙ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ﴿۷۹﴾

ایک روز وہ اپنی قوم کے سامنے اپنے پورے تزک واحتشام (With pump and show) پورے پروٹوکول کے ساتھ نکلا۔ جو لوگ حیات دنیا کے طلب گار تھے وہ اسے دیکھ کر کہنے لگے: کاش، ہمیں بھی وہی کچھ حاصل ہوتا، جو قارون کو حاصل ہے۔ بلاشبہ یہ وہ بڑا ہی خوش بخت ہے۔ (28/79)

وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ وَلَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ﴿۸۰﴾

یہ سن کر جو اہل علم اور دور اندیش تھے، وہ ان سے کہنے لگے: صد افسوس ہے تم پر اللہ تعالیٰ کا اجر وثواب کہیں بہتر ہے اس شخص کیلئے جو اللہ تعالیٰ کے دین کو تسلیم بالیقین کرتا ہے اور صالح عمل اور عدل واحسان کے کام بجالاتا ہے۔ ان کو اللہ تعالیٰ احسن اور اعلیٰ صلہ دیتا ہے، مگر اس اہم فریضہ کی توفیق صبر واستقامت کرنے والوں کے علاوہ اور کسی کو نہیں ملتی۔ (28/80)

Marfat.com

فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ ۫ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ﴿۸۱﴾

انجام کار ہم نے (اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق) قارون کو اور اس کے (مال متاع سے بھرا ہوا) گھر زمین میں دھنسا دیا، (زمین کو ہموار کر دیا) تو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی جماعت اسکی مدد نہ کر سکی اور نہ خود وہ اپنے آپ کو بچا سکا۔ (28/81)

وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ بِالْاَمْسِ يَقُوْلُوْنَ وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ ۚ لَوْلَآ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ؕ وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۲﴾ ع ۷ ۸

چنانچہ جو لوگ کل صبح اسکے مقام یعنی مرتبہ کی تمنا کر رہے تھے۔ کہنے لگے: ''ہائے افسوس ہے تم پر، اللہ تعالیٰ ہی (اپنے قانون مشیت کے مطابق) اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہتا ہے روزی فراخ کر دیتا ہے۔ اور جس کیلئے چاہتا ہے ناپ تول کر دیتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ ہم پر احسان نہ کرتا تو ہمیں بھی زمین میں دھنسا دیتا (غرق کر دیتا) پھٹکار یا لعنت ہے قارون پر درحقیقت اللہ تعالیٰ کافروں کو کامیاب و کامران نہیں کرتا (گو وہ بھی یا وہ کبھی بھی فلاح نہیں پا سکتے) (28/82)

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِى الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۸۳﴾

ہم آخرت کا گھر (جنت الفردوس) ان لوگوں کیلئے بناتے ہیں جو زمین میں تکبر کرنا نہیں چاہتے، اور نہ فساد برپا کر کے (معاشرتی نظام کا توازن بگاڑنا چاہتے ہیں) بالآخر جنت متقیوں کے لئے ہے۔ (28/83)

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾

Marfat.com

جولوگ حسنات لے کر ہمارے حضور آئیں گے تو اس سے بہتر اجر پائینگے۔ برعکس اسکے، جو سیآت لے کر آئینگے تو ان لوگوں کو جو برے اعمال بجالاتے ہیں اس قدر بدلہ دیا جائیگا جیسا وہ عمل کرتے ہیں۔(28/84)

إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ إِلَىٰ مَعَادٍ ۚ قُل رَّبِّي أَعْلَمُ مَن جَاءَ بِالْهُدَىٰ وَمَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٨٥﴾

اے رسول! جس اللہ نے تم پر قرآن کریم فرض کیا ہے۔ وہ یقیناً تم کو کامیاب و کامران کرکے اس مقام کی طرف واپس لائے گا جو تمہارا مولد و منشا ہے (مکہ معظّمہ) (48/27) یہ بھی اعلان کردو کہ میرا رب بخوبی جانتا ہے کہ کون شخص ہدایت لے کر آیا ہے اور کون کھلی گمراہی میں مبتلا ہے۔(28/85)

وَمَا كُنتَ تَرْجُو أَن يُلْقَىٰ إِلَيْكَ الْكِتَابُ إِلَّا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ ظَهِيرًا لِّلْكَافِرِينَ ﴿٨٦﴾

اور تجھے امید نہ تھی کہ یہ کتاب تم پر نازل کی جائیگی یہ تو محض تیرے رب کی طرف سے رحمت اور فضل سے نازل ہوئی ہے پس تم کبھی بھی کافروں کے مددگار نہ ہونا۔(28/86)

وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ آيَاتِ اللَّهِ بَعْدَ إِذْ أُنزِلَتْ إِلَيْكَ وَادْعُ إِلَىٰ رَبِّكَ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿٨٧﴾

اور ایسا کبھی نہ ہونے پائے کہ اللہ تعالیٰ کے قوانین و احکام جب تم پر نازل ہوں تو (کفار) تمہیں انکی تبلیغ سے باز کردیں۔ اور تم انہیں اپنے رب کی طرف آنے کی دعوت دو۔ اور کسی حال میں بھی مشرکین کا ساتھ نہ دینا۔(28/87)

وَلَا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ ۘ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ ۚ لَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٨٨﴾

Marfat.com

اور یاد رکھو! اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسری ہستی کو معبود سمجھ کر نہ پکارنا کیونکہ اس کے علاوہ اور کوئی صاحب اختیار و اقتدار نہیں ہے۔ اسکی ذات گرامی کے سوا ہر چیز فانی ہے۔ فرمانروائی کا صرف اور صرف وہی سزاوار اور مجاز ہے۔ اور اسی کی طرف تم سب لوٹ کر جانے والے ہو۔ (28/88)

سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ مَكِّيَّةٌ

اٰیاتھا ۶۹ رکوعاتھا ۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ ①

الف۔لام۔میم۔ (29/1)

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ②

کیا لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ صرف اتنا کہہ دینے سے کہ ہم ایمان لے آئے ہیں چھوٹ جائینگے اور انہیں اللہ کے (قانون ابتلا کے مطابق) آزمایا نہ جائیگا؟ (29/2) 9/16,3/142,2/214

وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ③

اور یقیناً ہم ان سب لوگوں کی آزمائش کر چکے ہیں جو ان سے پہلے گذر چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو اس بات کا بخوبی علم ہے کہ کون لوگ اپنے اقوال کے سچے ہیں اور انکو بھی جانتا ہے جو اپنے اقوال کے جھوٹے ہیں۔ (29/3)

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّسْبِقُوْنَا ۭ سَاۗءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ④

کیا وہ لوگ جو بدکار ہیں یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہم سے سبقت لے جائینگے یعنی ہماری گرفت سے بچ نکلیں گے انکا یہ نظریہ جو انہوں نے اپنا رکھا ہے بڑا ہی برا ہے وہ فیصلہ جو وہ کرتے ہیں۔ (29/4)

Marfat.com

مَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَآءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ؕ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۵

جوکوئی شخص اللہ کے حضور پیش ہونے کی امید رکھتا ہے کہ جوابدہ ہے، اسے یقین کر لینا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کا مقرر کیا ہوا وقت آنے والا ہے اور وہ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔ (29/5)

وَ مَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝۶

جوکوئی شخص اللہ تعالیٰ کے (قرب ورضوان) کے لئے جس قدر جدوجہد اور سعی وکاوش کرتا ہے وہ اپنے ہی ذاتی فائدہ کیلئے کرتا ہے (اس سے اللہ تعالیٰ کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا) وہ ساری کائنات سے مستغنی ہے (وہ کسی کی عبادت وریاضت کا محتاج نہیں ہے)۔ (29/6)

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۷

یاد رکھئے! جولوگ ایمان بالیقین لاتے ہیں اور صالح عمل کرتے ہیں یعنی عدل واحسان کے کام کرتے ہیں، ہم انکی سیآت کو محو کر دیتے ہیں اور انکے حسن عمل کی جزا نہایت اچھے انداز میں دینگے۔ (29/7)

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ؕ وَاِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ؕ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۸

ہم نے انسان کو وصیت وہدایت کی ہے کہ وہ اپنے والدین سے احسان کرے یعنی حسن سلوک سے پیش آئے۔ لیکن اگر وہ تجھے مجبور کریں کہ ان لوگوں کو میرا شریک ٹھہرالیں جس کے متعلق تو کچھ نہیں جانتا تو انکی اطاعت نہ کر (31/14-15) اے بنی نوع انسان بالآخر تو نے میری طرف لوٹ کر آنا ہے۔ اس وقت میں تمہیں جتلاؤں گا کہ تم دنیا میں کیا کرتے رہے ہو۔ (29/8)

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِيْنَ ۝۹

جولوگ ایمان بالیقین لائینگے اور حسن عمل بجالائیں گے۔ ہم انہیں اپنے صالح بندوں میں شامل فرمائیں گے۔ (29/9)

Marfat.com

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَآ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ؕ وَلَئِنْ جَآءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ؕ اَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِيْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱۰

بنی نوع انسان میں ایسے لوگ بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے لیکن جب انہیں اللہ تعالیٰ کسی آزمائش میں ڈالتا ہے تو کوئی ایذا پہنچتی ہے تو وہ اس ایذا کو اللہ تعالیٰ کے عذاب پر معمول کرتے ہیں، لیکن اے رسول! جب تمہیں تمہارے رب کی طرف سے فتح ونصرت ملتی ہے، تو یہ لوگ کہنے لگتے ہیں، ہم تو آپ کے ساتھ تھے، کیا اللہ تعالیٰ جو کچھ اہل عالم کے سینوں میں ہے اس کو بخوبی جانتا نہیں ہے؟ (29/10)

وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ۝۱۱

اللہ رب العزت ان لوگوں کی (کیفیات قلب کو) جانتا ہے جو واقعتاً ایمان بالیقین لائے ہیں اور جو منافقین ہیں ان (انکی قلبی کیفیت وکردار) کو بھی خوب جانتا ہے۔ (29/11)

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا سَبِيْلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطٰيٰكُمْ وَمَا هُمْ بِحٰمِلِيْنَ مِنْ خَطٰيٰهُمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝۱۲

کافر لوگ اہل ایمان کو کہتے ہیں: ہمارے طریقے کی پیروی کرو ہم تمہاری خطاؤں کے بوجھ کو اپنے اوپر لے لیں گے حالانکہ وہ ذرہ برابر بھی انکی خطاؤں (گناہوں) کا بوجھ نہیں اٹھا سکیں گے۔ وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔ (29/12)

وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ ۪ وَلَيُسْـَٔلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝۱۳ ع ۱۳/۱۰

یقیناً وہ اپنے گناہوں کا بارگراں اٹھائیں گے اور اپنے بوجھوں کے ساتھ دوسرے لوگوں کے بوجھ کو بھی اٹھائیں گے 28/85 اور روز قیامت ان سے افترا پردازیوں کی باز پرس بھی ہوگی جو وہ کرتے رہے ہیں۔ (29/13)

Marfat.com

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا ؕ فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۴﴾

(ذرا تاریخ عالم کی ورق گردانی کر کے دیکھو!) ''کہ ہم نے حضرت نوح کو اسکی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا وہ پچاس برس کم ایک ہزار برس ان کے درمیان رہا۔ (وہ لوگ چونکہ مشرک وظالم تھے اللہ تعالیٰ کے قانون مجازات کے مطابق) طوفان نے انہیں آلیا۔ (29/14)

فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ وَجَعَلْنٰهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۵﴾

پھر ہم نے حضرت نوح کو اور اہل سفینہ کو بچالیا اور اس واقعہ کو اقوام عالم کیلئے نشان عبرت بنادیا۔ (29/15)

وَاِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶﴾

(اسی طرح حضرت ابراہیم کی بھی داستان ہے) اس نے اپنی قوم سے کہا تھا: کہ اللہ تعالیٰ کے قوانین کی اطاعت کرو اور اس کی نافرمانی اور مہجوری سے ڈرتے رہو۔ اگر تم یقین کرلو تو یہی تمہارے لئے بہتر ہے۔ (29/16)

اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾

(یہ بھی حقیقت ہے) کہ تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اصنام پرستی کرتے ہو۔ جھوٹ بولتے اور افترا پردازی کرتے ہو۔ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر تم جن معبودان باطلہ کی پرستش و بندگی کرتے ہو وہ تمہیں رزق دینے کا کوئی اختیار نہیں رکھتے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ سے رزق مانگو اور اسی کی محکومی و بندگی بجالاؤ۔ اور اسکی نعمتوں کا شکر ادا کرو۔ بالآخر تم نے اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے (پھر حساب و جزا کے کیلئے پیش ہوگا دفتر عمل)۔ (29/17)

Marfat.com

وَ اِنۡ تُكَذِّبُوۡا فَقَدۡ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنۡ قَبۡلِكُمۡ ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوۡلِ اِلَّا الۡبَلٰغُ الۡمُبِيۡنُ ﴿۱۸﴾

اگر تم (میرے رسول کو) جھٹلاتے ہو تو یہ کوئی عجیب بات نہیں، کیونکہ تم سے پہلے جو امتیں تھیں انہوں نے بھی اپنے اپنے رسولوں کو جھٹلایا تھا، رسول کی تو ذمے داری صرف اتنی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کو واضح طور پر دوسروں تک پہنچا دے۔ (29/18)

اَوَلَمۡ يَرَوۡا كَيۡفَ يُبۡدِئُ اللّٰهُ الۡخَلۡقَ ثُمَّ يُعِيۡدُهٗ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيۡرٌ ﴿۱۹﴾

کیا ان لوگوں نے کبھی غور نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ کس طرح (انسانی) تخلیق کی ابتدا کرتا ہے؟ اور پھر اس کا روز قیامت اعادہ کرے گا۔ بلاشبہ ایسا کرنا اس کیلئے بہت آسان ہے۔ (29/19)

30,)/4,856/13,27/64,10/34

قُلۡ سِيۡرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ فَانۡظُرُوۡا كَيۡفَ بَدَاَ الۡخَلۡقَ ثُمَّ اللّٰهُ يُنۡشِئُ النَّشۡاَةَ الۡاٰخِرَةَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ۚ ﴿۲۰﴾

اے رسول! ان سے کہہ دو: کہ دنیا کی سیاحت بالحق کرو اور غور کرو کہ اس نے انسان یا کائنات کی کس طرح تخلیق کی ابتدا کی ہے پھر نشاۃ ثانیہ بھی کریگا۔ یقیناً وہ ہر چیز پر قدرت کاملہ رکھتا ہے۔ (29/20)

يُعَذِّبُ مَنۡ يَّشَآءُ وَيَرۡحَمُ مَنۡ يَّشَآءُ ۚ وَاِلَيۡهِ تُقۡلَبُوۡنَ ﴿۲۱﴾

وہ اپنی مشیت کے مطابق جس کو چاہے سزا دیتا ہے اور جس پر چاہے رحم و کرم کرتا ہے

5/40,3/129,2/284 انجام کار تم سب اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے۔ (29/21)

وَمَاۤ اَنۡتُمۡ بِمُعۡجِزِيۡنَ فِى الۡاَرۡضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ وَمَا لَكُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مِنۡ وَّلِىٍّ وَّلَا نَصِيۡرٍ ﴿۲۲﴾ ع ۲ ۹ ۱۴

اور نہ تم اس کو زمین میں عاجز و بے بس کر سکتے ہو نہ آسمان میں اور اللہ تعالیٰ کے سوا تمہارا کوئی دوست ہے نہ مددگار۔ (29/22)

Marfat.com

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَلِقَآئِهٖٓ اُولٰٓئِكَ يَئِسُوْا مِنْ رَّحْمَتِيْ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۳﴾

جولوگ اللہ تعالیٰ کے قوانین واحکام کا انکار کرتے ہیں، اور اسکی ملاقات سے بھی منکر ہیں وہ میری رحمت سے مایوس ہو چکے ہیں، انہیں دردناک عذاب کا سامنا ہوگا۔(29/23)

فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۴﴾

پھر اسکی قوم کا جواب اس کے سوا کچھ نہ تھا۔ کہنے لگے: کہ اس کو قتل کردو یا نذر آتش کردو مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے قانون رحمت وفضل کے مطابق اسے آگ سے بچالیا۔ یقیناً اس میں ان لوگوں کیلئے نشان عبرت وموعظت ہے جو ایمان لانے والے ہیں۔(29/24)

وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۡ وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۵﴾

(پھر حضرت ابراہیم نے اپنی قوم کے لوگوں کو) کہا: تم نے حیات دنیا میں تو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر بتوں کو صرف آپس میں دوستی ومحبت کی بنیاد بنایا ہے۔ پھر قیامت کے دن ایک دوسرے سے انکار کروگے اور ایک دوسرے کو ملعون کروگے، پھر تمہارا ٹھکانا آتش جہنم ہوگا اور تمہارا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔(29/25)

فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۶﴾

پس حضرت لوط اس (ابراہیم) پر ایمان لائے اور حضرت ابراہیم نے کہا: ''میں اپنے رب کی طرف ہجرت کرنے والا ہوں، 37/99 یقیناً وہ صاحب قوت وسطوت اور اپنے امور کو کمال دانشمندی سے سرانجام دینے والا ہے''۔(29/26)

Marfat.com

وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ وَ اٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۲۷﴾

اور ہم نے اپنی رحمت سے اسکو حضرت اسحٰق اور حضرت یعقوب (اولاد) عطا فرمائی اور اسکی نسل کو نبوت اور الکتاب عطا فرمائی۔ اور ہم نے اس کو دنیا میں جزائے خیر سے نوازا۔ بے شک آخرت میں حضرت ابراہیم صالح لوگوں میں سے ہونگے۔(29/27)

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ۡ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۸﴾

(اب داستان لوط بھی سنئے) اور اس نے اپنی قوم سے کہا: ''یقیناً تم نے ایسی بے حیائی اختیار کر رکھی ہے جو تم سے پہلے اہل عالم میں کسی نے بھی نہیں کی ہے۔(29/28)

اَىِٕنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ ۙ وَتَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ ؕ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۹﴾

کیا تمہاری حالت یہ نہیں کہ تم (جنسی تسکین حاصل کرنے کیلئے عورتوں کو چھوڑ کر) مردوں کے پاس جاتے ہو، (7/80-81) اور اس طرح اس راستے کو منقطع کرتے ہو جسے فطرت نے افزائش نسل کیلئے تجویز فرمایا ہے، اور تم اپنی مجالس میں نازیبا یعنی غیر فطری حرکات کرتے ہو؟ اسکی قوم کے پاس اسکے سوا کوئی جواب نہ تھا کہ اگر تم سچے ہو تو ہم پر اللہ کا عذاب لے آؤ۔(29/29)

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۳۰﴾ ع ۳ ۸ ۱۵

یہ سن کر حضرت لوط نے فریاد کی ''کہ اے میرے نشو ونما دینے والے! ان مفسدوں کے مقابلہ میں میری مدد فرما''۔(29/30)

وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مُهْلِكُوْٓا اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ۚ اِنَّ اَهْلَهَا كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ ع

Marfat.com

(وہ واقعہ بھی یاد کرو): جب ہمارے فرستادے (فرشتے) حضرت ابراہیم کے پاس خوشخبری لے کر پہنچے تھے۔ تو انہوں نے اس سے کہا ''ہم قوم لوط کی اس بستی کے باشندوں کو ہلاک کرنے والے ہیں۔ بلاشبہ اس کے باشندے ظلم کرنے والے ہیں''۔ (29/31)

قَالَ اِنَّ فِيْهَا لُوْطًا ؕ قَالُوْا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِيْهَا ۫ لَنُنَجِّيَنَّهٗ وَ اَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۫ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۳۲﴾

(اللہ کے فرستادوں کی بات سن کر) حضرت ابراہیم نے کہا: اس بستی میں تو حضرت لوط موجود ہیں انہوں نے جواب دیتے ہوئے کہا، ہم بخوبی جانتے ہیں کہ وہاں کون رہتے ہیں۔ یقیناً ہم حضرت لوط کو اسکی اہلیہ کے سوا اس کے سب اہل وعیال کو بچالیں گے کیونکہ وہ پیچھے رہنے والوں میں سے ہوگی۔ (29/32)

وَ لَمَّاۤ اَنْ جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِیْٓءَ بِهِمْ وَ ضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّ قَالُوْا لَا تَخَفْ وَ لَا تَحْزَنْ ۫ اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَ اَهْلَكَ اِلَّا امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۳۳﴾

اور جب ہمارے فرستادے (فرشتے) حضرت لوط کے پاس پہنچے۔ تو وہ (دیکھ کر) مایوس اور برگشتہ ہوگئے (اس نے اپنے آپ کو بے بس پایا) فرشتوں نے اسکی پریشانی (بھانپ کر) کہا: مت ڈرو اور نہ خوف کھاؤ، 11/77 ہم تمہیں اور تمہارے اہل وعیال کو بچالیں گے سوائے تمہاری اہلیہ کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہے۔ (29/33)

اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰۤى اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۳۴﴾

ہم (اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل کے مطابق) اس بستی کے باشندوں پر انکے فسق وفجور کی بنا پر آسمان سے عذاب نازل کرینگے۔ (29/34)

وَ لَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَاۤ اٰيَةًۢ بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۳۵﴾

یقیناً ہم نے اس بستی کی ایک واضح نشانی چھوڑ دی ہے، ان لوگوں کیلئے جو عقل وفکر سے کام

Marfat.com

لیتے ہیں (11/77-78,7/84,26/173) (نشانی سے مراد بحر مردار ہے جہاں سدوم کی بستی غرق ہوئی تھی اس کے کھنڈرات اب تک وہاں سے گزرنے والوں کو اس صانحہ کی شہادت دیتے ہیں جو دو ہزار برس قبل از مسیح پیش آیا تھا)۔(29/35)

وَ اِلٰی مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًا ۙ فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَارْجُوا الْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَ لَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ﴿۳۶﴾

اور مدین کے لوگوں کی طرف انکے بھائی بند حضرت شعیب کو رسول بنا کر بھیجا۔ اس نے اہل مدین کو مخاطب کر کے کہا "اے میری قوم اللہ تعالیٰ کے احکام کی اطاعت اور بندگی کرو، اور روز آخرت کی امید رکھو اور زمین میں فساد و سرکشی مت پھیلاؤ"۔(29/36)

فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ ﴿۳۷﴾

مگر انہوں نے اسکی تکذیب کی۔ چنانچہ (اللہ تعالیٰ نے اپنے قانون مجازات کے مطابق) ایک زلزلے نے انہیں آلیا۔ اور وہ اپنے گھروں میں بے حس و حرکت پڑے کے پڑے رہ گئے۔ (29/37)

وَ عَادًا وَّ ثَمُوْدَا وَ قَدْ تَّبَیَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ ۫ وَ زَیَّنَ لَهُمُ الشَّیْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِیْلِ وَ كَانُوْا مُسْتَبْصِرِیْنَ ۙ﴿۳۸﴾

اور اسی طرح ہم نے (اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق) عاد و ثمود کی (اقوام) کو بھی تباہ و برباد کیا، جیسا کہ انکے مکانات کے کھنڈرات سے تم پر عیاں ہے۔ انکے اعمال کو سرکش و مغلوب جذبات نے انکے لئے خوش نما بنا دیا تھا۔ اور انہیں راہ راست سے برگشتہ کر دیا تھا حالانکہ وہ بڑے دور اندیش اور صاحب بصیرت تھے۔(29/38)

وَ قَارُوْنَ وَ فِرْعَوْنَ وَ هَامٰنَ ۫ وَ لَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰی بِالْبَیِّنٰتِ فَاسْتَكْبَرُوْا فِی الْاَرْضِ وَ مَا كَانُوْا سٰبِقِیْنَ ۚ﴿۳۹﴾

وقف لازم

اور اسی طرح ہم نے قارون، فرعون اور ہامان کو بھی ہلاک کر دیا تھا۔ حالانکہ یقیناً حضرت

Marfat.com

موسیٰ انکے پاس واضح دلائل لے کر آئے تھے۔لیکن انہوں نے تکبر اور بڑائی کے زعم میں انکا انکار کیا۔

مگر وہ ہماری گرفت سے بچ نکلنے والے نہ تھے۔(29/39)

فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۴۰﴾

بالآخر ہم نے ان سب کو انکے گناہوں کی پاداش میں (اپنے قانون مجازات کے مطابق) گرفت میں لے لیا۔ان میں سے بعض پر سنگ ریزوں کی بارش کی، اور بعض کو بجلی کی کڑک نے آلیا۔ ان میں سے بعض کو زمین میں دھنسا دیا۔اور ان میں بعض کو غرق کر دیا۔اللہ تعالیٰ ان پر ظلم کرنے والا نہ تھا بلکہ انہوں نے خود اپنی جانوں پر ظلم کیا۔(29/40)

مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ ۚ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ۭ وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾

جو لوگ اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسری ہستیوں کو اپنا کارساز و مشکل کشا و دوست بناتے ہیں، انکی مثال مکڑی کی سی ہے جو اپنے لئے گھر بناتی ہے لیکن بلاشبہ سب گھروں میں سے کمزور گھر مکڑی کا گھر ہے۔کاش! وہ لوگ علم و شعور رکھتے ہوتے۔(29/41)

اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۴۲﴾

یقیناً اللہ تعالیٰ ہر ایک چیز کی حقیقت کو جانتا ہے، جس کو وہ اس کے سوا پکارتے ہیں کیونکہ وہ صاحب قوت و سطوت اور انتہائی دانشمندی سے اپنے امور سرانجام دینے والا ہے۔(29/42)

وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾

دراصل یہ مثالیں جن کے ذریعہ ہم نے بنی نوع انسان کو واضح طور پر سمجھاتے ہیں مگر ان کو وہی لوگ سمجھتے ہیں جو علم و شعور سے کام لیتے تھے۔(29/43)

Marfat.com

خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۴۴﴾ ع ۱۴/۱۶

اللہ تعالیٰ نے ارض وسما کائنات کو ایک حقیقت ثابتہ کے طور پر حکمت کے تقاضوں کے مطابق پیدا کیا ہے۔۔درحقیقت اس میں مومنین کے لئے بصیرت افروز نشانی ہے۔ (29/44)

Marfat.com

اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ

(۲۱)

Marfat.com

Marfat.com

اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ﴿۴۵﴾

اے رسول! تمہیں جو قوانین کتاب (قرآن) میں ہم نے وحی کئے ہیں لوگوں کو پڑھ کر سناتے رہو یا تلاوت کرتے رہو۔ اور تم خود اسی کے مطابق نظام صلوٰۃ قائم کرو۔ یقیناً صلوٰۃ فحاشی اور غیر فطری افعال کو روکتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنا اور اس کے قوانین و احکام کی یاد دہانی کرنا زیادہ اہم ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اسے خوب جانتا ہے۔ (29/45)

وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ۖ اِلَّا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِالَّذِیْٓ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَاُنْزِلَ اِلَیْكُمْ وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۴۶﴾

اور (اے مومنین!) اہل کتاب سے (اگر بحث کرنے کی نوبت پیش آئے تو) تو اچھے انداز سے مباحثہ کیا کرو۔ سوائے ان لوگوں کو جو ظالم ہیں اور انہیں بتا دو کہ ہم اس کتاب پر ایمان لاتے ہیں جو ہم پر نازل کی گئی ہے اور اس پر بھی جو تم پر نازل کی گئی تھیں۔ اور ہمارا تمہارا معبود ایک ہے اور ہم اسکی رضا کے سامنے سر تسلیم خم کرنے والے ہیں۔ (29/46)

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنَآ اِلَیْكَ الْكِتٰبَ ؕ فَالَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَمِنْ هٰٓؤُلَآءِ مَنْ یُّؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَمَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَآ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۷﴾

(اے نبیؐ!) اس طرح ہم نے تمہاری طرف کتاب نازل کی ہے جس طرح ہم نے پہلے کتاب نازل کی تھی۔ اور ان لوگوں میں سے بہت سے اس پر ایمان لائے ہیں۔ اور بلاشبہ کافر جانتے بوجھتے محض ضد اور ہٹ دھرمی کی بنا پر ہماری آیات کا انکار کرتے ہیں۔ (29/47)

Marfat.com

وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۴۸﴾

اے رسول! (قرآن مجید نازل ہونے سے پہلے) تم نے کوئی الہامی کتاب نہیں پڑھی تھی اور نہ اپنے دائیں ہاتھ سے کچھ لکھ سکتے تھے۔ اگر ایسا ہوتا تو باطل پرست لوگ (ضرور) نفسیاتی الجھن واضطراب اور شک وشبہ میں مبتلا ہو سکتے تھے۔ (29/48)

بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ۭ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۹﴾

بلکہ یہ قرآن حکیم واضح قوانین واحکام اور حقائق پر مبنی ہے۔ اور جن لوگوں کو ان کا علم دیا گیا ہے ان کے سینوں میں (محفوظ) ہیں۔ ہماری آیات کا صرف وہی لوگ انکار کرتے ہیں جو ظلم کرنے والے ہیں۔ (29/49)

وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۰﴾

(ان لوگوں کا اعتراض یہ ہے) کہ وہ کہتے ہیں کہ اس کے رب کی طرف سے کوئی اعجازی نشانیاں کیوں نازل نہیں ہوتیں۔ ان سے کہہ دو! کہ اعجازی نشانیاں (معجزات) تو صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں، میں تو صرف تمہارے برے انجام سے تمہیں انتباہ کرنے والا ہوں۔ (29/50)

اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾ ع ۵ ۷

کیا ان لوگوں کے لئے یہ اعجازی نشانی (معجزہ) نہیں کہ ہم نے تم پر (باوجود امی ہونے کے) کتاب (قرآن مجید) نازل کی ہے۔ جس کے قوانین واحکام انہیں پڑھ کر سنائے جاتے ہیں؟ یقیناً اس میں ایمان لانے والوں کیلئے رحمت ونصیحت ہے۔ (29/51)

قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ۚ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۵۲﴾

Marfat.com

(اے رسول!) ان سے کہہ دو: کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کا گواہ ہونا کافی ہے۔ آسمانوں اور زمین کے درمیان جو کچھ ہے وہ اسے خوب جانتا ہے۔ جو لوگ باطل کو ساتھ ساتھ مانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نظام حیات کا انکار کرتے ہیں وہی خسارے میں رہنے والے ہیں۔ (29/52)

وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ ۭ وَلَوْلَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَاۗءَهُمُ الْعَذَابُ ۭ وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝۵۳

یہ لوگ آپ سے جلدی عذاب لانے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کے وعدے کا وقت مقرر نہ ہوتا تو ان پر کبھی کا عذاب نازل ہو چکا ہوتا۔ لیکن ان پر یقیناً اچانک اس طرح آئے گا کہ ان کو اس کا پتہ تک نہ چلے گا۔ (29/53)

يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ۭ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ۝۵۴

پھر یہ لوگ آپ سے جلدی عذاب لے آنے کا مطالبہ کرتے ہیں اور بلاشبہ ان کو یاد رکھنا چاہیے کہ آتش جہنم کافروں کو محیط ہونے والی ہے۔ (29/54)

يَوْمَ يَغْشٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۵۵

اس روز عذاب ان کو اوپر سے اور نیچے سے بھی ڈھانپ لیگا۔ اور اللہ تعالیٰ ان سے کہے گا: اپنے ان اعمال کا مزہ چکھو جو تم کرتے رہے ہو۔ (29/55)

يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ۝۵۶

(فرمان الٰہی ہوا) اے میرے بندو جو ایمان لائے ہو، بے شک میری زمین بڑی وسیع ہے لیکن صرف میری ہی بندگی اور محکومیت اختیار کرو (اس آیت مقدسہ میں ہجرت کی طرف اشارہ ہے کیونکہ ہجرت آئین انبیاء ہے اگر کسی جگہ جبر و استبداد ہو تو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق وہاں سے ہجرت کی گئی تو ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنی برکات سے نوازہ ہے)۔ (29/56)

Marfat.com

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۖ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۷﴾

ہر متنفس کو موت کا مزا چکھنا ہے۔ انجام کار تم سب کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہوگا (29/57) 21/35,3/185

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۵۸﴾

جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور فوز و فلاح کے کام کرتے ہیں ہم انہیں جنت میں بالا خانوں میں ٹھہرائیں گے۔ جس کے نیچے نہریں رواں دواں ہونگی جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہینگے حسن عمل کرنے والوں کیلئے کیا ہی عمدہ اجر ہے۔ (29/58)

الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۵۹﴾

جو لوگ (راہ حق) میں مصائب کو برداشت کرتے ہیں اور ثابت قدم رہتے ہیں نیز اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ (29/59)

وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَاۗبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۡ اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶۰﴾

(بڑے غور و فکر کی بات ہے) کس قدر جاندار ہیں جو اپنا رزق اٹھائے نہیں پھرتے۔ وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو انکو بھی رزق دیتا ہے اور تم سب کو بھی رزق دیتا ہے اور وہ سب کچھ سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔ (29/60)

وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۭ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۶۱﴾

اگر تم ان سے سوال کرو کہ زمین و آسمان (ساری کائنات) کو کس نے پیدا کیا ہے اور چاند اور سورج کو کس نے مسخر کر رکھا ہے تو یقیناً کہیں گے اللہ تعالیٰ نے (اگر ایسا ہی ہے) تو پھر کہاں الٹے پھرے جا رہے ہو۔ (29/61)

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۶۲﴾

Marfat.com

اللہ تعالیٰ (اپنے قانون مشیت اور حکمت کے مطابق) اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے رزق فراخی اور فراوانی سے عطا فرماتا ہے اور جسے چاہتا ہے اندازے کے مطابق یعنی نپا تلا دیتا ہے بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔(29/62)

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۶۳﴾ ع ۱۲

اور اگر ان سے پوچھو: کون ہے جو آسمان سے بارش برساتا ہے پھر اس سے مردہ پڑی ہوئی اراضی زندہ کرتا ہے۔ تو یقیناً کہیں گے اللہ تعالیٰ۔ تو پھر کہو، حمد وستائش اور تشکر وامتنان پھر اللہ تعالیٰ کے لئے ہے لیکن اکثر لوگ حقیقت کو نہیں سمجھ پاتے۔ جب حمد وستائش کا مستحق صرف وہی اللہ ہے تو پھر دوسروں کو کدھر سے استحقاق پہنچ گیا۔(29/63)

وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَاۤ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ؕ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۴﴾

اور یہ دنیا کی زندگی کھیل اور تماشا کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ اور یقیناً بقائے ابدی تو آخرت کا گھر ہے۔ کاش! یہ لوگ جانتے ہوتے۔(29/64)

فَاِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ ۙ﴿۶۵﴾

جب یہ لوگ کشتی میں سوار ہوتے ہیں (کوئی طوفان امنڈ آتا ہے) تو پھر اپنے دین وایمان کو تمام عقائد باطلہ سے پاک کر کے مخلص بن کر اللہ تعالیٰ کو پکارتے ہیں۔ لیکن جب وہ مصیبت سے بچا کر خشکی پر لے آتا ہے تو پھر وہ شرک کرنے لگتے ہیں۔(29/65)

لِيَكْفُرُوْا بِمَاۤ اٰتَيْنٰهُمْ ۚ وَلِيَتَمَتَّعُوْا ۟ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۶﴾

تاکہ جو کچھ ہم نے انہیں عطا کر رکھا ہے اسکی ناشکری کریں اور سامان زندگی سے عارضی منفعتیں حاصل کر کے مزے لوٹیں عنقریب انہیں کفران نعمت کے نتائج کا پتہ چل جائیگا (29/66)

Marfat.com

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ؕ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَكْفُرُوْنَ ﴿۶۷﴾

کیا یہ نہیں جانتے کہ ہم نے حرم (خانہ کعبہ) کو امن وامان کی جگہ بنایا ہے۔ حالانکہ اسکے اردگرد کے لوگوں کو اچک لیا جاتا تھا؟28/57 کیا پھر بھی یہ لوگ باطل پر ایمان رکھتے ہیں اور اللہ کی نعمتوں کا کفران کرتے رہیں گے؟22/31 (29/67)

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِىْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۸﴾

پھر ذرا سوچو! اس شخص سے بڑھ کر سرکش وظالم کون ہوسکتا ہے۔ جو اللہ پر بہتان باندھتا ہے یا اس کے پاس حق یعنی قرآن کریم آچکا ہو تو اس کا انکار کرتا ہے۔ پھر کیا ایسے کافروں کی جائے قیام جہنم نہیں ہے؟ (29/68)

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۶۹﴾ ع ۷ ۶ ۳

جو لوگ ہمارے دیئے ہوئے (نظام حیات) کی خاطر جد وجہد وسعی پیہم کرتے ہیں (29/6) ہم انہیں فوز وفلاح کے راستے دکھائینگے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ حسن عمل کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے (یعنی دستگیری اور راہنمائی کرتا ہے)۔ (29/69)

سُوْرَةُ الرُّوْمِ مَكِّيَّةٌ

اٰیاتھا ۶۰ رکوعاتھا ۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

الٓمّٓ ﴿۱﴾

اللہ علیم وحکیم کا ارشاد ہے۔ (30/1)

غُلِبَتِ الرُّوْمُ ﴿۲﴾

Marfat.com

فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ ۙ﴿۳﴾
فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ ۭ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ ۭ وَيَوْمَىِٕذٍ يَّفْرَحُ
الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ﴿۴﴾

رومی قریب کی سرزمیں (شام وفلسطین) میں ایرانیوں سے مغلوب ہوگئے۔لیکن وہ مغلوب ہوجانے کے بعد، چند سال کے اندر اندر غالب آجائیں گے۔ پہلے بھی اللہ تعالیٰ کے قانون تدبیری اور اختیار کے مطابق ہوا اور بعد میں بھی ہوگا اور (جس روز وہ غالب آئیں گے) وہی دن مومنوں کی خوشی کا ہوگا (اسلئے کہ مومنین کو میدان بدر میں مشرکین پر اسی روز فتح حاصل ہوگی)۔ (30/2-4)

بِنَصْرِ اللّٰهِ ۭ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۙ﴿۵﴾

یادرہے! (کہ مومنین کو جو فتح ہوگی) وہ اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت سے ہوگی کیونکہ اللہ تعالیٰ (اپنے قانون مشیت اور تدبیر کے مطابق) جسے چاہتا ہے فتح ونصرت عطا فرماتا ہے اور وہ بے انتہا قوت و سطوت والا اور جوع برحمت فرمانے والا ہے۔ (30/5)

وَعْدَ اللّٰهِ ۭ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝﴿۶﴾

یہ وعدہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔اللہ تعالیٰ کبھی بھی اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا، لیکن اکثر لوگ حقیقت کا علم ویقین نہیں رکھتے۔ (30/6)

نوٹ نمبر 1: درج صدر آیات مقدسہ 2 تا 6 میں اللہ تعالیٰ نے ایک تاریخی واقعہ کا ذکر فرمایا۔جس کا پس منظر مولانا ابوالاعلیٰ مودودی نے سورۃ الروم کے دیباچہ میں بڑے خوبصورت پیرایا میں تفصیلاً تحریر فرمایا ہے۔تفہیم القرآن حصہ سوم صفحہ 724 تا 729 لہٰذا اس تاریخی واقعہ کو اچھی طرح سمجھنے کیلئے اس کے پس منظر کو ایک نظر دیکھ لینا چاہیے۔

يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ۝﴿۷﴾

یہ لوگ دینوی زندگی کے ظاہری معاملات کو جانتے ہیں لیکن اخروی زندگی کے حقائق سے بالکل غافل ہیں۔ (30/7)

Marfat.com

اَوَ لَمْ یَتَفَکَّرُوْا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ ؕ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَاۤ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ وَ اِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ۝۸

کچھ یہ لوگ اپنے آپ میں تفکر بالحق نہیں کرتے؟ کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین میں اور انکے درمیان جو کچھ خلق کیا ہے وہ بالحق اور ایک مدت مقررہ کیلئے تخلیق کیا ہے۔ اور بلاشبہ بنی نوع انسان میں سے اکثریت ان لوگوں کی ہے جو اپنے رب کی ملاقات کے منکر ہیں۔ (30/8)

اَوَ لَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْۤا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّ اَثَارُوا الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَاۤ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ ؕ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ۝۹

کیا یہ لوگ کبھی (اللہ) کی سرزمین میں چلے پھرے نہیں کہ وہ دیکھتے کہ ان سے پہلے جو لوگ تھے (لقاء الٰہی کی تکذیب کی پاداش میں) ان کا کیا انجام ہوا؟ حالانکہ وہ قوت واستبداد میں ان سے کہیں زیادہ تھے۔ اور انہوں نے زمین میں ہل جوت کر اسکی مٹی کو الٹ پلٹ کر انکی نسبت زیادہ آباد کیا تھا۔ لیکن انکے پاس انکے رسول واضح اور روشن نشانیاں لے کر آئے (تو انہوں نے جھٹلا دیا پھر اللہ نے اپنے قانون مجازات کے مطابق انہیں نیست ونابود کر دیا) اللہ تعالیٰ ان پر ظلم کرنے والا نہ تھا۔ مگر وہ خود ہی اپنے آپ پر ظلم کرنے والے تھے۔ (30/9)

ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِیْنَ اَسَآءُوا السُّوْٓاٰۤی اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَ كَانُوْا بِهَا یَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۱۰ ع ۱۰

پھر بالآخر جنہوں نے اعمال سوء انجام دیئے تھے انکا انجام بہت برا ہوا کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے قوانین واحکام کی تکذیب کرتے تھے اور ان کا تمسخر اڑاتے تھے۔ (30/10)

اَللّٰهُ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ ثُمَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝۱۱

اے بنی نوع انسان! اللہ تعالیٰ ہی تخلیق کی ابتدا کرتا ہے پھر وہی اس کا اعادہ کریگا پھر تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ (30/11)

Marfat.com

وَ يَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۲﴾

اور جس دن اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہونے کی گھڑی (قیامت کی گھڑی) برپا ہوگی اس دن مجرم مایوس ہوجائیں گے (کیونکہ اپنی صفائی میں کوئی حجت پیش کر کے بچ نکلنے کی کوئی امید نہ ہوگی) (30/12)

وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ مِّنْ شُرَكَآئِهِمْ شُفَعٰٓؤُا وَكَانُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ كٰفِرِيْنَ ﴿۱۳﴾

ان کے ٹھہرائے ہوئے شریکوں (ٹھاکروں جھوٹے مذہبی پیشواؤں، ملائکہ، انبیاء اور اولیا) میں سے کوئی انکی شفاعت و سفارش نہ کرسکے گا بلکہ وہ اپنے شریکوں کے منکر ہوجائیں گے۔ (30/13)

وَ يَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّتَفَرَّقُوْنَ ﴿۱۴﴾

حقیقت حال یہ ہے کہ جس روز قیامت کی گھڑی برپا ہوگی سب لوگ الگ الگ فرقوں میں بٹ جائیں گے (مثلاً مومن و کافر، مشرک، متقی اور فاجر وغیرہ الگ الگ چھانٹ دیئے جائیں گے)۔ (30/14)

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ ﴿۱۵﴾

لیکن وہ لوگ جو ایمان بالیقین لائے تھے اور نیک وصالح عمل بجالائے تھے یعنی انہوں نے عدل واحسان انسانی حقوق ملحوظ خاطر رکھتے تھے۔ وہ باغ بہشت میں (بڑی عزت وتکریم اور جاہ و حشمت سے) رکھے جائینگے۔ (30/15)

وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿۱۶﴾

برعکس اسکے جنہوں نے کفر کی روش اختیار کی اور ہمارے قوانین واحکام اور آخرت کی ملاقات کی تکذیب کی تو وہ ہمارے قانون مجازات کے مطابق ابدی عذاب میں رکھے جائیں گے۔ (30/16)

Marfat.com

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَ حِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ﴿۱۷﴾

پاک ومنزہ ہے اللہ تعالیٰ ہر قسم کے عیوب ونقائص سے پس اس کی تسبیح یعنی اسکی اطاعت میں مستعد رہو۔شام کو بھی اور صبح کے وقت بھی۔ (30/17)

وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّ حِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ﴿۱۸﴾

صرف وہی تعریف وتوصیف اور حمد وستائش کا مستحق ہے۔آسمانوں اور زمین میں بھی اور دن کے آخری حصے اور ظہر کے وقت بھی۔ (30/18)

يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ يُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۹﴾ ع ۲ ۹ ۵

وہ مردے میں سے زندہ کو نکالتا ہے اور زندہ سے مردے کو نکالتا ہے۔اور زمین کو اسکی موت کے بعد زندہ کرتا ہے۔یاد رکھو! تم بھی اسی طرح موت کی حالت سے نکالے جاؤ گے۔ (30/19)

وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَاۤ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ﴿۲۰﴾

ذرا غور کرو اس کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی نشانی ہے کہ اس نے تمہیں مٹی سے تخلیق کیا، پھر امتداد وقت کے ساتھ تم بشر یا انسان بن گئے۔اور دنیا میں پھیلتے چلے جارہے ہو۔ (30/20)

وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾

اس کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی کہ اس نے تمہارے لئے تم ہی میں سے جوڑے (مرد کیلئے عورت اور عورت کیلئے مرد) پیدا کئے تا کہ تم تسکین حاصل کرو۔اور تمہارے درمیان محبت و رحمت کے جذبات اور احساسات پیدا کر دیئے۔یقیناً اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ان لوگوں کیلئے جو غور وفکر سے کام لیتے ہیں۔ (30/21)

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ ﴿۲۲﴾

Marfat.com

اور اس کی نشانیوں میں سے آسمان اور زمین کی تخلیق اور تمہاری زبانوں اور رنگوں میں اختلاف یقیناً اس میں ہر زمان و مکاں کے اہل علم و بصیرت حضرات کیلئے قدرت کی بہت سی نشانیاں ہیں۔(30/22)

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَآؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿۲۳﴾

اور اسکی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے، رات اور دن کو سوتے ہو، اور اس کے فضل یعنی رزق اور نعمتوں کو تلاش کرتے ہو۔ یقیناً ان باتوں میں نشانیاں ہیں۔ ان لوگوں کیلئے جو گوش و حوش سے کام لیتے ہیں۔(30/23)

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۴﴾

- اور یہ بھی اسکی بصیرت افروز نشانیوں میں سے ہے کہ وہ تمہیں بجلی کی چمک دکھاتا ہے جو تمہارے لئے موجب خوف بھی ہے (کہ کہیں گر کر بھسم نہ کرے) اور نوید و امید بھی کہ بارش ہوگی اور وہ آسمان سے پانی برساتا ہے۔ جس کے ذریعے مردہ زمین کو زندگی عطا کرتا ہے (کیونکہ سرسبز و شاداب کرتا ہے) یقیناً اس میں بصیرت افروز نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو عقل و فکر سے کام لیتے ہیں۔(30/24)

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ؕ ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً ۖ مِّنَ الْاَرْضِ ۖ اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ﴿۲۵﴾

اور اس کی بصیرت افروز نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آسمان و زمین اسکے حکم سے قائم دائم ہیں پھر جب وہ تمہیں پکارے گا تو ایک ہی آواز سے تم زمین سے (آواز کا جواب بن کر) نکل آؤ گے۔(30/25)

Marfat.com

وَلَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۲۶﴾

آسمانوں اورزمین میں جوبھی مخلوقات ہے اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ پروگرام کی تکمیل کے لئے سرگرم عمل ہے۔(30/26)

وَهُوَ الَّذِیْ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَیْهِ ؕ وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰی فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۲۷﴾ ع ۳ ۸ ۶

وہی اللہ تعالیٰ ہے جو موجودات کی تخلیق کی ابتدا کرتا ہے پھر وہی اس کا اعادہ کریگا۔ایسا کرنا اس کیلئے بڑا سہل وآسان ہے۔اورآسمان اورزمین اس کی شان وشوکت سب سے اعلیٰ اورارفع ہے اوروہ زبردست قوت وسطوت والا اوردانا وبینا ہے۔(30/27)

ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ؕ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَآءَ فِیْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِیْهِ سَوَآءٌ تَخَافُوْنَهُمْ كَخِیْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۸﴾

اللہ تعالیٰ تمہارے متعلق ایک مثال بیان کرتا ہے کیا تمہارے غلاموں زیردستوں میں سے کوئی تمہارا شریک وسہیم ہے اس مال ودولت میں جو ہم نے تمہیں عطا کیا ہے؟ کیا اس میں تم برابر کے مالک ہو؟ کیا تم ان سے ایسے ہی خوف کھاتے ہو جیسے اپنے ہمسروں سے خوف کھاتے ہو؟ اس طرح ہم عقل وخرد رکھنے والوں کے لئے اپنے دلائل شرح وبسط کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ (30/28)

بَلِ اتَّبَعَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْۤا اَهْوَآءَهُمْ بِغَیْرِ عِلْمٍ ۚ فَمَنْ یَّهْدِیْ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ﴿۲۹﴾

لیکن جولوگ اپنے آپ پر ظلم کرنے والے ہیں وہ عقل وفہم سے کام لینے کی بجائے بے سوچے سمجھے اپنے جذبات اورخواہشات کی پیروی کرتے ہیں اب کون اس شخص کوراہ راست دکھا سکتا ہے جسے اللہ گمراہ کردے اورکوئی اس کا مددگار بھی نہیں ہوسکتا۔(30/29)

Marfat.com

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا ۚ فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۚ لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ ۙ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٠﴾

پس اے رسول! یک سو ہو کر اپنی توجہ دین فطرت پر مرکوز کر دو جو اللہ تعالیٰ کے تخلیقی شاہکار کا تقاضا ہے۔ اور جس فطری قانون کے مطابق اس نے انسان کو پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ کا قانون تخلیق غیر متبدل ہے یہی درست اور دین قیم ہے (قائم دائم رہنے والا) مگر اکثر لوگ حقیقت کو نہیں جانتے۔ (30/30)

مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿٣١﴾ مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا ۖ كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ﴿٣٢﴾

اسی (اللہ تعالیٰ) سے رجوع کرنے والے بنو، اور اس کا تقویٰ اختیار کرو اور اس کے قانون مجازات سے ڈرتے رہو اور نظام صلوٰۃ قائم کرو اور مشرکین میں سے نہ ہو جاؤ۔ جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے مختلف فرقوں میں بٹ گئے (6/159) پھر ہر فرقہ یہ سمجھنے لگتا ہے کہ جو کچھ اس کے پاس ہے یعنی عقائد و روایات، فقہ وغیرہ وہی حق و صداقت کی راہ ہے اور وہ اسی میں مگن ہو جاتا ہے۔ (یاد رکھو! فرقہ پرستی شرک ہے اور شرک ظلم عظیم ہے 31/13) (30/31-32)

وَإِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُم مُّنِيبِينَ إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا أَذَاقَهُم مِّنْهُ رَحْمَةً إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُم بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ﴿٣٣﴾

اور ان (لوگوں کا تو حال یہ ہے) کہ جب انہیں کوئی دکھ تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے رب سے بار بار رجوع کر کے اسے پکارنے لگتے ہیں اور جب وہ اپنے رحم و کرم سے نوازتا ہے تو ان میں سے ایک فرقہ کے لوگ اپنے رب کے اقتدار و اختیار میں دوسروں کو شریک ٹھہرانے لگتے ہیں۔ (30/33)

لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ ۚ فَتَمَتَّعُوا ۖ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿٣٤﴾

تاکہ وہ جو ہم نے انہیں عطا کر رکھا ہے اسکی ناشکری یعنی کفران نعمت کریں (سوائے مشرکین!) تم اس ساز و سامان زندگی سے کچھ وقت کیلئے فائدہ اٹھا لو، (مزے اڑا لو) پھر عنقریب اس

Marfat.com

کا انجام تم معلوم کرلو گے۔(30/34)

اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوْا بِهٖ يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۵﴾

کیا ہم نے ان پر کوئی ایسی سند یا دلیل نازل کی ہے جو ان کے حق میں تصدیق کرتی ہو اس شرک کی جو یہ کرتے ہیں (کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے اختیارات کسی کو تفویض کر رکھے ہیں)(30/35)

وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَا ۭ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ ﴿۳۶﴾

جب ہم لوگوں کو اپنی رحمت سے نوازتے ہیں تو وہ اس پر اترانے لگتے ہیں لیکن جب انکے اعمال سوء جو انہوں نے اپنے ہاتھوں آگے بھیجے ہوتے ہیں کی وجہ سے ان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو جلد ہی مایوس ہو جاتے ہیں (حتیٰ کہ خودکشی تک تیار ہو جاتے ہیں)(30/36)

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾

کیا یہ لوگ غور و فکر نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ (اپنے قانون مشیت و حکمت کے مطابق) جس کیلئے چاہتا ہے رزق فراخ کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے اس کے لئے محدود یعنی نپا تلا رزق دیتا ہے۔ اس واقعیت میں ان لوگوں کیلئے عبرت آموز نشانیاں ہیں جو ایمان بالیقین لاتے ہیں۔(30/37)

فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ۡ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۳۸﴾

پس اے بنی نوع انسان! قریبی رشتہ داروں کو محتاجوں اور مسافروں کو حق معلوم ادا کرو۔ یہ طریقہ ان لوگوں کیلئے بہتر ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے ہیں۔ وہی لوگ دینوی اور اخروی کامیابیاں اور کامرانیاں حاصل کرنے والے ہیں۔(30/38)

Marfat.com

وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا۟ فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ﴿۳۹﴾

اور (یاد رکھو!) جو سود تم دیتے ہو تا کہ لوگوں کے مال و متاع میں اضافہ ہو۔ وہ اللہ تعالیٰ کے قریب لوگوں کے مال و متاع میں ہرگز اضافہ نہیں کرتا 3/130 (2/275 تا 82) برعکس اس کے جو زکوٰۃ تم نوع انسانی کی نشو ونما کیلئے دیتے ہو (Positive virtue or dovelt) وہی قومی مال و دولت (بیت المال) میں کئی گناہ اضافہ کرتا ہے۔ (یہ سورۃ الروم مکی ہے اور مکہ ہی میں نازل ہوئی تھی۔ اس کے نزول کے وقت رسول اللہ صلعم باغ فدک کے مالک نہ تھے۔ لہٰذا باغ فدک حضرت فاطمہ کو فدیہ میں دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا) (30/39)

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ۭ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۴۰﴾ ع ۱۲/۷

وہی اللہ تعالیٰ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا۔ پھر تمہیں رزق دیا پھر وہی تمہیں موت دیگا۔ پھر تمہیں نشاۃ ثانیہ دیگا۔ پھر کیا تمہارے خود ساختہ شریکوں میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو ان امور میں سے کچھ بھی کر سکے؟ جن ہستیوں کو اسکا شریک ٹھہراتے ہو، وہ پاک منزہ و ماورا ہے ایسی چیزوں سے۔ (30/40)

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۴۱﴾

لوگوں کی بدعملیوں کے نتیجہ میں خشکی (زمین) اور تری میں فساد رونما ہو چکا ہے۔ انتشار و پراگندگی کا ظہور ہو چکا ہے۔ (اللہ تعالیٰ نے اپنے قانون مجازات کے مطابق ایسا ہونے دیا) اسلئے کہ ان کے بعض اعمال کا انہیں مزہ چکھائے تا کہ اللہ سے رجوع کریں۔ (30/41)

Marfat.com

قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلُ ؕ كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِيْنَ ﴿۴۲﴾

اے نبیؐ! ان لوگوں سے کہہ دو: کہ زمین میں سیاحت بالحق کرو اور عبرت نگاہ سے دیکھو، کہ ان سے پہلے لوگوں کا کیا انجام ہوا جن میں اکثریت مشرکوں کی تھی (ان سب اقوام کو جن خرابیوں نے ہلاک و برباد کیا سب کی جڑ بنیاد شرک ہی تھی اسی سے باز رہنے کے لئے تمہیں کہا جارہا ہے)۔ (30/42)

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ يَوْمَئِذٍ يَّصَّدَّعُوْنَ ﴿۴۳﴾

لہٰذا اے نبیؐ! اس سے پیشتر کہ اللہ تعالیٰ وہ دن لائے جو ٹالے نہ ٹلے گا۔ تم اپنی توجہ منزل مقصود کی طرف مبذول کردو۔ یعنی دین قیم کی طرف (جو اللہ تعالیٰ کا نظام حیات کلی ہے) اس روز لوگ مختلف فرقوں، گروہوں میں بٹ جائینگے۔ (30/43)

مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُوْنَ ﴿۴۴﴾

جو لوگ کفر کے مرتکب ہوئے تو ان کا وبال کفر انہی پر ہوگا اور جو لوگ نیک عمل بجالاتے ہیں وہ اپنی ذات کے لئے سامان رحمت و آسائش فراہم کرتے ہیں۔ (30/44)

لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۵﴾

تاکہ اللہ تعالیٰ ایمان بالیقین لانے والوں اور صالح عمل کرنے والوں کو اپنے فضل و کرم سے جزائے خیر دے۔ اللہ تعالیٰ یقیناً کافروں کو پسند نہیں کرتا۔ (30/45)

وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ يُّرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّلِيُذِيْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۴۶﴾

اور اسکی اعجازی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ ہواؤں کو نوید مسرت بنا کر بھیجتا ہے تاکہ وہ تمہیں اپنی رحمت سے نوازے۔ اور اسلئے کہ کشتیاں اس کے حکم سے چلیں اور تم اس کا فضل یعنی رزق کی تلاش کرو تاکہ اس کے شکر گزار بندے بنو۔ (30/46)

Marfat.com

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا ؕ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾

اے رسول! تم سے پہلے ہم نے کئی رسول ان کی اقوام کی طرف بھیجے وہ انکے پاس واضح اور محکم دلائل لے کر آئے لیکن (جن لوگوں نے لوٹ کھسوٹ اور اکتساب مکروہ سرانجام دیئے) تو اس جرم کی پاداش میں ہم نے (اپنے قانون مجازات کے مطابق) ان سے انتقام لیا۔ یعنی کیفر کردار تک پہنچادیا اور مومنوں کی مدد کرنا ہم پر لازم تھا۔ (30/47)

اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهٗ فِي السَّمَآءِ كَيْفَ يَشَآءُ وَيَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۚ﴿۴۸﴾

وہ اللہ ہی تو ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے۔ پھر وہ بادلوں کو فضا کی پہنائیوں میں ہیجان پیدا کر کے اوپر کو اٹھاتی ہیں پھر وہ ان کو آسمان پر اپنی مشیت کے مطابق پھیلا دیتا ہے۔ پھر وہ مختلف حصوں میں بٹ جاتے ہیں۔ پھر تو دیکھتا ہے ان بادلوں سے بارش برسنے لگتی ہے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ اپنے جن بندوں پر بارش برسانا چاہتا ہے ان پر برساتا ہے تو وہ خوش ہو جاتے ہیں۔ (30/48)

وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِيْنَ ﴿۴۹﴾

حالانکہ وہ لوگ بارش برسنے سے پہلے بالکل مایوس ہو چکے ہوتے ہیں۔ (30/49)

فَانْظُرْ اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۵۰﴾

پس اگر تم بصیرت رکھتے ہو تو اللہ کے ان آثار رحمت کو دیکھو اور غور کرو کہ وہ مردہ پڑی زمین کو کس طرح حیات نو عطا کرتا ہے لہٰذا یقیناً وہ (روز قیامت) مردوں کو نشاۃ ثانیہ عطا کرے گا کیونکہ ہر چیز پر قادر مطلق ہے۔ (30/50)

وَلَئِنْ اَرْسَلْنَا رِيْحًا فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا لَّظَلُّوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ يَكْفُرُوْنَ ﴿۵۱﴾

Marfat.com

دیکھو! اگر ہم بادسموم بھیج دیں جس سے انکی نباتات یعنی کھیتیاں زرد پڑ جائیں تو پھر بھی وہ کفر ہی کرتے رہیں گے۔ (30/51)

فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿۵۲﴾

لہٰذا اے نبیؐ! تم مردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ ہی بہروں کو اپنی پکار سنا سکتے ہو۔ جبکہ وہ پیٹھ پھیر کر چلے جا رہے ہوں۔ (اس آیت جلیلہ میں مردوں سے مراد وہ لوگ ہیں جنکی ضمیریں مردہ ہو چکی ہوں، جن کے اندر اخلاقی زندگی کی رمق باقی نہ رہی ہو)۔ (30/52)

وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۵۳﴾ ع ۱۳ ۵ ۸

اسی طرح نہ ہی تم اندھوں کو انکی گمراہی سے نکال سکتے ہو، اور راہ راست پر لا سکتے ہو تم صرف ان لوگوں کو سنا سکتے ہو، جو ہمارے قوانین وتعلیمات پر ایمان بالیقین لاتے ہیں اور (ہماری رضا) کے سامنے سر تسلیم خم کر دیتے ہیں۔ (30/53)

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّشَيْبَةً ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْقَدِيْرُ ﴿۵۴﴾

اللہ تعالیٰ کی (کاریگری پر غور کرو) کہ وہ تمہیں ناچیز وکمزور مادے سے تخلیق کرتا ہے۔ پھر تمہاری کمزوری کو قوت میں بدل دیتا ہے (شباب کے دن لاتا ہے) بعد ازاں قوت اور جوانی کو کمزوری یعنی بڑھاپے میں تبدیل کر دیتا ہے۔ وہ اپنی مشیت وحکمت کے مطابق جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے وہ سب کچھ جاننے والا اور قدرت کاملہ رکھنے والا ہے۔ (30/54)

وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۙ مَا لَبِثُوْا غَيْرَ سَاعَةٍ ؕ كَذٰلِكَ كَانُوْا يُؤْفَكُوْنَ ﴿۵۵﴾

اور جس روز قیامت کی گھڑی وقوع پذیر ہوگی تو مجرمین قسمیں کھا کھا کر کہیں گے کہ وہ عالم (برزخ میں) ایک گھڑی پل سے زیادہ نہیں ٹھہرے۔ جس طرح وہ اس روز بہک جائینگے اسی طرح دنیا کی زندگی میں بھی بہک گئے تھے۔ (30/55)

Marfat.com

وَ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَ الْاِيْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ ۚ فَهٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۵۶﴾

برعکس اس کے جو علم و ایمان سے بہرہ مند کئے گئے تھے۔ وہ کہیں گے کہ تم نوشتہ الٰہی کے مطابق (عالم برزخ) میں قیامت تک پڑے رہے ہو سو یہی قیامت کا دن ہے لیکن تم جانتے نہیں ہو۔ (30/56)

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۵۷﴾

لہٰذا وہی دن ہوگا جس دن ظلم کرنے والوں کی کوئی معذرت ان کے کام نہ آ سکے گی اور نہ ہی انہیں ناراضگی دور کرنے کا موقع ملے گا۔ (30/57)

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ بِاٰيَةٍ لَّيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ﴿۵۸﴾

ہم نے بنی نوع انسان کیلئے یقیناً اس قرآن مجید فرقان حمید میں ہر طرح کی مثالیں بیان کر دی ہیں تم خواہ ان کے پاس کوئی بھی اعجازی نشانی لے آؤ تو کافر کہیں گے تم عیاری اور دروغ گوئی کرتے ہو۔ (30/58)

كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۹﴾

جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق ان کے دلوں پر مہر ثبت کر دیتا ہے جو (قرآن مجید فرقان حمید) کا علم نہیں رکھتے۔ (30/59)

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۶۰﴾ ع ۷/۹

لہٰذا اے رسول! تم صبر و استقامت سے کام لو۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ یقیناً سچا ہے۔ وہ یقیناً پورا ہو کر رہے گا مبادہ کہ وہ لوگ جو اہل یقین و ایمان نہیں ہیں وہ تمہیں ہلکا سمجھیں یعنی تمہارے پائے استقلال کو ڈگمگا دیں۔ (30/60)

Marfat.com

سُوْرَةُ لُقْمٰنَ مَكِّيَّةٌ

اٰیَاتُهَا ۳۴ رُكُوْعَاتُهَا ۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ ①

تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ② لا

اللہ علیم وحکیم کا ارشاد پاک ہے کہ یہ اس ضابطہ حیات کی آیات ہیں جو حکمت والی ہیں۔ (31/1-2)

هُدًى وَّرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ ③ لا

عدل واحسان کرنے والوں کیلئے ہدایت اور رحمت ہے (Book of Instruction (31/3) and Guidance)

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ④ ط

محسن وہ لوگ ہیں جو نظام صلوٰۃ قائم کرتے ہیں اور اس کے تقاضے پورے کرتے ہیں۔ نیز (حکم الٰہی کے مطابق وقت کے حکام کو بیت المال میں) باقاعدگی سے زکوٰۃ ادا کرتے ہیں (تاکہ حکومت اہل احتیاج اور محروم عوام کی امداد کرے) اور روز قیامت (نشاۃ ثانیہ اور جزا سزا پر) محکم یقین رکھتے ہیں۔ (31/4)

اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ⑤

وہی اپنے رب کی طرف سے ہدایت یافتہ اور راہ راست پر ہیں اور وہی ہیں جن کی کھیتیاں پروان چڑھتی ہیں (یعنی دینوی اور اخروی حسنات حاصل کرنے والے ہیں) (31/5)

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۭ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ⑥

Marfat.com

اور انسانوں میں سے کئی ایسے بھی ہیں جو فضول حکایات روایات کو انکی حقیقت معلوم کئے بغیر خرید لاتے ہیں تا کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے گمراہ کرتے رہیں اور ان آیات کا مذاق اڑاتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کو (اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل کے مطابق) ذلیل وخوار کرنے والا عذاب دیا جائے گا۔(31/6) (لھو الحدیث سے مراد ہر وہ بات ہے جو اصل مقصد حیات سے توجہ ہٹاتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے ذکر وعبادت سے روکے، جیسے گانا بجانا، میلے ٹھیلے، فضول قسم کی حکایات وروایات، کھیل کود، جیسے تاش شطرنج وغیرہ)

وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِ اٰیٰتُنَا وَلّٰی مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ یَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِیْۤ اُذُنَیْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝۷

انکی حالت ایسی ہے کہ جب ان میں سے کسی کے سامنے ہمارے قوانین واحکام پیش کئے جاتے ہیں تو وہ نہایت متکبرانہ انداز سے روگردانی کرتا ہے گویا اس کے کانوں میں ڈاٹ لگ گئی ہے جس کی بنا پر اس نے سنا ہی نہیں، انکو اذیت ناک عذاب کی وعید دیدو۔ (31/7)

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِیْمِ ۝۸

لیکن وہ لوگ جو ایمان بالیقین لاتے ہیں اور عدل واحسان، حسن عمل اور حقوق انسانی کے کام سرانجام دیتے ہیں انکے لئے نعمتوں بھرے باغات ہیں۔ (31/8)

خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝۹

جن میں وہ ہمیشہ رہینگے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا سچا وعدہ ہے وہ صاحب سطوت وغلبہ ہے اور کمال دانشمندی سے اپنے امور سرانجام دینے والا ہے۔ (31/9)

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰی فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ تَمِیْدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِیْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ؕ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا فِیْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِیْمٍ ۝۱۰

Marfat.com

اس نے آسمانوں یعنی فضائی کروں کو بغیر ستونوں کے تخلیق کیا ہے۔ جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو اور زمین میں پہاڑ گاڑ رکھے ہیں تا کہ وہ متزلزل نہ ہونے پائے (16/13) اور زمین میں ہر قسم کے جاندار پھیلا دیئے ہیں (4/1) علاوہ ازیں ہم آسمانوں یعنی بلندیوں سے پانی برساتے ہیں اور زمین میں ہر قسم کی خوشنما اور خوشگوار نباتات کے جوڑے بنا دیئے ہیں۔ (31/10)

هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۱۱﴾ ع ۱۱ ۱۰

یہ تو اللہ تعالیٰ کی تخلیق ہے۔ اب ذرا مجھے دکھاؤ کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسروں نے کیا پیدا کیا ہے؟ (جن کی تم پرستش کرتے ہو) بلکہ یہ ظالم لوگ صریحاً گمراہی میں مبتلا ہیں۔ (31/11)

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ؕ وَمَنْ یَّشْكُرْ فَاِنَّمَا یَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ ﴿۱۲﴾

ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی تھی تا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لائے۔ جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے وہ اپنے نفس کی (نشو ونما) کیلئے کرتا ہے۔ اور جو کفران نعمت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بے نیاز و بے احتیاج ہے۔ سو وہ یقیناً وہ بذاتہ محمود ہے۔ (31/12)

وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ یَعِظُهٗ یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۳﴾ وقف السجدۃ

اور جب حضرت لقمان اپنے بیٹے کو واعظ و نصیحت کر رہا تھا تو اس نے کہا: اے میرے پیارے بیٹے! اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا۔ یقیناً شرک ظلم عظیم ہے (ناقابل بخشش اور مشرک پر جنت حرام ہے 4/48, 5/72) (31/13)

وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰی وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِیْ عَامَیْنِ اَنِ اشْكُرْ لِیْ وَلِوَالِدَیْكَ ؕ اِلَیَّ الْمَصِیْرُ ﴿۱۴﴾ النصف

نیز ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کی تاکیداً وصیت کی تھی کیونکہ اس کی ماں اسے اپنے شکم میں ضعف و نقاہت کے ساتھ اٹھائے رکھتی ہے۔ پھر وہ اس کو دودھ پلاتی ہے

Marfat.com

جو دو سال میں چھڑانا ہوتا ہے (اسی لئے ہم نے اسے حکم دیا ہے) تا کہ تو میرا اور اپنے والدین کا شکر بجالائے۔ بالآخر تم سب کو میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔ (31/14)

وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِىْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِى الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ۖ وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَىَّ ۚ ثُمَّ اِلَىَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾

اور اگر تمہاری لاعلمی کی بنا پر، تمہیں مجھے چھوڑ کر اوروں کے قانون کی اطاعت کرنے کیلئے مجبور کریں تو ان کا کہنا نہ ماننا (29/8)، البتہ دنیاوی زندگی میں انکے ساتھ رہنا اور ان سے نیک سلوک کرتے ہوئے انکی حفاظت کرتے رہنا۔ اور اس شخص کی پیروی کرنا جو زندگی کے معاملات میں ہمارے قوانین سے رہنمائی حاصل کرے۔ آخرالامر تمہیں ہمارے قانون مکافات کی طرف ہی لوٹ کر آنا ہے۔ ہم تم سب کو بتا دینگے جو کچھ تم کرتے رہے تھے۔ (31/15)

يٰبُنَىَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِىْ صَخْرَةٍ اَوْ فِى السَّمٰوٰتِ اَوْ فِى الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿۱۶﴾

اے میرے بیٹے! اگر تیرا عمل رائی کے دانے برابر بھی ہوگا اور کسی چٹان کے اندر بھی ہو یا آسمان و زمین میں ہو تو اللہ تعالیٰ جزا دینے کیلئے اسے باہر نکال لائے گا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ باریک بین اور ہر طرح کی معلومات رکھنے والا ہے۔ (31/16)

يٰبُنَىَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰي مَآ اَصَابَكَ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۷﴾

(پھر لقمان نے اپنے بیٹے سے یہ بھی کہا) کہ اے میرے بیٹے نظام صلوٰۃ قائم کرنا، نیکی کا حکم دینا اور غیر فطری باتوں یا برائیوں سے منع کرتے رہنا۔ اور اس نظام کے قیام اور بقا کی جدوجہد میں تمہیں جو بھی مشکلات درپیش آئیں تو ان میں ہمیشہ ثابت قدم رہنا۔ بلاشبہ مصائب اور مشکلات میں ثابت قدم رہنا بڑی ہمت اور عزم بالجزم کا کام ہے۔ (31/17)

Marfat.com

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ﴿١٨﴾

پھر دیکھنا! تکبر وغرور کی بنا پر لوگوں سے اعراض وروگردانی نہ کرنا اور نہ زمین پر اکڑ اکڑ کر چلنا۔ یونہی نمائشی نسبتوں اور غلط فہمی میں رہنے اور فخر وغرور کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔ (31/18)

ع ۲ ۸ ۱۱

وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِن صَوْتِكَ ۚ إِنَّ أَنكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ ﴿١٩﴾ ع

نیز اپنی چال میں اعتدال اور میانہ روی اختیار کرنا اور اپنی آواز میں نرمی پیدا کرنا۔ بلاشبہ سب آوازوں سے زیادہ ناگوار گدھے کی آواز ہے۔ (31/19) کسی شاعر نے خوب کہا ہے۔

؎ خاکساری عاجزی غربت محبت دوستی جنکے یہ افعال ہیں وہی سعادت مند ہیں!

أَلَمْ تَرَوْا أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُم مَّا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً ۗ وَمِنَ النَّاسِ مَن يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَابٍ مُّنِيرٍ ﴿٢٠﴾

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ نے زمین وآسمان کی تمام چیزیں تمہارے لئے مسخر کر رکھی ہیں اور اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں بھرپور فراوانی سے تم پر تمام کردی ہیں؟ اور انسانوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی ذات صفات میں جھگڑا کرتے ہیں (باوجود اسکے) ان کے پاس علم ہے نہ ہدایت اور نہ روشن کتاب ہے۔ (31/20)

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا ۗ أَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطَانُ يَدْعُوهُمْ إِلَىٰ عَذَابِ السَّعِيرِ ﴿٢١﴾

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے اس کی پیروی کرو۔ تو جواب میں کہتے ہیں: ہم تو اس چیز کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے آباؤ اجداد کو پایا ہے۔ کیا یہ انہی کی پیروی کرینگے خواہ شیطان انکو بھڑکتی ہوئی نار جہنم کے عذاب کی طرف بلاتا رہا ہو؟ (31/21)

Marfat.com

وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ؕ وَاِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۲۲﴾

دراصل جولوگ اپنے آپ کورضائے الٰہی کے آگے سرتسلیم خم کردیتے ہیں اور حسن کارانہ عمل بجالاتے ہیں تو وہ ایک مضبوط سہارا تھام لیتے ہیں۔ یادرکھو! تمام قضیوں یا معاملات کا آخری فیصلہ کرنے کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔ (31/22)

وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ ؕ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۳﴾

(اب جوکفر کریں تو اے رسول! تم ان کے کفر کی وجہ سے رنج وغم میں مبتلا نہ ہوجاؤ۔ انہوں نے بالآخر لوٹ کر ہماری طرف آنا ہے۔ اس وقت ہم انہیں انکے اعمال کی حقیقت سے متنبہ (آگاہ) کردیں گے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ سینوں کے مخفی راز تک کو جاننے والا ہے۔ (31/23)

نُمَتِّعُهُمْ قَلِيْلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۲۴﴾

ہم انہیں تھوڑی مدت کیلئے دنیا میں منفعتیں حاصل کرنے کا موقع فراہم کرینگے۔ پھر ہم انہیں شدید عذاب کی طرف بے بس کرکے لے جائیں گے۔ (31/24)

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾

اگرتم ان سے سوال کرو کہ آسمان وزمین کو کس نے تخلیق کیا ہے، تو وہ ضرور کہہ دیں گے اللہ تعالیٰ نے، تو کہو: ''الحمدللہ یعنی ہر طرح کی حمد وثنا اور تعریف وتوصیف خالق لانیزال کے لئے ہے۔ لیکن ان میں سے اکثر لوگ اس حقیقت کبریٰ سے لاعلم ہیں (31/25) (دوسری کوئی ہستی حمد وثنا کی مستحق کیسے ہوسکتی ہے جبکہ تخلیق کائنات میں اس کا کوئی حصہ نہیں؟)۔

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۶﴾

جو کچھ بھی آسمان وزمین میں ہے اللہ تعالیٰ ہی کا ہے۔ بلاشبہ اللہ سبحانہ تعالیٰ بے احتیاج و بے نیاز ہے اور اپنی ذات بابرکات میں ستودہ صفات ومحمود ہے۔ (31/26)

Marfat.com

وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّ الْبَحْرُ یَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿۲۷﴾

اگر زمین کے تمام درخت قلمیں بن جائیں اور تمام سمندر انکے لئے روشنائی بن جائیں پھر انکے ختم ہوجانے کے بعد سات سمندر اور اس میں مل جائیں تو اللہ تعالیٰ کے توحیدی وتخلیقی اور توصیفی کلمات ختم نہ ہونے پائیں گے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ صاحب قوت وسطوت اور کمال دانشمندی سے اپنے امور سرانجام دینے والا ہے۔ (31/27)

مَا خَلْقُكُمْ وَ لَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ ﴿۲۸﴾

(اسکی تخلیقی وسعتوں کا اندازہ کیجئے!) کہ سب انسانوں کی تخلیق کرنا اور (روز قیامت) انکو دوبارہ زندہ کرکے اٹھانا بس اسی طرح ہے جس طرح ایک نفس واحدہ کی تخلیق ہے۔ یقیناً وہ سب کچھ سننے والا اور دیکھنے، جاننے والا ہے۔ (31/28)

نوٹ نمبر 2: ابتدائے آفرینش سے آج تک جتنے انسان بھی پیدا ہوئے ہیں اور آئندہ قیامت تک ہوتے رہیں گے ان سب کو آن کی آن میں پھر پیدا کرسکتا ہے۔ اس کے لئے ایک انسان کا پیدا کرنا اور کھربوں انسانوں کا پیدا کرنا یکساں ہے۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَ یُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۫ كُلٌّ یَّجْرِیْۤ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی وَّاَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ﴿۲۹﴾

اے بنی نوع انسان! کیا تو غور نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ ہی رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ اسی نے سورج اور چاند کو مسخر کر رکھا ہے۔ ان میں سے ہر ایک ایک مدت معینہ تک اپنے مدار پر چل رہا ہے۔ اور بلاشبہ جو کچھ تم کرتے ہو اسے وہ اچھی طرح جانتا ہے۔ (31/29)

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِیُّ الْكَبِیْرُ ﴿۳۰﴾ ع ۱۱/۱۲

Marfat.com

یہ سب کچھ اسلئے ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی فقط حق بالذات اور حی القیوم ہے۔ لیکن اس کے سوا جن کو وہ پکارتے ہیں وہ سب کے سب باطل ہیں اور یقیناً اللہ تعالیٰ رفیع المرتبت اور بلند تر ہے۔ (31/30)

اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِیُرِیَكُمْ مِّنْ اٰیٰتِهٖ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۱﴾

اے بنی نوع انسان! کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ کشتی سمندر میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے چلتی ہے تا کہ وہ تمہیں بعض بصیرت افروز نشانیاں دکھائے؟ دراصل یہ بصیرت افروز نشانیاں ان لوگوں کے لئے ہیں جو اچھے اور برے تمام حالات میں ثابت قدم رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے رہتے ہیں۔ (31/31)

وَاِذَا غَشِیَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ؕ وَمَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ﴿۳۲﴾

اور جب (سمندر میں) ان لوگوں پر ایک موج سائبان کی طرح ڈھانپ لیتی ہے۔ تو وہ اپنے ایمان کو ہر طرح کی آلائشوں سے پاک اور منزہ کر کے اور دین (اسلام) کو اللہ تعالیٰ کے لئے خالص کرتے ہوئے پکارتے ہیں۔ پھر جب وہ بچا کر انہیں خشکی تک پہنچا دیتا ہے تو ان میں سے بعض اقتصاد و اعتدال پر رہتے ہیں۔ دراصل ہماری نشانیوں کا انکار وہی لوگ کرتے ہیں جو دغا باز اور ناشکر گزار ہوتے ہیں۔ (31/32)

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا یَوْمًا لَّا یَجْزِیْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ۫ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَیْـًٔا ؕ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا ۪ وَلَا یَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۳۳﴾

اے لوگو! اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو اور ڈرو اس دن سے جب باپ اپنے بیٹے کے کچھ کام نہ آئیگا۔ اور نہ بیٹا اپنے باپ کے کچھ کام آ سکے گا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے۔ لہٰذا یہ دنیا کی

Marfat.com

زندگی تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ فریب دینے والا (شیطان) ہی اللہ تعالیٰ کے معاملے میں تمہیں دھوکا دے پائے۔(31/33)

اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ؕ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴿۳۴﴾ ع ۴ ۴ ۱۳

قیامت کی گھڑی کا علم صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔ وہی دور دور تک بارش (جو بڑی منفعت بخش ہوتی ہے) برساتا ہے۔ وہی جانتا ہے کہ ماؤں کے رحموں میں کیا ہے۔ پرورش پا رہا ہے کوئی شخص نہیں جانتا کہ کل وہ کیا کمائی کرنے والا ہے اور کوئی شخص یہ بھی نہیں جانتا کہ کس سرزمین میں اسکی موت واقع ہوگی اللہ تعالیٰ ہی جاننے والا اور باخبر ہے۔(31/34)

سُوْرَةُ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ

اٰيَاتُهَا ۳۰ رُكُوْعَاتُهَا ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

الٓمّٓ ۚ ﴿۱﴾

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ؕ ﴿۲﴾

اللہ علیم وحکیم کا ارشاد ہے یہ ضابطہ حیات (کتاب) جس میں کوئی شک شبہ نہیں ہے۔ رب العالمین کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ (2/2)(32/1-2)

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿۳﴾

کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس شخص نے اسے خود گھڑ کر (جھوٹ موٹ اللہ رب العالمین کی طرف منسوب کر دیا ہے)؟ (نہیں) بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ تیرے رب کی طرف سے حق ہے

Marfat.com

(با مقصد اور سچائی پر مبنی ہے) تا کہ تو ایک ایسی قوم کو متنبہ کرے جس کے پاس اس سے پہلے کوئی متنبہ کرنے والا نہیں آیا ہے تا کہ وہ ہدایت پائیں۔ (32/3)

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا شَفِیْعٍ ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝

وہی اللہ تعالیٰ ہے جس نے آسمان اور زمین (کائنات) کو اور جو کچھ اس کے درمیان ہے چھ ادوار میں تخلیق کیا ہے۔ پھر اس نے نظام کائنات کا مرکزی کنٹرول اپنے دست قدرت میں سنبھالا ہے (10/3, 7/54) (خبردار) اس کے سوا تمہارا نہ کوئی دوست اور کارساز و مشکل کشا ہے۔ اور نہ ہی کوئی شفیع یعنی سفارش کرنے والا ہے (36/23, 43/36, 34/23, 10/3, 7/43, 6/165) کیا تم ان واقعات سے نصیحت نہیں پکڑتے۔ (32/4)

یُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَی الْاَرْضِ ثُمَّ یَعْرُجُ اِلَیْهِ فِیْ یَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗۤ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۝

(اللہ تعالیٰ کا طریق تخلیق یہ ہے کہ) اس کے عالم مشیت میں ایک اسکیم سامنے آتی ہے اور وہ اس اسکیم کا آغاز زمین یعنی پست ترین نکتہ سے کرتا ہے۔ پھر وہ کائناتی عناصر کے باہمی تعاون سے نشو ونما پاتی ہوئی ارتقائی منازل طے کرتی جاتی ہے اور اس طرح آہستہ آہستہ اس نقطہ تکمیل کی طرف اٹھتی اور بڑھتی جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے مقرر فرمایا ہے۔ ان ارتقائی منازل کی مدت تمہارے حساب و شمار کے مطابق ہزار ہزار سال بلکہ بعض اسکیموں میں پچاس پچاس سال ہوتی ہے۔ (32/5) (70/4, 57/4, 50/38, 25/59, 10/3, 7/54)

ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ۝

یہ وہ ہستی ہے جو سامنے موجود اشیاء اور اُن اشیاء کا بھی علم رکھتی ہے جو ابھی انسانی نگاہوں کے سامنے مشہود ہو کر نہیں آئیں وہ صاحبِ غلبہ و قوت اور تکمیل کی خاطر عمومی انداز میں، مسلسل سامانِ نشو ونما بھی پہنچانے والا اور رجوع برحمت کرنے والا ہے۔ (32/6)

Marfat.com

الَّذِیْٓ اَحْسَنَ كُلَّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِیْنٍ ۚ﴿۷﴾

جو چیز بھی اس نے تخلیق کی ہے حسن وخوبی سے تخلیق کی ہے۔اس نے انسان کی تخلیق کی شروعات گیلی مٹی سے کی ہے۔ (32/7) (37/11),(55/14,23/12,6/2,38/71)

ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِیْنٍ ۚ﴿۸﴾

پھر اسکی نسل کو حقیر پانی کے جوہر سے چلایا یعنی افزائش سے نسل کا سلسلہ بذریعہ تولید (اختلاط نر اور مادہ سے ہوتی چلی گئی) (23/12-14, 40/67) (32/8)

ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۹﴾

پھر اس نے توازن وتناسب اور ہم آہنگی پیدا کر کے مکمل کیا۔اور پھر اپنی روح (Devine Energy) پھونکی (الوہیائی توانائی، اختیار وارادہ وغیرہ 3/48,15/29) پھر قوت سامع، قوت باصرہ اور دھڑکنے والا دل دیا۔ پھر تم لوگ کم ہی شکر گزار ہوتے ہو۔ (32/9)

وَقَالُوْٓا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِی الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ ؕ بَلْ هُمْ بِلِقَآىِٕ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۰﴾

یہ (منکران آخرت) کہتے ہیں جب ہم زمین میں مٹی میں رل مل کر بالکل معدوم ہو جائینگے تو کیا ہم پھر نئے سرے سے پیدا کئے جائینگے؟ (یہی نہیں) بلکہ اصل بات یہ ہے کہ وہ (روز آخرت) اپنے رب کے قانون مکافات عمل کا سامنا کرنے کے منکر ہیں۔ (27/67, 37/16, 56/7, 13/5, 50/5, 23/35) (32/10)

ع ۱۱/۱۴ قُلْ یَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِیْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱﴾ ع

اے رسول! ان سے کہہ دو: موت کا وہ فرشتہ جو تمہیں موت دیتا ہے جس کے ذمے یہ فریضہ ہے پھر تم کو اپنے رب کے قانون مکافات کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ (32/11)

Marfat.com

وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ⑫

کاش تم تصور کرسکو اس لمحے کا جب مجرمین ندامت سے سر جھکائے ہوئے اپنے رب کے حضور کھڑے ہونگے، کہیں گے، اے ہمارے رب! ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا اور سمجھ لیا، ہمیں یقین آ گیا کہ نتائج ٹھوس حقیقت بن کر سامنے آ گئے ہیں، ہمیں دنیا میں واپس بھیج ہم اب صلاحیت بخش کام کرینگے۔ (32/12)(23/99-100)

وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّيْ لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ⑬

(جواب میں ارشاد باری تعالیٰ ہوگا) اگر ہمارے قانون مشیت میں شامل ہوتا تو ہم پہلے شخص کو ہدایت دے دیتے۔ مگر میری وہ بات پوری ہوکر رہی جو میں نے کہی تھی کہ میں اپنے قانون مجازات کے مطابق جہنم کو جنوں اور انسانوں سے بھر دونگا (یہ اشارہ ہے اس حقیقت کی طرف جو اللہ تعالیٰ نے تخلیق آدم کے وقت ابلیس کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا تھا) کہ میں شیطان اور اسکی پیروی کرنے والے سب انسانوں سے جہنم کو بھر دونگا۔ (38/84-85) (32/13)

فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ⑭

پس اب چکھو مزا اپنی اس حرکت کا کہ تم نے اس روز قیامت کی ملاقات کو فراموش کر دیا تھا۔ ہم نے بھی اب تمہیں فراموش کر دیا ہے۔ اپنی بدعملی کی پاداش میں عذاب ابدی کا اب مزہ چکھو! (32/14)

اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ⑮ السجدة ۸

ہمارے قوانین واحکام پر وہی لوگ ایمان بالیقین لاتے ہیں کہ جب انکے ذریعہ سے نصیحت

Marfat.com

کی جاتی ہے تو وہ سر بسجود ہو جاتے ہیں۔ اور اپنے رب کی حمد وثنا کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور تکبر اور غرور نہیں کرتے۔ (32/15)

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۫ وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۱۶﴾

جن کے پہلو خواب گاہوں سے الگ رہتے ہیں اور اپنے رب کو اس کے قانون مکافات عمل کا خوف کھاتے ہوئے اس کے انعام واکرام کی امید رکھتے ہوئے پکارتے رہتے ہیں، نیز جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اس میں سے (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔ (32/16)

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۷﴾

اللہ تعالیٰ نے انکے حسن عمل کے بدلے آنکھوں کی ٹھنڈک کا جو سامان چھپا رکھا ہے کسی انسان کے حیطۂ ادراک میں نہیں آسکتا۔ (32/17)

اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ۭ لَا يَسْتَوٗنَ ﴿۱۸﴾

بھلا کہیں یہ ممکن ہے کہ جو شخص مومن ہو وہ اس شخص کی مانند ہو جائے جو فسق وفجور میں مبتلا ہو؟ (ایسا کبھی نہیں ہوسکتا) وہ دونوں حسن عمل کی بنا پر برابر نہیں ہوسکتے۔ (32/18)

اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى ۭ نُزُلًۢا بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾

(لیکن جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے خیر وحسنہ کے کام کئے تو انکی سکونت کے لئے ابدی باغات بہشت ہیں۔ یہ ضیافت ہے انکے اعمال حسنہ کے جزا کی جو وہ (دنیا) میں کرتے رہے ہیں۔ (32/19)

وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۭ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَآ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَقِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۰﴾

(اور اسکے برعکس) جنہوں نے فسق وفجور اور نافرمانی کی روش اختیار کی انکا ٹھکانا جہنم ہے،

Marfat.com

جب کبھی وہ وہاں سے نکلنے کی کوشش یا ارادہ کریں گے تو انہیں واپس دھکیل دیا جائیگا اور ان سے کہا جائے گا کہ اب آتش جہنم کے مزے لو، جنہیں تم جھٹلایا کرتے تھے۔ (32/20)

وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٢١﴾

ہم انہیں اس بڑے تباہ کن عذاب سے پہلے اسی دنیا میں (کسی نہ کسی طرح) چھوٹے چھوٹے عذابوں کا مزا چکھائیں گے تا کہ یہ اس سے انابت ہدایت حاصل کر کے قانون مکافات کی طرف لوٹ آئیں۔ (32/21)

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا ۚ إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ مُنتَقِمُونَ ﴿٢٢﴾ ع ١١ ٢ ١٥

اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جس کے سامنے اسکے رب کے قوانین واحکام بیان کئے جائیں تو وہ ان سے اعراض برتے۔ ایسے مجرموں سے ہم اپنے قانون مجازات کے مطابق ضرور انتقام لیں گے۔ (32/22)

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَلَا تَكُن فِي مِرْيَةٍ مِّن لِّقَائِهِ وَجَعَلْنَاهُ هُدًى لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿٢٣﴾

بلاشبہ ہم نے حضرت موسیٰ کو کتاب (توریت) دی تھی اور اسے بنی اسرائیل کے لئے ذریعہ ہدایت بنایا تھا۔ لہٰذا اے بنی نوع انسان! تو اس کے یعنی اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہونے میں شک نہ کرنا۔ (32/23)

وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوا ۖ وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يُوقِنُونَ ﴿٢٤﴾

اس کتاب کو ہم نے بنی اسرائیل کے لئے ذریعہ ہدایت بنایا تھا اور جب تک صبر استقامت سے قائم رہے۔ ہمارے قوانین واحکام پر ایمان ویقین رکھتے رہے تو ان کے اندر ہم نے ایسے پیشوا پیدا کئے جو ہمارے حکم کے مطابق انکی رہنمائی کرتے رہے تھے۔ (32/24)

Marfat.com

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٢٥﴾

یقیناً اے نبیؐ! تیرا رب ہی روز قیامت ان تمام اعتقادات ونظریات کا فیصلہ کردیگا جن میں وہ (بنی اسرائیل) اختلاف کرتے تھے۔ (32/25)

اَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ؕ اَفَلَا يَسْمَعُوْنَ ﴿٢٦﴾

کیا انہیں (ان تاریخی واقعات میں) سے کوئی ہدایت نہیں ملتی ہے کہ ان سے پہلے ہم نے (اپنے قانون مجازات کے مطابق) کتنی اقوام ہیں جن کو ہلاک کردیا تھا۔ جنکے مقامات سکونت میں یہ چلتے پھرتے ہیں ایسے تمام واقعات میں بڑی ہی عبرت ناک نشانیاں ہیں کیا یہ سنتے سمجھتے نہیں؟ (32/26)

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَاَنْفُسُهُمْ ؕ اَفَلَا يُبْصِرُوْنَ ﴿٢٧﴾

کیا یہ لوگ اس حقیقت کو نہیں دیکھتے کہ ہم بنجر زمین (Bearland) کی طرف پانی کو بہا کر لاتے ہیں پھر اسکے ذریعہ سے کھیتی اگاتے ہیں جس میں سے انکے مویشیوں کو بھی چارہ کھانے کو ملتا ہے اور خود بھی غذا کھاتے ہیں۔ کیا وہ عبرت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے؟ (32/27)

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٨﴾

(ان لوگوں کو ہمارے قانون مکافات پر یقین نہیں) اسلئے یہ لوگ پوچھتے ہیں کہ اگر تم اپنی باتوں میں سچے ہو تو بتاؤ کہ وہ فیصلہ کن انقلاب کب آئے گا جس سے تم ہمیں ڈراتے رہتے ہو۔ (32/28)

قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِيْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿٢٩﴾

اے رسول! انہیں بتادیجئے! کہ (اس فیصلہ کن انقلاب کیلئے جلدی کیوں مچاتے ہو) فیصلے کے دن کافروں کا ایمان لانا بھی کچھ فائدہ نہ دیگا اور نہ ہی انہیں مہلت دی جائیگی۔ (32/29)

Marfat.com

فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ﴿۳۰﴾ ع ۳ ۸ ۱۲

لہٰذا اے رسولؐ! تم ان سے احتراز کرو۔ اور ان (پر فتح ونصرت) کا انتظار کرو بلاشبہ (جس) طرح وہ تم پر غلبہ کے منتظر ہیں۔ (32/30)

اٰیاتھا ۷۳ سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ مَدَنِيَّةٌ رُکوعاتھا ۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱﴾

اے نبیؐ! اللہ کے قوانین واحکام سے (ہمیشہ) ڈرتے رہو اور منکرین اور منافقین اسلام کی باتوں کو خاطر میں نہ لاؤ یقیناً اللہ تعالیٰ علیم وحکیم ہے۔ (33/1)

وَّاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۲﴾

اور تم وحی کا اتباع کئے جاؤ جو تیرے رب کی طرف سے تجھ پر نازل ہوتی ہے (اور اسی کی تبلیغ وتلقین اپنے متبعین سے بھی کرتے رہو) یقیناً اللہ تعالیٰ اچھی طرح جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔ (33/2)

وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۳﴾

اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی (نصرت) پر توکل کئے جاؤ۔ وہی تمہاری ہر طرح کی کارسازی اور مشکل کشائی کے لئے کافی ہے۔ (33/3)

مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ۚ وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـِٔيْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَاۗءَكُمْ اَبْنَاۗءَكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ ﴿۴﴾

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے کسی آدمی کے سینے میں دو دل نہیں بنائے۔ اگر کوئی شخص غصے سے مغلوب ہو کر اپنی بیوی کو ماں کہہ دے تو وہ اسکی ماں نہیں بن جاتی (58/2-3-4) اور نہ وہ تمہارے منہ بولے یا لے پالک بیٹوں کو تمہارے بیٹے قرار دیتا ہے۔ یہ سب تمہارے منہ کی باتیں ہیں اللہ تعالیٰ ہمیشہ سچی اور محکم بات کرتا ہے (اور وہ تمہارے رسم و رواج کے تابع نہیں چلتا) اسلئے اسکی رہنمائی تمہیں صحیح راستے کی طرف لے جاتی ہے۔ (33/4)

اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ۭ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

اپنے منہ بولے، لے پالک بیٹوں کو ہمیشہ انکے حقیقی باپوں کی نسبت سے پکارو۔ یہ بات اللہ تعالیٰ کے قانون کی رو سے زیادہ قرین عدل و انصاف ہے۔ اگر تمہیں انکے باپوں کا علم نہ ہو تو وہ تمہارے دینی بھائی اور دوست ہیں۔ اگر تم سے سہواً غلطی ہو جائے تو کوئی گناہ نہیں۔ لیکن اگر پورے پورے ارادے سے غلطی کرو تو مواخذہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ حفاظت میں لینے والا اور رجوع برحمت فرمانے والا ہے۔ (33/5)

اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ۭ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓى اَوْلِيٰۗىِٕكُمْ مَّعْرُوْفًا ۭ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝

بلاشبہ نبیؐ (آخرالزماں) مومنوں سے بہ نسبت ان کی جانوں کے زیادہ حق دار ہیں یا مستحق ہیں اور انکی بیویاں انکی ساری امت کی مائیں ہیں۔ مگر کتاب اللہ کی رو سے عام مومنین اور مہاجرین کی بہ نسبت عزیز و اقارب ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں۔ البتہ اپنے دوستوں کے ساتھ اپنی زندگی میں کوئی احسان اور نیکی کرنا چاہو تو کر سکتے ہو۔ یہ حکم کتاب الٰہی یعنی قرآن حکیم میں لکھ دیا گیا ہے۔ (33/6)

Marfat.com

وَ اِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَهُمْ وَ مِنْكَ وَ مِنْ نُّوْحٍ وَّ اِبْرٰهِیْمَ وَ مُوْسٰى وَ عِیْسَى ابْنِ مَرْیَمَ ۪ وَ اَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ۙ﴿۷﴾

اے رسول! یاد رکھو: اس عہد و پیمان کو جو ہم نے سب نبیوں سے لیا تھا، اور یہ عہد ہم نے تم سے بھی لیا تھا اور حضرت نوح اور حضرت ابراہیم اور موسیٰ اور حضرت عیسیٰ ابن مریم سے بھی پختہ عہد لیا تھا۔ (اس عہد سے مراد ہے کہ ہر پیغمبر اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کی خود اطاعت کرے گا اور دوسروں سے کرائے گا) (2/83, 3/187 اور 5/7) (33/7)

لِّیَسْـَٔلَ الصّٰدِقِیْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿۸﴾ ع ۱ ۸ ۷

تاکہ سچ کہنے والوں سے انکی سچائی کے بارے میں دریافت کرے کہ آیا لوگوں نے انکی سچی باتوں کو قبول کیا تھا؟ جہاں تک کافروں کا تعلق ہے انکے لئے اللہ تعالیٰ (اپنے قانون مجازات کے مطابق) اذیت ناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (33/8)

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِیْحًا وَّ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرًا ۚ﴿۹﴾

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! ''اللہ تعالیٰ کے اس احسان کو یاد کرو جو اس نے تم پر اس وقت کیا تھا جب دشمنوں کے لشکر تم پر چڑھ آئے تھے، تو ہم نے ان پر ایک سخت آندھی بھیجی تھی اور (تمہاری حوصلہ افزائی کیلئے) ایسے لشکر بھیجے جو تمہیں دکھائی نہ دیتے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ جو کچھ تم (دشمنوں کے مقابلہ میں) کر رہے تھے۔ (33/9)

اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَ مِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَ اِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَ بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَ تَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ﴿۱۰﴾

(اس کے اس احسان کو بھی خاطر میں لاؤ) جب اس نے اس وقت کیا تھا جب دشمن تم پر اوپر سے اور نیچے سے بھی چڑھ آئے تھے اور خوف کے مارے جب تمہاری آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں تھیں اور کلیجے منہ کو آ گئے تھے اور تم لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے میں طرح طرح کے گمان کرنے لگے تھے۔ (33/10)

Marfat.com

هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُونَ وَزُلْزِلُوا زِلْزَالًا شَدِيدًا ﴿۱۱﴾

اس وقت مومنین سخت آزمائش میں ڈالے گئے تھے اور مومنین بری طرح متزلزل ہو گئے تھے۔ (گویا پائے رفتن نہ جائے ماندن کا عالم تھا) (33/11)

وَإِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا غُرُورًا ﴿۱۲﴾

(پھر اس وقت کو بھی یاد کرو) جب منافقین اور وہ لوگ جن کے دلوں میں روگ تھا، اعلانیہ کہنے لگے: کہ اللہ اور اس کے رسول نے جو وعدے ہم سے کئے تھے وہ سب دھوکا و فریب کے سوا کچھ نہ تھا۔ (33/12)

وَإِذْ قَالَت طَّائِفَةٌ مِّنْهُمْ يَا أَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوا ۚ وَيَسْتَأْذِنُ فَرِيقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُولُونَ إِنَّ بُيُوتَنَا عَوْرَةٌ ۛ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۚ إِن يُرِيدُونَ إِلَّا فِرَارًا ﴿۱۳﴾

جب ان میں ایک گروہ کہہ رہا تھا۔ اے اہل یثرب تمہارے لئے کوئی جائے پناہ نہیں ہے۔ مصلحت اسی میں ہے کہ اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ اور ایک گروہ نبیؐ سے رخصت مانگ رہا تھا یہ کہتے ہوئے کہ ہمارے گھر دشمنوں کے حملہ سے غیر محفوظ ہیں۔ مگر وہ غیر محفوظ نہ تھے۔ دراصل وہ (محاذ جنگ سے) بھاگنا چاہتے تھے۔ (33/13)

وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِم مِّنْ أَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَآتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوا بِهَا إِلَّا يَسِيرًا ﴿۱۴﴾

اور اس وقت اگر دشمن ان پر اطراف و جوانب سے حملہ آور ہو جاتا۔ تو پھر فتنہ و فساد (خانہ جنگی) کا مطالبہ کرتے تو کوئی توقف و تامل نہ ہوتا سوائے اسکے کہ حملہ آور ہو جاتے۔ (33/14)

وَلَقَدْ كَانُوا عَاهَدُوا اللَّهَ مِن قَبْلُ لَا يُوَلُّونَ الْأَدْبَارَ ۚ وَكَانَ عَهْدُ اللَّهِ مَسْئُولًا ﴿۱۵﴾

حالانکہ اس سے پہلے یہ لوگ اللہ تعالیٰ سے عہد کر چکے تھے کہ وہ دشمن کو پیٹھ نہیں دکھائیں گے (یاد رکھو!) اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے وعدے کی باز پرس ہوگی۔ (33/15)

قُل لَّن يَنفَعَكُمُ الْفِرَارُ إِن فَرَرْتُم مِّنَ الْمَوْتِ أَوِ الْقَتْلِ وَإِذًا لَّا تُمَتَّعُونَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿۱۶﴾

اے رسول! انہیں اس حقیقت سے واضح کر دو کہ تم کو میدان کارزار سے موت اور قتل سے

Marfat.com

خائف ہوکر اس طرح بھاگ نکلنا کچھ فائدہ نہیں دیگا۔ اس صورت حال میں بہت تھوڑے وقت کے لئے سامان زیست سے بہرہ مند تو ہو سکتے ہو (مگر تم نے زندہ جاوید تو نہیں رہنا ہے) (33/16)

قُلْ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ؕ وَلَا یَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا ﴿۱۷﴾

ان پر یہ بھی واضح کردو: کہ اگر اللہ تعالیٰ اپنے قانون مکافات کے مطابق تمہیں نقصان پہنچانا چاہے تو کون ہے جو اس سے بچا سکے؟ اگر وہ اپنی رحمت سے نوازنا چاہے تو کون ہے جو اسے روک سکے؟ یاد رکھو! اللہ تعالیٰ کے سوا دنیا میں نہ کوئی دوست پاؤ گے نہ کوئی مددگار۔ (33/17)

قَدْ یَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِیْنَ مِنْكُمْ وَالْقَآىِٕلِیْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَیْنَا ۚ وَلَا یَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۱۸﴾

اللہ تعالیٰ یقیناً تم میں سے ان لوگوں کو اچھی طرح جانتا ہے جو دوسروں کو میدان جنگ میں آنے سے روکتے ہیں اور اپنے بھائی بندوں سے کہتے ہیں ہماری طرف آجاؤ تو (آرام چین سے رہو گے وہ لڑائی میں کم ہی حصہ لیتے ہیں۔ (33/18)

اَشِحَّةً عَلَیْكُمْ ۚ فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَاَیْتَهُمْ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْكَ تَدُوْرُ اَعْیُنُهُمْ كَالَّذِیْ یُغْشٰی عَلَیْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَى الْخَیْرِ ؕ اُولٰٓىِٕكَ لَمْ یُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرًا ﴿۱۹﴾

غرضیکہ وہ تمہارے معاملات میں بڑی تنگ دلی اور خودغرضی سے کام لیتے ہیں۔ جب ان پر خوف طاری ہوتا ہے تو تم دیکھو گے کہ وہ آپ کی طرف عجب انداز سے تکتے ہیں جیسے انکی آنکھیں دہشت وہیبت کی وجہ سے ایسے حرکت کرتی ہیں جیسے ان پر موت کی غشی طاری ہو۔ پھر جب ان سے دشمن کا خوف جاتا رہتا ہے تو یہی لوگ طعن آمیز باتوں سے تمہارے اوپر چڑھ دوڑتے ہیں اور مال غنیمت کا مطالبہ کرنے لگتے ہیں۔ دراصل یہ لوگ ایمان ہی نہ لائے تھے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان کے سارے اعمال ضائع کردیئے اور ایسا کرنا اللہ تعالیٰ کیلئے بہت آسان ہے۔ (33/19)

Marfat.com

يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوْا ۚ وَاِنْ يَّاْتِ الْاَحْزَابُ يَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِي الْاَعْرَابِ يَسْاَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَآئِكُمْ ؕ وَلَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ مَّا قٰتَلُوْٓا اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۲۰﴾ ع ۲ ۱۲ ۱۸

وہ (ڈینگیں تو بہت مارتے ہیں) مگر خوف کے ڈر سے یہ خیال کرتے ہیں کہ دشمن کے لشکر ابھی نہیں گئے اگر ایسا ہو جائے کہ ان کے لشکر واپس آ جائیں تو یہ خواہش کرینگے کہ کاش بدوؤں کے درمیان صحرا میں جا کر رہے ہوتے۔ اور وہیں سے تمہارے حالات دریافت کرتے رہتے۔ اگر یہ لوگ تمہارے ساتھ بھی رہتے تو ان میں سے معدودے چند ہی جنگ میں شریک ہوتے۔ (33/20)

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ﴿۲۱﴾

اے بنی نوع انسان! تمہارے لئے یقیناً اللہ کے رسول کی سیرت طیبہ میں ایک بہترین نمونہ ہے ہر اس شخص کے لئے جو اللہ کے لقاءَ (حضوری) اور یوم آخرت (جزا اور سزا) کی امید رکھتا ہو اور کثرت سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہو۔ (33/21)

وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۫ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ﴿۲۲﴾

(برعکس منافقین کے) جب مومنین صادقین نے دشمن کے لشکر جرار کو دیکھا (تو بجائے خوف و ہراس کے) وہ پکار اٹھے کہ یہ وہی ہے جس کا اللہ اور رسول نے وعدہ کیا تھا۔ چنانچہ اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا تھا (اب اس کے پورا ہونے کا وقت آ پہنچا) چنانچہ مومنین کے جذبات و اطاعت شعاری میں مزید اضافہ ہو گیا (مومنین اور منافقین کا فرق کھل کر سامنے آ گیا) (33/22)

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾

یہ مومنین وہ مرادان میداں ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے وعدے کو سچ کر دکھایا (9/111)

ان میں سے بعض اپنی جان کی قربانی دے کر نذر پوری کر دی اور بعض جان کا نذرانہ دینے کیلئے منتظر

Marfat.com

کھڑے ہیں یہ وہ تمام مخلص بندے ہیں جنہوں نے اپنے عہد و پیماں میں ذرا بھی تبدیلی نہیں کی۔ (33/23)

لِّيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۲۴﴾

(یہ سب کچھ اسلئے ہوا) تا کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جنہوں نے اپنا وعدہ وفا کیا انکے صدق و سچائی اور وفاداری کا اجر عطا فرمائے۔ اور منافقین کو اپنے قانون مشیت کے مطابق عذاب دیوے۔ اور چاہے تو رجوع برحمت فرمائے (کیونکہ وہ تو ہے ہی حفاظت میں لینے والا اور رحم مرام کرنے والا)۔ (33/24)

وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ؕ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ﴿۲۵﴾

اللہ تعالیٰ نے کافروں کو عالم کرب و اضطراب میں اور حسرت و یاس میں بے نیل مرام (نامراد) واپس لوٹا دیا۔ وہ اس سے کوئی استفادہ نہ کر سکے (مومنوں کو جنگ کی ضرورت پیش نہ آئی) بلاشبہ اللہ تعالیٰ مومنوں کیلئے جنگ و جدال میں کفایت کرنے والا اور قوت و سطوت اور غلبے والا ہے۔ (33/25)

وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ﴿۲۶﴾

اور جنہوں نے اہل کتاب (بنی قریظہ مدینے کے قبیلے) میں سے ان کافروں کی پشت پناہی کی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق انہیں انکے محکم قلعوں سے باہر نکال دیا۔ اور انکے دلوں میں مومنوں کی دہشت ڈال دی تھی۔ ان میں ایک گروہ کو تم قتل کرتے تھے اور ایک کو اپنا قیدی بنا لیتے تھے۔ (33/26)

وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَئُوْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ﴿۲۷﴾ ع

ع ۲ ۱۹

Marfat.com

اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے تمہیں انکی زمینوں، انکے گھر بار اور انکے مال ومتاع کا وارث بنادیا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے تمہیں (اے مومنین) ایسے ممالک کا بھی مالک بنادیا جس پر ابھی تک تمہارے پاؤں بھی نہیں پڑے یقیناً اللہ تعالیٰ ہر شے پر قدرت کاملہ رکھنے والا ہے۔(33/27)

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۲۸﴾

اے نبیؐ! اپنی بیویوں پر اس حقیقت کو واضح کردو: کہ اگر تم دنیوی زندگی کی زیب وزینت اور مال متاع جمع کرنا چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں ضروری سامان دے کر نہایت عمدگی اور حسن کارانہ انداز سے تمہیں رخصت کردیتا ہوں۔(33/28)

وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۳۰﴾

لیکن اگر تم اللہ اور اسکے رسول اور آخرت (جنت) کو چاہتی ہو تو یقین جانو کہ تم میں سے جو حسن کارانہ زندگی بسر کرینگی اللہ تعالیٰ انہیں اجر عظیم عطا فرمائے گا(33/29) اے میرے نبی کی بیویو! اگر تم میں سے کوئی کھلی بے حیائی کا ارتکاب کریگی تو اسے دوسروں کی نسبت دوچند سزا دی جائیگی۔ اللہ تعالیٰ کیلئے یہ بہت آسان کام ہے۔(33/30)

Marfat.com

وَمَنْ يَّقْنُتْ

(٣٣)

Marfat.com

Marfat.com

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ﴿۳۱﴾

لیکن تم میں سے جو اپنی صلاحیتوں کو اللہ تعالیٰ کے قوانین واحکام کے مطابق صرف کرینگی اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرینگی اور خیر لنساء بن کر رہینگی ہم انہیں دو چند اجر دینگے۔ انکے لئے باشرف وعزوشان ماکولات ومشروبات کا سامان تیار کر رکھا ہے۔ (33/31)

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۳۲﴾

اے نبی کی بیویو! تمہاری حیثیت عام عورتوں کی سی نہیں ہے۔ لہٰذا اگر تمہیں کسی غیر محرم مرد سے بات کرنا پڑے تو تمہیں محتاط رہنا ہوگا تم دوران گفتگو نرمی اور لوچ نہ پیدا ہونے دیں۔ کیونکہ جس مرد کے دل میں روگ ہوگا اس کے جذبات وخیالات میں بری آرزوئیں پیدا ہو جائینگی۔ لہٰذا تم تمکنت اور باوقار انداز میں گفتگو کرو جو طہارت وپاکیزگی کے لئے جانی پہچانی ہوں۔ (33/32)

وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ﴿۳۳﴾

اور تم اپنے گھروں میں باوقار اور سنجیدگی سے رہو اور جہالت کے زمانے کی عورتوں کی طرح زیب وزینت کی نمائش نہ کرو اور صلوٰۃ قائم کرو زکوٰۃ ادا کرو۔ نیز اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرو۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اہل بیت رسول کی تمام اخلاقی اور سماجی آلائشیں دور کر دے اور تمہیں پاکیزہ اور منزہ اور بلند زندگی کا نمونہ بنا دے۔ (33/33)

Marfat.com

وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ﴿۳۴﴾ ع ۷ ۱ ۴

پھر دیکھو! تمہارے گھروں میں پراز حکمت اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھی اور سنائی جاتی ہیں (انہیں ذہن نشین کرلو) بلاشبہ اللہ تعالیٰ بڑا ہی باریک بین اور ہر طرح کی معلومات رکھنے والا ہے۔ (33/34)

اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۳۵﴾

یقیناً جو مرد اور جو مستورات اللہ تعالیٰ کے حضور سر تسلیم خم کردیتے ہیں اور جو مرد و مستورات ایمان لاتے ہیں اور جو مرد و مستورات قول و فعل کے سچے ہیں اور وہ مرد و مستورات اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ پروگرام کی تکمیل کیلئے سرگرم عمل ہیں اور مرد و مستورات مستقل مزاج ہیں اور مصائب میں ثابت قدم رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور خشوع و خضوع سے جھک جاتے ہیں اور صدقہ و احسان کرنے والے ہیں اور متواتر صوم کے پابند ہیں اور جو مرد اپنی عصمت کے محافظ ہیں اور اس طرح جو عورتیں عفت مآب رہتی ہیں اور وہ جو مرد اور عورتیں اللہ کا کثرت سے ذکر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان سب کے لئے مغفرت اور اجر عظیم کا اہتمام کر رکھا ہے۔ (33/35)

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ﴿۳۶﴾ ط

(اے رسول ان پر یہ بھی واضح کردو) کہ کسی مومن مرد یا عورت کے لئے جائز نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی معاملے کا فیصلہ کردے تو پھر اسے اپنے کسی معاملے میں خود فیصلہ کرنے کا

Marfat.com

اختیار رکھے (4/65) اور جو کوئی اللہ اور اسکے رسول کے حکم کی نافرمانی کرتا ہے تو وہ صریحاً راہ راست سے بھٹک جاتا ہے۔ (33/36)

نوٹ نمبر 1: یہ آیت جلیلہ ایک خاص موقع پر نازل ہوئی جبکہ نبی کریمؐ نے حضرت زید بن حارث اپنے غلام کیلئے حضرت زینب بنت جحش یعنی رسول اللہ کی حقیقی پھوپھی حضرت امیمہ بنت حضرت عبدالمطلب کی بیٹی کے نکاح کا پیغام دیا تھا تو حضرت زینب نے اپنے خاندانی شرف کو پیش نظر رکھتے ہوئے انکار کر دیا تھا۔ کہ انا خیر منه نسباً میں زید بن حارث کی نسبت اعلیٰ نسب قبیلہ قریش کی شریف زادی ہوں۔ چنانچہ اس کے بھائی عبداللہ نے بھی حضرت زینب کی تائید کر دی تھی۔ مگر اسلام کی غرض و غائیت ان تفرقات و امتیازات کو مٹانا تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے ذریعہ اصلاح کی خاطر حکم نامہ صادر فرمایا تھا جسکی بنا پر سب رشتہ دار رضامند ہو گئے۔

اس آیت مقدسہ میں جو حکم نامہ بیان کیا ہے یہ اسلامی آئین کی اصل الاصول ہے اور اس کا اطلاق پورے اسلامی نظام پر محیط ہے۔ لہٰذا کوئی بھی مسلمان اللہ اور رسول کے حکم کے خلاف اپنا آزادانہ اختیار استعمال کریگا وہ کفر کا مرتکب ہوگا۔

وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَیْهِ اَمْسِكْ عَلَیْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِیْ فِیْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِیْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ؕ فَلَمَّا قَضٰى زَیْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَیْ لَا یَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ حَرَجٌ فِیْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِیَآىِٕهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿۳۷﴾

اے رسول! اس وقت کو یاد کرو: جب تم اس شخص سے جس پر اللہ تعالیٰ نے انعام و احسان کیا تھا اور تم نے بھی احسان کیا تھا اور کہا تھا کہ اپنی بیوی کو اپنی زوجیت میں رہنے دے۔ اللہ سے ڈر اور ہم آہنگ رہ، اور تم بھی اپنے دل میں وہ بات مخفی رکھے ہوئے تھے، جس کو اللہ تعالیٰ ظاہر کرنے والا تھا۔ اور تم لوگوں سے اس امر میں اندیشہ کر رہے تھے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ ہی مقدم ہے جس کے قوانین و احکام کی خلاف ورزی کے نتائج سے ڈرنا چاہیے۔ لہٰذا جب زید نے اس سے قطع تعلق کرنے کا حتمی

Marfat.com

فیصلہ کرلیا تھا تو ہمارے حکم سے اے رسول! تمہارا نکاح اس (عورت) سے کر دیا گیا ہے تا کہ مومنین کو اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں سے شادی کرنے میں کوئی اعراض نہ رہے۔ (33/4-5) جب اس نے طلاق دے دینے کیلئے حتمی شکل دے دی تھی تو پھر اللہ تعالیٰ کا قانون تو ہر حالت میں نافذ ہو کر رہنا ہے۔ (33/37)

مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللَّهُ لَهُ ۖ سُنَّةَ اللَّهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ قَدَرًا مَّقْدُورًا ﴿٣٨﴾

جو بات اللہ تعالیٰ نے نبیؐ پر فرض کر دی ہے اس کے کرنے میں نبیؐ کیلئے کوئی حرج نہیں۔ اس سے پہلے نبیوںؑ کے ادوار میں بھی اللہ تعالیٰ کا یہی دستور العمل تھا۔ اللہ تعالیٰ کا ہر حکم اس کے قانون مشیت کے مطابق ہوتا ہے۔ اسلئے وہ اٹل اور غیر متبدل ہے۔ (33/38)

الَّذِينَ يُبَلِّغُونَ رِسَالَاتِ اللَّهِ وَيَخْشَوْنَهُ وَلَا يَخْشَوْنَ أَحَدًا إِلَّا اللَّهَ ۗ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ حَسِيبًا ﴿٣٩﴾

ان لوگوں کا یعنی رسل انبیاء کا فریضہ اللہ تعالیٰ کے پیغامات کو لوگوں تک کما حقہ پہنچانا ہوتا ہے وہ صرف اللہ تعالیٰ کے قوانین سے ڈرتے ہیں اور کسی سے نہیں ڈرتے۔ اور اللہ تعالیٰ محاسبہ کرنے کے لئے کافی ہے۔ (33/39)

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿٤٠﴾ ع ۵

(اے لوگو!) حضرت محمدؐ تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں۔ لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں لہٰذا رسول اللہ کے بعد (نبوت کو جاری سمجھنا قرآن کریم کی تعلیم کے خلاف ہے یعنی کفر کے مترادف ہے۔ اسی طرح قرآن کریم آخری الہامی کتاب ہے) یاد رکھو! اللہ تعالیٰ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔ (33/40)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ﴿٤١﴾

وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ﴿٤٢﴾

Marfat.com

اے اہل ایمان لوگو! اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کیا کرو اور اسکی تقدیس وتنزیہ صبح وشام کرتے رہو۔(33/41-42)

هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْكُمْ وَ مَلٰٓئِكَتُهٗ لِیُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَ كَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا ﴿۴۳﴾

وہی اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی ہے جو تم پر رحمتوں کی بارش برساتی ہے اور اس کے فرشتے بھی تمہارے لئے رحمت کی دعائیں مانگتے ہیں (33/56) تاکہ وہ تمہیں (شرک وضلالت کے) اندھیروں سے نکال کر (ایمان وتوحید کی) روشنی میں لے آئیں۔ (14/1) اور وہ یعنی اللہ تبارک تعالیٰ مومنوں پر بہت رحم وکرم کرنے والا ہے۔(33/43)

تَحِیَّتُهُمْ یَوْمَ یَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚۖ وَ اَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِیْمًا ﴿۴۴﴾

جس روز مومنین اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہونگے ان کا استقبال سلام سے ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ نے انکے لئے عزوشان کا اجر تیار کر رکھا ہے۔(33/44)

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ﴿۴۵﴾ۙ

وَّ دَاعِیًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا ﴿۴۶﴾

اے نبی الزماںؐ! ہم نے تم کو شہادت دینے اور (عمل صالح) کے اجر کی خوشخبری دینے اور عاقبت کے برے نتائج سے متنبہ کرنے والا اور اللہ تعالیٰ کے اذن سے اسکی طرف دعوت دینے والا اور (علم وایمان کی) روشنی دینے والا اور منور چراغ بنا کر بھیجا ہے۔(33/45-46)

وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِیْرًا ﴿۴۷﴾

اے رسول! (تم پر اور اس ضابطہ حیات پر) ایمان رکھنے والوں کو بشارت دیدے کہ ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑا فضل وکرم ہے۔(33/47)

وَ لَا تُطِعِ الْكٰفِرِیْنَ وَ الْمُنٰفِقِیْنَ وَ دَعْ اَذٰىهُمْ وَ تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِیْلًا ﴿۴۸﴾

نیز یہ بھی یاد رکھو! کہ کافروں اور منافقوں کی ہرگز اطاعت (Self imposed

Marfat.com

restrictions) نہ کرنا اور انکی طرف سے جواذیتیں پہنچیں ہیں انکی بالکل پروانہ کرو اور اللہ تعالیٰ کے قوانین کی محکومیت پر پورا پورا بھروسہ رکھو۔ اور تمہارے لئے اللہ تعالیٰ ہی کارساز و مشکل کشا کافی ہے۔(33/48)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِن قَبْلِ أَن تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا ۖ فَمَتِّعُوهُنَّ وَسَرِّحُوهُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا ﴿٤٩﴾

اے جماعت مومنین! جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو، پھر ان سے اختلاط کرنے سے پہلے انہیں طلاق دے دو، تو (قانون کی رو سے) تم ان سے عدت پوری کرنے کا شمار نہیں کر سکتے۔ پس انہیں مناسب سروسامان دے کر حسن کارانہ انداز سے رخصت کر دو۔(33/49)

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ اللَّاتِي آتَيْتَ أُجُورَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَبَنَاتِ عَمِّكَ وَبَنَاتِ عَمَّاتِكَ وَبَنَاتِ خَالِكَ وَبَنَاتِ خَالَاتِكَ اللَّاتِي هَاجَرْنَ مَعَكَ وَامْرَأَةً مُّؤْمِنَةً إِن وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ إِنْ أَرَادَ النَّبِيُّ أَن يَسْتَنكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۗ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِي أَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُونَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿٥٠﴾

اے نبیؐ! ہم نے تمہارے لئے تمہاری وہ بیویاں حلال قرار دی ہیں جن کے حق مہر تم نے ادا کر دیئے ہیں اور وہ لونڈیاں، کنیزیں بھی اسی طرح حلال کی ہیں جو نزول قرآن کے وقت عرب معاشرے میں تھیں اور اللہ نے تجھے عطا کر دی تھیں (60/10) نیز تمہارے چچا کی بیٹیاں، پھوپھیوں کی بیٹیاں، ماموں کی بیٹیاں اور خالاؤں کی بیٹیاں جنہوں نے تمہارے ساتھ ہجرت کی۔ اسی طرح اگر کوئی مومن عورت نبیؐ کو اپنے آپ کو نبیؐ کے حوالے کر دے۔ نبیؐ ان سے نکاح کرنا چاہے تو ایسا کرنا اس کے لئے جائز ہے۔ یہ رعایت خصوصاً تمہارے لئے ہے۔ دوسرے مومنوں کیلئے

Marfat.com

نہیں ہے۔ان کی بیویوں اور لونڈیوں کے ضمن میں جوان کے معاشرہ میں پہلے موجود تھیں، یقیناً ہم کو معلوم ہے کہ عام مومنوں پر ان کی بیویوں اور لونڈیوں کے بارے ہم نے کیا حدود عائد کی ہیں (ان مقررہ حدود سے ہم نے تجھ کو مستثنیٰ کیا ہے) تا کہ تمہارے اوپر کوئی تنگی نہ رہے۔اللہ تعالیٰ تحفظ دینے والا اور رجوع برحمت کرنے والا ہے۔(33/50)

تُرْجِیْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُـْٔوِیْۤ اِلَیْكَ مَنْ تَشَآءُ ؕ وَمَنِ ابْتَغَیْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكَ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤی اَنْ تَقَرَّ اَعْیُنُهُنَّ وَلَا یَحْزَنَّ وَیَرْضَیْنَ بِمَاۤ اٰتَیْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا فِیْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَلِیْمًا ﴿۵۱﴾

اے نبی! تم کو اختیار دیا جاتا ہے کہ تم اپنی بیویوں میں سے جسے چاہو اپنے سے الگ رکھ سکتے ہو۔اور جس کو چاہو اپنے پاس رکھ لو، اگر تم اپنی چھوڑی ہوئی بیویوں میں سے کسی کو واپس اپنے پاس بلا لو تو اس معاملہ میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔اس طرح یہ بہت ممکن ہے کہ انکی آنکھیں ٹھنڈی رہیں۔ اور رنجیدہ خاطر نہ ہوں، اور تمام کا تمام جو تم نے انہیں دیا ہے اس پر رضامند ہو جائیں۔اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کے راز جانتا ہے، وہ ہر شے کا علم رکھنے والا بہت بردبار ہے۔(33/51)

لَا یَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ وَلَاۤ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ یَمِیْنُكَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ رَّقِیْبًا ﴿۵۲﴾ ع ۱۲

اے نبیؐ! اس کے بعد، تمہارے لئے کوئی عورت حلال نہیں، اور نہ ہی تمہارے لئے روا ہے کہ اپنی موجودہ بیویوں میں سے کسی کو طلاق دے کر انکی جگہ کسی دوسری عورت سے نکاح کرے۔خواہ ان کا حسن تمہیں کتنا ہی دلکش محسوس ہو۔اس حکم سے مستثنیٰ صرف وہ لونڈیاں ہیں جن پر تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہو چکے۔یاد رکھو! اللہ تعالیٰ کا قانون تمام امور کی نگہداشت کرتا ہے۔(33/52)

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّاۤ اَنْ یُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰی طَعَامٍ غَیْرَ نٰظِرِیْنَ اِنٰىهُ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِیْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِیْنَ لِحَدِیْثٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ یُؤْذِی النَّبِیَّ فَیَسْتَحْیٖ مِنْكُمْ ز

Marfat.com

وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ ؕ وَ اِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَ قُلُوْبِهِنَّ ؕ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَاۤ اَنْ تَنْكِحُوْۤا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖۤ اَبَدًا ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ﴿۵۳﴾

اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں صرف اس وقت تک داخل نہ ہوا کرو، جب تک تمہیں کھانا تیار ہونے پر مدعو نہ کیا جائے۔ ایسا نہ ہو کہ تم پہلے ہی جا کر کھانا تیار ہونے کے انتظار میں بیٹھ جاؤ۔ بلکہ جب تمہیں بلایا جائے تو پھر اندر داخل ہو جاؤ اور جب کھانا کھا چکو تو منتشر ہو جاؤ۔ اور باتوں میں لگے بیٹھے نہ رہو۔ تمہاری یہ حرکت نبیؐ کیلئے اذیت کا موجب بنتی ہے وہ تمہیں حیا کے باعث نہیں کہے گا، لیکن اللہ کو حق بات کہنے سے کوئی عار نہیں۔ اور جب نبیؐ کی ازواج سے کوئی چیز طلب کرو تو پردے کی اوٹ سے مانگو۔ یہ انکے اور تمہارے طرفین کے لئے پاکیزگی قلب اور طہارت نفس کی بات ہے تمہیں قطعاً زیب نہیں دیتا کہ تم اللہ کے رسول کو کسی نوع کی اذیت دو اور نہ ایسا کرو کہ رسول کے بعد انکے ازدواج سے کبھی نکاح کرو۔ بلاشبہ تمہارا ایسا کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سنگین ترین عمل گناہ ہے (33/ 53)

اِنْ تُبْدُوْا شَيْـًٔا اَوْ تُخْفُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۵۴﴾

یاد رکھو! تم کوئی بات خواہ چھپاؤ یا ظاہر کرو اللہ تعالیٰ کو اس کا پورا پورا علم ہے۔ (33/54)

لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْۤ اٰبَآئِهِنَّ وَلَاۤ اَبْنَآئِهِنَّ وَلَاۤ اِخْوَانِهِنَّ وَلَاۤ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ وَلَاۤ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَلَا نِسَآئِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ ۚ وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ﴿۵۵﴾

(رسول اللہ کی ازدواج کیلئے یہ بھی لازم ہے کہ وہ آداب معاشرت کو ملحوظ خاطر رکھیں، جن کا حکم اللہ نے انہیں اور عام عورتوں کو دیا گیا ہے یعنی اپنی زینت کو نمایاں نہ کیا کریں) البتہ انکے باپ، دادا، اپنے بیٹوں، اپنے بھائیوں، اپنے بھتیجوں، اپنے بھانجوں اور اپنی خادماؤں کے سامنے آنے میں کوئی مضائقہ نہیں (24/31) بہرحال اللہ تعالیٰ کے قوانین کی حفاظت کرتی رہیں یقیناً اللہ تعالیٰ ہر شے کا نگہبان ہے۔ (33/55)

Marfat.com

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۵۶﴾

یقیناً اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی کی تائید ونصرت میں شامل حال ہیں اور اس کے مشن اور پروگرام کی تحسین اور حوصلہ افزائی کرتے ہوئے اس کی کوششوں کو پروان چڑھانے میں سرگرم عمل ہیں (33/43) اے ایمان والوتم بھی اس کے پروگرام کو کامیاب وکامران بنانے میں اس کا ساتھ دو۔ اسکے دست بازو بنواور کامل جذبہ تسلیم ورضا کے ساتھ اسکی پوری پوری اطاعت کرو۔ (33/56)

إِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۵۷﴾

بیشک جولوگ اللہ اور اس کے رسول کو اذیت پہنچاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر دنیا وآخرت میں بھی لعنت فرمائی ہے اور اس نے ان کیلئے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (33/57)

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۵۸﴾ ع

دیگر جولوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بے قصور اذیت دیتے ہیں وہ بہتان لگانے اور صریح گناہ کا بھی بوجھ اپنے اوپر اٹھاتے ہیں۔ (33/58)

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۵۹﴾

اے نبیؐ! اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مومنین کی عورتوں سے کہہ دیجئے (جب وہ باہر نکلیں) تو اپنی چادروں کو اپنے جسم کے ساتھ اچھی طرح لپیٹ لیا کریں۔ جن سے انکی زینت نمایاں نہ ہوئے پائے (24/31) اس طرح وہ پہچانی جائینگی (کہ شریف زادیاں جارہی ہیں) اور کوئی بدقماش انہیں تنگ نہ کرے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ تحفظ دینے والا اور رجوع برحمت فرمانے والا ہے۔ (33/59)

Marfat.com

لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَآ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۶۰﴾

اگر منافق اور وہ لوگ جنکے دلوں میں روگ ہے اور وہ جو مدینہ منورہ میں جھوٹی افواہیں پھیلاتے ہیں (جن سے خواہ مخواہ اضطراب پیدا ہوتا ہے) اپنی شرارتوں سے باز نہ آئیں تو ہم تمہیں ان کے خلاف اٹھا کھڑا کر دینگے۔ پھر وہ تمہارے شہر میں تھوڑی ہی مدت ٹھہر سکیں گے۔ (33/60)

مَّلْعُوْنِيْنَ ۚ اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ﴿۶۱﴾

وہ لعنت کے مارے جہاں کہیں بھی پائے جائیں انکو گرفتار کیا جائے اور قتل کر دیا جائے۔ (33/61)

سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿۶۲﴾

جو لوگ پہلے گزر چکے ہیں انکے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ کے نظام زندگی میں یہی طریق کار رہا ہے اور تم اللہ تعالیٰ کی سنت (طریق کار) میں کوئی تبدیلی نہ پاؤ گے۔ (33/62)

يَسْئَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ﴿۶۳﴾

(اے نبیؐ!) لوگ تم سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں تو تم انکو بتا دو کہ اس کا علم تو اللہ تعالیٰ کو ہے۔ تم کیا جانو کہ وہ گھڑی قریب ہی آ لگی ہے۔ (33/63)

اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا ﴿۶۴﴾ۙ

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۚ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۶۵﴾ۚ

بہر حال یقیناً اللہ تعالیٰ نے کافروں پر لعنت کی ہے (یعنی انہیں اپنی رحمت و مغفرت سے دور کر دیا ہے) اور انکے لئے جہنم تیار کر رکھی ہے۔ وہ اس میں ہمیشہ رہینگے وہاں انکا کوئی دوست ہوگا نہ مددگار۔ (33/64-65)

Marfat.com

يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَ اَطَعْنَا الرَّسُولَا ﴿٦٦﴾

جس روز انکے چہرے آگ میں الٹ پلٹ کئے جائینگے تو اس وقت حسرت ویاس سے کہیں گے کاش! ہم نے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کی اطاعت کی ہوتی۔ (33/66)

وَقَالُوا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّونَا السَّبِيلَا ﴿٦٧﴾

اور کہیں گے: اے ہمارے رب! ہم نے اپنے سادات، مذہبی پیشواؤں، سرداروں اور اکابر کی اطاعت کی تھی تو انہوں نے ہمیں راہ راست سے گمراہ کردیا (یعنی راہ سے بے راہ کردیا)۔ (33/67)

رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيرًا ﴿٦٨﴾ ع ۵ ۱۰ ۸

لہٰذا اے ہمارے رب! انکو دو چند عذاب دے اور انہیں اپنی رحمت سے یکسر دور کردے (ان لوگوں پر سخت لعنت بھیج) (33/68)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ اٰذَوْا مُوسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوا ؕ وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيهًا ﴿٦٩﴾ ؕ

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے حضرت موسیٰ کو اتہام لگا کر انکو اذیت پہنچائی تھی۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے انکے اتہام سے اسکی برأت فرمائی تھی۔ بلاشبہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑے وجیہ اور صاحب عزت وتکریم تھے (اس آیت مقدسہ کے ساتھ حضرت موسیٰ کے ننگے نہانے والی حدیث بھی منسوب ہے جو کے خلاف قرآن ہے) (33/69)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ﴿٧٠﴾ لا

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ تعالیٰ کے قوانین کی نافرمانی سے ڈرتے رہو اور سیدھی اور صاف بات کیا کرو (پیچ دار اور ذو معنی بات نہیں ہونی چاہیے) (33/70)

Marfat.com

يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝۷۱

(اس کے نتیجے میں) وہ (اللہ تعالیٰ) تمہارے اعمال کی اصلاح کردے گا اور تمہارے گناہ بخش دیگا جو کوئی اللہ تعالیٰ کے قوانین واحکام کے مطابق عمل بجالاتا ہے اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے وہ عظیم الشان کامیابی حاصل کرتا ہے۔ (33/71)

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۝۷۲

دیکھو! ہم نے زمین، پہاڑوں اور اجرام فلکی کو فرائض وذمے داریوں کے ادا کرنے میں اختیار وارادہ کی آزادی کی امانت پیش کی تو انہوں نے اس امانت کو لینے سے انکار کردیا، کہ کہیں ہم امانت میں خیانت نہ کر بیٹھیں اور خیانت کے اس تصور سے ڈر گئے۔ لیکن انسان نے فکر وعمل کی آزادی کی امانت کی ذمے داری اٹھالی۔ اور اس امانت میں خیانت کرنے لگا۔ بلاشبہ یہ بڑا ہی جاہل اور خود اپنی ہی ذات کو نقصان پہنچانے والا ہے۔ (33/72)

لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝۷۳ ع ۹ ۶

(اس بار امانت کو اٹھانے کا نتیجہ لازمی یہ ہے) کہ اللہ تعالیٰ منافق مردوں اور منافق عورتوں نیز مشرک مردوں اور مشرکہ عورتوں کو (اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق) سزا دیوے اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کی توبہ قبول کرے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تحفظ دینے والا اور رجوع برحمت فرمانے والا ہے۔ (33/73)

Marfat.com

سُوْرَةُ سَبَاٍ مَّكِّيَّةٌ

اٰيَاتُهَا ۵۴ رُكُوْعَاتُهَا ۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝۱

ہر قسم کی تعریف وتوصیف وثنائے جمیل صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ جو کچھ بھی آسمانوں اور جو کچھ بھی زمین میں ہے (یعنی کل کائنات میں ہے) اسی کے قانون مکافات عمل کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اور آخرت کی زندگی میں بھی ستائش وتحسین وثنائے جمیل اسی کی ہوگی۔ جو تمام امور کمال دانشمندی سے سرانجام دیتا ہے اور کل عوالم کی جملہ معلومات رکھنے والا ہے۔ (34/1)

يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ؕ وَهُوَ الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ ۝۲

وہ (اللہ تعالیٰ) ہر اس چیز کو بخوبی جانتا ہے جو زمین میں داخل ہوتی ہے اور جو اس سے نکلتی ہے۔ اور جو آسمان سے نازل ہوتی ہے یا اس میں چڑھتی ہے اسے بھی خوب جانتا ہے۔ اور وہ (اللہ) عفو ودرگزر کرنے والا اپنی حفاظت میں لینے والا اور رجوع برحمت ورافت کرنے والا ہے۔ (34/2)

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِيْنَا السَّاعَةُ ؕ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ ۙ عٰلِمِ الْغَيْبِ ۚ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَلَآ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرُ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝۳ قلا

اس کے باوجود یہ لوگ جو ہمارے قانون مکافات سے انکار کرتے ہیں، کہتے ہیں: ہم پر قیامت کی گھڑی نہیں آئیگی (جسکی تم ہمیں دھمکیاں دیتے رہتے ہو) اے رسول! ان سے کہہ دو، قسم ہے میرے رب جلیل، عالم الغیب کی وہ ضرور آکر رہے گی۔ اس سے ذرہ برابر کوئی شے نہ آسمانوں

Marfat.com

میں پوشیدہ ہے نہ زمین میں اور نہ ہی ذرے سے چھوٹی نہ بڑی سب کا اندراج اللہ تعالیٰ کی کتاب جو ہر دیدۂ بینا کے سامنے کھلی ہے میں درج ہوتا جاتا ہے۔ (34/3)

لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ۚ أُولَٰئِكَ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿٤﴾

تاکہ جولوگ ہمارے قوانین کی صداقت پر ایمان لاکر صلاحیت بخش پروگرام پر عمل پیرا ہوتے ہیں انکے اعمال کا اجر انہیں ملے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے سامان حفاظت اور طیب و باعزت وتکریم رزق کی فراوانی ہوتی رہے۔ (34/4)

وَالَّذِينَ سَعَوْ فِي آيَاتِنَا مُعَاجِزِينَ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّن رِّجْزٍ أَلِيمٌ ﴿٥﴾

انکے برعکس جولوگ اس کوشش میں رہتے ہیں کہ ہمارے قوانین واحکام اور تعلیمات کو شکست دے کر اپنی مرضی کے مطابق نتائج مرتب کریں (وہ کبھی بھی کامیاب نہیں ہوسکتے) ایسے لوگوں کو سزا کے طور پر ایسے المناک عذاب میں مبتلا کرینگے جو انکے لئے اضطراب پیہم کا موجب بنتا رہے گا۔ (34/5)

وَيَرَى الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ الَّذِي أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ ۙ وَيَهْدِي إِلَىٰ صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ﴿٦﴾

اے نبی! جولوگ علم وبصیرت سے کام لیتے ہیں وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں کہ جو کچھ وحی وتنزیل کے ذریعے تیرے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے (القرآن) وہ حقیقت ثابتہ ہے وہ انسان کو اس منزل کی طرف رہنمائی کرتا ہے جو اس قوت وجبروت اور سطوت وغلبہ والے مالک اور صفات محمودہ کا حامل ہے۔ (34/6)

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلَىٰ رَجُلٍ يُنَبِّئُكُمْ إِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۙ إِنَّكُمْ لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ ﴿٧﴾

اور جن لوگوں نے دعوت حق کا انکار کیا ہے وہ دوسرے لوگوں سے کہتے ہیں آؤ ہم اس شخص کی نشان دہی کریں جو خبر دیتا ہے کہ جب تم مر کر ریزہ ریزہ اور منتشر ہو جاؤ گے تو تمہیں از سر نو پیدا کیا جائے گا۔ (34/7)

Marfat.com

اَفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلِ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ فِى الْعَذَابِ وَ الضَّلٰلِ الْبَعِيْدِ ۝٨

نہ معلوم یہ شخص جان بوجھ کر اللہ تعالیٰ پر بہتان باندھتا ہے یا اسے جنون ہوگیا ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جولوگ روز آخرت پر ایمان نہیں رکھتے عذاب الحریق انکا مقدر بن چکا ہے اور وہ راہ راست سے بہت دور تک بھٹک چکے ہیں۔ (34/8)

اَفَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ ؕ اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۝٩ ع ١ ٧ ع ٩

کیا یہ لوگ اپنے گردوپیش زمین وآسمان یعنی خارجی کائنات پر غور وفکر نہیں کرتے جو انہیں گھیرے میں لئے ہوئی ہے اگر ہم اپنے قانون مشیت وحکمت کے مطابق چاہیں تو انہیں نیست ونابود کردیں یا آسمان سے کچھ ٹکڑے (یعنی شہاب ثاقب) ان پر گرادیں۔ یقیناً اس میں ایک نشانی ہے اس بندے کیلئے جو اللہ کی طرف رجوع کرنے والا ہے۔ (34/9)

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ؕ يٰجِبَالُ اَوِّبِىْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ ۚ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ ۝١٠

اور یقیناً حضرت داؤد کو ہم نے اپنی طرف سے فضیلت وعظمت عطا کی تھی (27/15) اور ہم نے حکم دے رکھا تھا کہ اے سرداران قوم تم حضرت داؤد کے ساتھ گھوڑ سوار رسالے (Cavalry) کے مصاف زندگی میں اطاعت وفرمانبرداری کرتے ہوئے ہمارے قانون مکافات کی طرف رجوع کرتے رہو (21/79) اور ہم نے اسے لوہے کو نرم کرنے کا فن بھی دیا تھا۔ (34/10)

اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِى السَّرْدِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّىْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝١١

اس ہدایت کے ساتھ کہ طول وعرض کے سائز، اعتدال وتوازن کو مدنظر رکھتے ہوئے زرہیں

Marfat.com

بناؤ۔ اورانکی کڑیاں (حلقے) ٹھیک ٹھیک اندازے پر رکھو۔ نیز خیر وصلاح اور عدل واحسان کے کام سرانجام دو۔ یقیناً جو کچھ تم کرتے ہو ہم اسے بخوبی جانتے اور دیکھتے ہیں۔(34/11)

وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّ رَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ وَاَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ ؕ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ؕ وَمَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿۱۲﴾

اور ہم نے حضرت سلیمان کے لئے ہوا کو مسخر کیا تھا(38/36) ہوا ایک ماہ تک ایک ہی سمت چلتی تھی اور یوں اسکی صبح روانگی کی منزل ایک ماہ کی ہوتی تھی، اور شام کا سفر بھی ایک ماہ کا، اور ہم نے اس کے لئے تانبے کے ذخائر مہیا کر دیئے تھے اور جنوں میں سے بھی اس کے رب کے حکم کے مطابق اسکے نگرانی میں اس کے امور مملکت کی انجام دہی میں لگے رہتے (38/37,21/84) اور جو کوئی ان میں سے ہمارے حکم سے سرتابی کرتا، ہم اسے سخت ترین سزا کا مزہ چکھاتے۔(34/12)

يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا يَشَآءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ وَ تَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ ؕ اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ؕ وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ﴿۱۳﴾

اور وہ جن اس کے لئے جو وہ چاہتا تھا بنا دیتے تھے، مثلاً بڑے بڑے مضبوط قلعے اور معبد، تراشیدہ مجسمے حوض جیسے بڑے بڑے لگن اور بڑی بڑی بھاری زمین میں جمی ہوئی (Fixed) دیگیں تیار کرتے تھے۔ اے آل داؤد اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور اسکی نعمتوں کا شکر ادا کرو۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ میرے بندوں میں سے بہت کم ہی شکر گزار ہوتے ہیں۔(34/13)

فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖۤ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ ۚ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوْا فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ؕ ﴿۱۴﴾

جب ہماری طرف سے حضرت سلیمان کی موت کا فیصلہ نافذ ہو گیا تو ماسوائے دابۃ الارض۔ نالائق جانشین بیٹے رحبعام (سلاطین 1، باب 11، آیت 43) کے جو اس مملکت کو دیمک کی طرح

Marfat.com

کھا رہا تھا، لوگوں کو کسی علامت پر بتدریج غور وفکر کے بعد پتہ چلا کہ فی الواقع سلطنت زوال پذیر ہے۔ لہٰذا جب مملکت کمزور ہو کر گری تو جنون پر یہ حقیقت منکشف ہوگئی۔ تو پھر کہنے لگے کہ اگر ہم عقل وفہم سے اوجھل یہ بات پہلے جان لیتے تو خدمت کے اس ذلت آمیز عذاب میں نہ رہتے (نالائق جانشین کی وجہ سے شوکت داؤدی اور سطوت سلیمانی زوال پذیر ہوگئی۔ اس آیت جلیلہ میں گھن لگنے سے یہی مراد ہے)۔ (34/14)

لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ فِي مَسْكَنِهِمْ آيَةٌ ۖ جَنَّتَانِ عَن يَمِينٍ وَشِمَالٍ ۖ كُلُوا مِن رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوا لَهُ ۚ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَرَبٌّ غَفُورٌ ﴿١٥﴾

سبا کے قبیلہ کیلئے انکی اپنی بستی میں ایک (اعجازی) نشانی تھی۔ دو باغات ایک بستی کے دائیں جانب اور دوسرا بائیں جانب (ان سے کہا گیا تھا) کہ اپنے رب کا دیا ہوا رزق کھاؤ پیو اور اس کا شکر بجالاؤ۔ یہ خطہ زمین عمدہ زرخیز، پاکیزہ ہے اور رب الارباب اپنی حفاظت میں لینے والا ہے۔ (34/15)

فَأَعْرَضُوا فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنَاهُم بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ أُكُلٍ خَمْطٍ وَأَثْلٍ وَشَيْءٍ مِّن سِدْرٍ قَلِيلٍ ﴿١٦﴾

لیکن انہوں نے شکرگزاری سے اعراض کیا۔ چنانچہ ہم نے ایسے زور کا سیلاب بھیجا (جس سے ڈیموں کے سب بند ٹوٹ گئے) اور انکے باغات سیلابی ریلے سے تباہ و برباد ہوگئے اور ہم نے ان دونوں باغوں کے بدلے میں دو اور باغ دیئے جن میں کڑوے کسیلے پھل دینے والے درخت اور جھاؤ کے درخت اور چند بیریاں تھیں۔ (34/16)

ذَٰلِكَ جَزَيْنَاهُم بِمَا كَفَرُوا ۚ وَهَلْ نُجَازِي إِلَّا الْكَفُورَ ﴿١٧﴾

یہ تھا انکے کفر انکار کا بدلہ جو ہم نے انہیں دیا اور ہم ناشکر گزاروں کو ایسی ہی سزا (Punishment) دیا کرتے ہیں۔ (34/17)

Marfat.com

وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَقَدَّرْنَا فِيهَا السَّيْرَ ۖ سِيرُوا فِيهَا لَيَالِيَ وَأَيَّامًا آمِنِينَ ﴿١٨﴾

اور ہم نے انکے اور انکی بستیوں کے درمیان جن کو ہم نے برکت دے رکھی تھی۔ بستیوں کا تاحد نظر سلسلہ قائم کر رکھا تھا۔ اور ہم نے ان میں سفر کی منازل مقرر کر رکھی تھیں اور صلائے عام تھی کہ دن رات ان بستیوں کے درمیان (جہاں چاہیں) پرامن اور بے خوف وخطر سفر کریں۔ (34/18)

فَقَالُوا رَبَّنَا بَاعِدْ بَيْنَ أَسْفَارِنَا وَظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنَاهُمْ أَحَادِيثَ وَمَزَّقْنَاهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ﴿١٩﴾

مگر انہوں نے دعا کی کہ اے ہمارے رب! ہماری مسافتیں لمبی کر دے۔ اس طرح انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم ڈھایا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ہم نے انہیں افسانہ بنا کر رکھ دیا۔ اور بالکل منتشر کر ڈالا۔ یقیناً اس میں صابر وشاکر لوگوں کے لئے سبق آموز نشانیاں ہیں۔ (34/19)

وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ إِبْلِيسُ ظَنَّهُ فَاتَّبَعُوهُ إِلَّا فَرِيقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٢٠﴾

ابلیس نے ان لوگوں کے متعلق اپنے خیالات کو درست (Iblis proved true his openion) پایا (یعنی ان لوگوں نے اپنی روش سے ابلیس کی توقعات کو سچ کر دکھایا) کیونکہ ان میں سے سوائے چند مومنین کی جماعت کے سب نے اسکی پیروی کی۔ (34/20)

وَمَا كَانَ لَهُ عَلَيْهِم مِّن سُلْطَانٍ إِلَّا لِنَعْلَمَ مَن يُؤْمِنُ بِالْآخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِي شَكٍّ ۗ وَرَبُّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ ﴿٢١﴾ ع ۲ ۱۲ ۸

ابلیس کو ان پر کوئی اقتدار واختیار حاصل نہ تھا۔ مگر یہ جو کچھ ہوا اس بنا پر ہوا کہ دیکھنا چاہتے تھے کہ کون آخرت پر ایمان بالیقین لاتا ہے، اور کون اسکی طرف سے شک واضطراب میں مبتلا ہے یقین جانو! تمہارے رب الارباب اپنے قانون مشیت کے مطابق ہر شے پر نگران ہے۔ (34/21)

قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُم مِّن دُونِ اللَّهِ ۖ لَا يَمْلِكُونَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيهِمَا مِن شِرْكٍ وَمَا لَهُ مِنْهُم مِّن ظَهِيرٍ ﴿٢٢﴾

Marfat.com

اے رسول! ان مشرکین سے کہہ دو: کہ تم ان خود ساختہ معبودان باطلہ کو پکارو، جن کو تم نے اپنے معبود سمجھ رکھا ہے، وہ تو کل کائنات میں ذرہ برابر اقتدار و اختیار نہیں رکھتے اور نہ ہی وہ اللہ تعالیٰ کے اقتدار و اختیار میں کسی طرح شریک ہیں اور نہ ان میں سے کوئی اللہ تعالیٰ کا مددگار ہے۔ (34/22)

وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ؕ حَتّٰٓى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿۲۳﴾

اس (اللہ) کے حضور کوئی شفاعت یا سفارش سودمند نہ ہوگی۔ سوائے ان کے جنہیں وہ خود اپنے قانون مشیت کے مطابق اجازت دیگا۔ حتیٰ کہ جب لوگوں کے دلوں سے وحشت و پریشانی دور ہو جائیگی تو وہ (سفارش کرنے والوں سے) دریافت کرینگے کہ تمہارے رب نے کیا کچھ کہا ہے؟ تو وہ کہیں گے اس نے حق بات فرمائی ہے۔ یاد رکھئے! اللہ تعالیٰ ہی عالی مرتبت اور سب سے بڑا ہے۔ (34/23)

قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّآ اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۴﴾

اے رسول! ان مشرکین سے پوچھو: کون تم کو آسمانوں و زمین سے رزق دیتا ہے۔ کہو اللہ۔ تو پھر لامحالہ اب ہم میں اور تم میں کوئی ایک فریق ہی ہدایت پر ہے یا صریحاً گمراہی میں مبتلا ہے۔ (34/24)

قُلْ لَّا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّآ اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْـَٔلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۵﴾

ان پر واضح کر دو! کہ ہمارے جرم و گناہ کی تم سے کوئی باز پرس نہ ہوگی اور نہ تمہارے اعمال کی جواب طلبی ہم سے کی جائیگی۔ (34/25)

قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ؕ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ ﴿۲۶﴾

اے رسول! ان کو یہ بھی کہہ دو: کہ ہمارا رب ہم دونوں (فریقوں) کو جمع کریگا، پھر ہمارے درمیان عدل و انصاف کے ساتھ فیصلہ صادر فرما دیگا وہی سب سے احسن و اکمل فیصلہ کرنے کا کلی علم رکھنے والا ہے۔ (34/26)

Marfat.com

قُلْ اَرُوْنِيَ الَّذِيْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ شُرَكَآءَ كَلَّا ؕ بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢٧﴾

ان سے یہ بھی کہو! کہ ذرا مجھے دکھاؤ تو سہی کہ جن ہستیوں کو تم نے اللہ تعالیٰ کا شریک بنا کر اس کے ساتھ ملا رکھا ہے تف ہے تم پر۔ ''ہرگز ایسا نہیں'' بلکہ وہی اللہ تعالیٰ زبردست قوت واقتدار کا مالک ہے اور دانا وبینا ہے۔ (34/27)

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٢٨﴾

اے نبیؐ! ہم نے تم کو کل بنی نوع انسان کیلئے اپنا پیغمبر بنا کر اور اعمال صالح کے حسین ثمرات کی بشارت دینے والا اور اعمال قبیح کے عواقب ونتائج سے متنبہ کرنے والا بنا کر بھیجا ہے لیکن اکثر لوگ اس حقیقت ثانیہ کا علم نہیں رکھتے۔ (34/28)(21/107, 7/158, 6/19)

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٩﴾

اور یہ لوگ تم سے استفسار کرتے ہیں کہ وہ (روز حساب وجزا کے آنے کا) وعدہ کب پورا ہوگا (جس کی تم اکثر دھمکی دیتے رہتے ہو) اگر تم سچے ہو؟ (34/29)

قُلْ لَّكُمْ مِّيْعَادُ يَوْمٍ لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿٣٠﴾ ع

ع ٣ ٩ ٩ النصف

اے نبیؐ! کہہ دو: تمہارے لئے ایک ایسے دن کی معیاد مقرر ہے، جس کے وقوع پذیر ہونے میں تم تو ایک گھڑی پل کی تاخیر کر سکتے ہو اور نہ ہی ایک پل پہلے لا سکتے ہو۔ (34/30)

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَلَا بِالَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۖۚ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِ ِۨالْقَوْلَ ۚ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَوْ لَآ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٣١﴾

اور کافر لوگ کہتے ہیں: ہم ہرگز نہ تو اس قرآن کو مانیں گے اور نہ ہی اس سے پہلے آئی ہوئی تعلیم کو (جو کہی جاتی ہے اس قرآن میں محفوظ ہے) کو تسلیم بالیقین کریں گے۔ اے رسول! کاش، تم ذرا اس منظر کو چشم تصور میں لا دیکھو، جب یہ ظالم گردن جھکائے اپنے رب کے حضور کھڑے ایک دوسرے پر الزام دھر رہے ہونگے، عوام جو معاشرے میں قوت میں کمزور تھے (ان معاشرتی

Marfat.com

سرطالوں) سرداروں، جاگیرداروں اور لیڈروں سے کہیں گے کہ اگر تم ہمیں گمراہ نہ کرتے تو ہم ضرور دعوت حق کی صداقتوں پر ایمان بالیقین لے آتے۔(34/31)

قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْٓا اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ ﴿٣٢﴾

اسکے جواب میں سرکردہ سرداراور متکبرین ان کمزورعوام سے کہیں گے (کہ تم خواہ مخواہ کیوں ہم پرالزام دھرتے ہو؟) ذرایہ تو بتاؤ: کہ جب ہدایت تمہارے پاس آ گئی تھی تو کیا ہم نے تمہیں قبول کرنے سے روکا تھا "نہیں" بلکہ تم خود ہی مجرم تھے۔(34/32)

وَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ؕ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ؕ وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِيْٓ اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٣٣﴾

اور روز (سزا و جزا) کمزور عوام متکبرین (معاشرے کے ناسوروں) سے کہیں گے: (ایسا نہیں) بلکہ یہ تمہاری دن رات کی چالاکیاں، چال بازیاں اور زیشہ دوانیاں تھیں، جب تم ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے احکام وفرمودات کی نافرمانی کریں، اور اسکے ہمسر یا شریک بنائیں (33/67) اور جب وہ (متکبرین) عذاب کو دیکھیں گے تو اپنی ندامت کو چھپائیں گے اور ہم ان کافروں کی گردنوں میں (لعنت) کے طوق ڈال دیں گے اور وہ اللہ کے قانون مکافات عمل کے مطابق اپنی بدعملیوں کی سزا پائیں گے۔(34/33)

وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿٣٤﴾

کبھی بھی ایسا نہیں ہوا کہ ہم نے کسی بستی کی طرف ایک متنبہ کرنے والا اپنا پیغمبر بھیجا ہو تو اس بستی کے آسودہ حال، سرمایہ دار، جاگیردار اور سرمایہ کار ومترافین (یعنی دوسروں کی کمائی پر عیش عشرت کرنے والے) لوگوں نے یہ نہ کہا ہو کہ جو پیغام تم لے کر آئے ہو اس کو ہم نہیں مانتے (ہمیشہ دولت منداور اوپر کے طبقہ کے لوگوں نے حق کا انکار کیا ہے)(34/34)

Marfat.com

وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ۙ وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۳۵﴾

انہوں نے ہمیشہ اترا کر یہی کہا کہ ہم تم سے زیادہ مال و دولت اور آل اولاد رکھتے ہیں ہم پر عذاب نہیں آئیگا (یعنی ہم سزا پانے والے نہیں ہونگے) (34/35)

قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾ ع ۴ ۶ ۱۰

اے رسول! ان سے کہہ دو: کہ میرا رب اپنے قانون مشیت وحکمت کے مطابق جس کا رزق چاہتا ہے فراخ کر دیتا ہے اور جس کا چاہتا ہے محدود کر دیتا ہے لیکن اکثر لوگ اس کا علم نہیں رکھتے۔ (34/36)

وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓى اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾

اور نہ تمہارا مال ومنال اور نہ تمہاری آل اولاد ایسی چیزیں ہیں جو تمہیں ہمارا مقرب بنا دیں یا ہمارے نزدیک تمہارا مرتبہ بلند کر دیں۔ مگر ہاں جو ایمان بالیقین لاتے ہیں اور عدل و احسان اور خیر وحسنہ کے کام بجالاتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے ان کے حسن عمل کی کئی گنا جزا ہے اور وہ بلند و بالا عمارتوں میں امن و امان اور اطمینان سے رہینگے (یعنی مصاف زندگی میں آگے بڑھتے ہوئے ارتقائی منازل کو حسن وخوبی سے طے کرتے جائینگے) (39/20, 29/56)(34/37)

وَالَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۸﴾

اور وہ لوگ جو ہمارے قوانین واحکام جو ایک ضابطہ حیات ہے اس کا بطلان کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے عذاب جہنم میں مبتلا ہوں گے۔ (34/38)

قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ۭ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۳۹﴾

اے رسول! ان لوگوں کو ایک دفعہ پھر کہہ دیں: کہ یقیناً رزق کی تنگی وفراخی اللہ تعالیٰ کے

Marfat.com

قانون انعام وفضل سے وابستہ ہے، جو اللہ تعالیٰ کے قوانین کا اتباع کرتا ہے اسے رزق کشادا دیا جاتا ہے (20/124) تم جو کچھ بھی اس کے بندوں کی فلاح و بہبود کیلئے خرچ کرتے ہو وہ تمہیں ہی واپس لوٹا دیتا ہے، کیونکہ درحقیقت وہی بہترین رزق دینے والا ہے۔ (34/39)

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلَٰٓئِكَةِ أَهَٰٓؤُلَآءِ إِيَّاكُمْ كَانُوا يَعْبُدُونَ ﴿٤٠﴾

اور روز حشر جب تمام بنی نوع انسان کو جمع کیا جائیگا، تو ملائکہ سے دریافت کیا جائیگا کیا یہ لوگ تمہاری عبادت کرتے تھے۔ کیا تم نے انہیں ایسا کرنے کو کہا تھا؟ (25/17)(34/40)

قَالُوا سُبْحَٰنَكَ أَنتَ وَلِيُّنَا مِن دُونِهِم ۖ بَلْ كَانُوا يَعْبُدُونَ الْجِنَّ ۖ أَكْثَرُهُم بِهِم مُّؤْمِنُونَ ﴿٤١﴾

ملائکہ یہ سن کر جواب دینگے: کہ پاک و منزہ ہے آپ کی ذات بابرکات ہماری قرابت تو آپ سے ہے نہ کہ ان لوگوں سے بلکہ یہ تو ہماری نہیں جنوں کی عبادت کرتے تھے۔ ان میں سے اکثر انہیں پر ایمان رکھتے تھے (عہد جہالت میں بنی نوع انسان فطرت کی غیر مرئی قوتوں کی پرستش کیا کرتے تھے) (34/41)

فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَلَا ضَرًّا ۚ وَنَقُولُ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا عَذَابَ النَّارِ الَّتِي كُنتُم بِهَا تُكَذِّبُونَ ﴿٤٢﴾

بہرحال آج (حساب و جزا) کے دن تم میں سے کوئی بھی ایک دوسرے کو نفع یا نقصان پہنچانے کی قدرت نہیں رکھتا۔ ظالم لوگوں سے کہا جائیگا کہ اب عذاب جہنم کا مزہ چکھو جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔ (34/42)

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالُوا مَا هَٰذَا إِلَّا رَجُلٌ يُرِيدُ أَن يَصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُكُمْ ۚ وَقَالُوا مَا هَٰذَا إِلَّا إِفْكٌ مُّفْتَرًى ۚ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿٤٣﴾

Marfat.com

ان لوگوں کو جب ہماری واضح آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ رسول اللہ کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ شخص تو ہماری طرح کا ایک انسان ہے۔ جو چاہتا ہے کہ تمہیں ان معبودون سے برگشتہ کردے، جنکی اطاعت و بندگی ہمارے آباؤ اجداد کرتے آئے ہیں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہیں یہ (قرآن) تو محض ایک جھوٹ کا پلندا ہے جسے یہ شخص اپنے جی سے گھڑ لیتا ہے اور اسے اللہ کی طرف منسوب کر دیتا ہے۔ ان منکران حق کے سامنے جب حق یقینی قرآن مجید پیش کیا جاتا ہے تو کہتے ہیں یہ تو کھلا جادو ہے۔ (34/43)

وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِيْرٍ ؕ﴿۴۴﴾

حالانکہ نہ ہم نے ان لوگوں کو پہلے کوئی کتاب دی تھی۔ کہ اسے پڑھتے ہوں اور نہ تم سے پہلے انکی طرف (بدعملیوں کے قبیح نتائج سے) متنبہ کرنے والا بھیجا تھا (جو انہیں آنے والے وقت سے آگاہ کرتا) (34/44)

وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا رُسُلِىْ ۫ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۴۵﴾ ع ۵ ۹ ۱۱

اسی طرح وہ لوگ بھی وحی الٰہی کی تکذیب کر چکے ہیں جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں۔ انہیں اس قدر سامان زیست حاصل تھا جس کا عشر عشیر بھی انہیں حاصل نہیں۔ مگر جب انہوں نے میرے رسولوں کو جھٹلایا تو انہوں نے دیکھ لیا کہ ہماری سزا کس قدر سخت تھی۔ (34/45)

قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا ۫ مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَىْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ﴿۴۶﴾

اے رسول! انہیں یہ کہہ دو: کہ میں تمہیں صرف ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ تم ایک ایک اور دو دو ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑے ہو کر، پھر غور و فکر کرو۔ تمہارے (ساتھ 40 سال زندگی بسر کرنے والے) ساتھی کو جنوں نہیں ہے۔ وہ تمہیں تمہاری غلط روش زندگی کے خوفناک نتائج سے قبل از وقت متنبہ کر رہا ہے۔ (34/46)

Marfat.com

قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿٤٧﴾

نیز ان کو یہ بھی کہہ دو: اگر میں نے تم سے کوئی اجر مانگا ہے تو وہ تمہیں کو مبارک ہو (میں تو صرف تمہاری بہتری چاہتا ہوں) میرا اجر تو صرف اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے اور وہ ہر چیز پر گواہ ہے۔ (34/47)

قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَقْذِفُ بِالْحَقِّ ۚ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿٤٨﴾

اے رسول! ان کو یہ بھی سمجھا دو: کہ میرا رب الارباب یقیناً حق کو اکناف عالم میں باطل پر غالب کریگا۔ باطل ہمیشہ حق کے سامنے آنے سے نابود ہو جایا کرتا ہے (21/18, 17/81) وہ تمام پوشیدہ حقائق کو جاننے والا ہے۔ (34/48)

قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ ﴿٤٩﴾

یہ بھی کہہ دو: کہ حق (دین حق یعنی توحید) آ گیا اب کفر و شرک کی باطل قوتیں اس کے سامنے نہیں ٹھہر سکیں گی (17/81) اس حق و باطل کے معرکہ میں باطل ایسا برباد ہوا ہے کہ کچھ بھی کرنے کے قابل نہیں رہا۔ (34/49)

قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰى نَفْسِيْ ۚ وَاِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوْحِيْٓ اِلَيَّ رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ ﴿٥٠﴾

تم کہو اگر میں گمراہ ہو گیا ہوں، تو میری گمراہی کا وبال میری ذات پر ہوگا اور اگر میں ہدایت کے راستے پر ہوں تو یہ اس وحی کی بنا پر ہے، جو میرے پروردگار نے مجھ پر نازل فرمائی ہے یقیناً وہ سب کچھ سننے والا (شہ رگ سے بھی) قریب ہے۔ (34/50)

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿٥١﴾

اور کاش، تو انہیں اس وقت دیکھے جب ان پر اضطراری و بیقراری کی حالت طاری ہوگی اور کہیں بچ کر نہ جا سکیں گے اور قریب ہی سے پکڑ لئے جائینگے۔ (34/51)

Marfat.com

وَّقَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖ ۚ وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ۝۵۲

اس وقت یہ کہیں گے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے قوانین واحکام اور تعلیم کو تسلیم بالیقین کرتے ہیں لیکن اپنی غلط روش زندگی میں اس قدر دور نکل جانے کے بعد انکا ایمان لے آنا کسی کام کا نہ ہوگا۔ (34/52)

وَّقَدْ كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۚ وَيَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ۝۵۳

اسلئے کہ یہ اس سے پہلے (جب انکے ایمان لانے کا وقت تھا) تو کفر وانکار اور مخالفت کی راہ میں بغیر سوچے سمجھے، دیکھے بھالے اندھیرے میں تیر چلاتے رہے جس بنا پر صحیح راستے سے بہت دور بھٹک گئے۔ (34/53)

وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ۝۵۴ ع

اب انکے اور انکی خواہشات ومقاصد کے درمیان ایک اوٹ حاصل کردی جائیگی یعنی وہ خواہشات ومقاصد سے محروم کردیئے جائینگے جیسا کہ ان سے پہلے لوگوں کے ساتھ ہوا تھا۔ بلاشبہ وہ اضطراب انگیز اور گمراہ کن شک میں پڑے ہوئے تھے۔ (34/54)

سُوْرَةُ فَاطِرٍ مَّكِّيَّةٌ

اٰیاتھا ۵۴ رکوعاتھا ۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰۗىِٕكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۭ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۱

قابل صد تعریف وستائش اور تحسین وثنائے جمیل ذات باری تعالیٰ ہے جو تمام سلسلہ کائنات کو عدم سے وجود میں لاتا ہے۔ جس نے دو دو، تین تین، اور چار چار بازوؤں والے ملائکہ کو اپنا پیامبر

Marfat.com

مقرر فرمایا ہے۔ وہ اپنے قانون مشیت وحکمت کے مطابق کائنات کی تخلیق میں نت نئے اضافے کرتا ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر شے کے کرنے پر قدرت کاملہ رکھتا ہے۔ (35/1)

مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا يُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۲

اللہ تعالیٰ جو رحمت کے دروازے بنی نوع انسان پر کھول دے تو کوئی طاقت انہیں بند کرنے والی نہیں ہے اور اگر وہ بند کردے تو اس کے بعد کوئی ان کو کھولنے والا نہیں۔ وہ زبردست قوت و سطوت اور اقتدار کا مالک ہے اور نہایت دانش مندی سے اپنے امور سرانجام دینے والا ہے (35/2)

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝۳

لہٰذا اے بنی نوع انسان! تم اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کو تشکر وامتنان کے ساتھ یاد کرتے رہو اور سوچو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی خالق ہے، جو تمہیں زمین وآسمان سے روزی دیتا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ کائنات میں اس کے سوا کوئی بھی صاحب اختیار واقتدار نہیں ہے۔ پھر تم کدھر بہکے جارہے ہو؟ (35/3)

وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝۴

اے رسول! (یہ مخالفین واضح دلائل کے باجود) تمہاری تکذیب کرتے ہیں (تو یہ کوئی نئی بات نہیں) تم سے پہلے جتنے بھی رسول گزر چکے ہیں انکی بھی اسی طرح تکذیب ہوتی رہی ہے (لیکن انکے تکذیب کرنے سے کچھ نہیں بگڑتا) یہاں ہر معاملے کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات کی رو سے ہوتا ہے۔ (35/4)

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۪ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝۵

Marfat.com

لہٰذا تم نوع انسان کو بآواز بلند کہہ دو: کہ اللہ تعالیٰ کا قانون مکافات حقیقت ثابتہ ہے لہٰذا دینوی زندگی تمہیں دھوکے میں نہ ڈال دے اور نہ ہی سب سے بڑا دھوکے باز (شیطان) تمہیں اللہ تعالیٰ کے بارے میں اپنے فریب میں پھنسالے۔ (35/5)

اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ؕ اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ؕ ۝۶

بلا شبہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے۔ اسلئے تم بھی اسے اپنا دشمن ہی سمجھو۔ وہ تو اپنے پیروکاروں (یعنی حزب الشیطان) کو محض اسلئے اپنی راہ پر لاتا ہے کہ وہ اہل دوزخ میں شامل ہوجائیں۔ (35/6)

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝۷ ع ۱ ۱۳

جولوگ (اللہ تعالیٰ کے قوانین واحکام سے) انکار کرینگے انکے لئے مکافات عمل کی رو سے سخت عذاب ہوگا۔ اس کے برعکس جولوگ اللہ تعالیٰ کے قوانین کی صداقت پر ایمان بالیقین رکھیں گے اور خیر وفلاح کے امور سرانجام دینگے انکے لئے سامان حفاظت ہوگا اور انکی سعی وعمل کا بڑا اجر ملے گا۔ (35/7)

اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ؕ فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۖ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝۸

کیا ایسا شخص جس کو برا عمل اس کے لئے خوشنما اور بھلا معلوم ہوتا ہو اور اس کو حسین سمجھتا ہو کبھی ہدایت یافتہ ہوسکتا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے قانون مشیت کے مطابق جسے چاہتا ہے گمراہی میں سرگرداں چھوڑ دیتا ہے اور جسے چاہے راہ راست پر ڈال دیتا ہے۔ لہٰذا اے نبی! خواہ مخواہ تمہاری جان ان لوگوں کی خاطر حزن وغم میں گھل کر ہلاک نہ ہوجائے۔ جو کچھ انہوں نے خود وضع کر رکھا ہے اللہ تعالیٰ اس کو خوب جانتا ہے۔ (35/8)

Marfat.com

وَاللّٰهُ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ الرِّیٰحَ فَتُثِیْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰی بَلَدٍ مَّیِّتٍ فَاَحْیَیْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ۝۹

اور وہ اللہ تعالیٰ ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے جو بادلوں کو اٹھائے پھرتی ہیں۔ پھر ان کو ہانک کر مردہ زمین کی طرف لے جاتے ہیں اور اس مردہ زمین کو زندہ کرتے ہیں یعنی سرسبز و شاداب کر دیتے ہیں اور اسی طرح ہم (مردوں کو) ازسرنو زندہ کریں گے۔ (35/9)

مَنْ كَانَ یُرِیْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِیْعًا ؕ اِلَیْهِ یَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّیِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ یَرْفَعُهٗ ؕ وَالَّذِیْنَ یَمْكُرُوْنَ السَّیِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ؕ وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ یَبُوْرُ ۝۱۰

اور جو کوئی بھی عزت و آبرو کی آرزو کرتا ہے (اسے سمجھ لینا چاہیے کہ) ہر طرح کی عزت آبرو دینے کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ اسی کی طرف پاکیزہ کلمات (کلمہ توحید) اور عمل صالح اسے بلند کرتا ہے۔ اس کے برعکس جو لوگ غلط نظریہ حیات اختیار کر کے بری مخفی تدابیر کرتے ہیں انکو اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل کی رو سے سخت عذاب ہوگا کیونکہ انکی سب مخفی تدبیریں رائیگاں جائیں گی۔ (35/10)

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ؕ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰی وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ وَمَا یُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا یُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَی اللّٰهِ یَسِیْرٌ ۝۱۱

اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں خشک مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ سے (From a sparm drop) (پھر فطری تقاضے پورے کرنے کیلئے تمہارے نر و مادہ کے جوڑے بنائے) اللہ تعالیٰ (چونکہ عالم الغیب ہے) خوب جانتا ہے، جو چیز مونث اپنے رحم میں لئے ہوتی ہے اور اسے جنم دیتی ہے اور کسی زندگی پانے والے کی عمر اس کے قوانین کے بغیر نہ دراز ہوتی ہے اور نہ کم ہوتی ہے (3/194) مگر یہ سب ایک کتاب مبین میں لکھا ہوتا ہے۔ بلاشبہ یہ (امتزاج) اس کے لئے بہت آسان ہے۔ (35/11)

Marfat.com

وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ ۖ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ؕ وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲﴾

پانی کے دونوں دریا برابر نہیں ہیں ان میں سے ایک خوشگوار اور شیریں پینے سے جو آسانی سے حلق میں اتر جائے اور دوسرا نمکین اور کھاری۔ تم دونوں میں سے مچھلیوں کا تر و تازہ گوشت کھاتے ہو اور آرائش کی اشیاء موتی لعل وغیرہ پہننے کے لئے نکالتے ہو۔ اس میں سینہ بحر کو چیرتی ہوئی کشتیاں چلتی ہیں تاکہ تم ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کرو (تجارت کر کے) تلاش معاش کر سکو اور اس کے شکر گزار بنو۔ (35/12)

يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۙ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۚ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ؕ ﴿۱۳﴾

وہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ اس نے چاند اور سورج کو تمہارے لئے مسخر کر رکھا ہے۔ یہ سلسلہ ایک وقت مقررہ تک چلے جا رہا ہے، وہی ہے جس کا قانون کارفرما ہے، وہی تمہارا رب الارباب ہے۔ بادشاہت اور فرمانروائی اسی کی ہے۔ اسے چھوڑ کر جن ہستیوں کو تم پکارتے ہو وہ تو ذرا برابر بھی اختیار و اقتدار نہیں رکھتے۔ (35/13)

اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ؕ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ؕ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ﴿۱۴﴾ ع ۲ ۷ ۴

تم انہیں پکارو تو وہ تمہاری دعائیں سن نہیں سکتے اور اگر (بالفرض) سن بھی لیں تو انکو قبول نہیں کر سکتے یا جواب نہیں دے سکتے (یہ زندہ اور مردہ ہستیاں جنہیں تم اللہ کا شریک سمجھتے ہو) قیامت کے دن وہ تمہارے شرک سے انکار کر دینگے (لہٰذا غیر اللہ کو پکارنا شرک ہے اور ظلم عظیم ہے 31/13) اے رسول! اللہ علیم و خبیر کے سوا تمہیں ایسی خبر کوئی اور نہیں دے سکتا۔ (35/14)

Marfat.com

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۱۵﴾

اور ان لوگوں کو یہ بھی بتادو: کہ تم سب اللہ تعالیٰ کے محتاج اور دست نگر ہو اور وہ اللہ بے احتیاج و بے نیاز ہے (یعنی ساری مخلوق اسکی محتاج ہے وہ کسی کا محتاج نہیں) اور اپنے جود و سخا کے سبب ممدوح خلائق ہے۔ (35/15)

اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿۱۶﴾

وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿۱۷﴾

اگر اللہ تعالیٰ اپنے قانون مشیت و حکمت کی رو سے پوری نوع انسانی کا سلسلہ ختم کردے یعنی نیست و نابود کر کے اپنے قانون استخلاف کے مطابق تمہاری جگہ ایک نئی مخلوق پیدا کرے تو (تم کیا کرسکو گے؟) اور ایسا کرنا اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی مشکل نہیں (وہ بڑی قوت و جبروت کا مالک ہے) (35/16-17)

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۭ وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۭ اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۭ وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۱۸﴾

(اس کے قانون مکافات عمل کے مطابق) کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا اگر کوئی شخص اپنے اعمال کے بوجھ کے نیچے بری طرح دب رہا ہو اور کسی دوسرے کو پکارے گا وہ اس کا بوجھ بٹالے تو کوئی بھی شخص ایسا نہ کرسکے گا، اگرچہ وہ اپنے عزیز و اقارب ہی کو کیوں نہ پکارے۔ اے رسول! تم صرف انہی لوگوں کو انکے اعمال سوٴ کے خوفناک عواقب سے متنبہ کرسکے ہو، جو اپنے ان دیکھے آقا کے قانون مکافات عمل سے خائف رہتے ہوں۔ نیز نظام صلوٰۃ قائم کرتے، اور اپنی ذات کا تزکیہ یعنی نشوونما کرتے ہوں وہی شرف انسانیت کی تکمیل کرسکتے ہیں۔ انجام کار پلٹنا اسی کی طرف ہے۔ (35/18)

وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ﴿۱۹﴾

وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ ﴿۲۰﴾

اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں ہوسکتے۔ نہ ہی تاریکیاں روشنی کے برابر ہوسکتی ہیں۔ (35/19-20) (13/16-19, 11/24)

Marfat.com

وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ ﴿۲۱﴾

اور نہ ہی دھوپ اور سایہ یکساں ہو سکتے ہیں۔ (11/24)، (35/21)

وَمَا يَسْتَوِي الْاَحْيَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ ﴿۲۲﴾

اور نہ ہی زندے اور مردے برابر ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ اپنے قانون مشیت وحکمت کے مطابق جسکو چاہتا ہے سننے کی توفیق عطا کرتا ہے۔ اے رسول! تیرے لئے ممکن نہیں کہ جو قبروں میں پڑے ہوئے ہیں انکو کچھ سنا سکو (16/20-21) (35/22)

اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِيْرٌ ﴿۲۳﴾

اے رسول! تمہارا فرض صرف اتنا ہے کہ لوگوں کے اعمال سوٴ کے نتائج وعواقب سے متنبہ کر دے۔ (35/23)

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ؕ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ﴿۲۴﴾

اے رسول! ہم نے تجھکو (ایمان وعمل کے خوشگوار نتائج کی) بشارت دینے والا اور اعمال سوٴ کے المناک نتائج وعواقب سے متنبہ کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔ کوئی امت ایسی نہیں گزری جس میں کوئی متنبہ کرنے والا نہ آیا ہو۔ (13/7, 15/10, 16/36, 26/208)(35/24)

وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴿۲۵﴾

اب اگر یہ لوگ تجھے جھٹلاتے ہیں تو (یہ کوئی نئی بات نہیں ہے) ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگ بھی (اپنے اپنے رسولوں کو) جھٹلاتے رہے ہیں۔ حالانکہ انکے پاس ان کے رسول واضح دلائل اور روشن الہامی صحائف اور ہدایت دینے والی روشن کتاب لے کر آتے رہے تھے۔ (35/25)

ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۲۶﴾ ع ۱۲/۱۵/۳

لیکن جب انہوں نے ہماری وحی وتنزیل ماننے سے انکار کیا تو ہم نے اپنی سخت گرفت میں لے لیا۔ دیکھو! ہماری سزا کس قدر سخت ہے۔ (35/26)

Marfat.com

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ؕ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ ﴿۲۷﴾

وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ؕ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ﴿۲۸﴾

کیا تم نے غور نہیں کیا کہ اللہ آسمان سے پانی برساتا ہے۔ پھر اس کے ساتھ مختلف انواع کے رنگوں کے پھل پیدا ہوتے ہیں اور پہاڑوں کو دیکھو! کہ ان کا مادۂ تخلیق ایک ہی تھا۔ لیکن انکی نوزائیدہ تہوں میں مختلف رنگ ہیں۔ کوئی سفید، کوئی سرخ اور کوئی کالا سیاہ۔ اور اسی طرح انسان اور جاندار اور حیوان مویشی بھی مختلف رنگوں کے ہیں۔ (صحیفہ فطرت کے یہ اوراق جو اللہ تعالیٰ کے قوانین کی شہادتیں ہیں سب کے سامنے کھلے رہتے ہیں) لیکن ان قوانین کی عظمت کے سامنے وہی لوگ سر تسلیم خم کرتے ہیں، جو ان شہادتوں پر علم و بصیرت سے غور و فکر کرتے ہیں اور ان قوانین کی خلاف ورزی کے خوف ناک نتائج سے ڈرتے رہتے ہیں، یہی لوگ علما ہیں اور یہی لوگ جان سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا قانون کس قدر قوت و سطوت اور مقتدر ہے، جو ان حقائق کو سمجھتے ہیں انہیں کس قدر سامان حفاظت مہیا کرتا ہے۔ (35/27-28)

نوٹ: مندرج صدر آیت نمبر 27 میں لفظ ''جدد'' استعمال ہوا ہے۔ جس کا ترجمہ عام طور پر خطے کیا جاتا ہے جو صحیح نہیں۔ یہ درحقیقت نوزائیدہ تہوں کی جدید چٹانیں (Sedimentary Rocks) ہیں جنکے رنگ ہوا، پانی اور ٹمپریچر کے اثرات سے بدل چکے ہوتے ہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ﴿۲۹﴾

جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے اور نظام صلوٰۃ کو اپنے فرائض منصبی اور تقاضوں کے ساتھ قائم کرتے ہیں نیز جو مال و منال ہم نے انہیں عطا کر رکھا ہے اسے خفیہ اور علانیہ اللہ کی راہ یعنی اللہ کے بندوں کو فلاح و بہبود کیلئے خرچ کرتے ہیں۔ وہ ایک ایسی منافع بخش تجارت کے امیدوار ہیں جس میں کبھی بھی خسارہ نہیں ہوگا۔ (35/29)

Marfat.com

لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُمْ مِّن فَضْلِهِ ۚ إِنَّهُ غَفُورٌ شَكُورٌ ﴿٣٠﴾

کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کو پورا پورا اجر دیگا اور اپنے فضل وکرم سے کچھ زیادہ بھی دیگا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ درگذر کرنے والا اور قدردان ہے۔(35/30)

وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ بِعِبَادِهِ لَخَبِيرٌ بَصِيرٌ ﴿٣١﴾

اے رسول! جو کتاب ہم نے تمہاری طرف بذریعہ وحی نازل کی ہے حق وصداقت پر مبنی ہے (اپنے سے) پہلی کتب الہامی کی تصدیق کرتی ہے بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے احوال سے باخبر اور نگران حال ہے۔(35/31)

ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۖ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ ۚ وَمِنْهُم مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ﴿٣٢﴾

پھر ہم نے کتاب کا وارث ان کو بنایا جنہیں ہم نے اپنے بندوں میں سے منتخب کرلیا اب کوئی تو ان میں سے اپنے آپ پر ظلم کرنے والا ہے اور کوئی ان میں سے میانہ روی اختیار کرنے والا ہے اور کوئی اللہ تعالیٰ کے اذن سے نیکیوں میں (دوسروں سے) سبقت لے جانے والا ہے۔ یہی اس کا بہت بڑا فضل وکرم ہے۔(35/32)

جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِن ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا ۖ وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ﴿٣٣﴾

وہاں صدا بہار باغات ہیں جن میں یہ لوگ داخل ہونگے وہاں انہیں سونے کے کنگن اور سچے موتیوں سے آراستہ کیا جائیگا اور ان کا لباس ریشمی ہوگا(35/33)(26/21, 18/31)

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ۖ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ ﴿٣٤﴾

(اور جب وہ جنت کے مزے لیں گے) تو کہیں گے: قابل ستائش وثنائے جمیل ہے وہ اللہ جس نے ہم سے غم دور کردیا۔ یقیناً ہمارا رب معاف فرمانے والا اور قدردان ہے۔(35/34)

الَّذِي أَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِن فَضْلِهِ لَا يَمَسُّنَا فِيهَا نَصَبٌ وَلَا يَمَسُّنَا فِيهَا لُغُوبٌ ﴿٣٥﴾

Marfat.com

وہی تو ہے جس نے اپنے قانون انعام وفضل سے ہمیں ابدی قیام گاہ میں ٹھہرایا ہے۔اب ہمیں یہاں کوئی مشقت اٹھانا پڑے گی نہ ذہنی اور نفسیاتی تکان ہوگی۔(35/35)

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ كُلَّ كَفُوْرٍ ۝

جن لوگوں نے (دین اسلام کے قوانین احکام اور تعلیمات) کا انکار کیا، انکے لئے جہنم کی آگ ہے نہ تو انکا کام تمام کیا جائیگا کہ وہ مرجائیں اور نہ ہی انکے جہنم کے عذاب میں کوئی کمی کی جائیگی، اس طرح ہم کافروں کو (اپنے قانون مجازات کے مطابق) ان کے کفر کا بدلہ دیتے ہیں۔ (35/36)

وَهُمْ يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا ۚ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ۭ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاۗءَكُمُ النَّذِيْرُ ۭ فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ۝ ع ۱۱/۱۶ ۴

وہ وہاں چلا چلا کر فریاد کریں گے: ''اے ہمارے رب! ہمیں ایک بار یہاں سے نکال لے تاکہ ہم صالح عمل کریں۔ان اعمال سے مختلف ہونگے جو ہم پہلے کرتے تھے۔انہیں جواب دیا جائیگا: کیا ہم نے تمہیں اس قدر عمر نہ دی تھی کہ جو ہمارے قانون کے مطابق نصیحت کرنا چاہتا تو وہ نصیحت حاصل کرسکتا تھا؟ حالانکہ تمہارے پاس متنبہ کرنے والا بھی آچکا تھا۔ پس اب مزہ چکھو اسلئے کہ ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہوسکتا۔(35/37)

اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَيْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

بلاشبہ اللہ تعالیٰ کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں ہر چھپی ہوئی بات کا بھی علم رکھتا ہے اسی طرح انسانوں کے سینوں یا دلوں کی گہرائیوں میں مخفی خیالات تک سے بھی واقف ہے۔(35/38)

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰۗىِٕفَ فِي الْاَرْضِ ۭ فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۭ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا ۚ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا ۝

وہی ہے جس نے تمہیں کرہ ارض میں خلیفہ بنایا ہے۔اب جو کوئی کفر کرتا ہے تو اس کے کفر کا وبال اس پر ہوگا اور کافروں کو ان کا کفر اس کے سوا کوئی ترقی نہیں دیتا کہ انکے رب کا غیض وغضب

Marfat.com

زیادہ سے زیادہ بھڑکتا چلا جاتا ہے۔ کافروں کیلئے خسارے میں اضافے کے سوا کوئی ترقی نہیں۔ (35/39)

قُلْ اَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۚ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰى بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا ۝۴۰

اے رسول ان سے پوچھو! کہ کیا تم نے اپنے خودساختہ معبودوں کا حال دیکھا ہے جنہیں اللہ کے سوا پکارتے ہو؟ مجھے دکھاؤ، انہوں نے زمین میں سے کیا پیدا کیا ہے؟ اگر یہ نہیں تو کیا آسمانوں کی تخلیق میں انکی کیا شراکت ہے؟ (اگر یہ نہیں بتا سکتے تو ان سے پوچھو) کیا ہم نے انہیں کوئی تحریر لکھ دی ہے جس کی بنا پر (اپنے اس شرک کے لئے) کوئی واضح سند یا محکم دلیل رکھتے ہیں؟ ان میں سے کوئی بات بھی نہیں بلکہ یہ ظالم ایک دوسرے کو محض فریب کے جھانسے دیئے جارہے ہیں۔ (16/20)(35/40)

اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۝۴۱

حقیقت یہ ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے، جس نے اجرام فلکی کو اپنے اپنے قوانین کی زنجیروں میں جکڑ رکھا ہے کہ ان میں سے کوئی بھی اپنے مقام سے بال برابر بھی ادھر ادھر نہیں ہٹ سکتا اگر ان میں سے کوئی بھی اپنے مقام سے ہٹ جائے تو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی قوت ایسی نہیں جو دوبارہ اسے اس کے اصل مقام پر لیجا سکے۔ وہ اللہ بڑا ہی بردبار اور تحفظ فراہم فرمانے والا ہے۔ (35/41)

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ۝۴۲

اس سے پہلے یہ لوگ اللہ کے نام کی بڑھ بڑھ کر قسمیں کھایا کرتے تھے کہ اگر انکے پاس کوئی متنبہ کرنے والا آ گیا تو وہ ہدایت پانے میں ہر ایک قوم سے سبقت لے جائینگے لیکن جب ان کے پاس ہدایت دینے والا آ گیا تو اس سے انکی نفرت میں ہی اضافہ ہوا (اور حق سے فرار کیا) (35/42)

اسْتِكْبَارًا فِي الْاَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ؕ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ ؕ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ ۚ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ۝۴۳

Marfat.com

(ہدایت پانا تو ایک طرف) بلکہ وہ اللہ کی زمین میں اور زیادہ استکبار اور بری تدابیر کرنے لگے حالانکہ بری تدبیریں ہی اپنے چلنے والوں کو اپنے گھیرے مین لے لیتی ہیں۔ اب کیا یہ لوگ اس بات کے منتظر ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا طریقہ کار جو پہلی قوموں کے ساتھ برتا جاتا تھا وہی ان کے ساتھ روا رکھا جائے؟ اگر یہی ہے تو پھر تم اللہ تعالیٰ کے اصول واسلوب میں ہرگز تبدیلی نہ پاؤ گے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کی سنت کو ٹلتے ہوئے دیکھو گے۔ (35/43)

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِى السَّمٰوٰتِ وَلَا فِى الْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ۝۴۴

کیا یہ لوگ زمین میں کبھی چلے پھرے نہیں ہیں کہ ان لوگوں کا انجام دیکھ پاتے جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں اور وہ ان سے کہیں قوت وجبروت والے تھے؟ کائنات میں کوئی ہستی ایسی نہیں جو اللہ کو عاجز کر سکے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جانتا اور قدرت کاملہ رکھنے والا ہے۔ (35/44)

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰي ظَهْرِهَا مِنْ دَاۗبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَاۗءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًۢا ۝۴۵

اور اگر اللہ تعالیٰ ان کے اعمال سوٗ (Evil deeds) کیوجہ سے پکڑنے لگتا تو روئے زمین پر کسی جاندار چیز کو زندہ نہ چھوڑتا۔ مگر وہ اپنے قانون امہال وتاجیل کے مطابق مقررہ وقت تک مہلت دیئے جاتا ہے پھر جب انکا (مقررہ) وقت آ پہنچتا ہے، تو وہ ان کو اپنی گرفت میں لے لیتا ہے۔ تب وہ جان لیتے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے اعمال کو بخوبی جاننے اور دیکھنے والا ہے۔ (35/45)

ع ۸ ۱۷ ۵

سُوْرَةُ يٰسٓ مَكِّيَّةٌ

اٰيَاتُهَا ۸۳ رُكُوْعَاتُهَا ۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰسٓ ۝۱

وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۝۲

Marfat.com

اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۙ﴿۳﴾
عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ؕ﴿۴﴾
تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۙ﴿۵﴾

اے محمدؐ! ان لوگوں سے کہہ دو: میرا یہ پیغام (القرآن) جو حکمت سے معمور، شاہد ہے کہ یقیناً آپ (اللہ) کے رسولوں میں سے ایک رسول ہیں، سیدھے راستے پر ہیں (یعنی بنی نوع انسان کیلئے بلحاظ اسوہ کا ایک نمونہ ہیں) جو قوت و جبروت اور سطوت و غلبے والے اور رحمت برسانے والے (اللہ) کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔ (5 تا 36/1)

لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّاۤ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۶﴾

تاکہ اے محمدؐ! تو اس قوم کو انکی غلط روش زندگی کے تباہ کن نتائج و عواقب سے آگاہ کردے جن کے آباؤ اجداد کی طرف (حضرت اسماعیل کے بعد) کوئی آگاہ کرنے والا نہیں آیا (7/158, 32/3, 28/46) کیونکہ وہ اس سے یکسر غافل ہیں۔ (36/6)

لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰۤى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۷﴾

ان میں سے اکثر کے متعلق یہ امر ثابت ہو چکا ہے کہ یہ ایمان بالیقین نہیں لائینگے (36/7)

اِنَّا جَعَلْنَا فِيْۤ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ﴿۸﴾

ہمارے قانون مکافات نے انکی ضد اور ہٹ دھرمی کو انکی گردنوں کے طوق بنا کر ڈال دیا ہے جو تنگ ہو کر گویا انکی ٹھوڑیوں تک پہنچ گئے ہوں اور ان کے سر کھچاؤ کی وجہ سے اوپر کو تنے ہوئے ہیں (جس کی بنا پر (ایک جانور کی طرح) مڑ کر ادھر ادھر دیکھ نہیں سکتے) (36/8)

وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۹﴾

ہم نے (انکی ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے) اسباب و عناصر کے پردے انکے آگے اور پیچھے حائل کر دیئے ہیں اور انکی بصیرت پر پردہ ڈال دیا ہے کہ انہیں کچھ سجھائی نہیں دیتا۔ (36/9)

Marfat.com

وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ⑩

اور یہ امر یکساں ہے (کہ تو انہیں حقائق سے انکار کے خوفناک نتائج وعواقب سے) خبردار (Warn) کرے یا نہ کرے یہ ایمان بالیقین نہیں لائیں گے۔ (36/10)

اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ⑪

اے رسول! تم صرف اس شخص کو آنے والے نتائج وعواقب سے خبردار کر سکتے ہو جو اللہ تعالیٰ کے قوانین کا اتباع کرے اور اس کے (قانون مجازات) سے بن دیکھے ڈرتا رہے۔ اسے تم مغفرت اور اجر کریم کی بشارت دے دو۔ (36/11)

اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ۗ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ⑫

یقیناً ہم مردوں کو حیات نو عطا کرنے والے ہیں، جو اعمال انہوں نے سرانجام دیئے، ہم محفوظ کرتے جاتے ہیں اور جو نقوش انہوں نے پیچھے چھوڑے ہیں، وہ بھی گن گن کر ایک کھلی کتاب میں محفوظ کئے جاتے ہیں (72/26,14/34)(36/12)

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ⑬

اور اے رسول! انہیں مثال کے طور پر ان بستی والوں کی سرگذشت سناؤ جنکے پاس ہمارے رسول آئے تھے۔ (36/13)

نوٹ نمبر 1: اس آیت جلیلہ میں کسی خاص بستی اور مخصوص رسولوں کا ذکر نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے تمثیلی انداز بیان میں صرف عربوں کی سخت دلی کی وجہ سے قریش کو سمجھانے کیلئے اختیار کیا ہے۔ لہٰذا اس سے کوئی تاریخی واقعہ مراد لینا درست نہیں ہے۔

اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ⑭

پھر جب ہم نے انکی طرف دو رسول بھیجے تو انہوں نے دونوں کو جھٹلایا۔ پھر ہم نے انکی مدد اور تائید وتقویت کے لئے تیسرے رسول کو بھی بھیجا۔ ان سب نے یہی کہا: ہم تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ (36/14)

Marfat.com

قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَیْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ﴿۱۵﴾

(ان بستی والوں نے) جواب دیا کہ تم محض ہمارے جیسے انسان ہو، رب رحمٰن نے ہرگز کوئی شے نازل نہیں کی ہے تم سراسر جھوٹ بول رہے ہو۔ (36/15)(65/6, 54/24, 23/21)

قَالُوْا رَبُّنَا یَعْلَمُ اِنَّآ اِلَیْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۶﴾

(رسولوں نے) کہا ہمارا پروردگار جانتا ہے کہ یقیناً ہم تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ (36/16)

وَمَا عَلَیْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ﴿۱۷﴾

اور ہم (رسولوں) پر واضح اظہار وابلاغ کے سوا کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔ (36/17)

قَالُوْٓا اِنَّا تَطَیَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَیَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۸﴾

(بستی والے) کہنے لگے: ہم تو تمہیں اپنے لئے نحوست سمجھتے ہیں۔ یاد رکھو! اگر تم ان باتوں سے باز نہ آئے تو ہم تمہیں سنگسار کر دیں گے اور ہم تمہیں اسکی المناک سزا دینگے۔ (36/18)

قَالُوْا طَآىِٕرُكُمْ مَّعَكُمْ ؕ اَىِٕنْ ذُكِّرْتُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۱۹﴾

رسولوں نے جواب دیا: تمہاری نحوست تو تمہارے اپنے ہی ساتھ ہے۔ کیا تم ہمیں اسلئے بدشگونی سمجھتے ہو کہ ہم تمہیں نصیحت کرتے ہیں؟ یقیناً تم حد سے تجاوز کرنے والے لوگ ہو (36/19)

وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِیْنَةِ رَجُلٌ یَّسْعٰى قَالَ یٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۲۰﴾ۙ

اتنے میں شہر کے دور دراز گوشے سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا۔ اس نے کہا: اے میرے قومی بھائیو! تم اللہ کے رسولوں کا اتباع کرو۔ (36/20)

اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا یَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۱﴾

انکی پیروی کرو جو تم سے (اظہار ابلاغ کی) کوئی اجرت نہیں مانگتے اور راست رو ہیں۔ (36/21)

Marfat.com

وَمَالِی

(۲۳)

Marfat.com

Marfat.com

وَمَا لِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٢٢﴾

آخر کیوں نہ میں اس ہستی کی بندگی ومحکومی اختیار کروں، جس نے مجھے پیدا کیا ہے اس کی اس کی طرف ہم سب نے لوٹ کر جانا ہے؟ (36/22)

ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يُنْقِذُوْنِ ﴿٢٣﴾

کیا میں اس کے علاوہ کسی دوسرے کو اپنا معبود بنالوں؟ اگر وہ بے نیاز، رب رحمٰن اپنے (قانون مجازات کے مطابق) مجھے کسی مصیبت میں مبتلا کرنا چاہے تو نہ اس (باطل معبود) کی شفاعت میرے کسی کام آسکتی ہے اور نہ ہی مصیبت وتباہی سے بچا سکتا ہے۔ (36/23)

اِنِّيْٓ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢٤﴾

اگر میں ایسا کروں تو صریحاً گمراہی میں مبتلا ہو جاؤں گا۔ (36/24)

اِنِّيْٓ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ﴿٢٥﴾

میں تو تمہارے پروردگار آقا پر ایمان بالیقین لے آیا ہوں لہٰذا تم بھی میری بات کو توجہ سے سنو۔ (36/25)

قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ ﴿٢٦﴾
بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿٢٧﴾

(لیکن اسکی نصیحت ماننا تو درکنار، ظالموں نے اسے قتل کر دیا) اور اس شخص سے کہا گیا "جاؤ باغ بہشت میں داخل ہو جاؤ"۔ وہ کہنے لگا: کاش میری قوم جانتی ہوتی کہ میرے رب نے کس طرح میری مغفرت فرمائی اور مجھے صاحب شرف وفضیلت لوگوں میں شامل فرمایا۔ (36/26-27)

Marfat.com

وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ ﴿۲۸﴾

(اس قوم کی تباہی کیلئے ہم نے آسمان سے) فرشتوں کا کوئی لشکر تو نہیں بھیجا، اور نہ ہی ہم فرشتوں کا کوئی (لشکر) اتارا کرتے ہیں (بلکہ انکے اعمال ہی انکی تباہی کا موجب بن جاتے ہیں)

(36/28)

وقف غفران

اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ﴿۲۹﴾

وہ ایک صرف گرجتی ہوئی دھماکہ خیز آواز تھی اور انکا شعلہ حیات خاموش ہوگیا یعنی بے حس و حرکت پڑے تھے۔ (11/67)(36/29)

يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۰﴾

صد افسوس ہے ان بندوں کی (ذہنیت پر) کہ جو رسول بھی انکے پاس آیا انہوں نے اسکی تضحیک کی۔ (36/30)

اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۳۱﴾

(اے رسول! یہ تاریخی شواہد میں) کیا یہ لوگ (اس حقیقت میں) غور و فکر نہیں کرتے؟ کہ ان سے پہلے کتنی ہی قومیں تھیں جنہیں ہم نے ہلاک کر دیا تھا، جو ان کی طرف پھر کبھی بھی پلٹ کر نہیں آئیں۔ (36/31)

ع ۲ ۱ ۲ وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۲﴾

اور وہ یقیناً سب کے سب (روز حساب) صف بستہ (ہمارے حضور) حاضر کر دیئے جائیں گے۔ (36/32)

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ۚ اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ﴿۳۳﴾

اور مردہ زمین بھی ان لوگوں کے لئے (عبرت ناک) نشانی ہے کہ ہم اسے زندگی بخشتے ہیں اور اس سے غلہ اور اناج نکالتے ہیں تو وہ اس میں سے کھاتے ہیں۔ (36/33)

Marfat.com

وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّ اَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ۙ﴿۳۴﴾

اور ہم نے اس (زمین) میں سے کھجوروں اور انگوروں کے باغات پیدا کئے اور انکے اندر چشمے رواں دواں کر رکھے ہیں۔(36/34)

لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ؕ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۵﴾

تاکہ وہ (اللہ) کے دیئے ہوئے پھل میں سے کھائیں۔ یہ پھل انکے ہاتھوں نے پیدا نہیں کئے۔ تو کیا (ان تمام نعمتوں کے باوجود) ہمارا شکر ادا نہیں کرتے؟(36/35)

سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾

پاک ومنزہ اور بے عیب ہے وہ ذات گرامی جس نے زمین کی پیداوار میں نوع انسانی میں اور تمام مخلوقات میں اور وہ بھی جنکا (اسقدر سائنسی ترقی کے باوجود) انسان کو ابھی تک علم نہیں ہے جملہ اقسام کے متضاد جوڑے پیدا کئے۔(36/36)

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ۖ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ۙ﴿۳۷﴾

(پھر تم ذرا خارجی کائنات پر غور کرو تو یہ بھی ایک) اعجازی نشانی ہے کہ ہم کس طرح دن پر پڑے ہوئے روشن اور تابناک پردے ہٹا دیتے ہیں اور یوں اس طرح تاریکی ہی تاریکی چھا جاتی ہے۔(36/37)

وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۳۸﴾ؕ

اور دیکھو! سورج بھی تمہارے لئے (اسکی ایک اعجازی نشانی ہے) جو ایک مقررہ منزل (To words its destination) کی طرف چلا جا رہا ہے یہ سب کچھ اس مالک کے ٹھہرائے ہوئے اندازوں کے مطابق ہوتا جا رہا ہے جو بڑی ہی قوت وسطوت کا مالک ہے اور ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔(36/38)

وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ﴿۳۹﴾

Marfat.com

اور ہم نے چاند کیلئے بھی منازل مقرر کر رکھی ہیں (وہ ایک ناخن کی طرح نمودار ہوتا ہے) اور بڑھتا بڑھتا ماہ کامل بن جاتا ہے۔ پھر گھٹتے گھٹتے یہاں تک کہ کھجور کی پرانی خشک ٹہنی کی مانند ہو جاتا ہے۔(36/39)

لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؕ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿٤٠﴾

(یہ تمام عظیم الجثہ کرے ساکت نہیں) بلکہ پیہم اور مسلسل ایک دوسرے سے ٹکرائے بغیر اپنے اپنے مدار (Orbit) میں متحرک ہیں (21/33) مگر سورج کے لئے ممکن نہیں کہ وہ چاند کو پکڑے اور نہ ہی رات دن پر سبقت لے جا سکتی ہے اور اپنے فرائض منصبی سرانجام دے رہے ہیں۔(36/40)

وَ اٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿٤١﴾

اور ان کے لئے اس بات میں بھی ایک (اعجازی) نشانی ہے کہ ہم نے انکی نسل کو ایک بھری ہوئی اور لدی ہوئی کشتی میں سوار کیا (بھری ہوئی کشتی سے مراد کشتی نوح ہے اور نسل سے مراد نسل انسانی اس میں سوار ہوئی اور یہ کشتی اللہ تعالیٰ کے تصرفات عظیم میں سے ہونے کے لحاظ سے بنی نوع انسان کیلئے موجب منفعت ہونے کے لحاظ سے ایک نشانی ہے)(36/41)

وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ ﴿٤٢﴾

اور ان (کشتیوں) جیسی اور بہت سی چیزیں ہیں جنہیں ہم نے پیدا کیا جن پر وہ سوار ہوتے ہیں (تاریخ عالم شاہد ہے کہ سب سے پہلی کشتی جو اللہ تعالیٰ کی ہدایات کے مطابق بنائی گئی تھی وہ کشتی نوح تھی۔ اس سے پہلے بنی نوع انسان کو دریاؤں اور سمندروں کو عبور کرنے کا کوئی ذریعہ معلوم نہ تھا)۔(36/42)

وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ﴿٤٣﴾

اور اگر ہم (اپنے قانون مشیت و حکمت اور مجازات کے مطابق) چاہیں تو انکو غرق کر دیں پھر انکی نہ کوئی فریاد سننے والا ہو اور نہ ہی وہ کسی طور بچا سکیں۔(36/43)

Marfat.com

اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَ مَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ﴿٤٤﴾

ماسوائے اس امر کے ہم انہیں اپنے قانون رحمت و رحمانیت (Law of mercy) کے ذریعے سے بچاتے ہیں ایک مدت مقررہ تک اس سامان زیست سے متمتع ہونے کا موقع فراہم کرتے ہیں (انسان کو فطرت کی طاقتوں پر تصرف کے اختیارات حاصل ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے ہیں اس کے اپنے حاصل کئے ہوئے نہیں) (36/44)

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٤٥﴾

اور جب ان سے (ناصحانہ) کہا جاتا ہے کہ بچو اس انجام سے جو (ہمارے قانون مکافات عمل کے مطابق) تمہارے آگے آ رہا ہے اور تمہارے پیچھے گذر چکا ہے تا کہ تم پر رحم و کرم کیا جائے (مگر وہ کان نہیں دھرتے) (36/45)

وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿٤٦﴾

جب بھی انکے پاس رب الارباب کی طرف سے کوئی حکم، ہدایت یا (آثار کائنات کی کوئی نشانی آتی ہے تو وہ اس کی طرف نظر التفات نہیں کرتے) روگردانی کر جاتے ہیں۔ (36/46)

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٤٧﴾

جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو سامان زیست، مال و متاع اللہ تعالیٰ نے تمہیں دے رکھا ہے اس میں سے محتاجوں اور حاجتمندوں کی ضروریات کے لئے خرچ کرو۔ تو جو لوگ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کے منکر ہیں وہ اہل ایمان کو جواب دیتے ہیں کیا ہم ان (اہل احتیاج محتاج لوگوں کی) کفالت کریں جن کی کفالت اگر مشیت ایزدی کو منظور ہوتا تو وہ خود کرتا؟ (ایسا عقیدہ رکھنے والو!) تم صریحاً گمراہی میں مبتلا ہو۔ (36/47)(43/20, 16/35, 6/149)

Marfat.com

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٤٨﴾

اور جب (ان سے کہا جاتا ہے کہ اگر تم نے صحیح روش اختیار نہ کی تو اس کا نتیجہ تباہی و بربادی ہوگا) تو وہ یہ کہتے ہیں: اگر تم اپنے وعدے میں سچے ہو تو بتاؤ کہ وہ ہلاکت و تباہی کب آئیگی؟ (36/48)

مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ﴿٤٩﴾

دراصل وہ صرف اس دھماکے کی گڑگڑاہٹ کی خوف ناک آواز کے منتظر ہیں وہ تو ایک دھماکہ خیز زلزلے ایسی آواز ہوگی جو اچانک انہیں اس حالت میں پکڑے گی جبکہ وہ اپنے دنیوی معاملات میں جھگڑ رہے ہونگے۔ (36/49)

ع ١٨ ٣ ٢ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٥٠﴾

لہٰذا اس وقت وہ کوئی وصیت تک نہ کرسکیں گے اور نہ اپنے گھروں کو لوٹ سکیں گے (یعنی آناً فاناً نیست و نابود ہو جائیں گے)۔ (36/50)

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ﴿٥١﴾

پھر جب صور پھونکا جائیگا (69/13) پس ناگہاں اپنی اپنی قبروں سے نکل کر اپنے رب کی عدالت کی طرف دوڑ پڑینگے۔ (36/51)

وقف لازم وقف غفران قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٥٢﴾

(کف افسوس ملتے ہوئے کہیں گے): کس نے ہماری خواب گاہوں سے اٹھا کھڑا کیا ہے؟ یہ وہی (قیامت) ہی تو ہے جس کا (رب) رحمٰن نے وعدہ کیا تھا اور رسولوں کی بات سچی تھی (اس وقت انہیں احساس تک نہ ہوگا کہ وہ مر چکے تھے) (36/52)

اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿٥٣﴾

وہ ایک گونجتی ہوئی (خوف ناک) آواز ہوگی پھر وہ سب کے سب آن واحد میں ہمارے قانون مکافات کے سامنے اکھٹے ہو جائینگے۔ (36/53)

Marfat.com

فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٥٤﴾

پس کہا جائیگا آج کے دن کسی سے ذرہ برابر بھی ناانصافی نہیں کی جائیگی اور تمہیں قانون مکافات عمل کے مطابق) ویسا ہی بدلہ دیا جائیگا، جیسا تم عمل کرتے رہے تھے۔(36/54)

اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ﴿٥٥﴾ ج

اس روز اہل جنت خوشیاں منانے میں مشغول ہوں گے۔(36/55)

هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿٥٦﴾

وہ اور انکی بیویاں گھنی چھاؤں میں مسندوں پر تکئے لگائے ہوئے براجمان ہونگی۔ (36/56)(52/20, 12/21)

لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّ لَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ﴿٥٧﴾ صلے ج

ہر اقسام کی لذیز اشیا کھانے کو جو وہ طلب کرینگے وہاں موجود ہونگی۔(36/57)

سَلٰمٌ ۚ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿٥٨﴾

رب رحیم کی طرف سے (اہل جنت کیلئے) سلامتی کا فرمان ہوگا۔(36/58)

وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٥٩﴾

(پھر اللہ تعالیٰ فرمائیگا) مجرموں! آج تم الگ ہوجاؤ (یعنی مومنین وصالحین سے الگ ہوجاؤ)۔(36/59)

اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْۤ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۙ﴿٦٠﴾

(اے اولاد آدم!) کیا میں نے تم کو حکم نہیں دیا تھا کہ شیطان کی اطاعت وفرماں برداری مت کرنا وہ تمہارا کھلا دشمن ہے؟(36/60)

وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٦١﴾

اور صرف میرے ہی قوانین کی اطاعت وفرماں برداری کرو۔ یہی صراط مستقیم ہے یعنی یہی وہ سیدھی راہ ہے جو تمہیں منزل مقصود تک پہنچادیگی۔(36/61)

Marfat.com

وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ؕ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٢﴾

یقیناً شیطان نے تم سے اکثریت کو گمراہی میں مبتلا کر دیا ہے۔ تم کیوں عقل فکر سے کام نہیں لیتے؟ (36/62)

هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿٦٣﴾

یہ وہی جہنم ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ (اور جس کے بارے میں تمہیں خبردار کر دیا تھا)۔ (36/63)

اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٦٤﴾

اب تم واصل جہنم ہو جاؤ اور اسکی آگ بھڑکانے کا ایندھن بنو (2/24) اس کفر و انکار کے بدلے جو تم دنیا میں کرتے رہے ہو, (56/94-95, 74/26-30, 16/31, 19/70)

(36/64) 37/169)

اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٦٥﴾

آج ہم انکے مونہوں کو مہر بند کئے دیتے ہیں اور انکے ہاتھ ہم سے باتیں کرینگے اور انکے پاؤں انکے اعمال و افعال کی شہادت دینگے۔ جس کا اکتساب وہ (دنیا) میں کرتے رہے ہیں۔

(36/65)(17/13-14)

وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ﴿٦٦﴾

ہم چاہیں تو (اپنے قانون مشیت و حکمت کے مطابق) ان کافروں کی آنکھیں بیکار کر دیں پھر یہ راستے کی طرف لپک کر دیکھیں (تو) کہیں انہیں سجھائی نہ دے؟ (36/66)

وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٦٧﴾ ع ١٧/٤/٣

باہم چاہیں (تو اپنے قانون مجازات کے مطابق) انہیں انکی جگہ ہی پر اس طرح مسخ کر کے رکھ دیں (اور انکے قویٰ معطل کر دیں) کہ یہ نہ آگے جا سکیں نہ پیچھے ہٹ سکیں۔ (36/67)

Marfat.com

وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ؕ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٦٨﴾

اور جس شخص کو ہم لمبی عمر دیتے ہیں تو اس کے قویٰ مضمحل کر دیتے ہیں (تو یہ سب کچھ جانتے ہوئے بھی کچھ نہیں جانتے) پھر یہ عقل کے ناخن کیوں نہیں لیتے۔ (36/68)

وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ۙ﴿٦٩﴾

اور ہم نے اس (رسول) کو شعر و شاعری نہیں سکھائی اور نہ ہی اسکے شایان شان تھی یہ کتاب تو زندگی کے فراموش کردہ حقائق کی۔ یاد دہانی کرانے والی ہے۔ بار بار اور کثرت سے پڑھی جانے والی ہے اور صاف صاف بیان کرنے والی ہے۔ (36/69)

لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧٠﴾

اس واضح قرآن کا (مقصد تو یہ ہے) کہ ہر اس شخص کو جس کے خون میں زندگی کی تڑپ موجود ہو (اللہ تعالیٰ کے اٹل قوانین سے) آگاہ کر دے اور نہ ماننے والوں پر (انکی ہلاکت و بربادی سے پیشتر) اتمام حجت ہو جائے (76/225-26, 8/24) (36/70)

نوٹ نمبر 2: مندرج صدر آیات نمبر 69-70 سے معلوم ہوا کہ قرآن کی رو سے محض ''شاعری'' کیوں کسی نبی کے شایان شان نہیں ہوتی۔ اور ایک رسول کا پیغام حق شعر کی تمام لطافتیں اپنے اندر رکھتے ہوئے کسی طرح ''شعر'' سے مختلف ہوتا ہے۔ اس لئے کہ وہ پیغام جس کا سرچشمہ اللہ حی القیوم کا علم ازلی ہو اسکی مابہ الامتیاز خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ وہ قوموں کے عروق مردہ میں خون زندگی دوڑا دے۔ مردوں کی بستی میں صور اسرافیل پھونک دے۔ یہی خصوصیت ہے جس کے لئے نوع انسانی کو قران کی طرف دعوت حق دی جاتی۔

علاوہ ازیں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ اے ایمان والو! اللہ اور اسکے رسول کی دعوت حق پر لبیک کہا کرو۔ جب وہ تمہیں اس چیز کی طرف بلائے جو تمہیں زندگی بخشتی ہے (8/24 انفال)

پھر ''شعر'' اور قرآن اس نمایاں فرق کو دوسری جگہ بیان فرمایا ہے کہ ''شاعروں'' کی یہ

Marfat.com

کیفیت ہوتی ہے کہ وہ یونہی ادھر ادھر صحرا نورد یا اور دشت پیمائیاں کرتے پھرتے ہیں اور انکے قول و فعل میں کبھی ہم آہنگی نہیں ہوتی (26/225-26 الشعرا)

اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَیْدِیْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ﴿۷۱﴾

کیا وہ لوگ ان چیزوں کو غور سے نہیں دیکھتے جو ہم نے اپنے ہاتھوں سے یعنی اپنی قدرت و حکمت سے تخلیق کی ہیں، ان میں چوپائے بھی ہیں اور اب انکے مالک بنے بیٹھے ہو (ہاتھوں کا لفظ اللہ تعالیٰ کے لئے بطور استعارہ استعمال ہوا ہے۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ وہ ذات گرامی جسم و جان رکھتی ہے)۔ (36/71)

وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا یَاْكُلُوْنَ ﴿۷۲﴾

ہم نے ان (چوپاؤں) کو انکا مطیع و منقاد بنا دیا ہے ان میں سے تو کسی پر سوار ہوتے ہیں اور کسی کا گوشت کھاتے ہیں۔ (36/72)

وَلَهُمْ فِیْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ؕ اَفَلَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾

اور ان کے لئے ان میں کئی طرح کے فوائد اور مشروبات ہیں پھر کیا تم ان اللہ کے انعامات و امانات ودیعت ہونے کے باجود ہمارا شکر ادا نہیں کرو گے؟ (36/73)

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ یُنْصَرُوْنَ ﴿۷۴﴾ ؕ

(ان عنایات کے باوجود ان مشرکین کے ظلم و جہالت کا یہ عالم ہے) کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسری ہستیوں کو معبود، محبوب اور مقصود بنا رکھا ہے۔ اس موہوم امید پر کہ (قیامت کے روز) انکی مدد کرینگے (اور انکی شفاعت و سفارش عذاب الٰہی سے بچ جائیں گے) (36/74)

نوٹ نمبر 3: نعمت کو منعم یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسری ہستی کا عطیہ سمجھنا، کسی اور کا احسان مند ہونا، کسی اور نعمت پانے کی امید رکھنا یا نعمت طلب کرنا یا کارگاہ و کارساز سمجھنا کفران نعمت اور شرک ہے جو کہ ظلم عظیم ہے۔ (31/13)

Marfat.com

لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَهُمْ ۙ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُونَ ﴿٧٥﴾

وہ انکی کوئی مدد کرنے کی طاقت و مقدور نہیں رکھتے خواہ (انکی مدد و شفاعت) کے لئے جماعت یا جتھہ بن کر حاضر ہو جائیں۔(36/75)

فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ إِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٧٦﴾

لہٰذا اے رسول! ان (دشمنان حق وصداقت) کے لوگوں کی طنز و مزاح کی باتیں تمہیں کبید خاطر نہ کریں، ہم سب کچھ جانتے ہیں جو یہ چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں۔ (36/76)

أَوَلَمْ يَرَ الْإِنسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِن نُّطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ ﴿٧٧﴾

(انسان کی تو کچھ حالت ہی ایسی ہے کہ یہ اپنی حقیقت کو بھول جاتا ہے اور اپنے جذبات کی رو میں بہہ کر سرکشیاں کرتا ہے) کیا یہ اس پر غور نہیں کرتا کہ ہم نے اس کی تخلیق نطفہ آب سے کی؟ (جس پر اس کو مقدور نہیں تھی) پھر دیکھو! وہ ہمارے خلاف نزاع و تکرار کرنے والا بن جاتا ہے۔ (36/77)

وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَنَسِيَ خَلْقَهُ ۖ قَالَ مَن يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ ﴿٧٨﴾

اور وہ ہمارے متعلق طرح طرح کی مثالیں گھڑنے لگ جاتا ہے اور اپنی پیدائش کو قطعاً بھول جاتا ہے اور کہتا ہے: کون ان ہڈیوں کو زندہ کریگا جب یہ بوسیدہ ہو کر گل سڑ چکی ہونگی۔ (75/3, 17/49, 37/16)(36/78)

قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ ﴿٧٩﴾

اے رسول! ان پر واضح کردو: کہ انہیں وہی اللہ تعالیٰ اپنے قانون مشیت و حکمت کے مطابق زندہ کریگا جس نے انہیں (اپنے قانون ارتقاء کے مطابق) پہلی بار پیدا کیا تھا۔ وہ اپنی تخلیق سے بخوبی خبردار ہے۔(36/79)

الَّذِي جَعَلَ لَكُم مِّنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ نَارًا فَإِذَا أَنتُم مِّنْهُ تُوقِدُونَ ﴿٨٠﴾

وہی اللہ ہے جو سبز درخت سے تمہارے لئے آگ پیدا کرتا ہے (یہ ایک خاص درخت ہے

Marfat.com

جسکی گیلی لکڑی دوسری گیلی لکڑی پر مارنے سے آگ پیدا ہوتی ہے) جس سے تم آگ سے اور آگ روشن کرتے ہو (اور اپنے چولہے تنور وغیرہ دہکاتے ہو) (36/80)

اَوَلَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ؕ بَلٰى ۙ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۱﴾

کیا وہ (اللہ تعالیٰ) جس نے زمین و آسمان (کائنات) کو پیدا کیا وہ اس بات پر قدرت نہیں رکھتا کہ ان جیسی کوئی اور مخلوق پیدا کر دے؟ کیوں نہیں: وہ قادر مطلق ہے اور ماہر خلائق ہے۔ (36/81)

اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۸۲﴾

اس کا قانون تخلیقی یہ ہے کہ جب کسی شے کو پیدا کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ اس شے کی تخلیق کا آغاز شروع ہو جاتا ہے۔ (36/82)

نوٹ نمبر 4: پہلے کسی چیز کے پیدا کرنے کا خاکہ تیار ہو رہا ہوتا ہے اس منصوبہ بندی کے مرحلے کو قرآن حکیم نے عالم امر (Planning) کہا ہے۔ اس منصوبہ بندی کی ماہیت کیا ہے؟ اور کس طرح عمل میں لائی جاتی ہے یہ انسان کے احاطۂ ادراک سے باہر ہے اسی چیز کو قرآن دیگر مقامات پر مشیت و حکمت کہہ کر پکارتا ہے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ درخت کے بیج کو حکم دیتا ہے کہ ثمر دار درخت بن جائے تو وہ آفتاب تاباں سے حرارت اور توانائی حاصل کر کے زمین سے نمودار ہوتا ہے اور پھیلنے پھولنے لگتا ہے۔ برگ و بار لاتا ہے اور ثمر دار درخت بن جاتا ہے اسی طرح انسان کا بچہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے جرثومہ حیات ماں کے رحم میں ارتقائی منازل طے کرتا ہوا مکمل بشر بن کر عالم وجود میں آ جاتا ہے اور ڈینگیں مارنے لگتا ہے۔

فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ ع ۵ ۱۶

پاک و منزہ ہے وہ ذات گرامی، ہر شے کا مکمل اقتدار و اختیار جس کے قبضہ قدرت میں ہے بالآخر تم سب نے اسی کے قانون مکافات کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ (36/83)

Marfat.com

سُوْرَةُ الصّٰفّٰتِ مَكِّيَّةٌ

اٰيَاتُهَا ۱۸۲ رُكُوْعَاتُهَا ۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۙ﴿۱﴾

فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۙ﴿۲﴾

فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ۙ﴿۳﴾

ذکر یعنی قرآن حکیم کی اتباع کرنے والی میدان کارزار میں مجاہدین کی صف بستہ جماعتیں جو سرکش ومخالف طاقتوں کو عسکری قوتوں سے انکی دست درازیوں سے روکتی ہیں، اس حقیقت کی شاہد ہیں۔(37/1 to 3)

اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ؕ﴿۴﴾

۔ (اے بنی نوع انسان) تمہارا الٰہ (جس کے قوانین کی اطاعت ضروری ہے) صرف ایک ہی ہے (وہ وحدہ لاشریک ہے) (37/4)

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ؕ﴿۵﴾

وہ فضائیں کروں اور زمین اور جو کچھ انکے درمیان ہے ان سب کو تبدیلیوں کے مختلف مراحل سے گزار کر نشو ونما دیتے ہوئے پست ترین نکتہ سے درجہ تکمیل تک پہنچانے والا اور طلوع آفتاب کے تمام نکات یا زاویوں کا رب ہے (The Rabb of every point at the rising of the sun) (37/5)

اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ ِۨالْكَوَاكِبِ ۙ﴿۶﴾

ہم نے قریب ترین آسمان کو ستاروں سے آراستہ کر رکھا ہے، یعنی یہ بلندی جو تمہیں قریب ترین نظر آتی ہے اس میں مختلف کرے ہیں جو اپنی روشنی کی وجہ سے تمہیں نہایت خوشنما دکھائی دیتے ہیں۔(37/6)

Marfat.com

وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۝۷

اور ہم نے انہیں ہر قسم کی سرکش وتخریبی (شیطانی) قوتوں سے محفوظ کر رکھا ہے۔(37/7)

لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۝۸ صلف

وہ سرکش شیطانی قوتیں (یعنی یہود کے) کاہن اور نجومی اٹکل پچو دوڑاتے ہیں۔مگر عالم بالا کی مخلوق (فرشتوں) کی باتیں نہیں سن پاتے (عالم بالا تک انکی رسائی قطعاً نہیں ہوسکتی) کیونکہ انہیں ہر طرف سے دھتکار کر دور رکھا جاتا ہے۔(37/8)

دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۝۹

انکو دھتکارنے اور دور بھگانے کے لئے انکے لئے ذلت وپستی کا مستقل عذاب لازم ہوجاتا ہے۔(37/9) (72/8-9, 67/5, 26/212)

اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝۱۰

کوئی کاہن یا نجومی یونہی قیاس آرائی سے کوئی ذراسی بات اچک لے(72/9) تو اس کے پیچھے علم ونور کا شہاب ثاقب لگ جاتا ہے جو توہم پرستی کی تاریکی کو ریزہ زیرہ کر دیتا ہے۔ (37/10)

نوٹ نمبر 1: فی الواقع ان کاہنوں اور منجموں کو علم غیب میں کچھ بھی دسترس نہیں یہ محض ظن وتخمین اور اٹکلیں جو وہ دوڑاتے ہیں اور ظاہر یہ کرتے ہیں کہ ہم ستاروں سے یہ علم حاصل کرتے ہیں حالانکہ یہ علم سرے سے کوئی ہے ہی نہیں۔ نہ ہی ستاروں تک پہنچ سکتے ہیں بلکہ اٹکل پچو باتیں ہیں۔ایک دفعہ اچک لے جانا درحقیقت ایک آدھ بات میں کامیاب ہوجانا ہے۔جب انسان اٹکل پچو باتیں کرتا ہے اور قیاسات سے کام لیکر کچھ آئندہ کی خبریں بتادیتا ہے۔تو بیس باتوں میں سے کوئی ایک سچی بھی نکل آتی ہے چونکہ جس طرح رسول کا تعلق اللہ تعالیٰ سے ہوتا ہے۔کاہنوں اور منجموں کا تعلق شیاطین سے ہوتا ہے اور یہ کاہن اور منجم ان باتوں کو منفی طور پر حاصل کرنے کا دعویٰ بھی کرتے ہیں اسلئے ان باتوں کو القائے سمع اور اشتراک سمع کہا جاتا ہے۔جن سے جہلا کو گمراہ کرتے ہیں اور لوح محفوظ کی باتیں بتاتے ہیں۔

Marfat.com

فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ﴿۱۱﴾

اے رسول! تم ان سے پوچھو: کہ کیا انکی تخلیق زیادہ مشکل ہے یا ان تمام چیزوں کی جو ہم نے اپنے قانون مشیت وحکمت کی رو سے بنائی ہیں۔ بلاشبہ ہم نے بنی نوع انسان کو لیس دار مٹی سے تخلیق کیا ہے۔(37/11)

بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُوْنَ ﴿۱۲﴾ ص

تم تو علم الٰہی یا قانون قدرت کی دانست کے مطابق انکے انکار پر تعجب کا اظہار کرتے ہو اور وہ بسبب اپنی جہالت کے مذاق اڑاتے ہیں۔(37/12)

وَاِذَا ذُكِّرُوْا لَا يَذْكُرُوْنَ ﴿۱۳﴾ ص

اور جب انکو اللہ تعالیٰ کے احکام وتعلیمات کی یاددہانی کرائی جاتی ہے تو نہیں سمجھ پاتے اور نہ ان پر عمل کرتے ہیں۔ (37/13)

وَاِذَا رَاَوْا اٰيَةً يَّسْتَسْخِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ ص

وَقَالُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ ج

اور جب کوئی اعجازی نشانی دیکھتے ہیں تو اس کا مذاق اڑانا شروع کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں یہ تو شعبدہ بازی اور صریح جادو کے سوا کچھ نہیں ہے۔(37/14-15)

ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۱۶﴾ لا

اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿۱۷﴾ ط

بھلا کہیں یہ ممکن ہے کہ جب ہم مر جائینگے اور ہمارا گوشت پوست مٹی ہو جائے اور ہڈیوں کے پنجر رہ جائیں تو بعد ازاں ہم پھر زندہ کئے جائینگے؟ نیز ہم بھی اور ہمارے آباؤ اجداد بھی (جنہیں مرے ہوئے صدیاں گذر چکی ہونگی) (37/16-17)(75/3, 37/78)

Marfat.com

قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ ﴿۱۸﴾

انہیں واضح کردو: کہ ہاں! بالکل ایسے ہی ہوگا (تم صرف اپنے اعمال کی جزا اور سزا کیلئے مبعوث نہیں ہونگے) بلکہ دنیا وَ آخرت میں دونوں میں ذلیل وخوار بھی ہونگے۔ (37/18)

فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿۱۹﴾

وہ (قیامت کی گھڑی) ایک گونجتی ہوئی آواز ہوگی اور وہ ناگہاں دیکھتے ہی دیکھتے رہ جائیں گے۔ (37/19)

وَقَالُوْا يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿۲۰﴾

اس وقت وہ پکار اٹھیں گے: وائے ہماری تقدیر اور ہماری شامت اعمال یہ تو حساب وجزا کا دن ہے۔ (37/20)

هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۱﴾ ع ۱ ۱ ۵

(غیب سے آواز آئے گی) کہ ہاں، یہی وہ فیصلے کا دن ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔ (37/21)

اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿۲۲﴾ لا

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ﴿۲۳﴾ الربع

ارشاد باری تعالیٰ ہوگا: گھیر لاؤ سب ظلم کرنے والوں کو اور انکے ساتھیوں کو بھی، نیز انکو بھی جنکی اطاعت وفرماں برداری کیا کرتے تھے (وہ جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسری ہستیوں کی عبادت و فرمانبرداری کرتے تھے) ان سب کو جہنم کے راستے پر لے آؤ۔ (37/22-23)

وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ﴿۲۴﴾ لا

لیکن انہیں ذرا ٹھہراؤ تا کہ ان سے کچھ باتیں پوچھ لی جائیں۔ (37/24)

مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ﴿۲۵﴾

ان سے پوچھا جائیگا: کہ تم (معلم تو بڑے بنتے تھے) اب تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے؟ (37/25)

Marfat.com

بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ﴿٢٦﴾

(ان کے پاس کوئی جواب نہ ہوگا) وہ سب عاجزی سے سر تسلیم خم کئے ہونگے۔(37/26)

وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿٢٧﴾

پھر وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر آپس میں سوال و جواب کریں گے۔(37/27)

قَالُوْٓا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ﴿٢٨﴾

ان میں سے متبعین اپنے پیروں پیشواؤں سے تکرار کرینگے اور کہیں گے: تم تو بڑے راست باز بن کر ہمیں گمراہ کرنے کیلئے بڑے بڑے اسباب و ذرائع استعمال کرتے تھے۔ (37/28)

قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٢٩﴾

وہ جواب دینگے: بالکل غلط ہے، تم خود ہی ایمان بالیقین لانے والے نہ تھے۔(37/29)

وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ ۚ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ ﴿٣٠﴾

ہمارا تم پر کوئی غلبہ اور اختیار نہ تھا بلکہ تم خود ہی حق و صداقت سے سرکشی کرنے والے تھے۔ (37/30)

فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَا ۖ اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ ﴿٣١﴾

بالآخر ہمارے پروردگار کا قول ہم پر صادق آ گیا۔ لہٰذا ہم اپنے اعمال کے نتائج کا مزا چکھنے والے ہیں۔ (37/31)

فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ﴿٣٢﴾

پس ہم نے تم کو گمراہ کیا کیونکہ ہم خود ہی راہ گم کردہ تھے (اور یوں تمہیں بھی غلط راستہ پر لے چلے) (37/32)

فَاِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِى الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿٣٣﴾

چنانچہ اس وقت متبعین اور پیرو پیشوا سب کے سب اس عذاب میں برابر کے شریک ہونگے۔(40/47, 34/32, 33/67) (37/33)

اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿٣٤﴾

(یہ سلوک کچھ انہی پر محدود نہیں) ہمارا قانون مکافات یقیناً تمام مجرمین کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا جاتا ہے۔ (37/34)

Marfat.com

اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۙ يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝۳۵

جب ان لوگوں کو کہا جاتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات فقط صاحب اقتدار بااختیار، حاکم ومالک ہے (اس کے سوا کسی کی اطاعت ومحکومیت جائز نہیں) تو وہ نہایت متکبرانہ انداز میں گزر جاتے تھے۔ (37/35)

وَيَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ۝۳۶

اور کہتے تھے: کیا ہم ایک دیوانے شاعر کے کہنے پر اپنے معبودوں کو چھوڑ دیں (اسے تو جن چمٹا ہوا ہے) (37/36)

بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝۳۷

حالانکہ درحقیقت (ہمارا رسول نہ شاعر ہے نہ دیوانہ) اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک محکم ضابطہ حیات لے کر آیا ہے جو سراسر حق وصداقت پر مبنی ہے اور پہلے آنے والے رسولوں کی تصدیق کرنے والا ہے۔ (37/37)

اِنَّكُمْ لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ۝۳۸

اب ان سے کہا جائیگا: کہ تم ایک الم ناک عذاب کا مزا چکھنے والے ہو۔ (37/38)

وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۳۹

تمہیں جو بھی بدلہ دیا جارہا ہے وہ تمہارے انہی اعمال کے نتیجہ میں دیا جارہا ہے جو تم کرتے رہتے تھے۔ (37/39)

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝۴۰

مگر اللہ تعالیٰ کے مخلص بندے (اس عذاب النار سے محفوظ ہونگے) (37/40)

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ۝۴۱

ان کے لئے ایسا خوش گوار وخوش ذائقہ رزق اور آسائشیں ہونگی جن کا ذکر قران کریم میں جابجا کیا گیا ہے۔ (37/41)

Marfat.com

فَوَاكِهُ ۚ وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۴۲﴾
فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۴۳﴾
عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿۴۴﴾

گوناگوں قسم کے خوش ذائقہ پھل ہونگے اور یہ لوگ صاحب عزت وتکریم ہونگے ، وہ نعمتوں بھرے باغات میں ایک دوسرے کے سامنے شاہ نشینوں میں بیٹھے ہونگے ۔ (37/42-44)

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿۴۵﴾

ان کی محفلوں میں مشروبات کے بھرے ہوئے جام گردش میں ہونگے ، اور ٹھنڈے پانی کے چشمے رواں دواں ہونگے ۔ (37/45)

بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿۴۶﴾
لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ﴿۴۷﴾

ایسا مشروب جیسے چمکتی دمکتی شراب جو پینے والوں کیلئے بیحد لذیذ ہوگی ۔ نہ تو اس میں خمار و مستی ہوگی نہ ہوش کافور ہونگے ۔ (37/46-47)

وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ﴿۴۸﴾
كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۴۹﴾

اور ان کی ہمنیش دز دیدہ نگاہ وغزالہ چشم اصناف جمیلہ ہونگی (یعنی طبعی حسن و جمال کے ساتھ عفت و پاکیزگی کی مجسمات اور شرم و حیا کی پیکر) گویا جنتی معاشرہ کی یہ تشکیل ہوگی ۔ (37/48-49)

فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۵۰﴾

پھر وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوکر باہمی تبادلہ خیالات کریں گے یعنی سوال و جواب ہوں گے ۔ (37/50)

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّيْ كَانَ لِيْ قَرِيْنٌ ﴿۵۱﴾

Marfat.com

يَّقُوْلُ اَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ﴿۵۲﴾

ان میں سے ایک کہے گا (دنیا میں) میرا ایک ساتھی ہوا کرتا تھا۔ جو مجھ سے پوچھا کرتا تھا کیا تم بھی یوم آخرت کی تصدیق کرنے والوں میں ہو؟(37/51-52)

ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ﴿۵۳﴾

جو یہ کہتے ہیں جب ہم مر جائینگے اور خاک میں مل جائینگے اور ہڈیوں کا پنجر بن کر رہ جائینگے تو اس کے بعد ہم دوبارہ زندہ کئے جائیں گے تا کہ جزا اور سزا دی جائے؟ (37/53)

قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ﴿۵۴﴾

دوسرا اس سے کہے گا: کیا تم اسے (جہنم) میں ایک نظر جھانکنا چاہتے ہو؟ (37/54)

فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿۵۵﴾

جونہی وہ جھانکے گا تو دوزخ کی تہہ میں اسے دیکھے گا۔(37/55)

قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ ﴿۵۶﴾

وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿۵۷﴾

(یہ منظر دیکھ کر) وہ اس سے کہے گا: اللہ کی قسم! تو نے تو اپنی طرف مجھے تباہ و برباد کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم میرے شامل حال نہ ہوتا، تو آج میں انہی لوگوں میں ہوتا جو عذاب جہنم میں پڑے ہیں۔(37/56-57)

اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ ﴿۵۸﴾

اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۵۹﴾

کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ ہم مرنے والے نہیں ہیں؟ جو موت آنی تھی وہ آ چکی (اب ہمیں نہ موت آئیگی) اور نہ ہمیں کوئی عذاب ہوگا(37/58-59)(44/56)

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۶۰﴾

یقیناً یہی عظیم الشان کامیابی و کامرانی ہے (Surely this is a supreme sucess and solvation)(37/60)

Marfat.com

لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ﴿۶۱﴾

اے رسول! ان لوگوں کو بتادو: یہ ہے دراصل کامیابی وکامرانی جس کے حصول کیلئے ہر کام کرنے والے کو کام کرنا چاہیے۔(37/61)

اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ﴿۶۲﴾

ان سے پوچھو: کہ جنت الفردوس کی مہمانی اور باعزت رزق اچھا ہے یا شجرۃ الزقوم کا درخت ہے (جو نتیجہ ہے ظلم واستبداد حصول مال و دولت کا) (56/45, 44/44-49, 37/62) 17/60)

اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ﴿۶۳﴾

اس سے ہم نے ظالموں کے لئے عذاب کی چیز بنایا ہے۔(37/63)

اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ﴿۶۴﴾

یہ شجرۃ الزقوم جہنّم میں اگتا ہے یعنی غلط اعمال کا نتیجہ ہے۔(37/64)

طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ﴿۶۵﴾

اس کا خوشہ ایسے دکھائی دیتا ہے جیسے ناگ یا اژدھا کا سر (پھن جس میں زہر ہی زہر ہوتا ہے)۔(37/65)

فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿۶۶﴾

پس وہ اسی میں سے کھائیں گے اور اسی سے پیٹ بھریں گے۔(37/66)

ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿۶۷﴾

پھر اس کے اوپر سے کھولتا ہوا آمیزہ دیا جائیگا (یعنی کثافتوں سے بھرا گرم پانی جس سے پیاس اور بھڑکے گی)(37/67)

ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ ﴿۶۸﴾

پھر اس کے بعد انکی واپسی اس آتش جہنم کی طرف ہوگی۔(37/68)

Marfat.com

اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ ﴿٦٩﴾
فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ ﴿٧٠﴾

(یہ وہ لوگ ہیں جو حق صداقت کی مخالفت کرتے رہے ہیں) جنہوں نے اپنے آباؤ اجداد کو گمراہ پایا۔ چنانچہ اب یہ انہی کے نقش قدم پر (آنکھیں بند کرکے) تیزی سے دوڑے جارہے ہیں۔ (37/69-70)

وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٧١﴾

حالانکہ ان سے پہلے بھی اقوام اسی طرح غلط روش زندگی پر گمراہ ہوچکی ہیں۔ (37/71)

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿٧٢﴾

اور یقیناً ہم نے ان میں انکی غلط روش زندگی کے تباہ کن انجام سے متنبہ کرنے والے اپنے رسول بھیجے تھے۔ (37/72)

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿٧٣﴾

پس دیکھ لو! جنکو متنبہ کیا گیا تھا (انہوں نے کان نہ دھرے تو) ان کا انجام کیسا ہوا؟ (37/73)

ع ٢ ٥٢ ٦ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿٧٤﴾

البتہ ہمارے جن مخلص بندوں نے (ان سے الگ رہ کر صحیح روش زندگی اختیار کرے رکھی انکا مآل کیسا اچھا رہا۔) (37/74)

وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ﴿٧٥﴾ صلے

(مثال کے طور پر حضرت نوح کے واقع کو یاد کرو) اس نے (سرکش قوتوں کے ظلم واستبداد کے خلاف) ہمیں پکارا۔ ہم نے اپنے قانون فوز وفلاح کے مطابق اس کی پکار کو سنا تو دنیا جانتی ہے کہ ہم نے کس خوبی سے اسکی فریاد کا جواب دیا۔ ہم فریادی کی فریاد کا بہت اچھا جواب دینے والے ہیں۔ (37/75)

Marfat.com

وَنَجَّيْنٰهُ وَ اَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۝٧٦ صلے

اور ہم نے اس کو اسکے اطاعت گزاروں اور فرمانبردار لوگوں کو کرب عظیم سے یعنی شدید اذیت سے نجات دی۔ (37/76)

وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ۝٧٧ صلے

اور ہم نے اسکی نسل کو باقی رکھا (اور ظالم اور سرکش مخالفین کو غرقاب کر دیا) (37/77)

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝٧٨ صلے

اور بعد میں آنے والی نسلوں میں اس کا تذکرہ حسن وخوبی اور خیر و برکت سے جاری رکھا۔ (37/78)

سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ۝٧٩

اور اس طرح حضرت نوح کو عالم ہستی میں امن وسلامتی کا پیامبر ہونے کا شرف حاصل رہا۔ (37/79)

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝٨٠

یقیناً ہم (اپنے قانون انعام وفضل کے مطابق) حسن کارانہ انداز سے زندگی بسر کرنے والوں کو ایسا ہی اجر وصلہ عطا کیا کرتے ہیں (جو انکے حسن عمل کا حسین صلہ ہوا کرتا ہے) (37/80)

اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝٨١

درحقیقت وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھا (وہ توحید الٰہی اور ربوبیت کی صداقت پر یقین رکھتا تھا)۔ (37/81)

ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۝٨٢

(ہم نے صرف اسے اور اسکے پیروکاروں کو بچالیا) پھر دوسرے مخالف گروہ کو ہم نے اپنے (قانون مجازات کے مطابق) غرق کر دیا۔ (37/82)

وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ۝٨٣

اور حضرت ابراہیم بھی انہیں (حضرت نوح) کے گروہ میں سے تھے (تمام انبیاء ایک ہی گروہ میں سے تھے) (21/92)(37/83)

وقف لازم

Marfat.com

اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿۸۴﴾

جب وہ اپنے رب کے حضور بے عیب حسین وصالح اور مطمئن قلب کے ساتھ حاضر ہوا (ایسا دل جو تمام اعتقادی اور اخلاقی خامیوں سے پاک ہو جس میں کفر وشرک اور شکوک وشبہات کا شائبہ تک نہ ہو)۔ (37/84)

اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۸۵﴾

جب اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم کے افراد سے پوچھا: کہ یہ کیا چیزیں ہیں جنکی تم عبادت کرتے ہو؟ (37/85)

اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ﴿۸۶﴾

کیا تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جھوٹ موٹ کے خود ساختہ معبودوں کو چاہتے اور فروغ دیتے ہو۔ (37/86)

فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۷﴾

آخر رب العالمین کے بارے میں تمہارا کیا گمان وقیاس ہے؟ (37/87)

فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ ﴿۸۸﴾

پھر اس (حضرت ابراہیم) نے ستاروں پر نگاہ ڈالی (ان میں عیب ونقص کو پرکھا) (اس آیت مقدسہ میں ایک خاص واقع کا ذکر ہے جسکی تفصیلات آیات نمبر 29/16-25,21/57-78 اور 19/41-50 میں دی گئی ہیں) (37/88)

فَقَالَ اِنِّيْ سَقِيْمٌ ﴿۸۹﴾

اور کہا: میں تمہارے معبودوں سے دل گرفتہ اور بیزار ہوں (60/4, 6/78) (37/89)

فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ ﴿۹۰﴾

چنانچہ وہ لوگ اسے چھوڑ کر چلے گئے (اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں نے کسی خاص قومی یا مذہبی تہوار (Festival) میں جانے کیلئے حضرت ابراہیم کو بھی ساتھ لے جانا چاہا ہوگا جس پر اس نے بیزاری کا اظہار کیا تھا)۔ (37/90)

Marfat.com

فَرَاغَ اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ۝٩١

مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ۝٩٢

(انکے جانے کے بعد حضرت ابراہیم) انکے معبودوں کی طرف متوجہ ہوا اور تعریضاً کہنے لگا: تمہارے آگے جو کھانے پینے کی چیزیں رکھی گئی ہیں تم انہیں کھاتے کیوں نہیں؟ تمہیں کیا ہوا کہ تم بولتے نہیں؟ (37/91-92)

فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِيْنِ ۝٩٣

بعدازاں موقع پاتے ہوئے وہ ان پر غضبناک ہوکر ٹوٹ پڑا اور سیدھے ہاتھ سے خوب ضربیں لگائیں۔ (21/60) (37/93)

فَاَقْبَلُوْٓا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ ۝٩٤

جب ان لوگوں کو ماجرے کی خبر ہوئی کہ انکے بت توڑ دیئے گئے ہیں تو وہ تیز تیز دوڑتے ہوئے آئے۔ (37/94)

قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ۝٩٥

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ۝٩٦

(باوجود اسکے کہ وہ دیکھ کر غصے میں آ گئے مگر حضرت ابراہیم نے نہایت اطمینان اور سکون) سے کہا: کہ تم اپنے ہاتھوں سے تراشی ہوئی چیزوں کی عبادت کیوں کرتے ہو؟ جبکہ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے تمہیں بھی پیدا فرمایا ہے اور تمہاری مصنوعات کو بھی۔ (37/95-96)

قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِى الْجَحِيْمِ ۝٩٧

انہوں نے آپس میں کہا: کہ اس کیلئے (ایک وسیع عمارت میں) چتا تیار کرو اور اس کو شعلہ زن آگ میں پھینک دو۔ (37/97)

فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ ۝٩٨

پس انہوں نے اس کے خلاف چال چلنا چاہی تھی (مگر ہم نے اپنے قانون تدبیری کے مطابق) انہی کو نیچا دکھایا۔ (37/98)

Marfat.com

وَقَالَ اِنِّیۡ ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیۡ سَیَهۡدِیۡنِ ﴿۹۹﴾

اور پھر حضرت ابراہیم نے کہا: میں اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں وہ مجھے راہ راست دکھادے گا۔(37/99)

رَبِّ هَبۡ لِیۡ مِنَ الصّٰلِحِیۡنَ ﴿۱۰۰﴾

(وہ دست بدعا ہوکر اپنے رب سے ملتجی ہوا) کہ اے میرے پروردگار! مجھے ایک بیٹا عطا فرما جو صالحین میں سے ہو۔(37/100)

فَبَشَّرۡنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِیۡمٍ ﴿۱۰۱﴾

(حضرت ابراہیم کی دعا مستجاب ہوئی) سو ہم نے اسے ایک حلیم و بردبار لڑکے کی بشارت دی۔(37/101)

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعۡیَ قَالَ یٰبُنَیَّ اِنِّیۡۤ اَرٰی فِی الۡمَنَامِ اَنِّیۡۤ اَذۡبَحُكَ فَانۡظُرۡ مَاذَا تَرٰی ؕ قَالَ یٰۤاَبَتِ افۡعَلۡ مَا تُؤۡمَرُ ۫ سَتَجِدُنِیۡۤ اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیۡنَ ﴿۱۰۲﴾

جب وہ لڑکا (حضرت اسماعیل) بڑا ہوا اور اپنے باپ کا ہاتھ بٹانے کے قابل ہوگیا۔تو ایک دن اس کے باپ سیدنا حضرت ابراہیم نے اس سے کہا: اے میرے پیارے بیٹے! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تجھے ذبح کررہا ہوں۔سوتم سوچ بچار کر کے مجھے بتادو کیا رائے ہے۔اس نے جواب دیا: ابا جان! جو کچھ آپ کو حکم دیا جارہا ہے اسکی تعمیل کر گزریے۔آپ انشاء اللہ مشیت الٰہی کے مطابق مجھے ثابت قدم پائینگے۔(37/102)

فَلَمَّاۤ اَسۡلَمَا وَتَلَّهٗ لِلۡجَبِیۡنِ ﴿۱۰۳﴾ ۚ

جب دونوں (باپ بیٹے) نے اللہ تعالیٰ کے سامنے سر تسلیم خم کردیا تو باپ نے بیٹے کو ایک بلند جگہ پر پیشانی کے بل لٹالیا۔(37/103)

وَنَادَیۡنٰهُ اَنۡ یّٰۤاِبۡرٰهِیۡمُ ۙ﴿۱۰۴﴾

قَدۡ صَدَّقۡتَ الرُّءۡیَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجۡزِی الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۱۰۵﴾

Marfat.com

اور ہم نے اسے (حضرت ابراہیم) کو ندادی کہ اے ابراہیم! تو نے اپنے عمل سے خواب سچ کر دکھایا، اپنی ذمہ داری سے بڑھ کر کچھ کرنے والوں کو ہم جزا بھی انکے حسن عمل کے مطابق دیا کرتے ہیں۔(37/104-05)

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ﴿۱۰۶﴾

یہ ایک واضح معاملہ تھا، یہ دکھانے کیلئے کہ حضرت ابراہیم کی حقیقی سیرت اور اس کی ذات کی کس قدر نمود ہو چکی ہے۔(37/106)

وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۰۷﴾

لہٰذا ہم نے اسے حضرت اسماعیل کو ایک عظیم قربانی، بیت اللہ کی پاسبانی (Devotion) کے لئے بچالیا(14/37)(37/107)

نوٹ نمبر2: حضرت اسماعیل کے ذبح کرنے کا خواب یا حکم بے معنی نہ تھا۔اس سے مراد صرف یہ نہ تھی کہ حضرت ابراہیم کی آزمائش کی جائے بلکہ پیش نظر ایک اور مقصد عظیم تھا اور وہ یوں پورا ہوا کہ حضرت اسماعیل کو آخر حضرت ابراہیم نے حکم الٰہی کے مطابق اپنے سے جدا کر کے ایک ایسے گھر خانہ کعبہ کی تولیّت سونپ دی گئی جو بے آب و گیا اور سنگ لاخ چٹانوں کے درمیان واقع جہاں روزگار کے کوئی مواقع حاصل نہ تھے، لہٰذا بظاہر یہی واقعہ ذبح کرنے کے مترادف تھا جسے عظیم قربانی کے نام سے گردانا گیا اور قیامت تک اللہ تعالیٰ نے صاحب استعداد اہل ایمان حضرات کو فریضہ حج کے لئے وہاں سے حاضر ہونے کا حکم صادر فرمایا تا کہ حضرت اسماعیل اور انکی والدہ ماجدہ کے لئے روزی کے اسباب پیدا ہوتے رہیں۔

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾

سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴿۱۰۹﴾

اور یہ فریضہ بعد میں آنے والی نسلوں پر بھی عائد رکھا انکے سپرد کر دیا (اور انکی زبان پر یہ الفاظ جاری کر دیئے) کہ حضرت ابراھیمؑ پر سلام ہو۔(37/108-109)

Marfat.com

كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۱۰﴾

(ہم اپنے قانون انعام وفضل کے مطابق) حسن عمل کرنے والوں کو ایسا ہی اجر دیا کرتے ہیں۔ (37/110)

اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۱﴾

یقیناً وہ (حضرت ابراہیم) ہمارے مومن بندوں میں سے تھا جس نے توحید الٰہی کے عقیدے کے مطابق زندگی بسر کی۔ (37/111)

وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۱۲﴾

اور ہم نے اسے (دوسرے بیٹے) حضرت اسحاق نبیؑ کی بھی خوشخبری دی جو صالحین کے زمرے میں سے تھا۔ (37/112)

ع ۳ ۲۹ ۷ وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اِسْحٰقَ ؕ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِيْنٌ ﴿۱۱۳﴾

اور ہم نے اسے اور حضرت اسحاق کو برکات سے نوازا اب ان دونوں کی اولاد میں سے کوئی محسن اور کوئی اپنے نفس پر صریحاً ظلم کرنے والے بھی ہیں۔ (37/113)

نوٹ نمبر 3: حضرت ابراہیم کے دو بیٹوں حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق کی نسل سے دو بہت بڑی قومیں پیدا ہوئیں ایک بنی اسرائیل جس سے دنیا کے دو بڑے مذاہب یہودیت اور نصرانیت نکلے، دوسرے بنیؑ اسماعیل۔ نزول قرآن کے وقت تمام اہل عرب کے مقتدا اور پیشوا تھے اور انکے قبیلہ قریش کو ان میں سب سے زیادہ مقام حاصل تھا۔ اسی میں سے حضرت محمد رسول اللہؐ پیدا ہوئے۔ جن کی وساطت سے نور اسلام کے چشمے پھوٹے جو اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین ہے۔

وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۱۴﴾

وَنَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۱۵﴾

Marfat.com

بلاشبہ ہم نے (بنی اسرائیل میں سے) حضرت موسیٰ اور ہارون پر (بلاتر دومعاوضہ) بھاری احسانات کئے تھے اور انہیں اور انکی قوم کو ایک جانکاہ مصیبت سے نجات دی تھی۔(37/114-115)

وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۶﴾

(دشمن کے مقابلہ میں) انکی مدد کی تو وہ (قوم فرعون) پر غالب آ گئے۔(37/116)

وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ﴿۱۱۷﴾

وَهَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۱۸﴾

ان دونوں (موسیٰ اور ہارون) کو ہم نے ایک واضح کتاب عطا کی یعنی وہ ضابطہ حیات جو کھلے کھلے حقائق اپنے اندر رکھتا تھا اور زندگی کی سیدھی اور متوازن راہ کی طرف راہ نمائی کی تھی۔ (37/117-18)

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾

سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۰﴾

اور انکی داستان حیات کو بعد میں آنے والی نسلوں کیلئے تعریف وتوصیف اور موعظت کا باعث بنایا اور (انکی زبانوں پہ الفاظ جاری کردیئے) کہ حضرت موسیٰ اور ہارون پر سلامتی ہو۔ (37/119-20)

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۱﴾

اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۲﴾

ہم (اپنے قانون انعام وفضل کے مطابق) حسن عمل کرنے والوں کو ایسی ہی جزا دیا کرتے ہیں یقیناً وہ دونوں ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔(37/121-22)

وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۲۳﴾

اور بلاشبہ حضرت الیاس بھی ہمارے رسولوں میں سے تھے (جن کی واپسی کے لئے یہود اب تک منتظر ہیں)۔(37/123)

Marfat.com

اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٢٤﴾

(اس وقت کو یاد کرو) جب اس نے اپنی قوم سے کہا تھا: تم کیوں اس کے مکافات عمل سے ڈرتے نہیں ہو؟ (37/124)

اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ ﴿١٢٥﴾

اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٢٦﴾

کیا تم اپنے (خود ساختہ) بعل کو (اپنی حاجت روائی، استمداد و استعانت کے لئے) پکارتے ہو اور احسن اور اکمل تخلیق کرنے والے کو چھوڑ دیتے ہو؟ (اس اللہ کو جو تمہارا پروردگار اور تمہارے آباؤ اجداد کا بھی پروردگار ہے) (37/125-26)

فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿١٢٧﴾

پس انہوں نے اسکی تکذیب کی سو وہ (ہمارے قانون مجازات کے مطابق) ابدی عذاب پانے کیلئے ہمارے حضور پیش کئے جائینگے۔ (37/127)

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿١٢٨﴾

مگر (اس المناک انجام سے وہی لوگ بچیں گے) جو اللہ تعالیٰ کے مخلص بندے ہیں یعنی ایسے لوگ جو ہر قسم کے مشرکانہ اور باطل عقائد و رسوم سے پاک و منزہ ہونگے۔ (37/128)

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿١٢٩﴾

سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ ﴿١٣٠﴾

اور حضرت الیاس کے تذکرہ کو بھی ہم نے آنیوالوں کیلئے موجب عبرت و موعظت بنایا۔ سلامتی ہو حضرت الیاس پر۔ (37/129-30)

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٣١﴾

(ہم اپنے قانون انعام و فضل کے مطابق) حسن عمل کرنے والوں کو ایسا ہی اجر دیا کرتے ہیں۔ (37/131)

Marfat.com

اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٣٢﴾

وہ (حضرت الیاس) بلاشبہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھا۔ (37/132)

وَ اِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٣٣﴾

اور یقیناً حضرت لوط بھی ہمارے رسولوں میں سے تھا۔(37/133)

اِذْ نَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٣٤﴾

اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ﴿١٣٥﴾

(اس واقعہ کو بھی یاد کرو) جب ہم نے اسے اور اسکے سب پیروکاروں کو بچالیا تھا سوائے ایک بڑھیا کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں تھی۔ (7/83)(37/134-35)

ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿١٣٦﴾

پھر ہم نے باقی سب کو نیست ونابود کر کے رکھ دیا۔(37/136)

وَ اِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِيْنَ ﴿١٣٧﴾

وَ بِالَّيْلِ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿١٣٨﴾

تمہارا صبح وشام انکی اجڑی ہوئی بستیوں کے کھنڈرات پر سے گزر ہوتا ہے پھر تم کیوں عقل وفکر سے کام نہیں لیتے ہو۔ (37/137-38)

وَ اِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٣٩﴾

اور بلاشبہ حضرت یونس بھی ہمارے رسولوں میں سے تھا۔ (21/87-88) (37/139)

اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿١٤٠﴾

(وہ واقع بھی یاد کرو) جب وہ ایک (مسافروں سے) بھری لدی ہوئی کشتی کی طرف بھاگ نکلا۔ (37/140) (اس طرح بھاگ نکلا جیسے کوئی غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر بھاگ نکلتا ہے)

Marfat.com

فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ﴿١٤١﴾

کمزور و ناتواں ہونے کے باعث لغزش کھائی اور سمندر میں گر گیا۔(37/141)

فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ ﴿١٤٢﴾

ایک بڑی مچھلی نے اپنے منہ میں کھینچا اور جھٹ سے نگل لیا اور وہی قابل ملامت یعنی الزام اسی پر تھا۔(37/142)

فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ﴿١٤٣﴾

لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿١٤٤﴾

اگر وہ پوری قوت سے جدوجہد کرنے والوں میں سے نہ ہوتا یعنی اللہ تعالیٰ کے احکام کو سرگرمی سے سرانجام دینے والا نہ ہوتا تو اس وقت تک اس کے پیٹ میں پڑا رہتا جب تک اسکے باہر آنے کے موانعات دور نہ کر دیئے جاتے (21/87)(37/143-44)

فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ ﴿١٤٥﴾

لہٰذا ہم نے اسے (اپنے قانون رحمت اور انابت و اجابت کے مطابق) ایک کھلے میدان میں لا پھینکا۔ درانحالانکہ وہ کمزوری سے نڈھال ہو چکا تھا۔ (37/145)

وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ﴿١٤٦﴾

اور اس پر چوڑے پتوں والا پودا سایہ فگن کر دیا۔ (37/146)

وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ ﴿١٤٧﴾

فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿١٤٨﴾

اور ہم نے اسے ایک لاکھ یا اس سے زائد لوگوں کی طرف بھیج دیا (جبکہ اس کی قوم کے لوگ آثار عذاب سے خوف زدہ ہو کر ایمان لے آئے تھے تو ہم نے اپنے قانون فلاح و دعا کے مطابق) عذاب ٹال دیا، سو ہم نے انہیں ایک مدت معینہ تک زندگی کے ساز و سامان سے متمع ہونے کیلئے باقی رکھا۔ (37/147-48)

Marfat.com

فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ ﴿١٤٩﴾

پس (اے رسول!) ان لوگوں سے پوچھئے: ''کہ کیا تمہارے رب کیلئے تو بیٹیاں ہیں اور انکے لئے بیٹے؟'' (37/149)

اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ ﴿١٥٠﴾

کیا واقعی ہم نے ملائکہ کو عورتوں کی شکل وصورت میں ان کی موجودگی میں بنایا ہے اور یہ ان کو بنتے ہوئے دیکھ رہے تھے؟ (37/150)

اَلَآ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿١٥١﴾

وَلَدَ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿١٥٢﴾

خوب سن لو: ''یہ افترا یا بہتان باندھ کر کہہ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ صاحب اولاد ہے فی الواقع یہ جھوٹے ہیں۔ (37/151-52)

اَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِيْنَ ﴿١٥٣﴾

مَا لَكُمْ ۙ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿١٥٤﴾

اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿١٥٥﴾

کیا اللہ تعالیٰ نے بیٹوں کی بجائے بیٹیوں کو اپنے لئے پسند فرمایا ہے؟ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ (ایک مہمل عقیدہ پر ایمان رکھتے ہو؟) تم کیسے فیصلے کرتے ہو؟ اس قدر واضح دلائل کے باوجود تم تفکر بالحق نہیں کرتے ہو؟ (37/153-54-55)

اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٥٦﴾

فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١٥٧﴾

پھر کیا تمہارے پاس (ان بیہودہ عقائد کیلئے) کوئی واضح سند موجود ہے؟ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو ذرا اپنی (الہامی) کتاب ہی کو اپنی تائید وتصدیق کیلئے پیش کرو۔ (37/156-57)

Marfat.com

وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا ؕ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ۙ﴿۱۵۸﴾

اور انہوں نے اللہ اور ملائکہ کے درمیان نسبی رشتہ مقرر کر رکھا ہے حالانکہ یقیناً ملائکہ جانتے ہیں کہ یہ لوگ مجرم کی حیثیت سے پیش ہونے والے ہیں۔(37/158)

سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۙ﴿۱۵۹﴾

اللہ تعالیٰ کے متعلق جو تصورات یہ لوگ رکھتے ہیں وہ ان سے بہت بلند، مبرا اور پاکیزہ ہے۔ (37/159)

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۰﴾

ہاں البتہ جو اللہ کے مخلص بندے ہیں (وہ اس قسم کے بیہودہ) عقائد نہیں رکھتے(37/160)

فَاِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ ۙ﴿۱۶۱﴾

مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ ۙ﴿۱۶۲﴾

(سوائے گروہ مخالف، جان رکھو!) تم اور تمہارے معبودان باطلہ سب مل کر بھی ان مخلص بندوں کو اللہ کی راہ سے گمراہ نہیں کر سکتے۔(37/161-62)

اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۶۳﴾

سوائے اس کے جسے (قانون مجازات کے مطابق) جہنم میں داخل ہو کر جلنا ہو۔(37/163)

وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ۙ﴿۱۶۴﴾

اور (ہمارے مخلص بندے یقین رکھتے ہیں) کہ ان میں سے ایسا کوئی نہیں جس کا منصب متعین و مقرر نہ کیا گیا ہو۔(37/164)

وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ۚ﴿۱۶۵﴾

وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ﴿۱۶۶﴾

اور ہم نے ہی (ہمیشہ امتثال امر یعنی تعمیل حکم) کے لئے صف بستہ رہتے ہیں اور ہم ہی تعمیل حکم میں سرگرم عمل رہتے ہیں۔(37/165-66)

Marfat.com

وَاِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ ﴿١٦٧﴾
لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٦٨﴾
لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿١٦٩﴾

اور یہ مخالفین دین اسلام، قبل ازیں کہا کرتے تھے کہ اگر پہلے لوگ ہمارے پاس کوئی ذکر و نصیحت کی (کتاب) چھوڑ جاتے تو ہم بھی اللہ تعالیٰ کے مخلص و برگزیدہ بندے ہوتے۔ (37/167 to 169)

فَكَفَرُوْا بِهٖ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿١٧٠﴾

لیکن جب انکے پاس کتاب آئی، توانہوں نے اس کا انکار کیا پس عنقریب وہ جان لیں گے کہ انکار کرنے کے نتائج وعواقب کیا ہوتے ہیں (کفران نعمت کا کیا نتیجہ ہوا کرتا ہے) (37/170)

وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٧١﴾
اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ﴿١٧٢﴾

بلاشبہ ہم اپنے ان بندوں کے متعلق جنہیں ہم نے رسول بنا کر بھیجا تھا پہلے ہی سے فیصلہ کر رکھا ہے کہ وہ مظفر و منصور ہیں یعنی ہماری تائید و نصرت انہی کو ہوگی۔ (37/171-72)

وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿١٧٣﴾

اور بالآخر ہمارا لشکر ہی غالب ہو کر رہے گا۔ (37/173)

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿١٧٤﴾

پس اے رسول! ان (منکرین) کو کچھ مدت تک انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیں (37/174)

وَّاَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿١٧٥﴾

اور دیکھتے رہو عنقریب یہ خود ہی انجام کو دیکھ لیں گے۔ (37/175)

اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿١٧٦﴾

کیا یہ ہمارے عذاب کیلئے جلدی مچا رہے ہیں؟ (تو ہم جلد ہی ان پر عذاب نازل کر دیں گے)۔ (37/176)

Marfat.com

فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿١٧٧﴾

لیکن جس دن وہ تباہی ان کے آنگن میں اترے گی تو ان لوگوں کیلئے جنہیں آنے والی تباہی سے متنبہ کیا جاتا ہے بہت بری ہوگی۔(37/177)

وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿١٧٨﴾

وَّاَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿١٧٩﴾

اے رسول! تو اس وقت تک (ان منکرین سے) اعراض برتو اور ذرا دیکھتے رہئے وہ کیا کرتے ہیں۔عنقریب اپنی مخالفت کا انجام دیکھ لیں گے۔(37/178-79)

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿١٨٠﴾

وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٨١﴾

پاک اور برتر ہے تیرا رب جو صاحب قوت اور اقتدار و اختیار ہے ان باتوں سے جو یہ لوگ اس کے متعلق کرتے ہیں۔سلامتی ہو مرسلین پر (جو بنی نوع انسان کو اللہ تعالیٰ کے پیغامات پہنچاتے ہیں)۔(37/180-81)

ع ٥ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٨٢﴾

تعریف و توصیف اور ستائش و تحسین صرف اللہ ہی کیلئے ہے جو اقوام عالم کی نشو و نما کا ضامن ہے۔(37/182)

سُوْرَةُ صٓ مَكِّيَّةٌ

اٰیاتھا ٨٨ رُكُوْعَاتُهَا ٥

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ ﴿١﴾

یہ قرآن حکیم فرقان حمید شاہد ہے کہ جو بات (محمد رسول اللہؐ کرتے) ہیں حق و صداقت پر مبنی ہے۔(38/1)

Marfat.com

بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ۝۲

لیکن یہ لوگ قرآن مجید کی مخالفت اور انکار کرنے والے۔ اپنی قوت کے نشہ میں بدمست ہوکر قرآن کریم کی مخالفت پر اتر آئے ہیں۔ (59/4)(38/2)

كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ ۝۳

ہم نے (اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق) ان سے پہلے کتنی ہی امتوں کو (انکے انکار کے باعث) ہلاک کر دیا ہے لیکن جب تباہی انکے سر پر کھڑی ہو جاتی ہے تو پھر ہمیں پکارنے لگتے۔ مگر (It was no longer the time وہ وقت (عذاب سے) بھاگ کر بچ نکلنے کا نہیں ہوتا تھا (38/3) of to escape)

وَعَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ ۫ وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۝۴

(اس جھوٹی عزت وتکریم کا نتیجہ ہے) کہ یہ لوگ اس بات پر تعجب میں پڑے ہیں کہ انہی میں سے ایک شخص اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل سے متنبہ کرنے والا کیسے آ گیا؟ اور کافرین کہنے لگے کہ یہ شخص بڑا فریبی، جادوگر اور بڑا جھوٹا ہے۔ (38/4)

اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ۝۵

کیا اس نے تمام معبودوں کی جگہ ایک ہی معبود بنا دیا ہے یقیناً یہ تو بڑے تعجب کی بات ہے۔ (38/5)

وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ يُّرَادُ ۝۶

اور (بجائے مصالحت وایمان لانے کے) ان (کافروں مشرکوں کے) سردار یہ کہتے ہوئے چل دیئے کہ لوگو! اپنی پہلی ڈگر یا روش پر چلتے رہو (اور اپنے آباؤ اجداد کے) معبودوں پر قائم اور ثابت قدم رہو (یہ باتیں جو یہ شخص کر رہا ہے اس کے پیش نظر کوئی منصوبہ ہے) یقیناً اس بات میں اس کی اپنی کوئی غرض وغائت ہے۔ (38/6)

مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۚ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ۝۷

Marfat.com

یہ بات تو ہم نے زمانہ قریب کی مدت میں کسی سے نہیں سنی یہ کچھ بھی نہیں ہے مگر ایک من گھڑت بات ہے۔(26/15)(38/7)

ءَاُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَيْنِنَا ؕ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِيْ ۚ بَلْ لَّمَّا يَذُوْقُوْا عَذَابِ ؕ ۸

کیا ہم سب کے درمیان بس یہی ایک شخص قابل رہ گیا تھا۔جس پر یہ اللہ تعالیٰ کا ذکر یعنی یہ ضابطہ حیات نازل ہوتا؟ جو عوام الناس کے لئے ذکر ہے (دراصل یہ صرف رسول کی رسالت پر اعتراض نہیں) بلکہ وہ میری وحی کے متعلق شک وشبہ میں پڑے ہوئے ہیں۔یہ ساری باتیں اس لئے کرتے ہیں کہ انہوں نے (ہمارے قانون مجازات اور کفران نعمت کے مطابق) ہمارے عذاب کا مزہ چکھا نہیں ہے۔(38/8)

اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ ۚ ۹

کیا تیرے پروردگار کی رحمت ونعمتوں کے خزانے ان کے قبضہ قدرت میں ہیں، جو نہایت مقتدر اور غلبہ پانے والا ہے جو اپنے فضل وکرم سے نہایت درجہ نعمتوں سے نوازنے والا ہے؟ (38/9)

اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۖ فَلْيَرْتَقُوْا فِي الْاَسْبَابِ ۝ ۱۰

کیا یہ زمین وآسمان اور انکے درمیان جو کچھ بھی ہے انکے مالک ہیں؟ (اگر ہیں) تو یہ عالم اسباب کی بلندیوں پر چڑھ دیکھیں (اور اپنی منشا کے مطابق فیصلے کر دیکھیں),(43/31-32, 12/100) (38/10)

جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ مِّنَ الْاَحْزَابِ ۝ ۱۱

(لیکن اس کے باوجود) یہ لشکر یہاں (مکہ معظّمہ) میں شکست خوردہ لشکر میں سے ایک یہ بھی لشکر ہے۔(38/11)

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ ذُو الْاَوْتَادِ ۝ ۱۲

اس سے پہلے قوم نوح اور عاد اور فرعون جو محکم قوتوں کا مالک اور جو کھونٹو پر کودتا تھا ہمارے قوانین کی تکذیب کر چکے ہیں۔(38/12)

Marfat.com

وَثَمُوْدُ وَقَوْمُ لُوْطٍ وَّاَصْحٰبُ لْئَيْكَةِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ الْاَحْزَابُ ⑬

اِنْ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ⑭ ع

اور اسی طرح قوم ثمود اور قوم لوط اور اصحاب ایکہ یعنی بن کے رہنے والوں نے جن کے بہت بڑے لاؤ لشکر تھے ان سب نے ہمارے رسولوں کو جھٹلایا تھا جس کی پاداش میں بالآخر (ہمارے قانون مجازات کے مطابق) ان پر ہمارا عذاب واقع ہوا۔ (38/13-14)

وَمَا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَاۗءِ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ⑮

اب یہ لوگ ایک دھماکہ خیز آواز کے منتظر ہیں جس کے جھٹکوں میں وقفہ نہیں ہوگا (گویا تباہی مسلسل ہوتی رہے گی)۔ (38/15)

وَقَالُوْا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ⑯

اور یہ عجلت پسند (عاقبت نا اندیش) کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہمارا حصہ جلد یہاں ہی روز حساب سے پہلے ہی دے دے۔ (38/16)

اِصْبِرْ عَلٰي مَا يَقُوْلُوْنَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِ ۚ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ⑰

اے رسول! ان کی باتوں پر صبر استقامت سے کام لیجئے اور ہمارے (برگزیدہ) بندے حضرت داؤد کا قصہ بیان کیجئے جو صاحب قوت وقدرت تھا۔ وہ بلاشبہ (اپنے پروردگار کی طرف) بار بار رجوع کرنے والا تھا۔ (38/17)

اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ ⑱

ہم نے بڑے بڑے قبائلی سرداروں کو انکے تابع فرمان کر دیا تھا وہ انکے ساتھ صبح وشام اسکے امور مملکت کی انجام دہی میں سرگرم عمل رہتے تھے۔ (38/18)

وَالطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً ۭ كُلٌّ لَّهٗٓ اَوَّابٌ ⑲

اور تیز رفتار گھوڑوں کا رسالہ بھی اس کی کمان میں اس کے زیر فرمان رہتا تھا۔ (34/10, 21/79, 27/16) (38/19)

Marfat.com

وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَاٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ﴿۲۰﴾

ہم نے اس کی حکومت کو استحکام عطا کیا اور اخلاقی امور میں فیصلہ کرنے والی وحی اور ٹھیک ٹھیک فیصلہ کن انداز میں بات کرنے کی صلاحیت عطا کی تھی۔ (38/20)

وَهَلْ اَتٰىكَ نَبَؤُا الْخَصْمِ اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ﴿۲۱﴾ لا

وقف لازم

اے رسول! کیا تجھے باہم جھگڑا کرنے والوں کی خبر پہنچی ہے جب وہ دیوار پھاند کر حجرے (Private Chamber) میں داخل ہوئے۔ (38/21)

اِذْ دَخَلُوْا عَلٰى دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوْا لَا تَخَفْ ۚ خَصْمٰنِ بَغٰى بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَآ اِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ ﴿۲۲﴾

جب وہ حضرت داؤد کے پاس (غیر متوقع طور پر) آئے تو وہ ان سے گھبرا سا گیا۔ انہوں نے کہا: مت ڈریئے، ہم مقدمہ میں دو فریق ہیں۔ ہم میں سے ایک نے دوسرے سے ناانصافی کی ہے، ہمارے معاملے میں عدل و انصاف کے ساتھ فیصلہ فرما دیجئے اور ناانصافی کرتے ہوئے کسی ایک کی طرف جھک نہ جانا اور متوازن روش کی طرف ہماری رہنمائی کر دیجئے۔ (38/22)

اِنَّ هٰذَآ اَخِيْ ۫ لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِيَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ ۫ فَقَالَ اَكْفِلْنِيْهَا وَعَزَّنِيْ فِي الْخِطَابِ ﴿۲۳﴾

(مدعی نے کہا کہ) یہ میرا بھائی ہے اس کے پاس ننانوے (99) دنبیاں ہیں اور میرے پاس صرف ایک دنبی ہے۔ یہ مجھے کہتا ہے وہ بھی میرے حوالے کر دے اور دوران گفتگو یہ مجھے دبا لیتا ہے۔ (38/23)

قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَيَبْغِيْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ ۭ وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ ﴿۲۴﴾ السجدة

السجدة ۱۰

حضرت داؤد نے کہا: کہ اس نے تیری دنبی کو اپنی دنبیوں میں شامل کرنے کا مطالبہ کر کے

Marfat.com

تمہاری حق تلفی کی ہے (اور یہ کوئی نئی بات نہیں ہے) اکثر شرکاء (Partners) (ایک دوسرے کا مال غصب کر کے) ایک دوسرے کی حق تلفی کرتے رہتے ہیں ماسوائے ایسے لوگوں کے جو مستقبل اقدار دین پر ایمان رکھتے ہیں اور ایسے کام سرانجام دیتے ہیں جو اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ ہوں اور ان سے معاشرتی زندگی میں حسن توازن قائم رہے اور ناہمواریاں دور ہو جائیں۔ مگر ایسے لوگ تھوڑے ہیں۔ حضرت داؤد نے جان لیا کہ ہم نے اسی واقع سے اسے یعنی حضرت داؤد کو موقع باہم پہنچایا ہے جس سے معلوم ہو جائے کہ اسکی صلاحیتوں اور حقیقی سیرت کی کس حد تک نمو ہوئی ہے لہٰذا اس نے اپنے رب سے ہر تخریبی قوت کے شر سے حفاظت طلب کی اور اس کے قوانین کی طرف رجوع کرتے ہوئے اس کے روبرو جھک گیا۔ (38/24)

فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ؕ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿٢٥﴾

پس ہم نے اس کے لئے سامان حفاظت مہیا کر دیا۔ یقیناً ہمارے ہاں اس کے لئے تقرب کا مقام اور حسن عمل کا بہتر انجام ہے (یعنی جنت الفردوس میں معمور گھر) (38/25)

يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِى الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۢ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ ﴿٢٦﴾ ع ١٢

اے داؤد! ہم نے زمین میں تجھے حاکم و ناظم الامور بنا دیا ہے پس تم لوگوں کے معاملات کے فیصلے عدل و انصاف کے ساتھ کرو، اور خواہشات نفسانی کا اتباع نہ کرنا کہ کہیں تم کو اللہ تعالیٰ کی راہ راست سے بہکا نہ دے۔ بلاشبہ جو اللہ تعالیٰ کی راہ (صراط المستقیم) سے بہک جائیں، (ہمارے قوانین مجازات) کی رو سے انکے لئے سخت عذاب ہے کیونکہ انہوں نے روز حساب کو فراموش کر دیا۔ (38/26)

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ؕ ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ؕ ﴿٢٧﴾

Marfat.com

اور ہم نے آسمان و زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے بے مقصد اور فضول پیدا نہیں کیا۔ (41/38) یہ گمان کرنا کہ اس دنیا کی تخلیق میں کوئی حکمت اور مقصدیت نہیں کافروں کا کام ہے چنانچہ کافروں کیلئے نار جہنم کا عذاب ہے۔ (38/27)

اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ ﴿۲۸﴾

کیا ہم لوگوں کو جو ایمان لاتے ہیں، نیز عدل و انصاف کے کام کرتے، زمین میں فساد کرنے والوں کے برابر کر دیں؟ کیا ہم متقیوں کو بدکاروں جیسا کر دیں؟ (یہ ممکن نہیں کہ متقی بدکاروں کے برابر ہو جائیں) (38/28)

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۲۹﴾

(اے رسول!) یہ کتاب جو ہم نے تیری طرف نازل کی ہے خیر و برکت والی ہے (یعنی قرآن کریم) تاکہ بنی نوع انسان اس کی برکات سے مستفید ہونے کیلئے اسکی آیات حکیمانہ پر غور و فکر کریں اور اس سے نصیحت حاصل کریں۔ (38/29)

وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ۭ نِعْمَ الْعَبْدُ ۭ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿۳۰﴾

اور ہم نے حضرت داؤد کو سلیمان جیسا فرزند عطا کیا، وہ کیا ہی اچھا بندہ تھا۔ بلاشبہ وہ کثرت سے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والا تھا۔ (38/30)

اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ﴿۳۱﴾

فَقَالَ اِنِّيْٓ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ ۚ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ﴿۳۲﴾ وقفه

رُدُّوْهَا عَلَيَّ ۭ فَطَفِقَ مَسْحًۢا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ﴿۳۳﴾

(یاد کرو) جب اسکے (حضرت سلیمان کے) سامنے شام کے وقت عمدہ نسل کے اصیل تیز رو گھوڑے پیش کیے گئے تھے تو وہ کہنے لگا کہ میں نے اس مال کی محبت کو محض اپنے رب کی یاد کی وجہ سے

Marfat.com

پسند کیا ہے۔ یہاں تک کہ گھوڑے آگے بڑھتے ہوئے اسکی نگاہوں سے اوجھل ہو گئے، اس نے (خدام سے کہا) ان گھوڑوں کو ذرا پھر میرے سامنے لاؤ، سو اس نے ان کی پنڈلیوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے شروع کر دیئے (گویا سہلانے لگا)۔ (38/31-32-33)

وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ﴿۳۴﴾

بے شک ہم نے حضرت سلیمان کو آزمائش میں ڈالا اور اسکے تخت حکومت پر ایک شخص کو بٹھا دیا جو محض ایک جسد خاکی تھا (مراد ہے حضرت سلیمان کا جانشین اس کا بیٹا رجعان جو بلحاظ اخلاق و قوت ادھورا اور جاہل و نااہل تھا) پھر حضرت سلیمان نے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا۔ (38/34)

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿۳۵﴾

پھر اس نے اللہ کے حضور دعا کی کہ اے پروردگار! مجھے ہر قسم کے خطرات سے حفاظت فرما اور مجھے ایسی مملکت عطا فرما جو میرے بعد کسی کے لئے سزاوار نہ ہو (تاکہ میں زیادہ سے زیادہ وسیع حدود تک تیرے نظام کو نافذ کر سکوں) بے شک تو اپنے قانون فضل و کرم سے سب کچھ عطا کرنے والا ہے۔ (38/35)

فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ رُخَآءً حَيْثُ اَصَابَ ﴿۳۶﴾

سو ہم نے اس کے لئے ہوا کو مسخر کر دیا۔ جو اس کے حکم سے استراحی (نرمی) سے چلتی تھی۔ وہ جس طرف جانے کا قصد و ارادہ کرتا تو موافق ہوا اسے بخیر و خوبی اس طرف لے جاتی۔ (34/12) (38/36)

وَالشَّيٰطِيْنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّغَوَّاصٍ ﴿۳۷﴾

اور بڑے بڑے سرکش (قبائلی) سردار اس کے تابع فرمان تھے ان میں بعض معمار تھے اور دوسرے غوطہ خور۔ (34/13, 21/82)(38/37)

وَّاٰخَرِيْنَ مُقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ﴿۳۸﴾

Marfat.com

اوران کے علاوہ کئی دوسرے اس صدی یا وقت کے قبائلی سردار تھے جو پابند سلاسل تھے (جو اس کے حکم سے مصروف کار رہتے تھے)(38/38)

هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۹﴾

ہم نے حضرت سلیمان سے کہہ دیا تھا کہ جو قوت واقتدار تمہیں حاصل ہے وہ ہماری طرف سے بہت بڑا عطیہ ہے تجھے اختیار ہے ان میں سے جسے چاہے رہا کردے یا روکے رکھے کوئی حساب ومواخذہ نہیں ہے۔(38/39)

وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۴۰﴾ ع ۳ ۱۴ ۱۲ وقف لازم

اور یقیناً اس کے لئے ہمارے ہاں تقرب کا مقام اور بہتر انجام ہے۔(38/40)

وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ ۘ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ ﴿۴۱﴾ ط

اے رسول! ہمارے بندے ایوب کا واقعہ یاد کرو، جب اس نے اپنے رب کو پکارا تھا (کہ اے میرے اللہ) کہ مجھے سانپ نے ڈس لیا ہے۔اس کی اذیت نیز تکان اور پیاس کی شدت نے نڈھال کردیا ہے۔(21/83-84) (تو میری مدد فرما)(38/41)

اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ﴿۴۲﴾

(ہم نے حکم دیا) ذرا تیزی سے قدم آگے بڑھاؤ۔ یہ رہا نہانے اور پینے کے لئے ٹھنڈا پانی۔(38/42)

وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۴۳﴾

اور دیکھو! ہم نے واپس کردیئے اس کے پیروکار (Followers) اور ان جیسے اور رفقاء بھی اور یہ ہماری طرف سے ایوب کے حق میں رحمت تھی، اور صاحب عقل وبصیرت کے لئے اس میں عبرت وموعظت بھی ہے۔(38/43)

وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ۭ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ۭ نِعْمَ الْعَبْدُ ۭ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿۴۴﴾

Marfat.com

اور ہم نے مزید رہنمائی کی کہ جڑی بوٹیوں کی شاخوں کا مُٹھا لو اور اس سے علاج کرو اور علاج بدعا سے ہٹ کر تو اہم پرستیوں کے باطل نظریات کی طرف مائل مت ہو۔ بلاشبہ ہم حضرت ایوب کو بڑا ہی صابر اور باصلاحیت اور ہمارے قوانین کی طرف رجوع کرنے والا پایا۔(38/44)

وَاذْكُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ اُولِى الْاَيْدِىْ وَالْاَبْصَارِ ﴿۴۵﴾

اور اسی طرح ہمارے بندوں، حضرت ابراہیم اور حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب کا بھی ذکر کرو۔ انہیں ہم نے قوت اقتدار بھی عطا کیا تھا اور علم و بصیرت بھی۔(38/45)

اِنَّآ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ﴿۴۶﴾

ہم نے ایک صفت خاص، دارلآخرت کی یاد کی بنیاد پر انہیں مختص کر لیا تھا۔ (38/46)

وَ اِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ﴿۴۷﴾

وہ ہمارے نزدیک بلاشبہ منتخب افراد انسانیہ تھے اور نیکوکار لوگ تھے۔(38/47)

وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ؕ وَكُلٌّ مِّنَ الْاَخْيَارِ ﴿۴۸﴾

اور اسی طرح اسماعیل و الیسع اور ذوالکفل کا بھی ذکر کیجئے وہ بھی نیکوکاروں میں سے تھے۔ (38/48)

هٰذَا ذِكْرٌ ؕ وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۴۹﴾

یہ ایک نصیحت آموز انبیاء کا ذکر خیر ہے یقیناً ان اللہ تعالیٰ کے قوانین کی نگہداشت کرنے والوں کیلئے احسن ٹھکانا ہے۔(38/49)

جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ﴿۵۰﴾

یعنی ہمیشگی کے باغات جن کے دروازے انکے کیلئے کھول دیئے جائینگے۔(38/50)

مُتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّ شَرَابٍ ﴿۵۱﴾

یہ لوگ آسائشوں کی جنت میں تکئے لگائے ہوئے بیٹھے ہونگے اور انکی طلب پر ہر طرف سے بہترین پھل اور مشروبات انکے لئے چلے آئینگے۔(38/51)

Marfat.com

وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ﴿۵۲﴾

اور ان کے پاس شرم و حیا کی پیکر ہم عمر بیویاں ہونگی جنکی نگاہیں کبھی بیباک نہ ہوں۔ 37/48,55/56(38/52)

الثلثة

هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۵۳﴾

یہ وہ بیش بہا نعمتیں ہیں جنہیں روز حساب عطا کرنے کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے (38/53)

اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ﴿۵۴﴾

بلاشبہ یہ ہمارا رزق کریم ہے جو کبھی ختم ہونے والا نہیں۔(38/54)

هٰذَا ؕ وَاِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ﴿۵۵﴾

یہ ہوا متقیوں کیلئے سامان زندگی اور سرکش وحدود شکن لوگوں کے لئے بہت بری جائے قیام ہے۔(38/55)

جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۵۶﴾

یعنی جہنم جس میں جھلسے جائینگے کس قدر تکلیف دہ جائے قیام ہے۔(38/56)

هٰذَا ۙ فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّ غَسَّاقٌ ﴿۵۷﴾

وَّاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖۤ اَزْوَاجٌ ﴿۵۸﴾

یہ ہے انکے لئے، پس ابلتے ہوئے پانی اور یخ بستہ بدبودار پانی جس کا مزا چکھیں گے اور دوسری بھی اسی قسم کی طرح طرح کی چیزیں اور تلخیاں اور اذیتیں (78/25) (38/57-58)

هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۚ لَا مَرْحَبًۢا بِهِمْ ؕ اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ﴿۵۹﴾

(وہ دوزخ میں اپنے پیروں (پیشواؤں) یا پیروؤں (مریدوں) کو فوج در فوج آتے دیکھ کر کہیں گے) یہ ایک فوج ہے جو تمہارے ساتھ اندھا دھند داخل ہونے والی ہے۔ان کے لئے خوش آمدید و فراخی و راحت نہیں وہ آگ میں جلنے والے ہیں۔ (38/59)

Marfat.com

قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ ۖ لَا مَرْحَبًا بِكُمْ ۭ اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا ۚ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ⑳

اس وقت متبعین کہیں گے: بلکہ تمہارے لیے خوش آمدید وفراخی اور راحت نہیں ہے کیونکہ تم ہی نے یہ جہنم ہمارے لئے تیار کرایا ہے۔ پس اب دیکھو! یہ کیسی بری جائے قرار ہے۔ (40/47, 38/60) 37/27-29, 34/32, 17/67, 14/21)

قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ㉑

پھر وہ کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! جنہوں نے یہ مصیبت ہمارے لئے آگے بھیجی ہے انکو جہنم کا دوچند عذاب دے (ایک انکے اپنے جرم کے بدلے اور دوسرا ہمیں گمراہ کرنے کے بدلے میں)۔ (38/61)

وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ㉒

پھر وہ آپس میں ایک دوسرے سے پوچھیں گے: کہ کیا معاملہ ہے کہ ہم ان لوگوں کو نہیں دیکھتے جنہیں ہم شریروں میں شمار کرتے تھے۔ (38/62)

اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ㉓

ہم نے یونہی انکا مذاق اڑایا تھا یا پھر وہ کہیں نظروں سے اوجھل ہو گئے ہیں؟ (38/63)

اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ㉔ ع ۴ ۴۳

یہ دوزخ والوں کا ایک دوسرے سے جھگڑنا یقیناً سچ ہے۔ (38/64)

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا مُنْذِرٌ ۖ وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ㉕

اے رسول! انہیں کہہ دو: کہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل سے ڈرانے والا (اور آنے والے تباہ کن انجام سے آگاہ) کرنے والا ہوں۔ یاد رکھو! کہ کائنات میں ایک اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی صاحب اقتدار واختیار نہیں ہے۔ وہی اکیلا تمام قوتوں کا مالک ہے اور جس کا قانون سب پر غالب ہے۔ (38/65)

Marfat.com

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ﴿٦٦﴾

آسمان وزمین اور جو کچھ اس کے درمیان ہے وہی (اللہ) اس کا پروردگار ہے اور قوت و سطوت کا مالک ہے صرف اسی کے قانون کی رو سے انسان کو تمام خطرات سے سامان تحفظ ملتا ہے۔ (38/66)

قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ﴿٦٧﴾
اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ﴿٦٨﴾

اے رسول! ان سے کہہ دیجئے: یہ ایک بہت بڑی خبر ہے یا بات ہے جس سے تم منہ موڑ رہے ہو۔ (38/67-68)

مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰٓى اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿٦٩﴾

مجھے تو ان واقعات کا کوئی علم نہ تھا۔ جب عالم بالا میں فرشتے انسان کی تخلیق بارے میں جھگڑ رہے تھے۔ (38/69)(2/30)

اِنْ يُّوْحٰٓى اِلَيَّ اِلَّآ اَنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٧٠﴾

مجھے تو صرف یہ وحی ہوئی ہے، میں تو صرف اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل سے ڈرانے (اور پیش آنے والے تباہ کن خطرات سے) متنبہ کرنے والا ہوں۔ (38/70)

اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ ﴿٧١﴾

اے رسولؐ! جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا، کہ میں پانی اور مٹی کی آمیزش سے ایک انسان پیدا کرنے والا ہوں۔ 15/28، (38/71)

فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ﴿٧٢﴾

پس جب وہ زندگی کی مختلف ارتقائی منازل طے کر لیگا تو میں اس میں ٹھیک ٹھیک تناسب و توازن قائم کر دوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں یعنی توانائی ڈال دوں تو تمھیں اس موقع اس کے آگے سجدے میں گر جانا ہوگا۔ (38/72)

Marfat.com

فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿٧٣﴾
اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧٤﴾

چنانچہ (امتثال امر میں) سب کے سب فرشتے سجدے میں گر گئے (یعنی اس کی علمی فضیلت اور حق خلافت کو تسلیم کرلیا) مگر ابلیس نے نہ کیا اپنے آپ کو بڑا سمجھا (اور انسان کو حقیر) سمجھا اور نافرمانوں میں شامل ہوگیا۔(2/33-34)(38/73-74)

قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ؕ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ ﴿٧٥﴾

اللہ تعالیٰ نے ابلیس سے دریافت کیا: کہ تم کو اس کے آگے سر تسلیم خم کرنے سے کس نے منع کیا(7/12) جسے میں نے دونوں ہاتھوں یعنی خصوصی توجہ سے بنایا۔ کیا تو اس سے بڑا بننا چاہتا ہے یا تو ہے ہی کچھ اونچے درجے کی ہستیوں میں سے؟(38/75)

قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ؕ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ﴿٧٦﴾

ابلیس نے جواب دیا: میں اس (انسان) سے بہتر ہوں کیونکہ آپ نے مجھے آگ سے تخلیق کیا اور اس کو مٹی سے تخلیق کیا۔(38/76)

قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ﴿٧٧﴾ ج

اللہ تعالیٰ نے حکم دیا: تو اس (زمرۂ ملائکہ) سے نکل جا۔ اس لئے کہ تو راندۂ درگاہ ہوگیا ہے (38/77)(You are outcast)

وَّاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْٓ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿٧٨﴾

نیز تو روز جزا (Day of Judgment) تک ملعون رہیگا۔(38/78)

قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿٧٩﴾

اس پر ابلیس نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! مجھے انسان کے نشاۃ ثانیہ تک مہلت دے دے۔(15/36)(38/79)

Marfat.com

قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿٨٠﴾
اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿٨١﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہوا: جا! تمہیں ایک مدت معینہ تک مہلت دی جاتی ہے جو مجھے معلوم ہے۔(38/80-81)(15/37-38)

قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٨٢﴾

ابلیس نے کہا: مجھے تیرے جلال وعزت اور علم وتسلط کی قسم تو دیکھے گا کہ میں بنی نوع انسان کو اپنی وسوسہ اندازیوں اور فریب کاریوں سے کس طرح راہ راست سے بہکاتا ہوں۔(38/82)

اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿٨٣﴾

بجز ان میں سے تیرے مخلص بندوں کے (یعنی جو مخلص اور وفادار بندے ہونگے) (38/83)

قَالَ فَالْحَقُّ ۫ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ ﴿٨٤﴾
لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٨٥﴾

ارشاد الٰہی ہوا: کہ یہ ٹھیک ہے مگر جو میں کہتا ہوں وہ بھی حقیقت ہے کہ میں تجھ سے اور ان سب لوگوں سے جہنم کو بھر دونگا جو ان میں سے تیری پیروی کرینگے۔(38/84-85)(9/18)

قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ﴿٨٦﴾

اے رسول! ان سے کہہ دیجئے: کہ میں اس تبلیغ کا کوئی اجر ومعاوضہ تم سے نہیں مانگ رہا ہوں۔اور نہ میں بناوٹ کرنے والے لوگوں میں سے ہوں (میں اپنے ذاتی مفاد کیلئے یہ تبلیغ نہیں کر رہا ہوں) (38/86)

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٧﴾

یہ ضابطہ حیات (جس کے ذریعہ تبلیغ کرتا ہوں) صرف تمہارے لئے ہی نہیں یہ تو تمام اقوام عالم کیلئے پند ونصیحت اور راہنمائی کا ضابطہ حیات ہے (جو قوم اسے اپنا کر اس کے قوانین کی روشنی میں عمل پیرا رہے گی وہ زندگی کی کامرانیوں اور خوشگواریوں سے ہمکنار ہو کر رہے گی)(38/87)

Marfat.com

وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِيْنٍ ﴿۸۸﴾ ع ١٤ ٥

اور کچھ عرصے کے بعد تم خود اس دعوے کی حقیقت کو جان لوگے (جب تمہارے اعمال کے نتائج حقیقت بن کر تمہارے سامنے آجائینگے)۔(38/88)

سُوْرَةُ الزُّمَرِ مَكِّيَّةٌ

اٰیاتھا ۷۵ رکوعاتھا ۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۱﴾

یہ ضابطہ حیات (قرآن حکیم) اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ جو ہر شے پر غالب ہے اور تمام سلسلہ کائنات کو اپنی تدبیر اور حکمت سے چلا رہا ہے۔ (39/1)

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ﴿۲﴾

اے رسول! یہ ضابطہ قوانین تمہاری طرف حق وصداقت کے ساتھ نازل کیا ہے۔ لہٰذا تم دین کو اسی کے لئے خالص کرتے ہوئے اللہ تبارک تعالیٰ کی عبادت کرتے رہو۔ (39/2)

اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ؕ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ﴿۳﴾ وقف لازم

اے بنی نوع انسان! خبردار: دین (اسلام) خالص اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین ہے (3/18) لہٰذا بندگی اور فرمانبرداری صرف اللہ ہی کے لئے ہے جو لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا اور ہستیوں کو اپنا کارساز کارفرما قرار دیتے اور وہ کہتے ہیں کہ ہم انکی عبادت محض اس لئے کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ کے قریب کردیں گے (جو صریحاً شرک ہے اور ظلم عظیم ہے 31/13) اللہ تعالیٰ یقیناً ان کے درمیان ان تمام باتوں کا فیصلہ کردیگا جن پر وہ اختلاف کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کبھی بھی جھوٹوں اور منکران حق کو ہدایت نہیں دیتا۔ (51/35)(39/3)

Marfat.com

لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝٤

اگر اللہ تعالیٰ کو بیٹا بنانا مقصود ہوتا تو وہ (اپنے قانون مشیت کے مطابق) اپنی مخلوق میں سے جسے خود چاہتا منتخب کر لیتا مگر وہ بہت بلند ہے اس سے کہ اسے اولاد کی احتیاج ہو وہ اللہ تعالیٰ واحدہ لاشریک اور صاحب اقتدار اور غلبہ رکھنے والا ہے۔ (39/4)

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ۝٥

اس نے آسمان کے (تمام فضائی کرات) اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ وہی دن کو رات پر اور رات کو دن پر لپیٹتا ہے۔ اس نے سورج اور چاند کو مسخر کر رکھا ہے (یعنی قوانین کی زنجیروں میں جکڑ رکھا ہے اپنے تفویض کردہ فرائض کو ایک مدت معینہ تک کما حقہ سرانجام دے رہا ہے) وہ قوت وسطوت اور غلبہ والا ہے اور تحفظ فراہم کرنے والا ہے۔ (39/5)

خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ؕ يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝٦

اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک نفس وحدہ یعنی حیاتیاتی جرثومہ سے تخلیق کیا پھر اس میں سے اس کا جوڑا بنایا (6/144-46) اور (اپنے قانون فضل وانعام کے مطابق) تمہیں مویشیوں، یعنی چرنے والے جانوروں کے آٹھ جوڑے (نر اور مادہ) عطا کیے، تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں تین اندھیروں میں ایک خلقت کے بعد دوسری خلقت میں (درجہ بدرجہ تبدیل کرتا جاتا ہے) وہی تمہارا نشو ونما دینے اور پرورش کرنے والا مالک اور آقا ہے، اس کے علاوہ کوئی بھی صاحب اقتدار و اختیار نہیں ہے۔ پھر تم (اس کے قوانین) سے منہ پھیر کر کدھر پھرے جا رہے ہو۔ (39/6)

Marfat.com

اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۚ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ۗ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۗ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۗ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝٧

اگر تم ناشکری کرو تو وہ اللہ تعالیٰ بڑا بے نیاز و بے احتیاج ہے (وہ کسی کا محتاج نہیں بلکہ سب اس کے محتاج ہیں (112/2)) وہ اپنے بندوں کی ناشکری پسند نہیں کرتا۔ اور اگر تم شکر گزاری کرو تو وہ اسے تمہارے لئے پسند فرماتا ہے اور کوئی اپنے اعمال کا بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کے اعمال کا بوجھ نہیں اٹھاتا (لہٰذا تمہیں اس زندگی کے بعد) اپنے پروردگار کے حضور لوٹ جانا ہے۔ پھر وہ تمہیں بتا دیگا کہ تم کیا کچھ کرتے رہے ہو۔ بلاشبہ وہ تمہارے دلوں کے احوال جاننے والا ہے۔ (39/7)

وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْٓا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۗ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا ۖ اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۝٨

اور جب بنی نوع انسان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ اپنے رب کی طرف خلوص دل سے رجوع کر کے پکارتا ہے پھر جب وہ (وہ اپنے قانون فضل وانعام سے) سامان آسائش عطا کر دیتا ہے تو اس بات کو بھول جاتا ہے جس کے لئے وہ پہلے پکارتا تھا (پھر وہ مزید ظلم یہ کرتا ہے) کہ دوسروں کو اللہ تعالیٰ کا ہمسر و سہیم بنا لیتا ہے (انہی کے آگے نذر و نیاز پیش کرنا شروع کر دیتا ہے) تا کہ لوگوں کو راہ راست سے گمراہ کر دے۔ اے رسول! کہہ دیجئے کہ وہ اپنے اس کفر و باطل پرستی سے تھوڑا سا مفاد حاصل کر لے پھر وہ یقیناً اصحاب دوزخ میں سے ہے۔ (39/8)

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ۗ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۗ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝٩ ع ١٥

بھلا وہ شخص جو رات کے اوقات میں (اللہ تعالیٰ کے حضور) سربسجود اور کھڑے ہو کر عبادت

Marfat.com

کرنے والا ہو اور آخرت کے تصور سے خائف بھی ہو اور اپنے رب کی رحمت کا امیدوار بھی ہو (ان جیسا ہو سکتا ہے جس کا شعار زندگی ایسا نہیں؟) اے رسول! ان سے پوچھیں: کہ جو لوگ بے علم ہیں باعلم کے برابر ہو سکتے ہیں۔ درحقیقت اہل عقل سلیم ہی نصیحت وعبرت حاصل کر سکتے ہیں۔ (39/9)

قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ؕ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝١٠

اے نبی کہہ دیجئے! اے (اللہ) کے بندو جو ایمان لائے ہو تم اپنے پروردگار کے قوانین و احکام کی پوری پوری نگہداشت کرو۔ جو لوگ اس دنیا میں حسن عمل کرتے ہیں تو ان کیلئے دنیا کی زندگی میں بھی خوشگواریاں ہیں اور آخرت میں بھی سرفرازیاں ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی زمین بڑی وسیع ہے (اگر ایک جگہ تنگی ہے تو ہجرت کر جاؤ) بلاشبہ جو لوگ صبر واستقامت سے کام لیتے ہیں ان کو ان کا اجر وصلہ بے حساب دیا جائے گا۔ (39/10)

قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝١١

ان سے یہ بھی کہہ دیجئے: کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے قوانین واحکام کی اطاعت وفرمانبرداری دین اسلام کو خالص کرتے ہوئے کرتا رہوں، کہ اس میں کسی اور کی اطاعت و فرمانبرداری کا شائبہ تک نہ ہو (گویا شرک سے باز رہوں) (39/11)

وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝١٢

اور مجھے یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ میں خود بھی سب سے پہلے مسلم بنوں۔ (39/12)

قُلْ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝١٣

(پھر یہ بھی) کہہ دیجئے: کہ اگر میں اپنے رب کے (احکام) کی نافرمانی کروں تو مجھے حساب وجزا کے بہت بھاری دن کے عذاب سے ڈر لگتا ہے۔ (39/13)

قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِيْنِيْ ۝١٤

پھر کہہ دیجئے: کہ میں تو اپنے دین کو اللہ تعالیٰ کے لئے خالص کرتے ہوئے خلوص دل سے اسکی اطاعت وبندگی کرتا رہوں گا۔ (39/14)

Marfat.com

فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ؕ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ⑮

سوتم لوگ اس (اللہ) کے سوا جن کی عبادت و بندگی چاہو کرتے رہو۔ یہ بھی واضح کر دیجئے کہ اصل نقصان اٹھانے والے تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو گھاٹے میں ڈال دیا۔ یاد رکھو! یہی دراصل کھلا گھاٹا ہے۔ (39/15)

لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ؕ ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ؕ يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ⑯

(اس نقصان زدہ زندگی کی صورت یوں سمجھو) کہ اوپر سے بھی خاکستر کر دینے والے شعلے برسیں گے اور انکے نیچے بھی ایسے ہی شعلے ہونگے یہ وہ عذاب ہے جس سے اللہ تعالیٰ (اپنے قانون مجازات کے ذریعے) اپنے بندوں کو ڈراتا ہے کہ اے میرے بندو! میرا تقویٰ اختیار کرو (گمراہ ہونے سے بچتے رہو) (39/16)

وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ يَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْٓا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ⑰

برعکس اس کے جن لوگوں نے طاغوت (شیطان) کی بندگی اور محکومی سے اجتناب کرتے رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف (اس کا قرب و تقویٰ حاصل کرنے کی خاطر) رجوع کرتے ہیں ان میرے بندوں کے لئے (دینوی اور آخرت کی زندگی خوشگواریوں کی) بشارت ہے۔ (39/17)

الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ⑱

(لہٰذا اے نبیؐ) میرے ان بندوں کو خوشخبری سنا دو جو فرمودات الٰہی یعنی قرآن کریم کی تعلیم کو غور و خوض سے سنتے سمجھتے ہیں۔ پھر اس کے احکامات و ارشادات پر عمل کرتے ہیں, (39/55 7/145) یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق راہ راست پر چلتے ہیں انہی کو صحیح معنوں میں صاحبان عقلِ سلیم کہتے ہیں۔ (39/18)

Marfat.com

اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ؕ اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِي النَّارِ ﴿۱۹﴾

پس اے رسول! اس شخص کو کون بچا سکتا ہے جس پر (ہمارے قانون مجازات کے مطابق) عذاب کا فیصلہ لاگو ہو چکا ہو؟ کیا تم اس کو بچا سکتے ہو جو آگ کی نظر ہو چکا ہو؟ (39/19)

لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ﴿۲۰﴾

لیکن جو لوگ اپنے پروردگار کے قانون کی نگہداشت کرتے اور (اس کے قانون مکافات عمل سے) ڈرتے ہیں۔ ان کے لئے بلند و بالا منزل بمنزل بنی ہوئی عمارات ہیں جنکے نیچے نہریں رواں دواں ہونگی یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کبھی اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔ (39/20)

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِي الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۲۱﴾ ع ۲ ۱۲ ۱۶

کیا تم نہیں دیکھتے ہو؟ کہ اللہ آسمانوں (یعنی بادلوں) سے مینہ برساتا ہے، جس سے زمین میں ندی نالے اور چشمے بہتے ہیں، پھر اس پانی سے انواع اقسام کی زیب نظر نباتات، ہری بھری کھیتیاں اگتی ہیں، پھر تم دیکھتے ہو کہ خشک ہو کر زرد ہو جاتی ہیں، پھر چورا چورا ہو جاتی ہیں۔ بلاشبہ اس میں صاحبان عقل و بصیرت کیلئے سوچنے سمجھنے کی بڑی نشانیاں ہیں (35/27-28;16/13)

(39/21)

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۲﴾

بھلا جس شخص کا سینہ (باطنی نظام) اللہ تعالیٰ نے اسلام کیلئے کھول دیا ہو اور وہ اپنے رب کی طرف سے ملی ہوئی ہدایت کی روشنی پر ہو (تو کیا وہ سنگ دل کافر کی مانند ہو سکتا جو اللہ کی ہدایت سے محروم ہو؟) لہٰذا تباہی اور بربادی ہے ان لوگوں کیلئے جس کے دل اللہ تعالیٰ کے ذکر کے بارے میں پتھر ہو گئے، یہی لوگ صریحاً گمراہی میں ہیں۔ (39/22)

Marfat.com

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿٢٣﴾

اللہ تعالیٰ نے وحی (قرآن) اس انداز سے نازل فرمایا ہے کہ یہ اپنے حسن وتوازن میں درجہ کمال تک پہنچی ہوئی ہے۔ اس کے مضامین تصریف آیات سے دھرائے گئے ہیں (کہیں کسی قسم کا اختلاف وتضاد نہیں پایا جاتا) یہ ایسی آیات ہیں جن کو پڑھنے سے ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں جو اپنے پروردگار کے (قانون مکافات عمل) سے خائف ہوکر اس کے احکام کے آگے جھک جاتے ہیں پھر ان کے جسم اور دل نرم ہوکر اللہ تعالیٰ کے احکام کی طرف مائل ہوجاتے ہیں (یہ قرآن حکیم) اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت ہے جسے چاہے ہدایت دے دیتا ہے اور جسے اللہ ہی ہدایت نہ دے، تو اس کیلئے پھر کوئی ہادی ورہنما نہیں ہے۔ (39/23)(3/7)

اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ سُوْۗءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَقِيْلَ لِلظّٰلِمِيْنَ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿٢٤﴾

بھلا وہ شخص جو قیامت کے المناک عذاب کو اپنے منہ پر روکے اس کا کیا حال ہوگا؟ (کیا ان لوگوں کی طرح ہوگا جن کو امن امان جنت میں ہوگا؟) اور اس وقت سرکش ظالموں سے کہا جائیگا اب تم اپنے اعمال کے نتائج کا مزہ چکھو جنکا اکتساب تم دنیا میں کرتے رہے ہو۔ (39/24)

كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٥﴾

ان سے پہلے لوگوں نے بھی قوانین الٰہی کی تکذیب کی تھی سو ان پر عذاب ان راستوں سے آیا جن کا انہیں شعور (گمان) تک نہ تھا۔ (39/25)

فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿٢٦﴾

وقف لازم

پھر اللہ تعالیٰ نے (اپنے قانون مجازات کے مطابق) انکو دینوی زندگی میں رسوائی اور ذلت کا

Marfat.com

مزہ چکھادیا، آخرت کا عذاب تو اس سے بھی شدید تر ہوگا۔ کاش! یہ لوگ جانتے ہوتے۔ (39/26)

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٧﴾

بلاشبہ ہم نے بنی نوع انسان کو (ہدایت ورہنمائی کیلئے قرآن مجید فرقان حمید) میں ہر طرح کی مثالیں بیان کی ہیں تا کہ واضح طور پر سمجھ سکیں۔ (39/27)

قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿٢٨﴾

یہ کثرت سے پڑھا جانے والا فصیح وصریح عربی زبان میں قرآن حکیم ہے جس میں کسی قسم کا عیب اور ابہام نہیں (2/2) تا کہ بنی نوع انسان زندگی کے خطرناک نتائج سے بچ سکیں۔ (39/28)

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوْنَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ؕ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٢٩﴾

اللہ تعالیٰ ایک مثال بیان فرماتا ہے کہ ایک شخص وہ ہے جس کے کئی مالک وآقا ہیں جو بدخلق مختلف المزاج اور باہم دست وگریبان رہتے ہیں اور دوسرا شخص پورا پورا ایک ہی مالک کا غلام ہے۔ کیا یہ دونوں برابر ہوسکتے ہیں؟ (ہرگز نہیں ہوسکتے) ہر طرح کی تعریف وتوصیف، ستائش اور حمد وثنا صرف اللہ وحدہ لاشریک ہی کیلئے ہے۔ مگر بنی نوع انسان میں سے اکثر حقیقت شناس نہیں ہیں۔ (39/29)

اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ﴿٣٠﴾

اے رسول! تم نے بھی موت کا ذائقہ چکھنا ہے اور دیگر سب لوگوں نے بھی مرنا ہے۔ (39/30)

ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ﴿٣١﴾ ع ١٠ ١٧

بعد ازاں قیامت کے روز بلاشبہ تم سب اپنے رب کے حضور اپنا اپنا مقدمہ پیش کرو گے (یعنی باہمی جھگڑا کرو گے) (39/31)

Marfat.com

فَمَنْ اَظْلَمُ

(٢٤)

Marfat.com

Marfat.com

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِىْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿٣٢﴾

پھر اس شخص سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوسکتا ہے۔ جس نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا (یعنی اپنی طرف سے بات گھڑ کر اسے اللہ کی طرف منسوب کر دیا) نیز جب سچی بات اسکے سامنے آ گئی تو اسے جھٹلا دیا۔ کیا ایسے کافروں کیلئے جہنم میں جائے قرار نہیں ہے؟ (39/32)

وَالَّذِىْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿٣٣﴾

اس کے برعکس وہ شخص جو سچائی لے کر آیا اور جس نے اس سچائی کی تصدیق کی وہی لوگ متقی ہیں (وہی سزا سے محفوظ رہنے والے ہیں) (39/33)

لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٣٤﴾ ج

انہیں اپنے رب کے ہاں سب کچھ ملے گا جس کی وہ خواہش کرینگے۔ یہ عدل احسان کرنے والوں کے لئے حسین اجر ہوگا۔ (39/34)

لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِىْ عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِىْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٣٥﴾

تاکہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی سیآت کے اثرات کو حسنات میں بدل دیگا نیز انکے اچھے اعمال کے مطابق (اللہ تعالیٰ اپنے قانون انعام وفضل کی رو سے) انکو بہترین اجر عطا کریگا۔ (39/35)

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿٣٦﴾ ج

اے رسول! کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کیلئے کافی نہیں ہے؟ (یقیناً ہے) اور یہ لوگ اس کے سوا دوسروں (جنات و دیوی دیوتاؤں) سے ڈراتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ جسے (اپنے قانون مجازات

Marfat.com

کے مطابق) گمراہ کر ڈالے اسے کوئی بھی اس کے سوا ہدایت دینے والا نہیں ہے۔(39/36)

وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِى انْتِقَامٍ ﴿٣٧﴾

اس کے برعکس، اور جسے اللہ تعالیٰ ہدایت سے نواز دے اسے گمراہ کرنے والا بھی کوئی نہیں ہے کیا اللہ تعالیٰ زبردست، قوت وسطوت اور ظالموں سے انتقام لینے والا نہیں ہے؟ (39/37)

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِىَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖۤ اَوْ اَرَادَنِىْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ حَسْبِىَ اللّٰهُ ؕ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿٣٨﴾

اور اگر تم ان لوگوں سے پوچھو: کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے، تو یہ خود کہیں گے اللہ نے۔ تو پھر اے رسول! کہو کیا تم نے غور وفکر نہیں کیا کہ اگر اللہ مجھے نقصان پہنچانا چاہے تو کیا (وہ دیویاں دیوتے) جن کو تم اللہ کے بغیر پکارتے ہو اس کے نقصان سے بچالیں گے؟ اور اگر اللہ تعالیٰ مجھ پر رحمت اور احسان کرنا چاہے تو کیا اس کی رحمت کو روک لیں گے؟ بس تم ان سے کہہ دو کہ میرے لئے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے۔ بھروسا کرنے والے اسی پر بھروسہ کرتے ہیں۔(39/38)

قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّىْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ﴿٣٩﴾ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿٤٠﴾

ان سے صاف صاف کہہ دو: کہ اے میری قوم کے لوگو! تم اپنی جگہ اپنا کام کئے جاؤ، اور میں اللہ تعالیٰ کی ہدایات کے مطابق اپنا فرض ادا کرتا رہونگا۔ عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا، کہ کس پر رسوا کن عذاب آتا ہے، اور کسے وہ سزا ملتی ہے۔ جو کبھی ٹلنے والی نہیں یعنی ہلاکت آمیز تباہی۔ (39/39-40)(20/137, 6/136)

اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَاۤ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿٤١﴾ ع ١٠ ٤ ١

Marfat.com

بلاشبہ ہم نے اے نبیؐ! تم پر یہ کتاب نازل کی ہے جو بنی نوع انسان کیلئے حقیقی اقدار کی حامل ہے۔ اب جو شخص اسکی ہدایات کے مطابق عمل کریگا تو وہ اپنی ہی ذات کے لئے مفاد حاصل کریگا۔ برعکس اس کے جو شخص اس سے روگردانی کریگا وہ راہ راست سے بھٹک جائیگا تو اسکی گمراہی کا وبال اسکی اپنی گور گردن پر ہوگا تم نہ ان پر نگران ہو اور نہ انکے کردار کے ذمے دار ہو۔ (39/41)

اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰٓى اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿٤٢﴾

وہ اللہ ہی ہے جو موت کے وقت تمام نفوس کو وفات دیتا ہے اور ان نفوس کو بھی جنہیں نیند کے دوران ابھی موت نہیں آئی ہوتی۔ انکی موت کا فیصلہ صادر ہونے تک روک لیتا ہے اور باقی ماندہ روحوں کو ایک مدت مقررہ تک واپس بھیج دیتا ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کی اس فعلیت میں اہل فکر و نظر کیلئے حقیقت پانے کیلئے واضح نشانیاں ہیں۔ (39/42)

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَاۗءَ ۭ قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْـــًٔا وَّلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٤٣﴾

کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسری ہستیوں کو اپنے سفارشی، معاون و مددگار بنا رکھا ہے؟ ان سے پوچھو: کہ کیا (اللہ تعالیٰ کے اذن کے بغیر) شفاعت کا کوئی اختیار (Athority) رکھتے ہیں؟ (39/43)

قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ۭ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٤٤﴾

واشگاف کہہ دو: کہ ہر قسم کی شفاعت و حمایت اللہ ہی کے اختیار و ارادہ میں ہے۔ آسمانوں اور زمین کی حاکمیت و ملکیت اسی کے پاس ہے بالآخر تم سب نے اسی کی طرف لوٹ جانا ہے۔ (39/44)

Marfat.com

وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿٤٥﴾

اور جب صرف اکیلے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے، تو جس کا آخرت پر ایمان نہیں ہوتا، انکے دل ناپسندیدگی کی وجہ سے مکدر و متنفر ہو جاتے ہیں لیکن جب اللہ کے علاوہ دوسروں کا ذکر کیا جاتا ہے تو وہ خوشی سے کھل جاتے ہیں، (39/45) 17/96) (40/12, 18/57,

قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٤٦﴾

اے رسول! کہہ دیجئے: اے اللہ اے زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے، حاضر و غیب کو جاننے والے تو ہی اپنے بندوں کے درمیان اس چیز کا فیصلہ کر دیگا، جس میں وہ اختلاف کرتے رہے ہیں۔(39/46)

وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ﴿٤٧﴾

اور اگر ان ظالموں کے پاس زمین کی ساری دولت بھی ہو، اور اتنی ہی اور بھی، تو یہ روز قیامت کے روز دردناک عذاب سے بچنے کے لئے سب کچھ فدیے میں دینے کے لئے تیار بھی ہو جائیں گے، تو وہاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے سامنے ایسے عذاب آئیں گے جو انکے وہم و گمان میں بھی نہ تھے۔(39/47)

وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٤٨﴾

اور وہاں انکی کمائی کے سارے بڑے اثرات ظاہر ہو جائینگے اور وہی عذاب انکا احاطہ کریگا جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے۔(79/36)(39/48)

Marfat.com

فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ۫ ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا ۙ قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ ؕ بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۹﴾

اور جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو مشکل کشائی واستمداد کے لئے ہمیں پکارتا ہے اور جب ہم اسے اپنی طرف سے کوئی نعمت عطا کرتے ہیں تو کہنے لگتا ہے یہ تو مجھے میرے علم وہنر کی بنا پر دی گئی ہے۔ (مگر نہیں) یہ ہمارے (قانون ابتلاء کے مطابق) آزمائش ہے لیکن ان میں سے اکثریت حقیقت کو نہیں جانتی۔ (39/49)

قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۵۰﴾

(یہ کوئی نئی بات نہیں) یہی بات ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگ بھی کہہ چکے ہیں۔ مگر جو کمائی انہوں نے کی تھی انکے کسی کام نہ آئی۔ (39/50)

فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ؕ وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰٓؤُلَآءِ سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۙ وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۵۱﴾

بس جو بدعملیاں اور بدکاریاں وہ کرتے تھے انکے برے نتائج بھگتے، اور ان لوگوں میں سے بھی جو ظالم ہیں عنقریب اپنی کمائی کے نتائج بھگت لیں گے یہ ہمیں عاجز نہیں کر سکتے۔ (39/51)

اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ ع ۵ ۱۱ ۲

کیا یہ جانتے نہیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ (اپنے قانون مشیت کے مطابق) جس کسی کو چاہے رزق کشادہ کر دیتا ہے اور جس کا چاہے محدود کر دیتا ہے (20/124) اس امر الٰہی میں بھی حقیقت کو پانے کیلئے بڑی نشانیاں ہیں۔ (39/52)

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۳﴾

اے رسول! ان لوگوں کو کہہ دیجئے: کہ اے اللہ کے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم ڈھائے ہیں اللہ کی رحمت بے پایاں سے نا امید نہ ہو جائیں۔ یقیناً وہ تمام قسم کی نادانیوں

Marfat.com

اور تجاوزات کو (اپنے قانون انابت واجابت Law of Mercy) کی رو سے اپنی رحمت بے پایاں سے لطف اندوز کرنے والا اور اپنی حفاظت میں لینے والا ہے۔(39/53)

؎ آں بہشت کہ خدائے بتو بخشد ہمہ ہیچ تا جزائے عمل تست چناں چیزے است!

وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۵۴﴾

اے لوگو! اپنے رب رحمٰن کی تعلیم وہدایت کی طرف پلٹ آؤ اور مطیع وفرمانبردار بن جاؤ قبل اس کے کہ تم پر عذاب آجائے اور پھر تمہیں کہیں سے مدد نہ مل سکے۔(39/54)

وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۵۵﴾

(اے اللہ کے بندو!) تم اس حسن کلام، احسن الحدیث یعنی ضابطہ حیات کی پیروی کرو جو تمہاری طرف تمہارے پروردگار آقا کی طرف سے نازل کیا گیا ہے اس سے پیشتر کہ تم پر ناگہاں عذاب آجائے اور تمہیں اس کا شعور تک نہ ہو۔(39/55)

اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ﴿۵۶﴾

(لوگوں کو عذاب سے اسلئے خبردار کیا جارہا ہے) کہ کہیں کوئی انسان یہ نہ کہے کہ ہائے افسوس میں لاعلمی میں (اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل کے مطابق) میں صحیح اندازہ لگانے میں کوتاہی کرتا رہا۔ میں تو بس اللہ تعالیٰ کے قانون مجازات کی ہنسی اڑاتا رہا (روز حساب کو یونہی مذاق سمجھتا رہا)۔(39/56)

اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۵۷﴾

یا یہ کہنے لگے کہ اگر مجھے اللہ تعالیٰ رہنمائی دکھاتا تو میں بھی متقین میں سے ہوتا۔(39/57)

Marfat.com

اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۸﴾

یا عذاب کو دیکھ کر یہ کہنے لگے کہ کاش کہ میری زندگی کا دھارا ایک مرتبہ پیچھے کی طرف لوٹ جائے تو میں پھر عدل واحسان اور خیر وحسنہ کے کام کرنے والوں میں شامل ہو جاؤں۔ (39/58)

بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۹﴾

اللہ تعالیٰ جواب دیگا: جب میری تعلیم اور قوانین واحکام تیرے پاس آ چکے تھے مگر تو نے انکی تکذیب کی اور تکبر کیا اور اس طرح تو کافروں میں سے ہو گیا۔ (39/59)

وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۶۰﴾

اے رسول! جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ و بہتان باندھے، قیامت کے روز تو انکو روسیاہ دیکھے گا۔ کیا متکبرین کے لئے جہنم میں جائے قرار نہیں ہے؟ (39/60)

وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ ۫ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۱﴾

اس کے برعکس جن لوگوں نے دنیا میں تقویٰ اختیار کیا یعنی اللہ کے قانون مجازات سے ڈرتے رہے۔ انہیں وہ بڑی کامیابی اور کامرانی کے ساتھ ذلت ورسوائی سے نجات دیگا انکو نہ تو اذیت دی جائے گی اور نہ غمگین اور افسردہ خاطر ہونگے۔ (39/61)(10/64, 3/180, 2/201)

اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۫ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿۶۲﴾

اللہ تعالیٰ کل موجودات کو پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر شے کا نگہبان ومحافظ ہے (39/62)

لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۳﴾ ع ۶ ۱۱ ۳

آسمانوں اور زمین یعنی تمام کائنات میں ہر طرح کا اختیار واقتدار اسی کے قبضہ قدرت میں ہے مگر جو لوگ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کے منکر ہیں وہی نقصان اٹھانے والوں میں سے ہیں (39/63)

قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ﴿۶۴﴾

Marfat.com

اے نبیؐ ! انہیں کہہ دیجئے: کہ جاہلو! کیا تم مجھ سے یہ کہتے ہو کہ میں غیر اللہ کی عبادت کروں؟ (39/64)

وَلَقَدْ اُوْحِیَ اِلَیْكَ وَ اِلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَىِٕنْ اَشْرَكْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿٦٥﴾

یقیناً ہم نے تم سے پہلے بہت سے رسولوں کی معرفت پیغام بھیجتے رہے ہیں۔ اور اسی کے مطابق تمہاری طرف وحی کی جاتی ہے، کہ اگر تم نے شرک کیا، تو تمہارا عمل بالکل ضائع ہو جائیگا اور تم ضرور بالفرور سخت نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائے گا۔ (39/65)

بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِیْنَ ﴿٦٦﴾

لہٰذا اے نبیؐ ! تم بس ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی وفرمانبرداری کرو اور اس کے شکر گزار بندوں میں سے ہو جاؤ۔ (39/66)

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَ السَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌۢ بِیَمِیْنِهٖ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿٦٧﴾

اور ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی صفات حسنہ کی قدر شناسی نہیں کی، جیسا کہ اس کی قدر کرنے کا حق ہے (22/74) (حالانکہ اسکی قدرت کاملہ اور عظمت شان کا یہ عالم ہے) کہ قیامت کے روز پوری زمین اس کے قبضہ قدرت میں ہوگی اور آسمان اسکے دست راست میں لپیٹے ہوئے ہونگے۔ پاک ومنزہ اور بلند تر ہے اس شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔ (39/67)

وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ ثُمَّ نُفِخَ فِیْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِیَامٌ یَّنْظُرُوْنَ ﴿٦٨﴾

اور جب صور پھونکا جائے گا تو آسمان وزمین (کائنات) میں جو کچھ بھی ہے سب بیہوش ہو جائیں گے (یعنی مر جائینگے) سوائے اس کے جس کو اللہ تعالیٰ اپنے قانون مشیت وحکمت کے مطابق چاہے۔ پھر دوسری دفعہ صور پھونکا جائے تو وہ فوراً از سر نو زندہ ہو کر سب کے سب اٹھ کھڑے ہونگے اور (حیرت زدہ ہو کر) ادھر ادھر دیکھنے لگیں گے۔ (39/68)

Marfat.com

وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِایْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٦٩﴾

اور زمین اپنے رب کے نور سے جگمگا اٹھے گی، اور کتاب اعمال (اعمال نامہ) لاکر سامنے رکھ دیا جائیگا اور انبیاء اور سب گواہ حاضر کئے جائیں گے، اور لوگوں کے درمیان (اللہ کے قانون مکافات عمل کے مطابق) تمام معاملات کا فیصلہ حق وانصاف کے ساتھ کر دیا جائیگا اور کسی کے ساتھ ذرا بھی ظلم وزیادتی نہ ہوگی۔ (39/69)

وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿٧٠﴾ ع ٧ ٤

اور قیامت کے روز ہر جاندار یعنی ہر انسان نے جو کچھ اس نے اپنے حسن عمل یا سوئے عمل سے کمایا تھا اس کا پورا پورا صلہ دیا جائیگا کیونکہ لوگ جو کچھ بھی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اسے خوب جانتا ہے۔ (39/70)

وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَاۗءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۭ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧١﴾

قِيْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿٧٢﴾

(یوم حساب) وہ لوگ جنہوں نے انکار وکفر کیا تھا اور اللہ تعالیٰ کے قوانین واحکام سے روگردانی کی تھی وہ جہنم کی طرف گروہ در گروہ ہانک کر لے جائے جائیں گے۔ پھر جب وہ وہاں پہنچیں گے تو اس کے دروازے کھول دیئے جائینگے اور اس کے محافظ ان سے پوچھیں گے کیا تم میں سے تمہارے پاس اللہ کے رسول نہیں آئے تھے۔ جنہوں نے تمہیں تمہارے پروردگار کی آیات سنائی ہوں اور تمہیں اس بات سے انتباہ کیا ہو کہ ایک وقت تمہیں اس دن کا بھی سامنا کرنا ہوگا۔ تو وہ جواب دینگے ہاں آئے تھے مگر کافروں پر عذاب کا فیصلہ حق ہو چکا تھا پھر ان سے کہا جائے گا۔ جہنم کے

Marfat.com

دروازوں میں داخل ہو جاؤ، یہاں اب تم نے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہنا ہوگا۔ دیکھو! متکبرین کے لئے کس قدر المناک جائے قرار ہے۔ (39/71-72)

وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ ﴿٧٣﴾

(اس کے برعکس) جن لوگوں نے اپنے رب کا تقویٰ اختیار کیا ہوگا یعنی اللہ تعالیٰ کے قانون مجازات سے ڈرتے رہے ہونگے۔ وہ جنت کی طرف گروہ در گروہ یا ٹولیوں کی صورت میں لے جائے جائیں گے۔ یہاں تک کہ جب وہ وہاں پہنچیں گے تو اس کے لئے دروازے کھول کر (خیر مقدم کیا جائیگا) اور اس کے محافظ ان سے کہیں گے سلام ہو تم پر خوش بختو، داخل ہو جاؤ اس میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔ (39/73)

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقَنَا وَعْدَهُ وَأَوْرَثَنَا الْأَرْضَ نَتَبَوَّأُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ ۚ فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ ﴿٧٤﴾

اور خوش بخت کہیں گے، ہر قسم کی تعریف و توصیف اور ثنائے جمیل اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے ہمارے ساتھ اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور ہمیں طمانیت اور مسرت کے ساتھ سرزمین جنت کا وارث بنایا جنت میں جہاں چاہیں رہیں۔ دیکھو! حسن عمل کرنے والوں کا اجر کس قدر حسین ہے (39/74)

وَتَرَى الْمَلَائِكَةَ حَافِّينَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيلَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٧٥﴾ ع ٥

تم دیکھو گے کہ ملائکہ عالم امر کی تمام قوتیں کائنات کے مرکزی کنٹرول (Throne of Power) کا احاطہ کئے ہوئے ہونگی۔ اپنے رب کی صفت ربوبیت کی وجہ حمد و ثنائے جمیل کے ساتھ ہمہ وقت اپنے فرائض کی ادائیگی میں سرگرم عمل ہونگی۔ لوگوں کے درمیان عدل و انصاف اور حق کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائیگا اور عام اعلان کیا جائے گا کہ تمام قسم کی تعریف و توصیف ستائش و تحسین صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہی ہے جو تمام اقوام عالم کی ربوبیت کا ضامن ہے۔ (39/75)

Marfat.com

اٰیاتھا ٨٥ سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ مَكِّيَّةٌ رُكُوْعَاتُهَا ٩

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

حٰمٓ ۚ ①

اللہ حکیم وعلیم کا ارشاد پاک ہے۔ (40/1)

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۙ ②

یہ ضابطہ حیات (قرآن حکیم) اس اللہ سبحانہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے جو بڑے غلبہ و اقتدار کا مالک ہے اور ہر بات کا کلی علم رکھنے والا ہے۔ (40/2)

غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ۙ ذِي الطَّوْلِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ③

بنی نوع انسان کو گناہوں سے حفاظت فرمانے والا، انہیں معاف فرمانے والا، وہ نافرمانوں کو اپنے قانون مجازات کے مطابق سخت سزا دینے والا، بڑا فضل واحسان کرنے والا، اس کے سوا کوئی بھی صاحب اختیار نہیں ہے۔ بالآخر سب نے اسی کی طرف پلٹ کر جانا ہے۔ (40/3)

مَا يُجَادِلُ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ④

اللہ تعالیٰ کے قوانین واحکام کے متعلق وہی لوگ جھگڑا کرتے ہیں جو ان کے منکر ہوتے ہیں اے رسول! اسلام کے منکروں کا قریہ بہ قریہ، شہر بہ شہر (تجارت یا سیر وسیاحت کی غرض سے گھومنا پھرنا) تمہیں کہیں کسی غلط فہمی میں مبتلا نہ کردے۔ (40/4)

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّالْاَحْزَابُ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۪ وَهَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍۭ بِرَسُوْلِهِمْ لِيَاْخُذُوْهُ وَجٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ فَاَخَذْتُهُمْ ۫ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ⑤

(مثال کے طور پر) ان سے پہلے قوم نوح بھی ان قوانین الٰہی کی تکذیب کی مرتکب ہو چکی ہے اس کے بعد اور مختلف گروہوں نے بھی ان قوانین کی تکذیب کی، یہاں تک کہ انہوں نے اپنے

Marfat.com

اپنے رسولوں پر جو پیغامات ان تک پہنچاتے تھے، دستدرازی یا (قتل کرنے کا ارادہ کیا، اور باطل دلائل سے دین حق کو ناکام بنانے کی منصوبہ بندی بھی کی۔ بالآخر ہم نے (اپنے قانون مجازات کے مطابق) انکو گرفت میں لے لیا، پھر دیکھ لو کہ میری تعزیر و سزا کس قدر سخت تھی۔ (40/5)

وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ۝٦

اور اس طرح تیرے رب کا فیصلہ بھی ثبت (Establish) ہو کر سامنے آچکا ہے جو لوگ کفر کے مرتکب ہوئے ہیں وہ واصل جہنم ہونے والے ہیں۔ (40/6)

اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝٧

عالم امر و خلق کی جن قوتوں (39/75) نے اقتدار اعلیٰ اور قوت تصرف کو بروئے کار لانے کی ذمے داری اپنے اوپر لے رکھی ہے، وہ اپنے رب کی صفت ربوبیت کو وجہ تحسین و ستائش بنانے کیلئے ہمہ وقت سرگرم عمل رہتی ہیں اور اس کے قوانین پر ایمان بھی رکھتی ہیں اور اہل ایمان کیلئے حفاظت بھی طلب کرتی رہتی ہیں (42/5) اور دعا کرتی رہتی ہیں کہ اے ہمارے رب تیری ربوبیت، رحمت اور تیرا علم ہر شے کو محیط ہے، تو انکو جو غلط روش کو چھوڑ کر تیرے راستے پر چلیں جہنم کے عذاب سے محفوظ رکھ۔ (40/7)

رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝٨

اے ہمارے پروردگار! انہیں سدا بہار باغوں میں داخل فرما جن کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے اور ان کے آباؤ اجداد اور ازواج اور اولاد میں سے جو صالح ہوں انہیں بھی، بلاشبہ تو مقتدر غالب اور دانا ہے۔ (40/8)

Marfat.com

وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ؕ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۚ﴿۹﴾

اور انہیں برائیوں، ناہمواریوں سے بچالے اور جسے تو نے قیامت کے روز برائیوں ناہمواریوں سے بچالیا تو نے ان پر بڑا رحم وکرم فرمایا یہی بڑی کامیابی ہے۔(40/9)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِيْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ ﴿۱۰﴾

جن لوگوں نے کفر کیا قیامت کے دن ان کو پکار کر کہا جائیگا آج تمہیں جتنا شدید غصہ اپنے آپ پر آرہا ہے اس سے زیادہ غصہ اللہ تعالیٰ کو تم پر اس وقت آتا تھا جب تمہیں ایمان کی طرف بلایا جاتا تھا تو تم انکار کرتے تھے۔(40/10)

قَالُوْا رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿۱۱﴾

وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! تو نے فی الواقع ہمیں دوبار موت اور دوبار زندگی دے دی۔اب ہم اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں، کیا اب یہاں (دوزخ) سے نکلنے کی کوئی سبیل ہے؟ (40/11)(35/36, 49/56, 2/28)

ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗٓ اِذَا دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ ۚ وَاِنْ يُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا ؕ فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ ﴿۱۲﴾

ان کو جواب ملے گا تمہاری یہ حالت اس وجہ سے ہے کہ جب تمہیں اکیلے اللہ تعالیٰ کے قوانین کی اطاعت کی طرف دعوت دی جاتی تھی، تو تم اس سے انکار کر دیتے تھے اور جب اس کے ساتھ دوسروں کو بھی شریک کیا جاتا تھا تو تم فوراً مان لیتے تھے(39/45) سو اب فیصلہ کرنے کا اختیار صرف اللہ عالی مرتبت، بزرگ برتر کے لئے ہے۔(40/12)

Marfat.com

هُوَ الَّذِیْ یُرِیْكُمْ اٰیٰتِهٖ وَیُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ رِزْقًا ؕ وَمَا یَتَذَكَّرُ اِلَّا مَنْ یُّنِیْبُ ﴿۱۳﴾

(اے رسول! تم ان کو ان حقائق سے واضح کردو) کہ وہی اللہ تعالیٰ ہے جو تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے جو اپنے قانون کے مطابق آسمان سے تمہارے لئے رزق نازل کرتا ہے (مگر ان حقائق سے) صرف وہی شخص نصیحت حاصل کرسکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف بار بار رجوع کرنے والا ہے۔ (40/13)

فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾

پس اے بنی نوع انسان! تم (استمداد و استعانت کیلئے) دین کو اس کیلئے خالص کرتے ہوئے فقط اللہ تعالیٰ ہی کو پکارو خواہ بات کافروں کو سخت ناگوار گزرے۔ (اس میں کسی دوسرے کو شریک مت کرو) (40/14)

رَفِیْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ یُلْقِی الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِیُنْذِرَ یَوْمَ التَّلَاقِ ۙ﴿۱۵﴾

وہ اللہ سبحانہ تعالیٰ رفیع الدرجات، عالی مرتبت اور بڑا ہی عظمت والا ہے جو کل کائنات کا مرکزی کنٹرول اپنے قبضہ قدرت میں لئے ہوئے ہے۔ اپنے بندوں میں سے (اپنے قانون مشیت و حکمت کے مطابق) جسے چاہتا ہے اس منصب کے لئے منتخب کر کے اسکی طرف وحی بھیجتا ہے تاکہ وہ لوگوں کو قیامت کے دن انکے اعمال کے نتائج سے متنبہ کرے۔ 16/2 (40/15)

یَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ ۚ لَا یَخْفٰی عَلَی اللّٰهِ مِنْهُمْ شَیْءٌ ؕ لِمَنِ الْمُلْكُ الْیَوْمَ ؕ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۱۶﴾

جس دن انکے مخفی نتائج اعمال نمایاں ہوکر سامنے آجائیں گے اور انکی کوئی بات اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہیں ہوگی۔ سوال ہوگا کہ پہلے دنیا میں تو تم اس کے منکر ہوجاتے تھے لیکن آج بتاؤ کہ کامل اختیار و اقتدار کس کا ہے؟ سب لوگ جواب دینگے، اللہ کا جو واحد یگانہ (Unique) ہے۔ جس کا قانون سب پر غالب ہے۔ (40/16)

Marfat.com

اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ ؕ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۷﴾

آج روز مکافات عمل ہر ایک متنفس کو اسکی دنیا کی کمائی کا بدلہ (جزا سزا) دیا جائیگا۔ آج کسی پر کوئی ناانصافی نہ ہوگی۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ حساب لینے میں بڑا تیز ہے۔(40/17) 2/202,3/199,13/41

وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ؕ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ﴿۱۸﴾

اے رسول! تم ان کو (ہمارے قانون تنذیری Law of warning کے مطابق) اس قیامت کے دن سے متنبہ کردو، جو قریب ہی آلگا ہے جب انکے کلیجے مارے دہشت کے حلق کو آرہے ہونگے ظالموں کا کوئی غم خوار رفیق نہ کوئی شفیع محشر ہوگا جسکی سفارش کو قبولیت بخشی جائے (40/18)

يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ﴿۱۹﴾

اللہ تعالیٰ نگاہوں کی خیانت (چوری) تک کو جانتا ہے اور سینوں میں چھپے رازوں کو بھی بخوبی جانتا ہے۔(40/19)

وَاللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۲۰﴾ ع ۱۱ ۲ ۷

اور اللہ تعالیٰ عدل وانصاف اور سچائی کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے لیکن جس کو (یہ مشرکین) اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ کسی معاملہ کا بھی فیصلہ کرنے والے نہیں ہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔(40/20)

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿۲۱﴾

کیا ان لوگوں نے زمین میں کبھی سیاحت بالحق نہیں کی ہے کہ ان لوگوں کا انجام دیکھتے جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں؟ حالانکہ وہ قوت وطاقت میں ان سے کہیں زیادہ تھے اور ان سے زیادہ

Marfat.com

زبردست آثار زمین میں چھوڑ گئے ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے (اپنے قانون مجازات کے مطابق) انکے گناہوں کے سبب انکو گرفت میں لے لیا (اور ہلاک کر دیا) اور انکو اللہ تعالیٰ کی گرفت سے بچانے والا کوئی نہ تھا۔ (40/21)

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٢٢﴾

یہ (گرفت و ہلاکت) بدیں وجہ ہوئی کہ انکے پاس جب انکے رسول واضح قوانین واحکام اور تعلیمات لے کر آئے تو انہوں نے ان کا انکار کیا۔ پس اللہ نے (اپنے قانون مجازات کے مطابق) انہیں گرفت میں لے لیا (اور ہلاک کر دیا) یقیناً وہ بڑا قوت و غلبے والا اور سزا دینے میں بہت سخت ہے۔ (40/22)

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢٣﴾ لا

اِلٰى فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَقَارُوْنَ فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ﴿٢٤﴾

ہم نے حضرت موسیٰ کو فرعون، ہامان اور قارون کی طرف بڑی واضح دلائل اور ماموریت کے ساتھ بھیجا مگر انہوں نے کہا کہ یہ شخص تو جادوگر اور کذاب ہے۔ (40/23-24)

فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوْٓا اَبْنَآءَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وَاسْتَحْيُوْا نِسَآءَهُمْ ؕ وَمَا كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿٢٥﴾

پھر جب وہ ہماری طرف سے حق (احکام دین) انکے سامنے لیکر آیا تو انہوں نے کہا جو لوگ ایمان لاکر اس کے ساتھ شامل ہوئے ہیں انکے بیٹوں کو قتل کر ڈالو اور انکی بیٹیوں کو زندہ چھوڑ دو (7/127, 2/47) (اس طرح انہوں نے سمجھا کہ ہم موسیٰ کی قوم کو مفلوج اور کمزور کر دینگے) مگر کافروں کی مکارانہ چال رائیگاں جانے کے سوا کچھ نہ ہوسکا۔ (40/25)

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰى وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ ﴿٢٦﴾

Marfat.com

ایک روز فرعون نے (غصے میں جھنجھلا کر) اپنے درباریوں سے کہا: اس کو میرے حوالے کردو تاکہ میں موسیٰ کو قتل کردوں، یہ اپنے رب کو پکار کر دیکھ لے (کہ وہ اسے مجھ سے کیسے بچاتا ہے) مجھے اندیشہ ہے کہ یہ تمہارے دین کو بدل ڈالے گا یا ملک میں فساد برپا کردیگا۔ (40/26)

وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿٢٧﴾ ع ٣ ٧ ٨

اس پر حضرت موسیٰ نے کہا: میں ہر اس متکبر (کے شر سے بچنے کے لئے) جو اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل یعنی یوم الدین پر ایمان رکھتا۔ میں اپنے رب اور تمہارے رب (جو سب کا رب ہے) کی پناہ میں آتا ہوں۔ (40/27)

وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗٓ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ۭ وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ﴿٢٨﴾

اس موقع پر آل فرعون میں سے ایک شخص جو ایمان چھپائے ہوئے تھا، یکا یک بول اٹھا: کیا تم ایک شخص کو محض اس جرم کی پاداش میں قتل کردیگا کہ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ تعالیٰ ہے؟ حالانکہ وہ تمہارے رب کی طرف سے واضح دلائل و برہان لے کر آیا ہے اور اگر وہ جھوٹا ہے تو اس کے جھوٹ کا وبال اسی پر ہے اور اگر وہ سچا ہے تو جن نتائج وعواقب سے تمہیں آگاہ کررہا ہے۔ ان میں سے بعض تم پر وارد ہوکر رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ کسی ایسے شخص کو ہدایت نہیں دیتا جو حد سے تجاوز کرنے والا ہو اور حد سے بڑھ کر جھوٹا ہو۔ (40/28)

يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۡ فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَاۗءَنَا ۭ قَالَ فِرْعَوْنُ مَآ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى وَمَآ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿٢٩﴾

Marfat.com

اس مردمومن نے کہا: اے میری قوم کے لوگو! آج تمہیں اس سرزمین میں اقتدار وغلبہ حاصل ہے لیکن اگر اللہ تعالیٰ کا (اس کے قانون مجازات کے مطابق) عذاب آجائے تو اس سے ہمیں کون بچائے گا۔ فرعون نے کہا: میں تمہیں وہی رائے دے رہا ہوں جو مجھے مناسب معلوم ہوتا ہے اور اس راستے کی طرف تمہاری رہنمائی کرتا ہوں جو راہ راست ہے۔ (40/29)

وَقَالَ الَّذِیْٓ اٰمَنَ یٰقَوْمِ اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْكُمْ مِّثْلَ یَوْمِ الْاَحْزَابِ ۙ﴿۳۰﴾

پھر اس مردمومن نے کہا: اے میری قوم کے لوگو! میں ڈرتا ہوں کہ کہیں تم پر بھی وہی دن نہ آجائے جو اس سے پہلے بہت گروہوں پر آچکا ہے۔ (40/30)

مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِیْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ یُرِیْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ﴿۳۱﴾

یعنی تمہاری حالت بھی ویسی نہ ہوجائے جیسی قوم نوح، عاد وثمود اور انکے بعد مسلسل آنے والی اقوام کی ہوگئی تھی اور (حقیقت یہ ہے) کہ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ اس کے بندوں کے ساتھ ظلم و زیادتی ہو۔ (40/31)

وَیٰقَوْمِ اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْكُمْ یَوْمَ التَّنَادِ ۙ﴿۳۲﴾

اے میری قوم! مجھے اندیشہ ہے کہ جس روز تم ایک دوسرے کو مدد کیلئے آہ وفغاں کرو گے تو کوئی بھی ایک دوسرے کی مدد کیلئے نہیں آئیگا۔ (40/32)

یَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِیْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾

اس روز تم ادھر ادھر بھاگتے پھرو گے مگر تمہیں اللہ کے قانون مجازات سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا۔ یاد رکھو! اللہ تعالیٰ جس کو گمراہ کردے تو اسے پھر ہدایت دینے والا کوئی نہیں ہوتا۔ (40/33)

وَلَقَدْ جَآءَكُمْ یُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَیِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِیْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ ؕ حَتّٰۤی اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ یَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ؕ كَذٰلِكَ یُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُ ۖ ﴿۳۴﴾

Marfat.com

اس سے پہلے یقیناً حضرت یوسف بھی تمہاری طرف واضح دلائل وقوانین واحکام لے کر آئے تھے مگر تم اسکی لائی ہوئی تعلیم کے بارے میں بھی شک وشبہ میں پڑے رہے یہاں تک کہ جب اس کا انتقال ہوگیا تو تم نے کہنا شروع کردیا کہ اب اس کے بعد اللہ تعالیٰ کوئی رسول مبعوث نہیں کریگا اسی طرح جو حدود شکن ہوا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انکو شک واضطراب میں مبتلا رکھتا ہے۔ (40/34)

الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ؕ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿٣٥﴾

یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی آیات مبارکہ کے بارے میں بغیر کسی سند، دلیل کے جو ان کے پاس آئی ہو جھگڑا کرتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ اور ایمان والوں کے نزدیک ناپسندیدہ بات ہے اس طرح اللہ تعالیٰ اپنے قانون مجازات کے مطابق متکبر اور سرکش لوگوں کے دل ودماغ پر مہر ثبت کردیتا ہے۔ (40/35)

وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ﴿٣٦﴾

اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ؕ وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ﴿٣٧﴾ ع ١٠ ٩

فرعون نے (ازراہ استہزا اپنے وزیر) ہامان سے کہا: اے ہامان! میرے لئے ایک بلند عمارت بنا شاید کہ (اس پر چڑھ کر) میں راستوں پر پہنچ سکوں جو آسمانوں کی طرف جاتے ہیں اور موسیٰ کے اللہ کو جھانک کر دیکھ سکوں۔ میں تو اسے جھوٹا ہی سمجھتا ہوں اور اس طرح فرعون کے اعمال سوٴ خوشنما بنا کر دکھائے گئے ہیں اور وہ ہمارے راہ راست سے روک دیا گیا ہے۔ بہرحال فرعون کی تمام کی تمام چالیں اور تدبیریں ہلاکت کے سوا کچھ بھی نہ تھیں۔ (40/36-37)

وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿٣٨﴾

اور مرد مومن نے کہا: اے میری قوم کے لوگو! میری پیروی کرو میں تمہیں راہ راست کی نشان دہی کرتا ہوں۔ (40/38)

Marfat.com

يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ۫ وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ﴿٣٩﴾

اے میری قوم کے لوگو! یہ دنیا کی زندگی تو عارضی اور چندروزہ ہے اور آخرت کی زندگی ہمیشہ رہنے کا گھر ہے۔(40/39)

مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٤٠﴾

جو بدعملی کریگا تو اس کا اتنا ہی بدلہ ملے گا (نار جہنم کی صورت میں) اور جو عدل واحسان اور صالح عمل کریگا خواہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ مومن ہو اسے جنت الفردوس میں داخل کیا جائے گا جہاں انہیں بے حساب رزق عطا کیا جائیگا۔(40/40)

النصف

وَيٰقَوْمِ مَا لِيْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ ﴿٤١﴾ ؕ

اے میری قوم! یہ کس قدر عجیب بات ہے کہ میں تمہیں عذاب جہنم سے نجات کی طرف دعوت دیتا ہوں اور تم مجھے نار جہنم کی طرف دعوت دیتے ہو۔(40/41)

تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ۫ وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ﴿٤٢﴾

تم مجھے اس بات کی دعوت دیتے ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات سے انکار کردوں اور اس کے ساتھ ان ہستیوں کو شریک ٹھہراؤں جنہیں میں جانتا تک نہیں۔ حالانکہ میں تمہیں غالب و قوت والے سب سے بڑھ کر حفاظت میں لینے والے اللہ تعالیٰ کی طرف بلا رہا ہوں۔ (40/42)

لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ مَرَدَّنَآ اِلَى اللّٰهِ وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿٤٣﴾

حقیقت تو یہ ہے کہ تم مجھے جس بات کی دعوت دیتے ہو وہ اس دنیوی زندگی میں امن وسکون کی دعوت ہے اور نہ ہی حیات اخروی میں خوشگواریوں کی دعوت ہے (اور یہ بھی حقیقت ہے) کہ ہم کو اللہ تعالیٰ ہی کی طرف (جزا اور سزا کی خاطر) واپس لوٹنا ہے اور بلاشبہ صراط المستقیم کی حدود شکنی کرنے والے ہی اصحاب نار ہیں۔(40/43)

Marfat.com

فَسَتَذْكُرُوْنَ مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ ۭ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿٤٤﴾

پس آج جو کچھ میں تم سے کہتا ہوں عنقریب وہ وقت آ جائیگا جب تم اسے یاد کرو گے (لیکن اس وقت کف افسوس ملنے کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا) اور میں اپنا معاملہ اپنے اللہ کے سپرد کرتا ہوں بلاشبہ وہ اپنے بندوں کا نگران حال ہے۔(40/44)

فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْۗءُ الْعَذَابِ ﴿٤٥﴾ۚ

آخر کار اللہ تعالیٰ نے اس (مرد مومن کو) لوگوں کی تمام بری اور مکروہ چالوں کے المناک اثرات ونتائج سے بچالیا اور فرعون کے ساتھی اور پیروکار (Followers) بدترین عذاب میں گھر گئے۔(40/45)

اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۣ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿٤٦﴾

آتش جہنم ہے، جس کے سامنے صبح وشام پیش کئے جاتے ہیں اور جس دن قیامت کی گھڑی آ جائیگی، تو حکم ہوگا کہ آل فرعون (فرعون کے متبعین) کو شدید ترین عذاب میں دھکیل دو(40/46)

وَاِذْ يَتَحَاۗجُّوْنَ فِي النَّارِ فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰۗؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ ﴿٤٧﴾

(اور ذرا عبرت نگاہ سے دیکھو!) جب وہ دونوں گروہ جہنم میں ایک دوسرے سے جھگڑ رہے ہونگے تو جو دنیا میں کمزور لوگ تھے، متکبرین سے کہیں گے ہم دنیا میں تمہارے تابع تھے۔ کیا اب تم آتش جہنم کے عذاب میں سے کچھ حصہ دور کردو گے؟(37/27-29,14/21)(40/47)

قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُلٌّ فِيْهَآ ۙ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ﴿٤٨﴾

انکے لیڈر، متکبرین انہیں جواب دینگے: ہم سب یہاں ایک ہی عذاب میں مبتلا ہیں اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلہ کر چکا ہے (جو کبھی بدل نہیں سکتا)(40/48)

Marfat.com

وَ قَالَ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ﴿٤٩﴾

پھر یہ اہل نار جہنم کے پاسبانوں سے کہیں گے: اپنے پروردگار سے دعا کرو کہ وہ اس عذاب میں ایک روز کی تخفیف کردے۔(40/49)

قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ؕ قَالُوْا بَلٰى ؕ قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿٥٠﴾ ع ١٣ ١٠

وہ پوچھیں گے: کیا تمہارے پاس تمہارے رسول واضح دلائل و براہین لے کر نہیں آئے تھے؟ وہ کہیں گے ہاں آئے تھے، اس پر پاسبان جہنم کہیں گے: پھر تم خود ہی دعا کرو، کافروں کی دعا اکارت ہی جانے والی ہے۔(40/50)

اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ﴿٥١﴾

بلاشبہ ہم اپنے رسولوں اور مومنوں کی مدد اس دنیا کی زندگی میں بھی کرتے ہیں اور اس دن بھی کریں گے جب گواہ کھڑے ہونگے (جب اللہ تعالیٰ کی عدالت قائم ہوگی اور انبیاء اور فرشتے گواہ ہونگے)(40/51)

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿٥٢﴾

اس دن ظالم لوگوں (یعنی جنہوں نے اللہ کے قوانین سے سرکشی برتی ہوگی) کی معذرت بھی کوئی فائدہ نہ دیگی۔ اور ان پر لعنت ہوگی اور بدترین ٹھکانا انکے حصے میں آئیگا۔(40/52)

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ ﴿٥٣﴾

بلاشبہ ہم نے حضرت موسیٰ کی رہنمائی کی تھی، اور بنی اسرائیل کو کتاب (توریت) کا وارث بنایا تھا۔(40/53)

هُدًى وَّذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿٥٤﴾

اس ضابطہ حیات میں عقل و دانش والوں کے لئے سامان رشد و ہدایت اور نصیحت و موعظت بھی تھی۔(40/54)

Marfat.com

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿۵۵﴾

(حضرت موسیٰ نے اس کشمکش زندگی میں بڑے صبر و استقامت سے کام لیا تھا) پس اے رسول! اسی طرح تم بھی اپنے مقصد حیات میں نہایت استقامت واستقلال سے سرگرم عمل رہو، اللہ تعالیٰ کا وعدہ بالکل سچا ہے۔ تم اپنے گناہوں کیلئے سامان حفاظت طلب کرو۔ نیز اپنے پروردگار کی حمد وثنا کے ساتھ تسبیح کیے جاؤ یعنی صبح وشام وظیفہ رسالت ادا کرتے رہو (48/2, 47/19) (40/55)

اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۵۶﴾

درحقیقت جولوگ اللہ تعالیٰ کی آیات کے بارے میں کسی سند و دلیل کے بغیر جو انکے پاس آئی ہو، بحث ومباحثہ کرتے ہیں انکے دلوں میں کبر وتمرد کے سوا کچھ نہیں ہے اور جس مقام کبریائی کا انہیں گھمنڈ ہے وہ اس تک نہیں پہنچ پائینگے (7/141) پس اے رسول! اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آجاؤ۔ وہ سب کچھ جانتا ہے اور سب کچھ دیکھتا ہے۔ (40/56)

لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾

آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا انسان کو پیدا کرنے کی نسبت زیادہ مشکل کام ہے لیکن اکثر لوگ اس حقیقت کو نہیں جانتے (29/61) (40/57)

وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِيْۗءُ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾

اندھا اور بینا برابر نہیں ہوسکتے (یعنی جاہل اور تعلیم یافتہ، حقیقت آشنا اور حقیقت ناآشنا برابر نہیں ہوسکتے) اور نہ ہی صاحب ایمان اور صالحین، خطا کار اور بدکار برابر ہوسکتے ہیں۔ تم میں سے بہت کم لوگ ہیں جو غور وفکر اور عقل وخرد سے کام لیتے ہیں۔ (40/58)

Marfat.com

اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٥٩﴾

یقیناً قیامت کی گھڑی آنے والی ہے اس کے آنے میں قطعاً شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے لیکن اکثر لوگ (اس کے وقوع پذیر ہونے پر) ایمان بالیقین نہیں رکھتے۔(40/59)

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ﴿٦٠﴾ ع ۶ ۱۰ ۱۱

اور تمہارے پروردگار کا ارشاد پاک ہے کہ استعانت وامداد کے لئے مجھے ہی پکارا کرو۔ میں تمہاری دعائیں قبول کرونگا جو لوگ گھمنڈ وغرور میں آکر میری اطاعت وبندگی سے گریز کرتے ہیں وہ ضرور ذلیل وخوار ہوکر جہنم میں داخل ہونگے۔(40/60)

اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٦١﴾

اے افراد نسل انسانی! اللہ تعالیٰ ہی تو ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی تاکہ سکینت و آرام پاؤ۔ اور دن کو روشن بنایا (تاکہ روشنی میں سرگرم عمل رہو)۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بنی نوع انسان پر فضل وکرم کرنے والا ہے لیکن ان میں سے اکثر ناشکر گزار ہیں۔(40/61)

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿٦٢﴾ وقف لازم

وہی اللہ تعالیٰ ہے (جس نے تمہارے لئے یہ سب کچھ کیا ہے) تمہارا پروردگار وآقا ہے اور نشوونما دے کر حد کمال تک پہنچاتا ہے۔ ہر شے کا خالق ہے۔ اس کے سوا تمام کائنات میں کوئی بھی صاحب اقتدار واختیار نہیں ہے (پھر بڑی حیرت ہے کہ اس کی طرف رجوع کرنے کی بجائے) کسی اور ہی کی طرف الٹے پھرے جاتے ہو (29/4)(40/62)

كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ كَانُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿٦٣﴾

جس طرح یہ لوگ بھٹک رہے ہیں اسی طرح تمام وہ لوگ بھٹک جاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے قوانین واحکام سے دیدہ دانستہ انکار کرتے ہیں۔(40/63)

Marfat.com

اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶۴﴾

وہی اللہ تعالیٰ ہے جس نے زمین کو تمہارا مستقر بنایا اور اوپر آسمان کو سائبان بنایا۔ تمہاری نہایت ہی حسین وجمیل صورتگری کی اور تمہیں پاکیزہ چیزوں سے رزق دیا۔ وہی اللہ تمہیں نشوونما دینے والا ہے۔ بے حساب برکات اور عروج وترقی دینے والا ہے۔ تمام جہانوں کو نشوونما دینے والا ہے۔ (40/64)

هُوَ الْحَیُّ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶۵﴾

اللہ تعالیٰ ہمیشہ زندہ رہنے والی ذات گرامی ہے اور اپنی تمام مخلوقات کو زندگی دینے والا ہے اس کے سوا تمام کائنات میں کوئی بھی بااختیار نہیں ہے۔ پس اے بنی نوع انسان اپنے دین کو اس کے لئے خالص کرتے ہوئے اسی کو پکار (39/3-4) تمام قسم کی حمد وتقدیس اور تعریف وتوصیف اسی کیلئے ہے۔ کل جہانوں (کی مخلوقات) کو بتدریج نشوونما دینے والا ہے۔ (40/65)

قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِیَ الْبَیِّنٰتُ مِنْ رَّبِّیْ وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶۶﴾

اے رسول! ان لوگوں سے کہہ دو: کہ مجھے ان ہستیوں کی عبادت اور پرستش وبندگی سے منع کر دیا گیا ہے، جنکو تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ پکارتے ہو، جبکہ میرے پاس میرے رب کی واضح روشن دلائل وبراہین آچکی ہیں، نیز مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں کل عوالم کی مخلوقات کو نشوونما دینے والے اور درجہ کمال تک پہنچانے والے کے سامنے سر تسلیم خم کر دوں۔ (40/66)

Marfat.com

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ یُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُیُوْخًا ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ یُّتَوَفّٰی مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا مُّسَمًّی وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾

وہی اللہ تعالیٰ ہے جس نے تمہاری تخلیق کی ابتدا مٹی سے کی (اور زندگی کے مختلف مراحل سے گزارتے ہوئے اس منزل پر لے آیا) جہاں پیدائش بذریعہ نطفہ ہوتی ہے پھر اس نطفہ کو (رحم مادر میں) ایک جونک کی شکل کا لوتھڑا بنا دیا۔ پھر وہ تمہیں انسانی بچے کی شکل میں دنیا میں لے آیا۔ پھر شباب کی عمر میں پہنچتے ہو، پھر بوڑھے ہو جاتے ہو۔ تم میں سے بعض تو بچپن میں ہی وفات پا جاتے ہیں اور بعض اس عمر مقررہ تک پہنچتے ہیں جہاں انسان عقل و فکر سے کام لینے کے قابل ہوتا ہے۔ (40/67)

ع ٧ ٨ ١٢ هُوَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ ۚ فَاِذَا قَضٰٓی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ﴿٦٨﴾ ع

وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو اپنے قانون تدبیری کے مطابق زندگی عطا کرتا ہے اور اسی کے قانون کے مطابق موت واضح ہوتی ہے۔ اس کی قوت و قدرت کا یہ عالم ہے کہ جب وہ کسی تخلیقی فعلیت کا فیصلہ کرتا ہے تو اس چیز کو حکم کرتا ہے کہ ہو جا، تو اس کی ابتدا شروع ہو جاتی ہے۔ (40/68)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِ اللّٰهِ ؕ اَنّٰی یُصْرَفُوْنَ ﴿٦٩﴾ ثلثے

المعانقة ١٣

کیا تم نے ان لوگوں کی حالت پر غور نہیں کیا جو اللہ تعالیٰ کے قوانین و احکام اور تعلیمات کے بارے میں جھگڑا، بحث مباحثہ کرتے ہیں۔ ذرا ان سے پوچھو (یہ اللہ تعالیٰ کی راہ راست کو چھوڑ کر) کدھر بھٹکے جا رہے ہیں۔ (40/69)

الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَبِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا ۚ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ﴿٧٠﴾ لا

جو لوگ اس ضابطہ حیات (قرآن حکیم) اور ان کتابوں کو جھٹلاتے ہیں جو ہم نے اپنے رسولوں کے ساتھ بھیجی تھیں۔ عنقریب انہیں (اس تکذیب و انکار کے نتائج) معلوم ہو جائیں گے۔ (40/70)

Marfat.com

اِذِ الْاَغْلٰلُ فِیْۤ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ ؕ یُسْحَبُوْنَ ۙ﴿۷۱﴾
فِی الْحَمِیْمِ ۙ ثُمَّ فِی النَّارِ یُسْجَرُوْنَ ۚ﴿۷۲﴾

جب طوق انکی گردنوں اور زنجیروں میں جکڑے ہوئے کشاں کشاں لے جا کر جہنم کے کھولتے ہوئے پانی میں ڈال دیئے جائیں گے اور پھر آگ میں جھونک دیئے جائینگے (40/71-72)

ثُمَّ قِیْلَ لَهُمْ اَیْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ۙ﴿۷۳﴾
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ قَبْلُ شَیْـًٔا ؕ كَذٰلِكَ
یُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۷۴﴾

پھر ان سے پوچھا جائے گا: کہاں ہیں وہ جنہیں تم اللہ کے شریک مانتے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ان کی معبودیت اختیار کر رکھی تھی۔ وہ جواب دینگے: وہ ہم سے غائب ہو گئے ہیں۔ دراصل وہ نہ صرف غائب ہو گئے، بلکہ وہ تھے ہی کوئی شے نہ۔ اس طرح اللہ تبارک تعالیٰ (اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق) حق وصداقت سے انکار کرنے والوں کو گمراہ ہونا متحقق کر دیگا۔ (40/73-74)

ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ۚ﴿۷۵﴾

(اب انکو جتایا جائیگا) کہ تمہارا یہ انجام اس لئے ہو رہا ہے کہ تم زمین میں غیر از حق (باطل) پر مگن تھے اور اپنی قوت کے نشہ میں یونہی اتراتے پھرتے تھے۔ (40/75)

اُدْخُلُوْۤا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِیْنَ ﴿۷۶﴾

اب جاؤ، جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ، وہاں تم کو ہمیشہ کے لئے رہنا ہے، بہت ہی برا ٹھکانا ہے متکبرین کا۔ (40/76)

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا نُرِیَنَّكَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّیَنَّكَ
فَاِلَیْنَا یُرْجَعُوْنَ ﴿۷۷﴾

پس اے رسول! تجھے جو بھی مشکلات درپیش آئیں ان کو صبر وتحمل اور استقامت واستقلال سے برداشت کئے جاؤ۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ ان میں سے بعض المناک نتائج تمہاری زندگی میں سامنے آجائیں یا تمہاری وفات کے بعد ظہور پذیر ہوں اور اس کے

Marfat.com

بعد اپنے قانون مکافات کے مطابق سزا دی جائے۔ بالآخر انہوں نے لوٹ کر آنا تو ہماری طرف ہے۔ (40/77)

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿٧٨﴾ ع ١٠/٨/١٣

اور ہم نے تم سے پہلے بہت سے رسول بھیجے ہیں، بعض کے احوال ہم نے تم کو (اس قرآن حکیم میں) بتائے ہیں اور ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جن کا قصہ ہم نے تم سے بیان نہیں کیا (وہ سب کے سب ہدایت یافتہ تھے) کسی رسول کے لئے ممکن نہ تھا کہ وہ میری کوئی نشانی اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر لے آئے پھر جب اللہ تعالیٰ کا حکم آ پہنچا تو حق وانصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا گیا اور جو لوگ (اہل باطل) سرکشی اور تخریب کاری کرتے تھے خسارے میں رہے۔ (40/78)

اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٧٩﴾ ۙ

وہ ہی اللہ تعالیٰ ہے جس نے تمہارے لئے مویشی ودیگر جانور پیدا کئے تاکہ تم کسی پر سواری کرو اور کسی کا گوشت کھاؤ۔ (40/79)

وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا عَلَيْهَا حَاجَةً فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿٨٠﴾ ؕ

اور ان میں تمہارے لئے اور بھی بہت سے فوائد ہیں نیز تم ان پر سامان وغیرہ لاد کر اپنی منزل مقصود تک پہنچ جاتے ہو۔ علاوہ ازیں تم کشتیوں اور بحری جہازوں پر سوار ہو کر سفر کرتے ہو۔ (40/80)

وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ ۖ فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ﴿٨١﴾

اور وہ اللہ تمہیں اپنی بہت سی اعجازی نشانیاں دکھاتا ہے۔ پھر تم اللہ کی کن کن نشانیوں کا انکار کرو گے۔ (40/81)

Marfat.com

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَاَشَدَّ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٨٢﴾

پھر کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں ہیں کہ دیکھتے کہ ان سے پہلے جو لوگ تھے انکا انجام (اللہ تعالیٰ کی آیات انکار کے سبب) کیسا ہوا تھا؟ حالانکہ وہ قوت وطاقت میں بھی ان سے بڑھ چڑھ کر تھے اور تعداد میں بھی ان سے کہیں زیادہ تھے اور انہوں نے اپنی سرزمین میں زیادہ شاندار آثار چھوڑے (زمین کو زیادہ آباد کیا اور سامان زیست پیدا کیا) مگر جو کچھ انہوں نے اپنے کسب وہنر سے کمایا (صرف دنیا کیلئے) کمایا وہ ان کے کچھ کام نہ آیا (19/42)(40/82)

؎ غافل رہا جو تجھ سے میری زیست کا لمحہ وہ لمحہ میری زیست کے کچھ کام نہ آیا!

فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٨٣﴾

الغرض جب بھی رسول انکے پاس واضح دلائل وبراہین لے کر آئے (تو ان لوگوں نے اسکی تکذیب کی) جو علم وہنر ان لوگوں کے پاس تھا، اسی پر نازاں اور فرحان رہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جس عذاب کا وہ مذاق اڑاتے تھے اسی نے انہیں آ گھیرا۔ (40/83)

فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ﴿٨٤﴾

پھر جب انہوں نے ہمارے عذاب کو دیکھ لیا تو پکار اٹھے کہ ہم اللہ وحدہ لاشریک پر ایمان لاتے ہیں اور ان سب معبودوں کا جنہیں ہم اس کا شریک ٹھہراتے تھے انکار کرتے ہیں (40/84)

فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ؕ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ فِيْ عِبَادِهٖ ۚ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٨٥﴾ ع ٩ ٧ ١٤

مگر اس ایمان نے کچھ فائدہ نہ دیا جسے وہ ہمارا عذاب دیکھ کر لاتے تھے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا اٹل ضابطہ قانون ہے جو شروع سے اسکے بندوں میں چلا آ رہا ہے، کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے قوانین و احکام کا انکار کرتے ہیں وہ ہمیشہ نقصان اٹھاتے ہیں (انکار حق کی سزا ہلاکت ہے) (40/85)

Marfat.com

سُوْرَةُ حٰمٓ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ

اٰیَاتُهَا ۵۴ رُكُوْعَاتُهَا ٦

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

حٰمٓ ①

تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ②

اللہ حمید و مجید کا ارشاد پاک ہے کہ یہ ضابطہ حیات (قرآن کریم) اللہ رحمٰن و رحیم کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔(41/1-2)

كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۙ ③

یہ ایک ایسی کتاب ہے جو عربی زبان میں کھول کھول کر بیان کی گئی ہے ان لوگوں کے لئے ہے جو علم و بصیرت سے کام لے کر جاننا سمجھنا چاہتے ہیں۔(41/3)

بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۚ فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ④

یہ (اللہ تعالیٰ کے قوانین و احکام کی روشنی میں حیات طیبہ اور صالح بسر کرنے والوں کیلئے) بشارت دینے والی اور غلط روش زندگی کے تباہ کن نتائج سے متنبہ کرنے والی ہے، مگر ان میں سے اکثریت نے اس سے روگردانی کی ہے، چنانچہ وہ اسے سننے کے روادار نہیں ہیں۔ (41/4)

وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ⑤

اور کہتے ہیں جس بات کی طرف تو ہمیں بلاتا ہے، اس طرف سے ہمارے دل و دماغ پردوں میں لپٹے ہوئے ہیں (اس لئے تمہاری ان باتوں کا کوئی اثر نہیں ہوسکتا) کیونکہ ہمارے کانوں میں بھاری بوجھ ہے اور ہمارے اور تمہارے درمیان ایک پردہ حائل ہے، پس تو اپنا کام کر، ہم اپنا کام کئے جائیں گے۔(41/5)

Marfat.com

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ۭ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۙ﴿۶﴾

اے رسول! ان کو کہہ دیجئے: کہ میں بھی تمہارے جیسا ایک بشر ہوں (میرے بھی طبعی تقاضے کچھ تم سے مختلف نہیں) ایک مابالامتیاز بات یہ ہے کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آتی ہے۔ بلاشبہ تمہارا الہ (معبود اور مطلوب) صرف ایک اللہ وحدہ لاشریک ہے۔ پس اسی کی راہ راست پر چلتے رہو۔ اس سے حفاظت طلب کرتے رہو ہلاکت اور بربادی ہے شرک کرنے والوں کیلئے۔ (41/6)

الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۷﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۸﴾ ع ۱۵/۸

جو لوگ زکوٰۃ ادا نہیں کرتے اور آخرت کے بھی منکر ہیں۔ ان کے برعکس جو لوگ ایمان بالیقین لائے اور خیر و اصلح کے امور سرانجام دیئے انکے لئے ایسا اجر ہے جو کبھی بھی ختم ہونے والا نہیں ہے۔ (41/7-8)

قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ۭ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۚ﴿۹﴾

اے نبیؐ! ان سے پوچھو: کہ کیا تم اس اللہ کا انکار کرتے ہو اور دوسری ہستیوں کو اس کا ہمسر ٹھہراتے ہو جسکی قوتوں اور اختیار کا یہ عالم ہے کہ اس نے زمین کو دو مراحل سے گزار کر (موجودہ شکل میں) پیدا فرمایا ہے؟ وہی اللہ ہے جس نے کل کائنات کی تمام اشیاء کی نشو ونما کا انتظام کر رکھا ہے۔ (41/9)

وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَآ اَقْوَاتَهَا فِيْٓ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ ۭ سَوَاۗءً لِّلسَّاۗىِٕلِيْنَ ﴿۱۰﴾

اسی مقصد و مدعا کے لئے اس نے زمین کی سطح پر کوہ گراں بنا دیئے (جن سے آب رسانی کا سلسلہ جاری و ساری رہتا ہے) اور اس میں نشو ونما پانے والے اور موجب خیر و برکت وسائل پیدا

Marfat.com

کررہے ہیں۔ اوراس میں مقتضائے ضروریات چارادوار میں قوت وتغذیہ (خوراک) کے وسائل کا ذخیرہ کردیا ہے۔جس میں ہر اہل طلب واحتیاج کا مساوی حصہ ہے۔ (41/10)

ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ وَهِىَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ؕ قَالَتَآ اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ ۝۱۱

بعدازاں اسی طرح اللہ نے اپنے دیگر اجرام فلکی کی طرف حسن التفات کیا۔اس وقت وہ سب ایک دھوئیں کی شکل میں تھے (یعنی وہ جوہری توانائی اور تمازت کا ھیولہ تھا) پس ہم بمعہ زمین ان سب کو کہا کہ خوشی سے یا بامر مجبوری ہمارے قوانین کی اتباع کرو۔انہوں نے عرض کیا ہم بطیّب خاطر مطیع وفرماں بردار بن کر (ہمہ وقت) حاضر خدمت ہیں۔ (41/11)

فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ فِىْ يَوْمَيْنِ وَاَوْحٰى فِىْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا ؕ وَزَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ ۖ وَحِفْظًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝۱۲

پھر اللہ تعالیٰ نے آسمانی کروں کو جیسا کہ انہیں ہونا چاہیے تھا (اپنی مرضی ومنشا کے مطابق) دوادوار میں بنادیا اور جس قانون کے مطابق انہیں اپنے فرائض ادا کرنا تھے اسکی وحی انکی طرف کردی (یعنی ہر کرہ کو اس کا وظیفہ القاء کردیا) اور زمین کے گرد جو فضا ہے اس میں اس قسم کے کرے بکھیر دیئے جو تمہیں جگمگاتے چراغوں کی طرح نظر آتے ہیں اور اسی فضا میں سامان حفاظت رکھ دیا (تاکہ کرہ ارض پر زندگی محفوظ رہ سکے) یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ قوانین کے مطابق طے پایا۔جس کی قوت وسطوت اور جس کا علم لامحدود ہے۔ (41/12)

فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ ؕ ۝۱۳

اوراے رسول! اب اگر یہ لوگ (حقائق سننے کے باوجود) اعراض برتتے ہیں تو ان سے کہہ دیجئے: میں تم کو اسی طرح کے مہلک عذاب سے متنبہ کرتا ہوں جس طرح کا عذاب عاد وثمود کی اقوام پر آیا تھا۔ (41/13)

Marfat.com

اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَ مِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ قَالُوْا لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾

جب (اللہ تعالیٰ کے) رسول ان کی طرف آگے اور پیچھے ہر طرف سے آئے اور انہوں نے ان سے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کی عبادت اور اطاعت اختیار نہ کرو تو انہوں نے انکے جواب میں کہا کہ اگر ہمارا رب چاہتا کہ (ہم ہدایت حاصل کریں) تو وہ فرشتے نازل کرتا (جنہیں ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتے) لہٰذا ہم تمہارے ان پیغامات کو تسلیم بالیقین نہیں کرتے۔ (41/14)

فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ؕ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِىْ خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۱۵﴾

قوم عاد کا یہ حال تھا کہ انہوں نے بغیر حق کے ظلم کے ساتھ تکبر کیا (گویا انسانوں کی تحقیر و تذلیل کی) اور کہا، وہ کون ہے جو قوت و استبداد میں ہم سے بڑھ کر ہے؟ کیا انہوں نے نہیں دیکھا (سوچا، سمجھا) کہ اللہ تعالیٰ جس نے انہیں پیدا کیا ہے، قوت و سطوت میں ان سے کہیں بڑھ کر ہے (ان کے اس عدم تدبر کا نتیجہ یہ ہوا) کہ وہ ہمارے قوانین و احکام کا انکار ہی کرتے رہے (41/15)

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِىْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْىِ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۶﴾

آخر کار ہم نے چند منحوس دنوں میں (قوم عاد) پر سخت طوفان باد بھیج دیا تا کہ ان کو دنیا کی زندگی ہی میں رسوا کن عذاب کا مزہ چکھائیں اور آخرت کا عذاب تو اس سے بھی زیادہ ذلت آمیز ہوگا اور انہیں کہیں سے مدد نہیں ملے گی۔ (41/16)

وَ اَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۷﴾ ج

وَ نَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۱۸﴾ ع ۲ ۱۰ ۱۶

باقی رہے ثمود کے لوگ تو ہم نے انہیں ہدایت کی راہ دکھائی مگر انہوں نے راہ راست پر چلنے کی بجائے اندھا بنے رہنا پسند کیا بالآخر انکے اعمال کے نتیجہ میں ذلت آمیز عذاب کی خوف ناک

Marfat.com

کڑک نے انہیں آلیا اور ہم نے ایمان لانے والوں کو اس عذاب سے بچالیا جو اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل سے ڈرتے تھے۔ (41/17-18)

وَيَوْمَ يُحْشَرُ أَعْدَاءُ اللَّهِ إِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوزَعُونَ ﴿١٩﴾

اور جس دن اللہ تعالیٰ کے دین کے نظام کے دشمنوں کو جمع کر کے جہنم کی آگ کی طرف ہانک کر لے جایا جائیگا تو وہاں روک دیئے جائینگے۔ (41/19)

حَتَّىٰ إِذَا مَا جَاءُوهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ وَجُلُودُهُم بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٢٠﴾

یہاں تک کہ جب وہ اسکے قریب پہنچیں گے تو انکے کان، انکی آنکھیں اور انکے بدن انکے خلاف گواہی دینگے وہ اپنے اعمال کے باعث خود مجسم شاہد ہونگے (17/13, 36/65) (41/20)

وَقَالُوا لِجُلُودِهِمْ لِمَ شَهِدتُّمْ عَلَيْنَا ۖ قَالُوا أَنطَقَنَا اللَّهُ الَّذِي أَنطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ خَلَقَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٢١﴾

اور وہ اپنے جسم کی کھالوں سے پوچھیں گے تم نے ہمارے خلاف کس لئے گواہی دی؟ وہ جواب میں کہیں گی: ہمیں اس اللہ تعالیٰ نے قوت گویائی دی تھی جس نے ہر شے کو قوت گویائی دی ہے۔ اس نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا اور اسی کی طرف (جزا و سزا کے لئے) لوٹائے جاؤ گے۔ (75/14, 17/13) (41/21)

وَمَا كُنتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَن يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلَٰكِن ظَنَنتُمْ أَنَّ اللَّهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيرًا مِّمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٢٢﴾

تم (دنیا میں جرم و گناہ کرتے وقت) چھپتے تھے تو تمہیں خیال تک نہ تھا کہ کبھی تمہارے اپنے کان، اور تمہاری آنکھیں اور تمہارے جسم کی کھالیں تمہارے خلاف گواہی دیں گی بلکہ تمہارا خیال تو یہ تھا کہ تم جو کچھ کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس میں سے کچھ نہیں جانتا۔ (41/22)

وَذَٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِي ظَنَنتُم بِرَبِّكُمْ أَرْدَاكُمْ فَأَصْبَحْتُم مِّنَ الْخَاسِرِينَ ﴿٢٣﴾

Marfat.com

اور تمہارے اسی ظن فاسد نے جو تم اپنے پروردگار کے بارے میں رکھتے تھے۔ تم کو ہلاک و برباد کیا اور آخر کار اسی کی بدولت تم خسارہ پانے والوں میں ہو گئے۔ (41/23)

فَاِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ﴿٢٤﴾

اس صورت حال میں وہ صبر کریں (یا نہ کریں) دوزخ ہی انکی جائے قیام ہے۔ اگر وہ رجوع کرنے کا موقع چاہیں گے تو انہیں کوئی موقع نہ دیا جائیگا۔ (41/24)

وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ فَزَيَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿٢٥﴾ ع ٣ ٧ ١٧

اور انکی (بداعمالیوں کی بنا پر) ہم نے ان پر ایسے (شیطان) ساتھی، دوست مسلط کر دیئے تھے جو انہیں اگلے پچھلے گناہوں کو ان کی آنکھوں میں خوشنما و دلکش بنا کر دکھاتے تھے بالآخران پر بھی (اللہ تعالیٰ کے قانون مجازات کے مطابق) وہی فیصلہ عذاب صادق آ کر رہا جو ان سے پہلے گزرے ہوئے جنوں اور انسانوں کے گروہوں پر صادق آ چکا تھا، یقیناً وہ نقصان اٹھانے والوں میں ہو گئے۔ (41/25)

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ﴿٢٦﴾

یہ کافر لوگ کہتے ہیں: جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو ہرگز نہ سنو۔ اس وقت شور وغل مچا دیا کرو۔ شاید کہ اس طرح تم غالب رہو۔ (41/26)

فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٧﴾

پس ہم بھی ان کافروں کو اپنے قانون مجازات کے مطابق سخت عذاب کا مزہ چکھا کر رہیں گے اور بدترین حرکات جو یہ کرتے رہے ہیں انکا پورا پورا بدلہ دینگے۔ (41/27)

ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ ۚ لَهُمْ فِيْهَا دَارُ الْخُلْدِ ۭ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿٢٨﴾

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کے دشمنوں (پر جو زمان ومکاں کے استحصالی طبقے) کی دوزخ ہی سزا ہے۔ وہاں ان کیلئے مستقل رہنا ہوگا۔ یہ سزا ہے اس جرم کی جو ہمارے قوانین واحکام کا دیدہ دانستہ انکار کرتے رہے ہیں۔ (41/28)

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿٢٩﴾

وہاں یہ کافر کہیں گے اے ہمارے رب! ہمیں جن وانس میں سے وہ لوگ دکھادے جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا انہیں ہم اپنے پاؤں تلے روند ڈالیں گے تا کہ وہ ذلیل وخوار ہوں۔ (41/29)

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿٣٠﴾

یقیناً جولوگ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت پر یقین رکھتے ہیں اور پھر اس پر جم کر کھڑے ہو جاتے ہیں تو ان پر ملائکہ نازل ہوتے ہیں یہ کہتے ہوئے کہ تم کسی شے کا خوف کھاؤ نہ غم ہی کرو اور خوش ہو جاؤ جنت کی بشارت سے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے (46/13, 10/10-12) (41/30)

نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ﴿٣١﴾

ہم اس دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے دوست ورفیق ہیں اور آخرت کی زندگی میں بھی اس جنتی زندگی میں وہ سب کچھ ہوگا جس کی تم خواہش کرو گے۔ وہ سب کچھ ملے گا جو تم طلب کرو گے۔ (41/31)

نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ﴿٣٢﴾ ع ٤ ٧ ١٨

یہ سامان ضیافت اس حفاظت میں لینے والے اور بے انتہا رحم وکرم کرنے والی ہستی کی طرف سے ہوگی۔ (41/32)

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٣٣﴾

Marfat.com

اور اس شخص کی بات سے اچھی بات اور کس کی ہو سکتی ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے دین اسلام کی طرف دعوت دی اور نیک عمل کیا اور کہا کہ میں مسلمان ہوں (یعنی اللہ تعالیٰ کے قوانین کے آگے سر تسلیم خم کرتا ہوں)۔ (41/33)

وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۚ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ﴿٣٤﴾

اے رسول! بھلائی اور برائی یکساں نہیں ہو سکتی۔ تم لوگوں کی برائی کو حسن سلوک اور خوبتر بات سے دور کر دو۔ پھر تم دیکھو گے کہ تمہارے ساتھ جسکی عداوت ہے وہ تمہارا دلسوز دوست اور غمخوار رفیق بن گیا ہے۔ (41/34)

وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا ۚ وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ ﴿٣٥﴾

یہ توفیق ان لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو صبر و تحمل اور برداشت سے کام لیتے ہیں۔ یہ مقام رفعت انہیں کو نصیب ہوتا ہے جو بڑے خوش بخت ہوتے ہیں۔ (41/35)

وَإِمَّا يَنزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ ۖ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٣٦﴾

اور اے مومن حق! اگر تجھے کوئی شیطان سرشت کسی وسوسہ اندازی یا جمالیاتی فریب کاری میں مبتلا کرنا چاہے تو فوراً اللہ تعالیٰ کی پناہ اور حفاظت و امان طلب کر لیا کرو۔ یقیناً وہ سب کچھ سننے والا اور سب کچھ دیکھنے والا ہے۔ (41/36)

وَمِنْ آيَاتِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۚ لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ﴿٣٧﴾

یہ رات اور دن، سورج و چاند اللہ تعالیٰ کی قدرت کی اعجازی نشانیوں میں سے ہیں۔ تم سورج کو سجدہ کرو نہ چاند کو بلکہ اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرو جس نے انہیں پیدا کیا ہے، اگر تم فی الواقعی اس اللہ کی عبادت کرنے والے ہو۔ (41/37)

Marfat.com

فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْـَٔمُوْنَ ﴿٣٨﴾ النجدة

السجدة ١١

پس اے رسول! اس تعلیم وتربیت کے باوجود اگر وہ لوگ تکبر اور سرکشی کرتے ہیں تو کوئی پروہ نہیں ہے۔ تمہارے رب کے پاس جو (فرشتے یا مقرب بندے) رہتے ہیں۔ وہ شب وروز اللہ تعالیٰ کے احکامات کی بجا آوری میں ہمہ وقت سرگرم عمل رہتے ہیں اور کبھی نہیں اکتاتے۔ (41/38)

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ؕ اِنَّ الَّذِيْٓ اَحْيَاهَا لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ؕ اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٣٩﴾

اور اے بنی نوع انسان! قدرت لایموت کی اعجازی نشانیوں میں سے یہ زمین ہے، جس کو تو خشک اور مردہ دیکھتا ہے۔ جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو یہ سرسبز وشاداب ہوکر لہلہانے لگتی ہے بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے طبعی قانون کی رو سے مردہ زمین کو زندہ کرتا ہے، وہ مردوں کو بھی زندگی بخشنے والا ہے۔ یقیناً وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ (41/39)

اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ؕ اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْٓ اٰمِنًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٤٠﴾

بلاشبہ جو لوگ ہماری آیات وقوانین کے متعلق تاویل بالباطل سے الٹے معنی پہناتے ہیں وہ ہم سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ تم خود ہی سوچ وچار کرلو کہ کیا وہ شخص بہتر ہے جو قیامت کے دن آگ میں جھونکا جائے گا یا جو قیامت کے دن امن وسلامتی میں ہوگا۔ تم جو عمل چاہو کرتے رہو یقیناً وہ سب کچھ جانتا اور دیکھتا ہے۔ (41/40)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ﴿٤١﴾ لَّا

جو لوگ اس قرآن حکیم سے انکار کرتے ہیں جب وہ ان کے سامنے یاددہانی کے طور پر پیش کیا جاتا ہے، تو انہیں جان لینا چاہیے کہ یہ ایک ایسا ضابطہ حیات ہے کہ آخر الامر اسی کو غالب آنا ہے۔ (41/41)

Marfat.com

لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ؕ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ﴿۴۲﴾

باطل نہ تو سامنے سے اس پر آ سکتا ہے اور نہ پیچھے سے (کیونکہ یہ حق ہے باطل حق کے سامنے ٹھہر نہیں سکتا (17/81)) اسلئے کہ یہ حکمت و دانش سکھانے والے ممدوح بالذات کی طرف سے نازل کردہ کتاب ہے (ضابطہ حیات ہے) (41/42)

مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۴۳﴾

اے رسول! تم سے جو کچھ کہا جا رہا ہے۔ اس میں کوئی چیز بھی ایسی نہیں ہے جو تم سے پہلے گزرے ہوئے رسولوں سے نہ کہی جا چکی ہو (جنکی ان لوگوں نے تکذیب کی) بلاشبہ تمہارا رب بڑا ہی درگزر کرنے والا ہے اور ساتھ ہی اس کا قانون مکافات عمل بڑی دردناک سزا دینے والا ہے۔ (41/43)

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ؕ ءَاَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ ؕ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ ؕ وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ؕ اُولٰٓئِكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۴۴﴾

اے نبیؐ! اگر ہم قرآن کو عجمی زبان میں بھیجتے تو یہ لوگ ضرور کہتے کہ اسکی آیات ہماری عربی زبان میں واضح طور پر کیوں نہ بیان کی گئیں۔ کیا عجب معاملہ ہے کہ کلام عجمی اور مخاطب عربی، کہہ دو: قرآن ایمان لانے والوں کیلئے ہدایت اور شفا ہے۔ مگر جو لوگ ایمان نہیں لاتے انکے کانوں میں (تعصب) کے ڈاٹ لگ جاتے ہیں اور آنکھیں اندھی ہو جاتی ہیں انکی حالت ایسی ہے جیسے انہیں بہت دور سے پکارا جا رہا ہے۔ (41/44)

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۴۵﴾

ہم نے قبل ازیں حضرت موسیٰ کو بھی کتاب دی تھی (جو بنی اسرائیل کی عبرانی زبان میں تھی)

Marfat.com

جس پر وہ ایمان بھی لائے تھے لیکن بعد میں وہ اس کے مندرجات میں اختلاف کرنے لگے۔ اگر تیرے پروردگار نے پہلے ہی ایک بات طے نہ کردی ہوتی تو ان اختلاف کرنے والوں کے درمیان فیصلہ کب کا ہو چکا ہوتا۔ وہ اس بارے میں بلاشبہ اضطراب انگیز شک وشبہ میں پڑے ہوئے ہیں۔ (41/45)

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿٤٦﴾

جو کوئی عدل واحسان خیر واصلاح کے کام کرے گا تو وہ اپنی ذات ہی کی (طمانیت اور سکینت کیلئے کریگا) اگر کوئی برائی کرے گا تو اس کا وبال اسی پر ہوگا اور تیرا رب اپنے بندوں کے حق میں ظالم نہیں ہے۔ (41/46)

Marfat.com

اِلَيْهِ يُرَدُّ

(٢٥)

Marfat.com

Marfat.com

اِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ؕ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ مِّنْ اَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ اَيْنَ شُرَكَآءِيْ ۙ قَالُوْٓا اٰذَنّٰكَ ۙ مَا مِنَّا مِنْ شَهِيْدٍ ۚ ﴿٤٧﴾

اس گھڑی کا علم اللہ تعالیٰ ہی کی طرف راجع ہوتا ہے۔ ہر ایک پھل جو اپنے غلاف سے نکلتا ہے اور ہر مادہ جو حاملہ ہوتی ہے، اور بچہ جنتی ہے اس کے علم میں ہوتا ہے ۔ پھر جب (جزا و سزا کے) دن مشرکوں کو پکار کر پوچھے گا، کہاں ہیں وہ میرے شریک؟ تو وہ کہیں گے: ہم اعلان کر چکے ہیں کہ ہم میں سے کوئی گواہی دینے والا نہیں (کہ کوئی اللہ کا شریک تھا)۔ (41/47)

وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَدْعُوْنَ مِنْ قَبْلُ وَظَنُّوْا مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ﴿٤٨﴾

اور اس وقت سب معبودان باطلہ غائب ہو جائیں گے جن کو وہ پہلے پکارا کرتے تھے اور وہ جان جائیں گے کہ اب ان کے لئے کوئی جائے پناہ نہیں۔ (41/48)

لَا يَسْـَٔمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَآءِ الْخَيْرِ ۫ وَاِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَئُوْسٌ قَنُوْطٌ ﴿٤٩﴾

انسان کبھی بھلائی کی دعا مانگتے نہیں تھکتا، اور جب اس پر کوئی آفت آ جاتی ہے تو مایوس اور شکستہ خاطر ہو جاتا ہے۔ (41/49)

وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِنْ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ هٰذَا لِيْ ۙ وَمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنْ رُّجِعْتُ اِلٰى رَبِّيْٓ اِنَّ لِيْ عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰى ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿٥٠﴾

مگر جب تنگی زیست گزر جانے کے بعد ہم اسے اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو کہتا ہے: کہ یہ میری تدبیر اور علم و ہنر کے نتیجہ میں میرا استحقاق ہے۔ اور ناشکر گزار ہو کر کہتا ہے: میں نہیں سمجھتا

Marfat.com

کہ قیامت بھی کبھی قائم ہوگی اور اگر مجھے اپنے رب کے حضور لوٹ کر جانا ہی پڑا تو میرے لئے اس کے ہاں بڑے بڑے اچھے انعامات واکرام ہونگے۔ ہم ایک دن انکے اعمال کی حقیقت سے ضرور آگاہ کریں گے اور انہیں شدید عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔ (41/50)

وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ ﴿۵۱﴾

اور جب ہم انسان کو نعمت عظمہ سے نوازتے ہیں تو وہ ہم سے روگردانی کر کے چل دیتا ہے۔ اور جب اسے اللہ کے قانون مجازات کے مطابق کوئی مصیبت آگھیرتی ہے تو پھر لمبی چوڑی دعائیں مانگنے لگتا ہے۔ (41/51)

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِيْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ ﴿۵۲﴾

اے رسول! ان سے کہو: کیا تم نے کبھی یہ بھی سوچا ہے کہ اگر واقعی یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے (جیسا کہ یہ فی الحقیقت ہے) اور تم اسکی تکفیر کرتے رہے تو اس سے بڑھ کر کون بہکا اور بھٹکا ہوا ہوسکتا ہے جو اسکی مخالفت میں بہت دور نکل گیا ہو؟ (41/52)

سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ۭ اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۵۳﴾

عنقریب ہم اُن کو اور ان کے نفوس میں اپنی نشانیاں دکھائیں گے تا کہ تم پر حقیقت واضح ہو جائے کہ قرآن برحق ہے۔ کیا تیرے پروردگار کیلئے یہ کافی نہیں ہے کہ وہ ہر چیز کو دیکھتا اور جانتا ہے۔ (41/53)

اَلَآ اِنَّهُمْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَاۗءِ رَبِّهِمْ ۭ اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ ﴿۵۴﴾ ع ۶ ۱۰

آگاہ رہو، یہ لوگ اپنے رب کے حضور (حساب وجزا کیلئے) حاضر ہونے کے متعلق شک و اضطراب میں پڑے ہوئے ہیں۔ کان کھول کر سن لو کہ وہ اللہ ہر شے کو محیط ہے۔ (41/54)

Marfat.com

سُوْرَةُ الشُّوْرٰی مَكِّيَّةٌ

اٰیَاتُهَا ٥٣ رُكُوْعَاتُهَا ٥

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

حٰمٓ ① عٓسٓقٓ ②

اللہ حمید و مجید، اور علیم و سمیع و قدیر کا ارشاد پاک ہے۔(42/1-2)

كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۙ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ③

اسی طرح اللہ تعالیٰ صاحب سطوت وصولت اور دانشمند (اے رسول) تمہاری طرف اور تم سے پہلے گزرے ہوئے رسولوں کی طرف وحی کرتا رہا ہے۔(42/3)

لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ④

آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے اسی (اللہ تعالیٰ) کی ملکیت ہے۔ وہ بڑا ہی جلیل القدر و عظیم الشان ہے۔(42/4)

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ⑤

قریب ہے آسمان اوپر سے پھٹ پڑیں اور فرشتے اپنے پروردگار کی حمد و ثنائے جمیل کے ساتھ اپنے فرائض کی ادائیگی میں سرگرم عمل ہیں اور اہل زمین کیلئے بخشش و حفاظت اور رحم و کرم کی درخواستیں کئے جاتے ہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا حفاظت میں لینے والا اور رحم و کرم کرنے والا ہے۔(42/5)

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ ۣ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ⑥

جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اپنے سرپرست اور کارگر و کارساز بنا رکھے ہیں، وہ سب

Marfat.com

کے سب اسکی نگاہ میں ہیں۔ اے رسول! تم کو انکا نگران تو مقرر نہیں کیا گیا (تم انکے اعمال کے ذمہ دار نہیں ہو) اگر وہ شرک وسرکشی سے باز نہیں آتے تو نہ سہی، ہم اپنے قانون مکافات عمل سے خود نپٹ لیں گے۔ (42/6)

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ۝٧

اور اسی طرح (اے ہمارے نبی!) ہم نے یہ قرآن عربی (زبان میں) تمہاری طرف وحی کیا ہے تا کہ تم بستیوں کے مرکزی (شہر مکہ مکرمہ) اور اس کے گردونواح کے سب لوگوں کو متنبہ کردو۔ اور (خصوصاً) حشر کے دن (کے قانون مجازات) سے ڈراؤ، جس کے واقع ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں (جس روز) ایک گروہ جنت میں جائیگا اور دوسرا گروہ جہنم میں۔ (چنانچہ قرآن مجید کے معیار تعلیم پر ہم سب کو اپنی تحلیل نفسی کے ذریعہ سے پتہ کرتے رہنا چاہیے کہ ہم نفس مطمئنہ ہیں یا رہین خوف وحزن ہیں۔ اگر نفس مطمئن ہے تو انسان جنتی ہے اس کے برعکس اگر وہ رہین خوف حزن ہے تو جہنمی ہے) (42/7)

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝٨

اگر مشیت الٰہی کو منظور ہوتا تو تمہیں ایک ہی امت بنا دیتا۔ مگر وہ جسے چاہتا ہے اپنے دامن رحمت میں لے لیتا ہے اور مشرکوں اور سرکش وظالموں کا نہ کوئی والی وسرپرست ہے اور نہ مددگار اور نہ ہی یوم آخرت کوئی سفارش کرنے والا ہے۔ (42/8)

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى ۫ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٩ ع ١

ان نادانوں نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ (طاغوتی طاقتوں کو) اپنا حامی وناصر بنا رکھا ہے۔ ولی تو صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے (2/258) وہی مردوں کو زندہ کرتا ہے اور وہی ہر شے پر قادر مطلق ہے۔ (42/9)

Marfat.com

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۺ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ۝١٠

تمہارے درمیان مختلف امور و معاملات ہیں، اختلاف ہو تو اس کا فیصلہ کرنے کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی کو ہے۔ وہی اللہ مجھے نشو ونما دینے والا ہے، میرا اعتماد و انحصار اور بھروسہ صرف اسی پر ہے۔ اور میں ہر معاملے میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ (42/10)

فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ۚ يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ ؕ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝١١

وہی اللہ ہے جو تمام کائنات کی اختراع (Invent) کرنے والا ہے۔ اور تمہاری ہی اپنی جنس سے تمہارے جوڑے (نر اور مادہ) بنائے، اسی طرح اس نے مویشیوں کے بھی ان کے جنس سے جوڑے بنائے۔ اس نے تمہاری نسل کو بڑھانے اور پھیلانے کا انتظام کر رکھا ہے (کائنات میں) کوئی شے بھی اس کی مانند نہیں۔ وہی سب کچھ سنتا اور سب کچھ دیکھتا ہے۔ (42/11)

لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝١٢

کائنات کی پستیوں اور بلندیوں میں (تمام اختیار و اقتدار اسی کے پاس ہے) تمام خزانوں کی کنجیاں اس کے قبضہ قدرت میں ہیں۔ وہ اپنے قانون مشیت کے مطابق کسی کا رزق فراواں کر دیتا ہے اور کسی کا رزق محدود کر دیتا ہے۔ وہ ہر شے کو کلی طور پر جاننے والا ہے۔ (42/12)

شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ؕ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ؕ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ۝١٣

Marfat.com

اس نے جونظام حیات تمہارے لئے تجویز کیا ہے، جس دین پر قائم رہنے کا حکم حضرت نوح کو دیا تھا اور یہی وہ دین ہے، جو ہم نے تمہاری طرف وحی کیا ہے، اور جسکی وصیت ہم نے حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کو کر چکے ہیں۔ کہ کہیں فرقے فرقے نہ ہو جانا (20/44, 42/13-14, 30/31-32, 23/53, 6/65, 6/159, 3/103-8) کیونکہ یہ شرک ہے۔ درحقیقت، مشرکین پر یہ بات (دین حق) جس کی طرف تم اے رسول! بلا رہے ہو ناگوار گزرتی ہے۔ وہ اپنے قانون مشیت کے مطابق جسے چاہتا ہے اپنے دین کی تبلیغ کیلئے منتخب کر لیتا ہے اور وہ اپنی طرف آنے کا راستہ اسی کو دکھاتا ہے جو اسکی طرف رجوع کرتا ہو۔ (42/13)

وَمَا تَفَرَّقُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِىَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لَفِىْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۱۴﴾

لوگوں نے صحیح علم آجانے کے بعد باہمی عناد وضد کی بنا پر جدا جدا فرقے بنا لئے کیونکہ وہ ایک دوسرے پر ظلم وزیادتی کرنا چاہتے تھے۔ اے رسول! اگر تمہارا رب ایک وقت معینہ تک کیلئے فیصلہ نہ کر چکا ہوتا تو ان کا قضیہ کب کا چکا دیا ہوتا۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ لوگ جنہیں پہلے لوگوں کے بعد کتاب کا وارث بنایا گیا، وہ اس (ضابطہ حیات) قرآن کی طرف سے سخت خلجان واضطراب انگیز شک میں مبتلا ہیں۔ (42/14)

فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ۚ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ؕ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ؕ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ؕ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ؕ اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۱۵﴾

چونکہ ایسی صورت پیدا ہو چکی تھی۔ لہٰذا اے رسول! اب تم اسی دین کی طرف دعوت دو جیسا کہ تمہیں حکم دیا گیا ہے۔ اسی پر مضبوطی سے قائم رہو اور ان لوگوں کا خواہشات کی اتباع نہ کرو اور ان

Marfat.com

لوگوں سے کہہ دو: کہ اللہ تعالیٰ نے جو کتاب بھی نازل فرمائی ہے میں اس پر ایمان لایا ہوں اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان عدل ومساوات قائم کروں۔ اللہ تعالیٰ ہی ہمارا بھی رب ہے، اور تمہارا بھی رب ہے۔ ہمارے اعمال ہمارے لئے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لئے، ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی جھگڑا یا دنگا فساد نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ایک روز ہم سب کو جمع کریگا (تا کہ سزا اور جزا کا فیصلہ کیا جائے) بالآخر سب کو اسی کی طرف جانا ہے۔ (42/15)

وَالَّذِيْنَ يُحَآجُّوْنَ فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿۱۶﴾

اللہ کے دین کے معاملہ میں جو لوگ حجت بازی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہر دلیل و دعویٰ بالکل باطل اور بے ثبات ہے (18/56) (اس عصبیت وتکذیب کی پاداش میں) ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے اور انکے لئے شدید عذاب ہے۔ (42/16)

اَللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ ؕ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ ﴿۱۷﴾

وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے یہ کتاب (القرآن) حق وصداقت اور افادی اقدار کے ساتھ نازل فرمائی ہے، اور وہ قانون نافذ کیا ہے جو تناسب واعتدال اور توازن قائم رکھتا ہے اور تمہیں کیا خبر، شاید کہ فیصلے کی گھڑی قریب ہی آ لگی ہو۔ (42/17)

يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا ۚ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا ۙ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ ؕ اَلَآ اِنَّ الَّذِيْنَ يُمَارُوْنَ فِي السَّاعَةِ لَفِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۱۸﴾

جو لوگ اس روز قیامت کے وارد ہونے پر ایمان بالیقین نہیں رکھتے۔ وہ اس کے لئے جلدی مچاتے ہیں۔ مگر جو اس پر ایمان بالیقین رکھتے ہیں وہ اس سے خوف کھاتے رہتے ہیں اور جانتے ہیں کہ یقیناً وہ آنے والی ہے۔ اور خوب یاد رکھو: جو لوگ اس گھڑی کے آنے میں شک وتردد میں پڑے ہوئے ہیں وہ گمراہی میں بہت دور چلے گئے ہیں۔ (42/18)

Marfat.com

ع ١٠ ٢ ٣ اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿١٩﴾

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر لطف وکرم کرنے والا اور بڑا ہی باریک بین ہے۔ وہ اپنے قانون سعی واکتساب کے مطابق جسے چاہتا ہے رزق دیتا ہے اور وہ زبردست قوت وسطوت والا اور غلبہ رکھنے والا ہے۔(42/19)

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ﴿٢٠﴾

(حصول رزق میں سعی واکتساب کرنے والوں میں دو گروہ ہونگے) ایک گروہ آخرت کی کھیتی کا طالب ہے۔ ہم اپنے قانون سعی واکتساب کے مطابق اسکی کھیتی میں (برکت ڈال کر) فراوانی کر دیتے ہیں۔ اور دوسرا دنیا کی کھیتی کا طالب ہے ہم انکی سعی واکتساب کے مطابق اسے دنیا میں ہی عطا کر دیتے ہیں۔ مگر آخرت کی زندگی میں انکا کوئی حصہ نہ ہوگا (اس سے نتیجہ اخذ کیا جاتا ہے کہ دنیا میں بعض حالات ومعاملات میں ناکامی کا منہ بھی دیکھنا پڑتا ہے مگر آخرت کی سعی وکوشش رائیگاں نہیں جاتی)۔(42/20)

اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٢١﴾

کیا یہ لوگ اللہ کے ایسے شریک رکھتے ہیں جنہوں نے انکے لئے دین کا کوئی اور راستہ مقرر کر دیا ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے کوئی حکم نہیں دیا ہے؟ اگر فیصلے کی بات طے نہ ہو چکی ہوتی تو انکا قضیہ کب کا چکا دیا گیا ہوتا۔ یقیناً اپنے آپ پر ظلم کرنے والے نافرمانوں (مشرکوں) کے لئے المناک عذاب ہے۔(42/21)

Marfat.com

تَرَى الظّٰلِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا كَسَبُوْا وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿۲۲﴾

تم دیکھو گے کہ یہ ظالم اس وقت اپنی کی ہوئی ناہمواریوں کے انجام سے ڈر رہے ہونگے اور وہ عذاب ان پر آ کر رہے گا۔ برعکس اسکے جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور خیر و اصلاح کے کام بجالاتے ہیں وہ جنت کے باغوں میں ہونگے۔ جو کچھ وہ طلب کرینگے اپنے رب کے ہاں سے پائینگے۔ یہی اس کا بڑا فضل و کرم ہے۔ (42/22)

ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ؕ وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿۲۳﴾

یہ وہ انعام و اکرام ہیں جنکی کی بشارت اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو دیتا ہے جو ایمان لاتے ہیں اور صالح عمل کرتے ہیں۔ اے میرے پیغمبر! ان کو کہہ دو: کہ (جو خدمات میں اللہ تعالیٰ کے دین حق اور اس کے بندوں کیلئے سرانجام دیتا ہوں) میں انکا صلہ ہرگز تم سے نہیں مانگتا ہوں۔ البتہ قرابت داری، محبت (صلہ رحمی) ضرور چاہتا ہوں۔ لہٰذا جو کوئی احسان و بھلائی کرتا ہے ہم اس میں مزید احسان و خیر کا اضافہ کر دیتے ہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ تحفظ دینے والا اور قدردان ہے۔ (42/23)

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۚ فَاِنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يَخْتِمْ عَلٰى قَلْبِكَ ؕ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۴﴾

کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس شخص نے جھوٹ بول کر اللہ تعالیٰ پر بہتان لگایا ہے (کہ قرآن اپنی طرف سے لکھ کر اللہ کی طرف منسوب کر دیا ہے) اگر مشیت ایزدی کو منظور ہوتا تو تمہارے دل پر مہر ثبت کر دیتا اور باطل کو نابود کر دیتا اور حق کو اپنے فرمودات سے ثابت کر دیتا۔ وہ اللہ تعالیٰ بلاشبہ سینوں کے تمام چھپے رازوں کو جاننے والا ہے۔ (42/24)

Marfat.com

وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۙ﴿۲۵﴾

اور وہی اللہ تو ہے جو اپنے بندوں سے توبہ قبول فرماتا ہے اور انکی بدیوں بدکاریوں سے درگزر کرتا ہے۔ اور لوگو! وہ بخوبی جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو (توبہ کے معنی ہیں بھٹک جانے کے بعد راہ راست پر واپس آ جانا) (42/25)

وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿۲۶﴾

وہ ایمان بالیقین لانے والوں اور حسن عمل کرنے والوں کی دعاؤں کو مستجاب فرماتا ہے اور اپنے قانون انعام وفضل کے مطابق انہیں اور زیادہ دیتا ہے اور منکرین کے لئے دردناک عذاب ہے۔ (42/26)

وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۲۷﴾

اور اگر اللہ تبارک تعالیٰ اپنے سب بندوں کے لئے رزق میں توسیع کر دیتا تو وہ (عیش عشرت میں پڑ کر) زمین میں بغاوت وسرکشی کرنے سے طوفان بدتمیزی برپا کر دیتے لیکن جس قدر وہ مناسب سمجھتا ہے رزق نازل وعطا کرتا ہے۔ بلاشبہ وہ اپنے بندوں کی تمام حاجات وضروریات سے باخبر ہے اور انکا نگران حال ہے۔ (42/27)

وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ؕ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۸﴾

وہی ذات گرامی ہے جو لوگوں کے مایوس وناامید ہو جانے کے بعد سحاب رحمت بھیجتی ہے اور اس طرح اپنی بساط رحمت سینہ ارض پر بچھا دیتی ہے۔ وہی اپنے بندوں کا دوست وسرپرست ثنائے جمیل وستائش کا مستحق ہے۔ (42/28)

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ ؕ وَهُوَ عَلٰى جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَآءُ قَدِيْرٌ ﴿۲۹﴾ ع

ع ۳ ۱۰ ۴ الربع

Marfat.com

تخلیق کائنات قدرت کی اعجازی نشانیوں میں سے ہے اور تمام جاندار مخلوقات اس نے اس کائنات میں پھیلا رکھی ہیں۔ مشیت ایزدی جب چاہے انہیں جمع کرنے کی قدرت کاملہ رکھتی ہے۔ (42/29)

وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ﴿٣٠﴾

اور تم پر جو بھی مصیبت آتی ہے اللہ تبارک تعالیٰ کے قانون مجازات کے مطابق تمہاری اپنی ہی شامت اعمال کے سبب آتی ہے (پھر وہ اپنے قانون رحمت و مغفرت کی رو سے) تمہاری اکثر خطائیں معاف کر دیتا ہے۔ (42/30)

وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ ۚ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِىٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿٣١﴾

اور تم اس کرہ ارض میں اللہ تعالیٰ کو عاجز و بے بس نہیں (یعنی اسکے قانون مکافات کو شکست نہیں دے سکتے) اور یہ بھی یاد رکھو! کہ اللہ تعالیٰ کے سوا تمہارا کوئی اور ولی، سرپرست اور مددگار نہیں ہے۔ (42/31)

وَمِنْ اٰيٰتِهِ الْجَوَارِ فِى الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿٣٢﴾

اور یہ بھاری بھرکم بحری جہاز جو سمندر میں تیزی سے چلتے ہیں اس کی اعجازی نشانیوں میں سے ہیں۔ (42/32)

اِنْ يَّشَاْ يُسْكِنِ الرِّيْحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ ۭ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿٣٣﴾

اگر اللہ تعالیٰ کے قانون مشیت کے مطابق ہوائیں ساکن ہو جائیں تو بادبانی جہاز سطح سمندر پر کھڑے کے کھڑے رہ جائیں۔ اس میں اللہ تبارک تعالیٰ کی قدرت کی بڑی نشانیاں ہیں ان لوگوں کیلئے (جو اللہ کے کاموں میں) کمال درجہ صبر و استقامت سے غور و فکر کرتے ہیں اور اسکی نعمتوں کے قدرشناس ہیں۔ (42/33)

اَوْ يُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيْرٍ ﴿٣٤﴾

Marfat.com

اور اگر وہ اپنے قانون مجازات کے مطابق چاہے تو (طوفان بادو باراں لاکر) ن اہل جہاز کی بدعملیوں کی پاداش میں ہلاک کردے اور چاہے تو بہت سے لوگوں کو معاف فرمادے۔ (42/34)

وَّيَعْلَمَ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا ؕ مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ﴿٣٥﴾

اور اس لئے ہے کہ جو لوگ ہماری آیات (یعنی قوانین واحکام) کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں۔ جان رکھیں: کہ اللہ تعالیٰ قانون مکافات عمل کی گرفت سے کوئی نہیں بچ سکتا۔ (42/35)

فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۚ ﴿٣٦﴾

(اے بنی نوع انسان!) تمہیں جو متاع حقیر دی گئی ہے وہ متاع دنیا عارضی ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، وہ بہتر اور پائیدار بھی ہے، اور یہ نعمتیں انکے لئے ہیں جو ایمان بالیقین لاتے ہیں (اور عدل واحسان کے کام کرتے ہیں) اور اپنے رب ہی پر توکل کرتے ہیں۔ (42/36)

وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ۚ ﴿٣٧﴾

جو کبیرہ گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے اجتناب کرتے ہیں۔ جب انہیں غصہ آتا ہے تو معاف کردیتے ہیں (اسی صفت کے باعث وہ ممتاز ہیں) (42/37)

وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۪ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۪ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۚ ﴿٣٨﴾

اور اپنے پروردگار کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس کا حکم مانتے ہیں اور صلوٰۃ کو (وقت کے تقاضوں کے مطابق) قائم کرتے ہیں اور اپنے معاملات ومسائل کو باہمی مشاورت سے طے کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں رزق دیا ہے اس میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں (42/38)

وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿٣٩﴾

اور جب ان پر ظلم وزیادتی ہوتی ہے تو مناسب طریقہ سے انتقام لیتے ہیں۔ (42/39)

Marfat.com

وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۝٤٠

اور ضرر پہنچانے کا بدلہ مضرت رسانی کے برابر (مقرر کیا گیا ہے) پھر جو کوئی معاف کر دے اور اصلاح کر لے اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے۔ اللہ تبارک تعالیٰ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔ (42/40)

وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰۗىِٕكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝٤١ ۭ

اور جو لوگ اپنے اوپر ظلم ہونے کے بعد انتقام لے لیتے ہیں۔ قانون عدل و انصاف کے مطابق ایسے لوگوں کی کوئی گرفت نہ ہوگی (اور نہ ان پر کوئی الزام ہوگا) (42/41)

اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَي الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝٤٢

الزام و ملامت کے مستحق تو وہ لوگ ہیں جو عوام الناس پر ناحق ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق فساد پیدا کرتے ہیں انکے لئے المناک عذاب ہے۔ (42/42)

وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝٤٣ ع ٥

اور جو شخص (قدرت رکھتے ہوئے بھی) تحمل اور بردباری سے کام لے تو یہ بات معاملات میں پختگی اور عزیمت کی مظہر ہے (42/43)

وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ وَّلِيٍّ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۭ وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ يَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝٤٤ ۚ

اور جن کو اللہ تبارک تعالیٰ گمراہی میں رہنے دے تو پھر اسکا کوئی ولی وارث نہ ہوگا۔ تم دیکھو گے: جب یہ ظالم عذاب (الٰہی) کو دیکھیں گے تو کہیں گے: کیا یہاں سے لوٹنے (بچ نکلنے) کا بھی کوئی راستہ ہے؟ (42/44)

Marfat.com

وَتَرٰىهُمْ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا خٰشِعِيْنَ مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ؕ وَقَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ ﴿۴۵﴾

اور تم دیکھو گے: کہ انہیں جب جہنم کے کنارے لایا جائیگا تو ذلت و پشیمانی کے عالم میں عجز وانکساری سے سرنگوں ہونگے اور اس (جہنم) کو نظریں بچا کر کن انکھیوں سے دیکھیں گے اس پر جو ایمان بالیقین لائے ہونگے کہیں گے کہ واقعی زیاں کار وہی لوگ ہیں جنہوں نے آج قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اپنے متعلقین کو خسارے میں ڈال رکھا ہے۔ خبردار! ظالم لوگ مستقل عذاب میں مبتلا ہونگے۔ (42/45)

وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ اَوْلِيَآءَ يَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِيْلٍ ؕ ﴿۴۶﴾

اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ انکے کوئی ولی وارث نہ ہونگے۔ جو اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں انکی مدد کریں۔ جسے اللہ تعالیٰ گمراہی میں رہنے دے تو اس کے لئے رشد و ہدایت کی کوئی راہ نہیں ہے۔ (42/46)

اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ يَّوْمَئِذٍ وَّمَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِيْرٍ ﴿۴۷﴾

اے رسول! تم انہیں کہہ دو: کہ اپنے رب کریم کی بات مان لو (جیسا کہ ماننے کا حق ہے) قبل اس کے کہ اللہ کی طرف حساب کتاب کا وہ دن آجائے۔ جس کے ٹلنے کی کوئی صورت اللہ کی طرف سے نہیں ہے اس دن تمہارے لئے کوئی جائے پناہ ہوگی اور نہ کوئی تمہارے لئے اس صورت حاصل کو کوئی بدلنے والا ہوگا اور نہ تمہارے لئے انکار کرنا ہی ممکن ہوگا۔ (42/47)

فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ؕ اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَاِنَّآ اِذَآ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ ﴿۴۸﴾

Marfat.com

اگر یہ سب کچھ واضح کر دینے کے بعد بھی روگردانی کریں تو پھر اے رسول! ہم نے تم کو ان کا نگران بنا کر نہیں بھیجا ہے (یہ نتائج کے خود ذمہ دار ہیں) تم پر تو اس ضابطہ ہدایت کی تبلیغ حق و صداقت دینے کی ذمہ داری ہے۔ جب ہم انسان کو اپنی رحمت اور خیر حسنہ کا مزا چکھاتے ہیں تو یہ اترانے لگتا ہے اور (اپنے علم و ہنر کا کمال خیال کرنے لگتا ہے) اور اگر ان لوگوں کو انکی بداعمالیوں کی پاداش میں ہمارے (قانون مجازات کے مطابق) کوئی تکلیف پہنچتی ہے (تو وہ سب احسانات فراموش کر دیتا ہے) گویا انسان ناشکرا ہو جاتا ہے۔ (42/48)

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ﴿۴۹﴾

اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿۵۰﴾

کائنات کی پستیوں اور بلندیوں میں فرماں روائی کا اختیار صرف اس ذات بے ہمتا کو ہے۔ وہ (اپنے قانون مشیت کے مطابق) جو چاہتا ہے تخلیق کرتا ہے، جسکو چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے اور جسکو چاہتا ہے بیٹے عطا کرتا ہے یا پھر بیٹے اور بیٹیاں ملے جلے دیتا ہے اور جسے چاہے بانجھ کر دیتا ہے۔ بلاشبہ وہ سب کچھ جاننے والا اور قدرت کاملہ رکھتا ہے۔ (42/49-50)

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ﴿۵۱﴾

کسی بشر کی مجال نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے روبرو براہ راست کلام کر سکے بجز بذریعہ وحی و اشارہ یا پردہ کے پیچھے سے یا پھر کوئی رسول بھیجے جو اس کے حکم سے اسکی منشا کے مطابق بشر کے دل میں ڈال دے۔ بلاشبہ وہ ارفع و اعلیٰ، بلند و بالا ہے۔ حکمت سے تمام امور سرانجام دینے والا اور دانائے کل ہے۔ (42/51)

Marfat.com

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ تَدْرِىْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ
وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِىْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ وَاِنَّكَ لَتَهْدِىْٓ اِلٰى
صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ﴿۵۲﴾

صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِىْ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ
الْاُمُوْرُ ﴿۵۳﴾ ع ۵ ع ۱۰ ع ۶

اور اسی طرح اے محمدؐ! ہم نے (اپنی سنت کے مطابق) اپنے حکم سے تمہاری طرف وحی کی ہے۔ تم نہیں جانتے تھے کہ کتاب کی حقیقت کیا ہے اور ایمان کیا ہے؟ لیکن ہم نے اسے یعنی قرآن کو نور ہدایت بنا دیا جس کے ذریعے سے ہم بندوں میں سے جنہیں اپنے قانون مشیت کے مطابق چاہتے ہیں راہ مستقیم دکھاتے ہیں۔ اس اللہ کے راستے کی طرف جو زمین و آسمان اور جو کچھ اس کے درمیان ہے اس کا مالک ہے۔ خبردار رہو! تمام امور و معاملات اسی کے قانون کے مطابق پایہ تکمیل کو پہنچتے ہیں۔ (42/52-53)

سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ مَكِّيَّةٌ

ایا تھا ۸۹ رکوعاتھا ۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ﴿۱﴾
وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾
اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۳﴾ ج

اللہ حمید و مجید کا ارشاد پاک ہے۔ اس روشن کتاب کے حقائق خود شاہد ہیں یقیناً ہم نے واضح اور غیر مبہم قرآن عربی زبان میں بنایا ہے تاکہ تم عقل و فکر سے اس کے مافیہ کو سمجھو بوجھو۔ (43/1-3)

Marfat.com

وَاِنَّهٗ فِیْۤ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَیْنَا لَعَلِیٌّ حَكِیْمٌ ۝٤

اور بلاشبہ یہ ہمارے ہاں بڑی بلند اور حکمت سے لبریز قوانین کی اصل و بنیاد پر مبنی کتاب ہے۔(43/4)

اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِیْنَ ۝٥

اے گروہ مخالف! کیا ہم تم سے بیزار ہو کر یا ڈر کر اس ضابطہ ہدایت کے دروس نصیحت و تبلیغ چھوڑ دیں محض اس لئے کہ تم اپنی نادانی اور سرکشی میں حد سے گزرے ہوئے لوگ ہو؟ (43/5)

وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِیٍّ فِی الْاَوَّلِیْنَ ۝٦

اور (یہ سلسلہ وحی و تنزیل کوئی نیا نہیں ہے) پہلے گزری ہوئی اقوام میں بھی بارہا ہم نے انبیاء بھیجے ہیں۔(43/6)

وَمَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ نَّبِیٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ۝٧

کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کوئی نبی انکے ہاں آیا ہو، تو انہوں نے انکا مذاق نہ اڑایا ہو۔(43/7)

فَاَهْلَكْنَاۤ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِیْنَ ۝٨

پھر جو لوگ بدر جہا زیادہ طاقتور اور زور آور تھے انہیں ہم نے (اپنے قانون مجازات کے مطابق) ہلاک کر دیا (تاریخ عالم شاہد ہے) کہ زمانہ ماضی کی بہت سی مثالیں گزر چکی ہیں(43/8)

وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَیَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِیْزُ الْعَلِیْمُ ۝٩

اگر تم ان لوگوں سے پوچھو: کہ کائنات کی پستیوں اور بلندیوں کو کس نے پیدا کیا ہے اور یقیناً یہ کہیں گے کہ انہیں اس اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے جو بڑے غلبہ و اقتدار کا مالک ہے اور ہر چیز کا علم کلی رکھنے والا ہے۔(43/9)

الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّجَعَلَ لَكُمْ فِیْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝١٠

وہی اللہ تعالیٰ ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو گہوارہ بنایا ہے اور اس میں تمہارے لئے راستے بنائے تاکہ تم منزل مقصود تک پہنچ سکو۔(43/10)

Marfat.com

وَالَّذِیْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ ۚ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّیْتًا ۚ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۱﴾

وہی اللہ تعالیٰ ہے جس نے ایک مناسب مقدار میں بادل سے پانی نازل کیا (برسایا) پھر ہم نے اس سے مردہ زمین کو زندگی یعنی سرسبز وشاداب کیا اسی طرح پھر تم زمین سے نکالے جاؤ گے (جو پہلے عہد تھی پھر لحد بنی) (43/11)

وَالَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ ۙ﴿۱۲﴾

اور وہی اللہ ہے جس نے تمام جوڑے پیدا کئے جس نے تمہارے لئے کشتیوں اور جانوروں کو سواری بنایا۔ (43/12)

لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَیْتُمْ عَلَیْهِ وَتَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ۙ﴿۱۳﴾

جب تم انکی پشت پر عمدگی سے براجمان ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ کے احسان کو یاد کرو، اور کہو پاک و منزہ ہے وہ جس نے ہمارے لئے ان چیزوں کو مسخر کر دیا، وگرنہ ہم ان کو قابو میں رکھنے کی طاقت نہ رکھتے تھے۔ (43/13)

وَاِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾

بلاشبہ ہم نے (حساب وکتاب کے لئے) اپنے رب کی طرف ہی رجوع کرنا اور لوٹنا ہے۔ (43/14)

ع ۱ ۱۵ ۷ وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِیْنٌ ؕ ع ﴿۱۵﴾

اور سب کچھ جانتے بوجھتے ہوئے بھی ان لوگوں نے اس کے بندوں میں سے بعض کو اس کا جزو بنا دیا (اولاد ٹھہرایا ہے) یقیناً انسان بڑا ہی ناشکرا اور احسان فراموش واقع ہوا ہے۔ (43/15)

اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا یَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّاَصْفٰىكُمْ بِالْبَنِیْنَ ﴿۱۶﴾

Marfat.com

اے مشرکین! کیا اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے اپنے لئے بیٹیاں منتخب کر رکھی ہیں اور تمہیں بیٹوں کے لئے مختص کر رکھا ہے۔(43/16)

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ﴿١٧﴾

حالانکہ انکا اپنا یہ حال ہے کہ جس اولاد کو اللہ رحمٰن کی طرف منسوب کرتے ہیں، جب ان میں سے کسی کو بیٹی کی ولادت کی خبر ملتی ہے تو اس کا چہرہ سیاہ پڑ جاتا ہے اور بیقرار ہو کر غم واندوہ ورنج و غم میں ڈوب جاتا ہے (دل ہی دل میں پشیمان ہوتا ہے)(43/17)

اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ ﴿١٨﴾

کیا (اللہ تعالیٰ ایسی اولاد کو اپنے لئے پسند کریگا) جو زیورات اور زیب وزینت میں پرورش پائے (اور صنف نازک کہلائے) اور نزاعی بحث وتمحیص کے وقت اپنا مافی الضمیر واضح طور پر اظہار و ابلاغ بھی نہیں کر سکتی؟(43/18)

وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ؕ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ؕ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْئَلُوْنَ ﴿١٩﴾

اور انہوں نے ملائکہ کو جو رب رحمٰن کے خاص بندے ہیں عورتیں قرار دے رکھا ہے، کیا ان کے جسم کی ساخت انہوں نے دیکھی ہے؟ اب انکی گواہی بطور (Eye witness) لکھ لی جائے گی (اور روز قیامت) ان سے پوچھا جائیگا کہ ان کے پاس اس دعویٰ میں کیا ثبوت ہے (43/19)

وَقَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ ؕ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۗ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ؕ﴿٢٠﴾

اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر رب رحمٰن چاہتا (کہ ہم بتوں کی پرستش نہ کریں) تو ہم کبھی بھی انکی اطاعت وعبودیت اختیار نہ کرتے۔ یہ اس معاملے کی حقیقت قطعی نہیں جانتے محض ظن وتخمین سے کام لیتے ہوئے (بلا تحقیق کے) یہ بات کہے جا رہے ہیں۔(43/20)

Marfat.com

اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ﴿۲۱﴾

کیا ہم نے اس (قرآن) سے پہلے کوئی کتاب انکو دی تھی جس کے لئے سند یا دلیل اپنے پاس (ملائکہ و بت پرستی کیلئے) رکھتے ہوں؟ (43/21)

بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّ اِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۲﴾

بلکہ وہ (دلیل کے طور پر یوں) کہتے ہیں کہ اپنے آباؤ اجداد کو ایک طریقہ پر پایا ہے اور ہم انہی کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ (43/22)

وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ﴿۲۳﴾

اور اسی طرح ہم نے اے رسول! تم سے پہلے جس بستی میں بھی (اپنے قانون تنذیری Law of warning کے مطابق) کوئی متنبہ کرنے والا بھیجا تو اس کے خوشحال لوگوں نے (دوسروں کی کمائی پر عیش و عشرت کرنے والوں نے) یہی کہا: ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک طریقے پر پایا ہے اور ہم انہیں کے نقش قدم کی پیروی کر رہے ہیں۔ (43/23)

قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ ؕ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۲۴﴾

ہر نبی نے ان سے پوچھا: کیا تم اسی روش پر چلتے جاؤ گے خواہ میں اس راستے سے زیادہ صحیح راستہ تمہیں بتاؤں، جس پر تم نے اپنے آباؤ اجداد کو پایا ہے؟ انہوں نے سارے رسولوں کو یہی جواب دیا کہ جس نظام حیات کی طرف بلانے کیلئے تم بھیجے گئے ہو ہم اس کے منکر ہیں۔ (43/24)

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۵﴾ ع ۲ ۱۰ ۸

(رسولوں کی تکذیب کی پاداش میں) بالآخر ہم نے (اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق) انہیں اپنی گرفت میں لے لیا۔ سو تم تاریخ عالم کے اوراق الٹ کر دیکھ لو، رسولوں کی تکذیب کرنے والوں کا کیا انجام ہوا؟ (43/25)

النصف

Marfat.com

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖٓ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ﴿٢٦﴾

(اوراس واقع کو بھی یاد کرو) جب حضرت ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا تھا: کہ تم جنکی اطاعت و بندگی کرتے ہو میرا انسے کوئی واسطہ نہیں (بلکہ میں ان سے بیزار ہوں) (43/26)

اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ﴿٢٧﴾

میرا تعلق تو صرف اس فاطر کائنات سے ہے جس نے مجھے پیدا کیا ہے۔ وہ یقیناً میرے لئے صراط المستقیم کی رہنمائی کریگا۔ (43/27)

وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٢٨﴾

اور حضرت ابراہیم خود اپنے آبا کی تقلید چھوڑ کر توحید کے راستے پر چلا اور وہی مسلک اپنی اولاد اور پیروکاروں کیلئے پیچھے چھوڑ گیا، تاکہ وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے رہیں۔ (43/28)

بَلْ مَتَّعْتُ هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿٢٩﴾

(برعکس اس کے جب وہ دوسری ہستیوں کی بندگی کرنے لگے تو میں نے انہیں چھوڑ نہیں دیا) بلکہ ان کو اور انکے آباؤ اجداد کو متاع حیات دیتا رہا یہاں تک کہ ان کے پاس (الحق) اللہ کا کلام قرآن حکیم اور اسے واضح طور پر بیان کرنے والا رسول آ پہنچا۔ (43/29)

وَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿٣٠﴾

اور جب انکے پاس الحق (یعنی اللہ کا سچا قرآن) آ گیا تو وہ کہنے لگے یہ تو محض جادو ہے ہم اس کا انکار کرتے ہیں۔ (43/30)

وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ﴿٣١﴾

اور یہ لوگ کہتے ہیں یہ قرآن دونوں شہروں (مکہ اور طائف) سے کسی رئیس آدمی پر کیوں نازل نہیں ہوا؟ (43/31)

Marfat.com

أَهُمْ يَقْسِمُونَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ۚ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ۗ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ﴿٣٢﴾

کیا یہ لوگ تیرے رب کی رحمت (نبوت) کو تقسیم کرنا چاہتے ہیں۔ دنیوی زندگی میں انکے گزراوقات کے ذرائع ہم نے ان کے درمیان تقسیم کئے ہیں۔ ہم نے بعض کے درجات بعض پر بلند کئے ہیں تا کہ ایک دوسرے سے خدمات کے کام لے سکیں اور نظام قائم رہے۔ اور اے رسول! تیرے رب کی رحمت اس سے کہیں بہتر ہے جو (مال ودولت) یہ جمع کرتے ہیں۔(43/32)

وَلَوْلَا أَن يَكُونَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَن يَكْفُرُ بِالرَّحْمَٰنِ لِبُيُوتِهِمْ سُقُفًا مِّن فِضَّةٍ وَمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُونَ ﴿٣٣﴾

اگر ہمارے پروگرام میں یہ نہ ہوتا کہ تمام بنی نوع انسان کو بالآخر ایک ہی امت بننا ہے (10/19, 2/213) اور ہمارا قانون ایسا ہوتا کہ یہ ایمان کی بنیاد پر امت واعدہ کی بجائے فرقہ فرقہ ہوکر رب رحمٰن کے منکر ہوتے تو ہم انکے گھروں کی چھتیں اور سیڑھیاں جن پر وہ چڑھتے چاندی کی بنادیتے۔ (43/33)

وَلِبُيُوتِهِمْ أَبْوَابًا وَسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِئُونَ ﴿٣٤﴾

وَزُخْرُفًا ۚ وَإِن كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْآخِرَةُ عِندَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِينَ ﴿٣٥﴾ ع ٣ ١٠ ٩

اور انکے گھروں کے دروازے اور تخت جس پر وہ تکئے لگا کر بیٹھے ہیں، سونے کے بنادیتے۔ یہ تو محض حیات دنیا کی متاع حقیر ہے اور آخرت تیرے رب کے ہاں صرف متقین (قانون مجازات سے ڈرنے والوں) کے لئے ہیں۔ (43/34-35)

Marfat.com

وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ﴿٣٦﴾

اور جوکوئی انسان رب رحمٰن کے ذکر سے تغافل برتتا ہے ہم اسکے ساتھ ایک شیطان لگا دیتے ہیں جو اس کا مرید یا ساتھی بن کر اس پر مستولی رہتا ہے۔ (43/36)

؎ غافل رہا جو تجھ سے میری زیست کا لمحہ وہ لمحہ میری زیست کے کچھ کام نہ آیا

وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿٣٧﴾

اور یہ شیاطین ایسے لوگوں کو راہ راست سے روکتے ہیں (اور غلط روش پر لگا دیتے ہیں) اور وہ اپنی جگہ پر سمجھتے ہیں کہ ہم ہدایت کی راہ پر چل رہے ہیں۔ (43/37)

حَتّٰٓى اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ﴿٣٨﴾

بالآخر اسکی روش زندگی کے تباہ کن نتائج سامنے آجائیں گے تو وہ (اپنے شیطان مرید یا ساتھی سے) کہے گا: کاش! روز حساب میرے اور تیرے درمیان بعد المشرقین ہوتا، تو کس قدر برا ساتھی تھا۔ (43/38)

وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿٣٩﴾

پھر اس سے کہا جائے گا: کہ آج تمہارے لئے سود مند نہ ہوگا اسلئے کہ تم دونوں مل کر ظلم و زیادتی کیا کرتے تھے۔ لہٰذا اس تباہی اور بربادی کے عذاب میں یقیناً تم (اور شیطان) برابر کے شریک ہو۔ (43/39)

اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ وَمَنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٤٠﴾

کیا اب اے رسول! تم اپنی بات بہروں کو سنا سکتے ہو؟ یا اندھوں اور صریح گمراہی میں پڑنے والوں کو راہ ہدایت دکھا سکتے ہیں؟ (43/40)

فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ﴿٤١﴾

Marfat.com

پھر اگر ہم تم کو کبھی (اس دنیائے فانی سے) اٹھالیں تو بھی اپنے قانون مجازات کے مطابق ہم ان کو ضرور سزا دینگے۔ (43/41)

اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِيْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ﴿٤٢﴾

یا پھر تم کو آنکھوں سے ان کا وہ انجام دکھادیں جنکا ہم نے ان سے وعدہ کیا ہے۔ ہمیں ان پر پوری قدرت حاصل ہے۔ (43/42)

فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْٓ اُوْحِيَ اِلَيْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٤٣﴾

پس اے نبی! تم اس کتاب (قرآن) کو مضبوطی سے تھامے رکھو جو ہم نے تمہیں وحی کی ہے تم یقیناً راہ راست پر ہو۔ (43/43)

وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ ﴿٤٤﴾

اور بلاشبہ یہ کتاب تمہارے لئے اور تمہاری امت کیلئے بہت بڑا شرف و اعجاز اور یاددہانی کرانے والی ہے۔ عنقریب تم لوگوں کو اس کی جواب دہی کرنا ہوگی۔ (43/44)

وَسْـَٔلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ﴿٤٥﴾ ع ١٠

اے رسول! تم سے پہلے ہم نے جتنے رسول بھی بھیجے ہیں (انکی کتب اور علما) سے پوچھ لیجئے، کیا ہم نے کبھی رب رحمٰن کے علاوہ کچھ دوسرے معبود بھی مقرر کئے تھے کہ انکی اطاعت و بندگی کی جائے؟ (43/45)

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰي بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَقَالَ اِنِّيْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٦﴾

بلاشبہ ہم نے حضرت موسیٰ کو اپنی اعجازی نشانیوں کے ساتھ (سرکش) فرعون اور اعیان سلطنت کے پاس بھیجا اور اس نے جاکر کہا میں کل اقوام عالم کے رب کی طرف سے رسول ہوں۔ (43/46)

فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَضْحَكُوْنَ ﴿٤٧﴾

Marfat.com

پھر جب اس نے ان کے ساتھ نشانیوں یعنی قوانین واحکام الٰہی کو پیش کیا تو انہوں نے اس کا مذاق اڑایا۔(43/47)

وَمَا نُرِيهِم مِّن آيَةٍ إِلَّا هِيَ أَكْبَرُ مِنْ أُخْتِهَا ۖ وَأَخَذْنَاهُم بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٤٨﴾

اور ہم نے انکو ایک سے ایک بڑھ کر اعجازی نشانی دکھاتے چلے گئے (جب وہ کسی طرح بھی ایمان نہ لائے اور سرکشی میں بڑھتے ہی چلے گئے) تو ہم نے اپنے قانون مجازات کے مطابق انہیں عذاب میں مبتلا کر دیا تا کہ وہ اپنی سرکشی وطغیان سے باز آ کر ہماری طرف رجوع کریں (43/48)

وَقَالُوا يَا أَيُّهَ السَّاحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِندَكَ ۖ إِنَّنَا لَمُهْتَدُونَ ﴿٤٩﴾

ہر عذاب کے موقع پر وہ کہنے لگتے اے ساحر! (جادوگر) اپنے رب کی طرف سے جو منصب تجھے حاصل ہے اس عہد کے مطابق جو تمہارے رب نے تم سے باندھ رکھا ہے۔ اپنے رب سے ہمارے لئے دعا کرو تو ہم ضرور راہ ہدایت پر آ جائینگے۔(43/49)

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِذَا هُمْ يَنكُثُونَ ﴿٥٠﴾

پھر جب ہم ان سے عذاب ٹال دیتے تو وہ فوراً عہد شکنی کر دیتے (اور سرکشی پر اتر آتے) (43/50)

وَنَادَىٰ فِرْعَوْنُ فِي قَوْمِهِ قَالَ يَا قَوْمِ أَلَيْسَ لِي مُلْكُ مِصْرَ وَهَٰذِهِ الْأَنْهَارُ تَجْرِي مِن تَحْتِي ۖ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ﴿٥١﴾

فرعون نے (اس انقلابی تحریک کے بڑھتے اثرات سے خائف ہو کر ایک روز) اپنی قوم کے لوگوں کو پکار کر کہا: کہ اے میری قوم! کیا میں مملکت مصر کا مالک اور فرمانروا نہیں ہوں؟ کیا یہ نہریں جو میرے نظام کے تحت رواں دواں ہیں میرے قبضہ قدرت میں نہیں ہیں؟ کیا تم دیکھتے نہیں ہو؟ (کہ یہ سب میری عظمت وشان وشوکت کے نشان ہیں؟)(43/51)

Marfat.com

اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ مَهِيْنٌ ۙ وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ ﴿٥٢﴾

کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ میں اس شخص (حضرت موسیٰ سے) کہیں بہتر اور افضل ہوں جسکو اس دنیا میں کوئی قدر و منزلت حاصل ہیں (بلکہ ہمارا محکوم ہے) اور جو اپنے مافی الضمیر کا صاف صاف اظہار و ابلاغ بھی نہیں کرسکتا؟ (43/52)

فَلَوْلَآ اُلْقِيَ عَلَيْهِ اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِيْنَ ﴿٥٣﴾

(اگر یہ واقعی بلند مرتبے کا حامل تھا) تو کیوں نہ اس پر امتیازی نشان کے طور پر سونے کے کنگن اتارے گئے۔ یا فرشتوں کا ایک دستہ ہی اس کے ہمراہ ہوتا؟ (43/53)

فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿٥٤﴾

چنانچہ (فرعون) نے اپنی قوم کا استخفاف کیا (یعنی اپنی قوم کو ہلکا اور حقیر سمجھا) مگر انہوں نے اس کی اطاعت کی (لیکن حق کا ساتھ نہ دیا) درحقیقت وہ تھے ہی حد سے تجاوز کرنے والے لوگ۔ (43/54)

فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٥٥﴾

پھر جب انہوں نے ہمیں (اپنی سرکشیوں کی وجہ سے) خفا اور غضبناک کیا۔ تو ہم نے (اپنے قانون مجازات کے مطابق) ان سے انتقام لیا یعنی سب کو غرق کردیا۔ (43/55)

فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ ﴿٥٦﴾ ع ١١

بس ایک زندہ قوم کی بجائے داستان پارینہ بن کر رہ گئے اور بعد میں آنے والوں کیلئے تازیانۂ عبرت بن گئے۔ (43/56)

وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ ﴿٥٧﴾

وَقَالُوْٓا ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ اَمْ هُوَ ۭ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا ۭ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ﴿٥٨﴾

اور جب تم نے حضرت عیسیٰ ابن مریم کا ذکر عزت و تعظیم سے کیا تو تمہاری قوم کے لوگ چلا

Marfat.com

اٹھے اور کہنے لگے ہمارے معبود اچھے ہیں یا وہ (حضرت عیسیٰ)؟ جسکی مثال تمہارے سامنے محض کج بحثی کے لئے لائے ہیں دراصل یہ ہیں ہی جھگڑالو لوگ۔(43/57-58)

اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝۵۹

ابن مریم! اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ ہمارا بندہ تھا۔ جس پر ہم نے انعام کیا تھا (یعنی حامل وحی بنایا تھا) اور بنی اسرائیل کے لئے اس کو (اپنی قدرت کا) مثالی نمونہ بنایا تھا۔(43/59)

وَلَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰٓئِكَةً فِي الْاَرْضِ يَخْلُفُوْنَ ۝۶۰

اور اگر ہم (اپنے قانون مشیت وحکمت کے مطابق) چاہتے تو تم میں سے فرشتوں کو زمین میں تمہارے جانشین مقرر کر دیتے۔(43/60)

وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝۶۱

یقیناً قیامت کی گھڑی کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہی ہے۔ لہٰذا تم اس بارے میں کسی تردد میں نہ پڑ جایا کرو (43/85) میری ہی اتباع کرو۔ یہی صراط المستقیم ہے (جس پر چل کر تم منزل مقصود تک پہنچ سکتے ہو)۔(43/61)

وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝۶۲

مبادا کہ شیطان تم کو (راہ راست سے) نہ روک دے بلاشبہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ (43/62)

وَلَمَّا جَآءَ عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِاُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝۶۳

اور جب حضرت عیسیٰ واضح دلائل اور احکام لے کر آیا۔ اس نے (اپنی قوم بنی اسرائیل سے) کہا: میں تم لوگوں کے پاس حکمت لے کر آیا ہوں تا کہ میں تمہارے لئے بعض باتوں کی حقیقت آشکار کر دوں جس میں تم اختلاف کرتے ہو۔ پس اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور میری اطاعت کرو اللہ تک پہنچنے کا یہی سیدھا راستہ ہے۔(43/63)

Marfat.com

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّیْ وَ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ﴿۶۴﴾

دراصل اللہ ہی میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے لہٰذا اسی کی عبادت و بندگی کرو۔ (43/64)

فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَیْنِهِمْ ۚ فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ یَوْمٍ اَلِیْمٍ ﴿۶۵﴾

(اس دعوت توحید کے باوجود) ان کے فرقوں نے آپس میں اختلاف کیا (جو صریحاً شرک ہے) (30/31-32) پس ہلاکت اور تباہی ہے ان لوگوں کیلئے جنہوں نے ظلم عظیم یعنی شرک کی راہ اختیار کی (31/13) جو ایک المناک عذاب کے دن سے افسوس ناک بات ہے۔ (43/65)

هَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِیَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۶۶﴾

کیا یہ (ظالم) لوگ بس اسی چیز کے منتظر ہیں کہ اچانک قیامت کی گھڑی ٹوٹ پڑے اور انہیں خبر تک نہ ہو۔ (43/66)

اَلْاَخِلَّآءُ یَوْمَىِٕذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ ؕ ﴿۶۷﴾ ع ۶ ۱۱ ۱۲

وہ دن جب وارد ہوگا تو متقین کے علاوہ باقی سب ایک دوسرے کے دشمن بن جائیں گے (مراد یہ ہے قیامت کے دن محبتیں منقطع ہو جائینگی سوائے اس محبت کے جو خالص اللہ تعالیٰ کے لئے ہوگی) (43/67)

یٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَیْكُمُ الْیَوْمَ وَلَاۤ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ۚ ﴿۶۸﴾

(اس روز متقیوں سے کہا جائیگا) اے میرے بندو آج تم کو خوف لاحق ہوگا نہ غم (43/68)

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاٰیٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِیْنَ ۚ ﴿۶۹﴾

اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ﴿۷۰﴾

ان لوگوں سے جو ہمارے قوانین واحکام کی صداقت پر ایمان بالیقین رکھتے ہیں، ان سے کہا جائیگا: تم اور تمہاری رفیقان حیات جنت میں داخل ہو جاؤ۔ جہاں تم عزت واحترام سے خوشگوار زندگی بسر کرو گے (اور نغمات حیات بخش سے لطف اندوز ہونگے) (42/22,30/15)(43/69-70)

Marfat.com

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ ۚ وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ ۚ وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝٧١

ان کے لئے طلائی طباق اور ساغر گردش میں رکھے جائینگے۔ وہاں (جنت میں) ہر وہ چیز موجود ہوگی جس کی وہ خواہش کریں گے۔ آنکھوں کو محظوظ کرنے والی ہونگی۔ اور ان سے کہا جائیگا: تم اب ہمیشہ اس میں رہو گے۔ (43/71)

وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٧٢

تم اس جنت کے وارث اپنے ان اعمال حسنہ کی بدولت بنے ہو جو دنیا میں کرتے رہے تھے۔ (43/72)

لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝٧٣

وہاں تمہارے لئے کثرت سے خوش ذائقہ پھل ہونگے جنہیں تم (مزے) سے کھاؤ گے۔ (43/73)

اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ۝٧٤ ۖ

لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ۝٧٥ ۚ

بلاشبہ مجرم لوگ ہمیشہ جہنم کے عذاب میں مبتلا رہیں گے۔ کبھی بھی انکے عذاب کی شدت میں کمی واقع نہیں ہوگی۔ وہ (اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ابدی طور پر) مایوس و ناامید رہیں گے۔ (43/74-75)

وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِيْنَ ۝٧٦

ان پر ہم نے ظلم وستم نہیں کیا بلکہ وہ خود ہی اپنے اوپر ظلم ڈھاتے رہے۔ (43/76)

وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ۭ قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ۝٧٧

وہ عذاب کی شدت سے چلا چلا کر جہنم کے مالک (نگہبان یا داروغہ) سے کہیں گے کہ اے مالک تم اپنے رب سے درخواست کرو کہ وہ ہمارا کام تمام کردے (نیست و نابود کردے) مگر انہیں

Marfat.com

جواب دیا جائیگا: کہ (یہاں موت نہیں آیا کرتی) بلاشبہ تمہیں یہیں رہنا ہے اور اسی طرح عذاب کا سامنا کرنا ہوگا۔(43/77)

لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿٧٨﴾

یقیناً ہم تمہارے پاس حق وصداقت لے کر آئے تھے لیکن تم میں سے اکثریت کو حق ناگوار گذرا تھا۔(43/78)

اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ﴿٧٩﴾

اے رسول! کیا مخالفین نے تمہارے مخالفت کرنے کے لئے کوئی اہم فیصلہ کرلیا ہے؟ تو اچھا پھر ہم بھی اپنے قانون تدبیری کے مطابق ایک فیصلہ کئے دیتے ہیں۔(43/79)

اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ ۭ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿٨٠﴾

کیا انہوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ہم انکے راز دارانہ مشورے اور سرگوشیاں نہیں سنتے؟ ہم سب کچھ سن رہے ہیں۔ ہمارے بھیجے ہوئے رسول محافظ اور جلیل القدر فرشتے انکے پاس ہیں انکے اعمال لکھے بھی جاتے ہیں۔(43/80)

قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ۖ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ﴿٨١﴾

اے نبیؐ ان مشرکین سے کہہ دو: اگر (بفرض محال) رب رحمٰن کی اولاد ہوتی تو میں سب سے پہلے اطاعت وبندگی کرنے والا ہوتا۔(43/81)

سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿٨٢﴾

پاک ومنزہ ہے زمین وآسمان کا رب فرمانروا اور مالک العرش ان تمام روایات سے جو یہ لوگ اس کی طرف منسوب کرتے ہیں۔(43/82)

فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿٨٣﴾

اے رسول! انہیں اپنے باطل خیالات اور لغویات اور بے معنی حرکتوں میں الجھے رہنے دو یہاں تک کہ یہ اپنا وہ دن دیکھ لیں جن کا ان سے وعدہ کیا جارہا ہے۔(43/83)

Marfat.com

وَهُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ﴿٨٤﴾

وہی اللہ ہے جو زمین و آسمان میں معبود و محبوب ہے یعنی ساری کائنات کی زمام اقتدار جس کے قبضہ قدرت میں ہے اور تمام نظام کائنات علم و حکمت کی بنیاد پر سرانجام پا رہا ہے۔ (43/84)

وَتَبٰرَكَ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٨٥﴾

وہ ذات گرامی بڑی بابرکت ہے جس کا کلی اختیار و اقتدار، آسمان و زمین اور جو کچھ اسکے درمیان میں ہے کارفرما ہے (اس کا کوئی شریک نہیں) صرف اسی کو قیامت کی گھڑی کا علم ہے اور اسی کی طرف سب نے پلٹ کر جانا ہے۔ (43/85)

وَلَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿٨٦﴾

اس اللہ تعالیٰ کے علاوہ جنہیں یہ لوگ پکارتے ہیں وہ کسی کی شفاعت کا اختیار نہیں رکھتے۔ بجز اس کے کہ جو حق کے ساتھ شہادت دینے آئے اور اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اذن بھی حاصل ہو جائے۔ (2/255)(43/86)

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿٨٧﴾ ۙ

اور اگر تم ان سے پوچھو: کہ ان کو کس نے تخلیق کیا ہے تو یہ خود کہیں گے اللہ تعالیٰ نے (43/9) پھر یہ کہاں بہکے جاتے ہیں؟ (اس اللہ تعالیٰ کے قانون کی طرف کیوں نہیں آتے؟) (43/87)

وَقِيْلِهٖ يٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٨٨﴾ م

قسم ہے رسول کے اس قول کی کہ اے رب! یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان نہیں لاتے (43/88)

وقف لازم

Marfat.com

فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ ؕ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۸۹﴾ ع ۷ ۲۲ ۱۳

پس اے نبیؐ! ان سے درگزر کیجئے اور کہہ دو کہ سلام ہے تم پر عنقریب انہیں معلوم ہو جائے گا۔(43/89)

اٰیَاتُهَا ۵۹ سُوْرَةُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ رُكُوْعَاتُهَا ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

حٰمٓ ﴿۱﴾ ۚ

وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾ ۙ

اللہ حمید و مجید کا ارشاد پاک ہے۔ یہ واضح اور روشن کتاب ہے جو اپنی صداقت پر آپ شاہد ہے۔(44/1-2)

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ﴿۳﴾

بلاشبہ ہم نے (قرآن حکیم کو) ایک خیر و برکت والی رات یعنی لیلۃ القدر (97/1-2) میں نازل کیا کیونکہ ہم نے اپنے قانون تنذیر کے مطابق شروع سے انسان کو غلط روش زندگی کے نتائج سے متنبہ کرتے چلے آرہے ہیں۔(44/3)

فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ﴿۴﴾ ۙ

اے نبیؐ! یہ وہ کتاب (القرآن) ہے جو فرقان اور کسوٹی ہے جو حق و باطل کو نکھیڑ کر رکھ دیتی ہے۔اس میں تمام امور حکمت و دانش کے فیصلے کر دیئے جاتے ہیں (44/4)

اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ؕ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ﴿۵﴾ ۚ

یہ حکم ہماری طرف سے جاری ہوتا ہے ہم یقیناً رسول بھیجتے رہتے ہیں۔(97/4)(44/5)

Marfat.com

رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۙ﴿۶﴾

یہ تیرے رب کی طرف سے بطور رحمت ہے۔ یقیناً وہ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔ (44/6)

رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۘ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ﴿۷﴾

وہ آسمانوں اور کرہ زمین کا رب ہے اور جو کچھ انکے درمیان ہے اس کا رب ہے۔ اگر تم واقعی یقین محکم رکھنے والے ہو۔ (44/7)

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ؕ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۸﴾

اس کے سوا کوئی بھی صاحب اختیار واقتدار نہیں۔ وہی زندگی عطا کرتا ہے اور وہی موت دیتا ہے۔ تمہارا اور تمہارے آباؤ اجداد کا رب ہے جو پہلے گزر چکے ہیں۔ (44/8)

بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ﴿۹﴾

(مگر فی الواقع ان لوگوں کو یقین نہیں ہے) وہ سنجیدگی سے غور وفکر نہیں کرتے بلکہ شک وشبے میں پڑے ہوئے (دنیاوی) مشاغل میں مصروف ہیں۔ (44/9)

فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴿۱۰﴾

يَّغْشَى النَّاسَ ؕ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۱﴾

پس (تم منکرین حق سے کنارہ کش رہو اور) اس دن کے منتظر رہو جب فضائے عالم میں دھواں پھیل جائیگا۔ جب مصائب وآلام کی وجہ سے (لوگوں کی آنکھوں کے سامنے تاریکی چھا جائیگی) اور عذاب بڑا ہی دردناک ہوگا۔ (44/10-11)

رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲﴾

(اس روز) یہ لوگ پکار اٹھیں گے کہ ہمارے پروردگار! ہم پر سے یہ عذاب ٹال دے ہم تیرے قوانین واحکام پر ایمان لاتے ہیں۔ (44/12)

Marfat.com

أَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَ قَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۳﴾

اس وقت نصیحت حاصل کرنا انہیں سودمند نہ ہوگا کیونکہ اس وقت اللہ تعالیٰ کے واضح دلائل اورقوانین واحکام بیان کرنے والا (رسول) ان کے پاس آ چکا تھا۔(44/13)

ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ﴿۱۴﴾

لیکن انہوں نے روگردانی کی، اور کہا، یہ تو سکھایا پڑھایا ہوا دیوانہ ہے۔(44/14)

اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ ﴿۱۵﴾

اے لوگو! بلاشبہ ہم (اپنے قانون امہال کے مطابق) بفرض محال عارضی طور پر عذاب کو ٹال دیتے ہیں تو تم پھر اپنی سابقہ روش پر لوٹ آؤ گے (پھر وہی کچھ کرنے لگو گے جو پہلے کرتے تھے)۔ (44/15)

يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى ۚ اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ﴿۱۶﴾

جس روز ہم (اپنے قانون تحمیل اور امہال کے مطابق) سب سے بڑی شدید گرفت میں لے کر تم سے انتقام لیں گے اور پوری پوری سزا دینگے۔(44/16)

وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَآءَهُمْ رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ ﴿۱۷﴾

اور یقیناً ہم ان سے پہلے قوم فرعون کو آزمائش میں ڈال چکے ہیں۔اُن کے پاس ایک معزز رسولؑ آیا تھا (44/17)

اَنْ اَدُّوْٓا اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ ؕ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۸﴾

(اس یعنی حضرت موسیٰ نے فرعون سے کہا) کہ اللہ کے بندوں (بنی اسرائیل) کو میرے حوالے کردو میں تم سب کی طرف امانتدار رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔(44/18)

وَّ اَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنِّيْٓ اٰتِيْكُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۹﴾

اور یہ (بھی کہا) کہ اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں سرکشی اختیار نہ کرو میں تمہارے سامنے بلاشبہ (اپنی نبوت و ماموریت) کی صریح سند پیش کرتا ہوں۔(44/19)

Marfat.com

وَاِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ وَرَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ﴿۲۰﴾

اور میں اپنے رب اور تمہارے رب کی پناہ اور امان میں آ چکا ہوں اس بات سے کہ تم مجھے سنگسار کردو (اور مجھے اپنی جفاؤں کا نشانہ بناؤ) (44/20)

وَاِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِیْ فَاعْتَزِلُوْنِ ﴿۲۱﴾

اگر تم مجھ پر ایمان نہیں لاتے (تو تمہاری مرضی) میں بنی اسرائیل کو یہاں سے لے جانا چاہتا ہوں میرا راستہ نہ روکو (مجھ پر ہاتھ ڈالنے سے باز رہو) (44/21)

الثلثة

فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنَّ هٰۤؤُلَآءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ﴿۲۲﴾

(مگر انہوں نے اس کی بات کو کوئی اہمیت نہ دی) بالآخر حضرت موسیٰ نے اپنے رب کو پکارا کہ یہ مجرم لوگ ہیں (یہ سرکشی سے باز نہ آئیں گے) (44/22)

فَاَسْرِ بِعِبَادِیْ لَیْلًا اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿۲۳﴾

(اللہ تعالیٰ نے حکم صادر فرمایا) کہ میرے بندوں کو ساتھ لے یہاں سے راتوں رات نکل جا (20/77) یہ لوگ تمہارا تعاقب ضرور کریں گے۔ (44/23)

وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ؕ اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۴﴾

دریا سے جو راستہ خشک ہو کر بلند اور کشادہ ہو گیا ہے تو انہیں وہاں سے لے جا, (26/63 20/77) (فرعون) کا لشکر غرق کر دیا جائے گا۔ (44/24)

كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۲۵﴾

(وہ فرعونی) بہت سے باغات اور چشمے چھوڑ گئے۔ (44/25)

وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿۲۶﴾

وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ﴿۲۷﴾

Marfat.com

وہ بہت سے باغات اور چشمے، کھیتیاں اور عالی شان محلات اور کتنے گونا گوں عیش وعشرت کے سروسامان جن سے وہ لطف اندوز ہوتے تھے پیچھے چھوڑ گئے۔ (44/26-27)

كَذٰلِكَ قف وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿٢٨﴾

(اس طرح وہ تباہ وبرباد ہوگئے) اور ہم نے دوسرے لوگوں کو انکا وارث بنادیا (44/28)

ع ۱ ۲۹ ۱۴ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ﴿٢٩﴾ ع

پس انکی تباہی پر آسمان رویا نہ زمین اور نہ ہی انہیں ذراسی مہلت دی گئی (کیونکہ ظہور نتائج کے وقت مہلت نہیں ملا کرتی) (44/29)

وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿٣٠﴾ لا

اور اس طرح سے یقیناً ہم نے بنی اسرائیل کو فرعون کے ذلت آمیز عذاب سے نجات دی۔ (44/30)

مِنْ فِرْعَوْنَ ط اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿٣١﴾

(یعنی فرعون سے) بلاشبہ وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کا سرخیل تھا۔ (44/31)

وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰى عِلْمٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿٣٢﴾ ج

اور یقیناً ہم انکو یعنی بنی اسرائیل کو علم وفضل کی بنیاد پر تمام اقوام عالم میں سے منتخب کیا۔ (اور دوسری اقوام عالم پر فضیلت دی تھی) (44/32)

وَاٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰيٰتِ مَا فِيْهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِيْنٌ ﴿٣٣﴾

اور ہم نے انکو ایسی اعجازی نشانیاں عطا کی تھیں جس میں صریح (حضرت موسیٰ کے ہاتھوں) آزمائش تھی۔ (44/33)

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿٣٤﴾ لا

اِنْ هِيَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِيْنَ ﴿٣٥﴾

Marfat.com

یہ لوگ بھی یہی کہتے ہیں کہ ہمیں صرف پہلی دفعہ مرنا ہے ہماری نشاۃ ثانیہ نہیں ہوگی۔ (44/34-35)

فَاْتُوْا بِاٰبَآىِٕنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝٣٦

(اور کہتے ہیں): اگر تم سچے ہو تو ہمارے آباؤ اجداد کو زندہ کر کے لاؤ (تا کہ ہم کو نشاۃ ثانیہ کا یقین ہو جائے)۔ (44/36)

اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ ۙ وَّالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ اَهْلَكْنٰهُمْ ۡ اِنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ۝٣٧

کیا یہ (کفار مکہ) قوت و جبروت میں بڑھ کر ہیں یا تبع کی قوم کے لوگ جو ان سے پہلے (سرزمین عرب میں) گزر چکے ہیں۔ ہم نے (اپنے قانون مجازات کے مطابق) سب کو ہلاک کر دیا تھا اسلئے کہ وہ بلاشبہ مجرم لوگ تھے۔ (44/37)

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ۝٣٨

(بڑے غور کا مقام ہے) ہم نے آسمان و زمین اور جو کچھ اس کے درمیان ہے یونہی ہنسی مذاق کے طور پر پیدا نہیں کیا (بلکہ یہ سب تخلیق بالحق ہے 45/22, 21/16) (44/38)

مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٣٩

ہم نے ان تمام کائناتی اشیا کو بجز عالمگیر صداقت اور آفاقی افادیت کے پیدا نہیں کیا، لیکن ان میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے اور سمجھتے۔ (44/39)

اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝٤٠

یقیناً فیصلے کا دن (یوم الدین) ان سب کے اٹھائے جانے کا وقت معینہ ہے۔ (44/40)

يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْـــًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝٤١

اس (قیامت) کے روز کوئی دوست کسی دوست کے ذرا کام نہیں آئیگا اور نہ کہیں سے (بچانے کیلئے) مدد مل سکے گی۔ (44/41)

Marfat.com

ع ۲ ۱۳ ۱۵ المائدة ١٤

اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۴۲﴾

سوائے اس کے جس پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ بلاشبہ وہ زبردست، غالب اور انتہائی رحم فرمانے والا ہے۔(44/42)

اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ﴿۴۳﴾ لا

طَعَامُ الْاَثِيْمِ ﴿۴۴﴾ ج ط

بلاشبہ زقوم یعنی تھوہر کا درخت گناہ گاروں کا کھاجا ہوگا۔(44/43-44)

كَالْمُهْلِ ۚ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ ﴿۴۵﴾ لا

پگھلے ہوئے یا نبے کی مانند پیٹوں میں جوش مارے گا۔(44/45)

كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ ﴿۴۶﴾

جس طرح کھولتا ہوا پانی جوش مارتا ہے۔ (44/-46)

خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿۴۷﴾ ف ط

ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ ﴿۴۸﴾ ط

(حکم ہوگا) پکڑو اسے اور دوزخ کے درمیان رینگتے اور گھسیٹتے ہوئے لے جاؤ پھر اس کے سر پر ابلتے ہوئے پانی کا عذاب ڈال دو۔(44/47-48)

ذُقْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ ﴿۴۹﴾

(پھر کہا جائیگا) چکھ اس کا مزا تو تو بڑا زور آور زبردست قوت و جبروت والا آدمی تھا۔(44/49)

اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ﴿۵۰﴾

یقیناً یہ وہی چیز ہے جس کے آنے میں تم شک کرتے تھے۔(44/50)

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ﴿۵۱﴾ لا

فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۵۲﴾ ج لا

Marfat.com

متقی لوگ باغات اور چشموں میں امن وسلامتی کی جگہ میں مقیم ہونگے۔(44/51-52)

يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ۚ﴿۵۳﴾

حریر ودیبا کے لباس زیب تن کئے ہوئے آمنے سامنے بیٹھے ہونگے۔(44/53)(ایسی ہی ہوگی انکی پذیرائی)

كَذٰلِكَ ۫ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ؕ﴿۵۴﴾

يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ ۙ﴿۵۵﴾

اور ہم پاکیزہ صفت Pure clean intellect والوں کو انکے رفقاء اور ہم نشین بنا دینگے(52/20, 48/5, 4/124,2/25)(44/54)(جنت میں مرد اور عورت کا تعلق اس قسم کا نہیں ہوگا جیسا ہمارے درمیان دنیا میں متعارف ہے)اس طرح وہاں وہ اطمینان سے ہونگے اور انکی پسند کی حوروں کے ساتھ انہیں ہم آہنگ کر دیا جائیگا۔(44/55)

لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى ۚ وَوَقٰىهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۙ﴿۵۶﴾

وہاں انہیں پہلی موت کے سوا، اور موت نہیں آئیگی اور انہیں جہنّم کے عذاب سے بچالیا جائے گا۔(52/18)(44/56)

فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۵۷﴾

مگر ایسا اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہوگا یہی عظیم الشان کامیابی ہے(48/5)(44/57)

فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾

اے رسول! ہم نے اس کتاب (قرآن کو تمہاری عربی زبان) میں اسلئے آسان بنا دیا ہے تاکہ یہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔(44/58)

فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ﴿۵۹﴾ ع

(اب اعمال کے نتائج کب مرتب ہوکر سامنے آئیں گے)اس کیلئے تم بھی انتظار کرو اور یہ لوگ بھی انتظار کریں (عنقریب سب کچھ سامنے آجائیگا)(44/59)

Marfat.com

سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ مَكِّيَّةٌ

اٰيَاتُهَا ۳۷ رُكُوْعَاتُهَا ۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

حٰمٓ ۚ ①

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ②

اللہ حمید و مجید کا ارشاد پاک ہے کہ یہ ضابطہ حیات اس کی طرف سے نازل ہوا ہے، جو بڑے ہی غلبہ واقتدار کا مالک ہے، اور بڑا ہی صاحب حکمت وتدبیر ہے۔(45/1-2)

اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ؕ ③

بلاشبہ اس کے (غلبہ وحکمت کی) نشانیاں عالم کائنات میں ہر طرف بکھری پڑی ہیں (لیکن یہ انہیں کو نظر آسکتی ہیں) جو قوانین واحکام کی صداقت پر ایمان بالیقین رکھتے ہیں۔ (45/3)

وَفِيْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۙ ④

(صرف خارجی کائنات میں ہی نہیں خود) تمہاری اپنی تخلیق میں اور دیگر ذی حیات میں جس کو اللہ تعالیٰ نے (زمین میں) پھیلا رکھا ہے۔ حق وصداقت کو تسلیم بالیقین کرنے والوں کے لئے بڑی بصیرت افروز نشانیاں ہیں۔ (45/4)

وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ⑤

اور گردش لیل ونہار میں اور اس بارش میں جو بادلوں سے برستی ہے اور مردہ زمین کو از سر نو زندہ کرتی ہے (زرخیز وشاداب کرتی ہے) اور رزق میں جو اللہ تعالیٰ آسمان سے (پانی کے ساتھ) اتارتا ہے اور ہواؤں میں جو مسلسل رخ بدلتی رہتی ہیں ان سب میں اللہ تعالیٰ کے قوانین کی صداقت کی نشانیاں ہیں لیکن صرف ان لوگوں کے لئے جو عقل وفکر سے کام لیتے ہیں۔ (45/5)

Marfat.com

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ۝٦

اے رسول! یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں جنہیں ہم تمہارے سامنے بالحق بیان کر رہے ہیں۔ بالآخر اللہ اور اسکی آیات کے بعد اور کون سی نئی بات ہے جس پر یہ لوگ ایمان لائینگے۔ (45/6)

وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۝٧ۙ

يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝٨

تباہی اور بربادی ہے اس جھوٹے اور بدکار شخص کیلئے جس کے سامنے اللہ تعالیٰ کے قوانین و احکام پیش کئے جاتے ہیں تو وہ انہیں سننے کے بعد محض ضد و ہٹ دھرمی کے بنا پر اس طرح متکبرانہ (اپنے کفر پر) مصر رہتا ہے کہ گویا اس نے سنا ہی نہیں۔ ایسے شخص کو المناک عذاب کا مژدہ سنادو۔ (45/7-8)

وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْـًٔا ۨ اتَّخَذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ؕ ۝٩

(اسی غرور و تکبر کے نتیجے میں) جب ہمارے قوانین و احکام کے بارے میں کوئی بات اس کے علم میں آتی ہے تو اس کا مذاق اڑاتا ہے۔ سو ایسے لوگوں کیلئے ذلت آمیز عذاب ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا قانون مجازات (Law of Retribution) ہے۔ (45/9)

مِنْ وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ ۚ وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَيْـًٔا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ؕ ۝١٠

جہنم کے شعلے انکے سامنے بھڑک رہے ہیں (جن سے وہ بچ کر نکل نہ سکیں گے ,82/16 79/36) اس وقت وہ مال و دولت جو انہوں نے کمائی، نہ وہ دوست جو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ بنا رکھے ہیں ان کے کسی کام آئیں گے ان کیلئے (دنیا و آخرت میں) بڑا ہی سخت عذاب ہے۔ (45/10)

هٰذَا هُدًى ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۝١١ ع ١ ١١ ١٧

Marfat.com

یہ قرآن مجید سراسر ہدایت اور مکمل ضابطہ حیات ہے جو لوگ اپنے رب کے قوانین و احکام اور تعلیمات کا انکار کرتے ہیں انکے لئے شدید قسم کا عذاب ہے۔ (45/11)

اَللّٰهُ الَّذِیْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِیَ الْفُلْكُ فِیْهِ بِاَمْرِهٖ وَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲﴾

وہی اللہ تعالیٰ ہے جس نے تمہارے لئے سمندر کو مسخر کر دیا ہے تا کہ اس کے حکم سے اس میں کشتیاں رواں دواں ہوں اور (حصول رزق کیلئے) تم اس کا فضل تلاش کرو اور اس کا شکر ادا کرو۔ (45/12)

وَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مِّنْهُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۳﴾

(ایک سمندر پر ہی موقوف نہیں) بلکہ اس نے کائنات کی پستیوں اور بلندیوں میں جو کچھ بھی ہے مسخر کر کے تمہاری خدمت میں لگا دیا ہے۔ یہ سب کچھ اس کے قانون انعام و فضل سے ہو رہا ہے۔ اس میں ان لوگوں کیلئے جو تفکر بالحق کرتے ہیں (قدرت کی) نشانیاں ہیں۔ (45/13)

قُلْ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَغْفِرُوْا لِلَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ اَیَّامَ اللّٰهِ لِیَجْزِیَ قَوْمًۢا بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾

اے نبیؐ! اہل ایمان سے کہہ دو: کہ ان لوگوں سے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی عقوبتوں اور سزاؤں سے بے خوف ہو رہے ہیں، درگزر کیا کریں تا کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو خود (اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق) سزا دے۔ (45/14)

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ اَسَآءَ فَعَلَیْهَا ۫ ثُمَّ اِلٰی رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۵﴾

جو کوئی بھی عدل و احسان اور خیر و حسنہ کے کام بجا لائیگا وہ اپنی ذات کیلئے کرے گا اور جو کوئی غیر فطری اور برے کام سرانجام دیگا تو اس کا وبال بھی اسی پر ہوگا۔ پھر تم سب کو اپنے رب ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے (اپنے اکتساب عمل کا حساب دینے کے لئے) (45/15)

وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ الْكِتٰبَ وَ الْحُكْمَ وَ النُّبُوَّةَ وَ رَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ وَ فَضَّلْنٰهُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶﴾

Marfat.com

اور یقیناً اس سے پہلے ہم نے بنی اسرائیل کو ضابطہ حیات اور نبوت عطا کی تھی (6/90, 3/78) انہیں پاکیزہ اور خوشگوار ماکولات ومشروبات یعنی سامان زیست عطا کیا اور دوسری ہمعصر اقوام عالم پر فضیلت وفوقیت اور سربلندی عطا کی۔ (45/16)

وَ اٰتَیْنٰهُمْ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْۤا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ۙ بَغْیًۢا بَیْنَهُمْ ؕ اِنَّ رَبَّكَ یَقْضِیْ بَیْنَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْمَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۷﴾

اور انہیں دین کے معاملہ میں فہم وادراک کیلئے واضح براہین ودلائل بھی دیئے۔ مگر پھر انہوں نے علم کے آجانے کے بعد آپس میں ضد اور ہٹ دھرمی کی بنیاد پر اختلاف کیا اور فرقوں میں تقسیم ہوکر رہ گئے۔ بلاشبہ اے رسول! تمہارا پروردگار انکے درمیان قیامت کے روز جن معاملات میں وہ اختلاف کرتے تھے فیصلہ فرمادے گا۔ (45/17)

ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِیْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَ لَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸﴾

پھر (بنی اسرائیل کے متعدد انبیاء کے بعد) اے رسول! ہم نے تمہیں نظام حیات کلی کے معاملہ میں صاف اور سیدھی شاہراہ شریعت پر مامور کردیا (42/13) لہٰذا اسی کی پیروی کئے جاؤ۔ اور ان لوگوں کی خواہشات کا اتباع نہ کریں (جو نظام دین کا) علم نہیں رکھتے۔ (45/18)

اِنَّهُمْ لَنْ یُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَیْـًٔا ؕ وَ اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ۚ وَ اللّٰهُ وَلِیُّ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۹﴾

بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے (قوانین) کے مقابلہ میں یہ لوگ تمہارے ہرگز کسی کام نہیں آسکتے۔ بیشک (کفار اور مشرک) ظالم لوگ ایک دوسرے کے دوست ورفیق ہیں (تمہیں ان سے خائف ہونے کی ضرورت نہیں) کیونکہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے قوانین کی نگہداشت کرتے ہیں ان کا کارساز سرپرست خود اللہ تعالیٰ ہوتا ہے۔ (45/19)

Marfat.com

هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿٢٠﴾

یہ ضابطہ حیات جو تمہیں عطا کیا گیا ہے تمام بنی نوع انسان کے لئے علم و بصیرت کیلئے نور ہدایت اور رحمت الٰہی ہے ان لوگوں کیلئے جو اسکی صداقت پر یقین رکھتے ہیں۔ (45/20)

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ۭ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿٢١﴾ ع ٢ ١٠ ١٨

کیا وہ لوگ جنہوں نے غلط روش زندگی اختیار کی اور برائیوں کا ارتکاب کیا۔ وہ سمجھتے ہیں کہ انہیں ان لوگوں کے برابر کر دیں گے جو ایمان لاتے ہیں اور ہمارے قوانین کی صداقت پر یقین رکھتے ہیں؟ ان کا مرنا اور جینا یکساں ہو جائیگا؟ کیسا برا حکم ہے جو یہ لگاتے ہیں (کیسا غلط اور باطل انداز فکر ہے ان کا؟) (45/21)

وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٢٢﴾

اللہ تعالیٰ نے تمام کائنات کو بالحق پیدا فرمایا ہے تاکہ وہ (اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق) ہر شخص کو اسکی کمائی کا صلہ دیوے۔ اور لوگوں پر ذرہ برابر (دنیا و آخرت میں) ظلم و زیادتی نہ کی جائیگی۔ (45/22)

اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ۭ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٣﴾

پھر کیا تم اس شخص کے احوال و ظروف اور افعال و کردار پر کبھی غور کیا ہے؟ جو اپنی خواہش نفس کو اپنا الٰہ بنا لیتا ہے۔ علم و عقل کے باوجود اسکو اللہ تعالیٰ نے گمراہی میں مبتلا کر دیا ہو۔ اور اسکی قوت سامعہ، اور دل و دماغ پر مہر ثبت کر دی ہو اور اسکی قوت باصرہ پر پردہ ڈال دیا ہو؟ چنانچہ اب اللہ تعالیٰ کے بعد کون ہے جو راہ ہدایت دکھائے؟ پھر کیا تم عبرت حاصل نہیں کرتے ہو؟ (45/23)

نوٹ نمبر 1: علم و عقل کا تقاضا تھا کہ وہ حق و باطل میں امتیاز کرتا لیکن جب جذبات عقل و خرد پر غالب آ جائیں، خواہشات قابو پا لیں تو پھر علم و عقل کبھی صحیح راستہ کی رہنمائی نہیں کر سکتے۔ یہی وہ بت ہیں جنکی وجہ سے انسان توحید کے راستہ میں قدم قدم پر ٹھوکریں کھاتا ہے۔ علامہ اقبال

Marfat.com

اس بارے میں فرماتے ہیں۔

؎ می تراشد فکر ما ہر دم خداوندے دگر دست از یک بند تا افتاد در بند دگر

ایک زنجیر سے اس کا پاؤں نکالا جاتا ہے تو اسے دوسری میں الجھا دیتا ہے حالانکہ جس رسول اکرم کی امت ہونے کا مدعی ہے انکی بعثت کا مقصد ہی ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔

وہ بنی نوع انسان کے طوق وسلاسل اتارنے کے لئے بھیجا گیا ہے (7/157 الاعراف) لیکن اس کے سرشت یہ ہے۔

؎ فکر انسان بت پرستے بت گرے ہر زماں در جستجوئے پیکرے

جب تک دماغ سے ان باطل قوتوں کو نکالا نہ جائے۔ توحید کا صحیح تصور ذہن میں آ ہی نہیں سکتا۔ جب تک لوح قلب صاف نہ ہو توحید کے حروف ونقوش اس پر لکھے نہیں جاسکتے۔ علامہ صاحب پھر اس بارے میں فرماتے ہیں۔

؎ بیاں میں نکتہ توحید آ تو سکتا ہے تیرے دماغ میں بتخانہ ہو تو کیا کہئے۔

یہی منفی اور مثبت دو ٹکڑے ہیں جن کے جوڑنے سے کلمہ توحید بن سکتا ہے۔ جب آپ حضرات دوسرے آقاؤں اور باطل ہستیوں سے رخ نہیں موڑ لیتے، نئے آقا کی غلامی اختیار نہیں کرسکتے۔ جب تک اس پرانی دنیا کو ویران نہیں کیا جاتا جہان نوع کی تعمیر نہیں ہوسکتی۔ اس کو برنگ پختہ یوں بیان فرمایا گیا ہے۔

؎ شعلہ بن کر پھونک دے خاشاک غیر اللہ کو خوف باطل کیا کہ غارت گر باطل بھی تو

حق انے سے باطل خود بخود فنا ہو جاتا ہے (17/81 بنی اسرائیل)

سفینہ چاہیے اس بحر بیکراں کیلئے

وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿۲۴﴾

وہ کہتے ہیں کہ بس ہماری زندگی یہی طبیعی زندگی ہے ہمارا مرنا اور جینا بس یہیں ہے اور گردش گردوں کے سوا اور کوئی چیز نہیں، جو ہمیں ہلاک کرتی ہے۔ دراصل اس معاملہ میں ان کے پاس

Marfat.com

کوئی صحیح علمی دلیل نہیں ہے۔ یہ محض گمان کی بنا پر ایسی باتیں کرتے ہیں۔ (45/24)

نوٹ نمبر 2: منکران اسلام کا فلسفہ حیات یہ ہے کہ ہماری زندگی مادہ کے طبیعی ارتقا سے کسی نہ کسی طرح ظہور میں آ گئی ہے اور انسانی جسم ایک مشینی حرکت سے اسے قائم رکھتا ہے۔ مرور زمانہ سے جب یہ حرکت بند ہو جائیگی تو زندگی ختم ہو جائیگی۔ انسانی تخلیق کا کوئی مقصد ہے نہ اس کے سفر حیات کا کوئی منشٰی ہے۔

؎ درنگاہش آدمی آب وگل است کاروان زندگی بے منزل است

اس تصور زندگی کا عملی نتیجہ یہ ہوا کہ انسان عزائم واعمال کا معیار انفرادی اغراض یا زیادہ سے زیادہ افراد کے مجموعہ یعنی قوم کے مفاد کا حصول قرار دیا گیا۔ نیکی اور بدی کا کوئی تصور نہ رہ گیا۔ اس نظام تمدن ومعاشرت کا فطری نتیجہ جنگل کا قانون ہوا۔ یعنی جسکی لاٹھی اس کی بھینس

؎ تو خود حدیث مفصل بخواں ازیں مجمل

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۵﴾

اور جب ان لوگوں کو ہمارے واضح قوانین واحکام پڑھ کر سنائے جاتے ہیں تو پھر انکے پاس کوئی حجت اس کے سوا نہیں ہوتی کہ اگر تم سچے ہو تو ہمارے آباؤ اجداد کو زندہ کر کے لے آؤ یا لا کر دکھاؤ (تو پھر ہم بھی ایمان لے آئیں گے) (45/25)

قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ ع ۳

اے رسول! ان لوگوں کو کہہ دو: اللہ تعالیٰ ہی تمہیں زندگی دیتا ہے پھر وہی تمہیں موت دیتا ہے پھر روز قیامت تمہیں دوبارہ زندہ کر کے جمع کریگا۔ جس کے آنے میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے مگر بنی نوع انسان میں سے اکثر اس حقیقت کو نہیں جانتے۔ (45/26)

Marfat.com

وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۲۷﴾

اور تمام کائنات کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے جس روز قیامت کی گھڑی قائم ہوگی۔ اس روز باطل پرست خسارے میں ہونگے۔ (45/27)

وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۛ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰۤى اِلٰى كِتٰبِهَا ؕ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾

اس روز تم ہر گروہ کو گھٹنوں کے بل گرا ہوا دیکھو گے۔ ہر گروہ فرقہ کو اس کا اعمال نامہ پڑھنے کے لئے بلایا جائیگا اور ان سے کہا جائے گا، آج تمہیں ان اعمال کا (ہمارے قانون مکافات عمل کے مطابق) بدلہ دیا جائیگا جو کچھ تم (دنیا) میں کرتے رہے ہو۔ (45/28)

هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۹﴾

یہ ہمارا مکتوب تمہارا نامہ اعمال ہے۔ جو تمہارے بارے میں سچی شہادت دیگا۔ جو کچھ بھی تم اعمال و افعال کرتے تھے ہم ضبط تحریر میں لاتے جارہے تھے۔ (99/7-8, 17/13-14) (45/29)

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿۳۰﴾

پس جو لوگ ایمان بالیقین لائے، اور عدل و احسان اور فوز و فلاح کے کام کئے تو ان کا رب اپنی رحمت میں داخل کریگا یعنی جنت الفردوس میں داخل کریگا۔ یہی عظم الشان کامیابی و کامرانی ہے۔ (45/30)

وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۫ اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۱﴾

جن لوگوں نے کفر کی روش اختیار کی (ان سے کہا جائیگا) کیا میری واضح نشانیاں یعنی قوانین و احکام اور تعلیمات و ہدایات تمہیں پڑھ کر سنائی نہیں جاتی تھیں؟ لیکن تم لوگوں نے غرور کیا اور تم (ہمارے قانون مکافات عمل کے مطابق) مجرم لوگ تھے۔ (45/31)

وَاِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ ۙ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ﴿۳۲﴾

Marfat.com

اور جب تم سے کہا جاتا تھا کہ بے شک اللہ تعالیٰ کا وعدہ برحق اور سچا ہے اور قیامت کے آنے میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے تو تم کہتے تھے ہم نہیں جانتے قیامت کیا ہوتی ہے۔ ہم تو محض وہم و گمان خیال کرتے ہیں اور ہمیں اس کا بالکل یقین نہیں ہے۔ (45/32)

وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۳﴾

اس وقت انکی بدعملیوں کے نتائج کھل کر انکے سامنے آجائیں گے اور جس چیز کی وہ ہنسی۔ مذاق اڑایا کرتے تھے وہی ان پر محیط ہو جائیگی۔ (45/33)

وَقِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۳۴﴾

اور ان سے کہا جائیگا، آج ہم بھی تمہیں اسطرح فراموش کئے دیتے ہیں۔ جس طرح تم نے اس دن کی ملاقات کو بھلا رکھا ہے تمہارا ٹھکانا اب جہنم ہے اور تمہارا کوئی حامی وناصر نہیں (45/34)

ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۳۵﴾

یہ تمہارا انجام اسلئے ہوا کہ تم اللہ تعالیٰ کی آیات کا مذاق اڑایا کرتے تھے اور تمہیں دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال دیا تھا۔ لہٰذا آج نہ یہ لوگ دوزخ سے نکالے جائیں گے اور نہ انہیں معافی مانگنے کا موقع فراہم کیا جائیگا۔ (16/84)(45/35)

فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۶﴾

یاد رکھو! ہر طرح کی تعریف وتوصیف اور ستائش وتحسین صرف اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی کیلئے ہے جو زمین وآسمان کا مالک ہے اور تمام روئے عالم کی مخلوقات کو بتدریج نشو ونما دینے والا ہے۔ (45/36)

وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۳۷﴾ ع ٤ ١١ ٢٠

(سب کو یہ اعتراف کرنا ہوگا) کہ فی الحقیقت تمام کائنات میں اقتدار واختیار صرف اسی اللہ کا ہے۔ وہ زبردست قوت والا اور حکمت والا ہے۔ (45/37)

Marfat.com

حم

(٢٦)

Marfat.com

Marfat.com

سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ مَكِّيَّةٌ

اٰیَاتُهَا ۳۵ رُكُوْعَاتُهَا ۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

حٰمٓ ① ۲ ۱

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ②

اللہ حمید و مجید کا ارشاد پاک ہے کہ یہ ضابطہ حیات (قرآن کریم) اس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے (جو کائنات کی ہر شے پر) غالب ہے اور اس کا غلبہ عین حکمت پر مبنی ہے۔ (46/1-2)

مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ③

اور یہ بھی ارشاد پاک ہے کہ ہم نے اس کارگاہ کائنات ارض سمٰوٰت اور جو کچھ اس کے درمیان ہے سب کو ایک وقت معینہ تک رہنے کیلئے (ٹھوس تعمیری مقاصد کیلئے) بالحق پیدا کیا ہے (20/6, 43/85, 78/37, 21/16, 44/38,15/85,44/7) اور جو لوگ حقائق کو تسلیم بالیقین کرنے کی بجائے انکار کرتے ہیں وہ دیدۂ عبرت نگاہ سے دیکھنا، عقل سلیم سے سوچنا سمجھنا ہی نہیں چاہتے اسی لئے ان حقائق سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔ (46/3)

قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ؕ اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ④

اے نبیؐ! ان لوگوں سے کہہ دو: جن ہستیوں کو تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ پکارتے ہو (اور انکی پرستش واطاعت کرتے ہو) کبھی انکے متعلق غور بھی کیا ہے کہ انہوں نے زمین میں کیا کچھ پیدا کیا

Marfat.com

ہے؟ یا آسمانوں کی تخلیق و تدبیر میں انکا کیا حصہ ہے۔ اگر تم اپنے عقیدے میں سچے ہو تو اس کی تصدیق و تائید میں کسی سابقہ الہامی کتب کی سند لاؤ یا پھر کوئی علمی دلیل پیش کرو۔ (46/4)

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝

(ان سے یہ بھی کہو!) کہ اس شخص سے زیادہ راہ گم کردہ اور کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ ان ہستیوں کو پکارے جو یوم قیامت تک انکی پکار کا جواب نہ دے سکتے ہوں حتیٰ کہ انہیں یہ بھی علم نہ ہو کہ انہیں کوئی پکارنے والا پکار رہا ہے۔ (46/5)

وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ۝

ظہور نتائج کے وقت تمام بنی نوع انسان (محاسبے کیلئے) اکھٹے کئے جائیں گے اس وقت وہ (معبودان باطلہ) اپنے پکارنے والے کے دشمن اور انکی پرستش و عبادت کے منکر ہو جائیں گے۔ (46/6)

نوٹ نمبر 1: ان بصیرت افروز توحیدی آیات کو پڑھنے اور ان پر ایمان رکھنے کے مدعی ہونے کے باوجود بھی اگر کوئی غیر اللہ کو حاجت روائی اور مشکل کشائی کیلئے پکارتا ہے۔ تو اس سے بڑھ کر کوئی بھی بد بخت، جاہل و ظالم، مشرک و گمراہ اور کوئی نہیں ہو سکتا اور اس کے اہل دوزخ ہونے میں کیا شک و شبہ ہو سکتا ہے؟

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝

(جب ان منکرین حق کو) ہمارے واضح اور غیر مبہم قوانین و احکام پڑھ کا سنائے جاتے ہیں اور حق انکے سامنے آجاتا ہے تو یہ (ظالم) کافر لوگ اس کے متعلق کہتے ہیں یہ تو صریحاً جادو ہے۔ (46/7)

Marfat.com

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًا ۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝۸

کیا کافرین تہمت لگاتے ہیں کہ اس (رسول) نے اسے خود ہی وضع کرلیا ہے اور وحی کہہ کر اللہ تعالیٰ سے منسوب کرتا ہے۔ ان سے کہہ دو: کہ اگر میں واقعی ایسا کرتا ہوں تو اس جرم کی پاداش میں اللہ کی طرف سے جو وبال مجھ پر آئے گا، تم میں سے کسی کے اختیار میں نہیں کہ مجھے اس سے بچا سکے۔ اللہ تعالیٰ ان باتوں کو خوب جانتا ہے جو تم (ان کے بارے میں) بناتے ہو۔ میرے اور تمہارے درمیان وہی گواہ کافی ہے (فیصلہ اسی پر چھوڑتا ہوں، یقین جانو تو اللہ تعالیٰ) ہے ہی بخشنے والا، حفاظت میں لینے والا اور رحم و کرم کرنے والا ہے۔ (46/8)

قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ ؕ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ وَمَآ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۹

اے نبیؐ! ان سے کہو: میں کوئی انوکھا رسولؐ نہیں ہوں کہ (مجھ سے پہلے کوئی رسول نہ آیا ہو۔ میں وہی پیغام لایا ہوں جو انبیاء سابقہ لاتے رہے ہیں) میں نہیں جانتا جو میرے اور تمہارے درمیان تصادم و ٹکراؤ ہو رہا ہے۔ میرا ذاتی انجام کیا ہوگا۔ میں تو صرف اس وحی الٰہی کی اتباع کرتا ہوں جو میری طرف بھیجی جاتی ہے اور میں تو صرف صاف صاف متنبہ کرنے والے کے سوا کچھ بھی نہیں ہوں۔ (46/9)

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۱۰ ع

اے رسول! تم (بالخصوص یہودیوں سے) کہو: کیا تم نے کبھی غور و فکر نہیں کیا ہے کہ اگر یہ (قرآن) اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو تو تم اس کے منکر ہو تو (تمہاری اس روش زندگی کا انجام کیا

Marfat.com

ہوگا؟) حالانکہ بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ (حضرت موسیٰ) نے اپنی مثل (کے آنے کی) گواہی بھی دی تھی (استثنا باب18، آیات15 تا18 توریت، یوحنا باب14 آیات15 تا16) پس اس نے تو مان لیا۔ مگر تم غرور و تکبر میں مبتلا رہے ہو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو راہ ہدایت نہیں دکھاتا۔(46/10)

نوٹ نمبر2: مستند بات ہے کہ شہادت حضرت موسیٰ کی آنحضرت صلعمؐ کے متعلق تھی اکثر مفسرین نے عبداللہ بن اسلام کے بارے میں تحریر کیا ہے۔ مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ سورۃ مکی ہے لہٰذا مکہ معظّمہ میں نازل ہوئی اور عبداللہ بن اسلام مدینہ منورۃ میں اسلام لائے تھے۔ یہاں فی الحقیقت یہ اشارہ حضرت موسیٰ کی مثل والی پیشنگوئی کی طرف ہے جو(استثنا باب18 آیات 15 تا18 توریت، یوحنا باب14 آیات15 تا16) میں پائی جاتی ہے کہ ''میں ان کے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کرونگا تم اسکی بات سننا'' لہٰذا اس پیشنگوئی کی طرف توجہ دلا کر یہود و نصاریٰ اور دیگر کفار پر اتمام حجت کیا ہے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ ؕ وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ ⑪

اور جن لوگوں نے ایمان لانے سے انکار کیا وہ اہل ایمان سے کہتے ہیں کہ اس وحی و تنزیل (قرآن) میں اگر کچھ خیر و برکت ہوتی تو یہ (اہل ایمان) ہم سے پہلے اس کی طرف سبقت نہ لے جاسکتے تھے چونکہ ان کو اس (قرآن) سے ہدایت نصیب نہ ہوئی۔ اسلئے کہنے لگے ہیں کہ یہ تو پرانا جھوٹ چلا آرہا ہے۔(46/11)

وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ۚ ⑫

حالانکہ اس (قرآن مجید) سے پہلے حضرت موسیٰ کی کتاب (توریت) رہنما، قائد اور

Marfat.com

رحمت بن کر نازل ہو چکی تھی۔ اور یہ کتاب (قرآن) تو اس کتاب (توریت کی) تصدیق و تائید کرنے والی عربی زبان میں ہے۔ تاکہ ان ظالم لوگوں کے (انجام) سے متنبہ کرنے اور عدل و احسان اور فوز و فلاح کے کام کرنے والے کے لئے خوشخبری ہے۔ (46/12)

نوٹ نمبر 3: اس آیت مقدسہ میں توریت کو قومِ بنی اسرائیل کیلئے امام اور رحمت بیان فرمایا گیا ہے۔ تمام بنی نوع انسان کیلئے نہیں۔ وہ اس لحاظ سے بھی امام اور رحمت ہے کہ آنحضرت صلعم کی پیشین گوئی اس میں بالتصریح موجود ہے۔ اور یہاں بالخصوص اسی کی طرف اشارہ بھی ہے کیونکہ قرآن مجید کو مصدق بھی کہا گیا ہے۔ اور لساناً عربیاً میں وضاحتی بیان کی طرف اشارہ ہے اور پیش گوئی کی طرف بھی جس کی رو سے بنی اسماعیل یا عربوں میں سے نبی صلعم کا آنا ضروری تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ یا فرمان کبھی غلط نہیں ہو سکتا۔

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۳﴾

یقیناً جن لوگوں نے اقرار کیا کہ اللہ تعالیٰ ہی ہمارا رب ہے اور اسی عقیدے پر جم کر مستقل مزاج بھی رہے تو ان کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی غمگین ہونگے۔ 31/40(46/13)

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾

یہی لوگ اہل جنت ہونگے اور ہمیشہ اس میں رہینگے۔ یہ جزا ہے انکے اعمال کی جو انہوں نے دنیا میں کمائے۔ (46/14)

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ۭ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۭ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰي وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۵﴾

ہم نے بنی نوع انسان کو اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کا فریضہ ادا کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے کیونکہ اسکی والدہ ماجدہ نے اسے تکلیف برداشت کر کے (اپنے پیٹ میں) اٹھائے رکھا اور

Marfat.com

پھر تکلیف سے جنم دیا اور اس کا حمل اٹھائے رکھنے اور اس کا دودھ چھڑانے میں تیس مہینے لگے (31/14) یہاں تک کہ جب وہ پوری قوت (عنفوان شباب) کو پہنچا اور چالیس برس کا ہو گیا تو اس نے کہا۔ اے میرے رب! مجھے توفیق عطا فرما کہ میں تیری ان نعمتوں کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھے اور میرے والدین کو عطا فرمائیں اور ایسا نیک اور صالح عمل بجالاؤں جس سے تو راضی ہو جائے اور میری اولاد کی بھی اصلاح فرما دے میں تیرے حضور (توبہ وانابت) کرتا ہوں اور میں تیری رضا میں سر تسلیم خم کرنے والا ہوں۔ (46/15)

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَ نَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ فِيْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ؕ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿١٦﴾

ایسے ہی لوگوں کو ہم انکے حسین ترین اعمال کو شرف قبولیت سے نوازتے ہیں انکی برائیوں سے درگزر کرتے ہیں۔ یہ اہل جنت میں شامل ہونگے۔ اس سچے وعدے کے مطابق جو ان سے کیا جاتا ہے۔ (46/16)

وَالَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ لَّكُمَآ اَتَعِدٰنِنِيْٓ اَنْ اُخْرَجَ وَ قَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِيْ ۚ وَهُمَا يَسْتَغِيْثٰنِ اللّٰهَ وَيْلَكَ اٰمِنْ ۖ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَيَقُوْلُ مَا هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٧﴾

(یہ سعادتمند اولاد کی کیفیت کا ذکر تھا۔ اس کے برعکس ایسی بھی اولاد ہوتی ہے) جو اپنے والدین سے کہہ دیتے ہیں کہ تف ہے تم پر (میں تم سے بیزار ہوں)۔ کیا تم مجھے دھمکی دیتے ہو کہ میں مرنے کے بعد (پھر قبر سے از سر نو زندہ کر کے) اٹھایا جاؤنگا؟ حالانکہ مجھ سے پہلے کتنی ہی پشتیں گزر چکی ہیں (کوئی بھی ان میں سے اب تک زندہ ہو کر نہیں آیا) وہ دونوں ماں اور باپ اللہ تعالیٰ سے (انکے لئے ہدایت کی) فریاد کرتے ہیں اور کہتے ہیں۔ ارے بدنصیب ایمان کی سعادت حاصل کر (محاسبہ ضرور ہوگا) بلاشبہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے تو وہ کہتا ہے (مجھے سب معلوم ہے) یہ مقدمین کے گھڑے ہوئے فسانے ہیں (جو تم پر متوارث چلے آتے ہیں) (46/17)

Marfat.com

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِم مِّنَ الْجِنِّ وَ الْإِنسِ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ ﴿١٨﴾

یہی وہ لوگ ہیں جن پر (ہمارے قانون مجازات کے مطابق) عذاب کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ ان سے پہلے جنوں اور انسانوں کے جو (اسی قماش کے مالک تھے) ہو گزرے ہیں انہی میں یہ بھی شامل ہو جائیں گے۔ (46/18)

وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِّمَّا عَمِلُوا ۚ وَلِيُوَفِّيَهُمْ أَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿١٩﴾

اور تمام لوگوں کو مدارج انکے اعمال کے مطابق متعین ہوتے ہیں (اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل کے مطابق) انکے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جاتا ہے۔ اس میں کسی سے رعایت برتی جاتی ہے نہ ہی کوئی ظلم و زیادتی ہوتی ہے۔ (جس قدر خطا ہوگی اسی قدر سزا ہوگی) (46/19)

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ ۖ أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُم بِهَا ۚ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنتُمْ تَفْسُقُونَ ﴿٢٠﴾ ع ٢ ١٠ ٢

اور حساب و جزا کے مطابق جس روز منکران حق کو دوزخ کی آگ کے سامنے لایا جائے گا (تو ان سے کہا جائیگا) کہ تم اپنے حصے کی تمام نعمتیں دنیوی زندگی میں پا چکے ہو اور ان سے متمتع ہو چکے ہو۔ آج تمہارے لئے ذلت آمیز عذاب ہے وہ اس لئے کہ تم زمین میں ناحق غرور و تکبر کیا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کے قوانین و احکام کی خلاف ورزی کرتے ہوئے حد سے بڑھ جاتے تھے۔ (46/20)

وَاذْكُرْ أَخَا عَادٍ ۖ إِذْ أَنذَرَ قَوْمَهُ بِالْأَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۖ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿٢١﴾

اے رسول! انہیں قوم عاد کے بھائی (حضرت ھود) کی سرگذشت سناؤ جب اس نے احقاف میں اپنی قوم کو (غلط روش زندگی کے عواقب و نتائج سے) متنبہ کیا تھا اور ایسے ہی انتباہ کرنے والے اس سے پہلے بھی گزر چکے تھے اور بعد میں بھی آتے رہے جنہوں نے یہی کہا: کہ اللہ تعالیٰ کے

Marfat.com

سوا کسی کی عبادت واطاعت نہ کرو (اگر تم غلط روش زندگی سے باز نہ آئے) تو مجھے ڈر ہے کہ ایک ہولناک بڑے دن کا عذاب تم پر ٹوٹ پڑیگا (یمن میں عمان اور حضر موت کے درمیان صحرا میں ریت کے بڑے بڑے بلند ٹیلے ہیں جن کی وادیوں میں قوم عاد آباد تھی) (46/21)

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٢٢﴾

جواب میں انہوں نے کہا: کیا تو ہماری طرف اس لئے آیا ہے کہ ہمیں بہکا کر ہمارے معبودوں سے برگشتہ کردے؟ (اچھا یہی بات ہے) تو پھر لے آ وہ عذاب جس سے تو ہمیں ڈراتا ہے اگر تو اپنے دعوے میں سچا ہے۔ (46/22)

قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۖ وَاُبَلِّغُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿٢٣﴾

اس نے کہا: اس کا علم میرے اللہ تعالیٰ کو ہے۔ میرا فریضہ صرف اتنا ہے کہ جو پیغامات دے کر تمہاری طرف بھیجا گیا ہوں انہیں تم تک پہنچا دوں، مگر میں دیکھتا ہوں تم ایک بڑی جاہل قوم ہو، (میری کسی بات کا تم کوئی بھی اثر نہیں لیتے ہو صرف اپنی ضد اور ہٹ دھرمی پر اڑے بیٹھے ہو) (46/23)

فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ ۙ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ۭ بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ۭ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٢٤﴾

تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍۭ بِاَمْرِ رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰٓى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٢٥﴾

اس وقت خشک سالی کی وجہ سے بارش کی اشد ضرورت تھی پھر جب انہوں نے دیکھا کہ کالی گھٹا اٹھی ہے جو انکی وادیوں کی طرف بڑھے چلی آتی ہے۔ دیکھ کر خوش ہوئے اور کہنے لگے یہ گھٹا ایسی بارش برسائے گی جس سے ہماری زمینیں سیراب ہو جائینگی مگر یہ ابر رحمت نہیں بلکہ وہ آندھی کا عذاب ہے جس کیلئے تم جلدی مچا رہے تھے یہ ہوا کا طوفان ہے جس میں المناک عذاب آتا ہے جو اپنے رب کے حکم سے ہر چیز کو تباہ و برباد کر ڈالے گا۔ پس وہ اس قدر (برباد) ہوئے کہ ان کے مسمار گھروں کے

Marfat.com

سوا کچھ بھی نظر نہ آتا تھا۔ (یاد رکھو!) اسی طرح ہم مجرموں کو (اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق) سزا دیا کرتے ہیں۔ (46/24-25)

وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْـِٕدَةً ۖ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ اَبْصَارُهُمْ وَلَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٢٦﴾ ع ٣ ٣

(وہ کوئی معمولی قوم نہ تھی) جس قدر جاہ وجلال اور غلبہ واقتدار انہیں حاصل تھا ویسا تمہیں بھی حاصل نہیں ہے (انہیں ہم نے علم وعقل کے تمام ذرائع عطا کئے تھے) یعنی قوت سماعت، قوت بصارت اور قلب ودماغ عطا کر رکھے تھے۔ مگر یہ سب ذرائع انکے کسی کام نہ آئے کیونکہ دیدہ دانستہ ہٹ دھرمی کی بنا پر ہمارے قوانین واحکام کا انکار کرتے تھے اور اسی چیز نے انکا احاطہ کر لیا جس کا تمسخر اڑاتے تھے۔ (46/26)

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٢٧﴾

اور بلاشبہ ہم (اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق) تمہارے گرد وپیش کے علاقوں کی بستیوں کو ہلاک کر چکے ہیں۔ ہم اپنی قدرت وحکمت کی کتنی ہی ہر طرح کی بار بار اعجازی نشانیاں ظاہر کر کے انہیں سمجھایا ہے۔ تاکہ وہ عبرت حاصل کریں اور اپنے گناہوں اور کوتاہیوں سے توبہ کر کے (اللہ کی طرف) رجوع کریں۔ (46/27)

فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ۭ بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٢٨﴾

پھر کیوں نہ ان ہستیوں نے انکی مدد کی جنہوں نے تقرب الی اللہ حاصل کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسروں کو اپنے معبود، سرپرست، کارساز ومشکل کشا بنا رکھا تھا؟ (مدد کرنا تو یک طرف) وہ ان سے بالکل غائب ہی ہونگے اور یہی ہے ان کا جھوٹ وہ افترا جو انہوں نے گھڑے ہوئے تھے۔ (46/28)

Marfat.com

وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿٢٩﴾

اور اے رسول! اس واقع کو بھی یاد کرو جب ہم نے تمہاری طرف جنوں کے ایک گروہ کو متوجہ کیا تھا کہ وہ قرآن سنیں۔ 72/1 پس وہ وہاں پہنچے (جہاں تم قرآن کی تلاوت باآواز بلند کر رہے تھے) وہ ایک دوسرے سے کہہ رہے تھے۔ اسے خاموشی سے سنو! پھر جب تلاوت ختم ہوگئی تو وہ اپنی قوم کی طرف دعوت حق دینے کیلئے اور قوم کی نافرمانیوں کے نتائج سے متنبہ کرنے کیلئے واپس گئے۔ (46/29)

قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٣٠﴾

انہوں نے اپنی قوم سے کہا: اے ہماری قوم کے لوگو! ہم نے ایک ایسی کتاب سنی ہے جو حضرت موسیٰ کی کتاب (توریت) کے بعد نازل کی گئی ہے اور اپنے سے پہلے (نازل ہونے والی کتب) کی تصدیق و تائید کرنے والی ہے۔ نیز حق اور راہ مستقیم کی طرف رہنمائی کرنے والی ہے۔ (46/30)

يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٣١﴾

انہوں نے کہا: اے ہماری قوم کے لوگو! تم اس داعیٔ حق کی دعوت قبول کرلو اور اس پر ایمان بالیقین لے آؤ۔ اللہ تبارک تعالیٰ تمہارے گناہوں، لغزشوں کے مضر اثرات سے تمہاری حفاظت فرمائے گا اور تمہیں المناک عذاب سے بچائیگا۔ (46/31)

وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ ۭ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٢﴾

اور جو بھی داعیٔ الی اللہ کی دعوت (توحید) کو قبول نہیں کریگا، وہ زمین پر اللہ تعالیٰ کو عاجز کرنے یا شکست دینے والا نہیں کہ بچ کر نکل جائیگا۔ ایسے شخص کا اللہ وحدہ لاشریک کے سوا کوئی دوسرا کارساز و مشکل کشا اور سرپرست نہیں ہوسکتا اور ایسے لوگ صاف گمراہی میں ہیں۔ (46/32)

Marfat.com

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَلَمْ يَعْىَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْىِۦَ الْمَوْتٰى ؕ بَلٰٓى اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٣٣﴾

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ؕ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَ رَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٣٤﴾

کیا کبھی انہوں نے غور سے نہیں دیکھا: کہ وہ اللہ تعالیٰ جس نے تمام کائنات کے اس قدر محیر العقول سلسلہ کو تخلیق فرمایا ہے جسے ذرا بھی تھکاوٹ محسوس نہیں ہوئی۔ کیا وہ اس پر قادر مطلق نہیں کہ مردوں کو زندہ کر سکے (50/15) ہاں، یقیناً وہ قادر مطلق ہے اور جس روز یہ کافر لوگ آتش جہنم کے سامنے لائے جائینگے تو ان سے (46/33) پوچھا جائیگا، کیا یہ عذاب جہنم برحق نہیں ہے؟ وہ کہیں گے: ہاں، ہمارے پروردگار کی قسم واقعی برحق ہے۔ پھر فرمان الٰہی ہوگا: اب اس عذاب کا مزہ چکھو جس سے تم انکار کرتے تھے۔ (46/34)

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ؕ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ؕ بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٣٥﴾ ع ٤

الربع ٩

پس اے رسول! صبر و تحمل اور استقامت سے کام لیتے رہو۔ جس طرح اولوالعزم رسولوں نے ثبات و استقام سے کام لیا۔ ان کے معاملہ میں (عذاب طلب کرنے میں) جلدی نہ کرو۔ جس روز یہ لوگ عذاب کو دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے تو یہ خود محسوس کر لیں گے کہ یہ مہلت کا عرصہ ایک دن بھی نہیں بلکہ ایک گھڑی پل کے برابر ہے۔ تم ان تک صرف ہمارا پیغام پہنچا دو۔ کیا اب نافرمانوں اور حدود شکن لوگوں کے سوا کوئی اور ہلاک ہوگا؟ (46/35)

Marfat.com

سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ مَّدَنِيَّةٌ

اٰیَاتُهَا ٣٨ رُكُوْعَاتُهَا ٤

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ①

جن لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول کے دین کو قبول کرنے سے انکار کیا اور دوسروں کو صراط المستقیم پر چلنے سے روکتے رہے تو اللہ تعالیٰ (اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق) انکے اعمال کو ضائع کر دیتا ہے۔ (47/1)

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ②

اور اس کے برعکس جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے عدل و احسان اور فوز و فلاح کے کام کئے اور اس کتاب کو مان لیا جو حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوئی، اور انکے رب کی طرف سے سراسر حق و صداقت پر مبنی ہے، اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے انکی برائیاں دور کر دیں اور انکے حالات و معاملات کی اصلاح کر دے۔ (47/2)

ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ③

اسلئے کہ کفار نے باطل کی اتباع کی اور اہل ایمان نے حق و صداقت کی اتباع کی۔ جو ان کے رب کی طرف آیا ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں سے ان کے احوال و کوائف بیان کرتا ہے

(Thus does Allah strike their similitudes for a man kind)

(47/3)

Marfat.com

فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ۙ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ۚ ذٰلِكَ ؕ وَلَوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَا بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ؕ وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝٤

پس اے مومنین! جب کافروں سے تمہاری مڈھ بھیڑ ہو جائے تو انکی گردنیں اڑا دو (قتل کردو) یہاں تک کہ تم انکو اچھی طرح کچل ڈالو۔ تب جنگی قیدیوں کو مضبوطی سے باندھ لو (8/67) بعدازاں جنگی قیدیوں سے فدیہ یا معاوضہ لیکر یا احسان کے طور پر رہا کر دینا چاہیے تا آنکہ لڑائی سے اپنے ہتھیار ڈال دیں۔ اگر اللہ تعالیٰ (اپنے قانون مشیت وحکمت کے مطابق) چاہتا تو ان سے خود نمٹ لیتا (یہ طریقہ اس لئے اختیار کیا) تا کہ تم لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعے آزمائے اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں گے اللہ تعالیٰ انکے اعمال ہرگز ضائع نہ کریگا۔ (47/4)

سَيَهْدِيْهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ۝٥

اللہ تعالیٰ انکی (منزل ومقصود تک) رہنمائی کریگا اور انکے حالات وکوائف کی اصلاح کردیگا
(47/5) Allah will guide them and put right their conditions

وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ۝٦

اور انکو جنت میں داخل کریگا جن کی وہ ان سے پہچان کرا چکا ہے۔ (47/6)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝٧

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اگر تم اللہ کے دین کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تم کو استقامت بخشے گا۔ (47/7)

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝٨

جن لوگوں نے (دین حق) سے انکار کیا اور سرکشی اختیار کی انکے لئے بربادی وہلاکت ہے اور اللہ تعالیٰ نے (اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق) ان کے تمام اعمال ضائع کر دیئے ہیں۔ (47/8)

Marfat.com

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝٩

یہ اس لئے کہ جو چیز اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی انہوں نے اس کو ناپسند کیا تو اللہ تعالیٰ نے (اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق) انکے اعمال ضائع کر دیئے۔ (47/9)

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۫ وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ۝١٠

تو کیا ان لوگوں نے زمین میں سیر وسیاحت (بالحق) نہیں کی، کہ ان لوگوں کا انجام دیکھ لیتے جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے (اپنے قانون مکافات کے مطابق) انکی بیخ کنی کر کے رکھ دی اور ایسے ہی نتائج ان کافروں کیلئے نوشتہ تقدیر ہیں۔ (47/10)

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ۝١١ ع

یہ اسلئے کہ اہل ایمان کا کارساز وحامی اور ناصر اللہ تعالیٰ ہے اور کافروں کا حامی وناصر کوئی نہیں۔ (47/11)

نوٹ نمبر 1: اس آیت کریمہ کا پس منظر یوں ہے کہ جنگ احد میں نبیؐ زخمی ہو کر چند صحابہ کے ساتھ ایک گھاٹی میں قیام پذیر تھے تو اس وقت ابوسفیان جو اس وقت کفار کا سردار تھا، نے نعرہ بلند کیا تھا "لنا عزی ولا عزی لکم یعنی ہمارے پاس عزیٰ اور تمہارا کوئی عزیٰ نہیں ہے" اس پر نبیؐ نے صحابہ سے فرمایا اسے جواب دو، اللہ مولانا ولا مولیٰ لکم ہمارا حامی وناصر اللہ ہے اور تمہارا حامی وناصر کوئی نہیں۔ حضور کا یہ جواب اسی آیت سے ماخوذ ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَيَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۝١٢

جو لوگ ایمان بالیقین لاتے ہیں حسن واحسان اور توازن بدوش عمل بجالاتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں یقیناً جنتوں میں داخل فرمائیگا۔ جن کے نیچے نہریں رواں دواں ہونگی اس کے برعکس جنہوں نے کفر کیا اور عارضی طور پر متمتع ہوتے رہے، چوپاؤں کی طرح کھاتے پیتے رہے انکی اقامت گاہ آتش جہنم ہے۔ (47/12)

Marfat.com

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِيْٓ اَخْرَجَتْكَ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ﴿١٣﴾

اور اے رسول! کتنی ہی بستیاں ایسی گذر چکی ہیں جو قوت وصولت میں تمہاری بستی (مکہ معظّمہ) سے کہیں زیادہ تھیں جنہوں نے تمہیں وہاں سے نکال دیا تھا۔ تو ہم نے (اپنے قانون مجازات کے مطابق) ان سب کو ہلاک و برباد کر دیا پھر ان کا کوئی بھی حامی و ناصر نہ تھا (47/13)

نوٹ نمبر 2: اس آیت کریمہ سے کفار کو نبی صلعمؐ کو مکہ سے نکالنے کا ذکر ہے۔ ہجرت کرتے وقت حضور صلعمؐ نے بڑی حسرت سے فرمایا تھا اے شہر مکہ تو اللہ تعالیٰ کے تمام شہروں سے اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہے اور مجھے بھی تمام شہروں سے محبوب ہے اور اگر تیرے لوگوں نے مجھے نہ نکالا ہوتا تو میں تجھ سے نہ نکلتا۔ بہت سے مفسرین نے یہ لکھا ہے کہ یہ آیت اس موقع پر مکہ میں نازل ہوئی تھی چونکہ یہ ساری صورت ہجرت کے بعد کی ہے لہٰذا یہ آیت بھی مدنی ہے۔

اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ﴿١٤﴾

تو کیا وہ شخص جو اپنے رب کی طرف سے واضح رشد و ہدایت پر ہو، ان لوگوں جیسا ہو سکتا ہے جنکی بدعملی کو انکی نظر میں خوشنما بنا دیا ہو، اور وہ اپنی (نفسانی بدترین) خواہشات پر چل رہے ہوں؟ (47/14)

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۭ فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّاۗءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ۭ وَلَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ۭ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوْا مَاۗءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَاۗءَهُمْ ﴿١٥﴾

متقیوں کیلئے جس جنت کا وعدہ کیا گیا ہے۔ اس میں ایسے پانی کی نہریں ہیں جن میں کبھی بدبو یا سڑان پیدا نہیں ہوتی یعنی صرف ستھرا شفاف پانی ہوگا اور ایسے دودھ کی نہریں ہیں جس کا مزہ

Marfat.com

(ذائقہ) کبھی نہیں بدلتا اور ایسی شراب کی نہریں ہیں جس میں پینے والوں کے لئے لذیذ اور خوشگوار ہے اور وہاں صاف شفاف شہد کی نہریں ہیں اور وہاں انکے لئے ہر قسم کے ثمرات ہیں مزید برآں ان کے رب کی بخشش وحفاظت ہے (ایسے اشخاص جنکے مقدر میں جنت ہے) کیا ان لوگوں کی طرح ہوسکتے ہیں جو ہمیشہ جہنم میں رہیں؟ ان کو ایسا پانی پلایا جائیگا جو انکی آنتیں تک کو کاٹ دیگا۔ (52/23) (47/15)

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ حَتّٰٓى اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰي قُلُوْبِهِمْ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَاۗءَهُمْ ⑯

اور (ان کافروں اور منافقوں) میں سے بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو تیری طرف کان تو لگاتے ہیں یعنی تیری بات سنتے ہیں (مگر ایمان نہیں لاتے) یہاں تک کہ جب تمہارے پاس سے نکلتے ہیں تو اہل علم سے پوچھتے ہیں کہ ابھی ابھی اس (شخص) نے کیا کہا تھا؟ یہی وہ لوگ جن کے دل و دماغ پر اللہ تعالیٰ نے (اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق) مہر لگادی ہے اور وہ اپنی خواہشات نفس کی پیروی کرتے ہیں۔ (47/16)

وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ⑰

وہ لوگ جنہوں نے ہدایت پائی اللہ تعالیٰ انکو مزید ہدایت سے نوازتا ہے اور تقویٰ زیادہ عنایت فرماتا ہے۔ (47/17)

فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَاۗءَ اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَاۗءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ⑱

کیا یہ (کافر و منافق لوگ) صرف اس انتظار میں ہیں کہ ان پر اچانک قیامت وارد ہوجائے؟ تحقیق اس کی علامات ونشانات تو ظاہر ہوچکے ہیں۔ پس یقیناً قیامت ان پر آپہنچے گی تو اس وقت نصیحت ان کے کچھ کام نہ آسکے گی۔ (47/18)

؎ غافل رہا جو تجھ سے میری زیست کا لمحہ — وہ لمحہ میری زیست کے کچھ کام نہ آیا

Marfat.com

فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ ﴿۱۹﴾ ع ۲ ۸ ۶

پس اے رسول! اس حقیقت ثابتہ پر یقین کرلو، کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی صاحب اختیار و اقتدار ہستی نہیں ہے اور اپنے قصوروں اور لغزشوں کے لئے مغفرت طلب کرو اور مومن مردوں اور عورتوں کیلئے بھی، اللہ تعالیٰ تمہاری سرگرمیوں اور تمہاری جائے قیام کو بھی خوب جانتا ہے (47/19)

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ۚ فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُ ۙ رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ؕ فَاَوْلٰى لَهُمْ ﴿۲۰﴾

اور جو لوگ ایمان لائے ہیں اور کہتے ہیں (جہاد و قتال کے متعلق) کوئی سورۃ کیوں نہیں نازل کی جاتی۔ پھر جب واضح اور محکم احکام والی سورۃ نازل ہوتی ہے اور اس میں جنگ و جدال کا ذکر ہوتا ہے تو تم دیکھتے ہو کہ جن لوگوں کے دلوں میں روگ یا بیماری ہوتی ہے۔ تمہاری طرف ایسے دیکھتے ہیں جیسے موت کی غشی طاری ہوتی ہے۔ پس ہلاکت و تباہی اور بربادی ان کے قریب پہنچ چکی ہے۔ (47/20)

طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ ۚ فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ ۚ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ﴿۲۱﴾

ان کی اطاعت کا اقرار تو پسندیدہ بات ہے لیکن جب (جہاد کا) حتمی حکم دے دیا گیا اس وقت وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے قول و فعل میں سچے نکلتے تو انہی کے لئے بہتر تھا۔ (47/21)

فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ﴿۲۲﴾

(اے منافقو!) اگر تمہیں حکومت مل جائے (If you held a command) تو احتمال ہے کہ تم زمین میں فساد برپا کرو گے اور آپس میں ایک دوسرے کے گلے کاٹنے لگو گے اور اپنی قرابت داریوں کو منقطع کرو گے۔ (47/22)

Marfat.com

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَىٰ أَبْصَارَهُمْ ﴿٢٣﴾

یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے (اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق) لعنت کی ہے چنانچہ انہیں بہرہ اور آنکھوں سے اندھا کر دیا۔(47/23)

أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا ﴿٢٤﴾

کیا یہ (جاہل) لوگ قرآن کریم پر تدبر و تفکر بالحق نہیں کرتے یا کہ ان کے دل و دماغ پر تالے پڑے ہوئے ہیں۔(47/24)

إِنَّ الَّذِينَ ارْتَدُّوا عَلَىٰ أَدْبَارِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّيْطَانُ سَوَّلَ لَهُمْ وَأَمْلَىٰ لَهُمْ ﴿٢٥﴾

بلاشبہ جو لوگ ہدایت کے واضح ہو جانے کے بعد پھر گئے یا منہ موڑ گئے (اور کفر کی حالت میں لوٹ گئے) تو انکے لئے شیطان یا نفسانی جذبات نے ان کے لئے (پھر جانے) کو خوشنما کر دکھایا اور انہیں جھوٹی امیدیں بندھا کر توقعات کا سلسلہ دراز کر دیا ہے۔(47/25)

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لِلَّذِينَ كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللَّهُ سَنُطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْأَمْرِ ۖ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِسْرَارَهُمْ ﴿٢٦﴾

یہ اس لئے کہ ان (منافقین) نے ان لوگوں سے جو اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب سے بیزار ہیں کہا: کہ بعض معاملات میں ہم تمہاری باتیں مانیں گے (یہ انکی آپس میں خفیہ بات تھی) لیکن اللہ تعالیٰ انکے خفیہ مشوروں یا سرگرمیوں کو خوب جانتا ہے۔(47/26)

فَكَيْفَ إِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ ﴿٢٧﴾

پھر اس وقت انکی کیا حالت ہوگی جب فرشتے بوقت وفات جان قبض کریں گے اور انکے چہروں اور پٹھوں پر مارتے ہوئے لے جائینگے؟(47/27)

Marfat.com

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَآ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ﴿٢٨﴾ ع ٣ ٩ ٢

ان کے ساتھ یہ معاملہ اس لئے پیش آئیگا کہ وہ اس طریق کی پیروی کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے اور اسکی رضا کی راہوں پر چلنا پسند نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انکے اعمال ضائع کر دیئے۔ (47/28)

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَنْ لَّنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ ﴿٢٩﴾

کیا وہ لوگ جن کے دلوں میں (نفاق) کی بیماری ہے یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انکے بغض و کینہ پن جو وہ دین اسلام سے رکھتے ہیں ظاہر نہ کرے گا۔ (47/29)

وَلَوْ نَشَآءُ لَاَرَيْنٰكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۭ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ ﴿٣٠﴾

ہم چاہیں تو انہیں تم کو آنکھوں سے دکھا دیں اور ان کے چہروں سے تم ان کو پہچان لو، اور انداز کلام گفتگو سے تو تم انکو پہچان ہی لوگے۔ اللہ تعالیٰ تم سب کے اعمال کو خوب جانتا ہے۔ (47/30)

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ ۙ وَنَبْلُوَا۟ اَخْبَارَكُمْ ﴿٣١﴾

اور ہم ضرور تمہیں آزمائش میں ڈالتے رہیں گے تا کہ معلوم کرلیں کہ تم میں سے سچے مجاہد اور راہ حق میں ثابت قدم رہنے والے کون ہیں (That who exert themselves hard) (47/31)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَشَاۗقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى ۙ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـــًٔا ۭ وَسَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ﴿٣٢﴾

جن لوگوں نے کفر کی روش اختیار کی اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ راست سے روکا اور رسول اللہ کی مخالفت کی جبکہ واضح ہدایت آ چکی تھی۔ وہ اللہ تعالیٰ کا کچھ بگاڑ بھی نہیں سکیں گے اور اللہ تعالیٰ (اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق) انکے تمام اعمال ضائع کر دیگا۔ (47/32)

Marfat.com

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ﴿٣٣﴾

اے اہل ایمان! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو یعنی اسکے احکام وتعلیمات پر عمل پیرا رہو۔ اپنے اعمال کو (اپنی نادانی ونافرمانی کی بناپر) ضائع نہ کرو۔ (47/33)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ﴿٣٤﴾

بلاشبہ جن لوگوں نے کفر کیا اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکا پھر کفر کی حالت میں ہی مرگئے تو اللہ تعالیٰ (اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق) انہیں ہرگز نہ بخشے گا۔ (47/34)

فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْٓا اِلَى السَّلْمِ ۖ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۚ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ﴿٣٥﴾

پس تم ہمت نہ ہارو (اور کافروں سے مرعوب ہوکر) خود صلح کی درخواست نہ کرو۔ بالآخر تم ہی غالب آؤ گے۔ کیونکہ یقیناً اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے (تمہارا رفیق، کارساز اور حامی وناصر ہے) وہ ہرگز تمہارے اعمال کے (ثمرات) کو کم نہ کریگا۔ (47/35)

اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۭ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا يُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ وَلَا يَسْـَٔلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ ﴿٣٦﴾

بلاشبہ دنیا کی زندگی تو محض کھیل تماشا اور رنگا رنگ مشاغل سے عبارت ہے اگر تم ایمان بالیقین لاؤ اور تقویٰ اختیار کرو تو اللہ تعالیٰ تمہیں تمہارے اعمال کا بہترین اجر دیگا اور تم سے تمہارے مال طلب نہ کریگا۔ (47/36)

اِنْ يَّسْـَٔلْكُمُوْهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا وَيُخْرِجْ اَضْغَانَكُمْ ﴿٣٧﴾

اگر وہ تم سے تمہارے مال مانگ لے اور سب کے سب طلب کرلے تو تم بخل کرنے لگو گے، تو وہ بخل تمہارے بغض اور کینے کو ظاہر کردیگا۔ (47/37)

Marfat.com

هَاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاۗءُ ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ ۝۳۸ ع

دیکھو! تم میں سے کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جنکو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی دعوت دی جائے تو وہ بخل کرتے ہیں اور جو کوئی بخل کرتا ہے وہ دراصل اپنے آپ سے بخل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو غنی ہے تم ہی اس کے محتاج ہو (وہ تمہارا محتاج نہیں) اگر تم دعوت انفاق سے روگردانی کروگے (اپنی دولت کو عوام الناس کے لئے کھلا نہ رکھوگے) تو اللہ تعالیٰ تمہاری جگہ کسی اور قوم کو لے آئیگا۔ تو پھر وہ تم جیسی بخیل نہ ہوگی۔ (47/38)

سُوْرَةُ الْفَتْحِ مَدَنِيَّةٌ

اٰیاتھا ۲۹ رکوعاتھا ۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۝۱ۙ

ہم نے اے رسول! تم کو واضح اور حقیقی معنوں میں (دشمنان حق) پر فتح عطا کردی ہے۔ (اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے صلح حدیبیہ کے بعد اہل ایمان کو فتح مبین کی بشارت دی تھی)۔ (48/1)

لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝۲ۙ

تاکہ اللہ تبارک تعالیٰ تمہاری اگلی پچھلی کوتاہیاں اور لغزشیں معاف فرمادے اور تم پر اپنے انعام واکرام کا اتمام فرمادے اور تم کو صراط المستقیم پر گامزن فرمادے۔ (48/2)

Marfat.com

وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ۝٣

اور اللہ تبارک تعالیٰ تمہیں زبردست نصرت سے استعانت، غلبہ اور عزت عنایت فرمائے۔ (48/3)

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ؕ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝٤ۙ

وہی اللہ تعالیٰ ہے جس نے مومنین کے دل و دماغ پر اطمینان وسکنیت نازل فرمائی تاکہ انکے اپنے ایمان کے ساتھ تائید الٰہی سے ان کا ایمان اور بڑھ جائے۔ کائنات کے تمام لشکر اللہ تعالیٰ ہی کے قبضہ قدرت میں ہیں۔ اللہ تبارک تعالیٰ حد درجہ دانا و بینا اور انتہائی دانشمندی سے اپنے امور سر انجام دینے والا ہے۔ (48/4)

لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝٥ۙ

تاکہ اللہ تعالیٰ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو باغات جنت میں داخل فرمائے جن کے دامن میں نہریں رواں دواں ہیں اور انکی برائیاں دور فرما کر تحفظ فراہم کرے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ انتہائی عظیم الشان کامیابی ہے۔ (48/5)

وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ؕ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝٦

اور منافق مردوں اور منافق عورتوں، مشرک مردوں اور مشرک عورتوں جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں بدگمانی کرتے ہیں، وہ مصائب کے چکر میں پھنس جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا عتاب ان پر نازل ہوتا ہے اور ان پر لعنت بھیجتا ہے اور انکے لئے جہنم تیار کر رکھی ہے، جو بڑی ہی تکلیف دہ منزل اور خوفناک جائے قیام ہے۔ (48/6)

Marfat.com

وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝٧

اور آسمان و زمین کے تمام لشکر اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہیں۔ خبردار! اللہ تعالیٰ زبردست سطوت و وصولت اور احترام و عزت والا ہے اور نہایت حکمت و دانشوری سے تمام امور سرانجام دینے والا ہے۔ (48/7)

اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝٨

اے رسول! بیشک ہم نے تم کو شہادت دینے والا، بشارت دینے والا اور متنبہ کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔ (48/8)

لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ؕ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝٩

تاکہ اے لوگو! تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اسکی اعانت و امداد اور تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام (اللہ تعالیٰ) کے پروگرام کی تکمیل کے لئے (ہمیشہ) سرگرم سعی و عمل رہو۔ (48/9)

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝١٠ ع ١٠

اے رسول! بلاشبہ جو لوگ تمہاری بیعت کر رہے تھے۔ درحقیقت وہ اللہ تعالیٰ ہی کی بیعت کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ انکے ہاتھوں پر تھا۔ گویا اللہ تعالیٰ ہی سے عہد و پیمان کر رہے تھے۔ اب جو اس عہد کو توڑے گا تو اس عہد شکنی کا وبال اسی کی ذات پر ہوگا اور جو ایفائے عہد کریگا جو اس نے اللہ سے کیا ہے تو اللہ تعالیٰ عنقریب اس کو بہت بڑا اجر عطا فرمائے گا۔ (48/10)

نوٹ نمبر 1: اس آیت مبارکہ میں اس بیعت کا ذکر ہے کہ جب حضرت عثمانؓ کو سفارت کے فرائض سرانجام دینے کیلئے مکہ معظّمہ بھیجا گیا تھا۔ کافی دیر تک واپس نہ آئے تو انکے شہید ہونے کی افواہ عام پھیل گئی تھی۔ جسے سن کر رسول اللہ نے اصحابہ اکرام سے حدیبیہ کے مقام پر لی گئی

Marfat.com

تھی جو بیعت رضوان کے نام سے تاریخ اسلام میں مشہور ہے۔ جس میں صحابہ کرام نے اقرار کیا تھا اگر چہ ہماری تعداد کم ہے مگر خون کے آخری قطرے تک کفار مکہ سے جنگ کریں گے۔ خواہ نتیجہ کچھ بھی ہو۔ مگر افواہ غلط ثابت ہوئی تو جنگ وجدال تک نوبت نہ پہنچی اور کفار سے چند شرائط کی بنا پر صلح ہوگئی۔ کیونکہ اس صلح کے نتائج بڑے دور رس تھے۔ لہٰذا اس کو فتحاً مبیناً کہا گیا ہے۔

سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ۭ بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ⑪

اے رسول! بدوی عربوں میں سے جو لوگ پیچھے رہ گئے تھے اب آ کر تم سے ضرور کہیں گے کہ ''ہمیں اپنے اموال اور بال بچوں کی فکر نے مشغول کر رکھا تھا۔ آپ ہمارے لئے مغفرت کی دعا فرماویں۔ یہ لوگ اپنی زبان سے ایسی باتیں کرتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہوتیں'' تم ان لوگوں کو کہہ دو! کہ اگر اللہ تعالیٰ تمہیں نقصان پہنچانے کا یا نفع پہنچانے کا فیصلہ کر لے تو کون اس کے مقابلے میں کسی چیز کو روک دینے کا اختیار رکھتا ہے؟ بلکہ اللہ تعالیٰ تمہارے سب اعمال سے باخبر ہے۔ (48/11)

بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰٓى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّزُيِّنَ ذٰلِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ۚ وَكُنْتُمْ قَوْمًۢا بُوْرًا ⑫

بلکہ تم نے تو سمجھ رکھا تھا کہ اب رسول اور مومنین اپنے گھر والوں یعنی اہل عیال میں کبھی بھی پلٹ کر نہیں آنے کے۔ اور یہ خیال تمہارے دلوں کو بہت بھلا لگا۔ تم بہت برے گمان کرنے لگ گئے۔ تم سخت بدظن لوگ ہو (اور اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل کے مطابق According to the law of Accountability) ہلاکت اور بربادی تمہارا مقدر ہے۔ (48/12)

Marfat.com

وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا ﴿١٣﴾

اور ایسے کافروں کیلئے جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان بالیقین نہیں لاتے ہم نے بلاشبہ ان کافروں کیلئے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے (2/24)(48/13)

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١٤﴾

کل کائنات میں اختیار اور اقتدار صرف ایک اللہ تعالیٰ (کو Superime Power) ہے، وہ اپنے قانون مشیت کے مطابق جسے چاہے معاف فرمادے اور جسے چاہے سزا دیوے وہ حفاظت دینے والا اور رحم وکرم کرنے والا ہے۔(48/14)

سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ۭ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ۭ بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿١٥﴾

جب تم مال غنیمت حاصل کرنے کیلئے جانے لگو گے تو یہ پیچھے رہ جانے والے لوگ تم سے ضرور کہیں گے کہ ہمیں بھی اپنے ساتھ لے چلو۔ یہ چاہتے ہیں کہ اللہ تبارک تعالیٰ کے فرمان کو بدل دیں۔تم ان سے صاف صاف کہہ دو: کہ تم ہرگز ہمارے ساتھ نہیں چل سکتے۔ اللہ تعالیٰ کا پہلے ہی فرمان ہے۔ یہ کہیں گے نہیں (اللہ نے ایسا حکم کوئی نہیں دیا) مگر تم لوگ ہم سے حسد کرتے ہو (حالانکہ یہ بات حسد کی نہیں ہے) بلکہ یہ لوگ (حق وصداقت کی بات) کم ہی سمجھتے ہیں۔ (48/15)

قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٦﴾

تم ان پیچھے رہ جانے والے بدوی (جاہل) عربوں سے کہہ دو: کہ عنقریب تمہیں ایک اور بڑی جنگجو اور زور آور قوم کے مقابلہ میں لڑنے کیلئے بلایا جائیگا یا تو تم کو ان سے جنگ وقتال کرنا ہوگا یا

Marfat.com

وہ مطیع وفرمانبردار ہوکر اطاعت قبول کرلیں گے۔اس وقت اگر تم نے حکم جہاد کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ تمہیں حسین واحسن اجر عطا کرے گا اور اگر تم نے پھر اسی طرح روگردانی کی جس طرح تم پہلے کر چکے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں المناک عذاب میں مبتلا کردیگا۔(48/16)

لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٧﴾ ع ٢ ٧ ١٠

(ہاں البتہ) اگر نابینا اور لنگڑا اور مریض شخص جہاد کیلئے نہ آئے تو کوئی مضائقہ نہیں (کیونکہ ان پر جہاد فرض نہیں) اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریگا تو اللہ تعالیٰ اسے باغ بہشت میں داخل فرمائے گا۔جس کے نیچے نہریں اور چشمے رواں دواں ہونگے۔اور جو کوئی ان سے روگردانی کریگا تو اللہ تعالیٰ (اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق اسے دردناک عذاب میں مبتلا کریگا) (48/17)

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿١٨﴾

یقیناً اللہ تعالیٰ ان مومنوں سے راضی ہوگیا جب وہ ایک درخت کے نیچے تم سے جہاد کیلئے بیعت کررہے تھے۔پس اللہ تعالیٰ نے وہ صدق وخلوص جو انکے دلوں میں تھا جان لیا اور انکے دل و دماغ پر اطمینان وتسکین نازل فرمادی۔اور ان کو حدیبیہ سے واپس آتے ہی فوراً خیبر کی فتح عطا فرمادی۔(48/18)

وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿١٩﴾

اور بہت سا سامان غنیمت بھی انہیں عطا کردے گا جسے وہ عنقریب پالیں گے۔اللہ تعالیٰ تو ہے ہی صاحب سطوت وصولت اور کمال دانشمندی اور حکمت سے اپنے تمام امور سرانجام دینے والا ہے۔(48/19)

Marfat.com

وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿٢٠﴾

اے مومنین اللہ تعالیٰ تم سے بکثرت مال غنیمت کا وعدہ کرتا ہے۔ یہ مال غنیمت تم جلد ہی (خیبر کی فتح میں) میں پالو گے اور لوگوں کے ہاتھ تمہارے خلاف اٹھنے سے روک دیئے جائینگے۔ تا کہ یہ مومنین کیلئے ایک نشانی بن جائے اور اللہ تبارک تعالیٰ تم کو صراط المستقیم کی رہنمائی کرتا رہے گا۔ (48/20)

وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ﴿٢١﴾

علاوہ ازیں اور (فتوحات) کا بھی وعدہ ہے جس پر تم ابھی تک قادر نہیں ہو اللہ تعالیٰ نے انکا احاطہ کرلیا ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر مطلق ہے۔ (48/21)

وَلَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿٢٢﴾

اور اگر (صلح حدیبیہ سے پہلے) یہ کافر تم سے جنگ کرتے تو تم ہی غالب آتے اور یہ پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے، پھر نہ تو وہ کسی کو دوست و سرپرست پاتے اور نہ ہی حامی و ناصر۔ (48/22)

سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۚۖ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿٢٣﴾

(اور کفار کے معاملہ میں) اللہ تعالیٰ کا دستور العمل پہلے سے چلا آ رہا ہے تم اس کے اس دستور و قانون میں ہرگز کسی قسم کی تبدیلی نہیں کر سکتے۔ (48/23)

وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ﴿٢٤﴾

اور وہی اللہ ہے جس نے مکہ معظّمہ کی وادی میں ان (کفار) کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے روک رکھے تھے۔ حالانکہ وہ (اللہ) ان پر تمہیں غلبہ عطا کر چکا تھا۔ اللہ تعالیٰ سب کچھ دیکھ رہا تھا جو تم (دشمنوں کے مقابلے کے لئے) کر رہے تھے۔ (48/24)

Marfat.com

هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ؕ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَـُٔوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿٢٥﴾

یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے رسالت کا انکار کیا اور تمہیں مسجد حرام میں داخل ہونے سے روک دیا تھا۔ انکی اس مزاحمت کی وجہ سے قربانی کے جانور بھی حرم میں قربانی کی جگہ پر نہ پہنچ پائے۔ اگر شہر مکہ معظّمہ میں ایسے مومن مرد اور مومن عورتیں موجود نہ ہوتیں جنہیں تم نہیں جانتے تھے اور خطرہ لاحق نہ ہوتا کہ نادانستگی میں تم انکو روند ڈالو گے اور اس سے تم پر اعتراض آ جاتا تو جنگ نہ روکی جاتی۔ وہ روکی اسلئے گئی تا کہ اللہ تعالیٰ (اپنے قانون مشیت وحکمت اور رحمت کے مطابق) اپنے حلقہ رحمت میں جس کو چاہے داخل کرے۔ وہ مومن مرد وزن الگ ہو گئے ہوتے تو (اہل مکہ میں سے) جو کافر تھے انکو ضرور ہم سخت سزا دیتے۔ (48/25)

نوٹ نمبر 2: مندرج صدر آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے مصلحت یہ فرمائی ہے کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر مکہ معظّمہ میں کچھ مومن مرد اور مومن عورتیں بھی تھیں جنکو مومنین نہ جانتے تھے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ جنگ نہ ہو کیونکہ اگر جنگ ہوتی تو کفار کے ساتھ وہ بھی پامال ہو جاتے اور ان کا مارا جانا مسلمانوں کا اپنا ہی نقصان ہوتا کیونکہ اسلام کی ترقی میں بڑی بھاری رکاوٹ پیدا ہو جاتی۔ ان کے بچ جانے سے بہت سے اور بھی لوگ ایمان لے آئے تھے جو مومنین کے لئے باعث تقویت ثابت ہوئے۔

اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿٢٦﴾ ع ٣ ٩ ١١

یہی وجہ ہے کہ جب کافروں نے اپنے دلوں میں جاہلانہ عصبیت بٹھالی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے

Marfat.com

رسول اور مومنین کے دلوں پر طمانیت وسکینت نازل فرمائی اور مومنوں کو تقویٰ کی بات پر پابند اور قائم رکھا۔ کیونکہ وہی اس کے مستحق اور اہل تھے اور اللہ تعالیٰ یقیناً ہر چیز پر علم کلی رکھنے والا ہے۔(48/26)

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۙ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَ مُقَصِّرِيْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ؕ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿۲۷﴾

فی الواقع اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے خواب کو حق وصداقت پر مبنی کر دکھایا کہ انشا اللہ تم ضرور بالضرور مسجد حرام یعنی مکہ معظّمہ میں امن وامان سے داخل ہو گے۔ اور بلاخوف وخطر سر منڈاؤ گے اور بال تراشواؤ گے۔ وہ اللہ تعالیٰ اس بات کو خوب جانتا تھا جسے تم نہ جانتے تھے اسلئے خواب کی تعبیر پوری ہونے سے پہلے یعنی فتح مکہ سے پہلے اس نے قریبی (فتح خیبر) تم کو عطا فرمائی تھی۔ (48/27)

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ؕ ﴿۲۸﴾

وہی اللہ تعالیٰ ہے جس نے اپنے رسول کو کتاب ہدایت (قرآن کریم) اور دین حق کے ساتھ آفادی اقدار کے حامل نظام حیات کلی کے ساتھ بھیجا ہے تا کہ اسے حیات انسانی کے دیگر کل نظاموں پر غالب کر دے۔ اور اس حقیقت پر اللہ تعالیٰ کی شہادت کافی ہے۔ (48/28)

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا ۫ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۚۖ وَ مَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۚۛ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾ ع

حضرت محمدؐ اللہ تعالیٰ کے رسول اور رحمۃ العالمین ہیں جو لوگ انکے ساتھ ہیں وہ کافروں کے

Marfat.com

حق میں سخت اور پوری قوت سے کام لینے والے ہیں۔لیکن آپس میں ایک دوسرے کیلئے باعث رحمت ہیں۔تم جب بھی انہیں دیکھو گے تو وہ رکوع وسجود اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور اس کے رضوان کی طلب وجستجو میں ہمہ تن مشغول وسرگرم عمل پاؤ گے۔سجدوں کے نشانات واثرات ان کی پیشانیوں پر عیاں ہونگے ،ان کے ہی اوصاف توریت اور انجیل میں بھی مرقوم ہیں۔انکی مثال کھیتی کی مانند ہے جوسوئی کی صورت میں ایک کونپل نکالی (زمین سے توانائی حاصل کرکے) اس کوتقویت بخشی پھر وہ سخت اور مضبوط اور قوی کیا پھر وہ اپنے تنے پر کھڑی ہوگئی اور کاشتکار کوخوش کرنے لگی تا کہ کفار انکے پھلنے پھولنے کو دیکھ کر جلنے لگیں۔ جولوگ ایمان لائے اور جنہوں نے عدل واحسان اور فوز وفلاح کے کام کئے ان سے اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور بڑے اجر کثیر کا وعدہ فرمایا ہے۔(48/29)

نوٹ نمبر3: مندرج صدر کھیتی والی تمثیل حضرت عیسیٰ کے ایک واعظ میں بھی بیان کی گئی ہے۔ متی، باب13 آیات31تا33۔ مرقس، باب4 آیات26تا32۔

قرآن نے جماعت مومنین اور حضور نبی اکرم صلعم کے متعلق کہا ہے''محمد رسول الله والذین معه''اللہ کے رسول اوران کے رفقاء کی کیفیت یہ ہے''اَشدآ علی الکفار رحمآء بینهم(48/29)''مومنین حق وصداقت کے معاملات میں کافروں کے لئے چٹان کی طرح سخت ہیں اور باہمدگر،حریر واطلس کی طرح نرم اور باعث رحمت ہیں۔علامہ اقبال ان متضاد خصوصیات اور انکے امتزاج کوانتہائی وجد وکیف کے عالم میں بیان فرماتے چلے جاتے ہیں۔ان کے فرمان کی یہ کیفیت ہے۔

ہو حلقہ یاراں تو ابریشم کی طرح نرم
رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

جس سے جگر لالہ میں ٹھنڈک ہو وہ شبنم
دریاؤں کے دل جس سے دہل جائیں وہ طوفاں

(ضرب کلیم)

مصاف زندگی میں سیرت فولاد پیدا کر
شبستان محبت میں حریر و پرنیاں ہوجا

گذر جا بن کے سیل تند و تیز کوہ و بیاباں سے
گلستان راہ میں آئے تو جوئے نغمہ خواں ہوجا

(بانگِ درا)

Marfat.com

اس کے بعد قرآن کریم نے مومنین کی جماعت کی خصوصیات یوں بتائی ہے ''تراھم رکعاً سجداً''

؎ بسوز د مومن از سوز وجودش کشود ہر چہ بستند از اکسودش

جلال کبریائی در قیامش جمال بندگی اندر سجودش

مومن کو اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات کی حکمت پر بھروسہ ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو جماعت مومنین کی استقامت و استقلال اور پامردی پر بھروسہ کہ جب یہ مشیت ایزدی کو بروئے کار لانے کیلئے اٹھتے ہیں تو اسکی مشیت بروئے کار آ کر رہتی ہے (58/22) یہ سب پر غالب آ کر رہتے ہیں (5/56) یہ ناممکن ہے کہ کفار مومنوں پر غالب آ جائیں (4/141) جب صورت حال یہ ہے تو پھر واضح ہے کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حق حکومت صرف جماعت مومنین کو حاصل ہوگا۔

؎ عالم ہے فقط مومن جانباز کی میراث مومن نہیں جو صاحب لولاک نہیں ہے

حضرت علامہ اقبال کی تمام عمر اسی تگ و تاز اور سعی و کوشش اور آہ و پکار میں گزر گئی۔ لیکن زندگی بھر کی طلب و جستجو کے باوجود مرد مومن کی آواز کہیں سے سنائی نہ دی تو وہ تھک ہار کر بیٹھ گیا اور بڑے کرب والم کے عالم میں پکار اٹھا۔

؎ مسلماں ہے توحید میں گرم جوش مگر دل ابھی تک ہے زنار پوش

تمدن، تصوف، شریعت، کلام بتان عجم کے پجاری تمام

حقیقت خرافات میں کھو گئی یہ امت روایات میں کھو گئی

بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے

یہ مسلماں نہیں راکھ کا ڈھیر ہے (ساقی نامہ)

اے مسلماں یاد رکھ!

؎ منزل و مقصود قرآن دیگر است رسم و آئین مسلماں دیگر است

دین حق از کافری رسوا تر است زانکہ ملا مومن کافر گر است

خوار از مہجوری قرآں شدی

شکوہ سنج گردش دوراں شدی

Marfat.com

سُوْرَةُ الْحُجُرٰتِ مَدَنِيَّةٌ

اٰیَاتُهَا ۱۸ رُكُوعَاتُهَا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ①

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! (دنیا کے کسی معاملہ میں بھی) اللہ اور اس کے رسول کے آگے پیش قدمی نہ کرو۔ یعنی اللہ کے احکام کی اطاعت میں اپنے آپ کو ترجیح نہ دو (آگے نہ بڑھو بلکہ اطاعت کرو) اور اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل سے ڈرتے رہو (33/36) بلاشبہ اللہ تعالیٰ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ (49/1)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ②

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنی آوازیں نبیؐ اکرم صلعم کی آواز سے بلند نہ کرو۔ اور نہ نبیؐ صلعم کے ساتھ اونچی آواز سے بات کیا کرو، جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے سے کرتے ہو کیونکہ یہ بات تعظیم و توقیر کے خلاف ہے (48/9) مبادا کہ نادانستگی میں تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تمہیں خبر تک نہ ہو۔ (49/2)

اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ③

بلاشبہ جو لوگ رسول اللہؐ کے حضور بات چیت کرتے ہوئے اپنی آواز کو پست رکھتے ہیں۔ درحقیقت وہی لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے پاکیزہ و کشادہ کر دیا ہے انکے لئے مغفرت اور اجر عظیم ہے۔ (49/3)

Marfat.com

اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝۴

اے رسول! بیشک جولوگ تمہیں حجروں کے باہر سے بلاتے ہیں ان میں اکثریت نادانوں، جاہلوں کی ہے۔ (49/4)

وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۵

اگر وہ صبر وتحمل سے کام لیتے یہاں تک کہ تم خود انکے پاس باہر آجاتے تو یہ بات ان کے لئے موجب خیر وبرکت ہوتی اور اللہ تعالیٰ تحفظ دینے والا اور رحم کرم کرنے والا ہے۔ (49/5)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَاۗءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰي مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ۝۶

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اگر کوئی فاسق وفاجر اور بدکار شخص تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو یقین کرنے سے پہلے تحقیق وتصدیق کرلیا کرو۔ مبادا کہ تم کسی قوم یا گروہ کو نادانستہ نقصان پہنچا دو اور پھر تم کو ندامت کی وجہ سے کف افسوس ملنا پڑ جائے۔ (49/6)

نوٹ نمبر 1: اس آیت مقدسہ میں اللہ تعالیٰ نے اس واقع کی طرف اشارہ کیا ہے کہ جب قبیلہ بنی مصطلق مسلمان ہوگیا۔ تو اس قبیلہ کے سردار حرث بن ابی ضرار خزاعی نے رسول اکرم کی خدمت میں پیش ہوکر عرض کیا کہ میں اپنی قوم کو اسلام کے نظام کی طرف بلاؤں گا اور ان سے زکوٰۃ بھی وصول کرونگا۔ آپ اپنا عامل بھیج دیں جو زکوٰۃ کا مال لے آئے۔ چنانچہ حضور اکرم صلعم نے ایک شخص ولید بن عتبہ کو روانہ کیا کہ ان لوگوں سے مال زکوٰۃ وصول کر کے لائیں۔ یہ جب ان کے علاقہ میں پہنچے تو کسی وجہ سے ڈر گئے یا اپنے ہی دل کی شرارت سے اس قبیلہ سے ملے بغیر راستے ہی سے واپس مدینہ پہنچ کر رسول اللہ صلعم سے شکایت کی کہ انہوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا ہے بلکہ وہ میرے قتل کے درپے ہوگئے۔ حضور اکرم یہ خبر سن کر سخت غصے میں آگئے اور ارادہ کیا کہ ان لوگوں کی سرکوبی کے لئے ایک دستہ روانہ کریں۔ یہ خبر جب بنی مضطلق کے سردار حارث بن ضرار جو ام المومنین

Marfat.com

جویریہ کے والد محترم تھے ان تک پہنچی تو وہ ایک وفد لے کر حضور کی خدمت میں پہنچے اور عرض کیا کہ اللہ شاہد ہے کہ انہوں نے تو ولید کو دیکھا تک نہیں ہے چہ جائے کہ زکوٰۃ دینے سے انکار اور اس کے قتل کے ارادے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ہم ایمان پر قائم ہیں اور زکوٰۃ دینے سے ہمیں کوئی انکار نہیں تو اس واقع کے بعد یہ آیت نازل ہوئی

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۭ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۙ﴿۷﴾

خوب جان رکھو! کہ تم میں اللہ کے رسول موجود ہیں اگر وہ اکثر امور میں تمہاری بات مان لیا کریں تو تم خود ہی مشکلات کا شکار ہو جاؤ گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں میں ایمان کی محبت ڈال دی ہے۔ وہ تمہارے لئے یہی پسند فرماتا ہے کہ تم ایمان پر قائم و دائم رہو اور تمہارے دلوں کو اس سے مزین کر دیا ہے۔ اور کفر و فسق و فجور اور نافرمانی و سرکشی سے تم کو متنفر کر دیا ہے یہی لوگ راست رو اور حق و صداقت پر ہیں۔ (49/7)

فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۸﴾

(اور اسی جذبہ ایمانی اور رشد و ہدایت کے باعث) اللہ تعالیٰ کے فضل و عنایت سے تم انعام یافتہ ہو۔ اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ (49/8)

وَاِنْ طَاۗىِٕفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَي الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْۗءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَاۗءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿۹﴾

اور اگر اہل ایمان میں سے دو گروہوں میں آپس میں جنگ ہو جائے تو ان کے درمیان صلح کرا دو۔ پھر ان میں سے ایک گروہ دوسرے پر زیادتی کرتا چلا جائے تو تم مظلوم سے مل کر اس سے

Marfat.com

جنگ کرو۔ یہاں تک زیادتی کرنے والا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف لوٹ آئے تو پھر ان کے درمیان باندازِ عدل و مساوات صلح کرادو۔ اور انصاف کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ (49/9)

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿١٠﴾

بلاشبہ اہل ایمان ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ لہٰذا اپنے بھائیوں کے درمیان تعلقات و معاملات کو درست کرو۔ اور (اللہ تعالیٰ کے قانون مکافاتِ عمل) سے ڈرتے رہو امید ہے تم پر رحم و مہربانی اور نوازشات کی جائیں گی۔ (49/10)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ عَسَىٰ أَن يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّن نِّسَاءٍ عَسَىٰ أَن يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ ۖ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ ۚ وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿١١﴾

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! کوئی گروہ کسی دوسرے گروہ کا تمسخر نہ اڑائے ممکن ہے کہ وہ (تمسخر اڑانے والوں) سے بہتر ہو۔ اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا تمسخر اڑائیں ممکن ہے کہ (تمسخر اڑانے والی عورتوں سے) بہتر ہوں، نہ ہی ایک دوسرے کے خلاف عیب جوئی کرو، نہ طعن و تشنیع کرو اور نہ ایک دوسرے کو برے نام سے پکارو۔ ایمان لانے کے بعد گالی گلوچ کرنا یا سخت کلامی کرنا بہت بری بات ہے جو لوگ ایسی روش سے باز نہ آئیں وہی ظالم ہیں۔ (49/11)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ ۖ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا ۚ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ ﴿١٢﴾

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! ظن و گمان کرنے سے اجتناب کرو بلاشبہ بعض شک و گمان کرنے والے گناہ گار ہوتے ہیں۔ پوشیدہ باتوں کو خواہ مخواہ مت کریدو اور نہ تم میں سے ایک دوسرے کی کوئی غیبت ہی

Marfat.com

کرے۔ کیا تم میں سے ایسا کوئی ہے جو اپنے بھائی کا گوشت کھانا گوارا کرے؟ تم اس سے کراہت و نفرت کرو گے۔ اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل سے ڈرو اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا اور رحیم و کریم ہے۔ (49/12)

يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴿۱۳﴾

اے لوگو! ہم نے تم سب کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا، پھر ہم نے تمہاری شاخیں یعنی برادریاں اور قبیلے بنا دیئے تا کہ تم ایک دوسرے سے پہچانے جا سکو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ عزت و شرف والا وہ ہے (جو اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل سے ڈرتا ہے۔) یقیناً اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا اور باخبر ہے۔ (49/13)

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴﴾

یہ بدوی (گنوار) لوگ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں۔ اے رسول! ان سے کہو: کہ تم ایمان نہیں لائے بلکہ یوں کہو کہ ہم نے سر تسلیم خم کر دیا ہے۔ ایمان ابھی تک تمہارے دلوں کی گہرائیوں میں داخل نہیں ہوا اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو گے تو وہ تمہارے اعمال کے اجر میں کوئی کمی نہیں کرے گا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تحفظ دینے والا اور رحم و کرم کرنے والا ہے۔ (49/14)

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ﴿۱۵﴾

درحقیقت مومن تو وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں پھر اس کے بعد انکے دلوں میں ذرا سا بھی شک و اضطراب باقی نہ رہے۔ اور پھر اپنے مال و منال اور جسم و جان کے

Marfat.com

ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد (بالسیف اور جہاد بالقلم) کریں تو وہی لوگ اہل صدق و اخلاص ہیں۔ (49/15)

قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝۱۶

اے میرے رسول! (ان مدعیان ایمان) سے کہو: کیا تم اپنی باتوں سے اللہ تعالیٰ کو جتانا چاہتے ہو کہ تم بڑے اطاعت گزار اور پکے دیندار ہو؟ یاد رکھو! کائنات کی پستیوں اور بلندیوں میں جو کچھ ہے اللہ تعالیٰ علم کلی رکھنے والا ہے۔ (49/16)

يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ۭ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۱۷

اے نبی! یہ لوگ تم پر احسان جتاتے ہیں کہ انہوں نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ ان سے کہہ دو: کہ اپنے اسلام لانے کا مجھ پر احسان نہ رکھو، بلکہ اللہ تعالیٰ تم پر احسان رکھتا ہے کہ اس نے تمہیں ایمان کی راہ دکھائی۔ بشرطیکہ تم اس کی تصدیق و تائید کرنے والے ہو۔ (49/17)

اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝۱۸ ع ۲ ۸ ۱۴

یقیناً اللہ تعالیٰ کائنات کی ہر مخفی چیز کو جانتا ہے (عالم الغیب سے) اور اللہ تعالیٰ جو کچھ بھی تم کرتے ہو سب کچھ دیکھنے والا ہے۔ (49/18)

اٰیاتھا ۴۵ سُوْرَةُ قٓ مَكِّيَّةٌ رُكُوْعَاتُهَا ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ۝۱ ۚ

قادر مطلق کا ارشاد پاک ہے کہ اس قرآن مجید کی تعلیمی حقائق شاہد ہیں کہ یہ رسولؐ بڑا برگزیدہ الٰہی ہے۔ (50/1)

Marfat.com

بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ ۚ ﴿٢﴾

مگر مکہ کے لوگوں کو تعجب ہے کہ اس قرآن حکیم کا لانے والا انہی میں سے انہی جیسا انسان ان کو اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل سے متنبہ کرنے والا آ گیا ہے۔ چنانچہ یہ کافر کہتے ہیں کہ یہ بڑی عجیب بات ہے۔ (50/2)

ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ ﴿٣﴾

(پھر انہیں قرآن حکیم کے اس ارشاد پر بھی تعجب ہے) کہ کیا جب ہم مر جائیں گے اور گل سڑ کر مٹی میں مل جائیں گے تو پھر دوبارہ زندہ کئے جائیں گے؟ یہ تو بہت بعید از عقل بات ہے (یہ ناممکن بات ہے کہ مردہ زندہ ہو جائے) (50/3)

قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ﴿٤﴾

اے رسول! ان سے کہو: کہ جس چیز کو زمین کم کر دیتی ہے اس کا ہمیں بخوبی علم ہے ہمارے پاس ایک کتاب ہے جس میں سب کچھ محفوظ ہے (36/12) (50/4)

بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ فِيْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ﴿٥﴾

لیکن ان لوگوں نے جب حق انکے پاس آ گیا تو اس کی تکذیب کی۔ وہ اب اسی وجہ سے کشمکش پیہم اور اضطراب والتباس مسلسل میں مبتلا ہیں (67/3) (50/5)

اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ﴿٦﴾

کیا وہ اپنے اوپر آسمان کو نہیں دیکھتے کہ ہم نے اسے کس طرح بنایا ہے۔ سائباں یا چھت پر مینا کاری کر رکھی ہے اس میں کسی قسم کا عیب، خلا یا خلل نہیں پائیں گے (67/3) (50/6)

وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ۙ ﴿٧﴾

اور پھر زمین کو دیکھو: کہ ہم نے اسے (گول ہونے کے باوجود) کس طرح پھیلا رکھا ہے اور اس پر پہاڑ جما دیئے ہیں (13/3) نیز اس میں ہم نے ہر طرح کے نباتاتی تر و تازہ خوشنما اور حسین جوڑے بنائے ہیں (27/60) (50/7)

Marfat.com

تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ﴿۸﴾

یہ بصیرت افروز اور سبق دینے والی چیزیں ہیں ہر اس بندے کیلئے جو حق کی طرف رجوع کرنے والا ہو۔ (50/8)

وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ ﴿۹﴾ وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ﴿۱۰﴾

اور ہم نے آسمان سے مبارک پانی نازل کیا پھر اس سے باغ و جنگلات اور فصلوں کے غلے اور بلند و بالا کھجوروں کے درخت پیدا کر دیئے جس پر پھلوں سے لدے ہوئے خوشے تہ بہ تہ لگتے ہیں۔ (50/9-10)

رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ؕ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ﴿۱۱﴾

یہ سب کچھ ہم نے بنی نوع انسان کو بطور سامان زیست عطا کیا ہے۔ اس پانی سے ہم ایک مردہ زمین کو زندگی عطا کرتے ہیں اور اسی قانون کے مطابق (روز قیامت) تم کو نکلنا ہوگا یعنی نشاۃ ثانیہ ہوگی۔ (50/11)

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ۙ﴿۱۲﴾ وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ لُوْطٍ ۙ﴿۱۳﴾ وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ؕ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيْدِ ﴿۱۴﴾

(اور ان کفار مکہ) سے پہلے قوم نوح اور اصحاب الرس، ثمود، عاد اور فرعون اور حضرت لوط کے بھائی اصحاب ایکہ اور قوم تبع غرض ان سب نے اپنے اپنے رسولوں کو جھٹلایا تو ہمارے قانون مکافات عمل کے مطابق ہمارے (عذاب) کا وعدہ بھی پورا ہو کر رہا۔ (50/12-13-14)

اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ؕ بَلْ هُمْ فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿۱۵﴾ ع ۱ ۱۵

اے رسول! ان سے پوچھو: (کیا ان کا خیال ہے) کہ ہم پہلی بار کائنات کو پیدا کر کے تھک گئے ہیں کہ دوسری بار ان کو پیدا کرنے کی قدرت نہیں رکھتے؟ (46/33) نہیں! ایسا نہیں بلکہ

Marfat.com

ازسرنو پیدا ہونے کے متعلق (اللہ تعالیٰ کے بارے میں) شک واضطراب میں مبتلا ہیں۔ (50/15)

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ﴿۱۶﴾

اور یقیناً ہم ہی نے انسان کو (ارتقائی انداز میں) پیدا کیا تھا۔ (خالق ہونے کی حیثیت سے) ہم جانتے ہیں کہ اس کے دل کی گہرائیوں میں کیا کیا خیالات ووساوس پیدا ہوتے ہیں اور ہم (انسان) کی رگ جان سے بھی زیادہ قریب ہیں۔ (50/16)

اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ﴿۱۷﴾

(براہ راست علم کے علاوہ) ہمارا نظام یہ ہے کہ انسان کے دائیں بائیں بیٹھے رہنے والے کاتب (کراماً کاتبین) اس کی ہر بابت کو رقم کرتے رہتے ہیں۔ (50/17)

مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ﴿۱۸﴾

کوئی لفظ اسکی زبان سے نہیں نکلتا جسے محفوظ کرنے کے لئے مستعد نگران موجود نہ ہوں۔ (50/18)

وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ﴿۱۹﴾

اور (حقائق کو منکشف کرنے کے لئے) موت کی بیہوشی یا جان کنی تو وہ ہے جو حقیقت بن کر تیرے سامنے آ پہنچی ہے (یہی وہ موت ہے) جس سے غافل انسان، تو گریزاں رہتا ہے۔ (50/19)

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ۭ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ﴿۲۰﴾

اور صور میں پھونکا جائیگا (انفاخ صور سے) انہیں حیات نو مل جائیگی اور پھر کہا جائے گا، یہی وہ دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ ہے۔ (50/20)

وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ ﴿۲۱﴾

اور ہر شخص روز قیامت اللہ تعالیٰ کے حضور اس طرح آئیگا کہ ایک فرشتہ اس کو ہانک کر اپنے ساتھ لانے والا ہوگا، اور ایک اس کے اعمال نامے کی شہادت دینے والا ہوگا۔ (50/21)

Marfat.com

لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ﴿۲۲﴾

یقیناً تو اس سے پہلے غفلت میں پڑا رہا پس آج ہم نے تمہاری آنکھوں پر پڑے ہوئے پردے ہٹا دیئے ہیں اور تیری نظر تیز کر دی گئی ہے (اب تجھے سب کچھ نظر آ رہا ہے جس سے تو منکر تھا)(50/22)

وَقَالَ قَرِيْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ ﴿۲۳﴾

اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۲۴﴾

اور (اس کا رفیق فرشتہ جو ہانک کر لایا تھا) کہے گا: یہ جو میری سپرداری میں تھا (بمعہ اعمال نامے کے) حاضر خدمت ہے، حکم دیا جائیگا اس ناشکرے کافر کو جہنم میں پھینک دو۔ (50/23-24)

مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبِ ﴿۲۵﴾

جو فوز و فلاح کے کاموں میں بخل کرنے والا، حدود شکن اور شک کرنے والا تھا۔ (50/25)

الَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ﴿۲۶﴾

اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ساتھ اور ہستیوں کو صاحب اختیار و اقتدار بنائے ہوئے تھا (اور اسکی محکومی اختیار کئے ہوئے تھا) پس اس کے متعلق حکم الٰہی ہوگا کہ اسے جہنم کے سخت عذاب میں ڈال دو۔ (50/26)

قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ وَلٰكِنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ ﴿۲۷﴾

اس کا رفیق (شیطان) جو دنیا میں اسکے ساتھ لگا ہوا تھا کہے گا: اے ہمارے پروردگار! میں نے اسے حدود شکن سرکش نہیں بنایا تھا مگر یہ خود ہی بھٹک کر راہ راست سے دور نکل گیا تھا (50/27)

قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ ﴿۲۸﴾

جواب میں ارشاد الٰہی ہوگا: میرے حضور مت جھگڑو۔ میں تم کو پہلے ہی (رسولوں کے ذریعے) برے انجام سے خبردار کر چکا تھا۔ (50/28)

Marfat.com

ع ۲ ۱۴ ۱۶

مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَ مَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۲۹﴾

میرے ہاں سے بات بدلی نہیں جاتی (میرا حکم اٹل ہے) اور ہم اپنے بندوں پر ظلم نہیں کیا کرتے۔ (50/29)

يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَ تَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ﴿۳۰﴾

اس روز ہم جہنم سے پوچھیں گے: کیا تو بھر گئی ہے؟ وہ جواب میں کہے گی کیا کچھ اور بھی ہے؟ (50/30) (57/21, 3/133)

وَ اُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ﴿۳۱﴾

اور جنت متقیوں کے قریب لائی جائیگی ذرا بھی دور نہ ہوگی۔ (50/31)

هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ ﴿۳۲﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہوگا: کہ یہ وہ جنت ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ ہر اس شخص کے لئے جو اللہ کے قانون مکافات عمل کی طرف رجوع کرنے والا اور اپنے نفس کی حفاظت کرنے والا تھا۔ (50/32)

مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَ جَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبِ ﴿۳۳﴾

جو بن دیکھے رب رحمٰن اور اس کے قانون مکافات عمل سے ڈرتا ہے اور دل کے پورے جھکاؤ کے ساتھ اس کی طرف رجوع کرنے والا ہے۔ (50/33)

ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ﴿۳۴﴾

ان سے کہا جائیگا: کہ تم امن وسلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ وہ حیات جاوداں کا دور ہوگا۔ (50/34)

لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَ لَدَيْنَا مَزِيْدٌ ﴿۳۵﴾

ان کے لئے اس جنت میں سب کچھ ہوگا۔ جس چیز کی بھی آرزو کریں گے اور ہمارے پاس انکی تمناؤں سے بھی کہیں زیادہ نعمتیں ہونگی۔ (50/35)

Marfat.com

وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِى الْبِلَادِ هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿۳۶﴾

اے رسول! ہم ان سے پہلے بہت سی اقوام کو ہلاک کر چکے ہیں جو ان سے بہت زیادہ طاقتور تھیں (جب انکے سر پر تباہی آ پہنچی) انہوں نے دنیا کے ملکوں کو چھان مارا تھا پھر کیا وہ کہیں بھی پناہ پا سکے؟ کہیں نہیں۔ (50/36)

اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ ﴿۳۷﴾

(یہ تاریخی شواہد ہیں) یقیناً ہر اس شخص کے لئے سامان عبرت ہے جو سینے میں زندہ دل رکھتا ہے اور دوسروں کی بات کو توجہ سے سنتا ہے۔ (50/37)

وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِىْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ۖ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ﴿۳۸﴾

(اے نبی! ان لوگوں سے کہو: کہ اس عظیم حقیقت پر غور کریں) کہ اللہ تبارک تعالیٰ نے کس طرح اس محیر العقول کارگاہ کائنات کو پیدا کیا اور جو کچھ اس کے درمیان ہے چھ ادوار میں بنایا ہے اور اسے ذرا سی بھی تکان محسوس نہیں ہوئی۔ (50/38)

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ﴿۳۹﴾

لہٰذا (اے نبی!) یہ لوگ جو تمہیں (رنجیدہ) کرنے والی باتیں کرتے ہیں انہیں صبر و تحمل سے برداشت کرو۔ اور طلوع آفتاب سے پہلے اور غروب آفتاب سے پہلے اپنے پروردگار کی حمد و ثنا کے لئے اس کے قانون و احکام کی اطاعت میں رہتے ہوئے کارگاہ حیات میں مسلسل سرگرم سعی و عمل رہو۔ (50/39)

وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ﴿۴۰﴾

نیز صبح و شام اور رات کی تنہائیوں میں آخر شب سجدوں کے بعد بھی اس کی تقدیس و تنزیہ کرتے رہو۔ (50/40)(52/49)

Marfat.com

وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿٤١﴾

اور غور سے سنو! (اس دن سے ہوشیار رہو) جس دن پکارنے والا قریب ہی سے پکارے گا (روئے زمین کے چپے چپے پر جو شخص زندہ ہو کر اٹھے گا محسوس کریگا کہ پکارنے والے نے کہیں قریب ہی سے پکارا ہے)۔ (50/41)

يَّوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ﴿٤٢﴾

جس روز سب لوگ آوازہ حشر کو ٹھیک ٹھیک سن رہے ہونگے وہ (مردوں کی قبروں یا جہاں کہیں بھی وہ ہونگے وہاں سے) نکلنے کا دن ہوگا۔ (50/42)

اِنَّا نَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَاِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ﴿٤٣﴾

بلاشبہ ہم ہی زندگی بخشتے ہیں اور ہم ہی موت دیتے ہیں اور ہماری طرف ہی مراجعت ہوگی۔ (50/43)

يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ﴿٤٤﴾

(یہ وہ دن ہوگا) جس روز زمین پھٹ جائیگی اور لوگ اس کے اندر سے نکل کر بھاگے جارہے ہونگے پھر سے جمع کرنا ہمارے لئے آسان ہے۔ (50/44)

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ﴿٤٥﴾ ع ٣ ١٦ ١٧

اے رسول! ہم خوب جانتے ہیں جو یہ باتیں بنا رہے ہیں اور تم ان پر زبردستی کرنے والے نہیں ہو (بلکہ تم تو سراپائے رحمت ہو) پس تم اس قرآن کے ذریعہ ہر اس شخص کو نصیحت و یاددہانی کراتے رہو جو میرے عذاب کی وعید اور قانون مکافات عمل سے ڈرتے ہیں۔ (50/45)

Marfat.com

سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ مَكِّيَّةٌ

اٰيَاتُهَا ۶۰ رُكُوْعَاتُهَا ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ۙ﴿۱﴾

فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ۙ﴿۲﴾

وہ قوتیں جو کسی پیغام کی نشر واشاعت کا ذریعہ بنتی ہیں یعنی ذرائع رسل ورسائل مواصلات و نشریات اور ذرائع نقل وحمل جو ایک جگہ سے دوسری جگہ بار برداری کا کام کرتے ہیں۔ (51/1-2)

فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ۙ﴿۳﴾

اور کشتیاں جو سامان معیشت وزیست لے کر آہستہ آہستہ چلتی ہیں۔ (51/3)

فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ۙ﴿۴﴾

پس قانون الٰہی کو بطور دلیل وشہادت پیش کرنے والی کائناتی قوتیں (فرشتے) اس حقیقت پر شاہد ہیں۔ (51/4)

اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ۙ﴿۵﴾

تم سے دین کے نظام کے ثمرات کا جو وعدہ کیا گیا ہے وہ سچا ہے (26/55) (51/5)

وَّاِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ ؕ﴿۶﴾

اور دین کا نظام عدل وانصاف کا توازن قائم ہو کر رہے گا۔ (51/6)

نوٹ نمبر 1: مندرجہ صدر آیات مبارکہ نمبر 1 تا 4 میں چار چیزوں کا بیان ہے۔ جو آیات 5-6 میں درج واقعات کیلئے بطور شہادت پیش کیا گیا ہے۔ ان چاروں چیزوں کا نام نہیں لیا گیا۔ بلکہ انکی صفات بیان کی گئیں ہیں۔ بعض مفسرین نے ان کو ہواؤں سے منسوب کیا ہے۔ جبکہ بعض کے نزدیک ان آیات میں ملائکہ رضوان کا ذکر کیا ہے۔ اور بعض ہر آیت میں انہیں مختلف نام

Marfat.com

سے منسوب کیا ہے۔ لیکن باوجود ان مختلف تفاسیر کے وہ مفسرین ان بیان کردہ صفات کو ملائکہ سے منسوب کرتے ہیں وہ حقیقت کے زیادہ قریب ہیں۔ مگر چونکہ ان کے نزدیک لفظ ملائکہ (کائناتی قوتیں) کا تصور مبہم ہے اس لئے انکی تفاسیر ادھوری رہ جاتی ہیں۔ چنانچہ آیات نمبر 1 تا 4 کا مطلب کافی واضح ہے۔

توانائی کی ان بنیادی صورتوں کی شہادت جو کائنات میں توانائی کو پہنچاتی یا بکھیرتی ہیں اور کشش ثقل کی شہادت جو اربوں ٹن وزنی کروں، سیاروں اور دیگر اجرام فلکی کو اپنے اپنے مدار میں کنٹرول کئے ہوئے ہیں اور توانائی کی ان تمام لہروں کی شہادت آسانی سے اور خاموشی سے اور بلا روک ٹوک چلی جاتی ہیں اور خالق کائنات کی طرف سے کائنات کے ہر گوشے میں تقسیم کرتی ہیں اسی طرح قرآن کریم میں دوسرے مقامات پر اشیاء کا نام لئے بغیر انکی صفات بیان کی گئی ہیں جن کا ذکر اپنے اپنے مقام پر ہوگا

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ۙ﴿۷﴾

متفرق شکلوں والا آسمان شاہد ہے یعنی مختلف راستوں والا آسمان جس میں مختلف اجرام فلکی اپنے اپنے راستوں پر رواں دواں ہیں (اللہ تعالیٰ کے قانون کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے سرگرم عمل ہیں حکم الٰہی کی ذرا بھی سرتابی نہیں کرتے) (51/7)

اِنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ۙ﴿۸﴾

(اے اہل مکہ تم قیامت کے بارے میں) مختلف رائے رکھتے ہو۔ (51/8)

يُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ؕ﴿۹﴾

اس سے وہی شخص برگشتہ ہوتا ہے جو باطل کی طرف پھرا ہوتا ہے اور حق سے صرف نظر کرتا ہے۔ (51/9)

Marfat.com

قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ۙ﴿۱۰﴾

(یادرکھو!) صرف ظن وتخمین کی اتباع کرنے والے تباہ وبرباد ہوجایا کرتے ہیں (51/10)

الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ۙ﴿۱۱﴾

جوغفلت وجہالت میں غرق اور حقیقت سے بے خبر ہیں۔(51/11)

يَسْـَٔلُوْنَ اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ ؕ﴿۱۲﴾

پوچھتے ہیں روز حساب وجزا کب آئیگا (51/12)

يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ ﴿۱۳﴾

جس روز وہ آگ میں جلائے جائیں گے۔(51/13)

ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ ؕ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۱۴﴾

ان سے کہا جائیگا: اپنی شرانگیزیوں کے نتائج کا مزہ چکھو یہ ہے وہ عذاب جس کی بابت تم جلدی مچایا کرتے تھے۔(51/14)

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۙ﴿۱۵﴾

ان کے برعکس جولوگ اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل سے ڈرتے تھے وہ سدا بہار باغ اور چشموں میں ہونگے۔(51/15)

اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ؕ﴿۱۶﴾

وہ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت عامہ کی تمام نعمتوں سے فیضیاب ہورہے ہونگے۔ یہ اسلئے کہ انہوں نے اس سے پہلے نہایت حسن کارانہ کام کئے تھے (یہ اسی کا ثمر ہے) (51/16)

كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾

انکی کیفیت یہ تھی (کہ دن بھر اللہ تعالیٰ کے پروگرام کی تکمیل میں سرگرم عمل مصروف تسبیح رہتے) اور راتوں کو مشغول عبادت رہتے، جس وجہ سے وہ راتوں کو بہت کم سوتے تھے۔(51/17)

Marfat.com

وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۱۸﴾

اور پھر آخر شب یعنی الصبح استغفار بھی کرتے تھے تا کہ وہ دن بھر ہر تخریبی قوت سے محفوظ رہیں۔(51/18)

وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ﴿۱۹﴾

ان کے مال ومنال میں سائل ومحروم کا حق ہے (محروم سے مراد جو محتاج تو ہے مگر مانگتا نہیں)(51/19)

وَفِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ﴿۲۰﴾

وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۭ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۲۱﴾

اور اہل یقین کیلئے زمین میں (معرفت حق) کی بہت سی اعجازی نشانیاں ہیں اور تمہارے نفسوں میں اعجازی نشانیاں ہیں پھر تم کیوں علم وبصیرت سے کام نہیں لیتے۔(51/20-21)

وَفِي السَّمَاۗءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ ﴿۲۲﴾

اور تمہارا رزق آسمان میں ہے اور وہ بھی جس کا تم سے وعدہ کیا جارہا ہے (یہ کہ پانی جو تمہارے لئے سرمایۂ حیات ہے وہ آسمان سے نازل ہوتا ہے۔ جو تمہارے رزق کا باعث بنتا ہے۔ دیگر ما توعدون سے مراد جزا اور سزا اور جنت و دوزخ میں جن کا ذکر تمام کتب آسمانی میں موجود ہے) (51/22)

ع ۱ ۲۳ ۱۸ فَوَرَبِّ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ﴿۲۳﴾

پس زمین وآسمان کا رب شاہد ہے۔ یہ بات بالکل سچ ہے اور ٹھیک ٹھیک اسی طرح جیسے تمہارا کلام کرنا ہے۔(51/23)

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿۲۴﴾ وقف لازم

اے رسول! کیا تمہارے پاس ابراہیم کے معزز ومکرم مہمانوں کا ماجرا یا سرگذشت نہیں پہنچی؟ (51/24)

Marfat.com

اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۲۵﴾

جب وہ ان کے پاس پہنچے (یعنی فرشتے) تو انہوں نے (حضرت ابراہیم) کو سلام کیا اس نے بھی سلام کا جواب سلام سے ہی دیا۔ اور اپنے دل میں خیال کیا کہ یہ لوگ نا آشنا اور اجنبی سے معلوم ہوتے ہیں۔ (51/25)(11/69)

فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ﴿۲۶﴾ۙ

چنانچہ بلاتوقف گھر میں گیا اور ایک عمدہ بچھڑے کا بھنا ہوا گوشت مہمانوں کے لئے لے آیا۔ (51/26)(11/69)

فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۷﴾ۚ

اور انکے سامنے پیش کیا (لیکن جب اس نے دیکھا کہ کھانے کی طرف ہاتھ نہیں بڑھاتے) تو حضرت نے پوچھا آپ کھاتے کیوں نہیں؟ (51/27) (11/70)

فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ﴿۲۸﴾

مگر اس پر بھی وہ کھانے کیلئے آمادہ نہ ہوئے تو حضرت ابراہیم کو گھبراہٹ سی محسوس ہوئی۔ اس پر انہوں نے کہا گھبراؤ نہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرستادہ (فرشتے ہیں) اور اس کی طرف سے تمہیں ایک ایسے بیٹے کی بشارت ہے جو بڑا علیم وفہیم ہوگا (11/71) (یہ مژدہ حضرت اسحاق کے بارے میں تھا) (51/28)

فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِىْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَ قَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ ﴿۲۹﴾

حضرت ابراہیم کی اہلیہ (حضرت سارہ) نے یہ سنا تو تعجب سے ماتھے پر ہاتھ مارتے ہوئے چلا کر کہا: ایک تو میں بڑھیا دیگر بانجھ بیٹا کیسے ہوگا؟ (11/73) (51/29)

قَالُوْا كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۰﴾

فرشتوں نے جواب دیا: (اے خاتون) تمہارے پروردگار کے حکم سے ایسا ہی ہو کر رہے گا۔ یقیناً وہ بڑی حکمت والا اور علیم وفہیم ہوگا۔ (51/30)

Marfat.com

Marfat.com

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ

(٢٧)

Marfat.com

Marfat.com

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ ﴿٣١﴾

(اب دوران گفتگو حضرت ابراہیم سمجھ گئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں) لہٰذا اس نے پوچھا: (اے اللہ کے بندو) تمہیں کیا مہم درپیش ہے؟ (اصل معاملہ کیا ہے؟) (51/31)

قَالُوا إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمٍ مُجْرِمِينَ ﴿٣٢﴾

انہوں نے جواب دیا: ہمیں ایک مجرم قوم کی طرف بھیجا گیا ہے (جو اپنی بدمستیوں میں مشغول ہیں اس سے مراد قوم لوط ہے جس کا ذکر بہت سی آیات میں آیا) (22/53-54, 160/160-175, 21/74-75, 7/80-84) (51/32)

لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِنْ طِينٍ ﴿٣٣﴾

تاکہ ان پر پکی ہوئی مٹی کے پتھر برسائیں۔ (51/33)

مُسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِينَ ﴿٣٤﴾

جو تمہارے پروردگار کی طرف سے نشان زدہ (Earmarked) ہیں اور حد سے بڑھ جانے والوں کیلئے پیغام موت ہیں۔ (51/34)

فَأَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٣٥﴾

سو ہم نے پتھر برسانے سے پہلے (حضرت لوط کی بستی سے) تمام مومنین کو نکال دیا۔ (51/35)

فَمَا وَجَدْنَا فِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿٣٦﴾

پس ہم نے وہاں ایک گھر کے سوا مسلمانوں کا کوئی گھر نہ پایا (وہ صرف حضرت لوط کا گھر تھا باقی پوری قوم فسق و فجور میں مستغرق تھی چنانچہ ہم نے اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق اس گھر کے علاوہ سب کو تباہ کر دیا) (51/36)

Marfat.com

وَتَرَكْنَا فِيْهَآ اٰيَةً لِّلَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ؕ﴿۳۷﴾

بعد ازاں ہم نے اس سرزمین میں ان لوگوں کے لئے ایک نشان چھوڑا جو المناک عذاب سے ڈرتے ہیں (اس نشان سے مراد بحر مردار (Dead Sea) ہے جو دیکھنے والوں کیلئے نشان عبرت وموعظت ہے) (51/37)

وَفِيْ مُوْسٰٓى اِذْ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۸﴾

اور ایسی سرگذشت حضرت موسیٰ میں بھی (ارباب بصیرت کے لئے ایک نشان عبرت و موعظت ہے) جب ہم نے اسے فرعون کی طرف واضح دلیل وقوانین دے کر بھیجا تھا۔ (51/38)

فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ وَقَالَ سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿۳۹﴾

تو فرعون نے اپنی قوت وسطوت کے زعم میں ان قوانین واحکام سے روگردانی کی اور حضرت موسیٰ کے متعلق کہا تو بڑا چالاک جادوگر یا دیوانہ ہے۔ (51/39)

فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيْمٌ ؕ﴿۴۰﴾

سو ہمارے قانون مکافات نے اسے اور اس کے لاؤ لشکر کو انکے جرم کی پاداش میں گرفت میں لیا اور پھر انہیں (بحر قلزم) میں غرق کر دیا وہ تھے ہی لائق ملامت یا لعنتی۔ (51/40)

وَفِيْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ ۚ﴿۴۱﴾

اور اسی طرح قصہ قوم عاد میں بھی (ہمارے قانون مکافات عمل کے مطابق) نشان عبرت و موعظت ہے جب ہم نے ان پر ہلاکت انگیز آندھی چلائی۔ (51/41)

مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيْمِ ؕ﴿۴۲﴾

اس کی شدت کا یہ عالم تھا کہ جو چیز اسکی زد میں آتی تھی ریزہ ریزہ ہو کر رہ جاتی تھی وہ کسی چیز کو صحیح وسالم نہیں چھوڑتی تھی۔ (51/42)

وَفِيْ ثَمُوْدَ اِذْ قِيْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۴۳﴾

Marfat.com

اور قوم ثمود کے واقعہ میں بھی اسی طرح ہمارے قانون مکافات عمل کے مطابق عبرت و موعظت کی نشانیاں ہیں۔ ہم نے انہیں مہلت دی تھی اور کہا تھا کہ اس مدت میں سامان زیست سے مستفید ہولو۔ (51/43)

فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿۴۴﴾

لیکن انہوں نے اس دی ہوئی مہلت کے موقعہ سے فائدہ نہ اٹھایا بلکہ اپنے رب کے حکم سے سرکشی اختیار کی۔ بالآخر انکے دیکھتے ہی دیکھتے ہمارے قانون تعجیل کے مطابق ایک چمکنے گرجنے والی برق نے ان کو آلیا۔ (51/44)

فَمَا اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِيَامٍ وَّمَا كَانُوْا مُنْتَصِرِيْنَ ﴿۴۵﴾

پھر ان میں اٹھنے کی اتنی سکت نہ رہی کہ گرنے کے بعد اپنے آپ کو سنبھال سکتے اور نہ اپنے بچاؤ کیلئے کہیں سے مدد حاصل کر سکتے۔ (51/45)

وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۴۶﴾ ع

اور ان سب سے پہلے قوم نوح کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہوا تھا کیونکہ اس نے بھی غلط روش زندگی اختیار کر رکھی تھی (جس کے نتیجے میں وہ تباہ و برباد ہو کے رہی) (51/46)

وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْىدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ﴿۴۷﴾

اور ہم نے آسمان کو اپنے دست قدرت سے بنایا اور ہم اسکو وسعت دیئے جاتے ہیں یقیناً ہم ہی صاحب قدرت ہیں (کتنا عظیم اعلان اس زمانے میں کیا گیا جبکہ انسان کی ذہنی سطح ابھی بے حد پست تھی) (51/47)

وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ﴿۴۸﴾

اور زمین کو ہم نے آسمان سے جدا کر کے اور گول ہونے کے باوجود بچھا کر مخلوق کے لئے

Marfat.com

گہوارۂ آسائش بنایا اور دیکھو! ہم کیسے نرم، لطیف و نفیس آسائش پیدا کرنے والے ہیں۔ (51/48)

وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿۴۹﴾

اور ہم نے ہر چیز کے جوڑے پیدا کئے تا کہ تم نصیحت حاصل کرو (اور پھر دیکھو! دونوں مل کر ایک دوسرے کی تکمیل کا باعث بنتے ہیں اور ایک دوسرے کیلئے خوشیاں بانٹتے ہیں) (51/49)

فَفِرُّوا إِلَى اللَّهِ ۖ إِنِّي لَكُمْ مِنْهُ نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴿۵۰﴾

(رسول اللہ کا ارشاد ہے) پس دوڑو اللہ تعالیٰ کی طرف اور (اس کے اقتدار کی ہمہ گیری پر غور کرو اور اسے مقصد حیات بنالو) میں تو اس کی طرف سے تمہارے لئے (قانون مکافات عمل سے) واضح طور پر متنبہ کرنے والا ہوں۔ (51/50)

وَلَا تَجْعَلُوا مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ ۖ إِنِّي لَكُمْ مِنْهُ نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴿۵۱﴾

اور میرا فریضہ زندگی یہ ہے (کہ میں دعوت توحید دیتا ہوں) کہ تم کسی اور ہستی کو وسیم و شریک نہ بناؤ اس کے سوا تمام کائنات میں کسی کا اختیار و اقتدار نہیں ہے (بے شک میں اللہ کا رسول ہوں اور اس مقصد کے لئے مامور ہوں) کہ تمہیں تمہاری غلط روش زندگی کے نتائج سے متنبہ کرتا رہوں۔ (51/51)

كَذَٰلِكَ مَا أَتَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا قَالُوا سَاحِرٌ أَوْ مَجْنُونٌ ﴿۵۲﴾

اسی طرح پہلی قوموں کے پاس بھی کوئی رسول ایسا نہیں آیا (جس کی تکذیب نہ کی گئی ہو) اور جسے انہوں نے جادوگر یا دیوانہ نہ کہا ہو۔ (51/52)

أَتَوَاصَوْا بِهِ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُونَ ﴿۵۳﴾

کیا ان سب نے ایک دوسرے کو وصیت کر رکھی ہے "نہیں" بلکہ ان لوگوں کی مفاد پرستیاں انہیں اللہ تعالیٰ کے قانون سے سرکشی اختیار کرنے پر آمادہ کرتی رہتی ہیں۔ (51/53)

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَا أَنْتَ بِمَلُومٍ ﴿۵۴﴾

Marfat.com

لہٰذا (اے نبی!) تم ان سے اعراض کرو (ان کی طرف التفات نہ کریں) کیونکہ تم پر ان کے ایمان نہ لانے سے کوئی ملامت نہیں ہے۔ (51/54)

وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۵﴾

اور لوگوں کو نصیحت کرتے رہو کیونکہ نصیحت مومنوں کو فائدہ دیتی ہے۔ (51/55)

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾

اور میں نے جن وانس کو پیدا نہیں کیا مگر اس لئے کیا ہے کہ میری عبادت کریں۔ (گویا جن وانس کی پیدائش کی اصل غرض بتائی گئی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور بندگی کریں اور اس کے ساتھ کسی دوسری ہستی کو شریک وسہیم نہ کریں) (51/56)

مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ﴿۵۷﴾

میں ان سے کوئی رزق طلب نہیں کرتا اور نہ ہی یہ چاہتا ہوں کہ وہ میرے لئے خورد ونوش کا سامان مہیا کریں (وہ کسی کا محتاج نہیں بلکہ اسی کے سب محتاج ہیں) (51/57)

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ﴿۵۸﴾

یقیناً سب کو رزق مہیا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے جو بڑی قوت وسطوت کا مالک (The strong the Firm) ہے۔ (51/58)

فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿۵۹﴾

جو لوگ ظلم کے مرتکب ہیں ان کا حصہ بھی ویسا ہی ہوگا جیسا ان لوگوں کا نصیبہ یا حصہ میں تھا جو ان کی مثل تھے۔ سو یہ مجھ سے جلدی نہ مچائیں (کیونکہ عذاب کا تو وقت مقرر ہے جو اپنے وقت پر ہی وارد ہوگا) (51/59)

فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ يَّوْمِهِمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿۶۰﴾ ع ۲ ۳ ۱۴

پس بالآخر تباہی اور بربادی ہے کافروں کے لئے اس دن کے (عذاب) سے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔ (51/60)

Marfat.com

سُوْرَةُ الطُّوْرِ مَكِّيَّةٌ

اٰيَاتُهَا ۴۹ رُكُوْعَاتُهَا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَالطُّوْرِ ۙ﴿۱﴾

کوہ طور شاہد ہے (کوہ طور فلسطین کے صحرا سینا کا ایک پہاڑ ہے جس کے دامن میں اللہ نے حضرت موسیٰ کو رسالت سے سرفراز فرمایا تھا اور انہیں ہمکلامی سے نوازا اور کلیم اللہ کا خطاب عطا فرمایا۔ نیز شریعت کے دس احکام ودیعت فرمائے) (95/1-3) (52/1)

وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ۙ﴿۲﴾

فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ۙ﴿۳﴾

اور یہ کتاب (Devine Book) قرآن حکیم جو تمہارے سامنے نرم جھلی پر لکھی ہوئی موجود ہے جس کی نشر واشاعت دور دور تک ہو رہی ہے۔ (52/2-3)

وَالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ۙ﴿۴﴾

وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ۙ﴿۵﴾

اور اللہ تعالیٰ کا گھر (خانہ کعبہ) اور یہ آفاقی کائنات اور فضائے بسیط جو تا بحد نگاہ بلندیوں میں پھیلی ہوئی ہے۔ (52/4-5)

وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ۙ﴿۶﴾

اور یہ لبریز سمندر جو اپنی پوری وسعتوں اور گہرائیوں کے ساتھ پھیلا ہوا ہے۔ (52/6)

اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۙ﴿۷﴾

(مندرج صدر اعجازی نشانات ومکافات ہے جو ازل سے ابد تک (Ever living) اس پر شاہد ہیں۔ (اے رسول! اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل کی رو سے حقیقت ثابتہ ہے) (45/12)

یقیناً تیرے رب کا عذاب ضرور واقع ہو کر رہے گا۔ (52/7)

Marfat.com

مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۙ﴿۸﴾
يَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا ۙ﴿۹﴾
وَّتَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ؕ﴿۱۰﴾

اسے روکنے یا ٹالنے والا کوئی نہیں ہے، اس روز واقع ہوگا جب آسمان بری طرح متزلزل ہوگا اور پہاڑ اپنی جگہ چھوڑ کر روئی کے گالوں کی طرح اڑنے لگیں گے۔ (52/10, 52/9, 52/8)

فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۙ﴿۱۱﴾
الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ۘ﴿۱۲﴾

وقف لازم

اس وقت یا اس روز ان لوگوں کیلئے تباہی اور بربادی ہوگی جو اللہ کے قانون مکافات کو جھٹلاتے ہیں (اور زندگی کو سنجیدگی سے نہیں گزارتے) جو لوگ باطل میں منہمک اور حق سے غافل ہیں۔ (52/11-12)

يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ؕ﴿۱۳﴾
هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۴﴾

پھر جس دن دھکے مار مار کر آتش جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے اس وقت ان سے کہا جائے گا کہ یہ وہی آتش جہنم ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔ (52/13-14)

اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ۚ﴿۱۵﴾

(اب تم ہی بتاؤ) کیا یہ جادو ہے؟ تمہیں دیکھائی نہیں دیتا؟ (52/15)

اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا ۚ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ ؕ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾

Marfat.com

داخل ہو جاؤ اس میں پس صبر و شکیب سے برداشت کرو یا نہ کرو تمہارے لئے یکساں ہے (ہمارے قانون مکافات عمل کے مطابق) تمہیں ویسا ہی بدلہ دیا جا رہا ہے جیسے تم عمل کرتے تھے۔ (52/16)

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَعِيمٍ ﴿١٧﴾

یقیناً متقی لوگ نعمتوں بھرے باغات میں ہونگے اور ان چیزوں سے لطف اندوز ہو رہے ہونگے جو انکا رب انہیں دیگا۔ نیز انکا رب اپنے قانون رحمت کے مطابق (According to the law of mercy) انہیں دوزخ کے عذاب سے بچا لیا۔ (52/17-18)

فَاكِهِينَ بِمَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَوَقَاهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ﴿١٨﴾

كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٩﴾

(پھر رب رحمٰن کی طرف سے دعوت دی جائیگی) کہ مزے سے کھاؤ پیو اپنے ان (صالح) اعمال کے بدلے جو تم (دنیا میں) کرتے رہے تھے۔ (52/19)

مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ سُرُرٍ مَصْفُوفَةٍ ۖ وَزَوَّجْنَاهُمْ بِحُورٍ عِينٍ ﴿٢٠﴾

(پھر انکی شان و شوکت یہ ہوگی) کہ وہ آمنے سامنے تختوں پر تکیے لگائے رونق افروز ہونگے اور ہم بڑی خوبصورت آنکھوں والی حوریں انکی رفاقت میں کر دیں گے۔ (52/20)

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا أَلَتْنَاهُمْ مِنْ عَمَلِهِمْ مِنْ شَيْءٍ ۚ كُلُّ امْرِئٍ بِمَا كَسَبَ رَهِينٌ ﴿٢١﴾

اور جو لوگ ایمان لائے اور انکی اولاد بھی جو (ایمان کی راہ میں) انکے نقش قدم پر چلتی رہی انکو بھی ہم (جنت میں) انکے ساتھ ملا دیں گے اور انکی جزا میں کچھ کمی نہیں کریں گے ہر شخص (حسنات اور سیات میں سے) جو کماتا ہے (ہمارے قانون مکافات عمل کے مطابق) اس کے نتائج بھگتنے پر مجبور و بے بس ہے اس کے بدلہ میں رہن ہے۔ (52/21)

Marfat.com

وَ اَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّ لَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۲۲﴾

اور ہم انہیں (اپنے قانون فضل انعام کے مطابق) کھانے کا سامان ہر قسم کا لذیذ پھل نہایت عمدہ گوشت میں سے جس چیز کو انکا دل چاہے گا دیتے رہیں گے۔ (52/22)

يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ ﴿۲۳﴾

وہ ایک دوسرے سے (انسانی صلاحیتوں میں توانائی پیدا کرنے والے) مئے حیات بخش کے لئے ساغر و جام لپک لپک کر لے رہے ہونگے۔ جس میں خمار سے اضمحلال اور افسردگی پیدا نہ ہوگی یعنی کوئی یاوہ گوئی نہ بداخلاقی ہوگی۔ (52/23)

وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۲۴﴾

انکے گرداگرد نوخیز لڑکے گھوم رہے ہونگے نفاست کے اعتبار سے گویا غلافوں میں لپٹے ہوئے مزین گوہر ہوں۔ (53/17, 13/23) (52/24)

وَ اَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۵﴾

یہ لوگ آگے بڑھ کر نہایت خنداں پیشانی سے ایک دوسرے کا استقبال اور مزاج پرسی اور دنیا میں گزرے ہوئے حالات پوچھیں گے۔ (52/25)

قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ ﴿۲۶﴾

فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾

اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ ﴿۲۸﴾ ع

وہ کہیں گے ہم پہلے اپنے اہل نہ رفقاء اور متعلقین کے ساتھ ہمدردی اور خیر خواہی سے رہا کرتے تھے O بالآخر اللہ نے ہم پر نوازشات واحسنات فرمائے اور ہمیں جھلسا دینے والے عذاب سے بچالیا O بلاشبہ ہم پہلے بھی دنیا میں اسی سے دعائیں مانگا کرتے تھے بے شک وہ بڑا ہی وسعتیں دینے والا رحم وکرم کرنے والا ہے۔ (26 تا 52/28)

Marfat.com

فَذَكِّرْ فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ ؕ﴿۲۹﴾

پس (اے رسول! تم ان کفار مکہ کے سامنے اس قرآن حکیم کی تعلیم کو برابر پیش کئے جاؤ (انکی مخالفت کی پروانہ کرو) تم اپنے رب کے فضل وکرم سے کاہن ہو نہ مجنوں۔ (52/29)

اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ ﴿۳۰﴾

(یہ لوگ کاہن اور مجنوں کہنے پر ہی اکتفا نہیں کرتے) بلکہ یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ شاعر ہے تم تھوڑا سا انتظار کرو، گردش زمانہ، حوادث پیہم انہیں خود بخود ختم کر دیں گی۔ (52/30)

قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ ؕ﴿۳۱﴾

اے رسول! ان سے کہہ دو: کہ اچھا تم بھی انتظار کرو، میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں۔ (نتائج خود بخود بتا دیں گے کہ میں کیا ہوں اور جو کچھ کہتا ہوں اس کی اصل حقیقت کیا ہے) (6/136) (52/31)

اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَآ اَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ۚ﴿۳۲﴾

کیا ان کا فہم وتدبر عقل ودانش، متانت وسنجیدگی انہیں ایسی (بے ہودہ باتیں کرنے کا) حکم دیتی ہیں؟ بلکہ یہ درحقیقت حدود شکنی میں حد سے گزرے ہوئے ہیں۔ (52/32)

اَمْ يَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ ۚ بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۚ﴿۳۳﴾

کیا یہ کہتے ہیں اس شخص نے خود قرآن گھڑ لیا ہے؟ بلکہ وہ ایمان لانا نہیں چاہتے۔ (52/33)

فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖٓ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ؕ﴿۳۴﴾

اگر یہ اپنے قول میں سچے ہیں تو اس کی مثل کوئی کلام بنا لائیں (*17/88, 11/13 10/38, 2/23) (52/34)

Marfat.com

اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ؕ﴿۳۵﴾

ان سے پوچھو! کیا یہ بغیر کسی خالق کے خود بخود پیدا ہو گئے یا انہوں نے اپنے آپ کو خود پیدا کر لیا ہے؟ (52/35)

اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ ؕ﴿۳۶﴾

کیا انہوں نے کائنات کی بلندیوں کو پیدا کیا ہے؟ دراصل یہ قرآن کے بتائے ہوئے حقائق پر یقین نہیں رکھتے۔ (52/36)

اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ ؕ﴿۳۷﴾

کیا یہ تیرے رب کے خزانوں پر مسلط ہیں (کہ انہی کا حکم چلتا ہے؟) (52/37)

اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ ۚ فَلْيَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ؕ﴿۳۸﴾

کیا ان کے پاس کوئی سیڑھی یا کوئی ایسے ذرائع ہیں جس سے یہ عالم بالا کی باتیں براہ راست سن آتے ہیں؟ (اگر ان کا یہ دعویٰ ہے تو ان سے کہو) اس کے ثبوت میں کوئی واضح سند یا دلیل پیش کریں۔ (52/38)

نوٹ نمبر 1: اس آیت مقدسہ میں شیاطین کے آسمانوں سے غیبی خبریں لانے کی قطعی تردید کی گئی ہے کہ شیاطین آسمانوں پر چڑھ کر کچھ غیب کی باتیں سن لیتے ہیں جو کاہنوں اور پیروں اور مشائخ پر پہنچاتے ہیں۔ یہاں مطالبہ کیا گیا ہے کہ اگر ایسا کچھ ہے تو اسکی واضح دلیل پیش کی جائے۔ اس کے برعکس ارباب تصوف و کہانیت کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ اپنی روحانی طاقت سے علم غیب حاصل کر لیتے ہیں جسے وہ کشف الہام سے تعبیر کرتے ہیں یہ دعویٰ قرآن کریم کی تعلیم کے بالکل خلاف ہے۔ کسی انسان کے پاس ایسا ذریعہ نہیں جس سے علم غیب حاصل کر سکے ایک ذریعہ صرف سلسلہ وحی ہے وہ صرف انبیاء پر نازل ہوتی ہے اور اس کا سلسلہ حضرت رسول کریمؐ کے بعد قطعی منقطع ہو گیا ہے

Marfat.com

أَمْ لَهُ الْبَنٰتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ ﴿۳۹﴾

(اے رسول! ان سے پوچھو) کیا اللہ تعالیٰ کے لئے تو بیٹیاں ہیں اور تمہارے لئے بیٹے ہیں؟ (تو پھر غور کرو اس سے زیادہ مضحکہ خیز عقیدہ اور کیا ہوسکتا ہے کہ تم اللہ کے لئے اولاد لڑکیاں تجویز کرتے ہو جنہیں تم خود اپنے لئے ننگ و عار سمجھتے ہو) (52/39)

أَمْ تَسْـَٔلُهُمْ أَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿۴۰﴾

اے رسول! کیا تم ان سے اپنی تبلیغ کے صلے میں کوئی معاوضہ مانگتے ہو کہ وہ اسے تاوان کے جرمانے کا بار گراں سمجھ کر تجھ سے گریزاں رہنا چاہتے ہیں (35/18, 68/76)(52/40)

أَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿۴۱﴾

کیا ان کے پاس غیب کے حقائق کا علم ہے جس سے وہ لکھ رہے ہیں۔ (52/41)

أَمْ يُرِيْدُوْنَ كَيْدًا ۭ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ﴿۴۲﴾

یا وہ رسول کے خلاف کوئی فریب کاری کرنا چاہتے ہیں؟ (اگر یہی بات ہے تو کفار اپنی ہی تدبیر و فریب کاری کا شکار ہو جائیں گے) (52/42)

أَمْ لَهُمْ إِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۴۳﴾

کیا یہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور ہستی کو صاحب اختیار اقتدار سمجھتے ہیں وہ اس سے بہت بلند و بالا ہے ایسے شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔ (52/43)

وَإِنْ يَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ﴿۴۴﴾

(ان کی جہالت و نادانی کا تو یہ عالم ہے) کہ اگر آسمان سے کوئی ٹکڑا بھی گرتا ہوا دیکھ لیں (یعنی کوئی معجزہ بھی دیکھ لیں) تو کہیں گے یہ تو ابر بہاراں ہے جو ہمارے کھیتیوں کو سیراب کرنے آرہا ہے۔ (52/44)

Marfat.com

فَذَرْهُمْ حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ ۝٤٥

اے رسول! تو نے تبلیغ کا فریضہ کما حقہ ادا کر دیا ہے، اب انہیں انکی حالت پر چھوڑ دو یہاں تک کہ وہ اپنے اس روز کو دیکھ لیں جب برق خاطف (کڑکنے) والی بجلی آ کر گرے گی۔ (52/45)

يَوْمَ لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝٤٦

اس روز انکی کوئی تدبیر انکے کسی کام نہیں آئیگی اور نہ انکو (عذاب) سے بچانے کیلئے کہیں سے مدد پہنچ سکے گی۔ (52/46)

وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٤٧

بلاشبہ ان ظالموں کیلئے عذاب اس دنیا میں واقع ہوگا مگر اس کے علاوہ ایک اور عذاب بھی ہوگا لیکن یہ اس سے بالکل بے خبر ہیں۔ (52/47)

وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ۝٤٨

اے رسول! اپنے رب کا فیصلہ صبر و تحمل سے برداشت کرتے رہو اور (مصروف جد و جہد رہو) تم یقیناً ہماری نگاہ یعنی حفاظت میں ہو۔ تم صبح اٹھو تو اپنے رب کی حمد و ثنا کے ساتھ تسبیح کرتے رہو۔ (52/48)

وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ ۝٤٩ ع ٢-١٤

اور کچھ رات میں بھی اس اللہ کی حمد و ثنا کے ساتھ تقدیس و تنزیہ کرتے رہو اور ستاروں کے پلٹنے تک بھی۔ (50/4)(52/49)

Marfat.com

سُوْرَةُ النَّجْمِ مَكِّيَّةٌ

اٰیَاتُهَا ۶۲ رُكُوْعَاتُهَا ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۙ﴿۱﴾

وہ ستارہ جب وہ نیچے کی طرف جارہا ہو اس امر پر شاہد ہے کہ (53/1)

مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ۚ﴿۲﴾

تمہارا رفیق نہ تو راہ راست کی تلاش میں سرگرداں ہے اور نہ اس سے بھٹکا ہوا ہے (53/2)

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ؕ﴿۳﴾

یہ اپنے ذاتی خیالات وجذبات کے اظہار کیلئے بولتا تک نہیں۔ (53/3)

اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۙ﴿۴﴾

بلکہ یہ وحی ہے جو اسکی طرف بھیجی جاتی ہے۔ (53/4)

عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ۙ﴿۵﴾

زبردست قوتوں اور اختیار والی ہستی (یعنی اللہ تعالیٰ) نے اسے سکھایا ہے۔ (53/5)

ذُوْ مِرَّةٍ ؕ فَاسْتَوٰى ۙ﴿۶﴾

یہ رسول صاحب عقل وفراست، اصلیت وخاصیت اور سیرت وکردار اور علم وبصیرت کے لحاظ سے اپنی ذات میں توازن واعتدال لئے ہوئے ہے۔ (53/6)

وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ؕ﴿۷﴾

اور وہ (وحی الٰہی کی رو سے) علم وحقائق کے بلندترین مقام پر فائز ہے (جہاں عام انسان کی رسائی ناممکن ہے)۔ (53/7)

Marfat.com

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۙ﴿۸﴾

وہ ان حقائق وحی کی گہرائیوں میں ڈوب کر رموز کائنات کے قریب تر پہنچ گیا ہے (53/8)

فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۚ﴿۹﴾

وہ اللہ تعالیٰ کے قوانین سے اس درجہ ہم آہنگ ہے جس طرح دو کمانوں والے ساتھیوں کی باہمی رفاقت اور عہد کی پختگی۔ (53/9)

فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى ؕ﴿۱۰﴾

لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کو جو احکام دینے تھے (بذریعہ وحی) دے دیئے (53/10)

مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ﴿۱۱﴾

رسول اللہ نے ذہن میں جو تصور قائم کیا اس میں نہ تو افترا کیا اور نہ خلاف حقیقت کوئی بات جانی۔ (53/11)

اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ﴿۱۲﴾

جو اس نے کسی مرئی چیز کا ادراک و تصور کیا، کیا تم اس کے بارے میں شک کرتے ہوئے اس سے بحث و شرع کرتے ہو۔ (53/12)

وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ۙ﴿۱۳﴾

رسول اللہ نے جس منظر و کیفیت کو ایک بار دیکھا اسے بار دیگر بھی Visualize کیا (53/13)

عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ﴿۱۴﴾

وحی کا سرچشمہ علم الٰہی ہے اور یہ وہ مقام ہے جہاں عقل انسانی کا تحیر اپنی انتہا کو پہنچ گیا۔ (53/14)

عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ؕ﴿۱۵﴾

جو کچھ اس نے دیکھا Visualize کیا وہی طمانیت کا مسکن یعنی جنت ماویٰ ہے (جنت الماویٰ حدیقہ کو کہتے ہیں) (53/15)

Marfat.com

اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ۙ﴿۱۶﴾

ساری فضا پر تحیر کی فراوانی چھائی ہوئی تھی۔ (53/16)

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ﴿۱۷﴾

نہ تو آپ کی نظر حقیقت سے کسی اور طرف اٹھی (اپنے ھدف سے ایک طرف ہوئی) نہ حق سے تجاوز ہوئی۔ (53/17)

لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ﴿۱۸﴾

یقیناً رسول اللہ نے اپنے رب رحمٰن کے عظیم قوانین اور نشانیوں Symbol کا مشاہدہ کیا۔ (53/18)

اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ۙ﴿۱۹﴾

وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ﴿۲۰﴾

کیا تم نے کبھی لات وعزیٰ کے متعلق غور وفکر کیا ہے؟ تیسری (دیوی) منات کے متعلق بھی۔ (53/19-20)

اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى ﴿۲۱﴾

ان کفار ومشرکین سے پوچھا جائے کیا تمہارے لئے تو بیٹے اور اللہ تعالیٰ کے لئے بیٹیاں ہیں؟ (53/21)

تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى ﴿۲۲﴾

تقسیم اگر اس قسم کی ہے تو یہ کس قدر ظالمانہ تقسیم ہے؟ (53/22)

اِنْ هِيَ اِلَّآ اَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ ۚ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى ؕ﴿۲۳﴾

اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰى ۖ﴿۲۴﴾ ع ۱ ۲۵ ۵

Marfat.com

یہ تو صرف نام ہی ہیں، بتوں اور دیوتاؤں کے جو تم نے اور تمہارے آبا نے رکھے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اسکی کوئی سند نہیں بھیجی۔ یہ صرف ظنی چیزوں کے پیچھے لگے ہوئے ہیں یا انکی پیروی کر رہے ہیں جنکو انکے نفس پسند کرتے ہیں۔ (53/23-24)

فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰى ﴿۲۵﴾ ع

(حال آں کہ انکے رب کی طرف سے رہنمائی آ چکی ہے) پس اللہ ہی کے اختیار و قدرت میں دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔ (53/25)

وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَرْضٰى ﴿۲۶﴾

اور آسمانوں میں کتنے ہی (مقرب) فرشتے ہیں جنکی سفارش کسی کے کوئی کام نہیں آ سکتی سوائے اسکے کہ اللہ تعالیٰ ہی (اپنے قانون مشیت و حکمت کے مطابق) جس کے لئے چاہے اجازت دے اور خود اس سفارش کو پسند بھی فرمائے۔ (53/26)

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ﴿۲۷﴾

بلاشبہ جو لوگ آخرت پر ایمان و اذعان اور اعتماد نہیں رکھتے وہ فرشتوں کو دیویوں کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ (53/27)

وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ۚ وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ۚ ﴿۲۸﴾

حال آں کہ انہیں اس کا کچھ علم نہیں، وہ صرف ظن و گمان کے پیچھے چلتے ہیں اور بلاشبہ ظن و گمان کے ذریعے حق سچ سے کبھی بھی آگہی نہیں ہو سکتی۔ (53/28)

فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ۙ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ؕ ﴿۲۹﴾

پس اے رسول! آپ اس کی طرف سے پہلو تہی کر لیں جو ہمارے ذکر سے یعنی احکام الٰہی سے روگردانی کرتا ہے اور سوائے حیات دنیوی کے کچھ نہیں چاہتا۔ (53/29)

Marfat.com

ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۙ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ۝۳۰

ان لوگوں کے علم کا منتہا صرف یہاں تک ہی ہے۔ بلاشبہ آپ کا رب ہی خوب جانتا ہے کہ کون صراط مستقیم سے بھٹک گیا اور یہ بھی وہی جانتا ہے کہ کون راہ ہدایت پر ہے۔ (53/30)

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۙ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى ۝۳۱ ۚ

کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہے اور جملہ انسانی نسل کے فوائد میں) جولوگ زندگی میں ناہمواریاں کرتے ہیں اللہ تعالیٰ (اپنے مکافات عمل کے مطابق) انکو جزا اور سزا دیتا ہے اور جولوگ حسن کارانہ انداز سے زندگی بسر کرنے والے ہیں وہ ہر قسم کی نعمتوں سے نوازے جاتے ہیں (45/2, 11/3) (53/31)

اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ۝۳۲ ع

وہ لوگ جو بڑے بڑے جرائم اور بے حیائی کے افعال سے بچتے ہیں (جس سے انسانی ذات میں اضمحلال ہوجائے) سوائے نادانستہ، تغافل کے (تو اللہ تعالیٰ معاف فرمانے والا ہے) بلاشبہ تمہارے رب کا دامن مغفرت و بخشش نہایت وسیع ہے (42/37, 4/31) اللہ تعالیٰ تمہاری صلاحیتوں سے پوری طرح باخبر ہے۔ جب سے تمہیں کرہ عرض میں سے پیدا کیا تھا۔ اور جب تم ابھی اپنی ماؤں کے پیٹوں میں جنین کی شکل میں تھے۔ اپنی پارسائی کا دعویٰ مت کرو۔ وہ بخوبی جانتا ہے جو تقویٰ اختیار کرتا ہے۔ (53/32)

اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ تَوَلّٰى ۝۳۳

Marfat.com

وَاَعْطٰى قَلِيْلًا وَّاَكْدٰى ﴿۳۴﴾

کیا تم نے اس شخص کے احوال وظروف اور کردار پر کبھی غور کیا ہے۔ جس نے ایمان لانے کا ارادہ تو کیا مگر پھر راہ راست اور سچائی سے ردگردانی کر گیا، تھوڑا سا مال سبیل اللہ میں دیا اور پھر ہاتھ کھینچ لیا۔ (53/33-34)

نوٹ نمبر 1: ان دو آیات مقدسہ میں اشارہ ولید بن مغیرہ کی طرف ہے جو قریش کے بڑے سرداروں میں سے ایک تھا۔ اس کے متعلق روایت ہے کہ وہ اسلام قبول کرنے پر آمادہ ہو گیا تھا۔ مگر اس کے ایک مشرک دوست نے منع کیا کہ تم دین آبا کو مت چھوڑو اس نے دوست کی بات کو اہمیت دی۔ اس نے فی سبیل اللہ کچھ رقم دینے کا دعویٰ بھی کیا تھا مگر تھوڑی سی رقم دے کر باقی روک لی۔ یہ اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے

اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرٰى ﴿۳۵﴾

کیا اس کے پاس غیب کا علم ہے کہ وہ (حقیقت کو) دیکھ رہا ہے؟ (53/35)

اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِيْ صُحُفِ مُوْسٰى ﴿۳۶﴾
وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰٓى ﴿۳۷﴾

کیا اسے ان باتوں کی خبر نہیں پہنچی جو حضرت موسیٰ کے صحیفوں اور حضرت ابراہیم کے صحیفوں میں بیان ہوئی ہیں جنہوں نے وفاداری اور حقیقت مندی کا ثبوت دیا تھا؟ (53/36-37)

اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ﴿۳۸﴾

کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائیگا، اسلئے کہ ہر شخص آخرت میں رہین اعمال اور مستوجب قانون مکافات عمل ہے (Subject to the law of accountability) (53/38)

وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ﴿۳۹﴾

Marfat.com

جس مقصد کے حصول کے لئے انسان نے کوئی سعی ومحنت شاقہ نہیں کی اس پر اس کا کوئی حق نہیں (حقیقت ہے کہ محنت، مشقت آرام کی کنجی ہے) (53/39)

وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ﴿۴۰﴾

کسی کی سعی وکوشش رائیگاں نہیں جائے گی اور اس کی کیفیت وکمیت کے نتائج جلد سامنے آجائیں گے۔ (53/40)

ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ﴿۴۱﴾

پھر اس کے اعمال کے ذرہ برابر کمی نہ کی جائے گی ہر ایک کو اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل کے مطابق پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ (53/41)

وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ﴿۴۲﴾

ہر ایک شے کی انتہا یہ ہے کہ اس نے تیرے رب کے قانون کی طرف لوٹنا ہے۔(53/42)

وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى ﴿۴۳﴾

یہی وہ بنیادی اصول ہیں جن کے مطابق کوئی انفرادی طور پر (Individual) یا پوری قوم فضاؤں میں مسرتیں بکھیرتی ہے۔ اور دوسری قوم زوال وانحطاط کے ماتم کدہ میں سوگوار حیات بن کر خون کے آنسو روتی ہے (جیسے کہ آجکل قوم پاکستان کی کیفیت ہے) (53/43)

وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَا ﴿۴۴﴾

اقوام کی موت وحیات انہی محکم قوانین سے وابستہ ہے (جو قوم خلاف ورزی کرتی ہے تباہ ہو جاتی ہے) (53/44)

وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿۴۵﴾
مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ﴿۴۶﴾

انسان کی پیدائش مادہ تولید کے امتزاج سے ہوتی ہے اور اسی تخلیقی فعلیت کے مطابق نر اور مادہ پیدا ہوتے ہیں۔ (53/45-46)

Marfat.com

وَاَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ۙ﴿۴۷﴾

نشاۃ ثانیہ اور دنیا بھی اسی کے ذمہ ہے (جبکہ وہ ایک ہی مادہ تخلیق وطریق پیدائش سے عورت اور مرد کی دو الگ الگ صنفیں پیدا کر دیتا ہے تو پھر اس کے لئے انسان کو دوبارہ پیدا کرنا کچھ مشکل نہیں) (53/47)

وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى ۙ﴿۴۸﴾

وہی قانون سعی واکتساب کے مطابق غنی کرتا اور جائیداد بخشتا ہے (اتنا دیا جو اس کے لئے سکون واطمینان کا موجب ہوا یعنی کسی کا محتاج نہ رہنے دیا)۔ (53/48)

وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى ۙ﴿۴۹﴾

اور یہ کہ وہی (اللہ تعالیٰ) شعریٰ کا رب ہے۔ (53/49)

نوٹ نمبر 2: مولانا ابوالاعلیٰ مودودی اپنے تشریحی نوٹ میں فرماتے ہیں کہ شعریٰ آسمان کا ایک روشن ترین ستارہ ہے۔ جو سخت گرمی کے موسم میں طلوع ہوتا ہے اسے انگریزی میں (Sirius) یا Dog star کہتے ہیں۔ یہ سورج سے بھی 23 گنا زیادہ روشن ہے۔ مگر دوری کی وجہ سے چھوٹا نظر آتا ہے اہل مصر اسکی پرستش کیا کرتے تھے کیونکہ اس کے طلوع کے زمانہ میں دریائے نیل کا فیضان شروع ہوتا تھا۔ اسلئے وہ سمجھتے تھے کہ اس کے طلوع کا فیضان ہے۔ زمانہ جاہلیت میں اہل عرب کا بھی یہ عقیدہ تھا کہ یہ ستارہ لوگوں کی قسمتوں پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اسی بنا پر یہ عرب کے معبودوں میں شامل تھا۔ اور خصوصاً قبیلہ خزاعہ اس کی پرستش کے لئے مشہور تھا۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ کے ارشاد کا مطلب ہے کہ تمہاری قسمتیں شعریٰ نہیں بناتا بلکہ اس کا رب بناتا ہے (سورۃ النجم حاشیہ نمبر 44)

؎ ستارہ کیا تیری تقدیر کی خبر دیگا — کہ وہ خود فراخی افلاک میں ہے خوار وزبوں

وَاَنَّهٗۤ اَهْلَكَ عَادَ ۨالْاُوْلٰى ۙ﴿۵۰﴾

اور یہ کہ اسی (اللہ تعالیٰ نے) قوم عاد یعنی قوم ھود کو ہلاک کیا۔ (53/50)

Marfat.com

وَثَمُوْدَا فَمَآ اَبْقٰى ﴿۵۱﴾

اور قوم ثمود کو بھی، جن میں سے کوئی بھی باقی نہ بچا۔ (53/51)

وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰى ؕ ﴿۵۲﴾

اور انسے پہلے قوم نوح کو تباہ و برباد کیا کیونکہ وہ تھے ہی بڑے ظالم و سرکش لوگ (53/52)

وَالْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى ۙ ﴿۵۳﴾

اور (اسی طرح قوم لوط کی) اوندھی گرنے والی بستیوں کو بھی قانون مجازات عمل کی رو سے اس نے تباہ و برباد کیا۔ (53/53)

فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰى ۚ ﴿۵۴﴾

پس پھر چھا گیا جو چھا گیا (یعنی پتھروں کی بارش ہوئی اور بحر مردار کا پانی بستیوں کی تباہی کے بعد ان پر پھیل گیا تھا۔ اس طرح قوم لوط کو عبرتناک سزا ملی) (53/54)

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ﴿۵۵﴾

ان تاریخی شواہد کی روشنی میں اے رسول! ان سے پوچھو کہ تم اللہ تعالیٰ کی کون کون سی قوت و طاقت کے آثار پر شک کرو گے۔ (53/55)

هٰذَا نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ﴿۵۶﴾

یہ ہیں تمہارے اعمال کے تباہ کن نتائج جن سے یہ رسولؐ تمہیں متنبہ کرتا ہے۔ اسی طرح جس طرح اقوام سابقہ کے رسولوں نے اپنی اپنی قوم کو انتباہ کیا تھا۔ (انہوں نے اپنے رسولوں کی تنذیر کی کوئی پرواہ نہ کی جس کی پاداش میں ہلاک ہوگئیں)۔ (53/56)

اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ۚ ﴿۵۷﴾

آنے والی ساعت (قیامت کی گھڑی) قریب آ پہنچی یعنی ظہور اعمال کے نتائج کا وقت آ پہنچا۔ (53/57)

Marfat.com

لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ؕ ﴿۵۸﴾

اب جسے دنیا کی کوئی طاقت دور نہیں کر سکتی (ہاں البتہ، اگر یہ اب بھی اللہ تعالیٰ کے نظام کا اتباع کر لیں تو شاید ٹل جائے)۔ (53/58)

اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ۙ ﴿۵۹﴾

ان سے پوچھو کہ کیا تم اب بھی ان باتوں پر جو تم سے کہی جا رہی ہیں تعجب کرتے ہو؟ (53/59)

وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ ۙ ﴿۶۰﴾

(اور تم کو شرم نہیں آتی؟) ان پر ہنستے ہو (حالانکہ اگر ذرا بہ تعمق سے دیکھو تو تم پر واضح ہوگا کہ یہ مقام) ہنسنے کا نہیں بلکہ رونے کا ہے۔ (مگر تم سنجیدگی سے غور و فکر نہیں کرتے) (53/60)

وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ﴿۶۱﴾

اور تم (انجام سے غافل ہو کر) راگ رنگ میں پڑے ہو۔ (53/61)

فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ۧ ﴿۶۲﴾ السجدة

پس نظام الٰہی کے آگے جھک جاؤ اور اس کی عبادت و بندگی اختیار کرو۔ (53/62)

اٰیاتُھا ۵۵ سُوْرَةُ الْقَمَرِ مَكِّيَّةٌ رُکُوعَاتُھا ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ﴿۱﴾

حق و باطل کے فیصلہ کن تصادم کی گھڑی قریب آ گئی ہے اور جاہل عربوں کے چاند کے نشان والا پرچم پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیگا۔ یعنی انہیں شکست فاش ہو جائیگی۔ (54/1)

نوٹ نمبر 1: تمام رائج الوقت روایات کے گہرے مطالعہ سے جس نتیجہ پر ہم پہنچے

Marfat.com

ہیں وہ کسی حد تک غیر یقینی اور نا قابل اعتقاد ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ کے زمانہ میں انشقاق قمر دیکھا گیا۔ باقی تمام امور میں کہ وہ ٹکڑے کہاں کہاں تک گئے تھے روایات میں اتفاق رائے نہیں پایا جاتا۔ مگر قصہ گویوں نے یہاں تک ترقی کی ہے کہ افسانے ہی بنا دیئے یہاں تک کہ ایک ٹکڑا نبی کریم صلعم کی جیب سے داخل ہو کر آستین سے نکل گیا تھا۔ اکثر احادیث کے راوی حضرت ابن عباس اور حضرت انس ہیں۔ صریح الفاظ میں دلالت کرتے ہیں کہ انشقاق قمر وقوع پذیر ہوا۔ مگر دوسری طرف یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ حضرت ابن عباس جو کہ راوی ہیں حضور کی مکی زندگی میں ابھی پیدا ہی نہیں ہوئے تھے۔ دیگر حضرت انس چار سال کے تھے۔ یہ دونوں احادیث کے معتبر راویوں میں شمار ہوتے ہیں مگر عمروں کے لحاظ سے دونوں کی روائتیں قابل یقین و اعتقاد نہیں رہتیں۔ شق القر کے معجزے کے متعلق یہ جو بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ انشقاق قیامتؑ کے قریب واقع ہوگا اور اسے پیشین گوئی قرار دیا جاتا ہے۔ انکو لفظ ''اقتربت الساعت'' سے غلطی لگی ہے۔ ساعت سے مراد قیامت کبرا نہیں ہے بلکہ مخالفین اہل عرب کی شکست و ہلاکت کی ساعت ہے کیونکہ چاند عربوں کے پرچم کا نشان تھا۔ جس طرح سورج ایران کے پرچم کا نشان تھا۔ اور ان کا انشقاق انکی قوت و جبروت و تعدی کے ٹوٹنے کا اشارہ تھا۔ لہٰذا یہ معجزہ صرف بجائے خود ہی ایک نشان صداقت نبوت نہ تھا بلکہ اس کے پیش نظر ایک حقیقت پنہاں تھی۔ یعنی عربوں کی قوت و جبروت رسولؐ اللہ کے مقابلہ میں توڑ دی جائیگی۔

وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝۲

اس آنے والے انقلاب کے علامات انکے سامنے آچکے ہیں مگر یہ سنجیدگی سے غور نہیں کرتے اور کہہ دیتے ہیں کہ یہ ایسا جادو یعنی جھوٹ ہے کہ جو ہمیشہ سے چلا آتا ہے۔ (46/11)(54/2)

وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ۝۳

اور انہوں نے رسول اللہ کی (تنذیرات) کو بھی جھٹلا دیا اور اپنی خواہشات نفس کی پیروی کی (اگر ساعت کی آمد میں کچھ تاخیر بھی ہو جائے تو انہیں جان لینا چاہیے) کہ ہر معاملہ اپنی انتہا کو پہنچ کر ہی قرار پاتا ہے۔ (54/3)

Marfat.com

وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ ۙ﴿۴﴾

(ان منکران حق) کے سامنے (گذشتہ اقوام کے تاریخی) حالات بذریعہ وحی الٰہی آچکے ہیں۔جن میں مفاسد سے باز رہنے کے لئے کافی سامان عبرت ہے۔(54/4)

حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ ۫ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ۙ﴿۵﴾

مکمل اور واضح حکمت (جو کافی عبرت آموز ہے) مگر باوجود اسکے تمام تنذیرات وتنبیہات انکے کسی کام نہ آئیں۔(54/5)

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ ۘ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى شَيْءٍ نُّكُرٍ ۙ﴿۶﴾

وقف لازم

اب اے رسول! تو ان کا خیال چھوڑ دے اور ان سے منہ پھیر لے۔(وہ دن دور نہیں) جس دن پکارنے والا ایک سخت مہیب اور ناگوار چیز کی طرف بلائے گا۔(54/6)

خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ ۙ﴿۷﴾

وہ (اس روز حساب کے خوف سے) آنکھیں جھکائے اور سہمے ہوئے اپنے اپنے ٹھکانوں سے اس طرح نکلیں گے گویا کہ وہ بکھری ہوئی ٹڈیاں ہیں(36/51)(54/7)

مُّهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ ؕ يَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ﴿۸﴾

وہ پکارنے والے کی طرف دوڑے جارہے ہونگے اور کافر لوگ اس وقت کہیں گے یہ تو بڑا سخت دن ہے۔(54/8)

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَقَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّازْدُجِرَ ﴿۹﴾

ان سے پہلے قوم نوح نے بھی ہمارے بندے (نوح) کی تکذیب کی تھی اور کہا تھا یہ تو دیوانہ ہے اور ڈانٹ ڈپٹ کر کے نکال دیا تھا۔(54/9)

فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ﴿۱۰﴾

بالآخر حضرت نوح نے اپنے رب کو پکارا کہ (اے میرے پروردگار!) میں مغلوب وعاجز ہو چکا ہوں اب تو میری اعانت ونصرت فرما۔(اور انکو انکے انجام تک پہنچا)(54/10)

Marfat.com

فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ۖ ﴿۱۱﴾
وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ۚ ﴿۱۲﴾

تب ہم نے موسلا دھار بارش کے لئے بادلوں کے دروازے کھول دیئے۔ اور ہم نے زمین کو پھاڑ کر چشمے جاری کر دیئے اور اس طرح زمین و آسمان کا پانی اس مقصد کیلئے جسکا (ہمارے قانون مکافات کے مطابق) اندازہ ہو چکا تھا مل کر جمع ہو گیا۔ (54/11-12)

وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ۙ ﴿۱۳﴾

ہم نے حضرت نوح اور (اسکے ساتھیوں کو) اس کشتی پر سوار کر دیا، جو بڑے بڑے لکڑی کے تختوں اور لوہے کی میخوں سے تیار کی گئی تھی۔ (54/13)

تَجْرِيْ بِاَعْيُنِنَا ۚ جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ ﴿۱۴﴾

وہ (اس طوفان بلاخیز میں) ہماری زیر نگرانی، بحفاظت تیرتی چلی جا رہی تھی۔ چنانچہ (حضرت نوح اور اس کے ساتھی بچ گئے باقی سب غرق طوفان ہوئے) یہ نتیجہ تھا اس بات کا کہ انہوں نے حضرت نوح کی تنذیرات سے انکار کر دیا تھا۔ (54/14)

وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَآ اٰيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۱۵﴾

اور یقیناً اس واقعہ کو ہم نے عبرت و موعظت کیلئے محفوظ کر کے ایک نشان عبرت بنا دیا، پس کوئی ہے جو اس سے عبرت و موعظت حاصل کرے۔ (54/15)

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿۱۶﴾

پس جان لینا چاہیے کہ (ہمارے قانون مکافات عمل کے مطابق) کیسا تھا ہمارا عذاب اور تنذیرات و تنبیہات! (54/16)

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۱۷﴾

اور یقیناً ہم نے قرآن کریم کو نصیحت حاصل کرنے کے لئے بڑا آسان بنا دیا ہے۔ سو ہے کوئی جو اس پر تفکر کر کے اس سے نصیحت و موعظت حاصل کرے؟ (54/17)

Marfat.com

كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَ نُذُرِ ﴿١٨﴾

اسی طرح قوم عاد نے بھی ہمارے قانون مکافات عمل کو جھٹلایا۔ پس دیکھ میرا عذاب کس قدر المناک تھا اور کیسی تھیں میری تنذیرات وتنبیہات۔(54/18)

اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ﴿١٩﴾

ہم نے ان پر تند و تیز آندھی کا عذاب بھیجا۔ جو انکے لئے کس قدر نحوست اور تباہی اور بربادی کا دن تھا۔ جو مسلسل ان پر مسلط رہا (اور کہیں انہیں بچاؤ کے لئے مدد نہ مل سکی 41/16) (54/19)

تَنْزِعُ النَّاسَ ۙ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ﴿٢٠﴾

اور وہ آندھی لوگوں کو اس طرح پاؤں سے اکھیڑ کر دور دور پھینکتی تھی۔ گویا وہ کھجوروں کے تنے ہیں جو اپنی (مضبوط ترین جڑوں سے اکھڑ کر ادھر ادھر بکھرے بڑے ہوں 49/7)(54/20)

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَ نُذُرِ ﴿٢١﴾

پس دیکھ لیں (ہمارے قانون مکافات کے مطابق) پھر کیسا تھا میرا عذاب اور تنذیرات و تنبیہات۔(54/21)

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٢٢﴾ ع ١ ٢٢ ٨

(ان تاریخی شواہد کو مدنظر رکھتے ہوئے) یقیناً ہم نے قرآن کریم کو نصیحت وموعظت حاصل کرنے کے لئے آسان بنا دیا ہے۔ پس ہے کوئی جو غور وتفکر کے بعد نصیحت وموعظت حاصل کرے؟ (54/22)(4/63, 2/231, 10/57)

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ ﴿٢٣﴾

اسی طرح قوم ثمود نے بھی ہماری تنبیات وتنذیرات کو جھٹلایا تھا۔(54/23)

فَقَالُوْٓا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗٓ ۙ اِنَّآ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ وَّ سُعُرٍ ﴿٢٤﴾

سو انہوں نے کہا تھا: کیا ہم ایک بشر کی جو ہماری ہی قوم کا ایک ہی فرد ہے (جس کا کوئی گرو

Marfat.com

حامی نہیں ہے) پیروی کرلیں؟ اگر ہم ایسا کر بیٹھے تو ہم بھٹک جائیں گے جیسے ہماری مت ماری گئی ہو۔ (54/24)

ءَاُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْۢ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ ﴿٢٥﴾

کیا ہمارے درمیان صرف یہی ایک شخص تھا۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی کیلئے چن لیا ہے؟ یہ تو ہمیں بالکل جھوٹا اور خود پسند اور انتہائی متکبّر نظر آتا ہے (جو بڑا بننے کیلئے اپنے آپ کو اللہ کا رسول کہتا ہے) (54/25)

سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ﴿٢٦﴾

(ہم نے اپنے نبیؑ صالح سے کہا) (کہ تو ان کی جگر پاش باتوں سے افسردہ خاطر نہ ہو) کل ہی انہیں پتہ چل جائیگا کہ کون جھوٹا اور خود پسند ہے؟ (54/26)

اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ﴿٢٧﴾

بلاشبہ ہم ان کی آزمائش کے لئے ایک اونٹنی بھیج رہے ہیں۔ بس (اے صالح!) تم صبر و تحمل کے ساتھ مُنتظر رہو ان کا کیا انجام ہوتا ہے۔ (54/27)

وَنَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَآءَ قِسْمَةٌۢ بَيْنَهُمْ ۚ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ﴿٢٨﴾

پھر (اللہ نے اپنے نبیؑ کو حکم دیا کہ) تم انہیں واضح کردو کہ ان کے اور اونٹنی کے درمیان پانی کی تقسیم (اور باری مقرر کردی گئی ہے کہ ایک دن تمہارے مویشی پانی پیا کریں گے اور دوسرے دن اونٹنی گھاٹ پر آئیگی) ہر ایک کو اپنی باری پر آنا ہوگا۔ (54/28)

فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطٰى فَعَقَرَ ﴿٢٩﴾

پھر (انہوں نے اپنے عہد کی کوئی پرواہ نہ کی) انہوں نے اپنے رفیق کو بلایا (یعنی قبیلہ کے سردار کو بلا کر ماجرا سنایا) اس نے غصے میں آکر بڑی جرات و جسارت سے وار کیا اور اونٹنی کی کونچیں کاٹ دیں (جس سے وہ ہلاک ہوگئی) (54/29)

Marfat.com

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿٣٠﴾

پھر ہم نے (اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق) سخت عذاب بھیجا جس سے سب ہلاک ہوگئے) کیسا تھا میرا عذاب اور کیسی تھیں میری تنبیہات تنذیرات۔ (54/30)

اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوْا كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ ﴿٣١﴾

بلاشبہ ہم نے ان پر ایک سخت گرجتی ہوئی دھماکہ خیز برق بھیجی جس سے وہ کانٹوں کی بوسیدہ باڑے کے چورے کی طرح ہوکر رہ گئے (یعنی تباہ و برباد ہوگئے) (54/31)۔

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٣٢﴾

اور یقیناً ہم نے قرآن کو (سمجھنے سوچنے کے لئے) آسان بنا دیا ہے۔ پھر ہے کوئی نصیحت و موعظت حاصل کرنے والا۔ (54/32)

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍۭ بِالنُّذُرِ ﴿٣٣﴾

اس طرح قوم لوط نے بھی ہمارے رسول کی تنبیہات و تنذیرات کی تکذیب کی (54/33)

اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ؕ نَجَّيْنٰهُمْ بِسَحَرٍ ۙ﴿٣٤﴾

بے شک (ہم نے ان پر آتش فشاں پہاڑ سے) پتھر برسانے والی آندھی چلائی (جس سے سب ہلاک ہوگئے) بجز لوط اور آل لوط کے جنہیں ہم علی الصبح بچا کر وہاں سے نکال دیا تھا (51/32-34) (54/34)

نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ شَكَرَ ﴿٣٥﴾

یہ چیز حضرت لوط اور اس کے پیروکاروں کیلئے ہماری طرف سے نعمت تھی۔ ہم اسی طرح ان لوگوں کو جزا دیتے ہیں جو حق شناس اور شکر گذار ہوتے ہیں۔ (54/35)

وَلَقَدْ اَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ﴿٣٦﴾

اور بلاشبہ حضرت لوط نے اپنی قوم کو بارہا تنبیہات و تنذیرات کیں کہ (اللہ تعالیٰ) کے قانون مکافات کی گرفت سے ڈرتے رہو۔ مگر انہوں نے شک کیا کہ (یونہی دھمکیاں دیتا ہے) اس سے الٹا جھگڑے لگے۔ (54/36)

Marfat.com

وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ عَنْ ضَيْفِهٖ فَطَمَسْنَآ اَعْيُنَهُمْ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿٣٧﴾

اور بلاشبہ حضرت لوط کی قوم کے لوگوں نے اسکے مہمانوں کو بری نیت سے جانا یعنی نفسانی خواہش سے انکی طرف لپکے (12/23) بالآخر ہم نے انہیں اندھا کر دیا۔ پس اب میرے قانون مکافات عمل کے عذاب اور میری تنبیہات وتنذیرات کا مزہ چکھو۔ (54/37)

وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ﴿٣٨﴾

چنانچہ علی الصبح انہیں نہ ٹلنے والے عذاب نے آلیا۔ (54/38)

فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿٣٩﴾

پس اب میرے قوانین مکافات کے مطابق میرے اس عذاب کا مزہ چکھو۔ (54/39)

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٤٠﴾ ع ٢ ١٨ ٩

اور بے شک ہم نے قرآن حکیم کو نصیحت حاصل کرنے کے لئے بڑا آسان بنا دیا ہے سو ہے کوئی جو اس پر غور وتفکر کر کے اس سے نصیحت وموعظت حاصل کرے؟ (54/40)

وَلَقَدْ جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ﴿٤١﴾

اور اسی طرح بلاشبہ آل فرعون کے (پیروکاروں) کے پاس ہمارے رسول پہنچے تھے جنہوں تنبیہات وتنذیرات کی تھیں۔ (54/41)

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿٤٢﴾

انہوں نے ہمارے احکام وقوانین کو جھٹلایا۔ اس پر (ہمارے قانون مکافات) کے آہنی پنجہ نے ان پر ایسی گرفت کی جیسے ایک زبردست قوت والے ہاتھوں نے گرفت کی ہو۔ (54/42)

اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ فِي الزُّبُرِ ﴿٤٣﴾

(اے رسول! اقوام عالم کی سابقہ داستانیں سنا کر) تم اپنے زمانے کے منکرین سے پوچھو کیا تم سب قوت وشوکت میں ان اقوام سے بڑھ کر ہو (کہ تمہیں سزا نہ ملے گی) یا تمہارے لئے ہمارے صحیفوں میں معافی نامہ لکھا ہوا ہے؟ (54/43)

Marfat.com

اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ﴿۴۴﴾

کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم ایک مضبوط جمعیت ہیں؟ ایک دوسرے کی مدد کے لئے جمع ہو جائیں گے۔(54/44)

سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ﴿۴۵﴾

عنقریب یہ جمعیت شکست فاش سے دوچار ہوگی اور وہ پیٹھ دکھا کر بھاگ نکلیں گے۔(54/45)

بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ ﴿۴۶﴾

بلکہ (ان ظالم لوگوں کو سزا دینے کے لئے) وہ انقلاب کی گھڑی جو سخت تلخ ہوگی اور متحیر طریق سے آئیگی۔(54/46)

اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿۴۷﴾

يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ؕ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ﴿۴۸﴾

یہ مجرمین اس وقت سخت ہلاکت و مصیبت میں ہونگے آشفتہ سری، خوف و حزن کے کرب میں مبتلا ہونگے۔ جب انہیں منہ کے بل نار جہنم میں گھسیٹا جائیگا اور انہیں کہا جائیگا کہ اب جہنم کی لپیٹ کا مزا چکھو۔(54/47)(54/48)

اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ﴿۴۹﴾

بلاشبہ ہم نے (اپنے قانون مشیت و حکمت کے مطابق) ہر چیز کو ایک انداز پر پیدا کیا ہے (مطلب یہ ہے کہ کفار مکہ کبھی اپنے اندازہ سے آگے نہیں جا سکتے۔ ایک وقت پر ان کی بھی صفیں لپیٹ دی جائینگی)(54/49)

وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ﴿۵۰﴾

ہمارا حکم تو بس ایک ہی حکم ہوتا ہے اور پلک جھپکنے میں آ جاتا ہے۔(54/50)

وقف لازم

Marfat.com

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَآ اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۵۱﴾

(اس فیصلہ کے مطابق) بلاشبہ ہم تمہارے جیسے سرکشوں اور مستبدوں کو اس سے پہلے ہلاک کر چکے ہیں تو کیا تم میں سے کوئی ہے جو ان حقائق پر غور کر کے نصیحت و موعظت حاصل کرے۔ (54/51)

وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ ﴿۵۲﴾

وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ﴿۵۳﴾

اور جو کچھ بھی اکتساب یہ کرتے ہیں وہ سب انکے اعمال ناموں کی کتب میں درج ہیں اور ہر ایک چھوٹی اور بڑی بات ضبط تحریر میں آتی رہتی ہے۔ (54/52-53)

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ﴿۵۴﴾

یقیناً متقی جنتی باغات اور نہروں میں ہونگے۔ (54/54)

فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿۵۵﴾ ع ۳ ۱۵ ۱۰

یہ وہ مقام ہے جس میں زندگی کی تمام خوشگواریاں موجود ہیں (جس کی ممکنات بے کراں ہیں) کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ ہے جو تمام اختیار و اقتدار کا مالک ہے۔ (54/55)

سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ مَدَنِيَّةٌ

اٰيَاتُهَا ۷۸ رُكُوْعَاتُهَا ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلرَّحْمٰنُ ﴿۱﴾

عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ﴿۲﴾

رب رحمٰن ہی ہے۔ جس نے قرآن حکیم اور رموز حیات کی تعلیم (محمد رسول اللہ کو دی ہے) (55/1-2)

Marfat.com

خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ﴿۳﴾
عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ﴿۴﴾

اسی نے نوع انسان کو پیدا کیا اور اسے بولنا سکھایا یعنی اپنے مافی الضمیر کا اظہار و ابلاغ کرنا سکھایا ہے۔(55/3-4)

اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ﴿۵﴾
وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ﴿۶﴾
وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ۙ﴿۷﴾
اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ﴿۸﴾

سورج اور چاند جیسے عظیم الجثہ کرے ایک مقررہ حساب اور اندازے کے مطابق (اپنے اپنے Orbits) پر چل رہے ہیں۔ زمین پر پودے (یعنی بغیر تنے کی بیلیں اور جڑی بوٹیاں) اور بڑے بڑے تن آور درخت سب اس کے حضور سجدہ ریز ہیں اس نے اپنے قانون کی رو سے تمام اجرام فلکی کو فضا کی پنہائیوں (لامتناہی بلندیوں) میں اس انداز سے رکھا ہے کے انکے ربط وضبط کے لئے جس توازن کی ضرورت ہے اس میں ذرہ برابر فرق پیدا نہیں ہونے پاتا۔ یہ قرآن کریم انسانوں پر اس غرض کیلئے بھی نازل کیا ہے کہ انکے معاشرے میں باہمی ربط وضبط اور عدل وتوازن کی ضرورت ہے۔ اس میں خلل وبگاڑ اور فساد پیدا نہ ہونے پائے۔(31/10, 13/2, 36/40, 21/33) (5تا55/8)

وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ﴿۹﴾

تاکہ تم اس توازن کو عدل وانصاف اور ربط وضبط کے ساتھ قائم رکھ سکو اور کسی کے حقوق و فرائض میں کسی قسم کی کمی بیشی نہ کرنے پاؤ (ناپ تول کے پیمانوں میں ڈنڈی نہ مارو) (55/9)

وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ۙ﴿۱۰﴾
فِيْهَا فَاكِهَةٌ ۙ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ﴿۱۱﴾ صلے

Marfat.com

وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ﴿۱۲﴾

اور اس نے کرہ ارض کو تمام مخلوقات کے لئے بنایا (تا کہ اس میں زندگی بسر کریں اور حصول معاش کے لئے سعی کریں کیونکہ زندہ ہر ایک چیز ہے کوشش ناتمام سے) اس میں انواع و اقسام کے پھل بکثرت ہیں (23/19) اور کھجور کے درخت بھی جنکے خوشے غلافوں میں لپٹے ہوئے ہیں (41/49) اور ہر قسم کے غلے ہیں جنکے ساتھ بھوسہ بھی ہوتا ہے اور خوشبودار گھاس اور راحت بخش پھول ہیں۔ (10 تا 55/12)

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۳﴾

تو پھر (بتاؤ اے جن انس!) تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (55/13)

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ﴿۱۴﴾

(تم اللہ تعالیٰ کی قدرت کا اندازہ کرنے کیلئے انسان کی تخلیق پر غور کرو) اس نے انسان کی پیدائش کی ابتدا بجنے والی سوختہ مٹی سے کی (15/26)(55/14)

وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ﴿۱۵﴾

اور جنات (جو کہ اب غیر مرئی مخلوق ہے) کو اپنی تخلیقی سنت کے مطابق آگ کے شعلے سے پیدا کیا (آگ کی ایسی لپٹ جس کا دھواں نہیں ہوتا) (55/15)

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۶﴾

پس (اے گروہ جن وانس!) تم اپنے پروردگار کی کس کس قدرت کو جھٹلاؤ گے؟ (55/16)

رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ﴿۱۷﴾

وہی مشرقین اور مغربین کا رب ہے (مراد ہے مقامات طلوع آفتاب و غروب آفتاب)۔ (55/17)

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۸﴾

Marfat.com

اے گروہ جن وانس! تم اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟(55/18)

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ﴿۱۹﴾
بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ﴿۲۰﴾

(ذرا زمین پر بہنے والے دریاؤں، سمندروں کو دیکھو) اس (اللہ) نے سمندروں کو باہم ملا کر رواں دواں کر دیا ہے۔ مگر کبھی ایسا نہیں ہوتا کہ ان کے پانی آپس میں مل جائیں۔ انکے درمیان (ایک غیر مرئی) اوٹ ہوتی ہے جو انہیں الگ الگ رکھتی ہے۔ (35/12, 25/53) (55/19-20)

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۱﴾

پس (اے گروہ جن وانس!) ذرا غور کرو تم اپنے پروردگار کی کس کس قدرت و کمالات کو جھٹلاؤ گے؟(55/21)

يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ﴿۲۲﴾

ان دونوں سمندروں کی تہہ سے موتی اور مرجان نکلتے ہیں۔(55/22)

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۳﴾

سو (اے گروہ جن وانس!) تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟(55/23)

وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَـَٔاتُ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿۲۴﴾ النصف

اور ان کی سطح پر پہاڑ جیسے بڑے بڑے (بحری) جہاز اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر تیرتے پھرتے ہیں (یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے قوانین کی اطاعت کا نتیجہ ہے (35/12)(55/24)

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۵﴾ ع ۱۱

پس (اے گروہ جن وانس!) ذرا سوچو، کہ تم اپنے پروردگار کی کس کس قدرت کو جھٹلاؤ گے؟ (55/25)

Marfat.com

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿٢٦﴾

کائنات کی ہر شے تغیر آشنا ہے(55/26)(Everyone on it must pass away)

وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿٢٧﴾

مگر تمہارے رب جلیل کی ذات گرامی تغیرات سے بلند ہے یعنی باقی رہنے والی ہے

(نہ تھا کچھ تو خدا تھا، کچھ نہ ہوگا تو خدا ہوگا) (55/27)

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٨﴾

پس اے (گروہ جن وانس!) تم اپنے پروردگار کے کن کن کمالات کو جھٹلاؤ گے؟(55/28)

يَسْـَٔلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ﴿٢٩﴾

زمین وآسمان میں جو بھی ہیں سب اپنی حاجات کے لئے اسی سے مانگتے ہیں۔(سب اسی کے محتاج ہیں اس کی کبریائی کا یہ عالم ہے) کہ وہ ہر دور، ہر روز اور ہر لمحہ ایک نئی شان وشوکت میں جلوہ پیدا کرتا رہتا ہے۔(14/34, 35/15) (55/29)

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٠﴾

پس اے (گروہِ جن وانس!) ذرا سوچو تم اپنے پروردگار کی کس کس صفات حسنہ وحمیدہ کو جھٹلاؤ گے؟ (55/30)

سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ﴿٣١﴾

(اے گروہ جن وانس!) عنقریب وہ وقت آیا چاہتا ہے جب ہم فرصت پا کر تمہاری طرف متوجہ ہونگے (جزا وسزا کا عمل شروع ہوگا۔ فرصت سے مراد یہ نہیں کہ وہ دوسرے کاموں میں مصروف ہے)۔ (55/31)

نوٹ نمبر 1: اللہ تعالیٰ نے جن وانس کو ثقلان کہا ہے۔ وہ اس لئے کہ انہیں باقی سب جانداروں پر جو زمین پر ہیں یہ فضیلت دی گئی ہے کہ وہ عقل وتمیز سے مخصوص ہیں کیونکہ زمین پر ثقل کی طرح ہیں یعنی زمین پر گناہوں کے بوجھ کی طرح ہیں۔

Marfat.com

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۳۲﴾

پس (اے گروہ جن و انس!) تم اپنے پروردگار کے کس کس احسانات کو جھٹلاؤ گے؟ (55/32)

یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿۳۳﴾

(اے گروہ جن وانس!) اگر تم میں ارضی وسماوی کروں کی حدود سے پار نکل جانے کی استطاعت ہے تو نکل جاؤ۔ مگر تم (سائنس اور تکنیکی علم) کی قوت تسخیر کے بغیر انکے پار نہیں نکل سکتے۔ (55/33)

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۳۴﴾

سو (اے گروہ جن وانس) تم اپنے رب کی کن کن قدرتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (55/34)

یُرْسَلُ عَلَیْکُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّ نُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ﴿۳۵﴾

تم دونوں گروہوں پر آگ کے شعلے اور دھواں بھیجا جائیگا پھر (تم نہ مقابلہ کرسکو گے) اور نہ اپنے آپ کو بچا سکو گے۔ (55/35)

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۳۶﴾

پس (اے گروہ جن وانس!) تم اپنے رب کی کن کن طاقتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (55/36)

فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَکَانَتْ وَرْدَةً کَالدِّهَانِ ﴿۳۷﴾

پھر (اس کا کیا حال ہوگا) جب آسمان پھٹ جائیگا اور چمڑے کی طرح سرخ ہو جائیگا اور یوں ہر شے کو جلا کر اور پگھلا کر تباہ کر دیگا۔ (70/8)(55/37)

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۳۸﴾

پھر (اے گروہ جن وانس!) تم اپنے رب کی کن کن قوتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (55/39)

Marfat.com

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْئَلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖٓ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ۚ ﴿۳۹﴾

پھر اس دن نہ تو کسی انسان نہ ہی کسی جن سے ان کے جرائم کے متعلق سوالات کی ضرورت پیش آئیگی (کیونکہ ہر ایک کا جرم اسکی پیشانی سے عیاں ہوجائیگا)(55/39)

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۰﴾

پس (اے گروہ جن وانس!) اپنے رب کی کون کونسی قوت کو جھٹلاؤ گے؟(55/40)

يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ ۚ ﴿۴۱﴾

وہاں پر مجرمین اپنے علامتی نشانات سے پہچانے جائیں گے اور انہیں پیشانی کے بالوں اور پاؤں سے پکڑ کر گھسیٹا جائیگا۔(55/41)

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۲﴾

تو پھر (بتاؤ اے گروہ جن وانس!) تم اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل کی کون کون سی قوت و طاقت کو جھٹلاؤ گے؟(55/42)

هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۙ ﴿۴۳﴾

(پھر اس وقت ندا آئیگی) اے مجرمین یہ وہی جہنم ہے جسکو تم جھٹلایا کرتے تھے(55/43)

يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ۚ ﴿۴۴﴾

ایک طرف آگ کا ایسا عذاب جان سوز اور دوسری طرف کھولتا ہوا پانی ان دونوں کے درمیان گھومتے پھریں گے ۔(55/44)

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۵﴾ ع ۲ ۲۰ ۱۲

پھر (بتاؤ اے گروہ جن وانس!) تم اپنے رب کی کن کن قدرتوں کو جھٹلاؤ گے؟(55/45)

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۚ ﴿۴۶﴾

اور ہر اس شخص کے لئے جو اپنے رب کے حضور جزا اور سزا کے پیش آنے کا خوف رکھتا ہے اس کے لئے دو جنتیں ہونگی ایک دنیا میں جنت اور دوسری آخرت میں جنت (55/46)

Marfat.com

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۴۷﴾

(تو پھر اے گروہ جن وانس!) تم اپنے رب کے کن کن انعامات کو جھٹلاؤ گے؟ (55/47)

ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ﴿۴۸﴾

ان دونوں جنتوں میں مختلف علوم وفنون کے مرکز اور (کھانے کیلئے) مختلف اقسام کے اشجار وثمرات ہونگے۔ (55/48)

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۴۹﴾

(ایسی آسائشیں اور نعمتیں ہوتے ہوئے) سوائے گروہ جن وانس! تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (55/49)

فِیْهِمَا عَیْنٰنِ تَجْرِیٰنِ ﴿۵۰﴾

ان دونوں جنتوں میں دو چشمے رواں دواں ہونگے۔ (55/50)

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۵۱﴾

(ان حقائق کی روشنی میں تم ذرا غور کرو) کہ تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں اور قدرتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (55/51)

فِیْهِمَا مِنْ کُلِّ فَاکِهَةٍ زَوْجٰنِ ﴿۵۲﴾

دونوں باغوں میں ہر پھل کی دو قسمیں ہونگی۔ (55/52)

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۵۳﴾

پس (اے گروہ جن وانس!) تم اپنے رب کے کن کن انعامات کو جھٹلاؤ گے؟ (55/53)

مُتَّکِـِٔیْنَ عَلٰی فُرُشٍ بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ؕ وَجَنَا الْجَنَّتَیْنِ دَانٍ ﴿۵۴﴾

جنتی لوگ ایسے فرشوں پر تکئے لگائے بیٹھے ہونگے جن (تکیوں) کے اندر استر بیز دریشم کے ہونگے اور باغوں کی شاخیں پھلوں سے (لدی) جھکی ہوئی ہونگی۔ (55/54)

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۵۵﴾

پس (اے گروہ جن وانس!) تم اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (55/55)

Marfat.com

فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ۙ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ۚ ﴿۵۶﴾

(ان نعمتوں بھرے باغوں میں) شرمیلی نگاہوں اور حیا کی وجہ سے سمٹا کر رکھنے والیاں دوشیزائیں ہونگی۔ جنکو اہل جنت سے پہلے نہ کسی انسان اور نہ کسی جن نے چھوا تک نہ ہوگا۔ (معلوم ہوتا ہے کہ جنوں کے لئے انکی نسل سے انکی زوج ہونگی)۔ (55/56)

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۚ ﴿۵۷﴾

سو (اے گروہ جن و انس!) تم اپنے رب کی ان نعمتوں میں کس کس کی تکذیب کروگے؟ (55/57)

كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ۚ ﴿۵۸﴾

ایسی حسین وجمیل گویا کہ یاقوت ومرجان (As rubies and pearls)(55/58)

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۹﴾

پس تم اپنے رب کے کن کن انعامات کو جھٹلاؤ گے؟ (55/59)

هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ۚ ﴿۶۰﴾

حسن سلوک کا بدلہ حسن سلوک کے سوا اور کیا ہوسکتا ہے؟ (55/60)

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۱﴾

پس (اے گروہ جن وانس!) تم اپنے رب کے کس کس احسان کو جھٹلاؤ گے؟ (55/61)

وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ۚ ﴿۶۲﴾

اور ان دونوں باغوں کے علاوہ دو باغ اور بھی ہونگے (یعنی دو باغ مقربین کے لئے ہیں اور دو باغ اصحاب یمین کے لئے جن کے اوصاف الگ الگ ارشاد فرمائے گئے ہیں) (55/62)

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۙ ﴿۶۳﴾

تو پھر تم اپنے رب کے کن کن انعامات کو جھٹلاؤ گے؟ (55/63)

مُدْهَآمَّتٰنِ ۚ ﴿۶۴﴾

Marfat.com

ایسی جنتی زندگی جس کی تروتازگی، شادابی و سرسبزی اور شگفتگی اپنی انتہا کو پہنچی ہوگی۔ (55/64)

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۚ﴿۶۵﴾

پس (اے گروہ جن وانس! ذرا سوچو اور بتاؤ) تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (55/65)

فِیْهِمَا عَیْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ۚ﴿۶۶﴾

ان دونوں جنتوں میں ایسے چشمے جو اپنے جوش دروں سے فواروں کی طرح ابل رہے ہونگے۔ (55/66)

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۶۷﴾

پس (اے گروہ جن وانس!) تم اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (55/67)

فِیْهِمَا فَاکِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ۚ﴿۶۸﴾

ان دونوں میں تروتازہ پھل، کھجوریں اور انار یعنی ہر قسم کا تروتازہ سامان زیست باافراط ہوگا۔ (55/68)

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۚ﴿۶۹﴾

پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (55/69)

فِیْهِنَّ خَیْرٰتٌ حِسَانٌ ۚ﴿۷۰﴾

(ان سب حسین نظاروں اور نعمتوں بھرے باغوں میں) حسین وجمیل اور خوبصورت اور باسیرت حوریں ہونگی۔ (55/70)

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۚ﴿۷۱﴾

لہٰذا تم اپنے رب کے انعامات واکرام میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟ (55/71)

Marfat.com

حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ۚ﴿٧٢﴾

وہ بڑی بڑی خوبصورت آنکھوں والی حوریں خیموں میں ٹھہری ہونگی۔(55/72)

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۚ﴿٧٣﴾

پھر بتاؤ اپنے رب کے کن کن احسانات کو جھٹلاؤ گے؟ (55/73)

لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ۚ﴿٧٤﴾

(ان جنتیوں) سے پہلے انہیں کسی انسان نے یا جن نے چھوا تک نہ ہوگا۔ الغرض دوشیزائیں جمال و نظافت اور عفت و عصمت کی پیکر ہونگی۔(55/74)

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۚ﴿٧٥﴾

پھر تم اپنے رب کے کس کس انعامات کو جھٹلاؤ گے؟(55/75)

مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ۚ﴿٧٦﴾

(وہ اہل جنت) سبز قالینوں اور نادر فروش پر تکئے لگائے بیٹھے ہونگے۔ (55/76)

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٧﴾

سو تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟(55/77)

تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿٧٨﴾ ع ٣ ٢٣ ١٣

بہت برکت والا ہے تیرے رب کا نام جو بڑی عظمت و تکریم والا ہے۔(55/78)

اٰيَاتُهَا ٩٦ سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّيَّةٌ رُكُوْعَاتُهَا ٣

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۙ﴿١﴾

لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ۘ﴿٢﴾ وقف لازم

Marfat.com

جب ہونے والا واقعہ ہو جائے گا۔ جس کے واقعہ ہونے میں کچھ بھی جھوٹ نہیں (اور نہ ہی کسی شک وشبہ کی کوئی گنجائش ہے) (56/1-2)

خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ۙ﴿۳﴾

وہ تہہ وبالا کر دینے والی آفت ہوگی جو آج مغرور ومتکبر ہیں اور اپنے آپ کو بڑا سمجھتے ہیں وہ پست اور ذلیل وخوار ہو جائینگے (56/3)

اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ۙ﴿۴﴾

وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۙ﴿۵﴾

فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ۙ﴿۶﴾

جب زمین سخت حرکت سے متزلزل ہو جائیگی (99/1) اور پہاڑ ٹوٹ پھوٹ کر ریزہ ریزہ ہو جائیں گے پھر پراگندہ ہو کر گرد وغبار کی طرح اڑنے لگیں گے۔ (81/3, 28/20, 77/10, 20/105, 25/23) (56/6تا4)

وَّكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ؕ﴿۷﴾

اس وقت تم تین گروہوں میں تقسیم ہو جاؤ گے۔ (56/7)

فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ؕ﴿۸﴾

پس دائیں بازو والے یا اہل یمن کی سعادت اور خوش بختی کا کیا کہنا۔ انکی زندگی بابرکت ہوگی۔ (56/8)

وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ؕ﴿۹﴾

اور بائیں بازو والوں کی شومئی قسمت ونحوست کا کیا پوچھنا، ان کی حالت ناگفتہ بہ ہوگی۔ (56/9) (58/40)

وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۙ﴿۱۰﴾

Marfat.com

اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۚ﴿١١﴾
فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿١٢﴾

تیسرا گروہ ان لوگوں کا ہوگا جو مساف زندگی میں سبقت لے جانے والے تھے (یعنی مہاجرو انصار اور وہ جو ہجرت سے پہلے مشرف اسلام ہوئے) یہی لوگ (اپنے رب) کے مقرب ہونگے اور یہی لوگ آسائشوں اور سرفرازیوں اور نعمتوں بھری جنتوں میں ہونگے۔ (10 تا 56/12)

ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۙ﴿١٣﴾
وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ؕ﴿١٤﴾
عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ۙ﴿١٥﴾
مُّتَّكِـِٕيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ﴿١٦﴾

ایک بڑی جماعت پہلوں میں سے اور قلیل تعداد پچھلوں میں سے، جواہرات سے مرصع پلنگوں پر بڑے مزے سے تکئے لگائے آمنے سامنے بیٹھے ہونگے۔ (13 تا 56/16)

يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۙ﴿١٧﴾
بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ ۙ۬ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ۙ﴿١٨﴾

ان کے گرداگرد سدا نوجوان رہنے والے مزین لڑکے پھرتے ہونگے جو آبخورے اور آب ریز (لوئے صراحیاں) جو نہایت عمدہ مشروبات سے لبریز پیش کرنے کیلئے ہمہ وقت حاضر ہوں گے۔ (56/17-18)

لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ۙ﴿١٩﴾

ان مشروبات کے پینے سے نہ تو سرگرانی ہوگی، نہ ہی کسی قسم کا نشہ اور نہ ہی لذت و سرور میں کوئی کمی ہوگی۔ (37/46-47)(56/19)

وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ۙ﴿٢٠﴾
وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ؕ﴿٢١﴾

Marfat.com

کھانے کے لئے منتخب پھل (Natural selection) اوران کے حسب پسند پرندوں کا گوشت۔(56/20-21)

وَحُوْرٌ عِيْنٌ ﴿٢٢﴾
كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ﴿٢٣﴾

علاوہ ازیں انکے لئے بڑی بڑی آنکھوں والی خوبصورت سفید فام حوریں، ایسی حسین وجمیل جیسے خیرہ چشم حفاظت سے رکھے ہوئے مروارید موتی۔(56/22-23)

جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٤﴾

یہ سب آسائشیں اور سرفرازیاں (اللہ تعالیٰ کے قوانین مکافات عمل اور فضل وانعام اکرام) کے نتائج میں ہونگی۔(56/24)

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ﴿٢٥﴾
اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ﴿٢٦﴾

وہاں پر کسی قسم کی لغویات ہونگی نہ ایسی ہی کوئی بات جس سے انسانی جذبات مضمحل ہوں۔ وہاں جو بات بھی ہوگی صحیح سکون واطمینان اور امن وسلامتی کی ہوگی۔(56/25-26)

وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ﴿٢٧﴾

اہل یمن وسعادت کو (سبحان اللہ) قرب الٰہی ہوگا (53/8) ان کی سعادت بخشیوں کا کیا کہنا (جن کے اعمال نامہ ان کے دائیں ہاتھ میں ہوگا)(56/27)

فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ﴿٢٨﴾

ان کے باغوں میں ایسی بے خار بیریاں ہونگی جنکی شاخیں پھل کے بوجھ سے جھک رہی ہونگی۔(56/28)

وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ﴿٢٩﴾
وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴿٣٠﴾

Marfat.com

وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ﴿٣١﴾
وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ﴿٣٢﴾
لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ﴿٣٣﴾

اور عمدہ قسم کے کیلے تہ بتہ لٹکتے ہونگے، اور دور دور تک گھیرے درختوں والے سائے، نہایت صاف شفاف پانی رواں دواں (جسے زمین کھود کر نہ نکالنا پڑے) اور سدا بہار اور بکثرت ملنے والے پھل جو کبھی ختم نہ ہوں اور نہ ان سے ممانعت ہوگی۔ (56/29 تا 56/33)

وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ﴿٣٤﴾
اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ﴿٣٥﴾
فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ﴿٣٦﴾
عُرُبًا اَتْرَابًا ﴿٣٧﴾
لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٣٨﴾ ع ١٤

اور عالی مرتبت بیگمات، صحیح تعلیم و تربیت اور عمل صالح سے ان میں ایسی تبدیلی ہوگی، کہ وہ ہمارے یہاں ایک مخلوق بن جائینگی، جنکی پہلے نظیر (مثل) نہ ہونگی، شائستہ مہذب اور مزاج و اطوار میں مماثل (56/33 78) سعادت بخش لوگوں کیلئے۔ (56/34 تا 56/38)

ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٣٩﴾

ان میں پائنیرز (Pioneers) رہنماؤں اور ہادیوں کی ایک بڑی جماعت ہوگی۔ (56/39)

وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿٤٠﴾

اور ایک بڑی جماعت بعد میں دینی اقدار پر ایمان لانے والی شامل ہوگی۔ (56/40)

وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ﴿٤١﴾

اور اعمالنامہ بائیں ہاتھ میں دیئے جانے والے اہل جہنم کیسے سوختہ ساماں ہونگے۔ (56/41)(56/9)

Marfat.com

فِيْ سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ ﴿٤٢﴾
وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ﴿٤٣﴾

جھلستی ہوئی لو اور سخت گرم پانی کے مابین (56/42) اور سیاہ اذیت ناک دھوئیں کے سائے ہیں۔(56/43)

لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ ﴿٤٤﴾

نہ انکے لئے ٹھنڈک ہی ہوگی اور نہ کوئی خوشگواری و فرحت (Pleasentness) (56/44)

اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ﴿٤٥﴾

یہاں آنے سے پہلے انہیں دوسروں کی کمائی پر عیش اور آسودگی نے بدمست کر دیا تھا۔(56/45)

وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ﴿٤٦﴾

یہ بڑے بڑے سخت جرائم پر مصر رہا کرتے تھے۔(56/46)

وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ ۙ اَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿٤٧﴾

اور کہا کرتے تھے کہ جب ہم مر کر مٹی اور ہڈیاں رہ جائینگے کیا ہم بھی زندہ کر کے اٹھائے جائینگے (50/3, 37/53, 37/16, 27/67, 23/35) اور کیا ہمارے آباؤ اجداد بھی۔ (56/47)

اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿٤٨﴾

اور کیا ہمارے پہلے آباؤ اجداد بھی (56/48)

قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ﴿٤٩﴾

اے رسول! کہہ دو: بلاشبہ پہلے اور پچھلے ایک مقرر وقت پر ضرور جمع کئے جائیں گے۔(56/49)

لَمَجْمُوْعُوْنَ ۙ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٥٠﴾

یقیناً سب بنی نوع انسان دوبارہ زندہ کر کے ایک مقررہ دن اور مقررہ وقت پر اکھٹے کئے جائیں گے (56/50)

Marfat.com

ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ۙ﴿۵۱﴾

لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ﴿۵۲﴾

پھر اے گمراہ لوگو! (روز حساب) کو جھٹلانے والو، تم یقیناً زقوم (تھوہر) کے درخت کھانے والے ہو۔ (56/51-52)

فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ۚ﴿۵۳﴾

فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ۚ﴿۵۴﴾

پس اسی سے تم اپنے پیٹ بھرو گے اور اوپر سے سخت گرم پانی پیو گے۔ (56/53-54)

فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ؕ﴿۵۵﴾

جیسے سخت پیاسے اونٹ پانی پیتے ہیں اور انکی تشنگی دور نہیں ہوتی۔ (56/55)

هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ؕ﴿۵۶﴾

حساب و جزا کے روز اہل یمن کی ضیافت ہوگی۔ (56/56)

نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿۵۷﴾

ہم نے ہی تم کو پیدا کیا ہے پھر کیوں تم نشاۃ ثانیہ کی تصدیق نہیں کرتے ہو۔ (56/57)

اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ؕ﴿۵۸﴾

ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿۵۹﴾

کیا تم نے کبھی غور کیا ہے کہ یہ نطفہ جو تم نے عورتوں کے رحم میں ڈالتے ہو (اُس سے بچہ کون بناتا ہے)؟ تخلیق تم کرتے ہو یا ہم کرتے ہیں (56/58-59)

نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ۙ﴿۶۰﴾

ہم نے تمہارے درمیان تمہاری موت کے انداز سے مقرر کر دیئے اور ہم اس امر میں بے بس نہیں (8/59)(56/60)

عَلٰۤى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۱﴾

(ہمارے اختیار میں ہے) یہ بات کہ (تم کو اس دنیا سے نابود کر دیں) اور تمہاری طرح کے

Marfat.com

اور لوگ تمہاری جگہ لے آئیں اور تم کو ایسی حالت میں پیدا کردیں جس کا تمہیں علم نہیں ہے۔ (56/61)

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٦٢﴾

یقیناً تمہیں اپنی پہلی پیدائش کا علم تو ہے (جس میں کسی کو شک وشبہ کی گنجائش نہیں) پھر تم کیوں دوبارہ (نشاۃ ثانیہ) پیدا ہونے کا انکار کرتے ہو، تم کیوں غور وفکر نہیں کرتے، اور سبق حاصل کرتے۔ (56/62)

اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ﴿٦٣﴾ ط

ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ﴿٦٤﴾

کیا تم نے کبھی غور وفکر کیا ہے؟ کہ جو کچھ تم کاشت کرتے ہو، کیا تم اسے اگاتے ہو؟ یا ہم اسکی نشوونما کرتے ہیں؟ (56/63-64)

لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿٦٥﴾

اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ﴿٦٦﴾

اگر (اپنے قانون مشیت وحکمت کے مطابق) چاہیں تو کھیتی کو بھسم کر کے رکھ دیں پھر تم تعجب میں پڑ جاؤ گے (یہ کہنے لگو گے) کہ ہم پر الٹا تاوان (چٹی) پڑ گیا۔ مقروض بھی ہوئے اور حاصل بھی کچھ نہ ہوا۔ (56/65-66)

بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿٦٧﴾

بلکہ ہم محروم رہ جانے والے ہیں (56/67)

اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ﴿٦٨﴾ ط

ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ﴿٦٩﴾

کیا تم نے کبھی غور وفکر کی نگاہوں سے میٹھے پانی کو دیکھا ہے جو تم پیتے ہو، کیا اس پانی کو بادلوں سے تم برساتے ہو؟ یا اس کے برسانے والے ہم ہیں۔ (56/68-69)

Marfat.com

لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٠﴾

اگر ہم (اپنے قانون مشیت وحکمت کی رو سے) چاہیں تو اسے سخت کڑوا، کھاری بنا کر رکھ دیں۔ پھر تم کیوں ہمارا شکر ادا نہیں کرتے ہو؟ (اور ہمارے قانون واحکام کے مطابق زندگی بسر نہیں کرتے؟) (56/70)(25/53, 35/12)

اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ ﴿٧١﴾

ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِـُٔوْنَ ﴿٧٢﴾

کیا تم نے اس آگ پر غور کیا جسے تم روشن کرتے ہو؟ (56/71) کیا اس کا درخت جس سے تم آگ جلاتے ہو تم نے پیدا کیا ہے یا ہم اسکے پیدا کرنے والے ہیں اور پروان چڑھانے والے ہیں؟ (56/72) 56/71

نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّمَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ ﴿٧٣﴾

ہم نے اس درخت اور آگ کو (اپنی قدرت اور حکمت) کی یاددہانی کا ذریعہ اور ضرورت مندوں کیلئے سامان زیست بنایا ہے۔ (56/73)

فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٧٤﴾ ع

الثلثة ٢ ع ٣٦ ١٥

پس (اے رسول!) اپنے رب عظیم کے نام کی تسبیح کرو یعنی اپنے رب کی ربوبیت عظمیٰ کے قیام کیلئے سرگرم عمل رہو۔ (56/74)

فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ﴿٧٥﴾

وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ﴿٧٦﴾

اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ﴿٧٧﴾

فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ﴿٧٨﴾

چنانچہ ہم آسمانی کروں کے مواقع کی قسم کھاتے ہیں، اور درحقیقت یہ ایک بڑی عظیم قسم ہے۔ اگر تمہیں معلوم ہو جائے کہ مواقع النجوم کیا ہیں تو ستاروں کی گزرگاہوں کی یہ شہادت تم پر واضح کر دیگی

Marfat.com

کہ قرآن نوع انسان کیلئے کس قدر منفعت بخش اور زندگی کی خوشحالیوں اور فراوانیوں کا کیسا کفیل ہے (چنانچہ ان آیات مقدسہ میں مواقع النجوم کو اس حقیقت کیلئے بطور شہادت پیش کیا گیا ہے کہ قرآن کریم ان آیات کا مفصل بیان ہے) لیکن اسکے زندگی بخش اور اٹل قوانین ایک کتاب میں محفوظ و مصئون کے اندر اس طرح محفوظ پڑے ہیں جس طرح موتی سیپ کے اندر محفوظ ہیں۔ (75 تا 56/78)

لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ؕ﴿۷۹﴾
تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۰﴾

لیکن اس کے حقائق سے وہی لوگ صحیح معنوں میں مستفید ہو سکتے ہیں جن کو قلب و دماغ کی طہارت و پاکیزگی میسر ہو اور جو ان کے خود تراشیدہ تصورات و توہمات سے مغلوب نہ ہوں۔ یہ قرآن کریم اسی ہستی کی طرف سے نازل ہوا ہے جس نے تمام کائنات کی ہر شے کی پرورش اور نشو و نما کی ذمہ داری اسکے نقطہ آغاز سے لے کر اس کے نقطہ تکمیل تک کیلئے لے رکھی ہے۔ (56/79-80)

نوٹ نمبر 1: یہ وضاحت کر دینا بھی ضروری ہے کہ ان آیات مقدسہ 75 تا 80 جو لفظ نجوم استعمال ہوا ہے اس کے معنی کیا ہیں۔ ہمارے اکثر مفسرین نے (انجم جمع) نجوم کے معنے ستارے لیا ہے لیکن دراصل اس میں ستارے سیارے اور دیگر ہر اقسام کے کرے شامل ہیں۔ قرآن کریم نے آج سے سوا چودہ (1425) سو سال پہلے اعلان کیا تھا کہ اگر تمہیں اس بات کا علم ہو جائے کہ مواقع النجوم کی ماہیت کیا ہے تو تم جان لو گے کہ یہ ایک بہت بڑی عظیم قسم ہے۔ قرآن کریم کی کسی نہ کسی چیز کے متعلق قسمیں تو اور بے شمار جگہوں پر آتی ہیں لیکن یہاں کہا گیا ہے کہ بڑی عظیم قسم ہے۔ قرآن کریم نے یہاں علم کا بھی ذکر کیا ہے۔ حقیقتاً ایک علم وہ ہے جو انبیائے کرام کی وساطت سے بذریعہ وحی انسان کو پہنچا ہے اور دوسرا علم وہ ہے جو انسان نے تسخیر کائنات کے ذریعے خود حاصل کیا ہے۔ اس کے علاوہ جو کچھ ہے جاہل انسانوں کے خود تراشیدہ تصورات ہیں، توہمات ہیں۔ باطل عقائد اور پرانے زمانے کے قصے کہانیاں۔ لیکن ان کو علم نہیں کہا جا سکتا۔ یہی ہے وہ کہ قرآن مجید

Marfat.com

فرقان حمید بار بار تسخیر کائنات پر زور دیتا ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں یا آیات جو کائنات میں بکھری پڑی ہیں ان کا علم حاصل کرنے کیلئے بار بار کہتا ہے۔ چنانچہ مندرجہ بالا آیات میں جس چیز کا خاص ذکر کیا گیا ہے وہ مواقع النجوم ہے یعنی آسمانی کروں کا محل وقوع۔ اس ضمن میں قابل غور بات یہ ہے کہ کوئی کرہ ایک جگہ ساکن نہیں ہے، ہر کرہ بڑی تیزی سے اپنے مدار کے اندر ہر وقت گردش کر رہا ہے۔ جسے انگریزی زبان میں (Orbit) کہا جاتا ہے اور قرآن نے اسے فلک کہا ہے۔ وھو الذی خلق الیل والنھار والشمس والقمر کل فی فلك یسجون O (21/33) (انبیاء

(ڈھونڈنے والا ستاروں کی گذرگاہوں کا اپنے افکار کی دنیا میں سفر کرنہ سکا)

أَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ أَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ﴿٨١﴾

تو اس اصل عظیم کے باوجود تم پھر بھی ایسے عظیم اور حسین کلام کے ساتھ بے التفاتی روا رکھتے ہو (You take it lightly)(56/81)

وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ﴿٨٢﴾

تم نے اس رزق کی نعمت بے بہا میں حصہ یہ رکھا ہے کہ جھٹلاتے رہو (کیا تم نے دعوت قرآنی کو اپنے معاشی مفاد کے لئے نقصان دہ سمجھ رکھا ہے یا اس کے نظام کی تکذیب کو اپنے پیٹ کا دھندا بنا رکھا ہے؟)(56/82)

فَلَوْلَآ إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ﴿٨٣﴾

وَأَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ﴿٨٤﴾

(تمہارا یہ روزمرہ کا مشاہدہ ہے) کہ جب تم میں سے کوئی مرنے کے قریب ہوتا ہے اور اسکی جان اسکے حلق میں اٹک جاتی ہے تو تم حسرت و یاس سے اپنی نظروں سے دیکھ رہے ہوتے ہو۔ (کہ وہ مر رہا ہے اور تمہیں اپنی بے بسی کا شدت سے احساس ہوتا ہے)(56/83-84)

وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ﴿٨٥﴾

اور اس وقت ہم تمہاری نسبت اس کے زیادہ قریب ہوتے ہیں مگر تم کو نظر نہیں آتے۔(56/85)

Marfat.com

فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ۙ﴿۸۶﴾
تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۸۷﴾

پس (تم ذرا سوچو تو سہی) کہ اگر تم کسی کے محکوم نہیں یعنی خود مختار ہو تو اس وقت اسکی نکلتی جان کو لوٹا نہیں دیتے اگر تم اپنے زعم میں سچے ہو۔(56/86-87)

فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۙ﴿۸۸﴾
فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ﴿۸۹﴾

پھر اگر مرنے والا شخص (اپنے اعمال کے لحاظ سے اللہ کا) مقرب ہے (بلند رتبے کا مستحق ہو) تو اس کے لئے راحت و آسائش اور خوشحالی کی زندگی ہوتی ہے یعنی نعمتوں بھری جنت ہے۔
(56/88-89)(51/10, 56/10-11)

وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۙ﴿۹۰﴾
فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ؕ﴿۹۱﴾

اور اگر وہ اہل یمن وسعادت والوں میں سے ہے (56/27) تو پھر اسکی پذیرائی واستقبال اسی طرح ہوگا کہ تم پر سلامتی ہو کہ تو اہل یمن وسعادت میں سے ہے۔(56/90-91)

وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ۙ﴿۹۲﴾
فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ۙ﴿۹۳﴾

لیکن اگر مرنے والا (حقائق کو) جھٹلانے والوں اور گمراہ لوگوں میں سے ہے۔تو اسکی تواضع کیلئے سخت گرم پانی ہوگا یا عذاب الیم ہوگا۔(56/92-93)

وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ﴿۹۴﴾
اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ۚ﴿۹۵﴾

اور اسے دوزخ میں جلنا ہے یقیناً یہ امر سچ اور حق ہے (اس میں کسی قسم کے شک وشبہ کی گنجائش قطعاً نہیں) (56/94-95)

Marfat.com

فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴿٩٦﴾ ع ۳ ۱۲ ۱۲

پس (اے رسول!) اپنے رب عظیم کے نام کی تسبیح کرتے رہو (یعنی اپنے رب کی صفت ربوبیت عظمیٰ کو جس پر ساری کائنات کی عمارت استوار ہے انسانی معاشرہ میں عملاً متشکل کرنے کے لئے ہمہ تن سرگرم عمل رہو، اور اس کے راستے میں جو قوتیں مزاحم ہوں ان کے خلاف جدو جہد بھی کرتے رہو)۔ (56/96)

سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ مَدَنِيَّةٌ

اٰیاتھا ۲۹ رکوعاتھا ۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١﴾

کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں جو کچھ بھی ہے، سب اللہ تعالیٰ کے متعین فرمودہ پروگرام کی تکمیل کے لئے سرگرم عمل ہے۔ وہ بڑی ہی سطوت وشوکت اور قوت لایموت کا مالک ہے وہ سراسر حکمت ودانائی پر مبنی ہے۔ (57/1)

لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢﴾

تمام کائنات میں صرف اسی کا قانون نافذ العمل ہے۔ اس کے علاوہ کوئی اور مالک الملک نہیں ہے، حتیٰ کہ زندگی اور موت بھی اسی کے قانون سے وابستہ ہے اس نے ہر چیز کے انداز سے مقرر کر رکھے ہیں۔ (57/2)

هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٣﴾

وہ ذات گرامی زمان ومکان کی نسبتوں سے ماورا ہے۔ وہ سب سے اول بھی ہے اور سب سے آخر بھی وہی ہے اس کے لئے نہ ابتدا ہے نہ انتہا۔ وہ اپنی قدرت کے لحاظ سے الظاہر بھی ہے اور الباطن بھی۔ وہ اللہ معروضی بھی اور موضوعی حقیقت میں (Objective subjective)

Marfat.com

reality) بھی ہے۔اس کا علم ہر شے پر محیط ہے۔(57/3)

نوٹ نمبر 1: مندرج صدر آیت مبارکہ میں فرمان الٰہی ہے کہ جب کائنات معرض وجود میں نہیں آئی تھی اللہ تعالیٰ اس وقت بھی موجود تھا۔ جب کائنات وجود سے عدم میں چلی جائیگی اللہ اس وقت بھی موجود ہوگا۔اس کی ذات کیلئے نہ ابتدا ہے نہ انتہا ہے۔وہ ظاہر بھی ہے اور باطن بھی۔ وہ زمان ومکان (Time and space) سے ماورا ہے۔ جسے کسی تجربے کے ذریعے معلوم نہیں کیا جاسکتا کہ وہ کیا شے ہے۔ لیس کمثلہ شی (42/11 الشوریٰ) وہ (Infinite) لامحدود ہے جس کا احاطہ انسانی ذہن نہیں کرسکتا۔

مرزا اسداللہ خاں غالب اپنے تخیل میں یوں فرماتے ہیں۔

؎ نہ تھا کچھ تو خدا تھا، کچھ نہ ہوتا تو خدا ہوتا ڈبویا مجھ کو ہونے نے نہ ہوتا میں کیا ہوتا

؎ ھوالاول، ھوالآخر، ھوالظاہر ہوالباطن وھوبکل شیٔ علیم لوح خدا تم ہو

(احمد رضا خاں بریلوی)

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ؕ یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْهَا ؕ وَهُوَ مَعَكُمْ اَیْنَ مَا كُنْتُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۝

اس نے کائنات کی بلندیوں اور پستیوں کو چھ مختلف ادوار (Period and stage) میں کئی منازل سے گزار کر اتقائی انداز میں تخلیق کیا۔ پھر اس کا مرکزی کنٹرول مدبر الامور کی حیثیت سے اپنے دست قدرت میں رکھا۔ وہ خوب جانتا ہے جو زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو کچھ زمین سے نکلتا ہے۔اور جو کچھ فضا کی بلندیوں سے نیچے اترتا ہے اور جو کچھ اوپر چڑھتا ہے وہ سب اس کے احاطہ علم میں ہے۔تم جہاں کہیں بھی ہو وہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اسکی نظروں کے سامنے ہے۔(57/4)

Marfat.com

لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝۵

کائنات میں کل اقتدار واختیار اسی کے قبضہ قدرت میں ہے اور ہر قسم کے معاملات کا فیصلہ اسی کے قانون کے مطابق ہوتا ہے (گویا اس کا مطلب ہے کہ تمام امور کے تصفیہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی کتاب سے رجوع لازم ہے) (57/5)

يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ؕ وَهُوَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۶

وہی اپنے قانون طبعی کے مطابق رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ وہ دلوں کے رموز تک کو جانتا ہے۔ (57/6)

اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝۷

لہٰذا تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان بالیقین لاؤ اور (اسلام کی سربلندی کیلئے) خرچ کرو۔ ان چیزوں میں سے جن پر اس نے تمہیں خلیفہ بنایا ہے۔ (Delegation of Power) دی گئی۔ جو لوگ تم میں سے ایمان بالیقین لائیں گے اور اسکی راہ میں خرچ کریں گے ان کے لئے بڑا اجر ہے۔ (57/7)(104/1-9, 9/34-35, 3/92, 2/219)

وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۸

تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں لاتے؟ حالانکہ اللہ کا رسول تمہیں براہ راست دعوت دیتا ہے کہ اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ اور (سچ تو یہ ہے کہ وہ تم سے اطاعت کا) عہد بھی لے چکا ہے اگر تم واقعی مومن ہو۔ (57/8)

هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖۤ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝۹

وہ اللہ تعالیٰ ہی تو ہے جو اپنے بندے پر صاف صاف اور واضح آیات یعنی قوانین واحکام

Marfat.com

نازل کرتا ہے تا کہ وہ تمہیں (کفر وشرک) کی تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لے آئے (اور نور ایمان وتوحید سے تمہارے قلوب منور فرمادے) یقیناً اللہ تعالیٰ تم پر نہایت شفیق ومہربان ہے (57/9)

وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝١٠ ع ١ ١٧

آخر تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم کو (جو مال ودولت دیا گیا ہے اس میں سے اللہ کی راہ میں عوام کی فلاح وبہبود کیلئے) خرچ نہیں کرتے ہو؟ آسمانوں اور زمین کی میراث اللہ ہی کے (مومن) بندوں کیلئے ہے۔ تم میں سے جس نے فتح مکہ سے قبل فی سبیل اللہ خرچ کیا اور قتال فی سبیل اللہ کیا (اللہ کے نزدیک فتح مکہ کے بعد خرچ کرنے والوں کے برابر نہیں ہوسکتا۔ ان لوگوں کا درجہ ان سے کہیں بڑھ کر عظیم ہے جنہوں نے بعد میں خرچ کیا اور قتال کیا اگر چہ اللہ تعالیٰ دونوں ہی سے خیر حسنہ عطا فرمانے کا وعدہ کرتا ہے۔ جو اعمال بھی تم بجا لاتے ہو اللہ تعالیٰ ان سے بخوبی باخبر ہے۔ (56/8-12, 57/10) 55/63)

مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗٓ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ۝١١ ج

کون ہے جو اللہ سبحانہ کو قرض حسنہ دے، جسے اللہ تعالیٰ کئی گنا بڑھا کر لوٹا دے، اور اس کی اس احسان کاری کے لئے بہترین اجر ہے۔ (57/11)

يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝١٢ ج

(ایسا اجر کہ تم دیکھو گے) کہ مومن مردوں اور عورتوں کی پیشانیوں کا نور، انکے آگے آگے دائیں بائیں دوڑ رہا ہوگا (تا کہ ان کی زندگی کی تمام راہیں جگمگا اٹھیں گی) ان سے کہا جائیگا: کہ آج

Marfat.com

تمہارے لئے بشارت ہے۔ تمہارے لئے (نعمتوں بھری) جنتیں ہونگی جن کے نیچے نہریں رواں دواں ہونگی۔ جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہی سب سے عظیم کامرانی اور کامیابی ہے۔ (57/12)

يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ؕ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ؕ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ؕ ﴿۱۳﴾

روز (قیامت) منافق مرد اور منافق عورتیں اہل ایمان سے ملتجی ہونگے کہ ہماری طرف نظر کرم مرحمت فرمایئے تاکہ تمہاری روشنی سے کچھ روشنی لے لیں (تاکہ تمہارے دیئے سے دیئے جلالیں) اس پر ان سے کہا جائیگا: (یہ روشنی دوسروں سے مانگے نہیں ملتی، یہ شمع اپنے اپنے اعمال کے تیل سے روشن ہوا کرتی ہے) لہٰذا پچھلی یعنی دنیوی زندگی کی طرف لوٹ جاؤ اور وہیں یہ روشنی تلاش کرو۔ پھر انکے (اور اہل ایمان کے درمیان) ایک دیوار حائل کردی جائیگی (7/46) جس میں ایک دروازہ ہوگا (جس کے اندر مومن ہونگے) وہاں رحمت ہی رحمت ہوگی اور باہر کی طرف (وہاں منافقین ہونگے) جہاں عذاب ہی عذاب ہوگا۔ (57/13)

يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۱۴﴾

(اس دروازے سے) منافقین ان مومنین کو پکار پکار کر کہیں گے کہ کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے؟ مومن جواب دیں گے، ہاں تم بظاہر ہمارے ساتھ ہی ہوا کرتے تھے۔ لیکن تم نے (اللہ تعالیٰ کے نظام دین کی صداقت کے بارے میں) ہمیشہ شک واضطراب میں رکھ کر اپنے آپ کو آزمائش میں ڈالے رکھا۔ اور تم (ہمارے مصائب کے بارے میں) شک میں پڑے رہے۔ اور تمہارے لاحاصل توقعات اور تمناؤں نے تمہیں فریب میں مبتلا رکھا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ آپہنچا یعنی تمہاری موت کا وقت آپہنچا۔ اور تم کو اللہ کے بارے میں (دغا باز شیطان) نے دھوکے میں ڈالے رکھا۔ (57/14)

Marfat.com

فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّلَا مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ؕ هِيَ مَوْلٰىكُمْ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ⑮

پس آج کے روز نہ تم منافقوں سے کوئی فدیہ قبول کیا جائیگا اور نہ اللہ کے نظام حیات کے منکروں سے، تم سب کا آخری ٹھکانا جہنم ہے۔ یہی تمہارا کارساز و رفیق ہے۔ اب تم دیکھ لوگے کہ تمہارا انجام کس قدر برا ہے۔(57/15)

اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۙ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ⑯

کیا ایمان لانے والوں کیلئے ابھی پختگی و ایمان کا وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ تعالیٰ کے قوانین کے سامنے جھک جائیں۔ اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جنہیں اس سے پہلے کتاب دی گئی تھی۔ پھر ایک طویل مدت ان پر گذر جانے کے بعد ان کے دل سخت ہو گئے اور آج ان میں سے اکثر فاسق ہیں یعنی حد اعتدال سے تجاوز کر چکے ہیں۔(57/16)

اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ⑰

خوب جان رکھو: کہ اللہ تعالیٰ (اپنے قانون طبعی کے مطابق) زمین کے مردہ ہو جانے کے بعد زندگی بخشتا ہے کیا تم نے دیکھا نہیں؟ کہ ہم اپنی آیات یعنی قوانین و احکام واضح طور پر تمہارے سامنے بیان کر چکے ہیں تا کہ تم عقل و فکر سے کام لو۔(57/17)

اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ⑱

یقیناً صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں جو اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ دیں تو جسے اللہ تعالیٰ اس کیلئے کئی گنا اضافہ کر کے لوٹاتا ہے اور جو ان کیلئے بہترین اجر ہے۔(57/18)

Marfat.com

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ۖ وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۱۹﴾ ع ۲ ۱۹ ۱۸

اور جن لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول پر ایمان بالیقین کرلیا۔ وہی اپنے رب رحمٰن کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں (4/69) انکی زندگی کی تمام راہیں جگمگا اٹھتی ہیں۔(57/12)

جن لوگوں نے اس ضابطہ حیات سے انکار کیا اور ہماری آیات یعنی قوانین واحکام کو جھٹلایا تو وہی لوگ اہل جہنم ہیں۔(57/19)

نوٹ نمبر 2: اوپر کی آیت مقدسہ میں دو الفاظ الصدیق والشہد اجن کی وضاحت کرنا ضروری ہے۔

الصدیق: الصدیق دوست کو کہتے ہیں۔ بہت سچ بولنے والا۔ جس نے کبھی جوٹ نہ بولا ہو۔ سچ کا اس قدر خوگر کہ اس سے جھوٹ کا امکان ہی نہ ہو۔ صدیق وہ ہے جو اپنے قول وفعل اور اعتقاد میں سچا ہو اور اس سچائی کی تصدیق اپنے عمل سے بھی کر دکھائے۔ (2/177, 19/41, 3/150, 33/23)

الشہید: شہید، کے معنے ہیں حاضر ہونا۔ شہادت کے معنے ہیں جو کچھ کسی کو معلوم ہو (بصارت یا بصیرت کی بنا پر) اسے ٹھیک ٹھیک طور پر بیان کر دینا۔ ایسا کہنے یا کرنے کو شاہد یا شہید کہتے ہیں اور مشاہدہ کے معنے ہیں اپنی آنکھوں سے دیکھنا۔ غیب کے مقابلہ میں لفظ شہادۃ آیا ہے۔(59/22) اور غیب کے معنے ہیں جو آنکھوں سے اوجھل ہو۔ مشہد، حاضر ہونے کی جگہ کو کہتے ہیں اور مشہود کے معنے ایسے وقت کے ہیں جس کے نتائج محسوس شکل میں سامنے آجائیں۔ (17/78, 11/103)

Marfat.com

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ وَّ زِيْنَةٌ وَّ تَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَ تَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِ ؕ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا ؕ وَ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّ مَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانٌ ؕ وَ مَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿۲۰﴾

خوب جان لو: کہ دنیا کی طبعی زندگی تو محض مفاد پرستی سے عبارت ہے۔ حالانکہ قرآن حکیم فرقان حمید کے دیئے ہوئے بلند تصور کے مقابلہ میں طبعی زندگی کے مفاد کی حیثیت تو صرف کھیل تماشے کی ہوتی ہے جس پر فخر کیا جائے کہ میرے پاس دوسروں کے مقابلہ میں بہت زیادہ ساز و سامان ہے یا مال و دولت اور اولاد کا حصول ایک دوسرے سے سبقت لینے کی خواہش، اسکی مثال تو ایسی ہے جیسے بارش جس سے کھیتی اگتی ہے اور کسانوں کو بھلی معلوم ہوتی ہے پھر وہ خوب پروان چڑھتی ہے (پک جاتی ہے) پھر وہ خشک ہونا شروع ہو جاتی ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے زرد بھی ہوگئی پھر وہ بھوسہ بن کر رہ جاتی ہے۔ اسی طرح دنیا میں لذتوں میں پڑے ہوئے کفار کے لئے آخرت میں (اللہ کے قانون مکافات عمل کے مطابق) ذلت و سکینت اور محرومی و حسرت کی شدید اذیتیں ہونگی اور مومنوں کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت اور اسکی خوشنودی ہے۔ جہاں تک دنیا کی زندگی کا تعلق ہے وہ صرف فریب سامان عشرت ہے جس کی کوئی حیثیت نہیں وہ صرف آتشبازی کی دیوار بن کر رہ جاتی ہے۔ (102/1, 16/92, 24/39, 18/45-46, 14/18, 10/24-25, 3/14-15)(57/20)

سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۱﴾

Marfat.com

اپنے رب رحمٰن کی مغفرت وحفاظت اور جنت الفردوس کی طرف جانے کیلئے ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرو۔ جس کی وسعت آسمان وزمین کی سی ہے یعنی اسکی وسعت و پنہائی لامحدود ہے۔ جوان لوگوں کیلئے تیار کی ہے جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہے جس کو وہ چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بہت بڑی آسائشوں اور خوش حالیوں سے نوازنے والا ہے۔ (57/21)

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝۲۲ۚ

کوئی مصیبت یا آفت زمین پر نہیں پہنچتی اور نہ تمہاری زندگیوں میں۔ مگر پیشتر ازیں کہ ہم اسے ضابطہ حیات میں یعنی لوح محفوظ میں رقم نہ کرلیں۔ بلاشبہ ایسا کرنا اللہ تعالیٰ کے لئے بہت آسان ہے۔ (57/22)

لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰي مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِۨ ۝۲۳ۙ

(یہ سب کچھ اس لئے ہے) کہ جو کچھ بھی تمہاری دسترس سے نکل جائے اس پر دل شکستہ نہ ہو جاؤ۔ اور جو کچھ تمہیں عطا فرمایا جائے اس پر شیخی مت بگھارو۔ یاد رکھو! کہ اللہ تعالیٰ اترانے اور شیخی بگھارنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ (57/23)

الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝۲۴

جو لوگ بخل کرتے ہیں اور دوسرے انسانوں کو بھی بخل کرنے کی تعلیم وترغیب دیتے ہیں (تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کچھ پرواہ نہیں) پس اگر کوئی روگردانی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے اور ستودۂ حسنات ہے۔ (57/24)

Marfat.com

لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۵﴾ ع ۳ ۲ ۱۹

(یہ تاریخی واقعات ہیں) یقیناً ہم نے (اقوام عالم میں) اپنے رسول بھیجتے رہے ہیں جنہیں صاف اور واضح قوانین واحکام اور ہدایات کے ساتھ بھیجا گیا اور انکے ساتھ کتاب اور میزان (عدل) نازل فرمائی تا کہ لوگ انصاف واحسان پر قائم ہوں اور ہم نے لوہا اتارا جس میں بڑی سختی اور مضبوطی ہے اور لوگوں کیلئے بڑے فوائد ہیں۔ یہ اس لئے کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہو جائے کہ کون اس کو بن دیکھے اس کے اور اس کے رسولوں کی مدد کرتا ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ انتہائی قوت وسطوت اور شان و شوکت والا، سب پر غلبہ رکھنے والا ہے۔ (اس مختصر سی آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے مشن کا پورا پورا لب لباب بیان فرمایا ہے)۔ (57/25)

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۶﴾

اور بے شک ہم نے حضرت نوح اور حضرت ابراہیم کو رسول بنا کر بھیجا اور دونوں کی نسل میں نبوت اور کتاب قائم کر دی پھر انکی امت میں سے کچھ نے ہدایت کا راستہ اختیار کر لیا اور بہت سے ان میں سے نافرمان اور حدود شکن ہو گئے۔ (57/26)

ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓي اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ۙ وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ۭ وَرَهْبَانِيَّةَ ۨ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَاۗءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۷﴾

پھر انکے پیچھے ان کے نقش قدم پر اور رسول بھی بھیجے (اور نسل بنی اسرائیل میں) سب سے

Marfat.com

پیچھے حضرت عیسیٰ ابن مریم کو بھیجا اور اسے انجیل دی۔ جن لوگوں نے انکی پیروی اختیار کی ان کے دلوں میں ہم نے شفقت، نرمی اور رحمت و محبت اور ہمدردی کے جذبات پیدا کر دیئے۔ آگے چل کر انہوں نے ترک دنیا اور ترک لذت سے کنارہ کشی کی تو اس رہبانیت یا نظام خالقیت کی ابتدا (بدعت) خود انہوں نے نکال لی۔ اور ہم نے اس کو ان پر فرض نہ کیا تھا۔ مگر انہوں نے اسے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے اختیار کیا۔ لیکن جس طرح اس کو نباہنا چاہئے تھا وہ نباہ نہ سکے۔ (افراط و تفریط کی بنا پر رضائے الٰہی حاصل کرنے کی بجائے وہ اپنے تقویٰ پر نازاں ہونے لگے) پس جو لوگ ان میں سے ایمان بالیقین لائے ان کو ہم نے انکا اجر دیا اور ان میں سے بہت نافرمان اور حدود شکن ہیں۔ (57/27)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۲۸

اے ایمان لانے والو! اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل سے ڈرتے رہو اور اسکے رسول آخرالزماں پر ایمان بالیقین لاؤ تو وہ تم پر متواتر اور مسلسل رحمت برساتا رہے گا (تمہارے ایمان تقویٰ کی بنا پر) تمہیں نور عطا کر دیگا، جس کے ساتھ ساتھ تم چلو گے تمہاری خطائیں معاف فرما دے گا۔ اللہ تعالیٰ بڑا حفاظت میں لینے والا اور رحیم و کریم ہے۔ (57/28)

لِّئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا يَقْدِرُوْنَ عَلٰي شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝۲۹ ع ۲۰ ۴

تم کو یہ روش اختیار کرنا ہوگی: کہ اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) جان لیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور سامان زیست پر انکی اجارہ داری نہیں اور یہ فضل و کرم تو اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ جس کو اپنے (قوانین مشیت حکمت کے مطابق) چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو بڑا ہی اپنے فضل و کرم سے نوازنے والا ہے۔ (57/29)

Marfat.com

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ

(٢٨)

Marfat.com

Marfat.com

سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ مَدَنِيَّةٌ

اٰیَاتُهَا ۲۲ رُکُوْعَاتُهَا ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ①

اے رسولؐ! بے شک اللہ نے اس عورت کی بات سن لی جو تجھ سے اپنے خاوند کے بارے میں بار بار بالاصرار تکرار کرتی اور اللہ تعالیٰ سے شکوہ کر رہی تھی۔ اور اللہ تعالیٰ تم دونوں کے سوال و جواب کی گفتگو (Conversation) سن رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ یقیناً سننے والا اور بصیرت (Insight) رکھنے والا ہے۔ (58/1)

؎ اللہ نے بخشی ہے مجھے وہ چشم بصیرت (دروں بینی)
بیٹھا ہوں کہیں اور کہیں دیکھ رہا ہوں

نوٹ نمبر 1: زمانۂ جاہلیت میں اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو غصے میں آ کر کہہ دیتا کہ تو میری ماں کی جگہ ہے۔ یا تیری پیٹھ میری ماں یا بہن کی طرح ہے تو اس کی بیوی ہمیشہ کے لئے حرام سمجھی جاتی تھی۔ شریعت کی اصطلاح میں اسے ''ظہار'' کہا جاتا ہے۔

ایک دفعہ اوس بن صامتؓ نے جو مسلمان ہو چکے تھے۔ اپنی زوجہ خولہ بنت ثعلبہ کو غصے میں آ کر ایسا کہہ دیا تھا، جس سے زمانہ جاہلیت میں رجوع کا کوئی امکان نہ رہتا تھا۔ لہٰذا حضرت خولہ پریشان ہو کر حضور اکرم صلعمؐ کے پاس حاضر ہو کر واقعہ بیان کیا۔ اس وقت تک ظہار کے متعلق کوئی حکم نازل نہ ہوا تھا۔ رسول اللہ نے کوئی خاطر خواہ جواب نہ دیا۔ اس پر وہ شکوہ کرنے لگی کہ یا اللہ میری اور میرے بچوں کی زندگی تباہ و برباد ہو کر رہ جائیگی۔ اسی حالت میں جب وہ رو رو کر حضور سے عرض کر رہی تھیں کہ کوئی ایسی صورت بتائیں جس سے میرا خانہ برباد ہونے سے بچ جائے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسولؐ اللہ کو وحی نازل ہوئی اور اس مسئلے کا حکم جاری کیا گیا جو مندرجہ ذیل ہے۔

Marfat.com

اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآئِهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ؕ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـِٔيْ وَلَدْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝۲

کہ تم میں سے جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کر بیٹھیں تو وہ ان کی مائیں نہیں بن جاتیں۔ ان کی مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے انہیں جنم دیا ہے۔ مگر (یہ ضروری ہے کہ بیوی کو ماں بہن کہہ دیں تو وہ ایک سخت ناپسندیدہ اور جھوٹی بات کہہ دیتے ہیں) کیونکہ وہ انکی مائیں نہیں بن جاتیں اور حقیقت تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بڑا معاف کرنے والا، درگزر کرنے والا اور اپنی حفاظت میں لینے والا ہے (58/2)

وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ؕ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝۳

اور جو لوگ اپنی بیویوں کو ماں کی نسبت دے کر پھر اپنے کہنے سے پچھتا کر پلٹنا چاہیں یعنی رجوع کرنا چاہیں یا غلطی کی تلافی کرنا چاہیں تو انکو ایک غلام آزاد کرنا ہوگا اس سے پہلے کہ وہ دونوں ایک دوسرے کو مس کرنا چاہیں۔ یہ اس لئے کہ تم نصیحت حاصل کرو اور ایسی لغویات سے بچتے رہو۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے اچھی طرح باخبر ہے اور اسکے قانون مکافات کی گرفت سے بچ نکلنا کسی طرح بھی ممکن نہیں۔ (58/3)

فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ؕ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۴

پھر جس کو ایک غلام میسر نہ ہو تو اس کو دو ماہ کے متواتر روزے رکھنا ہونگے قبل اسکے کہ باہم جنسی التفات کریں۔ پھر کسی میں روزہ رکھنے کی مقدور نہ ہو تو وہ ساٹھ مساکین کو کھانا کھلائیں۔ اسلئے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حدود ہیں (ان سے تجاوز نہ کرو) اور منکرین حق کیلئے دردناک عذاب ہے۔ (58/4)

Marfat.com

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَ قَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ؕ وَ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۚ﴿۵﴾

جو لوگ اللہ اور اسکے رسول کے نظام دین کی مخالفت کرتے ہیں وہ اس طرح ذلیل وخوار کردیئے جائینگے جس طرح ان سے پہلے لوگ ذلیل وخوار کئے جاچکے ہیں۔ ہم نے صاف صاف اور واضح آیات نازل کردی ہیں۔ (اللہ تعالیٰ کے نظام حیات) سے انکار کرنے والوں کو (اللہ کے قانون مکافات عمل کے مطابق) ذلت آمیز عذاب ہے۔ (58/5)

يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَ نَسُوْهُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۶﴾ ع ۱ ۶ ۱

اس روز (یہ ذلت آمیز عذاب ہونا ضرور ہے) جب اللہ تعالیٰ بنی نوع انسان کو حیات ثانیہ دیکر اٹھائے گا۔ پھر جو کچھ وہ دنیا میں کیا کرتے تھے انہیں بتادیگا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان (کے اعمال کو کتاب میں) گن گن کر محفوظ کر رکھا ہے، حالانکہ وہ انہیں فراموش کر چکے ہونگے اللہ تعالیٰ ہر چیز پر شاہد ہے۔ (20/52, 36/12)(58/6)

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَ لَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَ لَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَ لَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ۚ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۷﴾

کیا تم نے دیکھا نہیں؟ کہ آسمانوں اور زمین میں یعنی پستیوں اور بلندیوں میں جو کچھ ہے ہر چیز اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔ اگر کوئی تین آدمی سرگوشی کرتے ہیں تو چوتھا اللہ تعالیٰ ہوتا ہے۔ اور اگر کہیں پانچ میں کوئی سرگوشی ہوتی ہے تو ان میں چھٹا اللہ تعالیٰ ہوتا ہے (یہ اعداد تو محض تمثیلاً بیان کردیئے گئے ہیں ورنہ) ان سے کم ہوں یا زیادہ جہاں کہیں اور جتنے بھی ہوں اللہ تعالیٰ ہر جگہ ان کے ساتھ ہوتا ہے پھر قیامت کے روز انکو بتادے گا جو کچھ وہ دنیا میں کیا کرتے تھے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کو ہر شے کا علم ہے۔ (58/7)

Marfat.com

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ ز وَاِذَا جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ لا وَيَقُوْلُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ ط حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ج يَصْلَوْنَهَا ج فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝۸

اے رسول! کیا تو نے ان لوگوں کے متعلق غور نہیں کیا جنہیں سرگوشیاں کرنے سے منع کیا گیا تھا لیکن وہ پھر وہی کچھ کرتے ہیں جن سے انہیں منع کیا گیا تھا؟ یہ لوگ چھپ چھپ کر گناہ اور زیادتی کے کاموں حتیٰ کہ رسول کی نافرمانی کی باتیں کرتے ہیں، اور جب تمہارے پاس آتے ہیں تو تمہیں اس طریق سے سلام کرتے ہیں، جس طرح اللہ نے تم پر سلام نہیں کیا ہے۔ وہ اپنے آپ میں کہتے ہیں، کہ ہماری باتوں پر اللہ تعالیٰ ہمیں عذاب کیوں نہیں دیتا؟ (ہمارے قانون مکافات کے مطابق) انکے لئے جہنم ہی کافی ہے، جس میں وہ داخل ہونگے (اور اس کا ایندھن بنیں گے اور دیکھ لیں گے) کہ کتنا برا ٹھکانا ہے۔ (58/8)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ط وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝۹

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم آپس میں سرگوشی کی بات کرو تو گناہ اور زیادتی اور رسول کی نافرمانی کی باتیں مت کرو۔ بلکہ نیکی اور تقویٰ کی باتیں چپکے چپکے کیا کرو۔ اور اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل سے ڈرتے رہو۔ جس کے حضور تم نے قیامت کے روز جمع ہو کر پیش ہونا ہے۔ (58/9)

اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيْسَ بِضَآرِّهِمْ شَيْـًٔا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ط وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۱۰

(منکرین نظام دین کی) سرگوشی تو شیطانی کام ہے۔ یہ اس لئے کی جاتی ہے تاکہ اہل ایمان اس سے رنجیدہ ہوں۔ حالانکہ کے اللہ تعالیٰ کے اذن کے بغیر کچھ بھی نقصان نہیں ہوسکتا۔ اہل ایمان تو ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی نصرت پر بھروسہ کرتے ہیں۔ (58/10)

Marfat.com

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ⑪

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم سے کہا جائے کہ اپنی مجالس میں کشادگی پیدا کرو یعنی کھل کر بیٹھو تو کھل کر بیٹھا جایا کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے کشادگی اور وسعت پیدا کر دیگا۔ (58/11)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ۭ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ⑫

اے اہل ایمان! جب تم رسول اللہ سے مخفی مشاورت کرنا چاہو تو مشاورت سے پہلے صدقہ دے لیا کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر اور تمہاری ذات کی بالیدگی کا موجب ہے۔ اگر تم میں استطاعت و مقدرت نہ ہو تو اللہ تعالیٰ درگزر فرمانے والا اور تمہاری ذات کی ظاہری اور باطنی کمیوں کی تکمیل فرمانے والا ہے۔ (58/12)

ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ۭ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ⑬ ع ۲ ۷ ۲

کیا تم مخفی مشاورت سے پہلے صدقہ ادا کرنے میں کمزوری محسوس کرتے ہو؟ اگر تم ایسا نہ کر سکو تو اللہ تعالیٰ نے تمہاری معذرت قبول فرمالی ہے۔ لہٰذا تم دین کا نظام صلوٰۃ قائم کرو۔ اور زکوٰۃ دیتے رہو یعنی افراد معاشرہ کی ذات کی نشو ونما کا سامان باہم پہنچاتے ہوئے ان معانیات کو دور کر دو جو افراد معاشرہ کی ذات کی نشو ونما میں حائل ہوں۔ اور اللہ اور اسکے رسول صلعم کے نظام دین کی اطاعت کرتے رہو۔ جو کچھ بھی تم (دنیا) میں کرتے رہتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے باخبر ہے (58/13)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۭ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ ۙ وَيَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ⑭

اے رسول! کیا تم نے ان لوگوں کے احوال وظروف میں غور وفکر نہیں کیا ہے۔ جو اس قوم

Marfat.com

سے دوستی کا دم بھرتے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ (اپنے قانون مکافات عمل کی رو سے) ناراض اور غضبناک ہے۔ یہ لوگ نہ تم میں سے ہیں نہ ان میں سے ہیں یعنی نہ وہ تہ دل سے مسلمان ہیں نہ بظاہر کافر، بلکہ منافق ہیں۔ اور وہ جان بوجھ کر جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں۔ (58/14)

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾

اللہ تعالیٰ نے (اپنے قانون مجازات کی رو سے) سخت عذاب تیار کر رکھا ہے۔ بلاشبہ وہ اقوال وافعال ہی ایسے کرتے ہیں جنکے نتائج بڑے خوف ناک ہیں۔ (58/15)

اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۶﴾

انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے۔ جس کی آڑ میں وہ لوگوں کو اللہ کے راستے سے روکتے ہیں اس پر ان کے لئے ذلت آمیز عذاب ہے۔ (58/16)

لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۷﴾

اللہ تعالیٰ کے (قانون مکافات عمل) سے بچنے کے لئے مال ومنال ہی کام آئینگے نہ انکی اولادیں وہ اہل جہنم ہیں اسی میں وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہینگے۔ (58/17)

يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ ؕ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۸﴾

جس روز اللہ تعالیٰ نشاۃ ثانیہ دیکر اٹھائے گا تو اس کے سامنے بھی قسمیں کھائینگے جس طرح تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں۔ اور خیال کریں گے کہ جو کچھ کر رہے ہیں ٹھیک کر رہے ہیں۔ (جس طرح دنیا میں مکاری وفریب کاری سے کام نکالتے رہے ہیں، یہاں یہ طریقہ کارآمد ثابت ہوگا) خوب جان لیجئے! وہ پرلے درجے کے جھوٹے ہیں۔ (58/18)

اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰىهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾

Marfat.com

شیطان ان پر مسلط ہو چکا ہے (غالب آ چکا ہے) اور اس نے اللہ کی یاد انکے دل سے بھلا دی ہے۔ وہ شیطانی جماعت ہے۔ یاد رکھئے! شیطانی پارٹی ہمیشہ زیاں کار و خسارے میں رہنے والی ہے۔ (58/19)

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اُولٰٓئِكَ فِی الْاَذَلِّیْنَ ﴿۲۰﴾

یقیناً ذلیل ترین مخلوقات میں سے ہیں وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کے نظام دین میں رکاوٹیں ڈالتے ہیں۔ (58/20)

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ ﴿۲۱﴾

اللہ نے لکھ دیا ہے کہ میں اور میرے رسول غالب آ کر رہیں گے (17/81) بلاشبہ اللہ تعالیٰ بڑا ہی زور آور۔ زبردست صاحب قوت وسطوت ہے۔ (58/21)

لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْۤا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَاَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَیُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۲۲﴾ ع ۹ ۳

تم کبھی نہ پاؤ گے جو لوگ اللہ اور روز آخرت ایمان بالیقین رکھتے ہیں۔ وہ ان لوگوں سے محبت کرتے ہوں، جو اللہ اور اس کے نظام دین کی مخالفت کرتے ہیں۔ خواہ انکے باپ ہوں یا بیٹے، انکے بھائی بند ہوں یا انکے اہل خاندان (60/4, 3/117) (یہ افراد مومنین) وہ لوگ ہیں کہ ایمان انکے دل کی گہرائیوں میں راسخ ہو چکا ہے اور اللہ تعالیٰ کی وحی (قرآن کریم) انکی تائید و نصرت کا موجب بن رہی ہے۔ وہ انکو ایسی جنتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں رواں دواں ہونگی (جنکی شادابیوں میں کبھی فرق نہ آئیگا) وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ کیلئے رہیں گے (کیونکہ) اللہ تعالیٰ ان سے راضی اور وہ اس سے راضی ہیں۔ یہی تو اللہ تعالیٰ کی پارٹی یا جماعت ہے۔ یاد رکھو! اللہ کی جماعت کے لوگ ہی فلاح و سعادت کی راہ پانے والے ہیں۔ (58/22)

Marfat.com

نوٹ نمبر 2: حضرت علامہ اقبال درج صدر آیت مقدسہ کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ مومن کو اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات کی محکمیت پر بھروسہ ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی جماعت مومنین کی استقامت اور پامردی پر بھروسہ یوں کہ جب یہ مشیت ایزدی کو بروئے کار لانے کیلئے اٹھتی ہے پھر اس کی مشیت بروئے کار آ کر رہتی ہے۔ اس لئے کہ ''اولٰئك حزب الله'' اس لئے کہ یہ اللہ کی جماعت ہے ''الا ان حزب الله هم المفلحون (58/22)'' یعنی اللہ تعالیٰ کی جماعت کے لوگ ہی فلاح پانے والے ہیں۔ پھر سنو! کہ صرف فلاح سعادت اور کامیاب و کامران ہی نہیں بلکہ ''فان حزب الله هم الغلبون O'' یہ سب پر غالب آ کر رہتی ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی اور نہ ہی اس کے ہم دوش ہو سکتی ہے۔ بلکہ برابری کا دعویٰ بھی نہیں کر سکتی۔

؎ مومن بالائے ہر بالا ترے غیرت او برتنا بد ہمسرے!

اس کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے ''و انتم و الاعلون ان کنتم مومنین (3/139)'' ''جب تم مومن ہو تو پھر تم سے بڑھ کر کوئی نہیں ہو سکتا کیونکہ ''ولن یجعل الله للکفرین علی المومنین سبیلا (4/141)'' یہ ممکن ہی نہیں کہ کفار کبھی مومنوں پر غالب آ جائیں جب صورت حال یہ ہے تو پھر واضح ہے کہ دنیا میں اللہ کی طرف سے حق حکومت صرف جماعت مومنین کو حاصل ہوگا، کسی دوسرے کا نہیں۔

؎ عالم ہے فقط مومن جانباز کی میراث مومن نہیں جو لولاک نہیں ہے

؎ ہو صداقت کیلئے جس دل میں مرنے کی تڑپ پہلے اپنے پیکر خاکی میں جاں پیدا کرے

پھونک ڈالے یہ زمین و آسماں مستعار اور خاکستر سے آپ اپنا جہاں پیدا کرے

Marfat.com

سُوْرَةُ الْحَشْرِ مَدَنِيَّةٌ

اٰيَاتُهَا ۲۴ رُكُوْعَاتُهَا ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ①

کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں جو کچھ ہے سب اللہ تعالیٰ کے متعین کردہ پروگرام کی تکمیل کے لئے سرگرم عمل ہے۔ اور (وہی اللہ) جلیل مقتدر، صاحب سطوت وصولت اور بڑی قوتوں اور غلبہ کا مالک ہے اور وہ دانائے کل جو یکسر حکمت پر مبنی ہے۔ (59/1)

هُوَ الَّذِيْٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ؕ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا ۗ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۗ فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ②

وہ اللہ ہے جس نے اہل کتاب میں سے جو کافر تھے (بنی نضیر یہود) کو پہلے ہی حملے میں گھروں سے نکال باہر کیا۔ تمہارے وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ وہ (مدینہ) سے نکل جائینگے اور وہ بھی غلط فہمی میں مبتلا تھے کہ انکے قلعے یا گڑھیاں انہیں بچالیں گی۔ مگر اللہ ان پر ایسے رخ سے آیا جس کا انہیں سان وگمان بھی نہ تھا۔ اور اللہ نے ان کے دلوں میں رعب طاری کردیا۔ یہاں تک کہ وہ خود اپنے گھروں کو اپنے ہاتھوں اور مومنوں کے ہاتھوں تباہ وبرباد کررہے تھے۔ پس اے صاحبان عقل و بصیرت تمہارے لئے اس واقعہ میں ہزار سامان عبرت ہے (کہ حق کی مخالفت کا نتیجہ کیا ہوا کرتا ہے؟) (59/2)

وَلَوْلَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَآءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا ؕ وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ③

Marfat.com

اور اگر اللہ تعالیٰ نے (اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق) ان یہودیوں کے حق میں جلاوطنی کا فیصلہ نہ لکھ دیا ہوتا تو دنیا ہی میں انہیں عذاب جانکاہ میں مبتلا کر دیا ہوتا اور آخرت میں تو ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے۔ (59/3)

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَآقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۴

یہ (عذاب ان کو) اس لئے ہوا کہ انہوں نے اللہ اور اسکے رسول کے نظام دین کی مخالفت کرتے تھے، اور جو اللہ تعالیٰ کے ضابطہ قانون کے خلاف سرکشی اختیار کریگا تو اللہ تعالیٰ کا قانون مکافات نافرمانوں کو قرار واقعی سزا دینے میں بہت سخت ہے۔ (59/4)

مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ۝۵

تم سے (جنگ کی مصلحتوں کی تحت) جو کھجور کے درخت کاٹے یا جنہیں انکی جڑوں پر کھڑا رہنے دیا (دونوں صورتوں میں تمہارا فعل) اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہ حکم اس لئے دیا تھا (22/39) تاکہ فاسقوں کو اپنے قانون کے مطابق ذلیل وخوار کرے۔ (59/5)

وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۶

اور اس لشکر کشائی میں مخالفین سے بلا جنگ جو سازوں سامان تمہارے ہاتھ آیا (تو وہ محض اللہ تعالیٰ کی عنایت تھی جس پر تمہارا حق نہ تھا) کیونکہ اس کے لئے نہ تمہیں گھوڑے دوڑانے پڑے نہ اونٹ، بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے قانون مشیت وحکمت کے مطابق اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے غلبہ وتسلط عطا فرما دیتا ہے۔ کائنات میں ہر شے کے لئے پیمانے اندازے مقرر ہیں (یہاں ہر بات Rational) ہے (اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اسلامی شریعت میں غنیمت اور فے کا حکم الگ الگ کر دیا ہے) (59/6)

Marfat.com

مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى
وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ كَىْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ؕ وَمَآ اٰتٰىكُمُ
الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۗ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۘ ﴿۷﴾

وقف لازم

دشمن کا جو مال واسباب (بلا جنگ کئے) اللہ تعالیٰ نے ان بستیوں کے (کافر) لوگوں سے جو دلوایا ہے وہ اس کے رسول کا حق ہے یعنی بیت المال کا حق ہے (تا کہ اللہ کی راہ میں رسول کے فرمان کے مطابق تصرف میں لایا جائے) رسول کے عزیز واقارب، یتامیٰ اور مساکین اور مسافروں کیلئے ہے تا کہ تم میں مالدار و دولت مند ہیں سب مال انہیں کے درمیان گردش نہ کرتا رہے جو کچھ رسول تمہیں دے وہ لے لو، اور جس سے منع فرماوے، اس سے رک جاؤ (9/59) اللہ کا تقویٰ اختیار کرو یعنی اللہ کے قوانین کی نگہداشت کرتے رہو اور اس حقیقت کو ہمیشہ پیش نظر رکھو کہ بلاشبہ اللہ کا قانون مکافات قرار واقعی سزا دینے میں بڑا سخت ہے۔ (59/7)

لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ
اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۚ ﴿۸﴾

اس مال میں ان غریب و نادار مہاجرین کا بھی حصہ ہے جنہیں انکے گھروں اور جائدادوں سے (محروم کر کے) نکال دیا گیا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی خوشنودی کے متلاشی ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کے نظام حیات کے غلبہ کے لئے اسکی حمایت پر کمر بستہ رہتے ہیں یہی راستباز لوگ ہیں۔ (59/8)

وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا
يَجِدُوْنَ فِىْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ
بِهِمْ خَصَاصَةٌ ؕ قف وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۚ ﴿۹﴾

اور (یہ مال ان لوگوں کے لئے بھی ہے) جو ان مہاجرین کی آمد سے پہلے ہی ایمان لا کر دار الہجرت میں مقیم تھے (یعنی انصار مدینہ) یہ ان لوگوں سے محبت کرتے ہیں جو ہجرت کر کے ان کے

Marfat.com

پاس آئے ہیں اور جو کچھ بھی مہاجرین کو دے دیا جائے اس کی کوئی حاجت تک یہ اپنے دلوں میں محسوس نہیں کرتے۔ وہ اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں خواہ خود رہین احتیاج اور مفلوک الحال کیوں نہ ہوں۔ یاد رکھو! جن لوگوں نے اپنے آپ کو حرص ولالچ یا دل کی تنگی سے بچالیں وہی فلاح و سعادت کی راہ پانے والے ہیں۔ (59/9)

وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝۱۰ ع ۱

اور (یہ مال فے) ان لوگوں کے لئے بھی ہے جو ان (مہاجرین) کے بعد آئے ہیں یہ انکے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے یا اپنی حفاظت میں رکھ اور ہمارے بھائیوں کو بھی جو ایمان لانے میں ہم سے سبقت لے گئے ہیں اور ہمارے دلوں میں اہل ایمان کیلئے ذرہ بھر کدورت، بغض اور کینہ نہ رہنے دے۔ اے ہمارے رب! بلاشبہ تو بے حد شفقت و کرم نوازی فرمانے والا ہے۔ (59/10)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيْعُ فِيْكُمْ اَحَدًا اَبَدًا ۙ وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝۱۱

(یہ تو سچے مومنین کی کیفیت ہوئی مگر ان کے برعکس) اے رسول! کیا تم نے منافقین کے احوال وظروف پر بھی کبھی غور کیا ہے؟ جو اہل کتاب میں سے نظام الٰہی کے منکر اور سرکش بھائیوں سے کہتے ہیں کہ اگر تمہیں تمہارے گھروں سے نکال دیا گیا تو ہم بھی تمہارے ساتھ نکل جائیں گے اور تمہارے معاملہ میں ہم کسی کے حکم کی پرواہ نہیں کریں گے اور اگر تم سے جنگ کی گئی تو ہم ضرور تمہاری مدد کریں گے۔ اللہ تعالیٰ گواہ ہے کہ یہ لوگ بلاشبہ قطعی جھوٹے ہیں (اگر یہ اپنے دعویٰ ایمان میں مخلص نہیں تو تمہارے دشمنوں کے ساتھ دوستداری کے جن تعلقات کا اظہار کرتے ہیں ان میں بھی سچے نہیں ہیں)۔ (59/11)

Marfat.com

لَئِنْ اُخْرِجُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ ۚ وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ ۚ وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ۫ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲﴾

اگر ان اہل کتاب (یہودیوں) کو گھروں سے نکالا گیا۔ تو یہ منافقین بھی اپنے گھروں کو چھوڑ کر انکے ساتھ نہیں جائینگے اور اگر ان کے ساتھ تمہاری جنگ ہوئی تو یہ کبھی بھی انکی مدد نہیں کریں گے اگر فرض محال انکی مدد کریں گے بھی تو عین لڑائی کے وقت پیٹھ دکھا کر میدان سے بھاگ کھڑے ہونگے پھر انکو کہیں سے مدد نہ ملے گی۔ (59/12)

لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿۱۳﴾

اے مومنین! دراصل انکے دلوں میں اللہ سے بڑھ کر تمہارا خوف ہے۔ اسلئے کہ یہ ایسے لوگ ہیں جو سمجھ بوجھ نہیں رکھتے (کیونکہ یہ صرف محسوس اور مرئی قوت سے مرعوب ہیں قوت الٰہی کو نہیں سمجھتے)۔ (59/13)

لَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ جَمِيْعًا اِلَّا فِيْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ ؕ بَاْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيْدٌ ؕ تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا وَّ قُلُوْبُهُمْ شَتّٰى ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ۚ ﴿۱۴﴾

(ان کی کم ہمتی کا تو یہ عالم ہے) کہ یہ سب کے سب مل کر تمہارے مقابلہ میں میدان کارزار میں نہیں لڑیں گے۔ اگر لڑیں گے بھی تو قلعہ بند بستیوں میں بیٹھ کر یا دیواروں کی اوٹ میں بیٹھ کر لڑیں گے۔ اس لئے کہ انکی باہمی مخالفت بڑی سخت ہے تو انہیں متحد سمجھتا ہے، لیکن ان کے دل ایک دوسرے سے جدا جدا ہیں۔ انکی یہ کیفیت اس لئے ہے کہ یہ لوگ عقل وفہم اور شعور و وقوف سے کام نہیں لیتے۔ (59/14)

كَمَثَلِ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيْبًا ذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۚ ﴿۱۵﴾

انکی کیفیت انہی (یہود) کی سی ہے جنہیں تھوڑی ہی دیر پہلے (اللہ کے قانون مکافات عمل کے مطابق) اپنے کئے کی سزا پا چکے ہیں (59/2) سو جس طرح انہیں الم انگیز عذاب میں مبتلا ہونا پڑا

Marfat.com

تھا، اسی طرح انہیں بھی کربناک عذاب میں مبتلا ہونا پڑے گا۔ (59/15)

كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ ۚ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶﴾

ان منافقین کی مثال شیطان کی سی ہے۔ جو پہلے انسان کو حق سے انکار کرنے کیلئے کہتا اور جب انسان انکار کر بیٹھتا ہے تو اس کے نتائج پیش آتے ہیں تو فوراً کہنے لگتا کہ میں یقیناً تم سے بری الذمہ ہوں (اور بیزار ہوں) میں تو اپنے رب عالمین کے (قانون مکافات عمل) سے ڈرتا ہوں۔ (59/16)

فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَآ اَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزٰۗؤُا الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۷﴾ ع ۲ ۷ ۵

پس ان دونوں کا انجام یہ ہوتا ہے کہ یہ دونوں عذاب جہنم میں چلے جائیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ بھی ظلم و زیادتی کے مرتکب ہوتے ہیں انکی جزا یہی ہوا کرتی ہے۔ (59/17)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾

اے جماعت مومنین! اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور ہر شخص یہ پیش نظر رکھے کہ اس نے توشہ آخرت کیا آگے بھیجا ہے۔ (اللہ کے قانون مکافات عمل) سے ڈرتے رہو یقیناً اللہ تعالیٰ تمہارے سب اعمال سے باخبر ہے۔ (59/18)

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۹﴾

اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے قوانین و احکام کو فراموش کر دیا، تو اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ خود انکی اپنی ذات ہی انکی نگاہوں سے دور ہو گئی (اور انکی زندگی حیوانی سطح بلکہ اس سے بھی بدتر بن کر رہ گئی یہی لوگ حدود شکن و نافرمان ہیں)۔ (59/19)

لَا يَسْتَوِيْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۭ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ ﴿۲۰﴾

اہل دوزخ (Inmates of the fire) اور اہل جنت (Dwellers of the paradise) یکساں نہیں ہو سکتے۔ کامیابیاں اور کامرانیاں صرف اہل جنت ہی کے حصے میں آتی ہیں۔ (59/20)

Marfat.com

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾

اگر ہم نے یہ قرآن حکیم کسی پہاڑ پر نازل کر دیا ہوتا تو وہ ضرور اللہ تعالیٰ کے خوف سے پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا۔ اس قسم کی مثالیں ہم اسلئے بیان کرتے ہیں تا کہ انکی حقیقت معلوم کرنے کی خاطر یہ لوگ عقل و فکر سے کام لیں (اور سوچیں کہ قرآن مجید کن عظمتوں کا حامل ہے اور اس سے مہجوری کے کیا نتائج برآمد ہوتے ہیں؟)(59/21)

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿۲۲﴾

اللہ تعالیٰ وہ ہستی لایزال ہے کہ اس کے علاوہ کوئی صاحب اقتدار و اختیار نہیں جس کے قانون کی اطاعت کی جائے وہ حاضر و ناظر اور انسانی نظروں سے اوجھل حقائق اور نتائج کا علم رکھتا وہ ہر شے کو عمومی طور پر مسلسل Progressive evaluation کے انداز سے اور اس کے بدلتے ہوئے ہنگامی تقاضے کے پیش نظر شدت یعنی Emergent evaluation کے انداز سے سامان نشو و نما باہم پہنچانے والا بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔(59/22)

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾

اللہ تعالیٰ وہ ہے (جسکی عظمتوں کے سامنے انسانی عقل و ادراک متحیر رہ جاتے ہیں) اور جس کا اقتدار تمام کائنات پر محیط ہے۔ وہ صاحب قوت و اقتدار اور ہر قسم کے نقائص سے پاک اور منزہ جس سے دوسری چیزیں سلامتی حاصل کرتی ہیں اور جو انہیں اختلال و انتشار سے محفوظ رکھ کر اس کا نظام نہایت حفاظت و سیانت سے چلا رہا ہے۔ وہ امن و سلامتی کا ضامن، کائنات کا محافظ؟ جس کا قانون کائنات میں غالب ہے، ہر قسم کے ضروریات سے بے نیاز کر دینے اور کائناتی نظام یا انسان

Marfat.com

کی شکستگی کو اپنے قوانین کی Splints میں رکھ کر جوڑنے والا، تمام بڑائیوں اور عظمتوں کا مالک، جن طاقتوں کو لوگ ہمسر سمجھتے ہیں، وہ ان تصورات سے بہت عرفہ اور دور ہے۔(59/23)

هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۴﴾

ع ۲ ۷ ۶

یہ اللہ ہی ہے جو کائنات میں ملے جلے عناصر کو ایک نئی ترتیب دیکر اسے باقی عناصر سے الگ Distinguish کر کے، ایک متعین شکل و ہیت، Form عطا کر دیتا ہے۔ اس کی جملہ صفات، اپنے پورے پورے تناسب و توازن کے ساتھ انتہائی حسن کارانہ انداز سے صرف اسی کی ذات میں یکجا جمع ہیں (20/8)۔ کائنات کی ہر چیز اسی کے کائناتی پروگرام کی تکمیل کی خاطر سرگرم عمل ہے جس پر وہ غالب ہے (62/1) یہ مبنی بر حکمت، اقتدار و غلبہ اسی کے قانون کو حاصل ہے۔(59/24)

سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ مَدَنِيَّةٌ

اٰيَاتُهَا ۱۳ رُكُوْعَاتُهَا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ؕ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ ۖ تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ۖ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَاۤ اَخْفَيْتُمْ وَمَاۤ اَعْلَنْتُمْ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ①

اے جماعت مومنین! تم میرے نظام دین کے دشمنوں کو، جو خود تمہارے بھی دشمن ہیں کبھی بھی دوست نہ بناؤ (3/117) تم ان سے دوستی کی طرح ڈالتے ہو یعنی محبت اور یگانگت کے تعلقات قائم کرتے ہو، درآنحالیکہ وہ حق یعنی اس ضابطہ دین جو تمہارے پاس آیا ہے اس کو ماننے سے انکار

Marfat.com

کرتے ہیں (انکی دشمنی کا یہ عالم ہے) کہ انہوں نے تمہیں اور تمہارے رسول کو اپنا گھر بار چھوڑنے پر مجبور کر دیا ہے۔ محض اس جرم کی بنا پر تم اپنے رب رحمٰن پر ایمان لاتے ہو (تم ایک طرف تو میرے دین کی خاطر جہاد کرنے نکلے ہو تو دوسری طرف ان دشمنوں سے در پردہ دوستی کے تعلقات استوار کرتے ہو۔ یاد رکھو! تم جو کچھ چھپاتے ہو یا ظاہر کرتے ہو وہ سب ہماری نگاہ میں ہے۔ لہٰذا تم میں سے جو بھی ایسا کرتا ہے تو وہ زندگی کی سیدھی راہ سے بھٹک گیا۔ (60/1)

نوٹ نمبر 1: اس بات پر سب مفسرین کا اتفاق ہے کہ ان آیات کا نزول اس وقت ہوا جب مکہ معظّمہ پر حملہ کرنے کی مسلمان تیاری کر رہے تھے۔ تو مشرکین مکہ کے نام حضرت حاطب کا خط پکڑا گیا تھا جس میں اس نے قبل از وقت دشمنوں کو مطلع کر دیا تھا کہ رسول اللہ مکہ پر حملہ کرنے والے ہیں۔ اس حرکت پر حضرت حاطب کی جواب طلبی ہوئی تو اس کی معقول معروضات پیش کرنے پر اسے سخت زجر و توبیخ کر کے معاف کر دیا گیا۔

اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّيَبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَوَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ؕ۝۲

انکا رویہ تو یہ ہے کہ اگر وہ تم پر غلبہ پا جائیں تو انکی دشمنی کا یہ عالم ہوگا کہ تمہیں اپنی زبانوں اور ہاتھوں سے ایذا پہنچائیں گے، انکی دلی تمنا تو یہ ہے کہ وہ کسی نہ کسی طرح تمہیں اس دین سے منحرف کر کے پھر سے اپنے جیسا بنا لیں۔ (60/2)

لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ۚۛ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚۛ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝۳

(یہ مانا کہ ان کے ساتھ تمہاری خونی رشتہ داریاں ہیں) مگر یاد رکھو! قیامت کے روز تمہاری رشتہ داریاں حتیٰ کہ تمہاری اولاد تک بھی تمہارے کسی کام نہ آئیگی۔ اس روز اللہ تمہارے درمیان فیصلہ فرما دیگا۔ اللہ تعالیٰ یقیناً تمہیں دیکھنے اور بصیرت Insight رکھنے والا ہے (چونکہ یہ کام حضرت حاطب نے اس لئے کیا تھا کہ مکہ میں ان کے جو اہل و عیال ہیں کہ وہ جنگ کے موقع پر محفوظ رہیں۔ کیونکہ قریش اس کے اس احسان پر ممنون ہونگے تو اس کے بچوں کو ایذا نہ پہنچائینگے۔) (60/3)

Marfat.com

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْ إِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ إِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۖ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ أَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ إِلَّا قَوْلَ إِبْرٰهِيْمَ لِأَبِيْهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ أَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۖ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝٤

(یہ بات سمجھنے کے لئے کہ اللہ کے دین کے مقابلہ میں رشتہ داری کے تعلقات کی حیثیت کیا ہے؟) تمہارے لئے حضرت ابراہیم اور اس کے رفقاء کا طرز عمل نہایت ہی عمدہ نمونہ ہے جو تمہارے دلوں کی کشمکش دور کر کے ان میں سکون اور اطمینان پیدا کر دیگا۔ انہوں نے صاف صاف کہہ بھی دیا تھا کہ ہم تم سے اور جن کی تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر معبودیت اختیار کر رکھی ہے اس سے سخت بیزار ہیں (37/85-86) ہم تمہارے باطل مسلک کا یکسر انکار کرتے ہیں۔ اس بنا پر تم میں اور ہم میں ہمیشہ کے لئے دشمنی اور عداوت رہے گی۔ تاوقتیکہ تم اللہ وحدہ لاشریک پر ایمان نہ لے آؤ۔ حضرت ابراہیم نے یہ ضرور کہا تھا کہ میں اللہ تعالیٰ سے درخواست کرونگا کہ وہ تمہیں ایمان عطا کر کے تمہاری حفاظت کا سامان فراہم کر دے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی وضاحت بھی کر دی تھی کہ اگر تم ایمان نہ لائے تو میں اللہ کے قانون مکافات کے مقابلہ میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکوں گا کیونکہ میں اللہ کے حضور آپ کے بارے میں کسی طرح کا اختیار نہیں رکھتا (پھر حضرت ابراہیم اور اصحاب ابراہیم کی دعا یہ تھی) اے ہمارے پروردگار! تیرے ہی اوپر ہم بھروسہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف ہم رجوع کرتے ہیں اور تیری ہی طرف ہم نے پلٹ آنا ہے۔ (60/4)

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝٥

اے ہمارے رب ہمیں کافروں کا تختہ مشق نہ بنا، اور ہماری کمزوریوں کی پردا پوشی فرما۔ اور ہمیں تحفظ فراہم فرما۔ بے شک تو جلیل و مقتدر، ہر ایک پر غالب اور بڑی حکمتوں کا مالک اور دانائے کل ہے۔ (60/5)

Marfat.com

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝۶ ع ۱ ۷

(یہ تھا حضرت ابراہیم کا وہ طرز عمل) جس میں ہر اس شخص کے لئے پیروی کا عمدہ نمونہ ہے جو اللہ اور آخرت پر یقین رکھتا ہے۔ جو شخص اس طرز عمل سے روگردانی کرتا ہے تو اس سے اسکا اپنا ہی نقصان ہوگا (اللہ تعالیٰ کا کچھ نہیں بگڑے گا) وہ اس سے بے نیاز ہے وہ اپنی ذات میں آپ محمود ہے اور جملہ ستودہ صفات کا مالک ہے۔ (60/6)

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ؕ وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۷

کچھ بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ کبھی تمہارے اور ان لوگوں کے درمیان، جن سے تمہاری دشمنی ہے محبت و یگانت کے تعلقات اسباب پیدا کر دے۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ اندازوں کے مطابق ہوتا ہے اللہ تعالیٰ حفاظت میں لینے والا اور عفو درگزر اور لطف و کرم کرنے والا ہے۔ (60/7)

لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝۸

(اتنا واضح کر دینا بھی لازم ہے کہ) کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس بات سے ہرگز نہیں روکتا کہ جن لوگوں نے تمہارے ساتھ جنگ نہیں کی اور نہ تم کو تمہارے گھروں سے نکالا ہے۔ انکے ساتھ کشادہ ظرفی کا سلوک کرو اور عدل و انصاف سے پیش آؤ (5/8) بلاشبہ اللہ تعالیٰ عدل و انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ (60/8)

اِنَّمَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا عَلٰٓى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۹

اللہ تعالیٰ کا قانون محکم تمہیں اس بات سے منع کرتا ہے کہ جن لوگوں نے تمہارے خلاف دین الٰہی کے معاملہ میں جنگ کی ہے، یا جنہوں نے تمہارے گھروں سے تمہیں نکالا ہے یا پھر ایسا

Marfat.com

کرنے والوں کی مدد کی ہے، اے مومنو! تم ان لوگوں سے محبت اور یگانگت کے تعلقات مت قائم کرو۔ جولوگ ان سے دوستانہ تعلقات استوار کرینگے وہی ظالم اور مجرم ہیں۔ (60/9)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ؕ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ؕ وَاٰتُوْهُمْ مَّآ اَنْفَقُوْا ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ؕ وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَسْـَٔلُوْا مَآ اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْـَٔلُوْا مَآ اَنْفَقُوْا ؕ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝١٠

اے اہل ایمان! جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں جو اپنے آپ کو اہل ایمان کہتی ہیں ہجرت کر کے آئیں تو تم انکے احوال وظروف کی تحقیق کرلیا کرو (کہ واقعی مومنات ہیں یا نہیں) اللہ تعالیٰ ان کے ایمان سے بخوبی واقف ہے۔ پھر اگر تمہیں انکے ایمان کا یقین ہوجائے تو انہیں کفار کی طرف مت لوٹاؤ۔ وہ کفار کے لئے حلال ہیں اور نہ کفار انکے لئے حلال ہیں۔ ان کے کافر شوہروں نے جو مہر ان کو دیئے تھے وہ انہیں واپس کردو۔ اور تم کو ان عورتوں سے نکاح کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ جبکہ تم ان کو انکے مہر ادا کردو اور تم خود بھی کافر عورتوں کو اپنے نکاح میں نہ روکے رکھو۔ اور جو تم نے ان پر خرچ کیا ہے وہ ان سے طلب کرلو۔ اور جو مہر کافروں نے اپنی مسلمان عورتوں کو دیئے تھے انہیں وہ واپس طلب کرلیں۔ یہ تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کا حکم ہے وہ تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ علیم وحکیم ہے۔ (60/10)

وَاِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَاٰتُوا الَّذِيْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَآ اَنْفَقُوْا ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝١١

اور اگر ایسا ہو کہ تم میں سے جن لوگوں کی بیویاں کفار کے ہاں رہ گئی ہوں، وہ کفار انکے معاملہ میں واجب الادا مہر (خرچہ) نہ دیں یا اس میں سے کچھ رکھ لیں (تو اس کا حساب رکھو) پھر

Marfat.com

جب تمہاری باری آئے تو جو رقم تمہارے ذمے واجب الادا ہو اس میں سے وہ بقایا رقم وضع کر کے ان عورتوں کے سابقہ شوہروں کو دے دو، اور اس طرح حساب صاف کر لیا کرو (یاد رکھیں! یہ سب کچھ انفرادی طور پر نہیں ہوگا بلکہ ایک اجتماعی نظام کے تابع ہوگا) اور تم جس اللہ پر ایمان لائے ہو اس کے قانون مکافات عمل سے ہمیشہ ڈرتے رہو۔ (60/11)

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾

اے نبی! جب تمہارے پاس مومن عورتیں بیعت کرنے کے لئے (ہجرت) کر کے آئیں تو عہد کر لیں کہ وہ کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک سہیم نہ ٹھہرائیں گی اور نہ چوری کرینگی اور نہ بدکاری و زنا کی مرتکب ہونگی، اور نہ اپنی اولاد کو قتل کرینگی اور نہ کسی پر ایسا بہتان باندھیں گی جسے انہوں نے دیدہ دانستہ اپنے ہی جی سے گھڑ لیا ہو۔ اور نہ کسی امر معروف کی نافرمانی کریں گی، تو پھر ان سے بیعت لے لیں اور اللہ تبارک تعالیٰ سے ان کے حق میں دعائے مغفرت و حفاظت کریں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ درگزر فرمانے والا اور رحم و کرم کرنے والا ہے۔ (60/12)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ﴿۱۳﴾ ع

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، ان لوگوں کو دوست مت بناؤ جن پر اللہ غضبناک ہوا، وہ تو آخرت سے اسی طرح مایوس و ناامید ہیں جس طرح قبور میں پڑے ہوئے کافرین مایوس و ناامید ہیں۔ (60/13)

Marfat.com

سُوْرَةُ الصَّفِّ مَدَنِيَّةٌ

اٰیَاتُهَا ۱۴ رُكُوْعَاتُهَا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ①

کائنات کی پستیوں اور بلندیوں میں جو کچھ بھی ہے سب اللہ تعالیٰ کے متعین کردہ پروگرام کی تائید و تکمیل کے لئے سرگرم عمل ہے وہ اللہ تعالیٰ بڑے غلبہ تسلط، جلیل و مقتدر، صاحب سطوت و صولت، اس کا غلبہ بلند ترین حکمت پر مبنی ہے۔ (61/1)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ②

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم زبانی کلامی تو بڑے بڑے دعوے کرتے ہو مگر عملاً پورا نہیں کرتے ہو (جو زبان سے کہو اسے پورا کر کے دکھاؤ، کیونکہ قول و فعل میں ہم آہنگی دعوائے ایمان کی صداقت کا ثبوت ہے) (61/2)

كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ③

اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بات بڑی ہی مذموم اور سخت ناپسندیدہ فعل ہے کہ تمہارے قول و فعل میں تضاد پایا جائے۔ (61/3)

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ④

اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو اند الطلب و ضرورت اللہ تعالیٰ کے نظام کے قیام و استحکام کے لئے یعنی اس کی راہ میں سربکف میدان جنگ میں نکل آتے ہیں اور صف بستہ ہو کر لڑتے ہیں کہ گویا سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔ (61/4)

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ؕ فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ⑤

Marfat.com

اور (اے مومنو! اس وقت کو یاد کرو) جب حضرت موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا تھا: اے میری قوم! تم میرے لئے مصیبت واذیت کا باعث کیوں بنتے رہتے ہو۔ حالانکہ تم اچھی طرح جانتے ہو کہ میں تمہاری طرف اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں مگر وہ راہ راست سے ہٹ گئے تو اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات نے انکے دلوں کو اسی طرف جھکا دیا۔ تو پھر ''نتیجتاً'' اللہ کے قانون مکافات کے مطابق انکی سمجھ بوجھ ہی ٹیڑی ہوگئی (51/9) یاد رکھو! اللہ تعالیٰ (اپنے قانون مکافات کی رو سے) حد اعتدال سے تجاوز کرنے والوں کی رہنمائی نہیں فرماتا۔ (61/5)

وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ؕ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝٦

(اس واقع کو یاد کرو!) کہ جب حضرت عیسیٰ ابن مریم نے کہا تھا: کہ اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا رسول ہوں، تصدیق کرنے والا ہوں اس کتاب اللہ توریت کی جو مجھ سے پہلے موجود ہے، اور بشارت دینے والا ہوں (اللہ کے) ایک رسول کی جو میرے بعد آئیگا، اس کا نام ''احمد'' ہوگا۔ مگر جب وہ ان کے پاس محکم اور واضح دلائل براہین لے کر آیا تو انہوں نے کہا: یہ تو صریحاً جادو ہے۔ (61/6)

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰٓى اِلَى الْاِسْلَامِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝٧

اب بھلا اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا، جو اللہ پر جھوٹ اور بہتان باندھے، حالانکہ اسے دین اسلام کی طرف دعوت دی جارہی ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے ظالم اور بے انصاف لوگوں کو راہ راست کی رہنمائی نہیں کیا کرتا۔ (61/7)

يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝٨

Marfat.com

یہ منکر حق، چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نور (قندیل آسمانی قرآن مجید فرقا کا روشنی) کو پھونکوں اور غلط پراپیگنڈے سے گل کردیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے اس نور کو ہر طرف پھیلا کر اہ کافروں کو کتنا ہی ناگوار گزرے۔ (61/8)

نور خدا ہے کفر کی حرکتوں پہ خنداں زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا

هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝٩ ع ۱ ۹

وہی اللہ تعالیٰ ہے جس نے اپنے رسول کو ضابطہ ہدایت دے کر بھیجا ہے، اس نظام حیات کو دیکھ کر جو یکسر حقیقت پر مبنی ہے، تاکہ یہ نظام دنیا کے تمام باطل نظاموں پر غالب آ کر رہے۔ اگرچہ مشرکوں پر کتنا ہی ناگوار کیوں نہ گزرے۔ (9/33) (61/9)

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِیْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝١٠

اے ایمان لانے والو! کیا میں تمہارے لئے اس سچی تجارت کی نشان دہی کردوں جو تمہیں عذاب الیم سے نجات دلا دے۔ (61/10)

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۙ۝١١

(اور وہ یہ ہے) کہ تم اللہ اور اسکے رسول پر ایمان بالیقین لاؤ اور اللہ تعالیٰ کے نظام کے قیام اور استحکام کیلئے پوری پوری جدوجہد کرو، اس کیلئے اپنا مال و دولت بھی خرچ کرو اور بوقت ضرورت اپنی جان کی بازی بھی لگا دو، اگر تم سمجھ لو تو، یہی تمہارے لئے خیر و برکت کا موجب ہے (9/111) (61/11)

یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَیُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَیِّبَةً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۙ۝١٢

Marfat.com

اللہ تعالیٰ تمہارے لئے جرم و گناہ معاف فرمائے گا اور تم کو ایسے باغات میں داخل فرمائیگا جس کے نیچے نہریں رواں دواں ہونگی اور پاکیزہ مکانوں میں، جو جاودانی بہشتوں میں ہیں (داخل کریگا) یہ انتہائی عظیم الشان کامیابی و کامرانی (The mighty achievement) ہے۔ (61/12)

وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ؕ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳﴾

ان کے علاوہ وہ ایک اور چیز بھی ہے جو تمہیں بہت محبوب ہے (بھی دیگا،) اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصرت اور مستقبل قریب میں فتح، اے رسول! مومنین کو اس کی نوید سنا دو۔ (61/13)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْۢ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ وَكَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ ۚ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ﴿۱۴﴾ ع ۲ ۵ ۱۰

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ تعالیٰ کے نظام دین اور نبیؐ کے مددگار بن جاؤ۔ جیسے عیسیٰ ابن مریم نے اپنے مخصوص ساتھیوں سے یہی کہا تھا، تم میں کون ہے جو اللہ تعالیٰ کے نظام دین کے قیام میں میرا معاون مددگار بنے گا۔ ساتھیوں (حواریوں نے جواب میں کہا ہم اللہ اور اس کے رسول کے مددگار ہیں) پھر انکی کوششوں کے نتیجہ میں بنی اسرائیل کا ایک گروہ اس نظام کی صداقت پر ایمان لے آیا۔ لیکن دوسرا گروہ مخالف ہوگیا۔ پھر ہم نے ایمان والوں کی ان کے دشمنوں کے مقابلہ میں مدد فرمائی، بالآخر وہی غالب رہے۔ (61/14)

Marfat.com

سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ مَدَنِيَّةٌ

اٰيَاتُهَا ١١ رُكُوْعَاتُهَا ٢

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝١

کائنات کی پستیوں اور بلندیوں میں جو کچھ ہے سب اللہ تعالیٰ کے متعین کردہ پروگرام کی تائید و تکمیل کے لئے سرگرم عمل ہے وہ سب کا بادشاہ حقیقی ہے، ہر عیب و نقص اور شرک سے پاک صاف اور وہ نہایت مقتدر و غلبہ پانے والا ہے، جس کا غلبہ و اقتدار یکسر حکمت پر مبنی ہے۔ (62/1)

هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ۝٢

وہی اللہ تعالیٰ ہے جس نے امیوں میں ایک رسول خود انہی میں سے اٹھایا، جو انہیں اسکی آیات پڑھ کر سناتا ہے، انکی زندگی کی نشو و نما کرتا ہے اور انکو کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔ حالانکہ اس سے پہلے وہ (تلاش حقیقت میں) سرگرداں (Prepexed confused) پھرتے تھے۔ (2/78) (62/2)

وَّ اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ؕ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝٣

(اس رسول کی رسالت صرف اولین مخاطب قوم تک محدود نہیں) یہ انکی طرف بھی اسی طرح رسول ہے جو ان لوگوں کے بعد آنے والے ہیں۔ اور وہی (اللہ تعالیٰ) جلیل المقتدر، صاحب سطوت وصولت اور اپنے تمام امور کمال دانشمندی سے سرانجام دینے والا ہے۔ (62/3)

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝٤

یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل و احسان اور گرم گستری ہے کہ (اپنے قانون فضل و کرم کے مطابق) جس کو اس کا مستحق سمجھتا ہے انہیں عطا فرماتا ہے وہ واقعی صاحب فضل عظیم ہے۔ (62/4)

Marfat.com

مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ؕ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۵

ان لوگوں کی مثال جن پر توریت کے احکام کی بجا آوری کی ذمے داری سونپی گئی تھی جو پوری نہ کی گئی (بلکہ پس پشت ڈال دیا گیا) اس کی مثال گدھے کی سی ہے جس نے کتابیں اٹھا رکھی ہوں مگر ان کتب کی تعلیم سے بے بہرہ ہوں، یوں اللہ تعالیٰ کے قوانین و احکام کی تکذیب کرنے والے لوگوں کی کیسی بری مثال ہے۔ وحی الٰہی کی تعلیم کی بجائے اپنے خود ساختہ نظریات کو راہنما بنانے والے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت و رہنمائی نہیں پا سکتے وہی ظالم لوگ ہیں۔ (62/5)

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۶

اے رسول! ان یہودی لوگوں سے کہو: اگر تم واقعی اللہ تعالیٰ کے عزیز دوست ہو تو پھر اسکی راہ میں مرنے کی تمنا کرو۔ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو۔ (2/94) (62/6)

وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝۷

لیکن تم دیکھو گے: یہ کبھی مرنے کی تمنا نہیں کرینگے کیونکہ یہ جانتے ہیں ان کے اعمال جو اپنے ہاتھوں پہلے بھیج چکے ہیں ان کے نتیجہ میں انہیں کیسے بھگتنے پڑیں گے اللہ تعالیٰ اس قسم کے ظالم مجرمین کے دل کی حالت کو بھی اچھی طرح جانتا ہے۔ (62/7)

قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۸ ع

اے رسول! ان سے کہو: کہ وہ موت جس سے تم اس طرح بھاگ رہے ہو، ایک نہ ایک دن آ کر رہے گی، اور تمہیں اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات کی طرف لوٹنا ہوگا، جو مخفی اور ظاہر سب کا پورا پورا علم رکھتا ہے وہ بتا دے گا جو کچھ (دنیا) میں کرتے رہے ہو۔ (62/8)

Marfat.com

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۹

اے اہل ایمان! جب تمہیں اجتماعی صلوٰۃ کے لئے پکارا جائے تو سب کام کاج چھوڑ کر قیام صلوٰۃ کیلئے لپک کر جایا کرو۔ اگر تمہیں علم ہو تو یہ تمہارے لئے خیر و برکت ہے۔ (62/9)

فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۱۰

پھر جب اجتماعی صلوٰۃ ادا ہو جائے (تو پھر بیٹھے نہ رہو بلکہ) زمین میں پھیل کر تلاش معاش میں لگ جاؤ اور اللہ تعالیٰ کا فضل حاصل کرنے کے لئے کوشش کرو، اور ساتھ ہی اسکی صفات کو بہت یاد کرو شاید کے تمہیں فلاح نصیب ہو جائے۔ (62/10)

وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا ۨ انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا ؕ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝۱۱ ع ۲ ۳ ۱۲

(بعض لوگوں کی تو یہ حالت ہے کہ) جب کسی اچھے کاروبار، خرید و فروخت کا موقعہ یا کوئی کھیل تماشہ دیکھتے ہیں تو تجھے چھوڑ کر بھاگ نکلتے ہیں۔ انہیں بتا دو کہ جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ تمام قسم کے کاروبار اور تجارت سے زیادہ نفع بخش ہے۔ یاد رکھئے! اللہ تعالیٰ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔ (62/11)

اٰیاتھا ۱۱ سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ مَدَنِيَّةٌ رُکُوعَاتھا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۝۱ ج

وقف لازم

اے رسول! جب یہ منافق لوگ تیرے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم اقرار کرتے ہیں کہ

Marfat.com

تم یقیناً اللہ کے رسول ہو۔ اللہ جانتا ہے کہ تم بے شک اللہ کے رسول ہو، مگر اللہ شاہد ہے کہ منافق قطعاً جھوٹے ہیں۔ (63/1)

اِتَّخَذُوْٓا اَیْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝۲

انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے۔ اس طرح وہ لوگوں کو اللہ کے راستے سے روکتے ہیں (تاکہ ایمان نہ لائیں، یہ انتہائی گھناؤنے اور قبیح افعال ہیں جو وہ کرتے ہیں) انکے نتائج بڑے اذیت ناک ہونگے۔ (63/2)

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا یَفْقَهُوْنَ ۝۳

یہ طرز عمل اس وجہ سے ہے کہ پہلے وہ ایمان لے آئے پھر منکر ہو گئے نتیجتاً (اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل کی رو سے) انکے دلوں پر مہر ثبت کر دی گئی چنانچہ وہ کچھ بھی نہیں سمجھتے۔ (63/3)

وَاِذَا رَاَیْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ؕ وَاِنْ یَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ؕ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ یَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَیْحَةٍ عَلَیْهِمْ ؕ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى یُؤْفَكُوْنَ ۝۴

جب تم انہیں دیکھو، تو انکی ظاہری وضع قطع بڑی خوش آئند نظر آتی ہے اور اگر تم انکی باتیں سنو تو تم ورطے میں پڑ جاؤ۔ لیکن انکی اندرونی کیفیت ایسی کہ جیسے گھن لگائی ہوئی لکڑیاں جنہیں دیوار کے سہارے کھڑا کیا گیا ہو۔ ہر زور کی آواز کو اپنے خلاف سمجھتے ہیں (گویا قیامت برپا ہو گئی) یہی تمہارے حقیقی دشمن ہیں۔ لہٰذا ان سے محتاط رہو۔ اللہ تعالیٰ انہیں غارت کرے وہ راہ حق سے کدھر پھرے جا رہے ہیں۔ (63/4)

وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا یَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَیْتَهُمْ یَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝۵

جب انہیں کہا جاتا ہے (کہ آؤ اپنی لغزشوں اور سرکشیوں سے توبہ کرو) تاکہ اللہ کا رسول تمہارے لئے اللہ سے سامان حفاظت طلب کرے، تو وہ اس پر سر پھیر لیتے ہیں یعنی اعراض برتتے ہیں۔ تم انہیں دیکھتے ہو کہ وہ ذرا رکتے ہیں پھر متکبرانہ انداز سے چلے جاتے ہیں۔ (63/5)

Marfat.com

سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝٦

اے رسول! ان کیلئے بخشش کی دعا کریں یا نہ کریں انکے حق میں یکساں ہے اللہ اپنے قانون مکافات کیمطابق انکو ہرگز معاف نہ کریگا بلاشبہ اللہ تعالیٰ منافق لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا (63/6)

هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ؕ
وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝٧

یہ وہی لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ جو لوگ رسول اللہ کے ساتھ ہیں تم ان کے لئے کوئی خرچ نہ کرو یعنی مالی مدد نہ کرو یہاں تک کہ وہ خود پریشان ہوکر منتشر ہوجائینگے حالانکہ زمین و آسمان کے خزانے اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہیں لیکن یہ منافق لوگ سمجھتے نہیں ہیں۔ (63/7)

يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَاۤ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ؕ وَلِلّٰهِ
الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٨ ع ۱۳

یہ منافق لوگ کہتے ہیں ہمیں واپس مدینہ پہنچ لینے دو تو ہم جو عزت والے ہیں اور زور آور ہیں وہ ذلیل لوگوں کو وہاں سے نکال دیں گے، حالانکہ وہ نہیں سمجھتے کہ وہ خود ذلیل ہیں حالانکہ عزت تو اللہ تعالیٰ کے اور اس کے رسول اور مومنین کے لئے ہے لیکن یہ منافق اس حقیقت کو نہیں جانتے۔ (63/8)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ
ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝٩

اے اہل ایمان! دیکھنا کہیں تمہارے مال و متال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کے قوانین سے غافل نہ کر دیں، جو کوئی ایسا کرے تو ایسے ہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہوں گے۔ (63/9) 80/34-37,60/3

Marfat.com

وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ⑩

اور جو رزق ہم نے تمہیں عطا کیا ہے، اس میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو قبل اسکے کہ تم میں سے کسی ایک کی موت آ جائے اور وہ حسرت و یاس سے کہنے لگے کہ اے میرے پروردگار! تو نے مجھے تھوڑی سی مہلت کیوں نہ دی کہ میں (تیری راہ میں) خرچ کرتا اور اس طرح ان لوگوں میں شامل ہو جاتا جو تیرے متعین کردہ پروگرام کی تکمیل کے لئے سرگرم عمل رہتے ہیں۔(63/10)

وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ⑪ ع ۲ ۲ ۱۴

لیکن اللہ تعالیٰ کا اٹل اور محکم قانون ہے کہ جب کسی کی موت آ جائے تو قانون مہلت و تاجیل کے مطابق پھر اسے مہلت نہیں ملا کرتی، اللہ تعالیٰ جو کچھ تم کرتے ہو خوب جانتا ہے۔(63/11)

سُوْرَةُ التَّغَابُنِ مَدَنِيَّةٌ

اٰيَاتُهَا ۱۸ رُكُوْعَاتُهَا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ۚ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ①

کائنات کی پستیوں اور بلندیوں میں جو کچھ بھی ہے سب اللہ تعالیٰ کے متعین فرمودہ پروگرام کی تائید و تکمیل کے لئے سرگرم عمل ہے۔ جاہ و جلال قوت و سطوت اور حمد و ثنا کا سرچشمہ اسی کی ذات گرامی ہے۔ اسی کے مطابق اس نے پیمانے مقرر کر رکھے ہیں گویا قدرت کاملہ رکھنے والا ہے۔(64/1)(67/1-5, 18/7, 16/5-6,14/1-2, 7/31-32)

Marfat.com

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّ مِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۝۲

وہی اللہ تعالیٰ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور انسانی پیکر عطا فرمایا۔ پھر تم میں سے بعض کافر ہیں اور بعض مومن، ان کے اعمال کے نتائج اللہ کے قانون مکافات کے مطابق مرتب ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ صاحب بصیرت یعنی (Insight) دروں بین ہے۔ (64/2)

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ وَاِلَیْهِ الْمَصِیْرُ ۝۳

اس نے کارگاہ کن فکاں کو برحق پیدا فرمایا ہے اور تمہاری صورت گری کی، تو تمہاری صورتیں حسین ترین بنائی (یاد رکھئے) تم سب نے بالآخر اسی کی طرف پلٹ کر جانا ہے۔ (64/3)

یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَیَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۴

وہ کائنات کی پستیوں اور بلندیوں میں جو کچھ ہے اس سے بخوبی باخبر ہے۔ یاد رکھو! جو کچھ تم چھپا کر کرتے ہو اور جو کچھ ظاہری طور پر کرتے ہو سب اسے معلوم ہے۔ وہ اللہ تمہارے دلوں کے اندر گزرنے والے خیالات تک کو جانتا ہے (اسلئے ممکن نہیں کہ تمہارا کوئی عمل صحیح نتیجہ مرتب کئے بغیر رہ جائے)۔ (64/4)

اَلَمْ یَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۫ فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝۵

کیا تمہیں ان لوگوں کی کوئی خبر نہیں پہنچی، جو تم سے پہلے کفر و انکار کے مرتکب ہو چکے ہیں؟ پس انہوں نے (اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل کے مطابق) اپنی شامت اعمال کا ذائقہ چکھ لیا ہے۔ (9/100-103, 7/5) (64/5)

ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِیْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَقَالُوْۤا اَبَشَرٌ یَّهْدُوْنَنَا ۫ فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ ۝۶

وہ اس عذاب کے مستحق اس لئے ہوئے کہ انکی طرف اللہ کے رسول واضح دلائل اور قوانین و

Marfat.com

احکام لے کر آتے رہے۔ لیکن انہوں نے نہایت حقارت سے کہہ دیا کہ کیا ہم اپنے جیسے انسانوں کی ہدایات قبول کرلیں؟ اس طرح (محض نخوت اور تکبر سے) ماننے سے انکار کر دیا اور روگردانی کی، تو پھر اللہ تعالیٰ نے نظر التفات پھیر کر بے پروائی سے کام لیا اور اللہ تو ہے ہی بے نیاز و بے احتیاج اور اپنی ذات میں ثنائے جمیل کا مستحق اور ستودۂ صفات ہے۔ (64/6)

زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ؕ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ؕ وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝۷

(جن لوگوں نے رسول اللہ کی دعوت توحید کا انکار کیا) وہ اس زعم باطل میں مبتلا ہیں کہ وہ مرنے کے بعد زندہ نہیں اٹھائے جائیں گے۔ اے رسول! ان سے کہہ دو: ''میرے رب کی قسم تم ضرور بالضرور دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے جاؤ گے اور تمہاری کرتوتوں سے تمہیں آگاہ کیا جائیگا اور ایسا کرنا اللہ تعالیٰ کے لئے بہت آسان ہے۔ (64/7)

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِيْٓ اَنْزَلْنَا ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝۸

لہٰذا اللہ اور اسکے رسول پر اور اس روشنی (قرآن حکیم) پر جو ہم نے اپنے رسول پر نازل کیا ہے ایمان لاؤ۔ جو کچھ بھی تم کرتے اللہ تعالیٰ اس سے بخوبی باخبر ہے۔ (64/8)

يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝۹

جس روز تمہیں جمع ہونے کے وقت اکٹھا کیا جائے گا وہ ظہور نتائج کا دن ہوگا، جب تمہارے اندازوں کے برعکس، ایک دوسرے کے اعمال و ذات کی نشو و نما کی کمی نمایاں ہو کر سامنے آجائیگی۔ جو کوئی اللہ پر ایمان لے آیا اور ایسے کام کرتا رہا جس سے اسکی مضمر صلاحیتیں بیدار ہو جائیں اور معاشرے کی ناہمواریاں دور ہو کر حسن و توازن قائم ہو جائے تو اللہ اسکی ذات کی ناہمواریاں دور کر دیگا۔ اور اسے ایسے سدا بہار باغات میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں رواں دواں ہونگی۔ ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ عظیم کامیابی و کامرانی Achievement ہے (55/60)(64/9)

Marfat.com

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝

اوراس کے برعکس جن لوگوں نے حق وصداقت سے انکار کیا اور اللہ تعالیٰ کے قوانین واحکام کو جھٹلایا وہی اصحاب دوزخ ہیں، ہمیشہ اس میں رہیں گے یہ مآل کسقدر برا ہے۔(64/10)

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

(یہ حقیقت سمجھ لینے کی ہے) کہ کائنات میں کوئی بھی مصیبت آتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر نہیں آتی۔ جو شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اسکے قلب ونظر کی روشنی بخشتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر شے کا بخوبی علم رکھنے والا ہے۔(64/11)(Allah is cognizent of all things)

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝

اور اللہ تعالیٰ کے قوانین واحکام کی اطاعت کرو۔ اور اس کے رسول کی سنت حسنہ کی اطاعت کرو۔ اگر تم نے روگردانی کی تو (رسول اللہ کو کوئی پرواہ نہیں) کیونکہ ہمارے رسول کے ذمے صرف احکام الٰہی کو واضح طور پر پہنچا دیتا ہے۔(64/12)

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝

ساری کائنات میں صرف اللہ تعالیٰ کا قانون کارفرما ہے۔ اس کے علاوہ کسی اور کا کوئی اقتدار واختیار نہیں ہے۔ جو لوگ اس حقیقت ثابتہ پر ایمان رکھتے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ کے قوانین کی محکمیت پر پورا پورا بھروسہ ہوتا ہے۔(64/13)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

Marfat.com

اے اہل ایمان لوگو! تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن ہیں، لہٰذا ان سے ہوشیار رہو (انکی محبت میں اللہ اور اس کے قوانین واحکام کو نہ بھول جاؤ) اور اگر تم عفو ودرگزر سے کام لو اور معاف کردو (پس یقین رکھو!) اللہ تعالیٰ تو رحمت ومغفرت کے ساتھ ہے ہی معاف کرنے والا اور حفاظت میں لینے والا۔(64/14)

اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۭ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝

بلاشبہ تمہارے مال ومنال اور تمہاری اولاد تو ایک سخت آزمائش ہیں، اور اللہ تعالیٰ ہی ہے جس کے پاس اجر عظیم ہے۔(64/15)

فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ۭ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

لہٰذا (حسب مقدور) تم اللہ تعالیٰ کے قوانین واحکام کی نگہداشت کرتے ہو، اور سنو اور اطاعت کرو، اور اپنا مال ودولت اللہ کی راہ میں خرچ کرتے رہو۔ یہی تمہارے لئے بہتر (اور مُوجب خیر وبرکت ہے) اور جو اپنے نفس کے عمل وطمع سے محفوظ رہا، پس وہی لوگ فلاح وسعادت کی راہ پانے والے ہیں۔(64/16)

اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝

اگر تم اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ دوگے (یعنی عوام الناس کی بہبود کیلئے خرچ کروگے) تو وہ تمہیں اس سے کئی گنا زیادہ کرکے دیگا، اور تمہاری حفاظت ومغفرت فرمائیگا اور اللہ تعالیٰ بڑا قدردان اور بردبار ہے۔(64/17)

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

وہ غائب اور حاضر وپوشیدہ اور ظاہر ہر بات کا علم رکھنے والا ہے اور صاحب سطوت وصولت، مقتدر واعلیٰ اور نہایت حکمت والا ہے۔(64/18)

Marfat.com

سُوْرَةُ الطَّلَاقِ مَدَنِيَّةٌ

اٰيَاتُهَا ۱۲ رُكُوْعَاتُهَا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَ اَحْصُوا
الْعِدَّةَ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا
يَخْرُجْنَ اِلَّاۤ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ
يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ
بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ۝۱

اے نبی! جب تم طلاق کے مقدمات کا فیصلہ کرو، تو مومنوں سے کہہ دو: کہ جب تم عورتوں کو طلاق دو تو انکی عدت کا زمانہ بڑی اہمیت کا حامل ہے اسے ضرور پورا کرنا چاہیے یعنی جب بھی طلاق دو تو حیض سے پہلے حالت طہر میں طلاق دو، تاکہ حیض جو عدت کی مدت میں پورے کریں اور عدت (کے زمانہ) کا ٹھیک ٹھیک حساب رکھو اور اپنے اللہ کے قانون مکافات عمل سے ڈرتے رہو، (33/49, 2/228-230) اور اس دوران میں مطلقہ بیویوں کو ان کے گھروں سے مت نکالو (65/6) اور وہ نہ خود ہی بلا عذر نکلیں ہاں البتہ اگر وہ صریح بے حیائی کی مرتکب ہوں (تو انکو نکال سکتے ہو) یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حد بندیاں ہیں، جو شخص اللہ کی مقرر کردہ حدود سے تجاوز کرتا ہے تو دراصل وہی اپنے آپ پر ظلم کرتا ہے۔ اے طلاق دہندہ تم نہیں جانتے، ممکن ہے کہ اس کے بعد رجعی طلاق کی صورت میں اللہ تعالیٰ (موافقت یا صلح کی) کوئی صورت پیدا کردے۔ (65/1)

فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْهِدُوْا
ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ
يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝۲

Marfat.com

پھر (طلاق رجعی کی صورت میں) جب عدت کا زمانہ ختم ہونے کو آئے تو (زمانہ عدت کے اندر) ان کو بطریق احسن اپنے پاس روک رکھو، (پھر اگر نباہ کی صورت ممکن نظر نہ آئے) تو قاعدے اور قانون کے مطابق علیحدہ ہو جاؤ (2/229) اور (اگر رجوع کرنا چاہتے ہو) تو اس آخری فیصلہ کے مطابق اپنے میں سے دو صاحب عدل اشخاص گواہ بنالو، اور گواہی دینے والے اللہ کا فریضہ سمجھتے ہوئے ٹھیک ٹھیک گواہی دینے کے پابند ہونگے۔ یہ باتیں ہیں جن کی تم لوگوں کو نصیحت کی جاتی ہے ہر اس شخص کو جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان بالیقین رکھتا ہے۔ جو ئی (اللہ کے قانون مکافات) سے ڈرتا کام کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے مشکلات سے بچ نکلنے کا کوئی نہ کوئی راستہ بنادے گا (65/2)

وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۚ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ۚ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝۳

اور اسکو (اللہ) ایسے راستے سے رزق دیگا جہاں سے اس کا خیال وگماں تک نہ ہوگا، جو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے پس اللہ اسکے لئے کافی ہے، بلاشبہ اللہ تعالیٰ (اپنے قانون مشیت وحکمت کے مطابق) اپنا کام پورا کر کے رہتا ہے۔ اس لئے کہ اس نے ہر چیز کے لئے پیمانے اور اندازے مقرر کر رکھے ہیں (ان میں نہ عدم یقین ہوسکتا ہے نہ کوئی دشواری) (65/3)

وَالّٰٓـِٔيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ۙ وَّالّٰٓـِٔيْ لَمْ يَحِضْنَ ۭ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۭ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ۝۴

(جیسا کہ (2/228) میں پیشتر ازیں کہا گیا ہے کہ عدت کی مدت تین حیض کا زمانہ ہے لیکن) جن عورتوں میں سے جو حیض آنے سے ناامید ہو چکی ہوں (انکی عدت کی تعیین کے متعلق) اگر تم کو کوئی شک وشبہ لاحق ہو، تو انکی عدت تین مہینے ہے اور یہی حکم ان کیلئے ہے جنہیں ابھی حیض نہیں جاری ہوا اور حاملہ عورتوں کی عدت، وضع حمل تک ہے اور جو شخص (اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل) سے ڈرتا ہو، تو اللہ تعالیٰ اسکے معاملہ میں آسانی پیدا فرماتا ہے۔ (65/4)

Marfat.com

ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗۤ اِلَيْكُمْ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗۤ اَجْرًا ۝۵

یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات سے ڈرتا ہے تو وہ اس کی کوتاہیوں کو دور کر دیگا اور اس کو عظیم الشان اجر دیگا۔ (65/5)

اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ؕ وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَاْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗۤ اُخْرٰى ۝۶ ؕ

تم اپنی مطلقہ عورتوں کو اپنی استطاعت کے مطابق سکونت مہیا کرو۔ جہاں بھی تم رہائش پذیر ہوتے ہو، اور انہیں تنگ کرنے کیلئے تکلیف نہ پہنچاؤ۔ اگر وہ حاملہ ہوں تو بچے کے وضع تک انکے نان و نفقہ کا خرچ خود برداشت کرو جب تک ان کا وضع حمل نہ ہو جائے (2/233) اگر وہ تمہارے بچے کو دودھ پلائیں تو انہیں انکی اجرت ادا کرو۔ اجرت و اخراجات کے بارے میں قاعدے دستور کے مطابق آپس میں مشاورت کر لیا کرو۔ اگر تم ایک دوسرے سے کمی محسوس کرو تو کوئی دوسری عورت اسے دودھ پلا دے۔ (65/6)

لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّاۤ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ؕ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَاۤ اٰتٰىهَا ؕ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ۝۷ ع ۱ ۷ ۱۷

(الغرض بچے کی پرورش کا خرچ بہرحال باپ کی ذمے داری ہے) خوشحال شخص کو اپنی استطاعت و حیثیت کے مطابق خرچ کرنا ہوگا اور جس کے رزق میں تنگی ہو تو اس کو چاہیے کہ جتنا اللہ تعالیٰ نے عطا کیا ہے بچے کی پرورش پر اس میں سے خرچ کرے اللہ تعالیٰ (اپنے قوانین عدل و انصاف کے مطابق) کسی شخص پر کفالت کی ذمہ داری کا بوجھ اسکی ذرائع آمدنی کے مطابق ہی ڈالتا ہے۔ جتنا اسے دیا گیا ہے اس سے زیادہ زیر بار نہیں کرتا۔ جو بھی اللہ تعالیٰ کے قوانین و احکام کی پابندی کریگا اس کے لئے وعدہ ہے کہ تنگ دستی کے بعد فراخی بھی عطا فرماتا ہے (94/5) (65/7)

Marfat.com

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ۝

اور کتنی ہی بستیاں تھیں کہ جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسولوں کے قوانین واحکام ماننے سے سرتابی کی تو ہمارے قانون مکافات نے انکا سخت محاسبہ کیا، جسکی وجہ سے ان پر تباہیاں اور بربادیاں آ گئیں۔ (65/8)

فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ۝

چنانچہ انہوں نے اپنے خودساختہ قوانین وضوابط کا مزہ چکھ لیا اور ان کیلئے انجام کار خسارہ ہی خسارہ ہے۔ (65/9)

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۚ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۛ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۝

ان کے لئے (آخرت میں) اللہ تعالیٰ نے سخت عذاب مہیا کر رکھا ہے۔ لہٰذا اے عقل وخرد سے کام لینے والو! (اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات) سے ڈرتے رہو، اور جو ایمان لا چکے ہو اللہ تعالیٰ نے یقیناً تمہاری طرف ذکر (قرآن) نازل فرمایا ہے۔ (65/10)

رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ۝

ایسا رسول جو اللہ تعالیٰ کی صاف اور واضح آیات پڑھ کر سناتا ہے تاکہ ایمان لانے والوں اور فوز وفلاح کے کام کرنے والوں کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لے آئیں اور جو کوئی اللہ تعالیٰ پر ایمان بالیقین لائے گا اور عدل واحسان اور صالح عمل بجالائے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے جنتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں رواں دواں ہونگی اور وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہیں گے ان کیلئے اللہ تعالیٰ بہترین سامان زیست مہیا کریگا۔ (65/11)

Marfat.com

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ؕ یَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ
بَیْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۙ۬ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا ﴿۱۲﴾ ع ۲ ۵ ۱۸

اللہ تعالیٰ ہی وہ عظیم ہستی ہے جس نے لاتعداد اجرام فلکی (کرات) پیدا کئے اور انکی مانند زمین بھی (21/30) یعنی زمین دراصل کسی بڑے اجرام سماوی کا حصہ ہے (79/30) ان سب کے لئے الگ الگ قوانین کا صدور ہوتا رہتا ہے تاکہ تم جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے ہر شے کے لئے قوانین کا نفاذ کر رکھا ہے۔ ہر چیز اللہ تعالیٰ کے احاطہ علمی میں ہے۔ (65/12)

اٰیَاتُهَا ۱۲ سُوْرَةُ التَّحْرِیْمِ مَدَنِیَّةٌ رُكُوْعَاتُهَا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ
اَزْوَاجِكَ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱﴾

اے نبی! جس چیز کو اللہ نے تیرے لئے حلال قرار دیا ہے، تو اسے حرام کیوں ٹھہراتا ہے تو اپنی بیویوں کی خوشنودی چاہتا ہے (You seek to please your wives) اللہ اسکے قانون کی طرف رجوع کرنے پر حفاظت عطا کرنے والا ہے اور ذات کی نشو ونما کا سامان بہم پہنچانے والا، انتہائی رحم وکرم فرمانے والا ہے۔ (66/1)

قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَیْمَانِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ﴿۲﴾

اللہ نے تمہارے لئے اپنی قسموں کا کفارہ مقرر کر رکھا ہے (5/89, 2/225) اللہ ہی تمہارا رفیق ودوست اور سرپرست وآقا ہے اور وہی علیم وحکیم ہے۔ (66/2)

Marfat.com

وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِیْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ؕ قَالَ نَبَّاَنِیَ الْعَلِیْمُ الْخَبِیْرُ ۝

اور (یہ واقع بھی قابل ذکر ہے) کہ نبیؐ اکرم نے کوئی بات اپنی ایک بیوی سے پوشیدہ طور پر کہی تھی، پھر اسکی بیوی نے اس بات کا ذکر کسی دوسری عورت سے کر دیا (جو نہیں کرنا چاہئے تھا) اللہ تعالیٰ نے اس بات کو نبیؐ پر ظاہر کر دیا تو اس نے اس میں سے کچھ حصہ اس بیوی کو جتا دیا اور کچھ حصے سے اعراض برتا۔ چنانچہ! اس پر اس بیوی نے نبیؐ سے دریافت کیا کہ آپ کو یہ بات کس نے بتائی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے اس نے بتائی ہے جو سب کچھ جاننے والا اور خوب باخبر ہے۔ (66/3)

اِنْ تَتُوْبَاۤ اِلَی اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَیْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِیْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِیْرٌ ۝

(اس پر نبیؐ نے فرمایا) اللہ کا حکم ہے کہ اگر تم دونوں عورتیں (یعنی حضرت حفصہ اور عائشہ جو اس راز میں شریک تھیں) اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کر لو (تمہارے لئے بہتر ہے) کیونکہ تمہارے قلوب وجادۂ اعتدال سے ہٹ گئے تھے۔ اگر تم ایک دوسری کی حلیف بن کر (رسول کی) مخالفت کرو گی تو یاد رکھو! کہ اللہ تعالیٰ اس کا ہمدم و رفیق، کارساز سرپرست ہے اور اس کے بعد جبریل اور صالح اہل ایمان اور سب ملائکہ اس کے معاون و مددگار ہیں۔ (66/4)

عَسٰی رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ یُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَیْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَیِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا ۝

یہ بعید از قیاس نہیں کہ اگر نبیؐ تم سب کو طلاق دیدے تو اس کا پروردگار اسے تمہارے عوض اور بیویاں عطا فرما دے جو تم سے کہیں بہتر ہوں۔ سچی مسلمان، باایمان، اطاعت گزار و فرماں بردار، عبادت گزار، جہاندیدہ و روشن دماغ خواہ شوہر دیدہ ہوں یا باکرہ۔ (66/5)

Marfat.com

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝

اے لوگو جو ایمان بالیقین لائے ہو! اپنے آپ اور اپنے اہل وعیال کو اس نار جہنم سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں (ظالم و مجرم مشرک و کافر وغیرہ) جس پر بڑے سخت مزاج اور زبردست فرشتے متعین ہیں، جو اللہ تعالیٰ کے حکم کی بجا آوری میں ذرا بھی نافرمانی نہیں کرتے اور نہ احکام کی بجا آوری میں کسی قسم کی کوتاہی کرتے ہیں۔ (66/6)

ع ۲ ۱۹ ۷

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ۭ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

(ظہور نتائج کے دن ان سے کہا جائیگا) اے توحید الوہیت، حسن کلام آخر اور اللہ تعالیٰ کے قوانین واحکام اور آئین کے منکر آج کے دن تم عذر تراشی مت کرو، آج تم (اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل کے مطابق) ویسا ہی بدلہ یعنی جزا وسزا پاؤ گے جیسے اعمال تم (دنیا میں) کیا کرتے تھے۔ (66/7)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ۭ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرو، وثوق دل سے سچی توبہ، بعید نہیں کہ تمہارا رب رحمن تمہاری برائیاں اور لغزشیں دور کردے اور تمہیں ایسے باغات میں داخل فرمادے، جن کے نیچے نہریں رواں دواں ہونگی۔ یہ وہ دن ہوگا جس روز اللہ تعالیٰ اپنے نبی اور جو لوگ ان کے ساتھ ایمان بالیقین لائے ہیں ذلیل ورسوا نہ کریگا ان کا نور بصیرت ان کے آگے آگے اور انکے داہنی جانب تیزی سے دوڑ رہا ہوگا۔ وہ دعائیں کر رہے ہونگے کہ اے ہمارے رب رحمن ہمارا نور بصیرت

Marfat.com

مکمل کردے اور ہماری حفاظت فرما یقیناً تو ہر شے اور اس کے کرنے پر قدرت کاملہ رکھتا ہے۔ (66/8)

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝٩

اے نبیؐ! کفار اور منافقین سے جہاد کرو، اور انکے ساتھ سختی سے پیش آؤ انکا آخری ٹھکانا جہنم ہے۔ جو بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔ (66/9)

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ ؕ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ۝١٠

اللہ تعالیٰ (قانون مکافات کے اٹل ہونے کے سلسلہ میں) کافروں کے لئے حضرت نوح اور لوط کی بیویوں کی مثال پیش کرتا ہے۔ وہ دونوں ہمارے بندوں میں سے دو صالح بندوں کی زوجیت میں تھیں۔ لیکن انہوں نے ان سے خیانت کی (ایمان میں انکا ساتھ نہ دیا) تو انکے شوہر اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات کے مقابلہ میں انکے کسی کام نہ آسکے وہ عورتیں تباہ ہونے والوں کے ساتھ نیست و نابود ہو گئیں۔ یعنی دونوں سے کہہ دیا گیا کہ جہنم میں داخل ہونے والوں کے ساتھ تم دونوں بھی داخل ہو جاؤ۔ (66/10)

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝١١

انکے برعکس، اللہ تعالیٰ نے مومنین کے لئے فرعون کی بیوی کی مثال بیان فرمائی جب اس نے اپنے رب سے فریاد کی: کہ اے میرے پروردگار! تو اپنی طرف سے میرے لئے جنت میں گھر بنا

Marfat.com

دے اور مجھے فرعون اور اس کے غلط اعمال سے نجات دے اور ظالم قوم سے مجھے نجات عطا فرما۔ (66/11)

وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَ صَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَ كَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ﴿۱۲﴾ ع ۲ ۵ ۲۰

اور (مومنین کے لئے تیسری مثال) حضرت مریم بنت عمران کی دی ہے جس نے اپنی شرم گاہ (عفت، ناموس) کی حفاظت کی تھی، پھر ہم نے اپنی طرف سے اسکے اندر اپنی روح پھونک دی، اور اس نے اپنے رب کے ارشادات اور اسکی کتابوں کی تصدیق کی، اور وہ (درحقیقت) اطاعت شعاروں میں سے تھی۔ (66/12)

Marfat.com

تَبٰرَكَ الَّذِیْ

(۲۹)

Marfat.com

Marfat.com

سُوْرَةُ الْمُلْكِ مَكِّيَّةٌ

اٰیاتھا ۳۰ رکوعاتھا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ ۫ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرُ ۙ۝۱

بے انتہا بزرگ و عظیم ہے وہ اپنی ذات گرامی صفات و افعال میں جس کے قبضہ قدرت میں کائنات کی بادشاہت (sovereingnty) ہے۔ وہ ہر شے پر قدرت کاملہ رکھتا ہے۔(67/1)

الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ ۙ۝۲

وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے، جس نے موت اور زندگی کو تخلیق کیا تا کہ تمہیں آزما دیکھے، کہ تم میں کون زیادہ اعمال صالح بجالاتا ہے اور وہ صاحب سطوت وصولت اور تحفظ فراہم کرنے والا ہے۔(67/2)

نوٹ نمبر 1: قانون ابتلا کی غرض وغائت

رب رحمٰن اپنے فضل بے پایاں سے اس قانون ابتلا کے ذریعے اپنے بندوں کو موقع دیتا رہتا ہے کہ وہ اپنا تزکیہ نفس کر کے اپنے تقویٰ کو قوت سے عمل میں لائیں، تا کہ وہ اپنی آخری منزل مقصود کی صراط المستقیم پر سفر زندگی کر کے وہاں پہنچ جائیں جو جنت الفردوس ان کا حسن المآب کا حقیقی اور ابدی گھر ہے، کیونکہ زندگی حسنات کا موقع فراہم کرتی ہے اور موت حسنات کے نتائج کو ظاہر کرتی ہے

الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰى فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ۝۳

وہی اللہ تعالیٰ ہے جس نے فضا کی پنہائیوں میں بہت (Several) مختلف کروں کو اس طرح پیدا کیا ہے کہ انکا ایک دوسرے سے کہیں بھی عدم تناسب نہیں دیکھو گے، ہر جگہ توازن و تناسب

Marfat.com

نظر آئیگا۔ (67/3)

نوٹ نمبر 2: کائنات کیا ہے؟

اس لا انتہا وسعت میں جہاں تک ہماری نظر جاتی ہے اور اسکے آگے بھی جو مادی اشیاء موجود ہیں ان سب کے مجموعے کے لئے کائنات کی اصطلاع استعمال کی جاتی ہے۔ کائنات کے اندر بہت بڑے بڑے ستاروں کے جھرمٹ ہیں اور انکے درمیان گیس اور سفوف کی شکل کا مادہ ہے۔ ستارے گروپس کی شکل میں موجود ہیں اور ان ستاروں کے کسی گروپ اور انکی درمیانی جگہ میں جو گیس اور سفوس موجود ہے انکو ملا کر جو چیز معرض وجود میں آتی ہے اسے (Galaxy) گیلیکسی یا کہکشاں کہتے ہیں۔ ایک گیلیکسی کے اندر اربوں کی تعداد میں ستارے ہیں جو سب سے چھوٹے سائز کی گیلیکسی ہیں انکی وسعت کا اندازہ یہ ہے کہ ایک سرے سے دوسرے سرے تک ایک گیلیکسی کا فاصلہ 300 پارسک (Parsic) ہے ایک پارسک 10,000,000,000,000 میل کے برابر ہے۔ ستاروں کے سائز چھوٹے بڑے بھی ہیں۔ ہمارا سورج بھی ایک ستارہ ہے لیکن وہ دوسرے بعض ستاروں کے مقابلہ میں درمیانے سائز کا ہے۔ سورج کا قطر (Orbit) 864000 میل ہے اس کے مقابلہ میں بی ٹیلجگس (Betelgeux) ایک ستارہ ہے جس کے قطر میں نہ صرف سورج اور زمین بلکہ مریخ کا مدار (Orbit) بھی سما جاتا ہے

ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيرٌ ۝

تم پھر پلٹ کر فضا کی پنہائیوں میں بار بار دیکھتے ہو۔ مگر کائنات میں کہیں بھی کوئی اختلال و فطور دکھائی نہیں دیگا تو وہ واماندہ اور درماندہ ہو کر واپس لوٹ آئیگی (یعنی اس حیرت انگیز وسعت کے باوجود یہ عظیم الشان نظام کائنات مسلسل، مستحکم ہے کہ کسی جگہ دراڑ یا شگاف نظر نہیں آئیگا) (67/4)

وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُومًا لِّلشَّيٰطِينِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيرِ ۝

Marfat.com

ہم نے اس فضا کو جو تمہیں قریب تر نظر آتی ہے روشن چراغوں سے مزین کر رکھا ہے اور انہیں ملعون شیاطین کو مار بھگانے کا ذریعہ بنا رکھا ہے اور ہم نے شیاطین کے لئے شعلہ زن جہنم کا عذاب تیار کر رکھا ہے (37/6-9, 15/16-18, 41/11-12)(67/5)

وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝

اور پھر انہی پر موقوف نہیں، جو لوگ زندگی کے کسی گوشے میں رب رحمٰن کی ذات صفات اور اس کے قانون و احکام کا انکار کریں گے ان کیلئے جہنم کا عذاب ہے اور یہ بہت برا ٹھکانہ اور انجام ہے۔ (67/6)

اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِىَ تَفُوْرُ ۝

جب یہ لوگ جہنم میں پھینک دیئے جائینگے تو اس سے چیخ و پکارنے کی ہولناک آوازیں سنائی دینگی اور وہ جہنم بڑا جوش اور طوفان انگیز ہوگا۔ (67/7)

تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ۭ كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ ۝

(ایسا معلوم ہوگا) گویا شدت غیظ و غضب سے پھٹ جائیگا۔ ہر بار جب کوئی جماعت (گروہ) اس میں ڈال دی جائیگی تو دوزخ کے داروغے ان لوگوں کو پوچھیں گے: کہ کیا تمہارے پاس اللہ کے قانون مکافات عمل سے ڈرانے والا یا متنبہ کرنے والا نہیں آیا تھا؟ (67/8)(21/100)

قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَاۗءَنَا نَذِيْرٌ ۙ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ۝

وہ کہیں گے: ہاں، ہمارے پاس متنبہ کرنے والا آیا تھا لیکن ہم نے اس کی تکذیب کی تھی، اور کہا تھا اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز نازل نہیں کی تم یقیناً بڑی گمراہی میں مبتلا ہو۔ (67/9)

وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝

اور وہ (کف افسوس ملتے ہوئے حسرت و یاس سے) کہیں گے: کاش ہم کلام اللہ کو بگوش

Marfat.com

ہوش سے سنتے یا عقل وفکر سے کام لیتے تو آج ہم اہل دوزخ میں شامل نہ ہوتے، یا بھڑکتی ہوئی شعلہ زن آگ میں جلنے والوں میں سے نہ ہوتے۔(7/179)(67/10)

فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ⑪

چنانچہ وہ اپنے جرائم کا اعتراف کرلینگے (لیکن مہلت کا وقت گزر جانے کے بعد کیا حاصل؟) لعنت ہے دوزخیوں پر (کہ وہ ہمارے جوار رحمت سے محروم ہوگئے)(67/11)

اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ⑫

ان کے برعکس، جولوگ رحمٰن کے قانون مکافات عمل سے غائبانہ ڈرتے ہیں ان کے لئے یقیناً تحفظ اور بہت بڑا اجر ہے۔(67/12)

وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ⑬

تم اپنی بات مخفی رکھو یا ظاہر کرو اللہ تعالیٰ کے لئے یکساں ہے یقیناً وہ سینوں تک کے بھید جاننے والا ہے۔(67/13)

اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ؕ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ⑭ ع ۱ ۱ ۱۴

(ذرا سوچو!) کیا وہی نہ جانے گا جس نے پیدا کیا ہے؟ اس کی نگاہ بڑی باریک بین ہے وہ ہر بات سے باخبر ہے۔(67/14)

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ؕ وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ⑮

وہی تو ہے جس نے زمین کو تمہارے لئے تابع کر رکھا ہے (جس نے رزق کے سرچشموں کو تمہارے لئے تسخیر کر دیا ہے) پس تم اس کے راستوں پر چلو پھرو (یعنی اطراف وجوانب میں چل پھر کر رزق کھاؤ پیو اور زندگی کی تازگی حاصل کرو) اور اسی کے حضور تم کو حساب وجزا کیلئے) دوبارہ زندہ ہوکر جانا ہے۔(67/15)

Marfat.com

ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ یَّخْسِفَ بِکُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِیَ تَمُوْرُ ﴿۱۶﴾

کیا تم کائناتی زندگی اور اس کے نظام سے اپنے آپ کو محفوظ و مامون سمجھ رہے ہو کہ وہ تمہیں زلزلے کے جھٹکے سے تمہیں زمین میں دھنسا دے اور زمین لرز اٹھے؟ (67/16)

اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ یُّرْسِلَ عَلَیْکُمْ حَاصِبًا ؕ فَسَتَعْلَمُوْنَ کَیْفَ نَذِیْرِ ﴿۱۷﴾

کیا تم کائناتی زندگی اور اس کے نظام سے بے خوف ہو گئے ہو کہ وہ مٹی اور کنکر بار آندھی (طوفان) تم پر لے آئے؟ پھر تمہیں جلد ہی پتہ چل جائیگا کہ میری تنبیہ (Warning) کیسی ہوتی ہے۔ (67/17)

وَلَقَدْ کَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَکَیْفَ کَانَ نَکِیْرِ ﴿۱۸﴾

یقیناً تم سے پہلے لوگوں نے بھی اسی طرح ہماری تنبیہات کی تکذیب کی تھی۔ تم تاریخ کے ورق الٹ کر دیکھو کہ قانون مکافات عمل کی رو سے تکذیب کا نتیجہ کس طرح عذاب الحریق کی شکل میں نمودار ہوا۔ (67/18)

اَوَلَمْ یَرَوْا اِلَی الطَّیْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّیَقْبِضْنَ ۛ مَا یُمْسِکُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ؕ اِنَّهٗ بِکُلِّ شَیْءٍۭ بَصِیْرٌ ﴿۱۹﴾

(اللہ تعالیٰ کے قانون کائنات کی محکمیت کو سمجھنا چاہتے ہو تو) ذرا فضا کی پہنائیوں میں اڑنے والے پرندوں کو تو دیکھو: کیا تم نے کبھی غور و فکر نہیں کیا، کہ وہ کس طرح ہوا میں پر پھیلائے ہوئے اطمینان سے اڑتے رہتے ہیں؟ اور کبھی اپنے پروں کو سمیٹ بھی لیتے ہیں۔ ان کا رب رحمٰن کے سوا کوئی فضائے بسیط میں تھامے ہوئے نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کا قانون ہر شے کی ضروریات اور تقاضوں پر نگاہ رکھتا ہے۔ (67/19)

اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ هُوَ جُنْدٌ لَّکُمْ یَنْصُرُکُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ؕ اِنِ الْکٰفِرُوْنَ اِلَّا فِیْ غُرُوْرٍ ﴿۲۰﴾

Marfat.com

تم بھلا بتاؤ تو سہی، اگر اللہ کے (نظام کی تکذیب ومخالفت سے تم پر کوئی عذاب آ جائے) تو آخر وہ کونسا تمہارے پاس لشکر ہے جو رب رحمٰن کے مقابلے میں تمہاری مدد کر سکے گا؟ حقیقت یہ ہے کہ یہ منکرین حق دھوکے اور خود فریبی میں مبتلا ہیں (انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ اس کے نظام کو دنیا کی کوئی طاقت شکست نہیں دے سکتی) (67/20)

اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ یَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ؕ بَلْ لَّجُّوْا فِیْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ ﴿۲۱﴾

پھر بتاؤ، اگر اللہ تعالیٰ (زمین کی اس صلاحیت کو سلب کر لے) جس میں سے رزق پیدا ہوتا ہے۔ تو پھر کون ہے جو تمہیں رزق مہیا کر سکے؟ دراصل یہ لوگ سرکش اور نفرت کے جذبات کی طغیانیوں میں بہے چلے جا رہے ہیں (اس لئے یہ حقائق کو سمجھنے سے قاصر ہیں) (67/21)

اَفَمَنْ یَّمْشِیْ مُكِبًّا عَلٰی وَجْهِهٖۤ اَهْدٰۤی اَمَّنْ یَّمْشِیْ سَوِیًّا عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۲۲﴾

بھلا سوچو، کہ جو شخص اوندھی ڈال کر چلا جا رہا ہو وہ کبھی اس شخص جیسی ہدایت کی راہ پا سکتا ہے؟ جو زندگی کے توازن بدوش سیدھی راہ چل رہا ہو؟ (67/22)

قُلْ هُوَ الَّذِیْۤ اَنْشَاَكُمْ وَ جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۳﴾

اے رسولؐ! ان سے کہو: اللہ ہی تو ہے جس نے تمہیں نشو ونما دی، اور تمہارے لئے حواس خمسہ بنائے یعنی کان، آنکھیں اور دل ودماغ بنائے تا کہ ان سے کام لے کر صحیح طرز زندگی اختیار کرو مگر ان عظیم اور غیر مترقبہ نعمتوں کا شکر وسپاس بھی کم ہی کرتے ہو۔ (67/23)

قُلْ هُوَ الَّذِیْ ذَرَاَكُمْ فِی الْاَرْضِ وَاِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾

اے رسولؐ! انہیں بتا دیجئے: کہ اے ناعاقبت اندیش لوگو! وہی اللہ تعالیٰ ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلا دیا ہے۔ بالآخر تم اسی کے حضور (جزا وسزا کے لئے) جمع کئے جاؤ گے۔ (67/24)

Marfat.com

وَيَقُولُونَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٥﴾

(ان کے سامنے جب بھی قانون مکافات عمل کا ذکر آتا ہے) تو یہ کہتے ہیں اگر تم واقعی سچے ہو تو بتاؤ یہ وعدہ کب پورا ہوگا؟ (67/25)

قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۖ وَ اِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٢٦﴾

ان سے کہہ دو: اس کا یقینی علم تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے (کہ وہ قیامت کی گھڑی کب آئیگی) میں تو صرف اس کے بندوں کو اس کے قانون مکافات عمل سے صاف صاف متنبہ کرنے والا ہوں۔ (67/26)

فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿٢٧﴾

(اس وقت تو یہ بڑی جلدی مچا رہے ہیں) مگر جب یہ اسے قریب آتا دیکھیں گے تو کافروں کے چہرے بگڑ کر غم زدہ اور سیاہ ہو جائینگے تو اس وقت ان سے کہا جائیگا یہی تو ہے وہ جس کا تم بار بار تقاضا کرتے رہتے تھے۔ (67/27)

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٢٨﴾

یہ بھی کہہ دیجئے: کہ ذرا غور کرو کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کر دے، یا ہم پر رحم فرماوے تو کافروں کو عذاب الیم سے کون بچائے گا؟ (67/28)

قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢٩﴾

اور ساتھ ہی یہ کہہ دو: وہ رب رحمٰن تو پیکر رحمت بالذات ہے اسی پر ہم ایمان بالیقین لائے ہیں اور اسی پر ہمارا بھروسہ ہے، پس عنقریب تمہیں معلوم ہو جائیگا کہ کون کھلی گمراہی میں مبتلا ہے (اور کون راہ راست پر چل رہا ہے) (67/29)

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ﴿٣٠﴾ ع ٢ ٢

Marfat.com

آپ یہ بھی واضح فرما دیجئے: کہ کبھی یہ بھی تم نے سوچا ہے کہ اگر کسی صبح تمہارے کنوؤں کا پانی (جس پر تمہاری زندگی کا دارومدار ہے) زمین کے نیچے اتر جائے تو پھر کون ہے جو اس پانی کی بہتی ہوئی سوتوں کو فراوانی سے مہیا کریگا؟ (67/30)

سُوْرَۃُ الْقَلَمِ مَکِّیَّۃٌ

اٰیَاتُھَا ۵۲ رُکُوْعَاتُھَا ۲

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ ۙ﴿۱﴾

تلوار یعنی قوت نافذہ اور قلم جس سے ضابطہ ضبط تحریر میں لاتے اور نافذ کرتے ہیں اس حقیقت پر شاہد ہیں۔ (68/1)

نوٹ نمبر 1: صدر آیت مقدسہ کا مفہوم یوں بیان فرمایا ہے

تلوار و قرآن دو قوتیں

ایں دو قوت حافظ یک دیگر اند — کائنات زندگی را محور اند!
مومناں را تیغ با قرآن بس است — تربت مارا ہمیں سامان بس است
مومن ازعزم و توکل قاہر است — گرنہ دارد ایں دو جوہر کافر است
مومن کے جہاں کی حد نہیں ہے — مومن کا جہاں ہر کہیں ہے
مومنے بالائے ہر بالا ترے — غیرت او برنتابد ہمسرے

عالم ہے فقط مومن جانباز کی میراث
مومن نہیں جو صاحب لولاک نہیں

تلوار سے مراد عسکری قوت ہی نہیں ہے بلکہ ہر قسم کا اقتدار ہے۔ جب دین بلا اقتدار کے ہو تو وہ مذہب کی شکل اختیار کر لیتا ہے جس کا منتہا وعظ و نصیحت سے زیادہ کچھ نہیں ہوتا۔ جب اقتدار

Marfat.com

ضابطہ الٰہی سے الگ ہو جائے تو وہ ہر دور میں فرعونیت کا مظہر بن جاتا ہے جیسے

تاریخ امم کا یہ پیام ازلی ہے صاحب نظراں نشہ قوت ہے خطرناک
اس سیل سبک سیر و زمیں گیر کے آگے عقل و نظر و ہنر ہیں خس و خاشاک
لادین ہو تو ہے زہر ہلاہل سے بھی بڑھ کر
ہو دین کی حفاظت میں تو ہر زہر کا تریاق

مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ۚ﴿۲﴾
وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ۚ﴿۳﴾

اے نبیؐ! تمہیں رب رحمٰن کے فضل و کرم سے بیش بہا نعمت (نبوت و مملکت) سے نوازا گیا ہے اسلئے مجنون نہیں ہے۔ لہٰذا تیری کوشش پیہم کا اجر لامتناہی اور غیر مقطوع ہے۔ (68/2-3)

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ﴿۴﴾

یقیناً تم خلق عظیم کے حامل ہو (خلق کے معنی میں اعتدال، توازن و تناسب پایا جاتا ہے۔ یہ چیز شرف انسانیت کی دلیل ہے۔ نبیؐ اکرم کی ذات گرامی میں یہ شرف اپنی بلند ترین سطح پر تھا)۔ (68/4)

فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ ﴿۵﴾
بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ ﴿۶﴾

لہٰذا (اس حقیقت ثابتہ کو) عنقریب تم بھی دیکھ لو گے اور (کفار و مشرکین بھی) دیکھ لیں گے کہ تم دونوں میں کون دیوانہ اور فریب خوردہ ہے)۔ (68/5-6)

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۷﴾

بیشک تیرا رب اچھی طرح جانتا ہے کہ کون راہ راست سے بھٹک چکا ہے اور کون صراط المستقیم پر چل رہا ہے (مساف زندگی میں واضح ہو جائیگا کہ کون منزل مقصود پر پہنچ گیا اور کون راستے ہی میں کھو گیا)۔ (68/7)

Marfat.com

فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝٨

لہٰذا تم ان جھٹلانے والوں کی بات بالکل نہ ماننا اور (نہ ہی انکے کسی دباؤ میں آنا ہوگا)۔ (68/8)

وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ۝٩

یہ چاہتے ہیں کہ تم اپنے مقام سے ہٹ جاؤ تو وہ بھی اپنے مقام سے ہٹ کر تجھ سے ''مفاحمت'' (Compromise) کرلیں لیکن جو شخص حق وصداقت پر ہو وہ ذرا بھی اپنے مقام سے ہٹ جائے تو باطل ہوگیا مگر باطل اپنے مقام سے ہٹ جائے تو وہ باطل ہی رہتا ہے (جیسے پوری کوڑ گھاٹے کا آدھی کوڑ نہ کوئی) (68/9)

وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ۝١٠

اور ہرگز دباؤ میں نہ آجاؤ کسی ایسے شخص کے جو بہت قسمیں کھانے والا، پست ذہنیت کا مالک، کمینہ اور ذلیل انسان ہو۔ (68/10)

هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيْمٍ ۝١١

عیب چین شخص اپنی وسوسہ انگزیوں سے (تمہاری جماعت میں تفرقہ پیدا کرنے کیلئے) لگائی بجھائی کرنے کے لئے اُدھر کی باتیں ادھر پہنچانے کیلئے بھاگتا پھرتا ہے۔ (68/11)

مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۝١٢

یہ خود بھی کوئی بھلے کا کام نہیں کرتا اور دوسروں کو خیر وحسنہ، عدل واحسان، اور فوز وفلاح کے کاموں سے روکتا ہے۔ ظلم وسرکشی میں حدود شکنی کرنے والا ہے۔ (68/12)

عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ۝١٣

یہ بے رحم، بے درد اور سخت گیر شخص خود تو ذلیل اور کمینہ شعار نسب کا ہو مگر یونہی کسی باعزت حسب نسب کے قبیلہ سے منسلک ظاہر کر کے دھوکا دیتا ہو۔ (68/13)

Marfat.com

اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيْنَ ﴿۱۴﴾

یہ اس قسم کی سیرت وکردار کے باوجود لوگوں کا رہنما (لیڈر) بنا ہوا ہے کیونکہ یہ سرمایہ دار اور صاحب آل اولاد، اور بڑے جتھے والا ہے۔(68/14)

اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۵﴾

(دولت اور قوت کے نشہ میں اسکی حالت یہ ہے) کہ جب اس کے سامنے ہمارے قوانین و احکام پیش کئے جاتے ہیں تو نہایت حقارت اور غرور وتکبر سے کہتا ہے کہ یہ سب پہلے لوگوں کی من گھڑت کہانیاں اور محض افسانے (Legent of the ancients) ہیں۔(68/15)

سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ﴿۱۶﴾

ہم عنقریب اسکی ناک (سونڈ) پر گرم لوہے سے داغ لگائیں گے یعنی ایسے انسان کو دنیا و آخرت میں ذلیل وخوار کریں گے۔(68/16)

اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ۚ اِذْ اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ﴿۱۷﴾

خوشحالی اور آسائش کے وقت ہم نے مکہ والوں کی حقیقی ذہنیت وسیرت کو ظاہر کر دیا۔ جس طرح باغ والوں کی سیرت ظاہر کر دی تھی۔ جب انہوں نے عہد کیا تھا کہ وہ صبح سویرے ضرور پھل توڑ لیں گے۔(68/17)

وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ ﴿۱۸﴾

انہوں نے دوسرے مسکینوں کا حق نکال کر الگ نہ کیا یعنی کوئی صدقہ نہ نکالا۔ 68/19-20(68/18)

فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿۱۹﴾

فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ ﴿۲۰﴾

لہٰذا وہ ابھی سو ہی رہے تھے کہ اے رسول! تیرے رب کے قانون مکافات کی رو سے کوئی آفت انکے باغ پر پھر گئی تو باغ ایک کٹے ہوئے کھیت کی طرح ویران ہو کر رہ گیا۔(68/19-20)

Marfat.com

فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ ﴿۲۱﴾
اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِيْنَ ﴿۲۲﴾

انہوں نے علی الصبح ہی ساتھیوں کو بلایا کہ اگر پھل توڑنا چاہتے ہو تو سویرے سویرے اپنی کھیتی کی طرف نکل چلو۔(68/21-22)

فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ﴿۲۳﴾
اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِّسْكِيْنٌ ﴿۲۴﴾

چنانچہ وہ چل پڑے اور آپس میں چپکے چپکے کہتے جاتے تھے کہ دیکھنا: آج کوئی محتاج اور مسکین تمہارے پاس پھٹکنے نہ پائے۔(68/23-24)

وَّغَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِيْنَ ﴿۲۵﴾

وہ کچھ نہ دینے کا فیصلہ کرتے ہوئے صبح سویرے جلدی جلدی اس طرح وہاں پہنچے جیسے وہ اپنے مقصد کی تکمیل پر قادر تھے۔(68/25)

فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْٓا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ﴿۲۶﴾
بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۲۷﴾

پھر جب وہ وہاں پہنچے تو باغ کو دیکھ کر کہنے لگے غالباً ہم راستے سے بھٹک گئے ہیں۔نہیں بلکہ ہم محروم رہ گئے ہیں (ہمارے نصیب پھوٹ گئے) (68/26-27)

قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ ﴿۲۸﴾

ان میں سے ایک شخص جس نے اعتدال کا دامن نہیں چھوڑا تھا، نے کہا: کہ کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم اپنی تمام دوڑ دھوپ اور جدو جہد کو قانون الٰہی کے تابع رکھو؟ (مگر تم نے میری بات نہ مانی یہ تباہی اسی کا نتیجہ ہے)(68/28)

قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۲۹﴾

Marfat.com

وہ بول اٹھے: اے ہمارے پروردگار! تو ہر قسم کے عیب و نقص سے پاک و منزہ ہے، بلاشبہ ہم خطا کار اور حقوق انسانی کا خیال نہ رکھنے والے ظالمین میں سے تھے۔(68/29)

فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ ﴿۳۰﴾

قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ ﴿۳۱﴾

پس وہ ایک دوسرے کے روبرو ہو کر لعنت ملامت کرنے لگے اور ساتھ ہی پکار اٹھے: ہم اللہ تعالیٰ کے قانون کی حدود شکنی کرنے والے تھے (اور گناہ گار ٹھہرے) (68/30-31)

عَسٰى رَبُّنَآ اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ﴿۳۲﴾

اب ہم اپنے اللہ کے قانون کی طرف رغبت و رجوع کرتے ہیں امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے بدلے میں بہتر سامان رزق عطا کر دے گا۔(68/32)

كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾ ع

اے رسول! تم ان لوگوں کو بتا دو: کہ دنیا میں عذاب ایسا ہوتا ہے، اور آخرت کا عذاب تو اس سے بھی کہیں بڑھ کر ہوگا۔ اے کاش! اس حقیقت کو سمجھ لیتے۔(68/33)

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۳۴﴾

یقیناً اللہ کے قانون مکافات عمل سے ڈرنے والے لوگوں کیلئے رب رحمٰن کے ہاں مسرت انگیز نعمتوں سے معمور جنتیں ہیں۔(68/34)

اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ؕ ﴿۳۵﴾

کیا ہم اطاعت گزاروں اور ہمارے حضور سر تسلیم خم کرنے والوں کا حال ان سرکشوں، مجرموں کا سا کر دیں؟(68/35)

مَا لَكُمْ ۪ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۶﴾

ان سے پوچھو: کہ تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ تم اس قسم کے فیصلے کرتے ہو؟ (68/36)

Marfat.com

أَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ۙ﴿۳۷﴾
إِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ ۚ﴿۳۸﴾

کیا تمہارے پاس کوئی صحیفہ آسمانی ہے جس میں تم یہ پڑھتے ہو یا سبق لیتے ہو کہ جو روش زندگی اختیار کرلو گے نتائج تمہارے حسب منشاء برآمد ہونگے ؟(68/37-38)

أَمْ لَكُمْ أَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۙ إِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ ۚ﴿۳۹﴾

یا پھر کیا تم نے ہم سے کوئی عہد و پیمان قیامت کے دن تک کا لے رکھا ہے کہ تمہارے لئے وہی ہے جو تم خود فیصلہ کرو؟(68/39)

سَلْهُمْ أَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ۚ﴿۴۰﴾

یا پھر ان سے پوچھئے: کہ تم میں سے کون اس کا ضامن یا کفیل ہے؟(68/40)

أَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ ۚ فَلْيَأْتُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ إِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿۴۱﴾

یا اس معاملہ میں ان کے کوئی شریک ہیں تو (اے رسول ان سے کہو) لائیں اپنے شرکاء کو ہمارے سامنے اگر یہ اپنے دعویٰ میں سچے ہیں۔(68/41)

يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۙ﴿۴۲﴾

جس دن (مجرمین کیلئے) شدت ظاہر ہوگی تو بڑا کٹھن وقت آپڑے گا اور یہ لوگ سجدہ کے لئے لائے جائیں گے مگر (سجدہ) نہ کرسکیں گے۔(68/42)

خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾

اس ذلّت سے انکی نگاہیں جھکی ہوئی ہونگی، اور ذلّت و رسوائی کی سیاہی انکے چہروں پر چھارہی ہوگی۔ پیشتر ازیں بوقت مہلت انہیں سجدہ صلوٰۃ کیلئے بلایا جاتا تھا جبکہ وہ صحیح سلامت تھے (تو وہ انکار کرتے رہے اب یہ تباہی و بربادی سے کیسے بچ سکتے ہیں)(68/43)

Marfat.com

فَذَرْنِیْ وَمَنْ یُّكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ ؕ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ ۙ﴿۴۴﴾

لہٰذا اے نبیؐ! تم اس کلام پاک کے جھٹلانے والوں کا معاملہ مجھ پر چھوڑ دو، ہم اپنے قانون مکافات عمل کے مطابق ان کو بتدریج ایسے طریقہ سے تباہی و ہلاکت کی طرف لے جائیں گے کہ ان کو خبر تک نہ ہوگی۔(68/44)

وَاُمْلِیْ لَهُمْ ؕ اِنَّ كَیْدِیْ مَتِیْنٌ ﴿۴۵﴾

اور ہم اپنے قانون امہال Law of Respite کے مطابق انہیں اس وقت مہلت دے رہے ہیں، بلاشبہ ہماری تدبیر بڑی محکم اور مضبوط ہوتی ہے۔(68/45)

اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ۚ﴿۴۶﴾

اے نبیؐ! کیا تم ان سے اپنی خدمات کے عوض کچھ معاوضہ طلب کر رہے ہو جسے یہ اپنے لئے ناقابل برداشت بوجھ سمجھ رہے ہیں؟(52/40)(68/46)

اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَیْبُ فَهُمْ یَكْتُبُوْنَ ﴿۴۷﴾

یا کیا ان کے پاس علم الغیب ہے، جسکی بنا پر یہ لکھ رہے ہیں (جس وجہ سے انکی جزائیں بیباک ہوئی جاتی ہیں)۔(68/47)

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ۘ اِذْ نَادٰی وَهُوَ مَكْظُوْمٌ ؕ﴿۴۸﴾ وقف لازم

پس تم اے نبی! اپنے رب رحمٰن کے فیصلہ صادر ہونے تک صبر سے کام لو، اور مچھلی والے (حضرت یونس) کی طرح نہ ہو جانا۔ جبکہ اس نے (اپنے رب رحمٰن کو مضطربانہ استبداد و استعانت کے لئے) پکارا اور غم آلودہ حالت میں تھا۔(37/139-142,31/87)(68/48)

لَوْلَاۤ اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ مَذْمُوْمٌ ﴿۴۹﴾

اگر انکے رب کے قانون رحمت Law of Mercy کی رو سے اس کی رحمت شامل حال نہ ہوتی تو وہ مذموم ہو کر لب ساحل چٹیل میدان میں پڑا رہ جاتا اور اسکی حالت بڑی خراب ہوتی۔(37/146) (68/49)

Marfat.com

فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٥٠﴾

بالآخر اس کے پروردگار نے اسے برگزیدہ کیا، اور اسے اپنے صالح بندوں میں شامل

فرمایا۔(68/50)

وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ﴿٥١﴾

اور جب یہ کافر کلام نصیحت (قرآن کریم) سنتے ہیں تو تمہیں اس طرح گھور کر دیکھتے ہیں گویا اپنی نگاہوں سے تجھے اپنے مقام سے پھسلا دینگے اور ساتھ ہی کہتے ہیں ضرور دیوانہ، ساحر زدہ اور مجنوں ہے۔(68/51)

وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٥٢﴾ ع

حالانکہ یہ قرآن کل عالمین کے لئے نصیحت (اور سرچشمہ ہدایت اور مشعل راہ ہے)۔ (68/52)

سُوْرَةُ الْحَآقَّةِ مَكِّيَّةٌ

اٰيَاتُهَا ٥٢ رُكُوْعَاتُهَا ٢

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلْحَآقَّةُ ﴿١﴾

مَا الْحَآقَّةُ ﴿٢﴾

یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ قیامت کبرا واقع ہوگی (69/1) جانتے ہو وہ واقع ہونے والی کیا ہے؟ (69/2)

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحَآقَّةُ ﴿٣﴾

اے مخاطب! تجھ کو کیا معلوم کہ وہ واقع ہونے والی کیا ہے؟ (69/3)

Marfat.com

كَذَّبَتْ ثَمُودُ وَعَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ ﴿٤﴾
فَأَمَّا ثَمُودُ فَأُهْلِكُوا بِالطَّاغِيَةِ ﴿٥﴾

(سابقہ دو اقوام) ثمود اور عاد نے اس قیامت صغرا کو جو ہمارے قانون مکافات عمل کی رو سے ان پر آنے والی ساعت تھی کو جھٹلایا تھا (69/4) سو بجلی کی سی ایک شدید کڑک سے ایک ہیبت ناک گڑگڑاہٹ ہوئی جس سے وہ نیست و نابود ہو گئیں۔ (69/5)

وَأَمَّا عَادٌ فَأُهْلِكُوا بِرِيحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ﴿٦﴾

اور قوم عاد کو ایک زبردست آندھی کے طوفانی جھکڑ نے ہلاک کر دیا۔ (69/6)

سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَثَمَانِيَةَ أَيَّامٍ حُسُومًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيهَا صَرْعَىٰ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ﴿٧﴾

وہ آندھی ان پر سات راتیں اور آٹھ دن مسلسل چلتی رہی جس نے ان کا نام و نشان تک مٹا دیا۔ اے مخاطب! تو اگر وہاں ہوتا تو دیکھتا کہ وہ کس طرح اوندھے منہ یوں گرے پڑے ہیں جیسے کھجور کے تنے جڑوں سے اکھیڑ کر رکھ دیئے ہوں (54/20) (69/7)

فَهَلْ تَرَىٰ لَهُمْ مِنْ بَاقِيَةٍ ﴿٨﴾

کیا تو ان میں سے کسی کو بھی باقی بچا ہوا دیکھتا ہے؟ (وہ جھٹلانے والے سب کے سب) صفحہ ہستی سے نیست و نابود ہو گئے۔ (69/8)

وَجَاءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهُ وَالْمُؤْتَفِكَاتُ بِالْخَاطِئَةِ ﴿٩﴾

اور اسی طرح فرعون کا حشر ہوا اور دیگر اقوام کا بھی جو اس سے پہلے ہو گزری تھیں اور وہ لوگ جن کی بستیاں اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل کے مطابق الٹ دی گئیں تھیں ان ہی نے بڑی بڑی خطاؤں کا ارتکاب کیا تھا۔ (69/9)

فَعَصَوْا رَسُولَ رَبِّهِمْ فَأَخَذَهُمْ أَخْذَةً رَابِيَةً ﴿١٠﴾

ان سب نے اپنے رب کے رسولوں کی نافرمانی کی تو اس کے قانون مکافات نے انہیں سختی سے اپنی گرفت و تعزیر میں لے لیا۔ (69/10)

Marfat.com

إِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَاءُ حَمَلْنَاكُمْ فِي الْجَارِيَةِ ﴿١١﴾

(لیکن جنہوں نے حق پرست رسولؐ کا ساتھ دیا ہم نے انہیں محفوظ رکھا مثلاً جب طوفان نوح کے وقت) پانی کی طغیانیاں حد سے بڑھ گئیں تو ہم نے ان سب کو تیزی سے چلنے والی کشتی میں سوار کر دیا تھا۔(69/11)

لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَتَعِيَهَا أُذُنٌ وَاعِيَةٌ ﴿١٢﴾

(ہم نے اقوام سابقہ کے واقعات اس لئے بیان فرمائے ہیں) کہ تمہارے لئے قانون مکافات کی تاریخی شہادتیں سبق آموز یادگار بنائیں اور یاد رکھنے والے کان اس کی آواز کو محفوظ رکھیں۔(12/111)(69/12)

فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ نَفْخَةٌ وَاحِدَةٌ ﴿١٣﴾

پھر جب پہلی بار صور پھونکا جائیگا (کل مردہ بنی نوع انسان کو دوبارہ زندہ کردیں گے) (69/13)

وَحُمِلَتِ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَاحِدَةً ﴿١٤﴾

اور زمین اور پہاڑوں کو اٹھا کر ایک چوٹ میں ریزہ ریزہ کر کے ہموار کر دیا جائے گا۔(69/14)

فَيَوْمَئِذٍ وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿١٥﴾

پس اس وقت وہ جس کا ہونا یقینی ہے، اس دن آنے والی قیامت کبرا آجائیگی (69/15)

وَانْشَقَّتِ السَّمَاءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَاهِيَةٌ ﴿١٦﴾

اور آسمان پھٹ جائیگا یعنی بالکل بے حقیقت ہوجائے گا تو اس کی طاقت ڈھیلی پڑ جائے گی۔(69/16)

وَالْمَلَكُ عَلَىٰ أَرْجَائِهَا ۚ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ ﴿١٧﴾

اور آٹھ فرشتے اوپر سے نیچے تک ہر جگہ موجود ہونگے اور انکے رب کے اقتدار و آوامر کو بروئے کار لا رہے ہونگے۔(66/6, 16/49-50)(69/17)

Marfat.com

يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ﴿١٨﴾

تم سب اس روز (اللہ کے قانون مکافات عمل Law of Accountability) کے مطابق پیش کیے جاؤ گے تو تمہاری کوئی بات مخفی نہ رہ جائیگی۔(69/18)

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ﴿١٩﴾

سو جس کا اعمال نامہ یمن وسعادت کے ہاتھ میں ہوگا وہ فرط مسرت سے لوگوں سے کہے گا لو میرا نامہ اعمال پڑھو۔(69/19)

اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنِّيْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ﴿٢٠﴾

میں دنیا میں قریب الیقین تھا کہ اللہ تعالیٰ کے حضور میرا نامہ اعمال ضرور پیش ہوگا۔ (69/20)

فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ﴿٢١﴾

فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿٢٢﴾

سو اسکی زندگی حسب منشا خوشگوار یعنی عیش نشاط میں ہوگی یعنی ارفع واعلیٰ جنت میں۔ (69/22 69/21)

قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ ﴿٢٣﴾

جس کے پھلوں کے خوشے اسکے دسترس میں ہونگے۔(69/23)

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ ﴿٢٤﴾

(ان سے کہا جائیگا) کہ تم نہایت اطمینان اور مزے مزے سے کھاؤ پیو، ان اعمال کے بدلے میں جو تم نے سابقہ ایام سے کیے تھے۔(69/24)

وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ﴿٢٥﴾

اور جس کا نامہ اعمال نامساعد بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ بصد حسرت ویاس سے کہے گا، اے کاش! میرا نامہ اعمال مجھے نہ دیا جاتا۔(69/25)

Marfat.com

وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ۚ ﴿٢٦﴾

اور نہ مجھے معلوم ہوتا کہ میرا حساب کیا ہے؟(69/26)

يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ۚ ﴿٢٧﴾

اے کاش! کسی طرح میری موت میرا قصہ تمام کر دیتی۔(69/27)

مَآ اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ ۚ ﴿٢٨﴾

افسوس کہ وہ میرا مال ومنال جس پر میں فخر کرتا تھا میرے کسی کام نہ آیا۔(69/28)

هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطَانِيَهْ ۚ ﴿٢٩﴾

میرا غلبہ واقتدار، سطوت وقوت برباد ہوگئی، یا ختم ہوگئی۔ (69/29)

خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ۙ ﴿٣٠﴾

ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ۙ ﴿٣١﴾

کہا جائے گا اسے پکڑو اور اسکی گردن میں طوق ڈال دو۔ پھر اسے جہنم میں داخل کردو۔ (74/26) (69/30-31)

ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ﴿٣٢﴾ ط

اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ۙ ﴿٣٣﴾

وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿٣٤﴾ ط

پھر اسے ستر ہاتھ لمبی یعنی بہت لمبی زنجیر میں جکڑ دو کیونکہ یہ نہ تو اللہ بزرگ وبرتر پر ایمان لاتا تھا اور نہ ہی مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب دیتا تھا۔ 3-107(69/32-34)

فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ۙ ﴿٣٥﴾

لہٰذا (نتیجہ یہ ہے) کہ آج اس کا کوئی دلسوز وغمخوار رفیق اور دوست نہیں ہے۔(69/35)

وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ۙ ﴿٣٦﴾

اور فضلے کے علاوہ اس کے لئے کوئی طعام نہیں ہے۔ Nor any food exept
(69/36)refuse or waste products.

Marfat.com

لَّا يَاْكُلُهٗٓ اِلَّا الْخَاطِـُٔوْنَ ﴿۳۷﴾ ع

جس کو خطا کاروں کے سوا کوئی نہیں کھائے گا۔ (69/37)

فَلَآ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۳۸﴾ لا

وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۳۹﴾ لا

پس ایسا نہیں، میں شہادت دیتا ہوں ان چیزوں کو جو تم کھاتے ہو یعنی تم لوگوں نے جو سمجھ رکھا ہے بات وہ نہیں ہے اور انکی بھی جسے تم نہیں دیکھتے۔ (69/38-39)

اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿۴۰﴾ ج لا

یقیناً ان باتوں کا کہنے والا ہمارا معزز رسولؐ ہے (اس سے مراد رسولؐ اکرم صلعم کا قول ہے)۔ (69/40)

وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ؕ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾ لا

وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾ لا

(یہ ہمارے ہی ارشادات ہیں جو تم تک پہنچا رہا ہے) یہ کسی شاعر کسی کاہن کا کلام نہیں ہے لیکن بہت کم ہیں جو اسے تسلیم بالیقین کرتے ہیں۔ (69/41-42)

تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۳﴾

یہ اس کی طرف سے نازل کردہ قرآن ہے جو تمام اقوام عالم کا رب ہے۔ (69/43)

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ﴿۴۴﴾ لا

لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ﴿۴۵﴾ لا

ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ﴿۴۶﴾ صلے

فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ﴿۴۷﴾

اگر یہ رسول اپنی طرف سے خود گھڑ کر (غلط) بات منسوب کرتا تو ہم ضرور اسکا دایاں ہاتھ پکڑ

Marfat.com

لیتے۔ پھر اسکی رگ جان کاٹ ڈالتے، پھر تم میں سے کوئی بھی ہمیں اس سے روکنے والا نہ ہوتا۔ (69/44-47)

وَ اِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۸﴾

بلاشبہ یہ (قرآن) متقیوں (برائی سے بچنے والوں کیلئے) یاددہانی کرانے والا (صحیفہ الٰہی ہے)۔(69/48)

وَ اِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ﴿۴۹﴾

اور بے شک ہم خوب جانتے ہیں کہ تم میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو اس ضابطہ حیات کو جھٹلانے والے ہیں۔(69/49)

وَ اِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۰﴾

اور بلاشبہ جو لوگ اسے (جھٹلانے والے ہیں) ان کے دل میں سوز حسرت بن کر جلاتا رہے گا۔(69/50)

وَ اِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿۵۱﴾

یقیناً یہ ایک حقیقت ثابتہ ہے (ظن وقیاس نہیں ٹھوس حقیقت ہے)(69/51)

فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۵۲﴾ ع ۲ ۱۵

اس لئے اے رسول! اپنے اللہ کی ربوبیت عظمیٰ کے پروگرام کو تکمیل تک پہنچانے کیلئے سرگرم عمل رہو (تو اسکے نتائج سے انہیں پتہ چل جائیگا کہ تمہارا ہر دعویٰ کس قدر حقیقت پر مبنی ہے) (69/52)

Marfat.com

سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ مَكِّيَّة

اٰیاتھا ۴۴ رکوعاتھا ۲

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ۙ﴿۱﴾

ایک سائل نے عذاب سے متعلق دریافت کیا ہے کہ وہ کب واقعہ ہوگا۔ (70/1)

لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ ۙ﴿۲﴾

جب وہ کافروں پر آئیگا تو دنیا کی کوئی طاقت اسے ٹال نہیں سکے گی۔ (70/2)

مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ ؕ﴿۳﴾

وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوگا جو مراتب عالیہ کا مالک ہے۔ 22/47 (70/3)

تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ﴿۴﴾

ملکوتی قوتیں (51/4, 71/5) اور الوھیاتی Devine Energy اس کے پروگرام کو آگے بڑھانے اور بلندیوں کی طرف لے جاتے ہوئے Progressive Ascinding ایسے مراحل میں سے گزرتے ہوئے متعین کردہ تکمیل کی جانب لئے جاتی ہیں جبکہ ایک مرحلہ کی مدت پچاس پچاس ہزار سال ہوتی ہے۔ (35/10, 32/5)(70/4)

فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا ۝﴿۵﴾

لہٰذا (تمہیں ان کے سوالوں، تقاضوں پر مضطرب نہیں ہونا چاہیے) تم اپنے پروگرام پر حسن کارانہ انداز سے صبر و استحکام سے قائم رہو، یہ اپنے وقت پر تکمیل تک پہنچے گا۔ (70/5)

اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا ۙ﴿۶﴾

وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًا ؕ﴿۷﴾

بے شک یہ لوگ عذاب (جہنم) کو بعید از امکان خیال کرتے ہیں لیکن ہم اسے بہت قریب سے دیکھ رہے ہیں۔ (70/6-7)

Marfat.com

يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ۙ﴿۸﴾
وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ۙ﴿۹﴾

(جس روز عذاب واقع ہوگا) اس روز جب آسمان پگھلی ہوئی دھات کی طرح ہوجائے گا اور پہاڑ رنگ برنگی دھنکی ہوئی اون کی طرح فضا میں اڑتے ہونگے۔(101/5)(70/8-9)

وَلَا يَسْـَٔلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا ۚ﴿۱۰﴾
يُّبَصَّرُوْنَهُمْ ؕ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍۭ بِبَنِيْهِ ۙ﴿۱۱﴾
وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ ۙ﴿۱۲﴾
وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُـْٔوِيْهِ ۙ﴿۱۳﴾
وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ ثُمَّ يُنْجِيْهِ ۙ﴿۱۴﴾

(اس وقت نفسانفسی کا عالم ہوگا) کوئی دلسوز وغمخوار، رفیق ودوست حال تک نہ پوچھے گا حالانکہ وہ ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہونگے کہ انکی کوئی مدد نہیں کرتے۔ان میں سے ہر مجرم خواہش کریگا کہ کسی اور کو فدیہ کے طور پر دے کر اس عذاب سے خلاصی حاصل کرلے۔اپنے بیٹے، بیوی، بھائی اور قریب ترین قبیلے یا خاندان جو اسکی پشت پناہی کے مدعی تھے۔حتیٰ کہ روئے زمین کے سب لوگوں کو فدیہ میں دے کر اس عذاب سے نجات حاصل کرنے کی خواہش کریگا۔(70/10-14)

كَلَّا ؕ اِنَّهَا لَظٰى ۙ﴿۱۵﴾
نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ۚ﴿۱۶﴾

لیکن ایسا ہرگز نہیں ہوگا وہاں تو شعلہ زن آگ کی لپٹ ہوگی جو ہاتھ پاؤں کو سلب کردینے والی ہوگی۔(70/15-16)

تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى ۙ﴿۱۷﴾

وہ پکار رہی ہے ہر اس شخص کو جس نے اس کے قوانین واحکام اور نظام حیات کو پس پشت ڈالا۔(70/17)

Marfat.com

وَجَمَعَ فَاَوْعٰى ﴿۱۸﴾

نیز جس نے مال و دولت جمع کر کے تجوریوں میں محفوظ کر لیا (اور ربوبیت عامہ کے لئے کھلا نہ رکھا)(104/2) (70/18)

اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ﴿۱۹﴾

بلاشبہ انسان فطرتاً بخیل، تنگ دل و ناصبور پیدا ہوا ہے۔ (70/19)

اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا ﴿۲۰﴾

جب اس پر کوئی مصیبت آتی ہے تو ہمت ہار کر گریہ زاری کرنے لگتا ہے۔ (70/20)

وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ﴿۲۱﴾

اور جب خوشحالی نصیب ہوتی ہے تو بخل کر کے ہاتھ روک لیتا ہے (ایک پائی تک کسی محتاج کو نہیں دیتا)۔ (70/21)

اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ﴿۲۲﴾

البتہ وہ لوگ ایسا نہیں کرتے جو مصلحین ہیں (یعنی جو قوانین الٰہی کی پیروی کرتے ہیں)۔ (70/22)

الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ﴿۲۳﴾

وہ لوگ جو اپنی صلوٰۃ (ہمت و استقلال سے) قائم رکھتے ہیں۔ (70/23)

وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ﴿۲۴﴾
لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ﴿۲۵﴾

جن کے اموال میں سائل و محروم کا ایک مقرر حق ہے۔(51/19) (70/24-25)

وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۲۶﴾
وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿۲۷﴾

Marfat.com

اور وہ لوگ ہیں جو روز حساب کو برحق سمجھتے ہیں اور اللہ کے قانون مکافات پر یقین محکم رکھتے ہیں اور اس سے ڈرنے والے ہیں۔ (70/26-27)

اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ ﴿۲۸﴾

بلاشبہ انکے رب کا عذاب اس کے قانون مکافات کے مطابق ایسا نہیں کہ اس سے بے خوف یا لاپرواہ رہا جائے۔ (70/28)

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ﴿۲۹﴾ۙ

(اس کے علاوہ) وہ لوگ جو اپنی عصمتوں کی حفاظت کرتے ہیں (مرد و عورت دونوں یکساں طور پر) (23/5) (70/29)

اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ﴿۳۰﴾ۚ

(مگر اس سے یہ مطلب نہیں کہ وہ تجرد کی راہبانہ زندگی بسر کرتے ہیں) بلکہ اپنی بیویوں یا اپنی منکوحہ لونڈیوں کے جن کی حفاظت نہ کرنے پر انہیں کوئی ملامت یا مضائقہ نہیں۔ (70/30)

فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ﴿۳۱﴾ۚ

جو شخص علاوہ ازیں، جنسی تعلق کی کوئی اور صورت تلاش کرے تو وہ حدود شکنی کے مترادف ہے (وہ ناقابل معافی تعزیر ہوگی) (23/7) (70/31)

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ﴿۳۲﴾ۙ

اور جو لوگ اپنی امانتوں کی حفاظت اور اپنے عہد و پیمان کا پورا پورا پاس کرتے ہیں۔ (70/32)(23/8)

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ﴿۳۳﴾ۙ

اور اپنی شہادتوں پر حق و انصاف کے ساتھ قائم رہتے ہیں۔ (70/33)

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿۳۴﴾ؕ

Marfat.com

علاوہ ازیں یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے متعین کردہ نظام صلوٰۃ (نظام دین) کے محافظ ہوتے ہیں۔ (70/34) (23/9)

أُولَٰئِكَ فِي جَنَّاتٍ مُّكْرَمُونَ ﴿٣٥﴾

یہ لوگ باغات جنت میں عزت وتکریم سے رہیں گے۔ (70/35)(23/11)

فَمَالِ الَّذِينَ كَفَرُوا قِبَلَكَ مُهْطِعِينَ ﴿٣٦﴾

اے رسولؐ! کیا معاملہ ہے کہ یہ منکرین حق تمہاری طرف دوڑے آرہے ہیں؟ (70/36)

عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِينَ ﴿٣٧﴾

دائیں جانب سے اور بائیں جانب سے (ٹولیاں بنا کر) گروہ در گروہ (70/37)

أَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ أَن يُدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيمٍ ﴿٣٨﴾

کیا ان میں سے ہر ایک یہ طمع کرتا ہے کہ وہ نعمت بھری جنت میں داخل کر دیا جائے؟ (کیا جو لوگ حق بات سننے تک گوارہ نہیں کرتے، جنت کے امیدوار ہو سکتے ہیں؟) (70/38)

كَلَّا ۖ إِنَّا خَلَقْنَاهُم مِّمَّا يَعْلَمُونَ ﴿٣٩﴾

ہرگز نہیں، بلاشبہ ہم نے انہیں جس چیز سے پیدا کیا ہے اسے یہ بخوبی جانتے ہیں۔ (70/39)

فَلَا أُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ إِنَّا لَقَادِرُونَ ﴿٤٠﴾

پس نہیں، میں مشارق ومغارب کے پروردگار کی قسم کھاتا ہوں کہ ہم یقیناً اس بات کی قدرت رکھتے ہیں۔ (70/40)

عَلَىٰ أَن نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ﴿٤١﴾

کہ ہم اپنے (قانون مشیت وحکمت کے مطابق) ان کو بدل کر ان سے بہتر لوگ لے آئیں، اور ہم سے کوئی سبقت لے جانے والا نہیں ہے۔ (70/41)

Marfat.com

فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتّٰى يُلٰقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ﴿۴۲﴾

پس اے نبیؐ! انکی پرواہ مت کر، انہیں انکی بیہودہ مباحثوں، بے کار گفتگو، اور کھیل تماشوں میں مشغول رہنے دے، یہاں تک کہ یہ اپنے اس روز کو پالیں جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔ (70/42)

يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ سِرَاعًا كَأَنَّهُمْ إِلٰى نُصُبٍ يُوفِضُونَ ﴿۴۳﴾

اس دن وہ اپنی قبروں سے نکل کر اس طرح دوڑے جارہے ہونگے جیسے کسی مقررہ نشان (Goal) کی طرف بھاگے جارہے ہوں۔ (70/43)

خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۚ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿۴۴﴾ ع ۲ ۹ ۸

ان کی نگاہیں ندامت سے جھکی ہوئی ہونگی، ذلت ان پر چھا رہی ہوگی۔ یہ ہے وہ روز (قیامت) جس کا ان سے وعدہ کیا گیا تھا۔ (70/44)

سُوْرَۃُ نُوْحٍ مَّكِّيَّة

اٰیاتُھا ۲۸ رُکوعاتُھا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلٰى قَوْمِهِ أَنْ أَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۱﴾

ہم نے حضرت نوحؑ کو انکی قوم کی طرف (اپنا رسول بنا کر) بھیجا تا کہ وہ انہیں انکی غلط روش زندگی کے تباہ کن نتائج سے متنبہ کرے، قبل اسکے کہ ان پر دردناک عذاب آجائے۔ (71/1)

قَالَ يٰقَوْمِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴿۲﴾

چنانچہ اس نے اپنی قوم سے فرمایا: کہ اے میری قوم! میں تمہیں (اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل سے) صاف صاف الفاظ میں انتباہ کرنے والا ہوں۔ (71/2)

Marfat.com

اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَ اَطِيْعُوْنِ ۙ﴿۳﴾

(اس نے کہا اس سے نجات کی ایک راہ ہے) کہ اللہ کے قوانین کی محکومی اختیار کرو اور اس کے احکام کی پوری پوری نگہداشت کرو اور متعین کردہ نظام حیات کی اطاعت کرو۔ (71/3)

يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَ يُؤَخِّرْكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَآءَ لَا يُؤَخَّرُ ۘ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴﴾

(اگر تم نے ایسا کرلیا) تو اللہ تعالیٰ تمہارے گناہوں کو بخش دے گا اور تمہیں اپنے دامن رحمت میں لے لے گا اور یوں ایک مدت معینہ تک سامان زیست سے متمتع ہوتے رہو گے۔ جب تک تم راہ راست پر چلتے رہو گے، تباہی سے محفوظ رہو گے، وگرنہ، اگر تم پر عذاب آ گیا تو پھر ٹل نہ سکے گا۔ اے کاش! تم (اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات عمل) کو سمجھنے کی اہلیت رکھتے۔ (71/4) (5/5,63/11)

قَالَ رَبِّ اِنِّيْ دَعَوْتُ قَوْمِيْ لَيْلًا وَّ نَهَارًا ۙ﴿۵﴾

فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَآءِيْٓ اِلَّا فِرَارًا ﴿۶﴾

(حضرت نوحؑ نے اپنی قوم کی اصلاح کی پوری پوری کوشش کی مگر مایوس ہو کر) بارگاہ رب العزت میں عرض کی: کہ اے میرے رب رحمٰن! بلاشبہ میں اپنی قوم کو دن رات تیرے قوانین و احکام کی اطاعت کی دعوت دیتا رہا۔ لیکن انکی حالت یہ رہی کہ میں جوں جوں انہیں بلاتا رہا یہ اس سے اور دور بھاگتے رہے۔ (71/5-6)

وَ اِنِّيْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَ اسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَ اَصَرُّوْا وَ اسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ﴿۷﴾

اور جب بھی میں نے انہیں بلایا تاکہ تو انہیں معاف کر دے تو انہوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں اور انہوں نے اپنے کپڑوں سے اپنا منہ ڈھانپ لیا، نیز وہ (اپنے کفر پر) قانع رہ کر انتہائی تکبر کرتے رہے۔ (71/7)

Marfat.com

ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ۙ﴿۸﴾
ثُمَّ اِنِّیْٓ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَ اَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ۙ﴿۹﴾
فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۙ﴿۱۰﴾

پھر میں نے ان کو عام خطبات سے واضح کیا، پھر میں نے انہیں اعلانیہ بھی دعوت حق دی اور پوشیدہ طور پر بھی۔ پھر میں نے یہ بھی کہا اپنے رب رحمٰن سے معافی مانگو یقیناً وہ بڑا معاف کرنے والا ہے۔(71/8to10)

یُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ مِّدْرَارًا ۙ﴿۱۱﴾

وہ تم پر بلندیوں سے خوب بابرکت بارش برسائے گا جس سے تمہاری بنجر زمینیں سیراب ہونگی۔(71/11)

وَّ یُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِیْنَ وَ یَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّ یَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ؕ﴿۱۲﴾

اور وہ تمہارے مال و دولت میں اضافہ کریگا، اور اولاد سے نوازے گا، تمہارے باغات اگائے گا اور انکی سیرابی کیلئے پانی کی ندیاں رواں دواں ہونگی (ہر قسم کی فراوانیاں اور چہل پہل ہوجائیگی)۔(71/12)

مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ۚ﴿۱۳﴾

(حضرت نوح نے پھر کہا اے لوگو!) تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کیلئے کسی وقار کی توقع نہیں رکھتے ہو؟(71/13)

وَ قَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ﴿۱۴﴾

(حالانکہ) یقیناً اسی نے مختلف ارتقائی مدارج اور اطوار میں سے گذارتے ہوئے تمہیں موجودہ حالت میں پیدا کیا۔(71/14)(23/12-14)

اَلَمْ تَرَوْا كَیْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۙ﴿۱۵﴾

Marfat.com

اے بنی نوع انسان! کیا تم نے غور وفکر نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح متعدد آسماں تہ بہ تہ بنائے ہیں؟(63/3,78/12) (71/15)

وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ﴿١٦﴾

اور پھر انہی کروں میں سے چاند کو کس طرح زمین کے لئے نورانی قندیل، اور سورج کو جگمگاتا چراغ بنایا ہے (اے انسان! اگر تم بھی نظام الٰہی کی اتباع کرو تو نہ صرف تمہاری اپنی زندگی کی راہیں روشن ہو جائیں گی، تم دوسروں کے لئے بھی چراغ راہ بن جاؤ گے)۔(71/16)

وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ﴿١٧﴾

اور اللہ تعالیٰ نے (اے بنی نوع انسان!) تمہیں زمین سے نشو ونما دے کر نباتات کی طرح اگایا یا پیدا کیا۔(40/67) (71/17)

ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَيُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ﴿١٨﴾

پھر وہ اسی میں تم کو لوٹاتا ہے اور تمہیں اسی سے نکال کر کھڑا کریگا (جیسے نباتات نکالتا ہے) (71/18)

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ﴿١٩﴾

اور اللہ تعالیٰ ہی نے تمہارے لئے کرہ عرض کو وسیع پھیلا رکھا ہے (اسی پر تمہارا مسکن ہے)۔ (71/19)

لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ﴿٢٠﴾ ع

تاکہ (زندگی کے ہر شعبہ اور منزل میں) تم اسکے کشادہ راستوں پر چل پھر سکو۔(71/20)

قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗٓ اِلَّا خَسَارًا ﴿٢١﴾

حضرت نوحؑ نے اپنے رب سے فریاد کی: کہ اے میرے رب! انہوں نے میری نافرمانی کی ہے اور ان وڈیروں اور رئیسوں کی پیروی کی ہے جن کے مال اور اولاد نے خود انہیں دنیا وآخرت میں گھاٹے کے سوا کچھ نہیں دیا۔ (قبضے سے ان کے دین بھی گیا دنیا بھی گئی) (71/21)

Marfat.com

وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ﴿۲۲﴾

(انہوں نے نہ صرف دولت مندوں کی اطاعت کی) بلکہ میری دعوت توحید کے خلاف بڑی بڑی مکروفریب کاریاں، سازشیں کرتے رہے ہیں۔(71/22)

وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا ﴿۲۳﴾

اور لوگوں سے کہہ رہے ہیں کہ اپنے معبودوں کو مت چھوڑنا اور نہ ود، نہ سواع، نہ یغوث، نہ یعوق اور نہ نسر ہی کو ترک کرنا۔(71/23)

وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۚ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ﴿۲۴﴾

(اے میرے پروردگار!) انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا ہے، تو ان سرکشوں اور ظالموں کی ہلاکت اور بربادی کو تیز تر کردے۔(71/24)

مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ﴿۲۵﴾

چنانچہ وہ (اللہ تعالیٰ کے قانون مکافات کے مطابق) انکی غلط کاریوں اور خطا کوشیوں کی وجہ سے غرق کردیئے گئے، پھر نار جہنم میں داخل کردیئے گئے۔ پس اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی انکا مددگار نہ تھا (جو عذاب الٰہی سے انہیں بچا سکتا)۔(71/25)

وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ﴿۲۶﴾

اور حضرت نوحؑ نے اپنے پروردگار سے فریاد کی: کہ اے میرے رب اس سرزمین میں رہنے والے کافروں میں سے کسی کو زندہ نہ چھوڑنا۔(71/26)

اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿۲۷﴾

اگر تو نے انہیں باقی چھوڑ دیا تو وہ تیرے بندوں کو بری طرح گمراہ کرتے رہیں گے اور پھر ان کی اولاد سے بھی فاجر و بدکار کافر ہی پیدا ہونگے (لہٰذا انکا نیست و نابود ہونا ہی بہتر ہے) (71/27)

Marfat.com

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ۝۲۸ ع ۱ ۲ ۸ النصف

(بعدازاں) حضرت نوحؑ نے دعا کی: کہ اے میرے پروردگار! مجھے اور میرے والدین کی بخشش اور حفاظت فرما، اور انکی بھی جو میرے گھر میں ایمان بالیقین لاکر داخل ہوئے اور تمام مومن مردوں اور عورتوں کی بھی، اور ظالموں کے لئے ہلاکت کے سوا کسی چیز میں اضافہ نہ کر۔ (71/28)

سُوْرَةُ الْجِنِّ مَكِّيَّةٌ

اٰيَاتُهَا ۲۸ رُكُوْعَاتُهَا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۝۱

اے رسولؐ! تم انہیں بتادو کہ مجھے بذریعہ وحی الٰہی مطلع کیا گیا ہے کہ جنوں کے ایک گروہ نے قرآن کو سنا اور تدبر کیا (سوچا سمجھا) ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے ایک عجیب قران سنا ہے۔ (72/1) (46/29)

يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ۭ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۝۲

جو صحیح راستے کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ ہم ایمان بالیقین لے آئے ہیں ہم کسی کو اپنے رب رحمٰن کے ہمسر و شریک ہرگز نہ بنائیں گے۔ (72/2)

وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۝۳

ہمارے رب کی عظمت بہت بلند ہے۔ اس نے کسی کو بیوی بنایا ہے اور نہ بیٹا (72/3) (6/101)

وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۝۴

ہم میں سے بعض احمق خلاف حق باتیں اللہ کے ساتھ منسوب کرتے ہیں۔ (72/4)

Marfat.com

وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۝۵

ہمارا یہ خیال تھا کہ انسان اور جن اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسی جھوٹی، لغو باتیں منسوب نہیں کر سکتے۔ (72/5)

وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۝۶

اور یہ کہ انسانوں میں سے کچھ افراد جنوں کے بعض افراد سے پناہ طلب کیا کرتے تھے۔ ایسے لوگوں نے ان جنوں کی جہالت وحماقت اور بدخلقی میں اور اضافہ کیا۔ (72/6)

وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۝۷

اور یہ لوگ بھی تمہاری طرح کج فہمی کی بنا پر گمان کیا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کسی کو رسول بنا کر نہ بھیجے گا یا مبعوث فرمائے گا۔ (72/7)

وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ۝۸

اور ہم نے آسمان کو گھوم پھر کر ٹٹولا یا تلاش کیا اور جان لیا کہ وہاں بڑے بڑے محافظ پہردار آتشیں کوڑے لئے بیٹھے ہیں۔ (72/8) (15/17-18)

وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ۭ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۝۹

حالانکہ اس سے پہلے ہم وہاں گھات میں چھپکے بیٹھ کر آسمانی باتیں سن لیتے تھے لیکن اب جو کوئی چوری چھپے سننے کی کوشش کرتا ہے تو وہ اپنے گھات میں شہاب ثاقب کو پاتے ہیں۔ (72/9) (41/12, 67/5, 37/6-9)

وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۝۱۰

اور یہ کہ ہم نہیں جانتے کہ زمین پر رہنے والوں کیلئے کوئی برا معاملہ کرنے کا ارادہ مقصود ہے یا ان کا رب ان کو صحیح راستے پر لا کر خیر و برکت سے ہم کنار کرنا چاہتا ہے۔ (72/10)

وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ۭ كُنَّا طَرَاۗىِٕقَ قِدَدًا ۝۱۱

اور یہ کہ ہم میں سے کچھ لوگ صالح ہیں اور کچھ اس سے فروتر ہیں، (اور ہم بھی مختلف فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں اور متفرق راستے اختیار کئے ہوئے) ہیں۔ (72/11)

Marfat.com

وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِی الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ﴿۱۲﴾

اور یہ حقیقت ہم نے اچھی طرح سمجھ لی ہے (کہ اللہ تعالیٰ کا اقتدار اس قدر زبردست ہے) کہ نہ تو اسے زمین میں عاجز کر سکتے ہیں (یعنی شکست دے سکتے ہیں) اور نہ ہی بھاگ کر کہیں جا سکتے ہیں (یہ ممکن ہی نہیں کہ اس کے قانون مکافات کی زد سے نکل جائیں) اور اس طرح اسے عاجز کر دیں۔ (72/12)

وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰٓی اٰمَنَّا بِهٖ ؕ فَمَنْ یُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ فَلَا یَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ﴿۱۳﴾

اور یہ (بھی یاد رکھو!) کہ جب ہم نے ہدایت قرآنی کو سن لیا تو ہم اس کی صداقت پر ایمان بالیقین لے آئے۔ پس جو کوئی اپنے رب (کی الوہیت اور ربوبیت پر) ایمان بالیقین لے آئیگا تو اس کو (دنیا و آخرت میں) اس چیز کا خوف ہوگا کہ اس کے حقوق میں کمی واقع ہوگی اور نہ ظلم و زیادتی کا ڈر۔ (72/13)

وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ؕ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ﴿۱۴﴾

اور اب ہم میں سے بعض اللہ تعالیٰ کے قانون کے آگے سر تسلیم خم کر چکے ہیں اور ہم میں سے بعض حق سے منحرف اور بے انصافی کی راہ چلے جا رہے ہیں۔ تو جو لوگ اس کے سامنے سر تسلیم خم کئے ہوئے ہیں وہ یہی ہیں جو رشد و ہدایت کیلئے عزیمت مندانہ قصد کرتے رہتے ہیں۔ (72/14)

وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ﴿۱۵﴾

اور جو حق سے منحرف اور نافرمان ہیں وہ جہنم کا ایندھن بننے والے ہیں۔ (72/15)

وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَی الطَّرِیْقَةِ لَاَسْقَیْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا ﴿۱۶﴾

(اے رسول! ان مخاطبین سے کہہ دو:) کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستے پر استقامت سے چلتے رہے، تو ہم اپنے (قانون فضل و رحمت کی رو سے) انہیں رزق فراواں عطا کریں گے، (ماءغدقاً سے مراد ہے پانی کی کثرت۔ جو نعمتوں کی کثرت کے لئے کنایہ استعمال کیا گیا کیونکہ پانی ہی پر آبادکاری کا انحصار ہے جہاں پانی ہے وہاں زندگی ہے) (72/16)

Marfat.com

لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ﴿۱۷﴾

Law of Trial and probation تاکہ اس (فراخی) سے ہم اپنے قانون ابتلاء

کے مطابق ان کی آزمائش کریں۔ اور جو اپنے رب کے ذکر سے اعراض برتے گا اسے ہم سخت عذاب

میں مبتلا کریں گے۔ (72/17) (20/124)

وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ﴿۱۸﴾

اور یہ بھی واضح کردیں: کہ مسجدیں اللہ تعالیٰ کے (ذکر) کیلئے ہیں لہٰذا اللہ تعالیٰ کے ساتھ

کسی اور کو نہ پکارو (اور نہ ہی محکومیت واطاعت ہی کرو) (19/17) (72/18)

وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ﴿۱۹﴾ ع ۱۱

اور یہ کہ جب اللہ تعالیٰ کا (محبوب) بندہ (محمد صلعمؐ) اسکی عبادت کیلئے کھڑا ہوتا ہے تو

مخالفین کا ہجوم اس پر یوں ٹوٹ پڑتا ہے گویا اسے کچل ہی ڈالیں گے۔ (22/72) (72/19)

قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا ﴿۲۰﴾

اے رسولؐ! انہیں بتادو: میں تو صرف اپنے رب کو (استمداد واستعانت کیلئے) پکارتا ہوں

اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا ہوں۔ (72/20)

قُلْ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ﴿۲۱﴾

اور ساتھ ہی یہ بھی بتادو کہ بلاشبہ میں نہ تو تمہیں نقصان پہنچانے کا اختیار Authority رکھتا

ہوں نہ نفع پہنچانے کا۔ (72/21)

قُلْ اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿۲۲﴾

(کسی کو نفع یا نقصان پہنچانا تو ایک طرف) یقیناً مجھے اللہ تعالیٰ کے (قانون مکافات) کی

گرفت سے کوئی نہیں بچا سکتا اور نہ اس کے سوا میں کہیں جائے پناہ ہی پا سکتا ہوں۔ (72/22)

اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ

نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ﴿۲۳﴾

Marfat.com

(میرے ذمہ اسکے سوا کچھ نہیں) کہ میں اللہ تعالیٰ کے احکام وقوانین جو اس نے مجھے دیئے ہیں کا اظہار و ابلاغ (Express and communication) کر کے تم تک پہنچادوں۔ اب جو بھی اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کریگا، اس کے لئے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیگا۔ (72/23)

حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا ﴿۲۴﴾

یہ لوگ اپنی اس روش زندگی سے باز نہ آئیں گے، یہاں تک کہ جب یہ اس (عذاب) کو دیکھ لیں گے، جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے تو وہ جان لیں گے کہ کون بلحاظ مددگار، بہت زیادہ کمزور اور تعداد کے لحاظ سے کم تر ہے۔ (72/24)

قُلْ اِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ يَجْعَلُ لَهٗ رَبِّيْٓ اَمَدًا ﴿۲۵﴾

اے رسولؐ! کہہ دو: میں نہیں جانتا کہ جس (ساعت) کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے، وہ قریب ہی ہے یا میرے رب نے اس کے لئے کوئی مدت دراز مقرر کر رکھی ہے (72/25)

عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ﴿۲۶﴾

وہ عالم الغیب ہے، اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا یعنی ظاہر نہیں کرتا۔ (72/26)

اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ﴿۲۷﴾

سوائے اس رسولؐ کے جسے اس نے غیب کا علم دینے کے لئے پسند فرمایا ہے۔ اس کے آگے اور پیچھے محافظ (فرشتے) مقرر کر دیتا ہے۔ (72/27)

لِّيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَاَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ﴿۲۸﴾ ع ۹ ۱۲

تا کہ اس پر واضح ہو جائے کہ ان رسولوںؑ نے اپنے رب کے پیغامات کما حقہ لوگوں تک پہنچا دیئے ہیں، اور وہ ان کے ماحول کا پوری طرح احاطہ کئے ہوئے ہے اور ہر ایک چیز کو اس نے گن رکھا ہے۔ (72/28)

Marfat.com

سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ مَكِّيَّةٌ

اٰیاتھا ۲۰ رکوعاتھا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۙ﴿۱﴾

اے رسول صلعم! تجھ پر بار رسالت کے علاوہ اپنے مشن کی خاطر ذہنی اور قلبی ہم آہنگی کے حامل رفقاء کے انتخاب کی بھاری ذمہ داری ہے۔ (73/1)

قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۙ﴿۲﴾

نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۙ﴿۳﴾

اس کے لئے رات کو (صلوٰۃ) میں کھڑے رہا کرو (76/26, 17/79) (جس میں تمہیں اختیار ہے) کہ ساری رات نہ سہی، آدھی رات تک یا اس سے کچھ کم یا ذرا زیادہ (73/2-3)

اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ؕ﴿۴﴾

اور قرآن کریم کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو (قرآن کو اس طرح لوگوں کو سمجھا سمجھا کر پڑھاؤ کہ اس کا حسن ترتیب اور نظم وربط ابھر کر انکے سامنے آجائے۔) (25/32) (73/4)

اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ○﴿۵﴾

(یہ اس لئے ضروری ہے) کہ بلاشبہ اب ہم تجھ پر ایک بہت بھاری ذمہ داری عائد کرنے والے ہیں (اب اس قرآن مجید کے ذریعہ اسکی دعوت کو لے کر اٹھو اور اس کے مطابق تہذیب وتمدن کے پورے نظام میں انقلاب برپا کر کے اللہ تعالیٰ کے نظام حیات کو نافذ کردو)۔ (73/5)

اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا ؕ﴿۶﴾

یقیناً رات کو سو کر اٹھنا نفس (انسانی) پر قابو پانے کیلئے بڑا گراں گذرتا ہے اور (قرآن پڑھنے اور توازن بخشنے کیلئے) زیادہ موزوں ہے۔ (73/6)

Marfat.com

اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا ۝۷
وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ۝۸

اے رسولؐ! یقیناً دن کے اوقات میں تمہارے لئے بہت سی مصروفیات ہیں۔ لہٰذا سب سے کٹ کر ایک اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوجا۔ صرف اسکے نظام حیات کے نفاذ کی کوشش ناتمام میں مصروف ہوجا۔ (73/7-8)

رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ۝۹

(کیونکہ) وہی مشرق و مغرب (ہر زمان و مکان) کا رب ہے۔ اس کے سوا کوئی بھی صاحب اختیار واقتدار نہیں (لہٰذا) اسی کو اپنا کارساز و کارفرما بنا۔ (73/9)

وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ۝۱۰

اور جو وہ لوگ دل آزاری کی باتیں کرتے ہیں تو انکو برداشت کرتے رہو اور احسن طریق سے ان سے کنارہ کش ہوجا۔ (73/10)

وَذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ اُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا ۝۱۱

(ہمارے قوانین واحکام کو) جھٹلانے والے جو دنیا کی ہر نعمت سے مالا مال ہیں ان سے نمٹنے کا کام مجھ پر چھوڑ دو، اور انکو ہمارے (قانون امہال کے مطابق کچھ مہلت (Respite) دو۔ یہاں تک کہ انکی تقدیر کا فیصلہ ہوجائے) (73/11) (اس آیت مقدسہ کا مفہوم علامہ اقبال نے کچھ ایسے الفاظ میں بیان کیا ہے۔)

؎ بادہ ہے نیم رس ابھی شوق ہے نارسا ابھی — رہنے دو خُم کے سر پر تم خشت کلیسیا ابھی!

اِنَّ لَدَيْنَآ اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا ۝۱۲

یقین جان لو! ہمارے پاس بھاری بھرکم بیڑیاں اور شعلہ زن آگ ہے۔ (73/12)

وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيْمًا ۝۱۳

اور ایسا کھانا جو حلق میں جا کر اٹک جائے اور نہایت دردناک عذاب بن جائے (اس دنیا

Marfat.com

میں ذلت کی روٹی جسے انسان نگل سکے نہ اگل سکے۔ قابل غور وفکر بات ہے کہ وہی رزق جو انسانی نشو ونما کا باعث بنتا ہے جب گلے میں اٹک جائے تو انسانی موت کا موجب بن جاتا ہے۔ انسانی ذات کے لئے رزق حلال اور اکل حرام میں یہی فرق ہے)۔(73/13)

يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ﴿۱۴﴾

اس دن یہ حقیقت کھل کر سامنے آجائے گی جب زمین اور پہاڑ لرز اٹھیں گے، اس دن ان پہاڑوں کا حال ایسا ہو جائیگا جیسے ریت کے تودے ہیں جو بکھرے جا رہے ہیں(73/14)

اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا ۢ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ﴿۱۵﴾ فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا ﴿۱۶﴾

ہم نے تم لوگوں کے پاس ایک رسولؐ گواہ بنا کر بھیجا ہے اور اس کا بھیجنا ایسا ہی ہے، جیسے ہم نے فرعون کی طرف (حضرت موسیٰ کو) رسول بنا کر بھیجا تھا۔ (حضرت موسیٰ) پھر جب فرعون نے (ہمارے) اس رسول کی اتباع نہ کی، تو ہم نے اپنے قانون مکافات کے مطابق اس کو سخت گرفت میں لے لیا۔(73/15-16)

فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا ﴿۱۷﴾

اے رسول! انہیں سمجھا دو کہ (جب فرعون جیسا صاحب قوت وجبروت مستبد حکمران) ہماری گرفت سے نہ بچ سکا، تو تم ہمارے قوانین سے انکار وسرکشی اختیار کر کے کیسے بچ جاؤ گے؟ تم پر ایسی تباہی وارد ہوگی جس کی شدت اور سختی بچوں کو بوڑھا کر دیا کرتی ہے۔(73/17)

السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌ ۢ بِهٖ ؕ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ﴿۱۸﴾

ایسی شدت کی تباہی ہوگی جس سے آسمان بھی پھٹ کر رہ جائے، اور یہ تباہی اٹل ہے، اور واقع ہو کر رہے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو کر رہنا ہے۔(73/18)

اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۱۹﴾ ع ۱ ۱۳

Marfat.com

بلاشبہ یہ ایک (قرآن) واضح نصیحت ہے جو (عبرت وموعظمت کے ہزار سامان) اپنے اندر رکھتی ہے۔ اب جس کا جی چاہے اس سے عبرت وموعظت حاصل کر کے اللہ تعالیٰ کے نظام حیات کی طرف جانے والا راستہ اختیار کر لے۔ (73/19)

إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِن ثُلُثَيِ اللَّيْلِ وَنِصْفَهُ وَثُلُثَهُ وَطَائِفَةٌ مِّنَ الَّذِينَ مَعَكَ ۚ وَاللَّهُ يُقَدِّرُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۚ عَلِمَ أَن لَّن تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ ۚ عَلِمَ أَن سَيَكُونُ مِنكُم مَّرْضَىٰ ۙ وَآخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِي الْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِن فَضْلِ اللَّهِ ۙ وَآخَرُونَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا ۚ وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ اللَّهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا ۚ وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٢٠﴾ ع ۲ ۱۴

بلاشبہ تمہارا رب جانتا ہے کہ تمہاری جماعت (جو قرآنی ضابطہ حیات کو صحیح مانتی ہو) میں سے کچھ حضرات قریب (دو تہائی اور کبھی آدھی رات اور کبھی ایک تہائی رات (اپنے اللہ کے حضور) کھڑے رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی نے (اپنے قانون کے مطابق) رات اور دن کے اوقات مقرر کر رکھے ہیں (78/9-11) اسے معلوم ہے کہ تم لوگ اوقات کا ٹھیک شمار نہیں کر سکتے۔ لہٰذا اس نے (اپنے قانون رحمت کے مطابق) تم پر مہربانی فرمائی ہے (اور اس کے حکم میں تخفیف فرمائی ہے) اس لئے تم جتنا آسانی سے ممکن ہو قرآن پڑھ لیا کرو۔ اس کے علم میں ہے کہ تم میں بعض (لوگ) بیمار بھی ہونگے۔ بعض ایسے بھی ہیں جو اللہ کے فضل یعنی تلاش معاش کی خاطر دوسرے مقامات کی طرف دور دراز سفر کرنا ہوتا ہے۔ اور انہی میں ایسے لوگ بھی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کے نظام کی حفاظت کیلئے میدان کارزار میں بھی جانا ہوگا۔ اسلئے تم جتنا آسانی سے ہو سکے قرآن کے اتنے حصے کو پڑھ لیا کرو اور اس طرح آہستہ آہستہ (اللہ تعالیٰ کے حکم اور سنت رسول کے مطابق نظام) صلوٰۃ قائم کرو اور (اسلامی

Marfat.com

حکومت کو) زکوٰۃ ادا کرتے رہو اور اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ دیتے رہو اور جو نیکی تم اپنے لئے آگے بھیجو گے اسے (آخرت) میں اپنے پاس پاؤ گے۔ وہی زیادہ بہتر اور اس کا اجر بڑا ہوا ہوگا اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی اور حفاظت طلب کرتے رہو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بڑا ہی غفور و رحیم ہے۔ (73/20)

سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ مَكِّيَّةٌ

اٰيَاتُهَا ۵۶ رُكُوْعَاتُهَا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۙ﴿۱﴾

اے نبوت کی بھاری ذمے داریوں کو اٹھانے، انسانیت کے معاملات کو سلجھانے اور چمن عالم پر نئے برگ و بار لاکر باطل کے ہر تصور پر غالب آکر انقلابی قدم اٹھا کر اسے تمام ادیان پر غالب کردے۔ (74/1)(9/33)

قُمْ فَاَنْذِرْ ۖ﴿۲﴾

اے رسول! دعوت انقلاب لے کر اٹھو: اور غلط روش زندگی پر چلنے والے انسانوں کو اس کے تباہ کن عواقب سے متنبہ کردو۔ (74/2)

وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۖ﴿۳﴾

اور اپنے رب کے نظام ربوبیت کو قائم Establish کر کے اسکی عظمت و کبریائی صرف اسی کے لئے قائم کردو۔ (74/3)(43/44, 21/24, 2/152)

وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۖ﴿۴﴾

اور اپنی شخصیت کو تمام پست اور گھٹیا خیالات سے بلند کر کے پاکیزگی قلب و نگاہ کا پیکر بن کر آگے بڑھو۔ (74/4)

Marfat.com

وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝۵

اور ممکنہ کمزوریوں کو جھٹک کر الگ کر دے اور اپنے رفقاء سفر کو ساتھ لے (73/1) جن کے پائے عظم واستقلال میں لغزش کا موجب نہ بن جائے اور اس تحریک کے ابھرنے میں لڑکھڑا پیدا نہ کر دے (یہ بڑا ہمت طلب اور صبر آزما مرحلہ ہے) (74/5)

وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۝۶

کسی پر اس نیت سے احسان نہ کر کہ اس کے عوض تجھے اس سے زیادہ واپس ملے گا۔ (74/6) (76/6)

وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۝۷

اور اپنے رب کی (خوشنودی) کے لئے ثابت قدمی اور استقامت سے اس کے نظام ربوبیت کا نفاذ عمل میں لاتا چلا جا۔ (74/7)

فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ ۝۸

فَذَٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَوْمٌ عَسِيرٌ ۝۹

پھر جب (قیامت) کی گھڑی یا روز قیامت صور پھونکا جائے گا وہ سختی کا دور ہوگا۔ (74/8-9)

عَلَى الْكَافِرِينَ غَيْرُ يَسِيرٍ ۝۱۰

اقدار وحی الٰہی سے انکار کرنے والوں پر آسان نہ ہوگا۔ (74/10)

ذَرْنِي وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا ۝۱۱

(اس سرکش و متکبر شخص کو) جسے میں نے اکیلا، بے سروسامان پیدا کیا ہے اس کا معاملہ میرے سپرد کر دو (میں خود نپٹ لونگا)۔ (74/11)

وَجَعَلْتُ لَهُ مَالًا مَّمْدُودًا ۝۱۲

پھر میں نے اسے مال ومنال کثیر دیا ہے۔ (74/12)

Marfat.com

وَّبَنِيْنَ شُهُوْدًا ﴿۱۳﴾

اور بیٹے دیئے جو اس کے پاس، اسکی معیت میں رہتے ہیں (جو اس کے لئے باعث تعظیم و تکریم ہیں)(74/13)

وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِيْدًا ﴿۱۴﴾

میں نے اسے مال واسباب اور جاہ حشم میں فراخی عطا کی ہے۔(74/14)

ثُمَّ يَطْمَعُ اَنْ اَزِيْدَ ﴿۱۵﴾

(لیکن پھر بھی اس کی ہوس ختم نہ ہوئی) یہ توقع رکھتا ہے کہ میں اسے اور زیادہ دیتا جاؤں (جس کے بل بوتے پر حق کی مخالفت میں آگے بڑھتا جائے)(74/15)

كَلَّا ؕ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰيٰتِنَا عَنِيْدًا ﴿۱۶﴾

ہرگز نہیں، یہ دانستہ ہماری آیات یعنی قوانین وتعلیمات سے سرکشی برتتا ہے۔(74/16)

سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ﴿۱۷﴾

میں اسے مشقت ومشکلات میں مبتلا کردونگا۔(74/17)

اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ﴿۱۸﴾

یقیناً اس نے صورت حال پر غور وفکر کیا اور غلط اور صحیح دونوں پہلوؤں کو نظر میں لاکر ایک اندازہ لگایا (کہ کونسی راہ اسکے لئے فائدہ مند ہوگی)(74/18)

فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿۱۹﴾

اس کا ستیاناس اس نے کیسا غلط اور (مذموم) اندازہ لگایا۔(74/19)

ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿۲۰﴾

پھر وہ غارت ہو اس نے یہ کیسا غلط اور عاقبت نااندیس اندازہ لگایا (جس میں تباہیوں اور بربادیوں کے سوا کچھ نہیں ہوگا)۔(74/20)

ثُمَّ نَظَرَ ﴿۲۱﴾

ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ﴿۲۲﴾

Marfat.com

ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ﴿۲۳﴾

اس نے پھر تامل سے غور کیا۔ پھر اس نے تیوری چڑھائی اور منہ بسورا۔ پھر اکڑ گیا اور پیٹھ پھیر کر چل دیا۔(74/21-23)

فَقَالَ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ﴿۲۴﴾

بالآخر بولا کہ یہ وحی (قرآن) ایسا جھوٹ ہے جو پہلے سے چلا آ رہا ہے۔ (74/24)

اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ﴿۲۵﴾

یہ صرف انسانی کلام ہی تو ہے۔ (74/25)

سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ ﴿۲۶﴾

میں (اپنے قانون مکافات کے مطابق) اسے عنقریب آتش جہنم میں ڈال دونگا (تا کہ وہ اپنے تکبر کا مزہ چکھے)(74/26)

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ﴿۲۷﴾

اے مخاطب! تجھے کیا پتہ کہ یہ جہنم کیا ہے؟(74/27)

لَا تُبْقِيْ وَلَا تَذَرُ ﴿۲۸﴾

یہ ایسی آگ ہے جو نہ کچھ چھوڑتی ہے اور نہ باقی رہنے دیتی ہے (نہ عذاب میں کمی ہوگی اور نہ خلاصی ہوگی)(74/28)

لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ﴿۲۹﴾

یہ جلد کو جھلسا کر ہیئت بدل دینے والی ہے۔(74/29)

عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿۳۰﴾

اس پر انیس فرشتے (بطور کارکن) مقرر ہیں۔(74/30)

وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً ۙ وَّمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۙ لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا وَّلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۙ وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ۭ وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ﴿۳۱﴾

ع ۱ ۱۵

Marfat.com

ہم نے صرف ملائکہ کو ہی جہنم کے دورغے یا کارکن مقرر کیا ہے۔فرشتوں کی تعداد نہیں بیان کی یہ صرف تمثیلاً کہا گیا ہے۔ہم نے تو انکی تعداد کافروں کی آزمائش Troil کے لئے بتائی ہے۔ تا کہ اہل کتاب (یہود ونصاریٰ) یقین کرلیں اور اہل ایمان کا ایمان اور بڑھ جائے۔(3/7) اور مومنین اور اہل کتاب کسی نفسیاتی الجھن اور اضطراب میں مبتلا نہ ہو جائیں اور کفار اور جن لوگوں کے دلوں میں نفسیاتی روگ ہے کہنے لگیں کہ اللہ تعالیٰ کی اس مثال Similitude سے کیا مراد ہے (2/26) یوں جو کجروی اختیار کرنا چاہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے صحیح راستہ کھو دیتا ہے(61/5) اور جو ہدایت لینا چاہے اسے ہدایت دے دیتا ہے۔اے رسولؐ! کائنات میں تیرے رب کی جملہ اشیا اور قوتوں یا لشکروں کا علم سوائے اس کے کسی کو نہیں اس تمثیلی بیان Similitude میں انسان کے لئے تدبر اور سوچ بچار کا سامان Lesson ہے۔(74/31)

كَلَّا وَالْقَمَرِ ﴿٣٢﴾
وَاللَّيْلِ إِذْ أَدْبَرَ ﴿٣٣﴾
وَالصُّبْحِ إِذَا أَسْفَرَ ﴿٣٤﴾
إِنَّهَا لَإِحْدَى الْكُبَرِ ﴿٣٥﴾
نَذِيرًا لِّلْبَشَرِ ﴿٣٦﴾

حقیقت یہ ہے کہ چاند اور رات جب وہ انجام کو پہنچ رہی ہوتی ہے اور صبح جب روشن ہو جاتی ہے(91/2-3) یہ سب اس امر پر شاہد ہیں کہ یہ جہنم بہت بڑی مصیبتوں میں سے ایک آفت ہے اور انسان کے لئے انتباہ Warning کی حیثیت رکھتی ہے۔(74/32to36)

لِمَن شَاءَ مِنكُمْ أَن يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ ﴿٣٧﴾

تم میں سے ایسے انسان کے لئے جو چاہے تو زندگی کے ارتقائی سفر میں آگے بڑھ جائے یا پیچھے رہ جائے۔(74/37)

كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ ﴿٣٨﴾

Marfat.com

ہر شخص کی زندگی کا فیصلہ اس کے اعمال کے نتائج پر ہوگا یا ہر شخص اپنے اعمال کے عوض گروی ہوگا۔(74/38)

اِلَّآ اَصۡحٰبَ الۡيَمِيۡنِ ؕ﴿۳۹﴾

فِىۡ جَنّٰتٍ ۛؕ يَتَسَآءَلُوۡنَ ۙ﴿۴۰﴾

عَنِ الۡمُجۡرِمِيۡنَ ۙ﴿۴۱﴾

ہاں البتہ، سعادت مند لوگ جنت کے باغات میں ہونگے، مجرموں سے پوچھ رہے ہونگے۔(74/39-41)

مَا سَلَكَكُمۡ فِىۡ سَقَرَ ﴿۴۲﴾

کون سی چیز تمہیں جہنم میں کھینچ لائی ہے؟(74/42)

قَالُوۡا لَمۡ نَكُ مِنَ الۡمُصَلِّيۡنَ ۙ﴿۴۳﴾

وہ جواب دینگے: (ہمارا جرم یہ تھا) کہ ہم کتاب اللہ کے ساتھ پوری پوری وابستگی اور دین کا نظام قائم کرنے والوں میں سے نہ تھے۔(74/43)

وَلَمۡ نَكُ نُطۡعِمُ الۡمِسۡكِيۡنَ ۙ﴿۴۴﴾

اور اہل احتیاج یا مساکین کی روٹی کا انتظام نہیں کرتے تھے (74/44) (107/1-4)

وَكُنَّا نَخُوۡضُ مَعَ الۡخَآئِضِيۡنَ ۙ﴿۴۵﴾

اور بیکار باتیں کرنے والوں کے ساتھ ہم بھی فضول باتوں میں مشغول رہتے تھے۔ (74/45)

وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوۡمِ الدِّيۡنِ ۙ﴿۴۶﴾

اور ظہور نتائج کے دن کی تکذیب کیا کرتے تھے۔(74/46)

حَتّٰٓى اَتٰىنَا الۡيَقِيۡنُ ؕ﴿۴۷﴾

یہاں تک کہ موت نے ہمیں آلیا (جس کا آنا یقینی اور اٹل حقیقت تھی) (74/47)

Marfat.com

فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ؕ﴿۴۸﴾

لہٰذا اس وقت سفارش کرنے والوں کی سفارش انہیں کچھ فائدہ نہ پہنچائیگی۔ (74/48)

فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ ۙ﴿۴۹﴾

پھر (اس حقیقت سے مطلع کرنے کے باوجود) انہیں کیا ہوگیا ہے کہ اس سرچشمہ عزوشرف اور (ہدایت وموعظت قرآن) سے روگردانی کرے جارہے ہیں۔ (74/49)

كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ۙ﴿۵۰﴾

فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ؕ﴿۵۱﴾

(روگردانی ہی نہیں کرتے) بلکہ اس طرح خوف زدہ ہوکر بھاگتے ہیں جیسے بدکے ہوئے گدھے شیر کو دیکھ کر بھاگتے ہیں (کہ وہی کہیں انہیں چیر پھاڑ کر کھا نہ جائے) (74/50-51)

بَلْ يُرِيْدُ كُلُّ امْرِىءٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤْتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ۙ﴿۵۲﴾

ایسا ہی نہیں، بلکہ ان میں سے ہر شخص چاہتا ہے کہ اسے الگ الگ صحیفہ وحی دیا جائے۔ (17/93) (74/52)

كَلَّا ؕ بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ؕ﴿۵۳﴾

ایسا ہرگز نہیں ہوگا: اصل بات یوں ہے کہ یہ یوم آخرت Phase of Accountability سے ڈرتے نہیں ہیں۔ (74/53)

كَلَّآ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ۚ﴿۵۴﴾

ہاں، یہ قرآن سرچشمہ عبرت وموعظت ہے۔ (74/54)

فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ؕ﴿۵۵﴾

لہٰذا جو شخص چاہے اس سے عبرت ونصیحت حاصل کرے۔ (74/55)

وَمَا يَذْكُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ع ﴿۵۶﴾ ع ۲ ۲۵ ۱۶ الثلثة

یہ اس سے ایسی ہی عبرت حاصل کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ حاصل کریں (21/29, 76/30) وہی اس شان کا آقا ومالک ہے جس کے قوانین سے ہم آہنگ رہ کر زندگی بسر کی جائے، وہی اس صفت سے متصف ہے کہ تخریبی عناصر کے نقصانات سے حفاظت عطا فرمائے۔ (74/56)

Marfat.com

سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ مَكِّيَّةٌ

اٰيَاتُهَا ۴۰ رُكُوْعَاتُهَا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۝۱

(اے رسولؐ! کہہ دو:) بات یوں نہیں (جیسے تم خیال کئے بیٹھے ہو کہ تمہارا محاسبہ کرنے والا کوئی نہیں) میں روز قیامت کی شہادت پیش کرتا ہوں (کہ محاسبہ ضرور ہوگا، گذشتہ سے پیوستہ) (75/1)

وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ۝۲

اور نہیں، میں اس شخص کو اس پر شاہد ٹھہراتا جو اپنی غلطی کے احساس سے نادم ہو۔ (75/2)

نوٹ نمبر 1: یہ سچ ہے کہ ہر انسان کے اندر ایک قوت موجود ہے جو حق و باطل کی تمیز کر دیتی ہے۔ اسے ضمیر کی آواز کہتے ہیں۔ جس کی مندرج ذیل تین اقسام ہیں۔

نفس امارہ، نفس لوامہ، نفس مطمئنہ، نفس لوامہ نفس مطمئنہ سے کم تر ہے۔ جب کسی شخص سے کسی ایسے فعل کا ارتکاب ہو جائے جو وحی الٰہی کے خلاف ہو تو اس سے وہ احساس ندامت محسوس کرے۔ اسے ہی ضمیر کی آواز کہتے ہیں اور اسی کا نام نفس لوامہ ہے۔

اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ۝۳

کیا انسان اپنے دل میں خیال کئے بیٹھا ہے کہ ہم اس کی ہڈیاں (جو مرنے کے بعد مٹی میں ریزہ ریزہ ہو جائیگی) انہیں ہرگز جمع نہ کر سکیں گے یعنی دوبارہ زندہ نہیں کر سکیں گے؟ (37/16, 36/78) (اور اس طرح وہ سیات کے نتائج سے بچ جائیگا)۔ (75/3) 7/53,23/82,56/47,27/67

بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ۝۴

کیوں نہیں، یقیناً ہم ایسا کرنے پر قادر ہیں کہ اس کی انگلیوں کی پور پور یعنی تمام قویٰ تک کو درست اور مکمل کر دیں جس سے اس کی زندگی قیام پذیر ہو جاتی ہے۔ (75/4)

Marfat.com

بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ ۚ﴿۵﴾

بلکہ انسان آخرت کی زندگی کی ذمہ داری سے جی چرا کر Disintegrate ہوکر فسق وفجور کے کام کرتا ہے۔ گویا اپنے غلط اعمال کے نتائج سے فرار کی خواہش رکھتا ہے۔ (75/5)

يَسْـَٔلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ﴿۶﴾ ط

(وہ ازراہ تمسخر) پوچھتا ہے کہ یہ بتاؤ قیامت کب آئیگی؟ (75/6)

فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ﴿۷﴾ لا

(قیامت کا علم تو صرف اللہ تعالیٰ کو ہے) لیکن جب وہ آئیگی تو حالت یہ ہوگی کہ مارے حیرت اور خوف کے آنکھیں خیرہ ہوجائیگی۔ (14/42) (75/7)

وَخَسَفَ الْقَمَرُ ﴿۸﴾ لا

جب چاند تاریک ہوجائیگا۔ (یعنی جب چاند کو گہن لگ گیا) (75/8)

وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ﴿۹﴾ لا

جب چاند اور سورج اکٹھے کردیئے جائینگے یعنی جب موجودہ نظام عالم درہم برہم ہوجائیگا (اور چاند اور سورج دونوں تاریک ہوجائیں گے یہی قیامت کی نشانی ہے) (75/9)

يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ﴿۱۰﴾ ج

اس دن انسان انتہائی پریشانی کے عالم میں کہے گا کہ اب میں کہاں بھاگ کر جاؤں۔ (75/10)

كَلَّا لَا وَزَرَ ﴿۱۱﴾ ط

اس وقت ہرگز کوئی جائے پناہ نہ ہوگی۔ (75/11)

اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ِالْمُسْتَقَرُّ ﴿۱۲﴾ ط

اس روز انسان کا ٹھکانا صرف عدالت الٰہی ہوگا (جہاں سے بھاگ کر انسان کہیں نہیں جاسکے گا)۔ (75/12)

Marfat.com

يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ ﴿۱۳﴾

اس روز انسان کو اگلے پچھلے تمام اعمال کے نتائج بتادیئے جائیں گے۔(75/13)

بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ﴿۱۴﴾

وَّلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ﴿۱۵﴾

(اس کے لئے نہ کسی خارجی گواہ کی ضرورت ہوگی نہ کسی بیرونی ثبوت کی) بلکہ انسان اپنے آپ پر حجت ہوگا، اپنے خلاف خود آپ دلیل ہوگا۔ اگرچہ اس وقت بھی حیلے بہانے اور معذرتیں پیش کرے گا۔ (10/15) (75/14-15)

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ﴿۱۶﴾

اے رسول! وحی وتنزیل کو جلد جلد یاد کرنے اپنی زبان کو حرکت میں نہ لاؤ۔(75/16)

اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ﴿۱۷﴾

فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ﴿۱۸﴾

ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ﴿۱۹﴾

ان آیات قرآنی کا جمع کرنا اور حفاظت کرنا ہمارا ذمہ ہے (15/9) لہٰذا جب اسے جمع کردیں (اور تمہارے سینے میں محفوظ اور ثبت کردیں) پھر جب ہم اسے پڑھ رہے ہوں تو آپ غور سے سنیں (7/204) اور اسکی قرأت کا اتباع کریں پھر اس کو لوگوں کے سامنے کھول کر لانا اور سمجھانا (اسکی نمود وظہور بھی) ہماری ہی ذمہ داری ہے۔(75/17-19)

كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ﴿۲۰﴾

ہرگز نہیں، دراصل اس کی وجہ یہ ہے کہ تم صرف مفاد عاجلہ کو مدنظر رکھتے ہو۔ تم اس دنیا کی طبعی زندگی کے مفاد حاصل کرنے کو مقصود حیات قرار دیتے ہو۔(75/20)

Marfat.com

وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿۲۱﴾

اور آخرت کی زندگی کو چھوڑ دیتے ہو یا فراموش کئے دیتے ہو۔ (75/21)

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿۲۲﴾

(حالانکہ آخرت کی خوشگواریاں مفاد عاجلہ کے مقابلہ میں بہت زیادہ شاداب خوشگوار ہونگی) جن لوگوں کو وہ نصیب ہونگی، ان کے چہرے تروتازہ اور شاداب ہونگے۔ (75/22)

اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿۲۳﴾

اور اپنے پروردگار کی فیض گستری اور فضل وکرم فرمائی کا نظارہ کررہے ہونگے۔ (75/23)

وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ ﴿۲۴﴾

تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ﴿۲۵﴾

انکے برعکس، کچھ چہرے افسردہ اور پژمردہ ہونگے۔ اسلئے وہ خیال کررہے ہونگے کہ اب وہ مصیبت آنے والی ہے جو انکی کمر توڑ کر رکھ دیگی۔ (75/24-25)

كَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ﴿۲۶﴾

ہرگز نہیں غلط بات ہے بلکہ جب جان ہنسلی یعنی حلق تک پہنچ جائیگی اور سانس رکنے لگے گی دوسرے لفظوں میں جب انسان سکرات موت کی ہچکیاں لینے لگتا ہے اور سانس گلے میں اٹک جاتی ہے۔ (75/26)

وَقِيْلَ مَنْ ۜ رَاقٍ ﴿۲۷﴾

(اور جب کوئی دوائی اثر نہ کرے) تو کہا جاتا ہے کسی جھاڑ پھونک کرنے والے کو بلاؤ شاید اسکی جان بچ جائے (مگر یاد رہے کہ سوائے قرآن سورۃ یٰسین یا دیگر کے کوئی دوسرا کلام پڑھنا جائز نہیں) (75/27)

؎ الٹی ہوگئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوا نے کام کیا دیکھا نا اس بیمار ئ دل نے آخر کام تمام کیا!

Marfat.com

وَّظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ﴿۲۸﴾

اس سے مرنے والا سمجھ لیتا ہے کہ اب دنیا سے جدا ہونے کا آخری وقت آ گیا ہے۔ (75/28)

وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ﴿۲۹﴾

اور ایک پنڈلی، دوسری پنڈلی سے لپٹ جائیگی (یہاں موت کا نقشہ کھینچا گیا ہے) تو پسماندگان کی مشکلات میں شدت آ جائیگی۔ (75/29)

اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ِالْمَسَاقُ ﴿۳۰﴾

That Day the Drive will اس روز عدالت الٰہیہ کی طرف ہانک کر لایا جائیگا۔ be (all) to thy Lord. (75/30)

فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ﴿۳۱﴾

وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿۳۲﴾

ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ﴿۳۳﴾

اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿۳۴﴾

ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿۳۵﴾

(مگر اس کافر بدنصیب نے پھر بھی نہ تو کلمہ حق کی تصدیق کی اور نہ ہی اسے سچ جانا اور نہ صلوٰۃ ہی قائم کی بلکہ اس نے احکام الٰہی) کو جھٹلایا اور روگردانی کرتا ہوا چل دیا پھر فخریہ تکبرانہ انداز میں اکڑتا ہوا اپنے ساتھیوں اور اہل خانہ کی طرف روانہ ہو گیا۔ یہ روش تجھے ہی سزاوار اور تجھی کو زیب دیتی ہے پھر ہاں، یہ روش تیرے ہی لئے سزاوار ہے اور تجھی کو زیب دیتی ہے (افسوس! یہ تباہی تیرے ہی لئے ہے)۔ (75/31-35)

اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ﴿۳۶﴾

Marfat.com

کیا انسان یہ خیال کرتا کہ اسے یونہی شتر بے مہار کی طرح آزاد چھوڑ دیا جائے گا؟ ہرگز نہیں (کیا اسے بغیر محاسبہ کئے چھوڑ دیا جائے گا؟) (75/36)

اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ﴿۳۷﴾

(اسے سوچنا چاہیے کہ کتنے ارتقائی مراحل طے کرنے کے بعد انسانی پیکر میں پہنچتا ہے) کیا وہ ایک منی کا حقیر قطرہ نہ تھا جو رحم مادر میں ٹپکا دیا گیا؟ (کیا اللہ تعالیٰ کا احسان عظیم نہیں ہے جو تجھے انسانی پیکر میں لے آیا؟) (75/37)

ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰى ﴿۳۸﴾

پھر وہ ایک لوتھڑا بنا بعد ازاں (قانون طبعی کے مطابق) اس میں کسی قسم کے ترکیبی امتزاجات ہوئے اور اس کے بعد ٹھیک ٹھیک تناسب وتوازن پیدا ہوا (96/2) (75/38)

فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿۳۹﴾

پھر اس میں جنسی تفریق سے دو اصناف بنائیں گئیں مرد و عورت کے جوڑے بنائے۔ (75/39)

اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ﴿۴۰﴾ ع ۲ ۱۰ ۱۸

کیا پھر (یہ تخلیقی کام کرنے والا) اس پر قادر نہیں کہ وہ مُردوں کو زندہ کر سکے؟ (یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز اور اس کے کرنے پر قدرت کاملہ رکھتا ہے)۔ (75/40)

اٰیاتھا ۳۱ سُوْرَةُ الدَّهْرِ مَدَنِيَّةٌ رُکُوعَاتھَا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْـًٔا مَّذْكُوْرًا ﴿۱﴾

اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ﴿۲﴾

Marfat.com

یہ ایک حقیقت ثابتہ ہے کہ انسان (جو اس وقت پیکر بشریت میں موجود ہے) اس پر ایک ایسا دور بھی گذرا ہے جبکہ یہ کوئی شے نہ تھا جو از خود موجود ہوتی۔ (جس کا نام ونشان تک نہ تھا اور نہ ذکر و اذکار پھر ہم مختلف ارتقائی مراحل سے گزارتے ہوئے اس مقام پر لے آئے) پھر ہم نے انسان کو اس نطفہ یا مادۂ منویہ کی ایک بوند مخلوط سے پیدا کیا تا کہ امتحان گاہ دنیا میں اسے آزمائیں؟ پھر اسے صاحب سمع وبصر بنا دیا۔ (76/1-2)

إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا ﴿٣﴾

پھر ہم نے اسے راہ ہدایت دکھائی تا کہ وہ خود (اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو پا کر) شکر ادا کرنے والا بنے یا کفر کرنے والا۔ (76/3)

إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَلَاسِلَا وَأَغْلَالًا وَسَعِيرًا ﴿٤﴾

غلط راہ حیات اختیار کرنے والوں کیلئے ہم نے قدم قدم پر طوق سلاسل اور شعلہ زن آگ تیار کر رکھی ہے۔ (7/157) (76/4)

إِنَّ الْأَبْرَارَ يَشْرَبُونَ مِنْ كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا ﴿٥﴾

(اس کے برعکس صحیح راستہ اختیار کرنے کا نتیجہ وسعت اور کشادگی ہوگی) اور وہ جنت الفردوس میں جام شراب (طہورا) نوش فرمائیں گے جس میں آب کافور کی آمیزش ہوگی۔ (76/5)

عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللَّهِ يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا ﴿٦﴾

یہ مشروب ایک ایسے چشمے سے ملے گا جس سے عباداللہ۔ صرف اللہ تعالیٰ کی قوانین کی اطاعت کرنے اور اپنی تمام قوتوں اور صلاحیتوں کو اس چینل پر جو اس کے قانون نے متعین کیا ہے، ڈال دینے والے پائیں گے (88/12) وہ اسے تیزی سے بہا کر اس کا رخ جدھر چاہیں موڑ دینگے۔ (76/6)

يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا ﴿٧﴾

یہ ایسے لوگ ہیں جو اپنے اوپر واجب قرار دیئے گئے امور کو پورا کرتے ہیں اور اس وقت کے شر سے ڈرتے رہتے ہیں جو پھیل کر ساری فضا کو متاثر کر دیتا ہے۔ (76/7)

Marfat.com

وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ۝۸

اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں اسیروں، معاشرے میں تنہا اور بے آسرا رہ جانے والوں اور مسکینوں، ایسے لوگوں کیلئے جن کا چلتا ہوا کاروبار رک جائے، رزق کا انتظام و اہتمام کرتے ہیں۔ (76/8)

اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ۝۹

اور کہتے ہیں کہ ہم اس مقصد کے حصول کی خاطر تمہارے کھانے کا انتظام کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کر رکھا ہے۔ ہم تم سے کسی جزا کے متمنی ہیں نہ کسی شکر گزاری کے خواہاں ہیں (76/9)

اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ۝۱۰

ہم اپنے رب کی طرف سے ایسے بھیانک دن سے ڈرتے ہیں جس میں لوگوں کے چہرے بگڑ کر رہ جاتے ہیں۔ (76/10)

فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ۝۱۱

اللہ تعالیٰ انہیں ایسے دن کے شر سے بچائے گا اور ان قلبی مسرت و فرحت اور چہروں کی شادابی و تروتازگی سے ہمکنار کر دیگا۔ (76/11)

وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ۝۱۲

اور انہیں جنت اور باریک ریشمی لباس عطا فرمائے گا کیونکہ وہ اپنے نصب العین کے حصول کی خاطر استقامت اور ثابت قدمی سے مصروف عمل رہے تھے۔ (76/12)

مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ۚ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا ۝۱۳

وہاں وہ گدے دار تختوں پر تکیہ لگائے براجمان ہونگے اس میں نہ انہیں سخت سردی محسوس ہوگی نہ سخت گرمی۔ (76/13)

وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ۝۱۴

جنت کے درختوں کے سائے ان پر جھکے ہوئے ہونگے اور انگور کے خوشے جھک کر لٹک رہے ہونگے۔ (76/14)

Marfat.com

وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا ۝۱۵

چاندی کے ظروف اور آبگینوں کا دوران پر چل رہا ہوگا۔(76/15)

قَوَارِيْرَا مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ۝۱۶

بلوریں آب گینے بھی چاندی کے بنے ہوئے جنہیں خدام نے اہل جنت کی تشنگی اور طلب کے اندازے کے مطابق بھرا ہوا ہوگا۔(76/16)

وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ۝۱۷

اور ان جنتیوں کو وہاں ایسا مشروب پلایا جائیگا جس میں مناسب قوت وحدت وحرارت پیدا کرنے والے زنجبیل کی آمیزش ہوگی۔(76/17)

عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ۝۱۸

جنت میں ایک ایسا چشمہ ہے جو سلسبیل کے نام سے موسوم ہے۔ (76/18) (88/1)

وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۚ اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ۝۱۹

اور انکی خدمت کے لئے کانوں میں بالے پہنے ہوئے، نوخیز لڑکے ان کے اردگرد چل پھر رہے ہونگے (56/17) جب اے مخاطب! تو انہیں دیکھے گا تو یوں سمجھے گا گویا بکھرے ہوئے موتی۔ (76/19)

وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا ۝۲۰

تو وہاں جدھر بھی دیکھے گا، نعمتیں ہی نعمتیں ہونگی اور عظیم القدر مملکت A realm (76/20)magnificent

عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ ۫ وَّحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ۝۲۱

انکے زیب تن اعلیٰ باریک سبز اور دبیز ریشم کا لباس ہوگا اور انہیں نقرئی کنگن پہنائے جائینگے (35/33, 22/33, 18/31) اور انکا رب پینے کیلئے پاکیزہ مشروب عطا فرمائیگا۔(76/21)

Marfat.com

ع ۱ ۲۲ ۱۹ إِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۲۲﴾

(اور ان سے کہا جائیگا) بلاشبہ یہ تمہارے لئے صلہ ہے اور تمہاری محنتیں بھرپور انداز سے ثمر بار آور یا نتیجہ خیز ہوگئیں۔(76/22)

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا ﴿۲۳﴾ ج

اے رسولؐ! یقیناً ہم نے تجھ پر قرآن آہستہ آہستہ اور ایک ترتیب کے ساتھ اتارا ہے۔ (76/23)

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ﴿۲۴﴾ ج

تو اپنے رب کے حکم کی بجا آوری میں استقامت اور ثابت قدمی سے مصروف عمل رہ اور ان میں سے کسی ایسے شخص کی بات نہ مان جسکی اپنی توانائیاں پژمردہ اور مضمحل ہوچکی ہوں اور مساف زندگی میں نشو ونمائے ذات میں دوسروں سے پیچھے رہ گیا ہو اور ایسے شخص کی جو اللہ تعالیٰ کے عطا فرمودہ ابدی حقائق کو پس پردہ رکھے اور دوسروں کی صلاحیتوں کو بروئے کار نہ آنے دے۔(76/24)

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۲۵﴾ صلج

اور اپنے رب کی صفت ربوبیت کے قیام کو صبح وشام ہمہ وقت ملحوظ خاطر رکھ۔(76/25)

وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ﴿۲۶﴾

اور رات کے کچھ حصے میں اسی کے حضور سربسجود رہ (73/1-3) اور بقیا شب میں اپنے آئندہ پروگرام کی منصوبہ بندی Planning کرتا رہ (73/7) (76/26)

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا ﴿۲۷﴾

بے شک یہ لوگ دنیا کے مفاد عاجلہ کو محبوب رکھتے ہیں اور انکے علاوہ اس سخت دور مضمحلات کو پس پشت یا نظر انداز کیے رہتے ہیں۔(75/21) (76/27)

Marfat.com

نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ ۚ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ﴿۲۸﴾

اور ہم نے انکی تخلیق کی انکی ذات کا توازن وتناسب درست کیا اور اسکی ہیت جسمانی کو مضبوط بنایا اور جہاں چاہیں (اپنے قانون مشیت کے مطابق) انکی جگہ ان جیسے اور لوگ بدل کر لے آئیں۔ (76/28) (47/38)

اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۲۹﴾

بلاشبہ یہ قرآن ایک یاددہانی سرچشمہ عبرت وموعظت ہے سو جسکا جی چاہے اپنے رب کی صفت ربوبیت کو عام کرنے کا راستہ اختیار کر لے (81/27-28, 74/54-55) (76/29)

وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۳۰﴾

(اے مومنو! تم صرف وہی چاہو جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے (81/29, 74/56) اللہ تعالیٰ ازلی اور ابدی علم رکھنے والا ہے۔ بلاشبہ اس کا علم حکمت پر مبنی ہے۔ (76/30)

يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۳۱﴾ ع ۲ ۲۰ ۹

(وہ اپنے قانون مشیت وحکمت کے مطابق) جس شخص کو چاہے اسے سایہ رحمت میں داخل فرمالیتا ہے اور رہے ظالمین، قانون شکن اور حدود فراموش، تو انکے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (76/31)

سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ مَكِّيَّةٌ

اٰیاتھا ۵۰ رکوعاتھا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ﴿۱﴾

ہموار، پے بہ پے اور مسلسل چلائی جانے والی ہوائیں۔ (77/1)

فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ﴿۲﴾

تیز وتند ہوائیں جو غبار اور خس وخاشاک اڑا کر لے جاتی ہیں۔ (77/2)

وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ﴿۳﴾

ابر کو پھیلا کر، اٹھا کر بارش کی بشارت دینے والی ہوائیں۔ (77/3)

Marfat.com

فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ۙ﴿۴﴾

حق کو باطل سے جدا کرنے والی قرآن حکیم کی آیات۔ (77/4)

فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ۙ﴿۵﴾

اللہ کی وحی انبیاء کو پہنچانے والے ملائکہ۔ (77/5)

عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ۙ﴿۶﴾

حجت قائم کرنے یا زندگی کی غلط روش کے نقصانات سے متنبہ کرنے والے انبیاء۔اس حقیقت پر شاہد ہیں۔(77/6)

اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ؕ﴿۷﴾

کہ جس قیامت سے تم کو متنبہ کیا گیا ہے، وہ واقع ہو کر رہے گی۔ (77/7)

فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ۙ﴿۸﴾

جب ستارے بے نور ہو جائیں گے۔ (77/8)

وَ اِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ۙ﴿۹﴾

اور اجرام فلکی پھٹ جائیں گے۔ (77/9)

وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۙ﴿۱۰﴾

اور پہاڑ جڑ بنیاد سے اکھیڑ کر ریزہ ریزہ کر دیئے جائیں گے۔ (69/14, 56/5, 27/88, 81/3, 20/105) (77/10)

وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ؕ﴿۱۱﴾

اور جب رسولوں کو مقرر کردہ وقت پر بلایا جائے گا کہ ان سے رسالت اور اپنی اقوام کے ردعمل Response کے بارے میں پوچھا جائے۔(7/6) (77/11)

لِاَيِّ يَوْمٍ اُجِّلَتْ ؕ﴿۱۲﴾

اے مخاطب! کیا تجھے معلوم ہے کہ اس معاملے کو کس دن تک کے لئے موخر کیا جا رہا ہے۔(77/12)

لِيَوْمِ الْفَصْلِ ۚ﴿۱۳﴾

فیصلے والے دن تک کے لئے۔ (77/13)

Marfat.com

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ؕ﴿۱۴﴾

تجھے کیا پتہ کہ فیصلے کا دین کیسا ہے۔ (77/14)

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۵﴾

ہمارے پیغام وحی کو جھٹلانے والوں کے لئے اس دن رسوائی اور تباہی ہوگی۔(77/15)

اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ ؕ﴿۱۶﴾

کیا ہمارے قانون مکافات نے سابقہ مجرموں کو ہلاک نہیں کیا؟ (77/16)

ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۷﴾

پھر ہم ان کے پیچھے دوسری قومیں لے آئے۔ (77/17)

كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۸﴾

ہم مجرمین کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کیا کرتے ہیں۔ (77/18)

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۹﴾

اس روز اقدار وحی کو جھٹلانے والوں کیلئے تباہی اور ہلاکت ہی ہوگی۔ (77/19)

اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۙ﴿۲۰﴾

کیا ہم نے تمہاری تخلیق حقیر سے پانی سے نہیں کی؟ (77/20)

فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۙ﴿۲۱﴾

پھر اسے ہم نے ایک محفوظ جگہ پر ٹھہرایا۔(23/13) (77/21)

اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ۙ﴿۲۲﴾

ایک مقررہ Determined وقت تک کے لئے۔ (77/22)

فَقَدَرْنَا ۖ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ﴿۲۳﴾

سو، ہم نے نطفے سے جیتا جاگتا بچہ بننے تک کے مراحل کا ایک اندازہ ٹھہرایا۔ ہم کتنے بہترین اندازہ ٹھہرانے والے ہیں؟ (77/23)

Marfat.com

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۴﴾

ہمارے اندازوں، پیمانوں کو جھٹلانے والوں کے لئے اس روز ہلاکت اور تباہی ہوگی۔ (77/24)

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ۙ﴿۲۵﴾

اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا ۙ﴿۲۶﴾

کیا ہم نے زمین کو، جاندار اور بے جان اشیاء اپنے اندر سمیٹے ہوئے تیزی سے چلنے والی نہیں بنایا؟ (77/25-26)

وَّجَعَلْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ وَّاَسْقَيْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ؕ﴿۲۷﴾

اور اس میں ہم نے بہت بلند اور جمے ہوئے پہاڑ بنا دیئے اور تمہیں تسکین بخش شیریں پانی پینے کے لئے فراہم کیا۔ (77/27)

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۸﴾

ان حقائق کو جھٹلانے والوں کے لئے اس روز تباہی و ہلاکت ہے۔ (77/28)

اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۚ﴿۲۹﴾

ان سے کہا جائے گا کہ اس جہنم کی طرف چلو جس کی تم تکذیب کیا کرتے تھے۔ (77/29)

اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ۙ﴿۳۰﴾

جہنم کے اس سہ شاخہ دھوئیں کے سائے کی طرف چلو۔ (77/30)

لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِيْ مِنَ اللَّهَبِ ؕ﴿۳۱﴾

جس کی نہ چھاؤں ہوگی اور نہ یہ شعلے کی تپش سے بچائے گا۔ (77/31)

اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ۚ﴿۳۲﴾

جہنم محل جیسے بلند انگارے پھینک رہی ہوگی۔ (77/32)

كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ؕ﴿۳۳﴾

گویا وہ زرد رنگ کے اونٹ ہوں۔ (77/33)

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۴﴾

اس روز ہمارے قوانین کی تکذیب کرنے والوں کے لئے تباہی ہوگی۔ (77/34)

Marfat.com

هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿۳۵﴾

یہ ہوگا وہ دن، وہ اپنے جرائم کے بارے میں کچھ نہ بولیں گے۔ (77/35)(55/39)

وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ﴿۳۶﴾

نہ ہی انہیں عذر تراشی کی اجازت ہوگی۔ (77/36)

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۷﴾

اس روز ان وحی کی اقدار کو جھٹلانے والوں کے لئے تباہی ہوگی۔ (77/37)

هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۚ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۸﴾

ان سے کہا جائے گا کہ یہ ہے فیصلے کا دن Day of Judgement۔ ہم نے تمہیں، اور پہلے لوگوں کو اکٹھا کر لیا ہے۔ (77/38)

فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ﴿۳۹﴾

اگر تمہارے پاس بچنے کے لئے کوئی تدبیر ہے تو کر لو۔ (77/39)

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۰﴾ ع ۱ ۲۱

اس روز ہمارے پیغام وحی کو جھٹلانے والوں کے لئے تباہی اور ہلاکت ہی ہوگی۔ (77/40)

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۴۱﴾

متقین، یقیناً چشموں اور باغات کے سایوں میں ہوں گے۔ (77/41) (44/52, 51/15)

وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۴۲﴾

اور ان میوہ جات کے پاس جن کی وہ خواہش کریں گے۔ (77/42)

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾

ان سے کہا جائے گا کہ خوش گواری سے کھاؤ پیو جس کے لئے نہ کوئی مشقت ہے نہ برائی۔ یہ تمہارے اعمال کا صلہ وثمر ہے۔ (77/43) (52/19)

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۴۴﴾

ہم حسن کارانہ انداز سے زندگی بسر کرنے والوں کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں۔ (77/44)

Marfat.com

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۵﴾

ہمارے قوانین کی تکذیب کرنے والوں کیلئے اس دن تباہی وہلاکت ہوگی۔(77/45)

كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ﴿۴۶﴾

اے جرائم پیشہ لوگو! کھاؤ پیو اور قلیل سی زندگی میں مزے اڑالو۔ ہوتو تم مجرم ہی۔(77/46)

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۷﴾

اس روز ہمارے قوانین کی تکذیب کرنے والوں کے لئے ہلاکت و تباہی ہوگی۔(77/47)

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ ﴿۴۸﴾

جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کے قوانین کے سامنے سرتسلیم خم کردو تو، نہیں کرتے۔(77/48)

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۹﴾

اس روز ہمارے قوانین کو جھٹلانے والوں کے لئے تباہی ہوگی۔ (77/49)

فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع ۲ ۱۰ ۲۲

ان تمام حقائق اور تنذیرات کے بعد یہ کس بات پر ایمان لائیں گے۔(77/50)

Marfat.com

عَمَّ

(٣٠)

Marfat.com

Marfat.com

سُوْرَةُ النَّبَاِ مَكِّيَّةٌ

اٰیَاتُهَا ۴۰ رُكُوْعَاتُهَا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ۚ ﴿۱﴾

اے رسولؐ! یہ لوگ کس بات کے متعلق ایک دوسرے سے دریافت کر رہے ہیں؟ (78/1)

عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ۙ ﴿۲﴾

یہ اس تمدنی، تہذیبی اور معاشرتی انقلاب کے بارے میں چہ مگوئیاں کر رہے ہیں، جو دین کے نظام کے قیام واستحکام کے نتیجے میں رونما ہو رہا ہے، جس کے بعد کفار کے خود ساختہ استحصال پر مبنی نظام کو تلپٹ ہو جانا ہے۔ (78/2)

الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ؕ ﴿۳﴾

اس بارے میں ان میں اختلاف رائے بھی ہے۔ (78/3)

كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۙ ﴿۴﴾

حقیقت یہ ہے کہ انہیں جلد ہی اس کے متعلق معلوم ہو جائے گا۔ (78/4)

ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ﴿۵﴾

پھر سن لو، یہ عنقریب ہی اس انقلاب کے متعلق جان لیں گے۔ (78/5)

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ۙ ﴿۶﴾

یہ انقلاب ہمارے قوانین کے مطابق ہی معرض وجود میں آئے گا کیا ہم ہی نے اس زمین کو وسیع بچھی ہوئی، نرم اور ہموار نہیں بنایا؟ (78/6)

وَّ الْجِبَالَ اَوْتَادًا ۖ ﴿۷﴾

اور پہاڑوں کو محکم جمے ہوئے کھونٹے۔ (13/3, 21/31, 79/32) (78/7)

وَّ خَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۙ ﴿۸﴾

اور ہم نے ہی خود تمہیں نر و مادہ کے جوڑے جوڑے بنایا۔ (78/8)

Marfat.com

وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۙ﴿۹﴾

اور تمہاری نیند کو ہم نے باعث سکون وراحت بنایا۔ (78/9)

وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۙ﴿۱۰﴾

اور ہم نے رات کو سکوں بخش و پردہ پوش بنایا۔ (78/10)

وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۖ﴿۱۱﴾

اور ہم نے دن کو تلاش معاش کے لئے وجود بخشا۔ (78/11)

وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۙ﴿۱۲﴾

اور تمہارے اوپر ہم نے لاتعداد، مضبوط و محکم اجرام فلکی پھیلا دیئے۔ (78/12)

وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۖ﴿۱۳﴾

اور ہم سورج کو وجود میں لائے جو روشنی اور حرارت بہم پہنچانے والا ہے۔ (78/13)

وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ۙ﴿۱۴﴾

اور ہم ہی نے برسنے والے بادلوں سے موسلا دھار بارش برسائی۔ (78/14)

لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ۙ﴿۱۵﴾

تاکہ اس سے ہم اناج غلہ اور زمین سے اگنے والا سبزہ، روئیدگی پیدا کریں۔ (78/15)

وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ؕ﴿۱۶﴾

اور گھنے باغات بھی۔ (80/30) (78/16)

اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ۙ﴿۱۷﴾

اعمال کے فیصلے کا دن یقیناً معین ہے۔ (78/17)

يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ۙ﴿۱۸﴾

جس روز صور پھونکا جائے گا تو تم گروہ در گروہ چلے آؤ گے (18/99,36/52) (78/18)

وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ۙ﴿۱۹﴾

اور فضائے کائنات، کائناتی زندگی اور اس کا نظام درہم برہم کر دیا جائے گا۔ (78/19)

Marfat.com

وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ؕ﴿۲۰﴾

اور پہاڑ اکھیڑ کر ہلا دیئے جائیں گے اور وہ سراب بن جائیں گے۔ (20/105, 56/5, 81/3, 77/10)(78/20)

اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۙ﴿۲۱﴾

اور جہنم گھات میں ہے۔ (78/21)

لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا ۙ﴿۲۲﴾

سرکش وحدود شکن لوگوں کا مقام (78/22)

لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ۚ﴿۲۳﴾

اس میں غیر متعین مدت تک پڑے رہیں گے۔ (78/23)

لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ۙ﴿۲۴﴾

نہ اس میں خنکی اور نہ پینے کی کسی خوش گوار چیز کا ذائقہ چکھ سکیں گے (56/44) (78/24)

اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ۙ﴿۲۵﴾

ماسوائے نہایت گرم (56/54) اور شدید ٹھنڈے بدبو دار پانی کے جو سن کر کے رکھ دے (38/57, 56/42) (78/25)

جَزَآءً وِّفَاقًا ؕ﴿۲۶﴾

یہ انکے جرائم کی پوری سزا ہوگی، جتنے جرم، اتنی ہی سزا (40/40, 42/40) (78/26)

اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ۙ﴿۲۷﴾

انہیں اعمال کے حساب کا بھی کوئی خوف نہیں تھا۔ (78/27)

وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ؕ﴿۲۸﴾

الٹا ہماری آیات، قوانین کو جھوٹا کہتے تھے۔ (78/28)

Marfat.com

وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ۙ﴿۲۹﴾

ہم نے ہر چیز کو شمار کر کے انکے اعمال نامے میں محفوظ کر لیا تھا۔ (19/94, 18/49, 36/12) (78/29)38/6

فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ﴿۳۰﴾ ع

کہا جائے گا کہ عذاب کا مزہ چکھو۔ ہم تمہارے عذاب میں اضافہ ہی کرتے جائیں گے۔ (78/30)

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ۙ﴿۳۱﴾

متقین، یقیناً کامیاب و کامران ہوں گے۔ (78/31)

حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ۙ﴿۳۲﴾

ان کے لئے باغات اور انگوروں کی بیلیں ہوں گی۔ (78/32)

وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ۙ﴿۳۳﴾

اور نوخیز شباب لڑکیاں (78/33)

وَّكَاْسًا دِهَاقًا ؕ﴿۳۴﴾

اور مصفی چھلکتے ہوئے جام (78/34)

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ۚ﴿۳۵﴾

وہاں نہ کوئی بے ہودہ اور بے معنی بات سنیں گے اور نہ کوئی جھوٹ (56/25,88/11) (78/35)

جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ۙ﴿۳۶﴾

تیرے رب کی طرف سے یہ ایسی جزا ہے جس کے بعد کسی اور عطا کی ضرورت نہ رہے گی۔ (78/36)

Marfat.com

رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿۳۷﴾

بلندیوں اور پستیوں اور جو چیز بھی ان کے مابین ہے اس کی نشو ونما کرنے والے رحمٰن سے کوئی مخاطب ہونے کی ہمت نہ پائے گا۔ (78/37)

يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۙ لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿۳۸﴾

اس روز، روح الامین اور ملائکہ، فرشتے صف بستہ کھڑے ہوں گے۔ کوئی بات بھی نہ کرسکے گا ماسوائے اس شخص کے جسے رحمٰن اجازت فرمائے اور وہ درست اور ٹھیک بات کہے۔ (78/38)

ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ﴿۳۹﴾

یہ ہے وہ دور، اعمال کے محکم اور تعمیری نتائج کو سامنے لے آنے والا دور۔ سو جس کا جی چاہے اپنے نشو ونما دینے والے کے یہاں اپنی منزل، اپنا مقام بنالے۔ (78/39)

اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا ۖ يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ﴿۴۰﴾ ع ۲

ہم نے تمہیں نزدیکی Near at hand عذاب سے متنبہ کردیا ہے۔ اس روز، ہر شخص ان اعمال کو دیکھ لے گا جو اس نے مستقبل کی زندگی کے لئے آگے بھیجے ہوں گے اور ابدی و مستقل اقدار سے انکار کرنے والا کہے گا، اے کاش! میں صاحب اختیار وارادہ انسان ہونے کے بجائے مٹی کا ایک تودہ ہوتا۔ (78/40)

سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ مَكِّيَّةٌ

اٰیاتھا ۴۶ رکوعاتھا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ﴿۱﴾

وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ﴿۲﴾

Marfat.com

شاہد ہیں اس حقیقت پر وہ انقلابی جماعتیں جو انسانیت کی ان صلاحیتوں اور قوتوں کو، جو دب کر رہ گئی ہوں، کھینچ کر اوپر لاتی، انہیں بروئے کار لاتی ہیں۔ اس طرح انسانیت کی ترقی میں پڑ جانے والی رکاوٹوں کی گرہیں کھول کر ان رکاوٹوں کو دور کر دیتی ہیں۔ (79/1-2)

وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۙ﴿۳﴾

جو اپنے مشن کی تکمیل کی خاطر پوری پوری تگ و تاز کرتی، ہر وقت سرگرم عمل رہتی ہیں۔ (79/3)

فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۙ﴿۴﴾

اس جدوجہد میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے والی ہیں۔ (79/4)

فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۘ﴿۵﴾

مقام تکمیل یعنی انجام کو سامنے رکھتے ہوئے نظم و نسق کرنے والی، معاملات کو تکمیل تک پہنچانے کے لئے تدبیر امور کرنے والی اس حقیقت پر شاہد ہیں۔ (79/5)

يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۙ﴿۶﴾

کہ ایک دور آئے گا جس دور میں ارض و سما کی ہر چیز لرز اٹھے گی۔ (73/14, 39/68, 27/87) (79/6)

تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ؕ﴿۷﴾

اس کے پیچھے، جزا اور سزا، اللہ کا قانون مکافات آئے گا۔ (79/7)

قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ۙ﴿۸﴾

اس وقت دل مضطرب و پریشان ہوں گے۔ (79/8)

اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۘ﴿۹﴾

آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی۔ (79/9)

يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ؕ﴿۱۰﴾

Marfat.com

کفار کہیں گے کیا ہم پہلی حالت پر واپس لائے جائیں گے یعنی پھر زندہ کر دیئے جائیں گے۔ (79/10) (50/3)

ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ﴿١١﴾

جبکہ ہم بوسیدہ ہڈیاں بن چکے ہوں گے۔ (37/16-21, 23/82, 27/67) (79/11) 5/1)

قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ﴿١٢﴾

یہ بھی کہیں گے کہ ایسا ہوا تو یہ واپسی تو ہلاکت ہے۔ (79/12)

فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿١٣﴾

ایسی واپسی یعنی دوبارہ زندہ کرنے کے لئے فقط جھڑک والی ایک زور دار آواز ہوگی۔ (79/13) (37/19)

فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ﴿١٤﴾

سو، وہ اچانک ارض آخرت میں ہوں گے جہاں شدت خوف سے انسان کی نیند اڑ جائے گی۔ (79/14)

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ﴿١٥﴾

اے رسولؐ! کیا موسیٰ کی داستان تیرے علم میں آئی ہے؟ (79/15)

اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿١٦﴾

جب اس کے رب نے اسے اس مقدس وادی میں پکارا جہاں اس کے سفر کی مسافتیں سمیٹ دی گئی تھیں۔ (20/12) (79/16)

اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿١٧﴾

اسے حکم ہوا کہ فرعون کے پاس جاؤ۔ وہ بڑا سرکش بنا ہوا ہے۔ (20/24) (79/17)

Marfat.com

فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۸﴾

اس سے پوچھو کہ کیا تو اپنی ذات کا تزکیہ Development چاہتا ہے؟(79/18)

وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ﴿۱۹﴾

اور میں تیری راہنمائی تیرے رب کی طرف کردوں تا کہ تو، اس کے قوانین کی خلاف ورزی کے عواقب ونتائج سے خوف محسوس کرے۔(79/19)

فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ﴿۲۰﴾

لہٰذا موسیٰ نے اسے بڑی بڑی اعجازی نشانیاں دکھائیں۔ (20/23) (79/20)

فَكَذَّبَ وَعَصٰى ﴿۲۱﴾

مگر اس نے انہیں جھوٹ قرار دیا اور نافرمانی کی۔(79/21)

ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ﴿۲۲﴾

پھر وہ تیزی سے واپس پلٹا (خود بھی اطاعت سے روگردانی کی اور دوسرے لوگوں کو بھی فرمانبرداری سے روکا)۔(79/22)

فَحَشَرَ فَنَادٰى ﴿۲۳﴾

اس نے اپنے لوگوں کو جمع کیا اور ان سے بلند آواز میں مخاطب ہوا۔(79/23)

فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴿۲۴﴾

اس نے کہا کہ میں ہی تمہارا سب سے برتر، رب اور مالک ہوں (79/24)

فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ﴿۲۵﴾

سو، اللہ نے اسے سزا میں ماخوذ کر کے اگلوں اور پچھلوں کے لئے موجب عبرت بنا ڈالا۔(2/66) (79/25)

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿۲۶﴾ ع ۱ ۱ ۳

اس داستان میں اس شخص کے لئے سامان عبرت Lesson ہے جو اللہ کے قانون کی خلاف ورزی کے تباہ کن نتائج Consequences سے ڈر محسوس کرے۔ (79/26)

Marfat.com

ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ؕ بَنٰىهَا ﴿۲۷﴾ وقفة

کیا تم سب کی تخلیق زیادہ مشکل ہے یا فضائی کروں کی؟ (21/38) اسی اللہ نے انہیں وجود عطا کیا۔(79/27)

رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ﴿۲۸﴾

وہ فضائے سماوی کو بہت بلندی تک لے گیا، پھر ان فضائی کروں میں ٹھیک ٹھیک اعتدال پیدا کر دیا کہ باہم متصادم نہ ہوں۔ (79/28)

وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ﴿۲۹﴾

اس فضائے کائنات میں اس کی رات کو تاریک بنایا۔ (91/4, 21/33) اور اسی میں دن کی روشنی پھیلا دی۔(79/29) (21/33, 91/3)

وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ؕ ﴿۳۰﴾

بعد ازاں زمین کو باہم دگر ہیولیٰ سے، گویئے سے پتھر پھینکنے کے انداز سے الگ کیا۔(21/30) اور ہموار پھیلا دیا۔(91/6) (79/30)

اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا ﴿۳۱﴾

اس میں سے اس کا پانی اور گھاس چارہ پیدا کیا۔(87/4) (79/31)

وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ﴿۳۲﴾

اور اس میں پہاڑ جما دیئے۔(13/3, 21/31, 78/7) (79/32)

مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ؕ ﴿۳۳﴾

پانی اور روئیدگی ۔ یہ ضرورت کے مطابق سامان زیست ونشو ونما ہے تمہارے لئے اور تمہارے مال مویشیوں کے لئے بھی۔ (79/33)

فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ﴿۳۴﴾ صلے

پھر جب بہت بڑی آفت، ساعت قیامت آئے گی۔ (79/34)

يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ﴿۳۵﴾

اس وقت، انسان نے جو کچھ کیا ہوگا، اسے یاد کر کے Memory میں لائے گا۔(79/35)

Marfat.com

وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ﴿۳۶﴾

اور مضمراو جھل جہنم ظاہر ہو کر ہر اس شخص کے سامنے آجائے گی (39/48) جو دل سے دیکھے اور غور کرے One who preceives۔ (79/36)

فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ﴿۳۷﴾

جس نے سرکشی اختیار کی۔ (79/37)

وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۳۸﴾

اور دنیا کی زندگی کو فوقیت دی۔ (79/38)

فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۳۹﴾

تو اس کی منزل و مسکن جہنم ہی ہوگی۔ (79/39)

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿۴۰﴾

اور جو اپنے رب کے روبرو احتساب اعمال کے لئے کھڑا ہونے سے ڈرتا ہے Fears of facing for accountability اور اس نے اپنے آپ کو ان جذبات اور ناجائز خواہشات نفسانی سے جو انسان کو شرف انسانیت کی بلندیوں سے حیوانی سطح کی پستیوں کی طرف لے جائیں، روکا۔ (79/40)

فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۴۱﴾

تو اس کی منزل یقیناً جنت ہوگی۔ (79/41)(55/46)

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ﴿۴۲﴾

اے رسولؐ! تجھ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ کب اس کا وقوع ہوگا۔ (79/42) (7/187)

فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ﴿۴۳﴾

جس کے متعلق تو یاد دہانی کراتا رہتا ہے۔ (79/43)

Marfat.com

اِلٰی رَبِّكَ مُنْتَهٰهَا ﴿۴۴﴾

اے رسول! اس کے انجام، انتہا کا علم تیرے رب کو ہے۔ (53/42, 42/17, 79/44)33/63)

اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰهَا ﴿۴۵﴾

تو تو ہر اس شخص کو انتباع کرنے والا ہے جس کو اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی کے نتائج کا احساس ہو۔ (79/45) (35/18, 36/11)

كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰهَا ﴿۴۶﴾ ع ۲

گویا جس روز قیامت کو برپا دیکھیں گے تو کہیں گے کہ وہ ایک شام یا اگلے دن نصف النہار تک دنیا میں رہے ہوں گے۔ (79/46)

سُوْرَةُ عَبَسَ مَكِّيَّةٌ

اٰیاتھا ۴۲ رکوعاتھا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

عَبَسَ وَتَوَلّٰٓى ﴿۱﴾

اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ﴿۲﴾

قریش کے سردار نے اس وجہ سے کہ رسولؐ کے پاس ایک غریب نابینا امام ابن کلثوم دین کی رہنمائی کے لئے آ گیا ہے، چہرے پر تیوری ڈال لی ہے اور منہ پھیر لیا ہے۔ (26/111, 11/2, 80/1-2)74/11-24)

وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰٓى ﴿۳﴾

اے رسولؐ! اسے بتادے کہ تجھے کیا پتہ ہو سکتا ہے اس کی ذات کا تزکیہ Development ہو جائے، اس کی زندگی سنور جائے۔ (80/3)

Marfat.com

أَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنفَعَهُ الذِّكْرَىٰ ﴿٤﴾

اگر یہ غور و فکر کرے تو اسے اس نصیحت سے فائدہ پہنچے۔ (6/52-53, 18/28, 26/114, 15/88)(80/4)

أَمَّا مَنِ اسْتَغْنَىٰ ﴿٥﴾

فَأَنتَ لَهُ تَصَدَّىٰ ﴿٦﴾

البتہ جو شخص اپنے آپ کو وحی کی تعلیم سے مستغنی سمجھتا ہے اس کی طرف تو زیادہ توجہ دے رہا ہے۔ (80/5-6)

وَمَا عَلَيْكَ أَلَّا يَزَّكَّىٰ ﴿٧﴾

اے رسولؐ! اگر یہ بے پروائی برتنے والا وحی کی طرف نہیں آتا تو اس کے تزکیے کی ذمہ داری تجھ پر نہیں۔ (80/7)

وَأَمَّا مَن جَاءَكَ يَسْعَىٰ ﴿٨﴾

یہ سردار قریش چاہتا ہے کہ جو شخص لپک کر تیری طرف آیا ہے۔ (80/8)

وَهُوَ يَخْشَىٰ ﴿٩﴾

اور غلط طرز زندگی کے نقصان کا احساس بھی رکھتا ہے۔ (80/9)

فَأَنتَ عَنْهُ تَلَهَّىٰ ﴿١٠﴾

تو اس کی طرف سے بے رخی برتے۔ (80/10)

كَلَّا إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ﴿١١﴾

ہرگز ایسا نہ کرنا۔ یہ قرآن تو ضابطہ ہدایت ہے۔ (80/11)

فَمَن شَاءَ ذَكَرَهُ ﴿١٢﴾

جو چاہے، اس سے نصیحت حاصل کر لے۔ (80/12)

وقف لازم

فِي صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿١٣﴾

یہ ایسے صحیفوں میں منضبط ہے جو باشرف نفع بخشی کا سرچشمہ ہیں۔ (80/13)

Marfat.com

مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ﴿۱۴﴾

بلند مرتبت، ذہن انسانی کے تعصّبات سے منزہ اور پاکیزہ نظریاتی تعلیم کا حامل (80/14)

بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ﴿۱۵﴾

كِرَامٍ بَرَرَةٍ ﴿۱۶﴾

جو واجب التکریم صداقت شعار اور کشادہ ظرف کاتبوں کے ہاتھوں سے لکھا ہوا ہے۔ (80/15-16)

قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ﴿۱۷﴾

ستیاناس ایسے انسان کا جو اس پر ایمان لانے سے انکار کرتا ہے۔ (80/17)

مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ﴿۱۸﴾

(اس سے ذرا پوچھو) کہ اسے کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے۔ (80/18)

مِنْ نُّطْفَةٍ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ﴿۱۹﴾

(اسے بتاؤ) کہ مادۂ منویہ کی ایک بوند سے اسے پیدا کیا (77/29) اور اُسے اس Pattern کے مطابق بنا دیا جو اس کے لئے متعین کیا گیا تھا اور اس کی ممکنات Potentialities کو Actualise مشہود کر دیا۔ (80/19)

ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ﴿۲۰﴾

پھر صحیح شاہراہ حیات پر چلنا اس کے لئے آسان کر دیا۔ (80/20)

ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ﴿۲۱﴾

پھر اسے زندگی کے مراحل سے گزار کر موت دے دی اور قبر میں پہنچا دیا۔ (80/21)

ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ﴿۲۲﴾

پھر اپنی مشیت کے مطابق، اسے حیات نو بھی دے دے گا۔ (80/22)

كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ﴿۲۳﴾

جو حکم اسے دیا گیا تھا یہ اسے بجا نہیں لایا۔ (2/27) (80/23)

Marfat.com

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ﴿۲۴﴾

انسان ذرا اپنی غذا خوراک کے متعلق تو غور کرے۔(80/24)

اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ﴿۲۵﴾

ہم نے خوب پانی برسایا۔(50/9) (80/25)

ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ﴿۲۶﴾

پھر زمین کو شق کیا۔(80/26)

فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ﴿۲۷﴾

پھر اس میں غلہ اگایا۔(80/27)

وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ﴿۲۸﴾

اور انگور کی بیلیں اور سبزیاں ترکاریاں۔(80/28)

وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ﴿۲۹﴾

اور زیتون اور کھجور کے درخت۔(80/29)

وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ﴿۳۰﴾

اور گھنے باغات۔ (78/16) (80/30)

وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ﴿۳۱﴾

ہر قسم کے پھل میوہ جات اور گھاس چارہ۔(56/63-64) (80/31)

مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۲﴾

یہ ضرورت کے مطابق سامان زیست تمہارے لئے اور تمہارے مویشیوں کے لئے ہے۔ (80/32)

فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴿۳۳﴾

جب ہیبت زدہ کرنے والی مصیبت، قیامت برپا ہوگی۔(80/33)

يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ﴿۳۴﴾

اس دن آدمی، اپنے بھائی کو چھوڑ کر بھاگے گا۔(80/34)

Marfat.com

وَ اُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ﴿۳۵﴾

اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے۔(80/35)

وَ صَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ﴿۳۶﴾

اور اپنی بیوی اور بچوں سے۔(80/36)

لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ﴿۳۷﴾

اس روز ہر شخص ایسی فکر میں ہوگا جو اسے دوسروں سے بے توجہ کر دے گی۔(80/37)

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿۳۸﴾

اس روز، کچھ چہرے چمک رہے ہوں گے۔(80/38)

ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿۳۹﴾

ہنستے ہوئے خوش وخرم۔(80/39)

وَ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿۴۰﴾

اور اس دن کچھ چہرے غبار آلود ہوں گے۔(80/40)

تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿۴۱﴾

ان کے چہروں پر ذلت اور سیاہی چھائی ہوگی۔ (10/27) (80/41)

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿۴۲﴾ ع ۱ ۱ ۵

یہی ہوں گے دین کے ابدی اقدار سے انکار کی روش اختیار کرنے والے اور انسانیت میں تشتت وانتشار پیدا کر کے اسے ٹکڑوں میں تقسیم کر دینے والے۔(80/42)

سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ مَكِّيَّةٌ

اٰیاتھا ۲۹ رکوعاتھا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ﴿۱﴾

جب سورج بے نور کر کے لپیٹ دیا جائے گا۔ (81/1)

وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ﴿۲﴾

اور ستارے گدلا کر بکھیر دیئے جائیں گے۔ (81/2)

Marfat.com

وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۝۳

اور پہاڑوں کو اکھیڑ دیا جائے گا۔ (81/3) (77/10, 20/105, 18/47)

وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝۴

اور دس ماہ کی حاملہ Pregnant اونٹنیاں مالکوں کی گھبراہٹ اور عدم توجہی سے بے مہار ہو جائیں گی۔ (81/4)

وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ۝۵

اور جب صحرائی جانور نفسانفسی اور مارے دہشت کے اکھٹے ہو جائیں گے۔ (81/5)

وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝۶

اور جب سمندر خالی کر دیئے جائیں گے۔ (81/6)

وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ۝۷

اور جب جانیں، جسدوں سے ملا دی جائیں گی۔ (81/7)

وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۝۸

اور جب زندہ در گور کی گئی بچی سے پوچھا جائے گا۔ (81/8)

بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ۝۹

کہ تجھے کس گناہ کی پاداش میں مار دیا گیا۔ (81/9)

وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝۱۰

اور جب اعمال نامے کھولے جائیں گے۔ (81/10)

وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ ۝۱۱

اور جب فضائی کروں کو ان کی جگہ سے ہٹا کر لپیٹ دیا جائے گا (21/104) (81/11)

وَاِذَا الْجَحِيْمُ سُعِّرَتْ ۝۱۲

اور جب جہنم بھڑکا دی جائے گی۔ (81/12)

وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ۝۱۳

Marfat.com

اور جب جنت قریب تر لے آئی جائے گی۔ (81/13)

عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ اَحْضَرَتْ ﴿۱۴﴾

ہر شخص جان لے گا جو عمل اس نے یہاں پیش کیا ہوگا۔ (81/14)

فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ﴿۱۵﴾

میں شہادت میں پیش کرتا ہوں ان ستاروں کو جو آہستگی سے چلتے چلتے چھپ جائیں۔(81/15)

الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ﴿۱۶﴾

اور ایسے ستاروں کو جو چلتے چلتے، دن کے نمودار ہونے پر نظروں سے اوجھل ہوجائیں۔ (56/75, 53/1) (81/16)

وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ ﴿۱۷﴾

- اور رات کو، جب اندھیرا چھا جانے کے بعد صبح کے وقت چھٹ جائے۔ (81/17)

والصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ﴿۱۸﴾

اور صبح کو، جب روشن ہوجائے، پو پھٹ جائے۔ (81/18)

اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿۱۹﴾

کہ یقیناً، یہ قرآن ایک معزز رسول پر اترا ہوا کلام ہے۔ (81/19)

ذِىْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِى الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ﴿۲۰﴾

یہ رسولؐ اس ہستی کے نزدیک اعلیٰ منصب کا حامل جو زبردست قدرت اور منزلت والا ہے اور جس کے ہاتھ میں کائنات کا مرکزی کنٹرول ہے۔ (81/20)

مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ﴿۲۱﴾

جس رسولؐ کی اطاعت کی جائے اور قابل اعتماد امانت دار بھی ہے۔ (81/21)

وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ﴿۲۲﴾

Marfat.com

اور اے مخاطب! تمہارا یہ رفیق دیوانہ نہیں ہے۔ (81/22)

وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ﴿۲۳﴾

اس نے اپنے آپ کو نہایت بلند مرتبہ پر پایا ہے۔ (53/7) (81/23)

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ﴿۲۴﴾

جو وحی اسے غیب سے ملتی ہے، اسے دوسروں تک پہنچانے میں وہ بخل سے کام نہیں لیتا۔ (81/22)

وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿۲۵﴾

اور یہ قرآن، سرکشی جہالت کی طرف مائل کرنے والے جذبات کی باتیں نہیں۔ (53/3-4) (81/25)

فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ ﴿۲۶﴾

تو یہ جاننے کے باوجود، تم کدھر چلے جا رہے ہو۔ (81/26)

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۷﴾

یہ تو صرف اقوام عالم کے لئے باعث شرف و عزت اور سرچشمہ عبرت و موعظت ہے۔ (81/27)

لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ﴿۲۸﴾

تم میں سے ہر اس شخص کے لئے جو سیدھی اور توازن بدوش راہ پر چلنا چاہے۔ (81/28)

وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۹﴾ ع ۱ ۱ ۶

اور تم صرف وہی چاہو جو اللہ رب العالمین۔ تمام انسانیت کی ربوبیت کرنے والا چاہتا ہے۔ (74/56, 76/30) (81/29)

Marfat.com

سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ مَكِّيَّةٌ

اٰیَاتُهَا ۱۹ رُكُوْعَاتُهَا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۙ﴿۱﴾

جب اجرام فلکی پھٹ جائیں گے (82/1) (81/11, 21/14)

وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۙ﴿۲﴾

اور جب ستارے منتشر ہو جائیں گے۔ (82/2) (81/2)

وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۙ﴿۳﴾

جب سمندر بہا دیئے جائیں گے۔ (82/3) (81/6)

وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۙ﴿۴﴾

جب قبریں الٹ پلٹ کر کھول دی جائیں گی۔ (82/4) (100/9)

عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ؕ﴿۵﴾

ہر شخص ان اعمال کو جان لے گا جو اس نے آگے بھیجے اور ان اعمال کے نتائج و اثرات بھی جو وہ پیچھے چھوڑ آیا ہے۔ (82/5)

يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۙ﴿۶﴾

اے انسان! تجھے اپنے رب کریم کے مقابلے میں کس چیز نے فریب میں ڈالا ہوا ہے؟ (82/6)

الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۙ﴿۷﴾

اس رب کے مقابلے میں انسانیت کی، بغیر کسی ذاتی غرض و منفعت کے، ربوبیت کئے جاتا ہے اور جس نے تجھے متخالف عناصر کی ترکیب سے پیدا کیا اور تجھے ایسا تناسب و توازن عطا کیا جیسا حکمت و اعتدال کا تقاضا تھا۔ (95/4) (82/7)

Marfat.com

فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ؕ ﴿۸﴾

پھر جس صورت میں چاہا، ترکیب دے کر تیری صورت گری کردی۔ (82/8)

كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۙ ﴿۹﴾

نہیں اتنا ہی نہیں، بلکہ تو ظہور ونتائج کے دن ہی کو جھٹلا رہا ہے۔ (82/9)

وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۙ ﴿۱۰﴾

حالانکہ تم پر نگران ملائکہ مقرر ہیں۔ (82/10)

كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۙ ﴿۱۱﴾

جو بڑے معزز لکھنے والے ہیں۔ (82/11)

يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۱۲﴾

جو کچھ تم کرتے رہتے ہو وہ جان رہے ہوتے ہیں۔ (82/12) (43/80, 50/18)

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۚ ﴿۱۳﴾

ابرار زندگی میں وسیع القلبی، کشادہ ظرفی اور حسن سلوک سے پیش آنے والے راحت و آسائش میں ہوں گے۔ (82/13)

وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ۖ ﴿۱۴﴾

تشتّت وانتشا کی حامل شخصیت والے اور انسانوں میں بھی انتشار پیدا کرتے ہیں وہ جہنم میں ہوں گے۔ (82/14)

يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۱۵﴾

جزا اور سزا کے دن وہ اس میں داخل ہوں گے۔ (82/15)

وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ؕ ﴿۱۶﴾

وہ جہنم سے اوجھل نہیں ہیں۔ (82/16) (29/54, 79/36)

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۙ ﴿۱۷﴾

Marfat.com

(اے انسان!) تجھے کیا معلوم کہ ظہور نتائج کا دن کیسا ہوگا۔(82/17)

ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿۱۸﴾

پھر سن لے کہ تجھے کیا پتا کہ جزا اور سزا کا دن کیسا ہوگا۔(82/18)

يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ۭ وَالْاَمْرُ يَوْمَىِٕذٍ لِّلّٰهِ ﴿۱۹﴾

ع ۱ ۱۹ ۷ الربع

اس دن کسی انسان کو دوسرے انسان پر کوئی اقتدار حاصل نہیں ہوگا اور اس دور میں حکم sovereignty صرف اللہ کی ہوگی۔ کوئی انسان اللہ کے حکم کو پس پشت نہیں ڈال سکے گا۔(82/19)(46/16)

سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْنَ مَكِّيَّةٌ

اٰيَاتُهَا ۳۶ رُكُوْعَاتُهَا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ﴿۱﴾

ناپ اور تول میں کمی کرنے، انسانوں کی صلاحتیوں کو زنجیروں میں جکڑنے اور شرف انسانیت میں کمی کرنے والوں مترفین کے لئے تباہی ہے۔(83/1)

الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ﴿۲﴾

جب یہ لوگوں سے ناپ کر لیتے ہیں تو پورا پورا لیتے ہیں۔(83/2)

وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ﴿۳﴾

اور جب لوگوں کو ناپ اور تول کر دیتے ہیں تو کمی کر دیتے ہیں۔(83/3)

اَلَا يَظُنُّ اُولٰۗىِٕكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ﴿۴﴾

لیکن وہ خیال نہیں کرتے کہ انہیں دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جائے گا۔(83/4)

لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۵﴾

Marfat.com

ایک بڑے دن کو۔ (83/5)

يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٦

جس روز سب انسان رب العالمین کے روبرو جواب دہی Accountability کے لئے

کھڑے ہوں گے۔ (83/6)

كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ۝٧

یقیناً لوگوں کا اعمال نامہ جنہوں نے انسانیت کو پارہ پارہ کیا ہوگا اور ان کی اپنی شخصیت بھی تشتت وانتشار کا شکار ہوگی، ان کی ذات کی نشوونما روک دے گا۔ (83/7)

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ ۝٨

اے مخاطب! تجھے کیا معلوم کہ سجین کیا ہے۔ (83/8)

كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝٩

لکھا ہوا اعمال نامہ ہے۔ (83/9)

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝١٠

اس روز تکذیب کرنے والوں کے لئے تباہی ہوگی۔ (83/10)

الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝١١

جو ظہور نتائج کے دن کو جھٹلاتے ہیں۔ (83/11)

وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۝١٢

اس کی تکذیب صرف وہی کرتا ہے جو حدود شکن اور مجرم ہے۔ (83/12)

اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝١٣

جب ہماری آیات اس کے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ یہ تو پہلے لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں۔ (83/13)

كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝١٤

Marfat.com

نہیں، بات یہ نہیں بلکہ ان کے اعمال کے باعث ان کے دلوں پر زنگ چڑھ گیا ہے۔ (83/14)

كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ۝١٥

اس روز وہ یقیناً اپنے رب کی عطایا سے محروم Debarred ہوں گے۔ (83/15)

ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ۝١٦

پھر وہ جہنم میں داخل ہونگے۔ (83/16)

ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝١٧

کہا جائے گا کہ یہ ہے وہ جہنم جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔ (83/17)

كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ۝١٨

ان کے برعکس، ابرار۔۔۔ نگاہ میں فراخی، قلب میں کشادگی اور ذات میں وسعت کے حامل لوگوں کا اعمال نامہ انہیں بلندیوں پر لے جائے گا۔ (84/19) (83/18)

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ۝١٩

اے مخاطب! تجھے کیا معلوم کہ علیون کیا ہے؟ (83/19)

كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝٢٠

یہ لکھا ہوا اعمال نامہ ہے۔ (83/20)

يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝٢١

مقربین صفات الٰہی کو اپنی ذات میں منعکس کر لینے والے اس کو دیکھ لیں گے۔ (83/21)

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۝٢٢

ابرار و نیک لوگ، یقیناً راحت اور آسائشوں میں ہوں گے۔ (82/13) (83/22)

عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ۝٢٣

گدے دار تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ (83/23)

تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ۝٢٤

Marfat.com

تو انہیں، ان کے تر و تازہ اور شگفتہ چہروں سے ہی پہچان لے گا۔ (83/24)

يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ﴿۲۵﴾

انہیں سر بمہر خالص مشروب پلایا جائے گا۔ (83/25)

خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ؕ وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿۲۶﴾

اس کی مہر Seal مشک کی ہوگی اور چاہیے کہ سبقت کرنے والے، اس کے حصول کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔ (83/26)

وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ﴿۲۷﴾

اس میں خنک و شیریں تسنیم کی آمیزش ہوگی۔ (83/27)

عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۸﴾

یہ ایک چشمہ ہے جس سے مقربین پئیں گے۔ (76/6) (83/28)

اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ﴿۲۹﴾

جو مجرم ہیں وہ اہل ایمان پر ہنسا کرتے تھے۔ (83/29)

وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ﴿۳۰﴾

جب ان کے قریب سے گزرتے تو آپس میں ایک دوسرے کو آنکھوں سے اشارہ کیا کرتے۔ (83/30)

وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ﴿۳۱﴾

اور جب اپنے ساتھیوں کی طرف واپس آتے تو اتراتے ہوئے آتے۔ (83/31)

وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ﴿۳۲﴾

اور وہ جب مومنوں کو دیکھتے تو کہتے کہ یہ یقیناً راہ گم کردہ لوگ ہیں۔ (83/32)

وَمَآ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ﴿۳۳﴾

حالانکہ وہ مجرم لوگ ان اہل ایمان پر نگران بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے۔ (83/33)

فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ﴿۳۴﴾

Marfat.com

آج اہل ایمان کفار پر ہنس رہے ہیں۔(83/34)

عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ۙ﴿۳۵﴾

مسہریوں پر آمنے سامنے بیٹھے دیکھ رہے ہیں۔(37/44,15/47) (83/35)

هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾

کفار کو ان اعمال کا بدلہ یہ دیا گیا جو وہ کرتے تھے۔(83/36)

ع ۱ ۸ ۳۶

سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ مَكِّيَّةٌ

اٰیاتھا ۲۵ رکوعاتھا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۙ﴿۱﴾

جب اجرام فلکی پھٹ جائیں گے۔(82/1, 81/11, 21/104) (84/1)

وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۙ﴿۲﴾

ایسا یہ اپنے رب کے قانون کے مطابق کریں گے۔انہیں بنایا ہی اس قانون کے مطابق گیا ہے۔(84/2)

وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ۙ﴿۳﴾

اور زمین کھل کر پھیل جائے گی۔(84/3)

وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ۙ﴿۴﴾

اور جو کچھ اس کے اندر ہے، اسے باہر ڈال دے گی اور خالی ہو جائے گی۔(99/2) (84/4)

وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۙ﴿۵﴾

Marfat.com

یہ اپنے رب کے قانون کے مطابق عمل کرے گی اور اسے بنایا ہی اس کے مطابق گیا ہے۔ (84/5)

يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ۚ ۶

اے انسان! تو اپنے رب کے نظام ربوبیت کے لئے جتنی بھی جگر پاش مشقتیں اٹھاتا رہتا ہے، تو اس کے نتائج اپنے سامنے دیکھ لے گا۔ (84/6)

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۙ ۷

سو، جس کو اس کا اعمال نامہ اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ (84/7)

فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ۙ ۸

تو اس کا حساب بموجب ثقلت موازینہ (101/6, 7/8) آسان لیا جائے گا۔ (84/8)

وَّيَنْقَلِبُ اِلٰٓى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۭ ۹

اور وہ اپنے ساتھیوں کی طرف خوش وخرم واپس آئے گا۔ (84/9)

وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَاۗءَ ظَهْرِهٖ ۙ ۱۰

اور جس کو اس کا اعمال نامہ پشت کے پیچھے سے دیا جائے گا کہ وہ بائیں ہاتھ سے اعمال نامہ لینے سے انکار کرتے ہوئے اپنا ہاتھ پیچھے لے جائے گا۔ (69/25) (84/10)

فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ۙ ۱۱

تو وہ اپنی ہلاکت کو دعوت دے گا۔ (84/11)

وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا ۭ ۱۲

اور بھڑکتی ہوئی جہنم میں داخل ہوگا۔ (84/12)

اِنَّهٗ كَانَ فِيْٓ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۭ ۱۳

وہ دنیا میں اپنے ساتھیوں میں بہت خوش وخرم رہا کرتا تھا۔ (84/13)

Marfat.com

اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ۚ﴿١٤﴾

اسے گمان تھا کہ وہ ہرگز قانون مکافات عمل کی طرف لوٹ کر نہیں جائے گا۔(84/14)

بَلٰٓى ۚ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ؕ﴿١٥﴾

کیوں نہیں! وہ اپنے رب کی نگاہوں کے سامنے تھا۔(84/15)

فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۙ﴿١٦﴾

سو میں شہادت میں پیش کرتا ہوں غروب آفتاب کے وقت، دن کی روشنی کے رات کی تاریکی میں ملنے کو۔(84/16)

وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ۙ﴿١٧﴾

اور رات کو، اور جسے وہ اپنے دامن میں چھپالے۔(84/17)

وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۙ﴿١٨﴾

اور چاند کو جب وہ نور سے بھر جائے، کامل ہو جائے۔(84/18)

لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ؕ﴿١٩﴾

کہ تم ایک حالت سے دوسری حالت پر پہنچتے ہوئے درجہ بدرجہ اوپر کو اٹھتے جاؤ گے، ارتقائے ذات حاصل کرتے جاؤ گے۔(84/19)

فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۙ﴿٢٠﴾

لہٰذا، ان کفار کو کیا ہو گیا ہے کہ ایمان نہیں لاتے۔(84/20)

وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ؕ﴿٢١﴾

جب ان کے سامنے قرآن پیش کیا جاتا ہے تو وہ اس کے احکام وقوانین کے آگے جھکتے نہیں۔(84/21)

بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ۖ﴿٢٢﴾

بلکہ یہ کفار وحی کو جھٹلاتے ہیں۔(84/22)

Marfat.com

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ﴿۲۳﴾

حالانکہ اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ یہ جمع کر کے محفوظ کر رہے ہیں۔ (84/23)

فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۴﴾

اے رسول! تو انہیں دردناک عذاب کی خبر پہنچا دے۔ (84/24)

ع ۱ ۲۵ ۹ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۲۵﴾

البتہ جن لوگوں نے ایمان لانے کے ساتھ حسن کارانہ توازن پیدا کرنے والے، صلاحیت پرور کام کئے، ان کے لئے ایسا اجر ہے جو منقطع نہیں ہوگا۔ (84/25)

سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ مَكِّيَّةٌ

اٰيَاتُهَا ۲۲ رُكُوْعَاتُهَا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ﴿۱﴾

اس حقیقت پر شاہد ہے ستاروں سے بھری ہوئی یہ فضائے کائنات۔ (85/1)

وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ﴿۲﴾

اور قیامت کا دن جس کا انسانیت سے وعدہ کیا گیا ہے۔ (85/2)

وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ﴿۳﴾

اور نگران و فیصلہ کرنے والی ہستی باری تعالیٰ، اور وجود میں آ کر محسوس شکل میں مشہود ہونے والی یہ ساری کائنات۔ (85/3)

قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ﴿۴﴾

النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ﴿۵﴾

کہ ایندھن سے بھری آگ کی خندق والے ذونواس کا سرکش لشکر غارت ہو۔ (85/4)

(85/5)

Marfat.com

إِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُودٌ ۝٦

وہ آگ والی خندق کے کنارے بیٹھے رہتے۔ (85/6)

وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ۝٧

اور مومنین کے ساتھ آگ میں جھونکے جانے کا جو سلوک کیا جارہا تھا، اسے دیکھتے رہتے تھے۔ (85/7)

وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝٨

یہ مومنین کو صرف اس جرم کی سزا دیتے تھے کہ وہ کائنات میں غلبہ واقتدار کے مالک اور سزا اور تحسین وستائش اللہ پر ایمان لائے ہوئے تھے۔ (22/40, 5/59) (85/8)

الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝٩

جو کائنات پر کامل اقتدار کا مالک ہے۔ اللہ ہر شے پر نگران ہے۔ (85/9)

اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ۝١٠

جن لوگوں نے مومنین اور مومنات کو ایذا پہنچائی اور پھر باز نہ آئے، ان کے لئے جہنم کا، سب کچھ جلا کر راکھ کر دینے والا، عذاب ہے۔ (85/10)

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ۝١١

جو لوگ وحی کی مستقل اقدار پر ایمان لائے اور صلاحیت پرور کام کرتے رہے، ان کے لئے ایسے سدا سرسبز وشاداب باغات ہیں جن کے زیر زمین سیرابی کے لئے پانی رواں دواں رہتا ہے۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ (85/11)

اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ۝١٢

اے مخاطب! تیرے رب کی گرفت بڑی سخت ہوا کرتی ہے۔ (85/12)

Marfat.com

اِنَّهٗ هُوَ یُبْدِئُ وَ یُعِیْدُ ﴿۱۳﴾

وہی تخلیق کی ابتدا initial کرتا ہے اور وہی اسے مختلف ارتقائی مراحل میں سے گزارتے ہوئے تکمیل تک پہنچاتا ہے۔ (85/13)

وَ هُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ﴿۱۴﴾

وہ تخریبی عناصر کے مضر اثرات سے محفوظ رکھنے والا، بہت زیادہ محبت کرنے والا ہے۔ (85/14)

ذُو الْعَرْشِ الْمَجِیْدُ ﴿۱۵﴾

اقتدار اعلیٰ، مرکزی کنٹرول کا مالک اور فراوانی و کثرت سے سامان ربوبیت دینے والا ہے۔ (85/15)

فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ ﴿۱۶﴾

جس بات کا ارادہ کرتا ہے، اسے کر گزرتا ہے۔ (11/107, 22/14, 22/18) (85/16)

هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ الْجُنُوْدِ ﴿۱۷﴾

فِرْعَوْنَ وَ ثَمُوْدَ ﴿۱۸﴾

اے نبی! کیا تجھے فرعون اور ثمود کے قوت والے لشکروں کا حال معلوم ہوا؟ (85/17-18)

بَلِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِیْ تَكْذِیْبٍ ﴿۱۹﴾

واقعہ یہ ہے کہ جن لوگوں نے مستقل اقدار Permanent Values سے انکار کیا وہ انہیں جھٹلانے میں مصروف ہیں۔ (85/19)

وَّ اللّٰهُ مِنْ وَّرَآىِٕهِمْ مُّحِیْطٌ ﴿۲۰﴾

حالانکہ اللہ کا قانون مکافات، ان کو ہر طرف سے احاطہ کیے ہوئے ہے۔ (85/20)

Marfat.com

بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ۙ﴿۲۱﴾

فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ﴿۲۲﴾ ع

یہ قرآن، رفعت وعظمت کا حامل اللہ تعالیٰ کے صحیفہ علمی میں محفوظ ہے۔(50/77-78)
(85/21-22)

اٰیاتھا ۱۷ سُوْرَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ رُكُوْعَاتُهَا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۙ﴿۱﴾

فضائے بسیط اور طارق بطور شہادت موجود ہیں۔(86/1)

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۙ﴿۲﴾

اور اے مخاطب! تو کیا جانے کہ طارق کیا ہے۔(86/2)

النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۙ﴿۳﴾

وہ ایک چمکنے والا روشن ستارہ ہے۔(86/3)

اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ؕ﴿۴﴾

کہ ہر فرد پر اس کے اعمال کو محفوظ کرنے والا محافظ مقرر ہے۔(86/4)

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ؕ﴿۵﴾

انسان ذرا اس بات پر غور تو کرے کہ اس کی تخلیق کس چیز سے ہوئی ہے۔(86/5)

خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۙ﴿۶﴾

اسے، تیزی سے اچھل کر گرنے والے مادۂ منویہ سے پیدا کیا گیا ہے۔(86/6)

يَّخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ؕ﴿۷﴾

یہ، پشت اور سینے کے درمیان میں سے خارج ہوتا ہے۔(86/7)

اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ؕ﴿۸﴾

وہ، اللہ یقیناً اس انسان کو دوبارہ زندگی عطا کرنے پر قادر ہے۔(86/8)

Marfat.com

يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ۙ﴿۹﴾

اس دن چھپی ہوئی باتوں کی اصلیت ظاہر ہو جائے گی۔ (86/9)

فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ؕ﴿۱۰﴾

اس میں نہ اتنی طاقت ہوگی کہ سامنے آجانے والے نتائج کی نفی کر دے اور نہ اس کا کوئی مددگار ہوگا کہ ان نتائج سے اسے بچا لے۔ (86/10)

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ۙ﴿۱۱﴾

یہ فضائے بلند بطور شہادت موجود ہے جو پانی کو بارش کی شکل میں لوٹا دیتی ہے یا یہ فضائی کرے بطور شہادت موجود ہیں جو پلٹ کر پھر اسی مقام پر آجاتے ہیں۔ (86/11)

وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۙ﴿۱۲﴾

اور زمین بھی کہ پودوں کے اگنے کے وقت پھٹ جاتی ہے۔ (86/12)

اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۙ﴿۱۳﴾

یہ قرآن بلاشبہ قول فیصل Decisive word ہے۔ (86/13)

وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ؕ﴿۱۴﴾

اور یہ کوئی مذاق کی چیز نہیں جسے سنجیدگی سے نہ لیا جائے۔ (86/14)

اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ۙ﴿۱۵﴾

اے رسول! یہ مخالفین، دین کے نظام کے خلاف خفیہ سازشیں سوچ رہے ہیں۔ (86/15)

وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ﴿۱۶﴾ۚ

اور میں بھی ایک تدبیر عمل میں لا رہا ہوں۔ (86/16)

فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ﴿۱۷﴾ ع ۱ ۱۱

تو، ان کافروں سے نرمی کا برتاؤ کر اور انہیں تھوڑی سی مہلت دے دے۔ (86/17)

Marfat.com

سُوْرَةُ الْاَعْلٰی مَكِّيَّة

اٰیاتھا ۱۹ رکوعاتھا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۙ﴿۱﴾

اے رسولؐ! اپنے نشو ونما دینے والے کی اعلیٰ ترصفت ربوبیت کو رو بہ عمل لانے، عملی صورت دینے کے لئے پوری پوری تگ وتاز کرتا رہ۔ (87/1) (56/96)

الَّذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰی ۪ۙ﴿۲﴾

جس نے ہر شے کو پیدا کیا، پھر اس میں تناسب واعتدال پیدا کیا۔ (87/2)

وَالَّذِیْ قَدَّرَ فَهَدٰی ۪ۙ﴿۳﴾

اسی نے ان کے لئے پیمانے اور اندازے مقرر کیے پھر ان کی رہنمائی اس راستے کی طرف کردی جس پر چل کر وہ ان پیمانوں اور قوانین کے مطابق بن جائیں۔ (87/3)

وَالَّذِیْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰی ۪ۙ﴿۴﴾

اسی نے زمین سے گھاس چارا پیدا کیا۔ (87/4)

فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰی ؕ﴿۵﴾

پھر اسے ان پیمانوں اور قوانین کے مطابق سیاہی مائل خس وخاشاک بنادیا۔ (87/5)

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓی ۙ﴿۶﴾

اے رسولؐ! ہم اس وحی کو اس طرح محفوظ رکھیں گے کہ تو اس میں سے کچھ بھی چھوڑ یا بھول نہیں سکے گا۔ (87/6)

اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ یَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا یَخْفٰی ؕ﴿۷﴾

اللہ نے ایسا چاہا ہی نہیں تو اس میں سے کچھ بھول جائے۔ (87/86-87) (لہٰذا وحی بھولنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا) وہ یقیناً جانتا ہے ظاہر کو بھی اور مخفی کو بھی۔ (87/7)

Marfat.com

وَ نُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ﴿۸﴾

تیرے پیش نظر مشن کی تکمیل کے لئے ہم تیرے لئے آسانیاں پیدا کرتے رہیں گے۔ (87/8)

فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ﴿۹﴾

تو اس ضابطہ حیات، قرآن کو پیش کرتا رہ۔ یقیناً، نصیحت وموعظت منفعت بخش ہوا کرتی ہے۔ (87/9)

سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ﴿۱۰﴾

وہی شخص ہر قدم پر اللہ کے قوانین کو پیش نظر رکھتا ہے جو ان قوانین کی خلاف ورزی کے نتائج وعواقب کا احساس رکھتا ہے۔ (87/10)

وَ يَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ﴿۱۱﴾

اور جو سوختہ بخت ہے وہ اس ضابطہ حیات سے دور رہتا ہے۔ (87/11)

الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ﴿۱۲﴾

جو جہنم کی عظیم آگ میں داخل ہوگا۔ (87/12)

ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَ لَا يَحْيٰى ﴿۱۳﴾

اس میں نہ وہ مرے گا اور نہ جئے گا۔ (87/13) (10/4, 14/17)

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۴﴾

جس نے اپنی ذات کی Development تزکیہ کرلیا وہ یقیناً کامیاب ہوگیا۔ (87/14)

وَ ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ﴿۱۵﴾

اس نے اپنے رب کی صفت ربوبیت کو ہمیشہ پیش نظر رکھا اور اس سے متمسک رہا۔ (87/15)

Marfat.com

بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۱۶﴾

لیکن، اس کے برعکس، تم لوگ دنیاوی زندگی کے مفادات عاجلہ کو ترجیح دیتے ہو۔ (87/16)

وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿۱۷﴾

حالانکہ آخرت کی زندگی بدرجہا بہتر ہے، بقا کی مظہر اور تغیر نا آشنا ہے۔ (87/17)

اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿۱۸﴾

صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ﴿۱۹﴾

یہ حقائق اقدار پہلے صحیفوں میں بھی موجود ہیں، ابراہیم اور موسیٰ کو ملنے والے صحیفوں میں بھی۔ (87/18-19)

سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ مَكِّيَّةٌ

اٰیاتھا ۲۶ رکوعاتھا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ﴿۱﴾

اے رسول! کیا تجھے ہر طرف سے چھا جانے والی مصیبت، قیامت کا حال معلوم ہوا۔ (88/1)(22/1-2)

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ﴿۲﴾

جس روز کتنے ہی چہرے افسردہ و پژمردہ ہونگے۔ (88/2)

عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ﴿۳﴾

بظاہر سخت مشقت کرنے والے، بے مقصد مشقت کے باعث تھکے ماندے۔ (88/3)

تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ﴿۴﴾

Marfat.com

دہکتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے۔ (101/11) (88/4)

تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ۝٥

انہیں کھولتے ہوئے گرم چشمے سے پانی پلایا جائے گا۔ (88/5)

لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۝٦

ان کی غذا صرف بدبودار گھاس ہوگی۔ (88/6)

لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ۝٧

نہ اس سے بدن کی نشو ونما ہوگی Not Nourishing اور نہ ہی وہ بھوک مٹائے گی۔ (88/7)

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۝٨

اس روز کئی چہرے شگفتہ وشاداب اور تر وتازہ ہوں گے۔ (88/8)

لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۝٩

اپنی اس محنت کی وجہ سے جو ان کے ثمرات سے ہم آہنگ ہوگئی ہوگی۔ (88/9)

فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝١٠

جنت عالی مقام میں ہوں گے۔ (88/10)

لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ۝١١

اس میں کوئی لغو بات نہ سنیں گے۔ (78/35,56/25) (88/11)

فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۝١٢ وقف لازم

اس میں چشمہ رواں ہوگا۔ (88/12)

فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ۝١٣

اس میں اونچے تخت ہوں گے۔ (88/13)

وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ۝١٤

Marfat.com

اور ساغر رکھے ہوں گے۔(88/14)

وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ﴿۱۵﴾

اور قطار در قطار گاؤ تکیے لگے ہوں گے۔(88/15)

وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ﴿۱۶﴾

اور قیمتی غالیچے بچھے ہوں گے۔(88/16)

اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ﴿۱۷﴾ وقفة

اے مخاطب! کیا تو نے کبھی بادلوں کے بارے میں غور کیا ہے کہ انہیں کس طرح پیدا کیا گیا ہے۔ (88/17)

وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ﴿۱۸﴾ وقفة

اور فضائی کرے کہ کیسے بلندیوں میں معلق کیے گئے ہیں۔ (88/18)

وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ﴿۱۹﴾ وقفة

اور پہاڑ کہ کس طرح مضبوط جمائے گئے ہیں۔(13/3) (88/19)

وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ﴿۲۰﴾ وقفة

اور زمین کو کہ کس طرح ہموار بچھائی گئی ہے۔ (88/20)

فَذَكِّرْ ۗ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ﴿۲۱﴾

اے رسول! تو ضابطہ زندگی ، قرآن کو پیش کرتا رہ، تیرا مشن اسے پیش کرنا ہی ہے۔(88/21)

لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ﴿۲۲﴾

لیکن تیرا منصب ان پر مسلط داروغہ کا نہیں۔(6/52) (88/22)

اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ ﴿۲۳﴾

Marfat.com

ہاں! جو کوئی قرآن کے پیغام کو تسلیم کرنے سے انکار کردے اور منہ پھیر کر چل دے۔ (88/23)

فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ﴿۲۴﴾

تو اللہ اسے سخت سزا دے گا۔ (88/24)

اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ﴿۲۵﴾

انہیں ہمارے قانون مکافات کی طرف ہی لوٹ کر آنا ہے۔ (88/25)

ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ﴿۲۶﴾

پھر ان کا حساب لینا ہماری ہی ذمہ داری ہے۔ (13/40) (88/26)

سُوْرَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ

اٰيَاتُهَا ۳۰ رُكُوْعَاتُهَا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالْفَجْرِ ﴿۱﴾

(اس امر کی شہادت کیلئے موجود ہے) محسوس و مرئی فجر۔ (89/1)

وَلَيَالٍ عَشْرٍ ﴿۲﴾

اور رمضان کے مہینے کی آخری دس راتیں۔ (2/185, 97/15) (89/2)

وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ﴿۳﴾

اور ہر مخلوق کی زوجیت جو مختلف النوع ہونے کے باوصف، جوڑا جوڑا ہے (55/52, 13/3, 36/36, 51/49) اور اللہ کی احدیت (112/1) (89/3)

وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ﴿۴﴾

اور رات جب وہ چلنے لگے۔ (89/4)

Marfat.com

هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ۝۵

ان امور میں اہل عقل کے لئے دلیل وشہادت موجود ہے کہ۔ (89/5)

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۝۶

کیا، اے مخاطب! تو نے غور نہیں کیا کہ تیرے رب نے قوم عاد کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ (89/6)

اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۝۷

اور اونچے ستونوں والی بلند عمارات میں رہنے والی قوم ارم کے لوگوں کے ساتھ بھی۔ (89/7)

الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ۝۸

جس کی دیگر بستیوں میں نظیر نہیں ملتی تھی۔ (89/8)

وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۝۹

اور قوم ثمود کے ساتھ بھی جو وادی میں چٹانوں کو تراش کر گھر بناتے تھے۔ (15/82, 7/74) (89/9)

وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ ۝۱۰

اور بڑی محکم قوتوں کے مالک، فرعون کے ساتھ بھی۔ (89/10)

الَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ۝۱۱

جنہوں نے شہروں میں قانون شکنی اور سرکشی اختیار کر رکھی تھی۔ (89/11)

فَأَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ ۝۱۲

اور وہاں کے نظام کو درہم برہم Chaotic کر دیتے تھے۔ (89/12)

فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ۝۱۳

تیرے رب کے قانون مکافات کے مطابق، ان پر عذاب آیا۔ (89/13)

Marfat.com

اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿۱۴﴾

تیرے رب کا قانون یقیناً گھات میں رہتا ہے۔ (89/14) (29/54)

فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ ﴿۱۵﴾

جب انسان کو اس کے رب کی طرف سے خوش حالی اور آسائش بہم پہنچے کہ اس کے مضمر جوہروں اور حقیقی سیرت کو نشو ونما اور نمود ہوتی جائے تو اس کے نتیجے میں، اسے شرف وعزت اور نعمائے زندگی سے نوازا جاتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے عزت بخشی۔ (89/15)

وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ ﴿۱۶﴾

اور جب وہ مشکلات ومصائب میں سے گزرتا ہے اور اسے تنگی سے نپا تلا رزق ملنے لگتا ہے تو گلہ کرنے لگتا ہے کہ میرے رب نے مجھے ذلت سے دوچار کر دیا۔ (89/16)

كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ﴿۱۷﴾

بات یوں نہیں، بلکہ تم معاشرے میں تنہا رہ جانے والے کی تکریم ملحوظ نہیں رکھتے۔ (89/17)

وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿۱۸﴾

اور جن لوگوں کا چلتا ہوا کاروبار رک جائے، ان کے لیے سامان پرورش کا انتظام کرنے کی ایک دوسرے کو ترغیب نہیں دیتے ہو۔ (107/3) (89/18)

وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ﴿۱۹﴾

اور تم میراث کے مال کو سارے کا سارا، کھا جاتے ہو۔ (89/19)

وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿۲۰﴾

اور مال ودولت سے تم حد درجہ محبت رکھتے ہو۔ (89/20)

كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ﴿۲۱﴾

یہ صورت حال ہرگز نہ رہے گی بلکہ جب یہ زمین کوٹ توڑ کر ریزہ ریزہ کر دی جائے گی۔ (89/21)

Marfat.com

وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿۲۲﴾

اور جب بے اندازہ کائناتی قوتوں کے جلو میں تیرے رب کا امر ۔۔۔ حتمی فیصلہ آ جائے گا اور انہیں ان کے اعمال کی سزا ملے گی (59/2, 16/33-34, 25/22-23, 2/210) (89/22)

وَجِایْٓءَ یَوْمَىِٕذٍۭ بِجَهَنَّمَ ۙ یَوْمَىِٕذٍ یَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ﴿۲۳﴾

اور جس روز جہنم ان کے روبرو آ جائے گی، اس دن انسان کو سمجھ آ جائے گی لیکن اس وقت سمجھنے کا کیا فائدہ؟ (89/23)

یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ قَدَّمْتُ لِحَیَاتِیْ ﴿۲۴﴾

کہے گا کہ اے کاش! میں نے اپنی اس حقیقی زندگی کے لئے کچھ آگے بھیج لیا ہوتا (89/24)

فَیَوْمَىِٕذٍ لَّا یُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ ﴿۲۵﴾

سو اس دن جیسی سزا اللہ دے گا ویسی سزا دینے والا کوئی نہیں۔ (89/25)

وَّلَا یُوْثِقُ وَثَاقَهٗٓ اَحَدٌ ﴿۲۶﴾

اور جس گرفت کی جکڑن اللہ کی ہوگی، کسی کی نہ ہوگی۔ (89/26)

یٰٓاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَىِٕنَّةُ ﴿۲۷﴾

اے وہ انسان، جس نے اللہ کے قوانین کے مطابق زندگی بسر کر کے ذات کی نشو ونما اور اطمینان قلب حاصل کر لیا ہے۔ (91/9,13/28) (89/27)

اِرْجِعِیْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً ﴿۲۸﴾

اپنے رب کے قانون مکافات کی طرف متوجہ ہو اور دیکھ کہ تیری زندگی اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ ہے Corresponds to the Laws of Allah اور تیرے اعمال صالح کے نتائج ان وعدوں کے مطابق ہیں جو اللہ نے تیرے ساتھ کئے تھے۔ (89/28)

فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ﴿۲۹﴾

لہٰذا آج تو میرے ان بندوں میں شامل ہو جا جو میرے قوانین سے ہم آہنگ رہ کر زندگی بسر کرتے اور اپنی قوتوں اور صلاحیتوں کو میرے پروگرام کے مطابق صرف کرتے رہے ہیں۔ (89/29)

وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ﴿۳۰﴾

اور میری جنت میں داخل ہو جا۔ (89/30)

Marfat.com

سُوْرَةُ الْبَلَدِ مَكِّيَّةٌ

اٰیَاتُهَا ۲۰ رُكُوْعَاتُهَا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ﴿۱﴾

میں اس شہر مکہ کی حرمت کو بطور شہادت پیش کرتا ہوں۔ (90/1)

وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ﴿۲﴾

اے رسولؐ! جس شہر میں تو رہائش پذیر ہے۔ (90/2)

وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۙ﴿۳﴾

اور سلسلہ تولید نسل انسانی بھی بطور شہادت موجود ہے۔ (90/3)

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ؕ﴿۴﴾

ہم نے انسان کی تخلیق اس انداز سے کی ہے کہ اس میں پورا پورا تناسب اور اعتدال ہے اور یہ مشکلات اور موانع کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ (82/7, 95/4) (90/4)

اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ۘ﴿۵﴾ وقف لازم

کیا یہ سمجھتا ہے کہ اس پر کسی ہستی کا ہرگز اقتدار و اختیار نہیں ہوگا۔ (90/5)

يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ؕ﴿۶﴾

کہتا ہے کہ میں نے دین کی مخالفت میں بہت مال ضائع کر ڈالا۔ (90/6)

اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗۤ اَحَدٌ ؕ﴿۷﴾

یہ خیال کرتا ہے کہ اس پر کسی کی نظر نہیں تھی۔ (90/7)

Marfat.com

اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۙ﴿۸﴾
وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۙ﴿۹﴾

کیا ہم نے اسے دو آنکھیں اور دو ہونٹ اور زبان نہیں دی یعنی دیکھنے اور اظہار کی صلاحیتیں عطا نہیں کیں؟(90/8-9)

وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۚ﴿۱۰﴾

اور اس کے سامنے صحیح اور غلط دو راستے واضح کر دیئے۔(90/10)

فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۖ﴿۱۱﴾

یہ محنت طلب اور صبر آزما راستے کی طرف دوڑ کر نہیں آتا جو پہاڑ کی دشوار گزار گھاٹی پر چڑھنے کے مترادف ہے۔(90/11)

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ؕ﴿۱۲﴾

اے مخاطب! تجھے کیا معلوم کہ وہ دشوار گزار گھاٹی ہے کیا؟(90/12)

فَكُّ رَقَبَةٍ ۙ﴿۱۳﴾

وہ وقت طلب کام انسان کو انسان کی غلامی اس کے خود ساختہ باطل عقائد و نظریات کے سلاسل سے آزاد کرانا ہے۔(90/13)

اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ۙ﴿۱۴﴾

یا ایسے حالات میں ان انسانوں کی خوراک کا انتظام کرنا ہے جو دولت کی Un-even تقسیم کے باعث فاقہ کشی سے دوچار ہوں۔(90/14)

يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۙ﴿۱۵﴾

ہوں تمہارے قریب مگر معاش کے سلسلے میں بے سہارا ہوں۔ (90/15)

اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ؕ﴿۱۶﴾

یا وہ خاک آلودہ معاشرہ کے ہاتھوں مٹی میں مل جانے، بے وقعت حاجت مند جس کا چلتا ہوا کاروبار رک جائے۔ (90/16)

Marfat.com

ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ﴿۱۷﴾

پھر ایسا کرنے والا دین کی مستقل اقدار Permanent Values پر ایمان رکھنے والوں میں سے ہو اور دوسروں کو اپنے نصب العین کے حصول کے لئے استقامت اور ثابت قدمی سے سرگرم عمل رہنے اور ضرورت مندوں کے لئے سامان پرورش ونشو ونما کا انتظام کرنے کی تلقین کرے۔ (90/17)

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ﴿۱۸﴾

یہی لوگ ہیں خوش بخت۔ (90/18)

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ﴿۱۹﴾

اور جو لوگ ہمارے قوانین کو تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہیں، وہ بد بخت ہیں جن کی شامت اعمال ان کے لئے عذاب بن کر آ جائیگی۔ (90/19)

عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ﴿۲۰﴾ ع ۱ ۱۵

یہ جہنم کی آگ میں ہونگے اس سے نکلنے کی راہیں مسدود ہوں گی (104/8) (90/20)

اٰیاتھا ۱۵ سُوْرَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ رُكُوْعَاتُهَا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ﴿۱﴾

اس حقیقت پر شہادت کے طور پر موجود ہے: سورج اور اسکی روشنی (91/1)

وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ﴿۲﴾

اور چاند جب وہ اقتباس ضیا کے لئے سورج کے پیچھے پیچھے چلتا ہے۔ (91/2)

وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا ﴿۳﴾

اور دن جب وہ تاریکی کو دور کر کے ہر چیز کو واضح اور نمایاں کر دیتا ہے۔ (91/3)

Marfat.com

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰىهَا ۙ﴿۴﴾

اوررات، جب وہ تاریکی سے ہر چیز کو ڈھانپ لیتی ہے۔ (91/4)

وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰىهَا ۙ﴿۵﴾

اوراجرام فلکی، جس طرح انہیں بنایا اور معلق رکھا ہوا ہے۔ (91/5)

وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰىهَا ۙ﴿۶﴾

اور زمین جس انداز سے اسے مختلف مراحل وادوار سے گزار کر (88/20, 21/30) ہموار پھیلا دیا اور قیام کے قابل بنا دیا۔ (91/6)

وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ۙ﴿۷﴾

اورانسانی ذات، جس انداز سے اس میں توازن واعتدال پیدا کیا۔ (91/7)

فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا ۙ﴿۸﴾

کہ اس ذات Personality میں Dis-integration، انتشار اور Integration مجتمع ومستحکم رہنے کی دو ممکنات رکھ دیں۔ (91/8)

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۙ﴿۹﴾

وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ؕ﴿۱۰﴾

فلاح اور کامرانی اسی کا ثمرہ ہے جس نے استحکام Integration پیدا کر کے اپنی ذات کی نشو ونما Development کر لی اور وہ خاسر و ناکام رہا جس کی صلاحیتیں دب کر رہ گئیں۔ (91/9-10)

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَآ ۙ﴿۱۱﴾

اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ۙ﴿۱۲﴾

قوم ثمود نے اپنی سرکشی کی بنا پر حق کی تکذیب کی، جب ان میں سے ایک بڑا بد بخت و نامراد سرکشی کے جذبے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ (91/11-12)

Marfat.com

فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ﴿۱۳﴾

اس سے پہلے اللہ کے رسول نے انہیں ہدایت کی تھی کہ یہ اونٹنی اللہ کی جانب سے ایک Symbol ہے۔اسے اس کی باری پر پانی پینے دینا (7/77, 26/155) (91/13).

فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۫ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ﴿۱۴﴾

لیکن انہوں نے جانتے بوجھتے ہوئے رسول کے فرمان کو جھٹلایا اور اونٹنی کی کونچیں کاٹ دیں۔لہٰذا ان کے رب کے قانون مکافات نے انہیں اس طرح ہلاک و برباد کر دیا کہ ان کا نام ونشان تک باقی نہ رہا۔(91/14)

وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ﴿۱۵﴾ ع ۱۵

ان کے رب نے ان کی اس انجام کی ذرا پروانہ کی ۔ یہ ان کے اعمال بد کا مآل تھا۔ (91/15)

اٰیاتھا ۲۱ سُوْرَةُ اللَّيْلِ مَكِّيَّةٌ رُكُوْعَاتُهَا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ﴿۱﴾

رات، جب وہ ہر چیز کو تاریکی میں ڈھانپ لیتی ہے۔(91/4) (92/1)

وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ﴿۲﴾

اور دن، جب روشن ہو جاتا ہے۔ (91/3) (92/2)

وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿۳﴾

اور نر اور مادہ کی تخلیق۔ (92/3)

اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ﴿۴﴾

یہ Contrast اس حقیقت پر شاہد ہے کہ تمہاری جدوجہد اور تگ و تاز زندگی الگ الگ سمتوں میں ہوتی ہے۔ (92/4)

Marfat.com

فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ۙ﴿۵﴾

لہٰذا جس نے دوسرے ضرورت مندوں کی ربوبیت کے لئے مال دیا اور اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ بھی رہا۔ (92/18) (92/5)

وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۙ﴿۶﴾

اور معاشرے میں حسن وتوازن کے قیام کو اپنے عمل سے سچ کر دکھایا۔ (92/6)

فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ؕ﴿۷﴾

تو ہمارے قانون مکافات کی رو سے اس کے لئے زندگی میں آسانیاں پیدا ہوتی چلی جاتی ہیں۔ (92/7)

وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ۙ﴿۸﴾

اور جس نے سب کچھ سمیٹ کر اپنے لئے رکھ لیا اور اپنے آپ کو Self Sufficient اور دوسروں سے مستغنی سمجھا۔ (92/8)

وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۙ﴿۹﴾

اور یوں معاشرے کے حسن وتوازن کی تکذیب کی۔ (92/9)

فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ؕ﴿۱۰﴾

تو ہمارا قانون مکافات اس کی آسان راہوں کو دشوار بنا دیتا ہے۔ (92/10)

وَمَا يُغْنِىْ عَنْهُ مَالُهٗۤ اِذَا تَرَدّٰى ؕ﴿۱۱﴾

جب وہ تباہیوں کے جہنّم میں گرے گا تو اس کا جمع کردہ مال اس کے کسی کام نہ آئے گا۔ (111/2, 69/28) (92/11)

اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ۖ﴿۱۲﴾

بذریعہ وحی رہنمائی عطا کرنا ہمارا ذمہ ہے۔ (2/120) (92/12)

Marfat.com

وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ﴿۱۳﴾

اور دنیا، حال اور حیات آخرت، مستقبل کی زندگی میں بھی تصرف تام ہمارا ہے (92/13)

فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ﴿۱۴﴾

لہٰذا میں نے تمہیں جہنم کے شعلہ انگیز آگ سے متنبہ Warn کر دیا ہے۔ (92/14)

لَا يَصْلٰىهَآ اِلَّا الْاَشْقَى ﴿۱۵﴾

اس میں صرف بدبخت ہی گرے گا۔ (92/15)

الَّذِيْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿۱۶﴾

جس نے وحی الٰہی کو جھوٹ جانا اور منہ پھیر کر چل دیا۔ (92/16)

وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ﴿۱۷﴾

البتہ جس نے اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہ کر زندگی بسر کی، اسے اس شعلہ بار جہنم سے دور رکھا جائے گا۔ (92/17)

الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ﴿۱۸﴾

جو اپنا مال دوسرے ضرورت مندوں کو نظام کے توسط سے دے دیتا ہے تاکہ اس کی ذات کی نشوونما Development ہو جائے۔ (92/18)

وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ﴿۱۹﴾

اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ﴿۲۰﴾

وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ﴿۲۱﴾

اللہ کے یہاں سے کسی کے لئے، جزائے فضل و احسان ہوگی تو صرف یہ کہ وہ رب غالب و برتر کی متعین کردہ منزل و مقصود کو پالے اور اس کی محنت بڑی جلدی نتائج سے ہم آہنگ ہو جائے۔ (92/19-21)

Marfat.com

سُوْرَةُ الضُّحٰى مَكِّيَّةٌ

اٰيَاتُهَا ۱۱ رُكُوْعَاتُهَا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَالضُّحٰى ۙ﴿۱﴾

روشن دن۔ (93/1)

وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۙ﴿۲﴾

رات جب اس کی تاریکی اور فضا میں اس کا سکوت بڑھ جائے یہ مری عطا ہر اس حقیقت پر شاہد ہیں کہ۔ (93/2)

مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ؕ﴿۳﴾

اے رسولؐ! نہ تو تیرے رب نے تجھے چھوڑ دیا ہے اور نہ ہی وہ تجھ سے ناراض ہے۔ (93/3)

وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ؕ﴿۴﴾

تیری جدوجہد کا مآل تیرے مشن کے آغاز کار سے بہتر ہوگا۔ (93/4)

وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ؕ﴿۵﴾

عنقریب ہی تیرا رب تجھے اتنا کچھ عطا فرمادے گا کہ تو راضی ہو جائے گا۔ (93/5)

اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۪﴿۶﴾

جب تک تو جوان بالغ نہیں ہو گیا کیا تجھے ہم نے حفاظت اور پناہ عطا نہیں کی؟ (93/6)

وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۪﴿۷﴾

اور تجھے رہنمائی و حقیقت کا متلاشی پایا، تو تجھے وحی سے ہدایت عطا فرمائی۔ (93/7)

وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ؕ﴿۸﴾

ضرورت مند پایا تو تجھے اتنا عطا فرمایا کہ تجھے کسی کی احتیاج نہ رہی۔ (93/8)

Marfat.com

فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝۹

لہٰذا معاشرے میں تنہا اور بے سہارا رہ جانے والے پر سختی نہ کی جائے۔(93/9)

وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝۱۰

اور ضرورت مند و صاحب احتیاج کو حقیر سمجھ کر جھڑکا نہ جائے۔ (93/10)

ع ۱۱ ۱۸ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝۱۱ ع

اور اپنے رب کی عطا فرمودہ نعمتوں اور آسائشوں پر اظہار تشکر کرتے رہیے۔ (93/11)

سُوْرَةُ اَلَمْ نَشْرَحْ مَكِّيَّةٌ

اٰیاتھا ۸ رکوعاتھا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝۱

اے رسول! کیا ہم نے تجھے وسعت قلب اور رفعت عزم و ہمت عطا نہیں کی۔ (94/1)

وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝۲

اور تیری ذمہ داریوں کا بوجھ اتار دیا۔ (94/2)

الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝۳

جس نے تیری کمر کو بوجھل کر رکھا تھا۔ (94/3)

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝۴

اور تیرے شرف ذکر کو بلند کر دیا۔ (94/4)

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝۵

یقیناً ہر مشقت کے ساتھ سہولت ہوتی ہے۔ (94/5)

اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝۶

بلاشبہ ہر مشکل کے ساتھ آسودگی ہوتی ہے۔ (94/6)

Marfat.com

فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۙ﴿۷﴾

اب جب کہ مزاحمتوں اور مشکلات کا ایک دور Phase ختم ہوگیا ہے تو تو اگلے مرحلے کے لئے جدوجہد کا آغاز کر۔ (94/7)

وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۧ﴿۸﴾

اور ارادے کی وسعت کے ساتھ اپنے رب کی نظام ربوبیت کو مستحکم کرنے میں لگ جا۔ (94/8)

اٰیَاتُهَا ۸ سُوْرَةُ التِّيْنِ مَكِّيَّةٌ رُكُوْعَاتُهَا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۙ﴿۱﴾

وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۙ﴿۲﴾

وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۙ﴿۳﴾

نوحؑ کی تعلیم جنہوں نے تین کی پہاڑی سے دین کی دعوت کا آغاز کیا اور عیسیٰؑ کی تبلیغ جو زیتون کی پہاڑی سے دعوت دین کا نقطہ آغاز بنی۔ شام میں سینا کا پہاڑ جہاں موسیٰ کو نبوت سے سرفراز کرنے کے لئے پکارا گیا، اور یہ امن والا شہر مکہ جہاں سے محمد رسول اللہؐ نے دین اسلام کو انسانیت کے سامنے پیش کیا۔ (2/126) اس حقیقت پر شاہد ہیں۔ (95/1-3)

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۫﴿۴﴾

کہ ہم نے انسان کی تخلیق بہترین توازن اور اعتدال کے ساتھ کی۔ (95/4)

ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۙ﴿۵﴾

پھر اپنی شخصیت میں تشتت وانتشار پیدا کر لینے پر ہمارا قانون مکافات اسے انسانیت کی پست ترین سطح پر گرا دیتا ہے۔ (95/5)

Marfat.com

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ؕ ﴿٦﴾

بجز، ان لوگوں کے جو وحی کی ابدی اقدار پر ایمان رکھیں اور حسن کارانہ توازن پیدا کرنے والے کام کرتے رہیں، ان کے لئے ایسا اجر ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا۔ (95/6)

فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ؕ ﴿٧﴾

اے رسولؐ! دین ضابطہ قوانین کے آجانے کے بعد جو انسانی اعمال کے غلط اور صحیح ہونے کا معیار ہے، تیری تکذیب کون کرسکتا ہے؟ (95/7)

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ﴿٨﴾ ع ١ ٨ ٢٠

کیا اللہ سب سے بڑھ کر حاکم، حتمی فیصلہ کرنے والا نہیں ہے؟ (95/8)

سُوْرَةُ الْعَلَقِ مَكِّيَّةٌ

اٰيَاتُهَا ١٩ رُكُوْعَاتُهَا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۚ ﴿١﴾

اے رسولؐ! تو اپنے اس رب کی صفت ربوبیت کا عام اعلان کردے (73/2-3) جس نے ہر شے کو وجود بخشا اور اس کی نشوونما اور تکمیل کا سامان بھی بہم پہنچایا۔ (96/1)

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ ﴿٢﴾

گوشت کے لوتھڑے سے انسان کی تخلیق کی ابتدا کی (40/67, 75/38, 22/5 23/14) (96/2)

اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ ﴿٣﴾

اپنے اس رب کے نظام ربوبیت کا اعلان کردے جو انسانیت کو فراواں اور عزت و توقیر کے ساتھ باشرف سامان زیست بہم پہنچانے والا ہے۔ (96/3)

Marfat.com

الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ﴿۴﴾

جس نے انسان کو بذریعہ تحریر، اظہار کی صلاحیت ودیعت فرمائی۔ (96/4)

عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ؕ﴿۵﴾

انسان کو حقائق کا علم دیا جو وہ نہیں جانتا تھا۔ (96/5)

كَلَّاۤ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰۤی ۙ﴿۶﴾

اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰی ؕ﴿۷﴾

حقیقت یہ ہے کہ انسان جب اپنے متعلق یہ خیال کرتا ہے کہ وہ کسی کی مدد کا محتاج نہیں Self Sufficient ہے تو سرکشی پر اتر آتا ہے۔ (96/6-7)

اِنَّ اِلٰی رَبِّكَ الرُّجْعٰی ؕ﴿۸﴾

اسے اے مخاطب! تیرے رب کے نظام ربوبیت کی طرف ہی آنا ہے۔ (96/8)

اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یَنْهٰی ۙ﴿۹﴾

عَبْدًا اِذَا صَلّٰی ؕ﴿۱۰﴾

اے مخاطب! تو نے ایسے شخص کے متعلق کبھی غور کیا ہے جو خود تو حکم عدولی Violation کرتا ہے، اس شخص کو بھی روکتا ہے جو اللہ کے قوانین کی اتباع کرتا ہے۔ (96/9-10)

اَرَءَیْتَ اِنْ كَانَ عَلَی الْهُدٰۤی ۙ﴿۱۱﴾

اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰی ؕ﴿۱۲﴾

اگرچہ وہ راہ ہدایت پر ہو اور دوسروں کو بھی تقویٰ شعاری کی تلقین کرتا ہو (96/11-12)

اَرَءَیْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰی ؕ﴿۱۳﴾

کیا تو نے دیکھا کہ خود تو وحی کی تعلیم کو جھٹلاتا ہے اور اس سے منہ موڑے ہوئے ہے۔ (96/13)

Marfat.com

اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ؕ﴿۱۴﴾

کیا وہ جانتا نہیں کہ وہ اللہ کے قانون کی نگاہ میں ہے۔(96/14)

كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ ۙ۬ لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِيَةِ ۙ﴿۱۵﴾

حقیقت یہ ہے کہ اگر وہ اس طرز عمل سے باز نہ آیا، ہم ضرور اسے پیشانی کے بال پکڑ کر کھینچیں گے۔(96/15)

نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۚ﴿۱۶﴾

جھوٹی، خطا کار پیشانی سے۔(96/16)

فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ۙ﴿۱۷﴾

سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ۙ﴿۱۸﴾

لہٰذا وہ اپنے اہل قبیلہ کو مدد کے لئے بلالے، ہم بھی حق کی مدافعت کے لئے نکلنے والے مجاہدین کو لے آئیں گے(96/17-18)

كَلَّا ؕ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۧ﴿۱۹﴾

خبردار! اے رسول تو ان کی بات مت مان۔ تو اللہ کے قوانین کے سامنے اپنی شخصیت کو جھکائے رکھ اور اپنے آپ کو اپنے مشن Goal سے قریب تر کرتا جا۔(96/19)

اٰیَاتُهَا ۵ سُوْرَةُ الْقَدْرِ مَكِّيَّةٌ رُكُوْعَاتُهَا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۚ﴿۱﴾

ہم نے اس قرآن کو اس رات میں(2/185) نازل کرنا شروع کیا جب ہم نے قوانین کو منضبط کیا اور انسانیت کو نئی اقدار عطا کیں۔(44/3) (97/1)

Marfat.com

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝۲

اے مخاطب! تجھے کیا معلوم کہ لیلۃ القدر۔۔۔ نئی اقدار والی رات کی اہمیت کیا ہے؟ (97/2)

لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝۳

لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے افضل ہے۔ (97/3)

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝۴

اس رات میں اپنے رب کے اذن سے نزول ہوتا ہے ملائکہ کا اور ہر طرح کے احکام و قوانین پر مشتمل وحی کا۔ (97/4) (10/4, 11/4, 26/193, 42/52,16/2)

سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝۵ ع

جو سرتاسر امن، سلامتی اور حسن توازن کا سرچشمہ ہے۔ ایک دور آیا کہ جہالت کا تاریکیوں کو پھاڑ کر علم و نور کی صبح طلوع ہوگئی۔ (97/5) (39/69, 14/1)

سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ مَدَنِيَّةٌ

اٰيَاتُهَا ۸ رُكُوْعَاتُهَا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝۱

مشرکین اور اہل کتاب میں سے کافر اپنے باطل عقائد و رسوم کی خود ساختہ زنجیروں کو چھوڑ نہیں سکتے تھے جب تک ان کے پاس یہ واضح ضابطہ قوانین نہ آ جاتا۔ (98/1)

رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۝۲

اللہ کا رسول لکھی ہوئی آیات قرآنی پیش کرتا ہے جو ہر نوع کے تضادات و اسقام اور ذہن انسانی کی آمیزش سے منزہ ہیں۔ (98/2)

Marfat.com

فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۝٣ ط

ان میں وہ مستقیم ومتوازن قوانین ہیں جوحق کو باطل سے واضح کر دیتے ہیں۔ (98/3)

وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝٤ ط

اہل کتاب نے، ان کے پاس واضح ضابطہ و دلائل آجانے کے بعد ہی تفرقہ پیدا کرلیا۔ (98/4)

وَمَآ أُمِرُوٓا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۙ حُنَفَآءَ وَيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ ۝٥

انہیں یہی حکم دیا گیا تھا کہ وہ صرف اللہ کے قوانین کی اطاعت کے لئے مختص ہو کر اپنی صلاحیتوں کو اللہ کے دیئے ہوئے پروگرام کے لئے صرف کریں۔ غلط نظریہ زندگی سے منہ موڑ کر یکسو ہوتے ہوئے دین اور زکوٰۃ کے نظام کا قیام عمل میں لائیں۔ (22/41, 2/43, 6/72, 2/277, 2/83, 2/110, 9/11) صرف یہی محکم نظام زندگی ہے جس میں ہر شے متوازن متناسب ہے۔ (98/5)

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِينَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِينَ فِيهَا ط أُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۝٦ ط

مشرکین اور اہل کتاب میں سے وہ لوگ جنہوں نے دین کی ابدی اقدار کو تسلیم کرنے سے انکار کیا، جہنم کی آگ میں ہوں گے۔ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہی لوگ بدترین خلائق ہیں۔ (98/6)

إِنَّ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ أُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝٧ ط

جولوگ اقدار دین پر ایمان لائے اور حسن کارانہ توازن پیدا کرنے والے کام کرتے رہے یہی بہترین خلائق ہیں۔ (98/7)

Marfat.com

جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ ۠ ﴿۸﴾ ع ۱ ۸ ۲۳

ان کے رب کی طرف سے ان کی جزاء، راحت وآرام والے سدا بہار باغات جنت ہیں جن کے نیچے اس کی سیرابی کے لئے پانی رواں دواں رہے گا۔ ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ ان کی سعی و محنت کے نتائج اللہ کے قانون مکافات سے ہم آہنگ ہوجائیں گے اور اللہ ان سے مطمئن وراضی ہو گا۔ یہ نتائج اسی کو ملیں گے جو اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی کے عواقب سے ڈرتا ہو۔ (98/8)

اٰیاتھا سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ مَدَنِیَّةٌ رُکُوعَاتُهَا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۙ ﴿۱﴾

جب زمین اپنی پوری شدت سے ہلا کر رکھ دی جا گی۔ (99/1)

وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۙ ﴿۲﴾

اور اپنے بوجھ باہر ڈال دے گی۔ (82/4, 100/9) (99/2)

وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۚ ﴿۳﴾

اور انسان کہے گا کہ اسے کیا ہوگیا؟ (99/3)

یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۙ ﴿۴﴾

اس روز وہ اپنے سارے احوال بیان کردے گی۔ (99/4)

بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰی لَهَا ؕ ﴿۵﴾

کیوں کہ تیرے رب نے اسے یوں امر کیا Inspired her (99/5)

Marfat.com

يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۝٦

اس روز انسان متفرق انداز میں گروہ در گروہ نکل پڑیں گے تا کہ انہیں ان کے اعمال دکھا دیئے جائیں۔ (99/6)

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝٧

لہٰذا جس نے ذرہ برابر بھی عمل خیر کیا ہوگا، اسے موجود پائے گا۔ (99/7)

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝٨ ع

اور جس نے چھوٹی سی برائی بھی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔ (99/8)

اٰیاتھا ۱۱ سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ مَكِّيَّةٌ رُكُوعَاتُهَا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۙ ۝١

جب وہ تیز دوڑتے ہوئے ہانپنے کی آواز نکالیں۔ (100/1)

فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۙ ۝٢

وہ گھوڑے جن کی ٹاپ مارنے سے چنگاریاں نکلیں۔ (100/2)

فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۙ ۝٣

صبح کے وقت دشمن کی صفوں میں اندر تک گھس جانے والے گھوڑے۔ (100/3)

فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۙ ۝٤

پھر اس سے وہ گرد و غبار چھوڑتے ہیں۔ (100/4)

فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۙ ۝٥

وہ دشمن کی صفوں کے اندر، درمیان تک چلے جاتے ہیں۔ (100/5)

Marfat.com

اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۚ﴿۶﴾

اس حقیقت پر شاہد ہے کہ بیشک، انسان بڑا ناقدرا ہے، اپنے رب کے عطا کردہ سامان رزق میں کسی اور کو شریک نہیں کرتا ، اس کی ذات سے ربوبیت عامہ کی کونپلیں نہیں پھوٹتیں۔ (100/6)

وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۚ﴿۷﴾

اس ناقدری اور تنہا خوری پر خود اس کی اپنی ذات گواہ ہے۔(100/7)

وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ؕ﴿۸﴾

اور یہ مال و دولت کی محبت میں بڑا حریص و بخیل واقع ہوا ہے۔(100/8)

اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِى الْقُبُوْرِ ۙ﴿۹﴾

کیا اسے معلوم نہیں کہ جب جو کچھ قبروں میں ہے، اسے باہر نکالا جائے گا۔(82/4) (100/9)

وَحُصِّلَ مَا فِى الصُّدُوْرِ ۙ﴿۱۰﴾

اور جو کچھ سینوں میں مستور ہوگا اسے اس طرح نکال کر باہر لے آیا جائے گا جیسے چھلکے سے مغز کو نکال لیا جاتا ہے۔(100/10)

اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ۧ﴿۱۱﴾ ع ۱۱ ۲۵

ان کا رب تو آج بھی ان کے اعمال کے نتائج اور سینوں میں مستور باتوں سے باخبر ہے۔ (100/11)

سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ

اٰيَاتُهَا ۱۱ رُكُوْعَاتُهَا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلْقَارِعَةُ ۙ﴿۱﴾

ناگہاں آجانے والی ساعت قیامت۔ (101/1)

مَا الْقَارِعَةُ ۚ﴿۲﴾

وہ ساعت قیامت کیا ہے؟ (101/2)

Marfat.com

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ۝۳

اے مخاطب! تجھے کیا معلوم کہ وہ ساعت قیامت کیا ہے؟ (101/3)

يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۝۴

اس دن انسانوں کی حالت ایسی ہوگی جیسے منتشر پروانے۔ (101/4)

وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۝۵

اور پہاڑ دھنکی ہوئی رنگین اون کی طرح ریزہ ریزہ ہو جائیں گے۔(79/9) (101/5)

فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝۶

لہٰذا جس کے اعمال صالح کا پلڑا بھاری ہوگا۔ (101/6)

فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝۷

اس کی زندگی اس کی آرزوں اور محنت کے نتائج سے ہم آہنگ اور خوش آئند ہوگی۔ (101/7)

وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝۸

اور جس کے اعمال حسنہ کا پلڑا ہلکا ہوگا؟ (101/8)

فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ۝۹

اس کا مرجع، ٹھکانا ھاویہ ہے۔ (101/9)

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ۝۱۰

اے مخاطب! تجھے کیا معلوم کہ ھاویہ کیا ہے؟ (23/102-104, 7/8-9)

(101/10)

نَارٌ حَامِيَةٌ ۝۱۱ ع ۱ ۲۶

دہکتی ہوئی نار جہنم ہے۔ (88/4) (101/11)

Marfat.com

سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ

اٰيَاتُهَا ۸ رُكُوْعَاتُهَا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ﴿۱﴾

ایک دوسرے سے زیادہ مال و دولت حاصل کرنے کی ہوس نے تمہیں زندگی کے اصل مقصد سے غافل کر رکھا ہے۔(102/1)(57/20)

حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ؕ﴿۲﴾

یہاں تک کہ تم قبروں میں پہنچتے ہو۔(102/2)

كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ﴿۳﴾

ہاں تم جلد ہی جان لوگے۔(102/3)

ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ؕ﴿۴﴾

ہاں ہاں! تمہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا۔(102/4)

كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ؕ﴿۵﴾

ہاں کاش! تمہیں یقین کی حد تک اس بات کا علم ہوتا۔(102/5)

لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۙ﴿۶﴾

تم ضرور جہنم کو دیکھ لیتے۔(102/6)(29/54, 79/36, 82/16)

ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۙ﴿۷﴾

جب جہنم تمہارے سامنے ہی آجائے گی تو تم اسے یقین کی آنکھ سے بھی دیکھ لو گے۔(102/7)

ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ﴿۸﴾ ع ۱ ۸ ۲۷

اس روز تم سے نعما کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ انہیں کس طرح حاصل کیا اور اسے کس طرح استعمال کیا۔(102/8)

Marfat.com

سُوْرَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّة

اٰيَاتُهَا ۳ رُكُوعَاتُهَا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَالْعَصْرِ ۙ﴿۱﴾

انسانیت کے تاریخی سفر کا مظہر وقت، یہ صبح وشام، اس حقیقت پر شاہد ہے۔(103/1)

اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۙ﴿۲﴾

کہ انسان وحی کی عطا کردہ نظام سے ماوراء، اپنے وضع کردہ نظاموں Social Systems کو اپنا کر خسارے میں ہے۔ ماسوائے ان کے جو اقدار وحی پر ایمان رکھیں اور ایسے کام کریں جن سے ان کی نہ صرف صلاحیتیں بیدار ہو جائیں بلکہ معاشرتی نظام بھی حسن وتوازن کا مظہر بن جائے۔(103/2)

ع ۱ ۳ ۲۸ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴿۳﴾ ع

اور اللہ کی طرف سے ملنے والے اصول واقدار کے نفاذ کی تاکید کریں، اور حق کی راہ میں آنے والے مصائب وتکالیف میں ثابت قدم رہنے، عزم میں ضعیف وکمزوری اور پاؤں میں لغزش نہ آئے (93/145, 2/157, 2/177) اور باہم ہمدردی اور نرم دلی (29/48, 90/17) کی تلقین کرتے رہیں۔(103/3)

سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ مَكِّيَّة

اٰيَاتُهَا ۹ رُكُوعَاتُهَا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۙ﴿۱﴾

ہر اس شخص کے لئے جو ہر چیز میں عیب چینی کرنے والا ہے اور کائنات کے حسن کی تعریف وتحسین کرنے Appreciation کا جذبہ نہیں رکھتا ہے۔(104/1)

Marfat.com

الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۙ﴿۲﴾

جو مال جمع کرتا اور اسے گنتا رہتا ہے۔(104/2)

یَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ ۚ﴿۳﴾

سمجھتا ہے کہ اس کا مال اسے حیات جاوداں عطا کر دے گا۔(104/3)

كَلَّا لَیُنْۢبَذَنَّ فِی الْحُطَمَةِ ۖ﴿۴﴾

ہرگز نہیں، وہ ضرور حطمۃ میں پھینک دیا جائے گا جس میں انسانیت کچلی جاتی ہے۔ (104/4)

وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ؕ﴿۵﴾

اے مخاطب! تجھے کیا پتا کہ حطمۃ کیا ہے؟(104/5)

نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۙ﴿۶﴾

وہ اللہ کے قانون مکافات کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے جو ان کے اعمال کا نتیجہ ہوگی۔ (104/6)

الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ؕ﴿۷﴾

جو دلوں تک پہنچ جاتی ہے۔(104/7)

اِنَّهَا عَلَیْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۙ﴿۸﴾

یہ آگ یقیناً ان تک محدود رہے گی۔(90/20)(104/8)

فِیْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ﴿۹﴾ ع

اس کے شعلے ستونوں کی طرح بلند ہوتے رہیں گے۔(104/9)

Marfat.com

سُوْرَةُ الْفِيْلِ مَكِّيَّةٌ
اٰيَاتُهَا ۵ رُكُوْعَاتُهَا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ①

اے مخاطب! کیا تو نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ تیرے رب نے ہاتھی والوں کے لشکر کے ساتھ کیا کیا؟ (105/1)

اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ②

کیا ان کی خفیہ تدبیر کو ناکام نہیں بنا دیا؟ (105/2)

وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ③

اور ان پر جھنڈ در جھنڈ پرندے بھیج دیئے۔ (105/3)

تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ④

جو تم دشمن کا سراغ پاتے ہوئے ان پر پکی ہوئی مٹی کے پتھر برساتے تھے۔ (11/82) (105/4)

فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ⑤ ع ۱ ۵ ۳۰

اس طرح ان کو کھائے ہوئے بھس کی طرح بنا ڈالا۔ (105/5)

سُوْرَةُ قُرَيْشٍ مَّكِّيَّةٌ
اٰيَاتُهَا ۴ رُكُوْعَاتُهَا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ①

اِۦلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ②

قریش کے، سردی اور گرمی کے موسم میں یعنی سارے سال کے محفوظ تجارتی سفروں کی خاطر

Marfat.com

ہمسایہ ممالک کی حکومتوں سے عہد و پیمان کرا دیئے تا کہ قریش کے تجارتی قافلوں کو کوئی لوٹے نہیں۔ (106/1-2)

فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۝٣
الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۝٤

لہٰذا قریش کو چاہیے کہ اس گھر، خانہ کعبہ کے رب کی محکومیت اختیار کئے رکھیں جس نے انہیں قحط اور فاقہ کشی کی حالت میں سامان پرورش عطا کیا اور (تجارتی سفروں میں ہمسایہ ممالک) کے ممکنہ حملوں سے خوف کی صورت میں امن بھی دیا۔ (106/3-4)

سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ مَكِّيَّةٌ

اٰیاتھا ۷ رکوعاتھا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝١

اے مخاطب! کیا تو نے اس شخص کے بارے میں غور کیا جو دین ۔۔۔۔ نظام زندگی، نظام ربوبیت کی تکذیب کرتا ہے؟ اسے تسلیم نہیں کرتا ہے۔ (107/1)

فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۝٢

یہ وہی ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے۔ (89/17) اسکی تکریم کرنے کی بجائے، تذلیل و تحقیر کرتا ہے اور دھتکارتا ہے۔ (107/2)

وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝٣

اور جس کا چلتا ہوا کاروبار زندگی رک جائے، اس کے لئے وہ نہ خود سامان زیست مہیا کرتا ہے نہ دوسروں کو ایسا کرنے کی ترغیب ہی دیتا ہے۔ (89/18,69/34) (107/3)

Marfat.com

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۙ﴿۴﴾
الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۙ﴿۵﴾

ایسے، صلوٰۃ۔۔۔نماز پڑھنے والوں کے لئے تباہی ہے جو اپنی نمازوں کے مقصد اور غایت سے ہی غافل ہیں۔ (107/4-5)

الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۙ﴿۶﴾

یہ اپنے آپ کو عابد و زاہد غیر ہم آہنگ، دکھاوے کیلئے ادا کرتے ہیں۔ (107/6)

وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ﴿۷﴾ ع ۱ ۷ ۳۲

اور یہ اپنے بخل کی وجہ سے رزق کے سرچشموں کو روک لیتے ہیں اور انہیں ضرورت کے مطابق دوسروں تک پہنچنے نہیں دیتے۔ (70/21) (107/7)

سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ مَكِّيَّةٌ

اٰیاتھا ۳ رکوعاتھا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ؕ﴿۱﴾

اے رسولؐ! ہم نے تجھے کوثر۔۔۔کثرت اور فراوانیوں کا منبع و سرچشمہ، قرآن حکیم عطا فرمایا۔ (108/1)

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ؕ﴿۲﴾

نظام کے نفاذ، اس کے عملی پروگرام سے اپنے رب، کائنات کو نشو و نما دینے والے کی عظمت کو ثابت کر (74/3) اور اپنی زندگی کو ایثار کی مظہر بنائے رکھ Devote your life for the good of humanity (108/2)

اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ﴿۳﴾ ع ۱ ۳ ۳۳

تیرے مشن کے مخالف کی قوت و شوکت جس کی بنا پر وہ اس قدر مخالفت کرتا ہے، اسکا نام و نشان تک باقی نہ رہے گا۔ (108/3)

Marfat.com

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ

اٰيَاتُهَا ٦ رُكُوْعَاتُهَا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۙ﴿۱﴾

اے رسولؐ! بتادے کہ اے کافرو! (109/1)

لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۙ﴿۲﴾

جس چیز کی تم پرستش کرتے ہو، میں اس کی محکومیت اختیار نہیں کروں گا۔ (109/2)

وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۚ﴿۳﴾

اور نہ تم اس ہستی کی محکومیت اختیار کرنے والے ہو جس کے قوانین کی اطاعت میں کرتا ہوں۔ (109/3)

وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۙ﴿۴﴾

اور نہ میں اپنے آپ کو اس کا محکوم مانوں گا جس کی پرستش تم کیا کرتے تھے۔ (109/4)

وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ؕ﴿۵﴾

اور نہ تم اس ہستی کی محکومیت میں آؤ گے جس کے احکام وقوانین کے تابع میں ہوں۔ (109/5)

لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۧ﴿۶﴾

تمہارے لئے تمہارا نظام زندگی، میرے لئے میرا نظام حیات Social order

(109/6) (10/41)

Marfat.com

سُوْرَةُ النَّصْرِ مَدَنِيَّةٌ

اٰیَاتُهَا ۳ رُكُوْعَاتُهَا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝۱

جب اللہ کے قانون کی نصرت آجائے (47/7)، مشکلات اور رکاوٹیں دور ہو جائیں اور فتح حاصل ہو جائے۔ (110/1)

وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝۲

اے رسول! تو دیکھے کہ لوگ اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہو رہے ہیں۔ (110/2)

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝۳ ع

تو تو، اپنے رب کی صفت ربوبیت کو وجہ حمد و ستائش بنانے کے لئے پوری پوری تگ و تاز کرتا رہ (94/7-8) اور تخریبی قوتوں کی شر انگیزیوں سے اللہ کی حفاظت طلب کرتا رہ۔ وہ رجوع برحمت کرنے والا ہے۔ (110/3)

ع ۱ ۳ ۳۵ وقف النبی

سُوْرَةُ اللَّهَبِ مَكِّيَّةٌ

اٰیَاتُهَا ۵ رُكُوْعَاتُهَا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ؕ ۝۱

ابولہب کی مخالفت کی ساری قوت ٹوٹ گئی، ختم ہو گئی اور وہ سخت نقصان میں رہا، تباہ ہو گیا۔ (111/1)

مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ؕ ۝۲

اس کا مال جو اس نے کمایا اور جمع کیا اس کے کسی کام نہ آیا۔ (69/28, 92/11) (111/2)

Marfat.com

سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝

عنقریب بھڑکتے ہوئے شعلوں والی آگ میں پھینک دیا جائے گا۔ (111/3)

وَّامْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝

اوراس کے ساتھ اس کی جورو بھی کہ لگائی بجھائی کرنے والی، مخالفت کی آگ بھڑکانے والی تھی۔ (111/4)

فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝

وہ قانون مکافات کی سخت گرفت میں ہوگی۔ (111/5)

سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ

اٰيَاتُهَا ۴ رُكُوْعَاتُهَا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝

اے رسولؐ! بتادے کہ اللہ وہ ہستی ہے جو یگانہ Unique ہے۔ اس کی ذات میں اور کوئی شریک نہیں۔ اپنی انفرادیت میں مخلوق سے بے ہمگی Transcendence کی مظہر ہے۔ (112/1)

اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝

اللہ جس کی طرف ضروریات کے لئے رجوع کیا جائے، جو دوسروں کی تمام ضروریات کو پورا کرتا ہے لیکن خود ان سب سے مستغنی ہے۔ (وہ کسی کا محتاج نہیں، سب اسکے محتاج ہیں) مخلوق کی ایک ایک سانس اس کی ربوبیت سے وابستہ ہے۔ یوں، وہ ذات باہمہ Imminent بھی ہے۔ (112/2)

لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝

Marfat.com

نہ اس نے کسی کو عمل تولید سے پیدا کیا ہے اور نہ وہ خود عمل تولید سے وجود پذیر ہوا۔ (112/3)

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝۴

اور نہ ہی کوئی اس کی مثل ونظیر ہے۔ (112/4)

ع ۱ ۴ ۳۷

اٰیاتھا ۵ سُوْرَةُ الْفَلَقِ مَكِّيَّةٌ رُكُوعَاتُهَا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝۱

اے رسولؐ! کہہ دیجئے کہ میں اس رب کی پناہ، حفاظت میں آتا ہوں جو مخلوق کی ربوبیت کرنے اور مشکلات کے بعد حق کو واضح کر دینے والا ہے۔ (113/1)

مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝۲

اس کی تخلیق کردہ ہر چیز کے شر کے پہلو سے، جب اسے غلط طریق سے استعمال کیا جائے۔ (113/2)

وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝۳

شدت کی ٹھنڈک کے نقصان رساں پہلو سے، جب وہ اس قدر حاوی ہو جائے کہ اس سے ان چیزوں کی نشو ونما رک جائے جو ہماری نشو ونما کے لئے ضروری ہیں۔ ضروریات زندگی کے نہ ہونے سے جس قدر نقصانات ہمیں پہنچ سکتے ہیں ان سے محفوظ رہنے کے لئے قانون الٰہی کی پناہ میں آتا ہوں کہ ان نقصانات سے بچ جائیں اور ہمیں سامان نشو ونما ملتا رہے۔ (113/3)

وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝۴

ان لوگوں کے شر سے جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ اندازی سے ان کے عزم راسخ، یقین محکم کو کمزور کر دیں۔ (113/4)

Marfat.com

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۝٥

اور حسد کرنے والے کے حسد کے شر سے جب وہ حسد کرے۔ (113/5)

اٰیاتھا ٦ سُوْرَةُ النَّاسِ مَكِّيَّةٌ رُكُوعَاتُهَا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝١

اے رسولؐ! کہہ دیجئے کہ میں اس رب کی پناہ، حفاظت میں آتا ہوں جو جملہ انسانیت کی اس انداز سے ربوبیت کرنے والا ہے کہ نشوونما کرتے ہوئے نقطہ آغاز سے تکمیل کی طرف لے جائے Nourisher by degrees to perfection۔ (114/1)

مَلِكِ النَّاسِ ۝٢

کائنات میں تمام اختیار واقتدار کا مالک، کائنات کی بنیاد محکم اور کائنات، Physical worlds کے نظم ونسق کو ٹھیک قاعدے اور قانون کے مطابق چلانے اور اسے بنیادی ضروریات بہم پہنچانے والا۔ (114/2)

إِلٰهِ النَّاسِ ۝٣

بلند وبالا، نگاہوں سے پوشیدہ ہستی، جس کا اقتدار تمام کائنات پر چھایا ہوا ہے اور جس کی عظمتوں کے سامنے انسانی عقل وادراک متحیرہ رہ جاتے ہیں اور جس کے قانون کی اطاعت ضروری ہے۔ (114/3)

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۝٤

دبے پاؤں چھپ کر دلوں میں وسوسے، بُرے خیال ڈالنے والے کے شر سے۔ (114/4)

Marfat.com

الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ﴿۵﴾

جو انسانوں کے سینوں میں وسوسے ڈالتا رہتا ہے۔ (114/5)

مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿۶﴾ ع

وہ جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے تخریبی نتائج پیدا کرنے والے، دین کے نظام کے مخالف گروہ اور سرغنے ہوں۔ (114/6)

ع ۱ ۶ ۳۹

سرٹیفیکیٹ

میں نے قرآن مجید کو حرفاً حرفاً بغور پڑھا اور میں تصدیق کرتا ہوں کہ اس کے متن میں زیر، زبر، پیش، جزم، مد کی کوئی غلطی اور متن میں کوئی کمی بیشی نہیں ہے نیز حکومت پاکستان کے منظور شدہ معیاری نسخے کے عین مطابق ہے۔

واللہ اعلم

قاری محمد فیض رسول سدیدی

رجسٹرڈ پروف ریڈر محکمہ اوقاف (پنجاب) لاہور

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ○

بے شک تمھارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور بالکل واضح روشن کتاب آ چکی ہے

(المائدہ۔15)

رفیع الشان

تنویر القرآن

ترجمہ و مفہوم اور جستہ جستہ ضروری فٹ نوٹس

(جلد دوم)

مترجم

خاکسار محمد صدیق خاں، بی۔اے

صدیق پبلشنگ ہاؤس

۴۔بی۔ابدالی سٹریٹ، شیراز پارک، اتحاد کالونی

علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور

Marfat.com